رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۱/۲

اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

تارکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر نزد کٹڑہ بھائی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ״ للعہ
عام خریداران سے ״ ۵
״ ״ ششماہی ۲/۱۲
اہل برما سے سالانہ ۷
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
قیمت فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر — ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۹ جنوری ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دعوتِ عمل

(مرقومہ مولوی محمد داؤد صاحب راز از مقام شکراوہ)

ملت کے نوجوانو! غفلت کو اٹھا دو — باندھو کمر اور کفر و جہالت کو مٹا دو
توحید کے نعروں سے پھر گرما دو دلوں کو — سنت کی دھاک ہر طرف عالم میں بٹھا دو
رُک جائے جلد کفر و ضلالت کی ترقی — بدعت کی دوکانیں ہیں جہاں ان کو جلا دو
پیدا ہوئے اسلام کی خدمت کے لئے تم — جو کفر کے اڈے ہیں ان میں آگ لگا دو
ہونے نہ پائے پھر یہ مزارات کی پوجا — بھٹکے ہوؤں کو اب درِ مولیٰ پہ جھکا دو
یہ زہر ہے یہ زہر ہے فیشن کی پرستش — ٹھوکر سے اس ملعون کے سر کو تم اڑا دو
بھولے ہوئے ہیں آج ہم الفت کی داستاں — اب نغمۂ الفت کے نئے راگ سنا دو
ساحل ہے دور ہائے اور طوفاں ہے بلا کا — تم قوم کے بیڑے کو جلد پار لگا دو

اچھی نہیں ہیں راز یہ خاموشیاں تیری
آئے ہو اس جہاں میں کچھ کر کے دکھا دو

انتخاب الاخبار

تا ۸ جنوری ۱۹۴۲ء

——— سنگاپور کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی دستے ۳-۴ جنوری کی درمیانی رات کو شمالی بورنیو میں اتر پڑے۔ (جزیرہ بورنیو کا یہ حصہ برطانیہ کے قبضہ میں ہے)

——— رنگون سے ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ ایتوار کی رات کو چاند کی روشنی میں جاپانی طیاروں نے رنگون پر بمباری کی۔ اس سے فوجی مرکزوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس کے علاوہ برما کے چار دوسرے شہروں پر بھی کچھ بمباری ہوئی کسی شہر سے مال و جان کے نقصان کی اطلاع نہیں آئی۔

——— مسٹر چرچل اور صدر روزولٹ نے اعلان کیا ہے کہ جنرل ویول کو امریکی اور برطانوی فوجوں کا سپریم کمانڈر (اعلیٰ فوجی افسر) مقرر کیا گیا ہے۔

——— سنگاپور کا ایک اعلان مظہر ہے کہ برطانوی اور امریکن جہازوں نے ۳ جنوری کو برما کے ہوائی اڈوں سے پرواز کرکے سیام کے ہوائی طاس راہنگتاک پر بمباری کی اور جاپان کے چار ہوائی جہازوں کو اڈوں میں اور ایک کو ہوا میں تباہ کر دیا۔ ہمارے سب جہاز بخیریت واپس آ گئے۔

——— سویٹ روس کے فوجی حلقوں سے اطلاع آئی ہے کہ عنقریب روسی فوجیں لینن گراڈ سے لے کر بحیرہ اسود تک وسیع پیمانہ پر جوابی حملہ کرنے والے ہیں۔

——— اطلاع آئی ہے کہ چین کے صوبہ ہونان کے پایہ تخت چنگشا کے دروازوں پر چینیوں اور جاپانیوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ اور شہر میں جاپانیوں کے حملے ناکام بنا دئیے گئے ہیں

——— واشنگٹن (امریکہ) سے اعلان کیا گیا ہے کہ منیلا کے شمال مغرب میں جنرل میکارتھر کی امریکن اور فلپائنی فوجوں کی از سر نو تنظیم کی جا رہی ہے اور وہ دشمن کی شدید مزاحمت کر رہی ہیں۔

——— سنگاپور سے ۴ جنوری کی اطلاع ہے کہ ایپوہ کے جنوب کی طرف بڑی سڑک پر جاپانیوں نے اتحادی فوجوں کو پیچھے دھکیلنے کے لئے بے تحاشا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور ۲۴ گھنٹوں کے اندر توپ خانہ اور ہوائی جہازوں کی مدد سے تین زبردست حملے کئے۔ ہماری فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی رہیں۔ جاپانیوں کے چار پانچ سو کے قریب سپاہی مارے گئے۔

——— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ڈیفنس انڈیا رولز کے ماتحت کچھ سپیشل افسر مقرر کئے جائیں گے جو قانون اور امن کی حفاظت کے لئے کسی مخصوص علاقہ میں جس شخص کی خدمات حاصل کرنا چاہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ یہ افسر ہوائی حملہ سے بچاؤ کے لئے یا زخمی اشخاص کو پناہ دینے کے لئے جس عمارت پر چاہیں قبضہ کر سکیں گے۔ مالک مکان کو اس کا معاوضہ دیا جائیگا۔ خلاف ورزی کی صورت میں چھ ماہ قید اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

——— نئی دہلی سے ایک سرکاری اعلان ہوا ہے کہ ہانگ کانگ کے محصورین کے متعلق جن میں ہندوستانی فوج کی تعداد بھی کافی تھی ٹھیک ٹھیک خبریں حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے رشتے دار تسلی رکھیں۔ یہ عملہ حال ہی میں جاپانیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

——— گاندھی جی کانگرس کی رہنمائی سے سبکدوش ہو گئے ہیں صرف مشورہ دیا کریں گے۔ اب کانگرس اگر چاہے ملک کی دفاعی کوششوں میں حصہ لے سکتی ہے۔ گاندھی جی بہر صورت تشدد کے خلاف ہیں۔ یہ ان کا اپنا مسلک ہے جس کو (بحکم آیہ کفوا ایدیکم) آپ چھوڑ نہیں سکتے۔

قضیہ رونپا | گذشتہ سال میں مجھے روپڑ میں ایک شرعی مسئلہ کی شہادت کے لئے بلوایا گیا تھا۔ جس کا سمن اور سفر خرچ وغیرہ مجھے نہ ملا۔ پیادہ سمن ہضم کرکے میرے جعلی دستخط کر لئے۔ اس کا ذکر اہلحدیث ۲۲- اگست ۱۹۴۱ء میں درج کیا گیا۔ آج (۴ جنوری کو) تھانہ دار پولیس افسر آکر میرا بیان لے گئے۔ (جو لوگ اپنے پرائیویٹ کاموں میں دیر ہو جانے کی شکایت کیا کرتے ہیں وہ اس واقعہ کو بنظر عبرت دیکھیں)

جمعیۃ العلماء | کی مجلس استقبالیہ کی ممبری کا ٹکٹ جو اصحاب لے چکے ہیں آئندہ مارچ کے جلسہ میں ان کے لئے وہی ٹکٹ کافی ہوگا۔ نیز دفتر کا مکان دہلی دروازہ جہازی منزل میں منتقل ہو گیا ہے۔

(محمد داؤد غزنوی)

——— بیوپار منڈل کے صدر بہاری لال چانسن نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم بکری ٹیکس کی وصولی کے متعلق حکومت کا حق تسلیم کرتے ہیں لیکن انصاف چاہتے ہیں مثلاً پانچ ہزار سالانہ فروخت کی شرط توڑ کر بیس ہزار کی رقم برائے تعین ٹیکس مقرر کی جائے نیز ٹیکس ایک ہی مال پر صرف ایک دفعہ وصول کیا جائے یعنی پہلے سودے پر یا آخری سودے پر۔

——— امرتسر اور دوسرے شہروں وغیرہ میں عید اضحیٰ ۲۹ دسمبر کو ہوئی۔

عیسائیوں کی طرف سے اسلام

اسلام اور مسیحیت کے خلاف تین کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے "اسلام اور مسیحیت" کے نام سے ان کا جواب شائع کیا ہے۔ جسے ملک کے مشہور اسلامی جرائد نے بہت پسند کیا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی تو منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

مولوی عبداللہ ثانی | کے مقدمہ میں مستغیث کے بیان ۵ جنوری کو ہوئے۔ بغرض شہادت ۱۳ جنوری مقرر ہوئی۔ حافظ محمد (گوجرانوالہ) کے مقدمہ کی کوئی اطلاع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱۔ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

خدا ایک نور ہے تین نہیں

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

عیسائی لوگ خدا کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ایک ہے اور تین بھی۔ اس کا ثبوت دیتے ہوئے مسیحیوں کو جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کو وہی محسوس کر سکتے ہیں۔ پادری فنڈر نے ان دقتوں کو محسوس کر کے صوفیاء کی اصطلاحات سے فائدہ حاصل کرنا چاہا۔ انہی کے اتباع میں رسالہ "اخوت" میں ایک نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا ہے جو موصوف کی محنت کا ثبوت دیتا ہے۔

قابل مضمون نگار نے قرآن شریف سے تثلیث کا ثبوت دینے کی سعی کی ہے جو قابل داد ہے۔ اس لئے ہم اسے اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے مصنف نے جب کہا کہ خدا نور ہے اور اس کی مثال قندیل کے ساتھ دی تو اب کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا:۔

(۱) چونکہ چمنی کا نور تیل کا محتاج ہوتا ہے۔ اس واسطے خدا بھی اپنی پیدائش میں کسی دوسری چیز کا محتاج ہے۔

(۲) چونکہ چمنی کے نور کا آغاز و انجام ہوتا ہے اس لئے اللہ نور السموٰت والارض کا بھی آغاز و انجام ہوتا ہے۔

(۳) اہل اسلام انکار نہیں کر سکتے کہ چمنی کے نور میں تین میں ایک اور ایک میں تین ہیں۔

(۴) وہ انکار نہیں کر سکتے کہ چمنی والے باپ نور سے بغیر بیوی کے چمنی کی موٹائی والا بیٹا نور پیدا ہو جاتا ہے۔

(۵) وہ انکار نہیں کر سکتے کہ چمنی کے باہر والا نور چمنی کے جوف والے "باپ" نور اور چمنی کی موٹائی والے "بیٹے" نور سے صادر ہوتا ہے

(۶) چمنی کی موٹائی کے اندر والے نور کو باہر والا نور نہیں کہہ سکتے اور نہ باہر والے نور کو جوف والا نور کہتے ہیں۔ تشخص تینوں کا الگ الگ ہے مگر ذات تینوں کی ہمیشہ سے واحد نور ہے۔ جو کٹ کر جدا جدا حصوں میں تقسیم نہیں ہو سکتی۔"

(اخوت لاہور بابت ستمبر ۱۹۴۱ء صلا)

اہلحدیث | قابل نامہ نگار نے جو کچھ لکھا ہے اسے بغور دیکھیں گے یا ہمارا معروضہ پڑھیں گے تو غلطی خود ہی جان جائیں گے۔ پس وہ سنیں۔ نور خدا کو قندیل سے تشبیہ از قسم تشبیہ مفرد بمرکب ہے۔ دوم قندیل کی روشنی کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ اسی غلط بنا پر آپ نے ساری عمارت کو مبنی کیا۔ سنئے! قندیل میں تین نور نہیں ہیں بلکہ ایک ہی نور ہے جو شیشے کی شفافی کی وجہ سے اندر سے باہر پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کا ثبوت آج کل بجلی کی روشنی میں پورا ملتا ہے۔ بجلی کا کرنٹ پاور ہوس سے تیز آئے تو اندر باہر روشنی تیز ہوتی ہے اگر کمزور ہو تو اندر باہر کمزور ہو جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ بلب کے اندر اور باہر کا نور دراصل ایک ہی ہے متعدد نہیں۔ اگر شیشہ کی بجائے پتھر ہو تو اس سے ورے نور نہیں آ سکتا۔

تمثیل | میٹرک کے عربی کورس میں ایک حکایت لکھی ہے۔ جنگل کے جانوروں کو شیر ہر روز کھاتا تھا۔ جس سے ان کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ آخر انہوں نے مشورہ کیا تو لومبڑ نے کہا کہ میں تم کو اس بلا سے چھڑاتا ہوں۔ شیر نے سب جانوروں کو بلایا تو لومبڑ دیر کر کے آیا۔ شیر نے وجہ تاخیر پوچھی۔ لومبڑ نے کہا حضور! کیا عرض کروں راستے میں ایک شیر رہتا ہے اس نے مجھے گھیر لیا۔ میں بمشکل حضور کے سلام کو پہنچا۔ شیر نے کہا چلو تو مجھے دکھاؤ ایسا کون ہے جو میری سلطنت میں میرے شکار کو ستاتا ہے۔ لومبڑ شیر کو ایک کنوئیں کے کنارے پر لایا اور کہا حضور ملاحظہ کریں وہ اندر ہے۔ شیر نے دیکھتے ہی دوسرے شیر پر جو اسی کا عکس تھا حملہ کرنے کے لئے کنوئیں میں چھلانگ ماردی۔ جس کی وجہ سے ڈوب کر مرگیا۔ کیوں مرا اس لئے کہ اس نے غلطی سے ایک شیر کو دو شیر سمجھا۔

پادری صاحب! حیوانوں سے ایسی غلطی کا ہونا تعجب نہیں۔ انسان جیسے ذی شعور ہستی سے اس قسم کی غلطی انسانیت کی شان کے خلاف ہے۔ سنئے! قرآن مجید خدا کی شان کے متعلق اس سے بھی بڑھ کر فرماتا ہے:۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ (پ ۷ ع ۸)

(وہی اللہ آسمانوں میں ہے اور زمینوں میں)
اسی مضمون کی مسیح نے تعلیم فرمائی ہے:-
"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد برحق کو اور مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں" (انجیل یوحنا باب ۱۷)
حضرت مسیح علیہ السلام کی اس تعلیم کا اصطلاحی عنوان یوں ہے:-
لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ رسول اللہ
شاہ ظفر دہلوی مرحوم نے خدا کی شان میں کیا خوب کہا ہے ؎

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت
نہ عنایت تجھے درکار کسی کی نہ حمایت
نہ شراکت ہے کسی سے نہ کسی سے قرابت
نہ نیابت نہ ملادت نہ بفرزند تو حاجت
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

قادیانی مشن

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری

جواب دیں

ڈاکٹر صاحب! مذاہب کے ادیان کے فروعات میں اختلاف ہے مگر اصول دیانت اور اخلاق میں فرق نہیں۔ مثلاً راستگوئی، حق پسندی وغیرہ کی تعلیم ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح ناراستی اور کذب بیانی کو سب نے برا سمجھا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ آپ لوگ دنیاوی معاملات میں تو شاید ایسے نہ ہوں۔ البتہ اشاعت مذہب میں اس کی پابندی نہیں کرتے۔ میں نے آپ کا مضمون "پیغام صلح" تبلیغ نمبر میں دیکھا ہے۔ اس میں آپنے ایک فقرہ ایسا لکھا ہے جس سے مجھے آپ کی اور آپ کی جماعت کی نسبت بہت کچھ بدگمانی ہوگئی ہے۔ آپنے مرزا صاحب قادیانی کی تعریف میں یہ لکھا ہے کہ
"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جب کتاب براہین احمدیہ لکھی اور اس میں قرآن کریم اور حضرت نبی کریم صلعم کی صداقت اور حقیقت پر دلائل و براہین تحریر فرمائے" (پیغام صلح لاہور ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۵)
میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن دلائل و براہین کا (جو بقول مرزا صاحب تین سو ہیں) آپ نے ذکر کیا ہے وہ کتاب مذکور کے کس حصہ میں کس صفحہ پر ہیں۔ مہربانی کرکے ہر دلیل کی ابتدا اور انتہا صفحہ وار بتائیے۔ ہم تو کتاب موصوف کو دیکھتے ہیں تو ساری کتاب کا مضمون ایک فقرے میں سمجھتے ہیں:-
"اسلام ایسا کامل مذہب ہے جسکی پیروی سے میرے جیسے کامل انسان پیدا ہوسکتے ہیں!"
پس آپ تکلیف کرکے مرزا صاحب کی تین سو دلیلوں میں سے ایک سو نہیں، پچاس نہیں، پچیس نہیں اور بھی کم کرکے ہیں ان کی ابتدا اور انتہا کا پتہ دیں۔ ورنہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم تھوڑے سے تصرف کے ساتھ استاد غالب کا یہ شعر آپکی نذر کریں ؎

زندگی اپنی جب اس شکل میں گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ مسیح رکھتے تھے

سیرت المصطفیٰ

(۴۰)

از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی
(محررہ ۲۸ فروری سن ۱۹۴۱ء)

وصل معزز ناظرین! آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبل از نبوت زندگی کے جستہ جستہ حالات وواقعات کا بیان اخبار اہلحدیث جلد ۳۸ کے نمبر ۲۲ میں سوق عکاظ کے متعلق سر ولیم میور انگریز کے اوہام کے جوابات تک پہنچا تھا کہ میرے سابقہ مسودہ کے گم شدہ اوراق جو حضور اکرمؐ کے آباؤ اجداد امجاد کے حالات کے متعلق تھے۔ خدا کی محض توفیق سے دستیاب ہوگئے چنانچہ اخبار نمبر ۲۲ میں واضح کردیا گیا تھا کہ جن مضامین کا سلسلہ جاری ہے ان کو اسی مقام پر بند کرکے پہلے ان گم شدہ اوراق کے سلسلہ مضامین کو شائع کیا جاتا ہے۔ سو اب ہم خدا کے فضل وکرم سے آنحضرتؐ کے آباؤ اجداد کے حالات کے بیان سے فراغت پاکر ترک کردہ سلسلہ کو حرب فجار کی شرکت کے بعد کے واقعات سے شروع کرتے ہیں۔
حرب فجار کے بعد حلف الفضول کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین کرام کو اہلحدیث کا

انتالیسواں (۳۹) سال مبارک

اخبار اہلحدیث بفضلہ تعالیٰ اپنی عمر کے اڑتیس (۳۸) سال پورے کرکے انتالیسویں (۳۹) سال میں داخل ہوا ہے۔ اس عرصہ میں اس کے معاصرین خصوصاً مذہبی معاصر کئی ایک پیدا ہوئے اور قبل بلوغت ہی دنیا سے رخصت ہوگئے اور کئی ایک قریب الختم ہیں۔ ان سب کی جدائی کا صدمہ ہے۔ عمر کے لحاظ سے اہلحدیث پنجاب کے اخباروں میں اکبر ہے مگر اشاعت کے لحاظ سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ بہتوں سے اصغر ہے۔ تاہم مقام شکر ہے کہ باوجود کمی اشاعت زندہ ہے۔ نہ صرف زندہ بلکہ خاصہ تنومند ہے۔ اس کی وجہ محض خدا کا فضل اور قدر دانوں کی محبت ہے۔ ورنہ "اہلحدیث" بزبان حال کہتا ہے
"من آنم کہ من دانم"
اس کے بہی خواہوں سے امید ہے کہ اس کی اشاعت کرنا اپنا مذہبی اور اخلاقی فرض جان کر ثواب دارین حاصل کریںگے۔ (مدیر)

حلف الفضول | حربِ فجار کے کئی سال تک مسلسل جاری رہنے سے ملک میں ایک ہولناک منظر پیدا ہوگیا تھا۔ قبیلوں کی صفائی ہوگئی، جوان مارے گئے، بوڑھوں کے سہارے ٹوٹ گئے، عورتیں بیوہ ہوگئیں، یتیم بچے رہ گئے، رستوں میں امن نہ رہا غرض ہر پہلو سے خرابی و بربادی نمودار ہوگئی۔ خدا کے علم میں قیام امن کا وقت آگیا تو اُس نے ایک تقریب پیدا کردی کہ حربِ فجار کی آخری لڑائی جو (باختلاف مورخین) ماہ شعبان یا شوال میں صلح سے ختم ہوئی۔ اُس کے بعد ماہِ ذیقعدہ میں قبیلہ زُبید میں سے ایک یمنی شخص نے مکہ شریف میں عاصی بن وائل سہمی کے ہاتھ کچھ مال بیچا۔ عاصی ہرچند کہ امیر کبیر تھا لیکن رقم کے ادا کرنے میں مچلتا تھا اور آج کل پر ٹالتا تھا (جیسا کہ متکبر سرمایہ داروں کا دستور ہے) یمنی مسافر نے تنگ آکر احلاف[1] کی طرف رجوع کیا کہ وہ اس کی فریاد رسی کریں۔ لیکن عاصی بن وائل کے اقتدار کے سامنے کسی نے اُس بیچارے کی حامی نہ بھری بلکہ اُسے جھڑکا اور گھُرکا۔ مسافر نے جبل ابوقبیس پر چڑھ کر اونچی آواز سے دہائی مچائی ؎

یا آلَ فِہرٍ لِمَظلُومٍ بِضَاعَتُہٗ
بِبَطنِ مَکَّۃَ نَائِی الدَّارِ وَالنَّفَرِ

یعنی اے فہر بن مالک کی اولاد (قریش!) اپنے وطن اور اپنے آدمیوں سے دُور افتادہ کی فریاد کو پہنچو جس پر حرم مکہ کے اندر اُس کے مال کے متعلق ظلم ہُوا ہے۔"

شرفائے قریش اُس وقت خانہ کعبہ کے گرد بیٹھے تھے۔ مسافر کی دہائی بے اثر نہ گئی۔ بلکہ اُس نے امن عامہ کی بنیاد قائم کردی۔ آنحضرت صلعم کے سب سے بڑے تایا جی زبیر بن عبدالمطلب اُٹھے اور کہنے لگے کہ یہ فریاد ضائع نہیں جانی چاہئے اُسی وقت دارالندوہ (قومی کمیٹی گھر) میں جو قومی مشوروں اور اقراروں کے لئے حرم کعبہ ہی میں آنحضرت ؐ کے جد اعلیٰ حضرت قُصَی کا قائم کردہ تھا جمع ہوئے اور سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ

حدِ حرم میں کسی پر ظلم نہ ہونے دینگے اور کوئی بھی ہو مظلوم کا حق ظالم سے لیکر دیں گے۔

یہاں سے چل کر عبداللہ بن جدعان نے جو رؤسائے قریش میں سے نامی آدمی تھا۔ شرفاء قریش کو اپنے گھر میں ضیافت پر بلایا۔ اور وہاں سب نے اس اقرار پر حلفیں اٹھائیں۔

آنحضرت صلعم کی شرکت | آنحضرت صلعم اس حلف میں شامل تھے۔ جیسا کہ ابھی انشاء اللہ ذکر کیا جائیگا کیونکہ اس میں عدل و انصاف کے قائم کرنے اور ظلم و بیدادی کے دُور کرنے کا اقرار تھا۔ جو آپ کی بعثت کے اہم مقاصد میں سے ہے۔ چنانچہ کتاب یسعیاہ نبی کے باب ۴۲ کے شروع میں جو بشارت آنحضرت صلعم کے متعلق ہے اُس میں آپ کا وصف عدل کو قائم رکھنا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے :-

"وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے"

(۴۲ : ۳)

وجہ تسمیہ | سہیلی نے شرح سیرت ابن ہشام میں اس کی دو وجہیں لکھی ہیں۔ اوّل یہ کہ جن لوگوں نے پہلے پہل اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ ان کے ناموں میں مادۂ فضیلت میں سے کوئی لفظ تھا۔ دیگر یہ کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن جُدعان کے گھر میں حلف کے وقت حاضر تھا۔ اگر اُس حلف کے متعلق مجھے کوئی آج عہد اسلام میں بھی بلائے تو میں اسے قبول کرونگا تحالفوا اَنْ تَرُدَّ الْفُضُوْلَ عَلٰی اَھلِھا الخ یعنی اُنہوں نے اس بات پر قسمیں اٹھائی تھیں کہ فاضل مال اسکے اہل کو دلایا جائیگا۔ یعنی کوئی کسی سے کچھ بھی ظلم سے چھین نہ سکیگا۔ تو اس وجہ سے اس کا نام حلف الفضول ہوگیا۔

یہ ہیچمدان کہتا ہے کہ یہ عہد دو دفعہ ہُوا۔ پہلا آنحضرت ؐ کی ولادت سے پہلے۔ جس میں جُرہم اور قطورا کے قبیلے شامل تھے۔ دوم عبداللہ بن جدعان کے گھر میں جس میں آنحضرت ؐ بھی شریک تھے۔ اور قریشیوں کے چند خاندان بھی شامل تھے چونکہ اس دوسری دفعہ کی حلف میں بھی وہی اقرار تھا جو پہلی میں تھا کہ مکہ میں امیر و غریب اور زبردست و کمزور اور مقیم و مسافر ہر ایک کو میزانِ عدل و انصاف میں مساوی رکھا جائیگا اور سب کو ایک ہی باٹ سے تولا جائیگا۔ اسلئے اس حلف کا نام بھی پہلی حلف کے نام پر حلف الفضول ہی رکھا گیا۔ اگرچہ اس میں مادۂ فضیلت کے نام والے اشخاص کے سوا دوسرے صاحبان شرف و فضیلت تھے۔ (مستفاد از لسان العرب بزیادۃ ما)

مولنا شبلی مرحوم نے اس موقعہ پر ایک قابل قدر نکتہ لکھا ہے :-

"اگرچہ یہ (پہلا) معاہدہ بیکار گیا۔ اور کسی کو یاد بھی نہ رہا۔ چنانچہ قریش نے نئے سرے سے بنیاد ڈالی۔ تاہم بانیٔ اوّل کو نیک نیتی کا یہ ثمرہ ملا کہ ان کے نام کی یادگار اب تک باقی ہے۔" (سیرۃ النبی صہ ۱۳۳ ج ۱)

یہ عاجز اس پر مزید یہ کہتا ہے کہ پہلے بانیوں کی نیک سعی کی قبولیت کی یہ دلیل بھی ہے کہ دوسری دفعہ جب اُسی داغ بیل پر امن و امان اور عدل و انصاف قائم رکھنے کی حلف اٹھائی تو اس مجلس میں عادلِ اعظم سیّد العرب والعجم بھی شامل تھے۔ ؎

گدایاں را ازیں معنے خبر نیست
کہ سلطانِ جہاں با ماست امروز

اور پھر یہ کہ آپ اپنے عہد نبوت میں بھی اُس پر قائم ہیں۔ بلکہ اُسے دنیا جہاں میں اپنے اخلاقی

---

[1] آنحضرت صلعم کی ولادت کے بہت پہلے حلف المطیبین کے مقابلہ میں جن قبیلوں نے باہمی تناصر و تعاون پر قسمیں کھائی تھیں انکو احلاف کہتے تھے۔ چونکہ ان حلفوں کو آنحضرت صلعم کی ذات خاص سے تعلق نہیں۔ اس لئے ہم نے ان کی تفصیل و کوائف کا ذکر نہیں کیا۔ ۱۲ منہ

مواعظ اور نمونہ عمل اور سیاسی اقتدار سے عام طور پر رائج کر دیا۔ مولنا حالی مرحوم نے مسدس میں اس کا کچھ نقشہ یوں دکھایا ہے ؎

لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا
خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں
نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں
کنیز اور بانو تھی آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی

اس حلف کا زمانہ علامہ عبدالرحمن سہیلی شرح سیرت ابن ہشام میں فرماتے ہیں:۔

"حلف الفضول حرب فجار کے بعد ہوئی کیونکہ حرب فجار شعبان میں تھی۔ اور حلف الفضول ذیقعدہ میں ہوئی۔ آنحضرت ص کی بعثت (نبوت) سے بیس سال پیشتر" (ج ۱ صفحہ ۹۱)

تنبیہ سابقاً حرب فجار کے ذکر میں گذر چکا ہے کہ حرب فجار بقول ابن ہشام جب واقع ہوئی اس وقت آنحضرت ص کی عمر چودہ پندرہ برس کی تھی۔ لیکن علامہ عینی کہتے ہیں کہ بیس سال کی تھی۔ ان دو قولوں کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ حرب فجار کا زمانہ مسلسل کئی سال تک رہا۔ جب شروع ہوئی اس کے ایک سلسلہ کے وقت آنحضرت کی عمر چودہ پندرہ برس کی تھی۔ لیکن جب وہ ختم ہوئی۔ جس میں آپ بھی شریک تھے اس وقت آپ کی عمر شریف بیس برس کی تھی[۵] اور وہ حرب فجار کے خاتمہ کے بعد ہوئی۔ تو حرب فجار میں شمولیت کے وقت آپ کی عمر بیس برس کی ہوئی صاف ظاہر ہے۔

حل اشکال زمانہ جاہلیت میں ایک دوسرے کی مدد میں جو قسمیں اٹھائی جاتی تھیں۔ ان کے متعلق دو حدیثیں ہیں۔ ایک یہ کہ آنحضرت ص نے فرمایا لا حلف فی الاسلام یعنی اسلام میں کوئی حلف نہیں دوسری یہ کہ آنحضرت ص نے فرمایا کہ یہ بھی قسم جاہلیت میں تھی اسلام نے اس میں پختگی ہی کی ہے۔ بظاہر ان ہر دو میں تخالف پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس اشکال کا حل ضروری ہے۔

محدث ابن اثیر رح نے نہایہ میں زیر لفظ حلف کہا ہے:
"حلف کا اصل ایک دوسرے کا بازو بننا اور مدد کرنا اور موافقت کرنا ہے۔ پس جاہلیت میں جو قسم فتنوں کے کھڑا کرنے اور قبائل میں جنگ مچانے اور غارت ڈالنے پر تھی تو یہ وہ حلف ہے جس سے اسلام میں ممانعت ہوئی۔ آنحضرت ص کے اس قول سے کہ آپ نے فرمایا لا حلف فی الاسلام اور جو حلف جاہلیت میں مظلوم کی نصرت اور صلہ رحمی پر تھی مثلاً "حلف المطیبین" اور اس کی مانند۔ سو اس قسم کی نسبت آنحضرت ص نے فرمایا کہ جو قسم جاہلیت میں تھی اسلام نے اس میں پختگی ہی کی ہے۔ مراد یہ کہ نیکی اور نصرتِ حق پر معاہدہ کرنا اور اس طریق سے دونوں حدیثیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور یہی حلف ہے۔ جس کا تقاضا اسلام کرتا ہے۔ اور منع وہ ہے جو حکم اسلام کے خلاف ہو۔ (مترجماً نہایہ ج ۱ صفحہ ۲۵۴)[۲]

یہ عاجز کہتا ہے کہ قرآن نے اس ساری بحث کو دو لفظوں میں سمجھا دیا ہے:۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ۔ پ ۶)

یعنی نیکی اور تقویٰ کے کام پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کام پر مدد نہ کرو۔

اس آیت میں دونوں حدیثوں کا مطلب جمع ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْد! (باقی باقی)

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

(۲۴)

از مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری
مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڈھ

گذشتہ پرچوں میں راویان حدیث صحابہ کرام رض کی امتیازی خصوصیات ذکر ہوئی ہیں۔ آج اس کے بعد ملاحظہ فرماویں۔ (مدیر)

(۴) اسی کے ساتھ ہمیں اس کا بھی اضافہ کرنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کی اطاعت و اتباع ہی ان بزرگوں کے لئے ضروری نہ تھی بلکہ جب قرآن اور جس فرمان نے ان پر یہ فریضہ عائد کیا تھا اسی نے اس کا بھی ذمہ دار بنایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کہتے ہوئے انہوں نے سنا ہے اور جو کچھ کرتے ہوئے انہوں نے دیکھا ہے وہ دوسروں تک مسلسل پہنچاتے چلے جائیں۔ ہر حاضر غائب کو اور ہر پہلا پچھلوں کو ان کی طرف بلاتا جائے قرآنی آیتوں

(۱) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ — تم ایک بہترین امت ہو انسانوں کی بہی خواہی کے لئے تم ظاہر کئے گئے ہو تاکہ اچھی باتوں کا لوگوں کو حکم دو اور بری باتوں سے روکو۔"

(۲) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ — چاہئے کہ تم میں ایک گروہ ہو جو نیکی اور بھلائی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے۔"

ہی کی یہ تفسیر تھی جو مختلف پیرایوں میں صحابہ کرام کو مخاطب کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے۔ منیٰ کا میدان ہے۔ خیف کی مسجد ہے ایک لاکھ سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کا مجمع ہے۔ سب کو مخاطب کر کے فرمایا جاتا ہے:۔

---

[۱] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

[۲] ابن اثیر کی مذکورہ عبارت کو لسان العرب میں بھی زیر لفظ حلف نقل کیا گیا ہے۔ ۱۲

[۵] کیونکہ جب حسب قول سہیلی رح حلف الفضول میں آپ کی عمر بیس برس کی تھی۔

نضراللہ عبداً سمع مقالتی فوعاھا ثم اداھا الی من لم یسمعھا (صحاح)	تروتازہ رکھے اللہ اس بندہ کو جس نے میری بات سنی پھر اسے یاد رکھا اور جس نے نہیں سنا ہے اُس تک اسے پہنچا دیا؟

یہی منیٰ کا میدان ہے حجۃ الوداع کے مشہور تاریخی خطبہ میں اعلان فرمایا جاتا ہے:-

ترکت فیکم شیئین لن تضلوا بعدھما کتاب اللہ وسنتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (صحاح)	میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں جن کے بعد پھر تم گمراہ نہیں ہوسکتے (ایک تو) اللہ کی کتاب (اور دوسری) میری سنت۔ یہ دونوں باہم ایک دوسرے سے

جدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض (کوثر) پر پھر میرے سامنے آجائیں؟

مجمع سے دریافت فرمانے کے بعد کہ کیا میں نے پہنچا دیا آسمان کی طرف انگلیاں اٹھا کر اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت[1] کے ارشاد فرمانے کے بعد آخری رخصت کے اس خطبہ کو اس مشہور متواتر فقرہ پر ختم فرمایا جاتا ہے الا فلیبلغ الشاھد الغائب" چاہیئے کہ جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچاتا جائے؟

جس دردناک اور اثر انگیز ماحول میں اس خاتمہ کا اعلان ہوا ہے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جن جذبات وہیجانات سے مخاطب مجمع بھرا ہوا تھا اس پر کیا اثر ہوا ہوگا۔ اسی اثر کا آپ کو یقین تھا کہ صحابہ کی جماعت کو خطاب کر کے بطور پیشگوئی آپ فرماتے:-

تسمعون ویسمع منکم ویسمع من الذین یسمعون منکم (ابوداؤد۔ مستدرک)	تم مجھ سے سُن رہے ہو۔ تم سے بھی سنا جائیگا اور جن لوگوں نے تم سے سنا ہے ان سے بھی لوگ سنیں گے؟

[1] یعنی اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ کیا میں نے پہنچا دیا۔ کیا میں نے پہنچا دیا۔ تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ ۱۲ من المؤلف

نہ صرف عام مجامع میں یہ اعلان کیا جاتا تھا بلکہ ملک کے مختلف اطراف سے وقتاً فوقتاً وفود کے جو سلسلے دربار نبوت میں حاضر ہوا کرتے تھے عموماً ان کو ایسی جگہ ٹھہرایا جاتا تھا جہاں سے اس واقعہ کے مشاہدہ اور معائنہ کا ان کو کافی موقع مل سکتا ہو جن کے وہ مکلف بنائے جاتے تھے پھر جو کچھ سنانا اور دکھانا مقصود ہوتا وہ سنایا اور دکھایا جاتا تھا۔ آخر میں رخصت ہونے وقت حکم دیا جاتا جیسا کہ (صحیح) بخاری میں ہے:-

احفظوھن واخبروا بھن من وراءکم۔	ان باتوں کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں انہیں ان سے مطلع کرتے رہنا؟

اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ اسلام کے دائرہ میں جو قبائل داخل ہوتے جاتے تھے دربار رسالت سے ان کی تعلیم وتلقین کے لئے ذمہ دار اصحاب کو بھیجا جاتا تھا۔ حکم دیا جاتا تھا کہ جو کچھ تم نے ہم سے سیکھا ہے وہ انہیں بھی جا کر سکھاؤ۔ صرف استحبابی احکام ہی نہیں بلکہ قرآن کی آیت

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ	جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے اتارا ہے اور جو کھلی کھلی باتوں اور سوجھ بوجھ (ہدایت) کی باتوں پر مشتمل ہے اور اس کے بعد چھپاتے ہیں جب انسانوں کیلئے کتاب میں ہم نے اسے بیان کردیا ہے یہی لوگ ہیں جن پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت

کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں؟

کی بنیاد پر صحابہ کرام جس تاریخ کی نشر واشاعت کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے تھے اس کا چھپانا گناہ خیال کرتے تھے۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ سکرات میں مبتلا ہیں لیکن بعض صحابہ سے یہ مروی ہے کہ اس وقت بھی محض اس خیال سے کہ علم کے چھپانے کا الزام ان پر نہ رہ جائے حدیث بیان کرتے جاتے تھے۔ (بخاری ومسلم وصحاح)

(۵) ان تمام امور کے ساتھ اس کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ جس ذات گرامی کے ہر قول کو وہ خدا کی بات اور خدا کا حکم سمجھتے تھے اسی نے بار بار بکثرت ان کی فطرت میں مشہور حدیث "من کذب علیّ[2] مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ" کے تہدیدی خوف کو اس طرح راسخ کرنے کی کوشش کی تھی کہ جتنے صحابیوں سے یہ حدیث مروی ہے مشکل ہی سے چند حدیثیں اس کی ہم پایہ ہوسکتی ہیں۔ اور نیز قرآن کی رو سے یہ اتنی بدیہی بات تھی کہ جس قسم کے ایمان ویقین کی دولت سے یہ لوگ سرفراز تھے اس فعل کی جرأت کس کو ہوسکتی تھی، جس اعلیٰ کردار کے وہ مالک تھے یوں بھی ان سے غلط بیانی کی توقع کون کرسکتا ہے ماسوا اس کے جب وہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی امر کا انتساب دراصل اس چیز کو خدا کی طرف منسوب کرنا ہے۔ اور ایک جگہ نہیں بیشمار آیتوں میں قرآن نے مفتری علی اللہ (خدا پر جھوٹ باندھنے والے) کو سب سے بڑا ظالم قرار دیا ہے کیا قرآن پر تازہ ایمان رکھنے والوں کے لئے اس کے بعد اس کی کوئی گنجائش ہوسکتی تھی کہ وہ قصداً العیاذ باللہ اپنے محبوب رسول پر جھوٹ باندھیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ تو جس وقت حدیث بیان کرنے کے لئے بیٹھتے قبل کچھ کرنے کے من کذب علی متعمداً کو ضرور پڑھ لیتے تاکہ ان میں اپنی نازک تاریخی ذمہ داری کا احساس بیدار اور تازہ ہوجائے۔ امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں راوی ہیں کہ خصوصیت کے ساتھ ذخیرہ حدیث کے سب سے بڑے راوی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دوامی قاعدہ تھا کہ یبتدیٔ حدیثہ بان یقول قال رسول اللہ الصادق المصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمداً فلیتبوأ

[2] جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھیگا چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تیار کرلے۔ ۱۲ مولف

مقعدہ من النار۔

اپنی حدیث جس وقت بیان شروع کرتے تو کہتے فرمایا رسول اللہ صادق مصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کرلے۔"

اس کے بعد جو کچھ بیان کرنا چاہتے تھے بیان فرماتے۔" (معارف نمبر ۴ جلد ۴۷)

تاریخ حدیث کے ان امتیازات اور خصوصیات کو مختصر طور پر ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ قطعی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ پرویز صاحب تاریخ حدیث سے بے پرواہیں۔ علم حدیث کی ابھی کئی خصوصیات ہیں جن پر قلم نہیں چلا ہے اور جو بالکل اچھوتی ہیں۔ ان کے بیان کے لئے ایک وسیع دفتر کی حاجت ہے۔ یہ جو کچھ بیان ہوا یہ دور اول کا نقشہ تھا۔ حدیث نبوی کی تحصیل و طلب اور اس کی تحقیق و تفحص اور تبلیغ و اشاعت کی یہی کیفیت و حالت اور یہی جذبہ و ذوق یہی جوش اور تڑپ دور ثانی یعنی عہد محدثین کرام میں بھی نمایاں طور پر جلوہ گر دکار فرما تھا۔ جیسا کہ مولانا حالی مرحوم نے لکھا ہے

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
اسی دُھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحروبر کو
سُنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جاکر خبر اور اثر کو
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

پھر پرویز صاحب نے غضب یہ کیا ہے کہ احادیث کے معنی باتیں لکھدیں۔ حدیث کے معنی لغت میں متعدد ہیں ان میں سے ایک معنی یہ بھی ہے لیکن یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے کہ اپنے مطلب کے ثابت کرنے کے لئے معنی حقیقی کو چھپا دیا جائے۔ اصطلاح محدثین میں حدیث کے معنے اللہ اور رسول کی تعلیمی کلام ہے۔ اور حدیث قرآن مجید کو بھی کہا گیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ۔ (پ۲۳۔ س زمر)

"اللہ ہی نے اس بہترین حدیث (قرآن مجید) کو اتارا ہے ایسی کتاب ہے جو باہم ملتی جلتی اور باربار دہرائی گئی ہے۔"

ایک دوسری جگہ فرمایا:۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ (پ۲۷۔ س والنجم)

"کیا تم لوگ اس حدیث (قرآن) سے تعجب کرتے ہو"

اسی طرح اور متعدد آیتوں میں قرآن مجید کو حدیث کہا گیا ہے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ پرویز صاحب قرآن سے بھی چشم پوشی کرلیتے ہیں۔

اس سے آگے پرویز صاحب لکھتے ہیں:۔

"احادیث کا پہلا مجموعہ جو اس وقت دستیاب ہوسکتا ہے امام مالک المتوفی ۱۷۹ھ کی کتاب موطا ہے اس میں مختلف نسخوں میں تین سو سے پانسو تک احادیث ملتی ہیں۔

(الی قولہ) کتب احادیث کے اسی قسم کے مجموعے ہیں جنہیں دین کا جزء قرار دیا جاتا ہے۔"

(حوالہ مذکور)

جواب اس ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ احادیث نبویہ دوسری یا تیسری صدی ہجری میں مدون ہوئیں لہذا وہ دین نہیں ہوسکتیں۔ کتابت حدیث اور تدوین حدیث کی مفصل بحث گذر چکی ہے۔ اس لئے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اس امر کا ظاہر کردینا ضروری ہے کہ امام مالک ۹۳ھ اور بقول دیگر ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور بڑے بڑے ائمہ دین تابعین سے علم دین تفسیر و حدیث حاصل کیا اور تحصیل علوم سے فارغ ہونے کے بعد مسند درس و افتا پر جلوہ فرما ہوئے۔ (باقی باقی)

درس حدیث

(۲)

(از زبدۃ الحکماء مولوی عبدالرحمن صاحب خلیق نظام آبادی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نصیحتاً فرماتے ہیں:۔

ارض بما قسم اللہ لك تكن غنيًا وكن ورعًا تكن عبد اللہ و احب للناس ما تحب لنفسك تكن مؤمنًا و احسن مجاورة من جاورك تكن مسلمًا و اياك وكثرة الضحك فانه يميت القلب و القهقهة من الشيطان و التبسم من اللہ۔

یعنی جو کچھ اللہ تعالے نے تیری قسمت میں کیا ہے اس پر راضی رہ اس صورت میں تجھے غنائے قلب حاصل ہوگا اور تو حقیقۃً غنی ہوگا۔ پرہیز گاری اختیار کرکے خدا کا بندہ بن جا اور جو چیز تو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی وہ پسند کر یہ مؤمن کی خصلت ہے اور تو بھی اس صورت میں مؤمن ہوگا اور اگر تیرے ساتھ کوئی انسان گفتگو کرے تو تو اپنی حسن کلامی اور شیریں زبانی سے اپنے مؤمن ہونے کا ثبوت دے۔ یعنی یہ کہ تیری کلام ہر ایک سے شریفانہ اور مہذبانہ ہو اور جو تیرے ساتھ گفتگو کرے وہ یوں سمجھے کہ تیرے مونہہ سے موتی جھڑ رہے ہیں۔ شستہ اور پُر تہذیب بات چیت کرنا مسلمان کا شیوہ ہے۔ زیادہ ہنسی دل کو مُردہ کردیتی ہے اور قہقہہ لگاکر اور کھل کھلاکر ہنسنا شیطانی حرکت ہے اور تبسم یعنی مسکراہٹ خدا کی طرف سے ہے یعنی خدا کو پسند ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ نے فرمایا۔

ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد (انس بن مالک)

کہ جو شخص اہم امور میں استخارہ کرلیا کرے وہ نقصان میں نہیں رہتا۔ (مسنون استخارہ

مطبوعہ ... اللہ ... از مولانا ... سعید دہلوی ... امرتسر

اور اس کا صحیح طریقہ انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں لکھا جائیگا۔ اور دیگر مجرب استخاروں کا بھی ذکر ہوگا۔ انشاء اللہ) اور جو شخص کسی کام میں مشورہ کرے وہ اس میں نادم نہیں ہوتا۔ یعنی جو بات مشورہ سے طے ہو جائے اس میں پچھتانا نہیں پڑتا۔ اور جو شخص خرچ میں کفایت شعاری اور میانہ روی سے کام لیگا وہ مفلس اور تنگ دست نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن المخنثین وقال لاتدخلوھم بیوتکم۔

رسول اللہ ﷺ نے ہیجڑوں پر لعنت کی اور حکم دیا کہ یہ خبیث اور مضر لوگ ہیں ان کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیا کرو۔

واقعی فی زمانہ ہیجڑے اور خسرے جو قبیح حرکات کرتے اور جس جس طرح معصوم بچوں کا شکار کرکے اُن کو ورغلا کر دین و دنیا میں نکما کر دیتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ ان کے حالات کا تذکرہ اخبارات میں نکل چکا ہے کہ یہ بہت خطرناک قوم ہے ان کو گھروں میں آنے کی اجازت دینے سے ہولناک نتائج پیدا ہوتے اور ہو رہے ہیں۔ آں حضورؐ نے پہلے ہی سے اس بدکردار قوم سے پرہیز کرنے اور بچنے کی تاکید فرمادی۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذا قام احدکم فی الصلوٰۃ فلا یغمض عینیہ۔ یعنی جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ آنکھیں بند نہ کرے۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ نماز میں آنکھیں بند کر لیتے اور اس طرح گویا خشوع و خضوع کا اظہار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اس حرکت سے منع فرمایا۔ یہ فعل دوسری قوموں کا ہے اس لئے آنحضورؐ نے منع فرمایا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ عیسائی اور یہودی عموماً دعا وغیرہ میں آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ایسا فعل نماز میں مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے امت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

انی اخاف علیکم ثلاثا وھن کائنات

(۱) زلۃ عالم وجدال منافق بالقرآن و دنیا تفتح علیکم۔ یعنی ان تین ہونے والی باتوں کا مجھے ڈر ہے جن میں ایمان کا خطرہ ہے اور جن کے نتائج ہولناک ہیں۔ پہلی بات عالم کی لغزش ہے اگر عالم اُلٹی راہ پڑ جائے تو یہ اس کے لئے اور عوام کے لئے بہت خطرناک چیز ہے ایک تو وہ خود اور ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ (اعاذنا اللہ منہا) ایسے بے شمار واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پڑھے لکھے آدمی کی گراوٹ ڈرنے کی چیز ہے۔ لاہور میں ایک شخص عبداللہ نامی چکڑالہ کے رہنے والے عالم تھے لیکن جب گمراہ ہونے لگے تو ایسے گرے کہ خدا کی پناہ حدیث کا انکار کر دیا اور بہت لوگوں کو گمراہ کر لیا واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ و قلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ۔ (باقی)

تعاقب بر مسئلہ نمبر ۱۳۱

اخبار گوہر بار اہلحدیث مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۴۱ء میں اس سوال کے جواب میں کہ کیا زانی کا اپنی مزنیہ کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے" لکھا تھا:۔

"توبہ خالص کریں اور کم سے کم ایک حیض علیحدہ رہیں پھر نکاح کر لیں تو جائز ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ توبہ خالص سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ اعلم!

(بلفظہ اخبار اہلحدیث ۹ ستمبر ۱۹۴۱ء)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے:۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذالک علی المؤمنین

ترجمہ:۔ زانی مرد نہیں نکاح کرنا چاہتا مگر زانیہ عورت یا مشرکہ عورت سے اور زانیہ عورت نہیں نکاح کرنا چاہتا اس سے مگر زانی مرد یا مشرک۔ اور یہ حرام ہے مومنوں پر۔

پس زانی چونکہ چاہتا ہے کہ اپنی ہی مزنیہ کے ساتھ نکاح کرے لہٰذا جب توبہ کرکے مومن ہو جاویں تو وہ آپس میں نکاح نہیں کر سکتے۔ حرم ذالک علی المؤمنین۔ فافہم۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام کے اقوال اس بارہ میں اگر ضرورت پڑی تو پھر کبھی لکھے جاوینگے اب صرف اُن متعدد حدیثوں سے جو کہ اس مضمون کی صحت پر دال ہیں صرف ایک حدیث جو کہ اس مسئلہ پر صراحت سے روشنی ڈالتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس میں اسی مذکورہ بالا آیت کا شان نزول ہے۔ درج کرتا ہوں۔ تاکہ مومن کے لئے شک کی گنجائش نہ رہے۔ ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات اس غرض سے جایا کرتا تھا تاکہ بے بس مسلمان قیدیوں کو کافروں کی قید سے رہا کرا کر مدینہ میں پہنچاؤں۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ میں اس غرض سے ایک دیوار کے سایہ میں کھڑا تھا۔ کیونکہ رات چاندنی تھی۔ اچانک مجھے عناق عورت نے دیکھ لیا۔ جو ایک کنجری تھی اس کے ساتھ جاہلیت میں مَیں عیش عشرت کیا کرتا تھا۔ وہ کہنے لگی ابی مرثد آؤ آج میرے گھر رہو عیش میں رات بسر کریں۔ میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا ہوں اور ہمارے دین میں یہ فعل حرام ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی صورت ہے جس سے ہم آپس میں مل سکیں۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں ایک صورت ہے اور وہ نکاح ہے۔ کہنے لگی میں نکاح پر راضی ہوں۔ میں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں جب تک نبی کریم صلعم سے دریافت نہ کر لوں نکاح نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جب میں مدینہ آیا تو نبی کریم صلعم کی خدمت اقدس میں عرض کیا آپ خاموش رہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ حرم ذالک علی المؤمنین (نسائی۔ ابوداؤد ترمذی) ——— یہی وجہ ہے کہ ہم نے

قرآن اور حدیث پر عمل چھوڑ دیا ہے۔ اور ہم میں زنا بہت پھیل گیا ہے۔ زانی مزنیہ آپس میں زنا کرتے رہتے ہیں جب انگشت نمائی شروع ہو فوراً نکاح کر لیتے ہیں۔

اسلام نے زانی مزنیہ پر موجودگی چار گواہ رجم یا سو کوڑے سزا رکھی ہے۔ اگر یہ نہ تو کم از کم ان کا آپس میں تعلق منقطع کر دینا چاہئے۔ اور یہ بھی ان کی توبہ ہے۔ اور توبہ کے بعد وہ مومن ہیں۔ اور حرم ذالک علی المؤمنین کے مطابق وہ آپس میں نکاح نہیں کر سکتے۔ جس کو مفصل بیان کر دیا گیا۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ مفتی صاحب نے جو دلیل اس بارہ میں پیش کی اس میں تو صرف توبہ سے گناہ کا معاف ہونا لکھا ہے نکاح کا جواز کہاں ہے۔ اور جو ایک ماہ کی قید لگائی ہے۔ یہ کہاں سے لی ہے۔ اور کیا زانی کی بھی عدت ہوتی ہے۔ امید ہے کہ مفتی صاحب بندہ کی تسلی فرما دیں گے۔ (مشتہر خطیب جامع نظام آباد)

اہلحدیث قابل مفتی صاحب نے اپنا جواب دیا ہے آیۃ الزانی کا مضمون بحالت زنا ہے اور تائب لسنہ بحکم قرآن و حدیث لقب زانی معدوم ہے۔ منطقی اصطلاح میں یہ قضیہ مشروطہ عامہ ہے۔ مشروطہ کا حکم بعد سلب شرط نہیں ہوتا۔ حدیث ابو مرثد والی میں مزنیہ کی توبہ خالصہ کا ثبوت نہیں بلکہ اس کی رغبت نکاح تعلق اور محبت پر مبنی تھی۔ پس آیت اور حدیث التائب دونوں ہماری تائید کرتی ہیں۔ مہینے کی عدت کے لئے اقوال میں جو آپ پسند نہیں کرتے ہم بھی آپ کو مجبور نہیں کرتے۔ بے شک فوراً کر دیا کریں۔

فضائل علم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد معلوم کرنا چاہئے کہ علم ایک ایسی بے بہا دولت ہے کہ خدا کی صفتوں میں سے ایک اعلیٰ صفت ہے۔ علم سے اسم علیم بنا ہے۔ اگر یہ صفت خدا میں نہیں پائی جاتی تو وہ خدائی کے لائق ہی نہیں ہوتا بلکہ علم ہی کی وجہ سے خدا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (اور تم کو تھوڑا علم ملا ہے۔ ف۔ اس سے ظاہر ہوا کہ انسان کیسا ہی عالم متبحر اور کیسا ہی دور اندیش ہو لیکن علمی حیثیت سے ناقص ہی ہے علمی کمال تو خدا ہی کے لئے مخصوص ہے جیسا کہ فرمایا لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اس کی ذات و صفات بے مثل ہیں۔ مندرجہ ذیل آیتوں پر غور فرمائیں

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (آل عمران)
(اللہ سینے والی باتوں کو جانتا ہے)

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (بقرہ)
(بے شک اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا علم ہے)

وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا (انعام ع ۹)
(میرا رب علم سے ہر شے کو گھیر لیا ہے)

لِيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ (رعد)
(وہ ہر ایک شخص کے اعمال کا علم رکھتا ہے)

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ (بقرہ ع)
(اور نہیں احاطہ کر سکتے کسی چیز پر اس کے علم سے)

لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ (یونس ع ۴)
(نہیں احاطہ کر سکتے اس کے علم پر)

ف:- ان آیتوں کے حوالجات سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ خدائی علم کے مقابلہ میں انسانی علم کی کوئی حقیقت نہیں۔ ع چہ نسبت خاک را بعالم پاک

ایک اقتباس درج ذیل کرتا ہوں۔ غور فرمائیں وہ لوگ اہل علم کو دیکھتے ہوں لیکن اس علم سے بے خبر رہتے ہیں جس نے علم کو پیدا کیا جس نے معلومات کو پیدا کیا۔ جس نے علم اور معلومات میں وابستگی دی۔ جس نے سوچنے والا دماغ، سمجھنے والا دل سننے والے کان بولنے والی زبان پیدا کی۔ یہی وہ آلات ہیں جن پر وجود علم کا انحصار ہے۔ (ماخوذ از معارف لاسمئی)

ہمہ شما کی تو کیا حقیقت ہے۔ علم الٰہی کے مقابلہ میں فرشتوں نے بھی اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا ہے چنانچہ مذکور ہے:- قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (بقرہ ع ۴) کہا انہوں نے پاک ذات ہے تو نہیں علم ہے ہم کو ان چیزوں کا مگر جو کچھ کہ سکھایا تو نے ہم کو بے شک تو بڑا ہی علیم و حکیم ہے۔

اس سے صریح واضح اور روشن ہو گیا کہ انسان کو جو کچھ بھی علم سے حصہ ملا ہے اسی کے علم دریائے ناپیدا کنار کے قطرات و اثرات ہیں اور بس۔

بنی نوع انسان میں سب سے اول جسے اس علم سے سرفراز و ممتاز فرمایا وہ ہیں ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ جنہیں اسی علم کی بدولت ملائکہ مقدسہ پر بھی فضیلت دی گئی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:- وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الآیۃ بقرہ ع ۴۔

خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو سارے نام سکھائے یعنی ساری مخلوقات کے نام بتا دیئے خواہ وہ اشیاء آسمان میں تھے یا زمین میں۔ یا از قسم انسان (یعنی ان کی اولاد) یا حیوان و درند چرند پرند نباتات یا جمادات مع ان کی حقیقت و خواص کے۔

اب تک جو چیزیں دریافت ہو چکی ہیں اور جو قیامت تک دریافت ہونے کو باقی ہیں (اسی کے اندر ہوائی جہاز، ریل گاڑی، برقی خبریں، گھڑیاں وغیرہ سب آگئیں) پھر جب مذکورہ بالا اشیاء فرشتوں پر پیش کئے گئے تو کہا انکے نام بتا دیں لیکن انہوں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی پھر حضرت آدم کو حکم ہوتا ہے کہ اے آدم! تو بتا دے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے بتا دیئے لہٰذا آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر برتری و فضیلت

ملکی مطلع

جنگ ہندوستان کے سر پر آگئی

خدا خیر کرے

ناظرین نے دیکھا ہوگا ریل گاڑی جب رات کو اسٹیشن کے قریب آتی ہے تو اسٹیشن کی روشنی زیادہ کی جاتی ہے اور ملازمین دوڑ دھوپ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ریل اسٹیشن کے قریب آگئی۔ آج کل گورنمنٹ نے چند احکام جاری کئے ہیں جن کے ذریعے سے وہ خرابیاں روکی جائیں گی دشمن کے حملہ کے وقت ملک میں جن کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ یعنی لوٹ مار، آتش زنی اور عورتوں کی عصمت دری وغیرہ ایسے جرموں کی سزا گورنمنٹ کے جدید حکم کے مطابق موت مقرر کی گئی ہے۔ اور بعض جرائم کی سزا کوڑے مارنا تجویز ہوئی ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ جنگ ہندوستان کے سر پر آگئی ہے۔ ہم لڑکپن سے سنتے آئے ہیں کہ ہندوستان پر حملہ جب کبھی ہوگا تو مغربی سرحد سے ہوگا۔ کیونکہ اسی سرحد سے ہمیشہ حملہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن واقعات کسی کے اختیار میں نہیں ہوتے۔ اب سننے میں آتا ہے کہ پہلا حملہ بنگال کے سمندری دروازہ کلکتہ سے ہوگا۔ کیونکہ جاپان کا رخ اسی طرف ہو رہا ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے انتظامات بھی کافی ہو رہے ہیں۔ باوجود اس کے خوف زدہ لوگ کلکتہ چھوڑ کر اپنے اپنے مقامات کی طرف جا رہے ہیں۔ کلکتہ جیسا آباد شہر جس کا ایک ایک مکان سر بفلک اونچا نظر آتا ہے۔ جس میں بڑی بڑی شاندار عمارتیں ہیں۔ جب ان پر بمباری کا تصور ذہن میں آتا ہے دل کانپ جاتا ہے۔ بے اختیار موجبہ سے دعا نکلتی ہے کہ الٰہی ہمارے غریب ملک کو اس عذاب سے محفوظ رکھ۔

رفتار جنگ

بحر الکاہل میں امریکہ کے قریباً چار سو جزائر ہیں۔ جن کے مجموعے کو جزائر فلپائن کہا جاتا ہے منیلا ان کا دار الحکومت اور سب سے بڑی بندرگاہ ہے جس کی آبادی قریباً چھ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ یہ جزائر چونکہ امریکہ کے مغربی ساحل سے چار پانچ ہزار میل دور ہیں۔ اس لئے بقول امریکن مدبرین وہاں کافی کمک نہیں پہنچائی جا سکتی۔ اس کے برعکس جاپان کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ بوجہ قرب کے اپنے ہوائی جہاز اور سمندری جہاز بآسانی بھیج سکتا ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ منیلا پر جاپانی فوجوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت قریباً ایک لاکھ ۲۸ ہزار امریکن فوج جاپانیوں کا جان توڑ مقابلہ کر رہی ہے۔ واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جس وقت جاپانی فوجیں منیلا میں داخل ہوئیں شہر کے تمام فوجی مراکز جل رہے تھے۔ سنگاپور ریڈیو کی اطلاع ہے کہ کوانٹن کے علاقہ میں دشمن نے کچھ پیش قدمی کی ہے اور وہ ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کی کوشش میں شہر کی بستیوں میں داخل ہوگیا ہے۔ اسیطرح سنگاپور ریڈیو کی دوسری اطلاع یہ ہے کہ جاپانیوں نے چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں برما کے جنوبی حصہ میں پیراڈوٹ کے قریب داخل ہونے کی کوشش کی لیکن ہماری فوجوں نے انہیں بھگا دیا۔

رنگون پر دشمن کی بمباری کا خطرہ بہت زیادہ ہے۔ بلکہ چند مرتبہ بمباری ہو بھی چکی ہے جس سے کچھ جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ ان خطرات کے پیش نظر وہاں کے بہت سے ہندوستانی باشندے جہازوں میں سوار ہو کر کلکتہ اور مدراس پہنچ گئے ہیں۔ یہ دونوں مقامات بھی اگرچہ دشمن کے سمندری اور ہوائی حملوں کی زد میں ہیں مگر بہر صورت رنگون کی نسبت محفوظ ہیں۔

محاذ لیبیا شمالی افریقہ میں دو صوبے سائرانیکا اور طرابلس الغرب کسی زمانہ میں ترکوں کے زیر حکومت تھے۔ اطالیہ کے ساتھ جنگ کے زمانہ میں ان پر اطالیہ کا قبضہ ہوگیا۔ آج کل ان کو لیبیا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ علاقہ بحیرہ روم کے جنوب مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ مصر کے مغرب میں کئی ہزار میل تک پھیلا ہوا ہے اس کے جنوب میں ریگستان ہے۔ اس کے شمال میں سمندر کے ساحل پر طبروق، بن غازی اور بارڈیا وغیرہ مشہور بندرگاہیں واقع ہیں۔ ان بندرگاہوں پر جس ملک کا قبضہ ہوگا بحیرہ روم پر اسی کا اقتدار سمجھا جائیگا۔ آج سے چند ماہ پیشتر ان بندرگاہوں پر جرمنی اور اٹلی وغیرہ کا قبضہ ہوگیا تھا۔ مگر جنگ لیبیا کے نئے دور میں طبروق، بن غازی اور بارڈیا پر دوبارہ برطانوی فوج قابض ہوگئی ہے اور تازہ اطلاعات کے مطابق بارڈیا میں سات ہزار جرمن اور اطالوی قید کئے گئے ہیں اور اتحادی فوج کے کچھ افراد ہلاک اور تین سو کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔

مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ لندن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ مشرق بعید (جاپانی محاذ) میں اتحادیوں کی پسپائی کا سبب لیبیا میں ان کی کامیابی ہے یعنی جنگ جاپان سے پہلے بہت سی فوج مع ساز و سامان مشرق اوسط (عراق، شام اور مصر وغیرہ) میں جمع کر دی گئی۔ تاکہ جرمنی روسی محاذ سے پسپا ہو کر نہر سویز یا جبرالٹر پر حملہ نہ کر دے۔

لندن کا ایک اخبار مشرق بعید کے جنگی حالات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ملایا میں جاپانی فوج برطانوی فوج سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ اور جاپان کا فوری مقصد سنگاپور پر قبضہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر ہند کا قول ہے کہ اگر سنگاپور برطانیہ کے ہاتھ سے نکل گیا تو ہندوستان کا خدا حافظ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس جزیرہ کی حفاظت میں برطانیہ اپنی پوری طاقت صرف کر دے گا۔

المحتکر ملعون

حکومت ہند نے اس حدیث پر عمل کیا ہے۔
اسلام کی جامعیت کا یہی ثبوت کافی ہے کہ اس کی تعلیم میں جو موقع کے لئے احکام مل جاتے ہیں۔ ہم ان میں ہر ضرورت کے لئے تعلیم پاتے ہیں۔
آج کل ملک میں غلے کی گرانی کے متعلق جو شکایت پیدا ہو رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ یہ گرانی کمی پیداوار کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ غلے کے بیوپاریوں کی طمع نفسانی کی وجہ سے ہے جو غلے کے گودام بھر کر گراں قیمت پر بیچنا چاہتے ہیں۔ اس فعل کا نام عربی میں احتکار ہے اور فاعل کا نام محتکر ہے۔ حدیثوں میں محتکر کی سزا لعنت آئی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے والا (محتکر) مخلوق کا بدخواہ ہے ——— حکومت نے غلہ کی گرانی پر توجہ فرمائی۔ اور گندم اور اس کے آٹے کا نرخ مقرر کر دیا گو نرخ مقرر کرنے میں عام غریب رعایا کی حالت کا پورا اندازہ نہیں کیا گیا۔ تاہم حکومت شکریہ کی مستحق ہے۔ ورنہ خدا جانے محتکرین غلے کا نرخ کہاں تک لے جاتے۔ مزید شکریہ یہ ہے کہ غلے کا سٹہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس حکم پر عمل کہاں تک ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے سامنے وہ مثالیں موجود ہیں عرصہ ہوا حکومت نے سٹہ نقدی کو قمار کے حکم میں رکھ کر موجب سزا قرار دیا تھا۔ مگر خفیہ طریق سے یہ برابر جاری رہا اسی طرح غلے کا نرخ مقرر کر دیا گیا۔ تاہم غلہ فروش اس حکم پر عمل نہیں کرتے۔ مقررہ نرخ پر ناقص غلہ اور آٹا دیتے ہیں جس سے رعایا کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔
مزید برمزید شکریہ یہ ہے کہ بعض اضلاع میں بحکم مرکزی حکومت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے شہروں سے باہر غلہ لیجانے کی ممانعت کر دی ہے بلکہ اب تو یہ خبر بھی آئی ہے کہ صوبہ پنجاب کا غلہ باہر نہیں جا سکتا۔ یہ سب کچھ ہے مگر بدنیت لوگوں کو جب تک کافی سزا نہ ملیگی باز نہیں آئینگے تاہم شکر ہے کہ گورنمنٹ اپنے فرض سے غافل نہیں ہے۔

گرانی اشیا خصوصاً گرانی کاغذ

آج کل گرانی اشیاء کی شکایت عموماً سنی جاتی ہے مگر کاغذ کی گرانی حد سے گزر گئی ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم میں یہ حالت پیدا نہیں ہوئی تھی جو اس جنگ میں ہوئی ہے۔ ملک کے اخبارات برابر واویلا کر رہے ہیں۔ اخبار الفضل سے ایک نوٹ بغرض تائید درج ذیل ہے:۔

اخباری کاغذ کا مسئلہ

کاغذ کا مسئلہ اب بہت زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ موجودہ بین الاقوامی حالات میں بیرون ہند سے کاغذ کا آنا بالکل غیر یقینی ہے۔ اسی بنا پر آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے جس کا اجلاس حال میں کلکتہ میں سٹیٹسمین کے دفتر میں منعقد ہوا۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ حکومت کاغذ کے ان تمام تاجروں کے ذخائر پر قبضہ کرے جو اخباری کاغذ فروخت کرتے ہیں اور خود اخبارات کو اس کوٹہ کے مطابق جو اخبارات کے لئے مقرر کیا گیا ہے موزوں نرخوں پر کاغذ مہیا کرے۔ کمیٹی نے حکومت سے اس امر کی بھی درخواست کی ہے کہ اس امر کے پیش نظر کہ دوکاندار ہندوستانی کاغذ کے متعلق بھی بہت زیادہ نفع اندوزی کر رہے ہیں۔ کاغذ کے تمام کارخانوں کو حکم دے کہ کاغذ کی ایک معقول مقدار خالص اخبارات کے استعمال کے لئے ریزرو رکھیں اور سرکاری طور پر مقرر کردہ نرخوں پر براہ راست اخبارات کو فروخت کریں۔
کمیٹی کے یہ دونوں مطالبات موجودہ حالات میں نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ اگر وہ اخبارات کی زندگی کو ختم دیکھنا نہیں چاہتی۔ تو فوراً ضروری کاروائی کرے۔"
(الفضل قادیان ۲۵ دسمبر ۱۹۴۱ء ص)

مقام شکر ہے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ گورنمنٹ کاغذ کا نرخ مقرر کرنے والی ہے تاکہ کاغذ فروش ناجائز نفع اندوزی سے باز آجائیں۔ خدا انجام بخیر کرے۔

(بقیہ متفرقات)

یاد رفتگاں | مستری عبدالرحمن صاحب کلاسن حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ!
(۲) محمد یوسف کلاسن عرف ہیرو ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد عالم شباب میں فوت ہو گیا۔ انا للہ!
(عبدالعزیز اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی)

حافظ محمد صاحب گوندلانوالوی | کے متعلق آج ۵ جنوری تک کوئی اطلاع دفتر میں نہیں آئی۔

فتوی فنڈ | للعہ چھپوائی فتاوی ۱۲۸؍۔ بذمہ فتوی فنڈ ۶؍۸

مضامین آمدہ | ملک امام خان صاحب ۲ عدد۔ مولوی دوست محمد صاحب۔ مستری عبدالعزیز صاحب ناظم نائی۔ مولوی محمد عظیم اللہ صاحب۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی عبداللہ صاحب لائلپوری مولوی محمد ابوالقاسم صاحب قدسی۔

غریب فنڈ | بقایا ۲۰ دسمبر ۱؍ ۲۶ دسمبر ۱۵؍ تبلہ ۹؍ از مولوی غلام محمد صاحب از کوٹھہ حاجی نظام الدین ۶؍ ازسائل ۲؍ غلام محمد نورپور سے ۲؍ معراج الدین ۱؍ تلعہ دیدار سنگھ سے ۲؍ زین العابدین چلیلیہ ۶؍۸ انجمن اشاعت السنہ رتلام سے میزان للعہ ۱۱؍ جلد سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۱۱؍

اہلحدیث ۲ جنوری ۱۹۴۲ء | بوجہ تعطیل سالانہ شائع نہیں ہوا۔ خریدار اصحاب مطلع رہیں۔

فہرست اخبار اہلحدیث جلد ۳۸ | بھی اس دفعہ تک شائع نہیں ہوئی۔ جب شائع ہوگی روانہ کر دی جائیگی

تبدیلی پتہ | سے جلد اطلاع بھیجدیں تاکہ نئی طبع

فتاویٰ

س ۱ } میرے ساتھ چند آدمی ہر روز تہجد کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ آپ جواب اخبار میں دیں کہ نماز تہجد جماعت کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟
(محمد علی موٹر ڈرائیور از جالندھر)

ج ۱ } تہجد کی نماز باجماعت جائز ہے۔ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز رمضان کی** راتوں میں ادا کی تھی اور اس میں اصحاب بھی شریک ہو گئے تھے وہ نماز تہجد کے وقت کی تھی لہذا اس کے جواز میں کچھ شبہ نہیں۔

س ۲ } تین وتر پڑھنے کے واسطے دوسری رکعت میں بیٹھ کر "التحیات" پڑھنا چاہئے یا نہ؟
(سائل مذکور)

ج ۲ } وتروں میں دو رکعت پڑھ کر پہلا قعدہ نہیں کرنا چاہئے۔ آخری قعدہ کافی ہے۔ اس کی پوری تحقیق نیل الاوطار میں ملتی ہے۔ واللہ اعلم! (ا-ے رغریب فنڈ وصول)

مسئلہ | بجواب سائل خریدار نمبر ۲۸۵۵ پوسٹ صیاگنج ضلع دیناج پور بنگال۔

گھر سے ایک قربانی کافی ہے چاہے گھر کے لوگ کتنے ہی کیوں نہ ہوں انشاء اللہ اجر میں سب شریک ہونگے جیسے گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ چاہے مختلف گھرانوں کے کئی ایک ہوں۔ ان سب کی طرف سے کافی ہوتی ہے۔ اونٹ میں دس شریک ہو سکتے ہیں۔ ان سب کو برابر ثواب ملیگا۔

نوٹ:- عبدالحمید صاحب راجشاہی والے کو بھی یہی جواب ہے۔

س ۳ } میرے موضع میں ایک مولوی صاحب پڑھاتے ہیں جو گھر سے خوشحال ہیں۔ اور جو لڑکے پڑھتے ہیں وہ بھی خوشحال ہیں اور لڑکوں کے والدین اپنی زکوٰۃ کے مال سے مولوی صاحب کی تنخواہ ادا کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟
(حافظ محمد اسلام الدین خریدار اہلحدیث از برہم اسمتھان)

ج ۳ } خوشحال مدرس کو زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لینا چاہئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔ انما الصدقٰت للفقراء والمساکین الآیہ خوشحال لوگوں کو بھی چاہئے کہ مدرس کی تنخواہ دوسرے مال سے ادا کریں۔ اللہ اعلم!

س ۴ } عید کی نماز کے قبل ایک گھنٹہ ایک شخص کی قربانی کا جوان مریض ہوا۔ مرنے لگا تو مالک نے ذبح کر دیا۔ کیا قربانی ہو گئی یا دوبارہ کرے؟ (ابو عبد الغنی فیض پوری)

ج ۴ } قربانی ادا نہیں ہوئی۔ ایسے ذبیحہ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ کھانے کا گوشت ہے قربانی نہیں۔

س ۵ } چند ایام قبل از عید قربانی اگر مریض ہو جاوے ذبح کی جاوے مالک کھاوے یا کون کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵ } قربانی نہیں ہے یہ تو کھانے کا گوشت ہے۔ جو چاہے کھائے اور جسکو چاہے کھلائے

س ۶ } حضرت ابراہیم کے ذبیحہ کا کس نے کھایا تھا؟ (سائل مذکور)

ج ۶ } جنہوں نے قربانی کی انہوں نے خود کھایا اور جو قرب وجوار میں مسکین وغیرہ تھے ان کو کھلایا بحکم فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ۔

س ۷ } عیدین میں زائد تکبیرات اگر امام آٹھ تکبیریں کہدیں۔ سجدہ سہو ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ۷ } بحکم لکل سہو سجدتان سجدہ سہو کرنا چاہئے مگر امام کے بھولنے سے سجدہ آئیگا مقتدیوں کے بھولنے سے سجدہ نہیں آئیگا۔ اللہ اعلم!

ضروری نوٹ:۔ استفتا پوچھنے والے اصحاب ہر سوال کے لئے کم از کم ایک آنہ کا ٹکٹ غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ ضروری تاکید ہے۔ (مفتی)

متفرقات

نامہ نگاروں کو اطلاع | نامہ نگار اصحاب جو مضمون لکھا کریں مہربانی کر کے وہ سفید کاغذ پر لکھا کریں۔ زیادہ باریک قلم اور پھیکی روشنائی سے نہ لکھا کریں۔ جلی قلم اور اچھی روشنائی سے لکھا کریں۔ تاکہ اڈیٹر کو اصلاح کرنے میں اور کاتب کو لکھنے میں تکلیف نہ ہو۔ اور وقت بھی زیادہ خرچ نہ ہو۔

۵۰ واں نمبر ختم ہے | اخبار اہلحدیث جلد ۳۸ کا ۵۰ واں نمبر بالکل ختم ہو گیا ہے۔ کوئی صاحب طلب فرمانے کی تکلیف نہ کریں۔

جمعیۃ العلماء ہند کا جلسہ لاہور میں | ۱۴ دسمبر کو مجلس استقبالیہ کمیٹی کی مجلس ہوئی جس میں بیرونجات کے ممبر بھی شریک ہوئے۔ سب نے بالاتفاق طے کیا کہ ماہ مارچ لاہور میں جلسہ ضرور منعقد ہو۔
(مختصراً مراسلہ مولوی عبدالحمید پروپیگنڈا سکرٹری مجلس استقبالیہ لاہور)

تلاش ملازمت | کسی جامع مسجد اہل حدیث میں امام خطیب یا درس تدریس کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں:۔ ضلع سیالکوٹ۔ تحصیل ڈسکہ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب بڈھا گورایہ۔ مولوی حبیب اللہ سیالکوٹی کو ملے۔

مدرسہ ضیاء العلوم | مئو آئمہ کے صدر مدرس مولنا محمد شفیع صاحب انصاری کو یہاں بغرض وعظ وپند لایا گیا۔ تین یوم مسلسل رات کو اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفید فرمایا۔ جماعت اہل حدیث شکر گذار ہے کہ ایسے خوش بیان وقابل عالم کا انتخاب حاجی عبد الرؤف صاحب نے اپنے مدرسہ کے لئے کیا۔ جس سے وقتاً فوقتاً اطراف وجوانب کے لوگوں کو بھی استفادہ ونصیحت پذیری کا موقع حاصل ہو جاتا ہے۔ فللہ الحمد!

محمد شفیع (عبدالرحمن خریدار اہلحدیث نمبر ۱۳۷۴) از خان جہان پور۔ ضلع پرتاب گڈھ۔

(باقی متفرقات صفحہ ۱۵ پر دیکھیں)

مومیائی

قیمت فی چھٹانک (معہ محصول ڈاک) جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے

مصدقہ علماء اہل حدیث و منظور شدہ خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ دیرینہ۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو مسالہ پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک ... جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ ... مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ ... ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ... پیشگی بذریعہ منی آرڈر ... پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور ... بذریعہ وی پی۔

ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء کی شہادتوں میں سے کچھ

جناب مولوی امیر علی صاحب ... کی حالت ... مومیائی ... دن مریضہ کو استعمال کرا کر ... کھانسی جو بہت زیادہ تھی اس میں اب تخفیف ہے انشاء اللہ ... تین پاؤ اور ارسال فرما دیں۔ ... دسمبر ۱۹۴۱ء

جناب شیخ ... صاحب ... میں نے مومیائی منگا کر کھانسی میں استعمال کی تھی جس سے فائدہ ہوا تھا۔ اب بہت جلد تین چھٹانک ارسال فرمائیں ... دسمبر ۱۹۴۱ء (باقی)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈین ایجنسی امرتسر

خاص اطلاع

ہندوستانی ہیرے کے سرمے کا کارخانہ اسمی ڈاکٹر سلمیٰ برادرس اودھ فارمیسی ہردوئی۔ ہردوئی سے منتقل کر کے شہر مراد آباد میں لایا گیا ہے۔ یہ سرمے ۳۵ سال سے آپ منگواتے اور استعمال فرما رہے ہیں۔ بکثرت حضرات نے تعریفی سندیں روانہ فرمائیں۔ سرمے ہذا کا نمونہ مفت آزمائش کو روانہ کیا جاتا تھا جس صاحب نے ایک مرتبہ نمونہ استعمال فرما کر دیکھا مفید پا کر ضرور ہی قیمت طلب فرمایا۔ اور دیگر حضرات کو اس کا خریدار بنایا۔ ہندوستانی ہیرے کے سرمے اس طرح کے تیار ہوتے ہیں۔ اول قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں اور ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ دوم قسم اوسط بھورا۔ ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ سوم قسم خاص سیاہ۔ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کے لئے اکسیر و لاثانی دوا ہے۔ صرفہ ڈاک بذمہ خریداران ہوگا۔

پتہ:- ابو نعیم ڈاکٹر نبی محمد خان۔ نیا شفاخانہ جامع مسجد روڈ۔ شہر مراد آباد۔ یوپی

خطبات احمد علی

یہ کتاب مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے جمعہ کے تیرہ خطبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف مذہبی مباحث کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں وعظ اور تبلیغ کے لئے یہ خطبات بہت مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک

اسلامی سوانحعمریاں

سولہ مشہور و معروف علماء فضلاء اہل باطن حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کر کے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

تاریخ المشاہیر

دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں عالموں۔ حکیموں۔ شاعروں بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات

از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ قیمت ۱۲ر

مخدرات

اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور اور ممتاز خواتین کے مفصل حالات قابل دید ہے۔ قیمت عہ ر

الغزالی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عہ ر

حیات حافظ

خواجہ حافظ شیرازی رح کے حالات زندگی۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

حیات سعدی

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رح کے حالات زندگی۔ قیمت ۶ر

حیات خسرو

حضرت ابو الحسن امیر خسرو دہلوی رح کے حالات زندگی۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

حیات طیبہ

(جدید اڈیشن) مولانا اسماعیل شہید دہلوی رح کی مفصل سوانحعمری۔ مع مختصر سوانح امیر المسلمین سید احمد رائے بریلوی رح۔ مولانا شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد اور لڑائیوں کا حال۔ قیمت ۱۲ر

سیرت سید احمد شہید

حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد یہ کتاب تالیف فرمائی ہے۔ جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے۔ جس کی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو، فارسی، انگریزی، قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۶۴ صفحات۔ جلد سنہری۔ ابتدا میں سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد دو روپیہ۔

حیات صلاح الدین

سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کی سوانحعمری۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:- محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ - مینیجر اہلحدیث امرتسر

بقیہ متفرقات از صفحہ ۱۳

اصلاح غلطی اہلحدیث ۲۶ دسمبر کے صفحہ اول پر جو عربی رباعی لکھی ہے۔ اُس کے تیسرے مصرع میں لفظ امالاحبۃ لکھا گیا ہے۔ ناظرین اما اور لا کے درمیان الف لکھ کر یوں پڑھیں۔

اما الاحبۃ

اطلاع از اڈیٹر صاحب محمدی دہلی میں ایک ہفتہ کے واسطے ۳۱ دسمبر ۴۱ء سے اپنے وطن جا رہا ہوں۔ جن احباب کے آرڈر پہنچیں گے وہ محفوظ رہیں گے۔ انشاء اللہ واپس آکر سب کی تعمیل کر دی جائے گی۔ (دستخط) حفیظ احمد اڈیٹر اخبار محمدی۔

جماعۃ المسلمین بمبئی کے ناظم جناب عبدالصمد صاحب کی زیر صدارت تاریخ ۲۲ دسمبر ۴۱ء کو بعد از نماز عشاء مسلمانان قصبہ مردل کا ایک عام جلسہ مقامی مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی مقبول احمد صاحب بامعی بی۔ اے نے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی ضرورت اور فرقہ بندی کی ذہنیت سے بلند ہو کر کتاب و سنت کی اشاعت پر زور دیا۔ تقریر کے بعد جماعۃ المسلمین قصبہ مردل کی باقاعدہ تنظیم جناب عبدالصمد صاحب نے کی اور تمام مقامی مسلمانوں نے بالاتفاق جناب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو جماعت کا صدر اور جناب حسن خان صاحب کو سیکرٹری انتخاب کیا۔

(سیکرٹری جمعیۃ حسن خاں مردلی ضلع تھانہ)

حج بخیریت ختم ہو گیا مولوی عبدالرحمٰن صاحب مہتمم رئیس المعلمین منیٰ (مکہ) سے اطلاع دیتے ہیں کہ حج کے اعمال ہفتہ کے روز بخیریت ختم ہو گئے۔ اور حاجیوں کی صحت بحمد اللہ اچھی رہی

تبلیغی جنتری مولنا سیالکوٹی کا اشتہار جس تبلیغی جنتری کے لئے اخبار میں درج ہوا تھا وہ ابھی تیار نہیں ہوئی۔ ناظرین شوق کے ساتھ اس کا انتظار کریں۔

۵۰واں نمبر ختم ہو گیا ہے اخبار اہلحدیث کی جلد ۳۸ کا ۵۰واں نمبر ختم ہو گیا ہے۔ کوئی صاحب طلب فرمانے کی تکلیف نہ کریں۔

انتقال پر ملال ڈپٹی پنشنر شیخ محمد شریف صاحب متولی مسجد غزنویہ امرتسر کی بیوی صاحبہ طویل علالت کے بعد پانچ خورد سال بچے چھوڑ کر انتقال کر گئیں غفر اللہ لہا۔ خدا مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور شیخ صاحب موصوف اور ان کے بچوں کو صبر جمیل بخشے۔

(ایضاً) مولوی محمد صاحب ربکاوی کا داماد عین جوانی کی عمر میں فوت ہو گیا۔ انا للہ! مرحوم ایک بچہ اور ایک بیوہ چھوڑ گئے۔ خدا ان کا متولی ہو۔ ناظرین دعا کریں اور جنازہ غائب پڑھیں۔

عید آنہ فنڈ اہل حدیث کانفرنس کے لئے عید کے موقع پر احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہء اثر سے اہل حدیث کانفرنس کے لئے آنہ فنڈ کے نام سے چندہ جمع کر کے بھیجا کریں۔ تعجب ہے کہ اس ضروری کام پر بہت کم توجہ ہوتی ہے۔ تاحال جن مقامات سے چندہ آیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:-

از پشاور ۱۰/- از امرتسر ۱۲/- از لالہ موسیٰ ۵/-

آیندہ جو آئیگا وہ درج کیا جائیگا۔

قادیان اور لاہور میں جلسے حسب معمول دونوں جلسوں میں اس دفعہ بھی تبلیغی اشتہارات ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اشتہاروں کا مضمون اہلحدیث ۲۶ دسمبر ۴۰ء اور ۱۹ دسمبر ۴۱ء میں بھی درج ہے۔ تاحال جواب کسی کا نہیں آیا۔ کیوں؟

بے خودی بے سبب نہیں غالب!
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اسلام اور مسیحیت پادری برکت اللہ کی تین کتب کا جواب۔ جو انہوں نے اسلام کے خلاف لکھی ہیں۔ تمام مشہور اسلامی جرائد نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ مصنفہ مولنا ابوالوفا ثناء اللہ۔ قیمت ۸/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت مولنا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مع تذکیر الاخوان و رسالہ طارق الاشرار و رسالہ راہ سنت وخط مولنا شہیدؒ وفتویٰ مولنا رشید احمد گنگوہیؒ مطبوعہ کانپور۔ قیمت ۱۲/

صراط مستقیم یہ کتاب مولنا شہیدؒ نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں ہو گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولنا کے نام سے ظاہر ہے۔ ۱۲/

فتاویٰ نذیریہ حضرت میاں صاحب مولنا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت للعہ روپے

سجدہ تعظیم اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۶/

الارشاد الی سبیل الرشاد مصنفہ مولنا ابویحییٰ صاحب شاہجہانپوری۔ جو مدت سے نایاب ہو چکی تھی۔ طبع ثانی میں باب بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں بلند پایہ نہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی روش پائی جاتی ہے۔ مقلدین کے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ تقلید شخصی کا اس طریق سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے۔ ۲۰×۲۶/۸ کے ۲۵۰ صفحات لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸/

نوٹ:- محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) [illegible] سنت نبوی علیہ السلام [illegible] کرنا۔
[illegible] جماعت اہل حدیث [illegible] دینی و دنیوی خدمات کرنا
[illegible] مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

[illegible] ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ دیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۹ — نمبر ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم



دفتر اہلحدیث امرتسر حکیم کٹرہ بھائی

تاریخ اجراء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” للعہ
” ” ششماہی [illegible]
اہل برما سے سالانہ [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible] شلنگ
قیمت فی پرچہ — ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر — ۲۸ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء — یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

عرضِ حال

از — مولوی محمد داؤد صاحب راز دارالعلوم حیدر آباد [illegible]

ہر فرد قوم آج تباہ و خراب ہے
یہ سوز ہے جس سے مرا سینہ کباب ہے

بازار گرم ہر طرف ہے ظلم و جور کا
باطل ہے عروج گناہ کامیاب ہے

سیلاب وہ اٹھا ہے اب الحاد و کفر کا
از شرق تا غرب زمیں غرقِ آب ہے

علمائے دیں کو ہائے کچھ احساس ہی نہیں
امراء ہیں جنکا شغل بس چنگ و رباب ہے

واعظ کے وعظ و پند میں کچھ بھی اثر نہیں
واعظ کو خود نہ خوفِ خدا و عذاب ہے

اپنے کرم سے اے خدا بیڑے کو پار کر
درگاہ ہے تری کہ جو حسن المآب ہے

انتخاب الاخبار

تا ۱۲ - جنوری ۱۹۴۳ء

— امرتسر اور لاہور وغیرہ بلاد پنجاب میں آج کل نہایت شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔

— ۹ جنوری سے پنجاب بھر میں بکری ٹیکس کے خلاف ہڑتال جاری ہے۔

— گورنر پنجاب نے گندم کے تمام بیوپاریوں کارخانہ داروں اور زمینداروں کو ہدایت کی ہے کہ جس کے پاس گندم یا آٹے کا سٹاک ۲۰ من سے زیادہ ہو وہ اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو اس کی اطلاع دے۔ بصورت عدم تعمیل ۳ سال قید یا جرمانہ یا ہردو سزائیں دی جائیں گی۔

— اس ہفتہ دو مشہور آدمی فوت ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ایک سر اکبر حیدری تھے جو ۸ جنوری کو دہلی میں فوت ہوئے۔ آپ پہلے حیدرآباد دکن میں وزیر اعظم تھے۔ اور آج کل وائسرائے ہند کی اگزیکٹو کونسل کے رکن اور محکمہ نشر و اشاعت کے مشیر تھے۔ دوسرے صاحب مجلس احرار کے لیڈر چوہدری افضل حق تھے۔ جنہوں نے اسی تاریخ (۸ جنوری کو) لاہور میں انتقال کیا۔ اناللہ! خدا تعالیٰ ہردو مرحوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندہ لواحقین کا متولی ہو۔

— لندن کی وزارت بحریہ کا اعلان ہے کہ جرمن آبدوزوں کی مزاحمت کے باوجود ۳۱ دسمبر تک دس لاکھ ٹن وزنی سامان خوراک امریکہ سے برطانیہ پہنچ چکا ہے۔

— روس کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یکم جنوری سے ۵ جنوری تک روسی فوج نے ماسکو کے محاذ پر ۲۷۵ شہروں اور دیہات پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

— برطانوی وزارت خزانہ کا اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ نے یکم اپریل سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک ۳ ارب ۳۰ کروڑ پونڈ جنگ پر خرچ کئے۔

— چنکنگ (چنگکنگ) کی اطلاع ہے کہ دہاں ۱۱۰۰ [illegible] ہانگ کانگ سے ایک جہاز میں سوار ہو کر پہنچ گئے ہیں جن میں بچوں اور عورتوں کی تعداد زیادہ [illegible]

— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ لیبیا میں جدابیہ سے دشمن کی فوج بھاگ رہی ہے۔

— سنگاپور کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملایا میں [illegible] کے نزدیک [illegible] زور شور سے جنگ جاری ہے [illegible] ہماری فوجیں [illegible] کی طرف پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

— لندن کے فوجی حلقوں کا خیال ہے کہ موسم سرما ختم ہوتے ہی ہٹلر کوئی بڑا فوجی اقدام کریگا شاید برطانیہ پر حملہ کرے۔

— کریمیا میں سبستاپول کے مورچے پر روسیوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔

— بٹیویا کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپان نے ڈچ جزیرہ تراکان میں ۱۱ جنوری کی درمیانی رات کو اپنی فوج اتار دی۔ محصورین جوانمردی سے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

— چین سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ ہونان میں چنگشا کے اردگرد جاپانیوں کی لاشوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ اور جاپانیوں نے اپنے بہت سے ٹینک اور ہوائی جہاز چین سے ہٹا کر ملایا اور فلپائن میں بھیج دئیے ہیں۔

— لندن کی اطلاع ہے کہ روس میں گذشتہ چند ہفتوں کے اندر دس لاکھ جرمن ہلاک، زخمی اور اسیر ہو چکے ہیں۔ اور روسی فوجیں ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سمولنسک سے ۸۰ میل دور رہ گئی ہیں۔

— سنگاپور کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانوی طیارے دشمن کے علاقوں پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔

— لندن کی اطلاع ہے کہ ہٹلر جزیرہ سسلی (اٹلی) میں بھاری تعداد میں ہوائی فوج جمع کر رہا ہے شاید مالٹا پر پورے زور سے حملہ کریگا۔ (جزیرہ مالٹا بحیرہ روم میں سسلی کے قریب ہی واقع ہے)

(بقیہ منتخبات)

کاغذ کی قیمت کا تعین | معاصر "انقلاب" لکھتا ہے کہ

"ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت ہند کے پاس ایسی شکایات پے در پے پہنچ [illegible] رہی ہیں کہ تاجران کاغذ [illegible] اور [illegible] کاغذ فروخت کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے ذخیرے فراہم کرکے [illegible] لئے ہیں۔ اور اگر کہیں [illegible] خریداروں کو دیا [illegible] جاتا ہے تو اس کی بے حد گراں قیمت وصول کی جاتی ہے۔ اس لئے حکومت ہند عنقریب کاغذ کا ایک نرخ مقرر کر دے گی۔

خدا کا شکر ہے کہ حکومت ہند کو دو سال [illegible] یہ حقیقت معلوم تو ہو گئی کہ کاغذ حد سے زیادہ گراں ہو رہا ہے اور تاجروں نے ذخائر جمع کر [illegible] ہیں۔ ایں ہم غنیمت است۔ لیکن جس حکومت کو ایک حقیقت ثابتہ کے معلوم ہونے میں دو سال لگ گئے وہ خدا جانے اس کے مداوا میں کتنی مدت صرف کر دے۔" (انقلاب لاہور ۱۲ جنوری ۴۲ء مت)

اہلحدیث | ع

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

اشتہار تحریہ | بوجہ گرانی کاغذ نہیں چھپا۔ جہاں کے حامیان توحید چاہیں چھاپ لیں۔

خلافت محمدیہ | اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۴؎

خلافت رسالت | اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲؎

ہر دو رسالے ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ل اس بارے میں اہلحدیث کی کہانی خاص سننے کے قابل ہے جو کبھی درج ہوگی۔ (اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

شیعہ اور خلافت علیؓ

امت مسلمہ میں مسئلہ خلافت کے متعلق جب سے اختلاف پیدا ہوا ہے مٹنے کی بجائے بڑھتا ہی گیا۔ ہزاروں کتابیں تصنیف ہوئیں، جنگیں ہوئیں، نتائج نکلے۔ مگر نہ ماننے والوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا۔ بلکہ نزاع کو مزید طول دیتے گئے۔ لطف یہ ہے کہ [illegible] والے یہ بھی نہیں سمجھتے کہ فریق مخالف ہماری بات جانچنے کا حق رکھتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ جو بات پیش کریں جچی تلی پیش کریں ایسا نہ کریں کہ اپنے معتقدین ہی اس کو مانیں اور مخالفین اس کا مضحکہ اڑائیں۔ آج ہم ایک مضمون اخبار شیعہ لاہور سے نقل کرکے جواب دیتے ہیں۔ جو اسی قسم کا ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ راقم مضمون کے خیال میں اس کے مضمون کو پڑھنے والے سب مومن بھائی (شیعہ) ہیں۔ حالانکہ اہل علم کے نزدیک پختہ بات وہی ہوتی ہے جو پختہ دلیل رکھتی ہو۔ ورنہ ایسے کلام کا نام حکماء کے نزدیک کلام شعری ہے۔ بہرحال ناظرین کی تفریح طبع کے لئے شیعہ کا مضمون اسی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جس کا شروع یوں ہے :-

" یوں تو رسول خدا حضرت علی کی خلافت کے متعلق مختلف اوقات میں مختلف پیرایہ میں مخلوق کو آگاہ کرچکے تھے لیکن نافرمانوں سے اتمام حجت کی غرض سے قدرت اس کا عام اعلان کرنے کا حکم دیتی ہے۔ چنانچہ دو مرتبہ حکم خدا ہوا کہ "اے رسول موافق انبیاء ماسلف تم بھی اپنی جانشینی کے لئے علی کو ہمارے حکم سے جانشین مقرر کردو۔ لیکن رسول خدا بوجوہ چند اس کی تکمیل کے لئے وقت خاص کے منتظر تھے چنانچہ وہ وقت بھی آیا۔ یعنی جب زمانہ حج قریب پہنچا۔ حکم خدا ہوا کہ اے رسول تمام ممالک وبلاد اسلام میں اپنے حج کی اطلاع کردو اور لوگوں کو اپنے ہمراہ لے جاکر ارکان حج بتاؤ۔ رسول خدا نے اس حکم کا اعلان فرمایا اور حج کے لئے تشریف لے گئے۔ اس بات کا علم ہونے سے مختلف ممالک وبلاد سے جوق جوق ہوکر مسلمان حج کرنے آئے۔ اور رسول خدا کے ساتھ فریضہ حج ادا کیا۔ اور بعد ادائیگی فریضہ حج رسول خدا سے کچھ لوگ خم غدیر سے رخصت ہوئے۔ چونکہ وہیں سے مختلف مقامات کو راستے جاتے تھے۔ رسول خدا گو بایں الفاظ حکم خدا تاکیدی نازل ہوا۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان تفعل فما بلغت رسالة واللہ یعصمك من الناس۔ یعنی اے رسول جو حکم خدا کی طرف سے تمہارے پاس نازل ہوا ہے اس کو لوگوں سے بیان کردو اور اگر ایسا نہ کروگے تو تم نے اس کی رسالت ہی ادا نہیں کی۔ اور خدا تم کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔"

اس قدر تاکیدی حکم کے نازل ہونے پر رسول خدا کیا عمل کرتے ہیں؟ مقداد و سلمان اور ابوذر سے فرمایا کہ جو لوگ قافلہ سے آگے چلے گئے ہیں ان سب کو واپس لاؤ اور جو پیچھے آرہے ہیں انہیں روک لو۔ چنانچہ تینوں بزرگوں نے تعمیل حکم کی۔ جب تمام لوگ جمع ہوگئے (جنکی تعداد دو لاکھ تک بتائی جاتی ہے) اس وقت رسول خدا نے پالان شتر کا منبر بنانے کا حکم دیا۔ دوپہر کا وقت اور شدید گرمی تھی۔ باد تند کے جھونکے چل رہے تھے۔ سب لوگ گرمی سے پریشان تھے اور ہر ایک کی چشم تلب منتظر تھی اور گوش دل مشتاق تھے کہ دیکھئے حضرت کیا فرماتے ہیں؟ پس آنحضرت بالائے منبر تشریف لے گئے اور ایک خطبہ نہایت فصیح وبلیغ فرمایا جس میں آپ نے بعد بسم اللہ خدا کی حمد کی اور فرمایا کہ میں بغیر حکم خدا ایک حرف بھی نہیں کہتا اس کے بعد شا ہمان خدا کی خصوصیات بیان فرماکر آپ نے اہل بیت کی مثال بایں الفاظ فرمائی۔ مثل اھلبیتی کمثل سفینة نوح من رکب نجی من تخلف غرق وھوا۔ وغیرہ

اس کے بعد آپ نے فرمایا ایھا الناس میرے پاس خداوند عالم کا ایک تاکیدی حکم نازل ہوا ہے۔ جس کو بلا سنائے چارہ نہیں اس کے بعد یہ آیت یا ایھا الرسول بلغ الخ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ جو چیز خدا کی طرف سے میرے پاس آئی اس کو میں نے تم تک پہنچانے میں کوتاہی نہیں کی۔ اور اب میں اس

آیت کا سبب نزول تم لوگوں سے بیان کرتا ہوں ... جبرئیل بحکم خدا میرے پاس کئی مرتبہ آئے اور حکم دیا کہ میں لوگوں کے سامنے بیان کردوں جو حکم خدا آیا ہے علی بن ابی طالب میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ ہیں۔ لیکن بوجہ فساد میں نے اس حکم کے سنانے میں تاخیر کی اب جبکہ تاکیدی حکم نازل ہوا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ حق تعالیٰ نے علی کو تمہارا ولی اور خلیفہ و امام مقرر کیا ہے۔ ان کی اطاعت کرو چونکہ ان کی اطاعت تمام مخلوقات پر واجب ہے اور ان کا مخالف ملعون ہے الخ اس کے بعد حضرت علی کا بازو تھام کر اوپر اٹھایا اور اپنے سے ایک درجہ پائیں اپنے داہنی جانب بٹھایا اور فرمایا ایہا الناس کون تمہاری جانوں سے اولیٰ ہے؟ صحابہ نے کہا خدا اور اس کا رسول۔ پس آنحضرت نے حضرت علی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل نمایاں ہوگئی اور فرمایا من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ (جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں) خدا اس سے دوستی کر جو علی سے دوستی کرے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی کرے۔ علی کو دشمن نہیں رکھتا مگر شقی و بدبخت۔ الخ۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ علی کی بیعت اور اس کی امامت کے اقرار پر مجھ سے مصافحہ کرو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں خدا کے لئے بیعت لیتا ہوں اور علی میرے لئے اور میں اس کے لئے بیعت لیتا ہوں۔"

(شیعہ لاہور یکم جنوری ۱۹۴۲ء صفحہ ۵)

اہلحدیث | یہ سارا مضمون صحت و خطا سے مرکب ہے۔ اسی لئے راقم مضمون کو یہ حوصلہ نہیں ہوا کہ کسی مستند کتاب کا حوالہ پیش کرے۔ بالاجمال اس کا جواب یہی ہے کہ یہ ایک کہانی ہے جو یاروں کی بنائی ہوئی ہے جو توہین رسالت سے لبریز ہے مثلاً یہ فقرہ کہ

جبرائیل میرے پاس کئی مرتبہ آئے

ایسا توہین رسالت ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

مرزا صاحب قادیانی | اس فقرے کی نظیر اگر کہیں ملتی ہے تو مجدد قادیان کے کلام میں ملتی ہے۔ جو کہتے تھے خدا نے مجھے بارہا نبی کہا لیکن میں نے اظہار نہیں کیا۔ کیا خوب! نبی ہوں تو ایسے ہوں مجدد ہوں تو ایسے ہوں۔

تفصیل سے سنئے | مضمون مذکور میں بلغ ما انزل سے مراد خلافت علی بتائی ہے۔ حالانکہ یہ لفظ (ما انزل) قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے۔ سورہ بقرہ کے شروع میں ہے یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔ کیا وہاں بھی خلافت علی مراد ہے؟ (حاشا) بلکہ سارا قرآن اور سارے احکام مراد ہیں۔

نمبر ۲ | اگر ما انزل سے مراد خلافت علی ہوتی تو انتخاب خلافت کے وقت جناب علی مرتضیٰ اس آیت کو ضرور پیش کرتے۔ اور صحابہ بھی اس سے انکار کی جرأت نہ کرتے۔

نمبر ۳ | آیت کے ساتھ کلام نبوی من کنت مولاہ جو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے دوسرے حصہ پر غور نہیں کیا جاتا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

جس کا ترجمہ راقم مضمون نے یوں نقل کیا ہے:۔

اے خدا اس سے دوستی کر جو علی سے دوستی کرے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی کرے۔

یہ فقرہ مولیٰ کے معنی بتا رہا ہے کہ مراد اس سے دوست اور محبوب ہے۔ جس کی شہادت قرآن مجید میں ملتی ہے۔ ارشاد ہے:۔

یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا

شیعہ دوستو! | کبھی اس آیت پر غور کیا کہ مولیٰ سے کیا مراد ہے۔ کیا امیر المؤمنین یا خلیفۃ المسلمین مراد ہے۔ کیا اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ کوئی خلیفہ کسی خلیفہ کے کام نہیں آئیگا۔ کیا اچھے معنی ہیں۔ تفسیر بالرائے کا نمونہ دیکھنے والا اس کو کافی سمجھ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ مؤمنین قرآن مجید کو اقوال الرجال کے ماتحت مانتے ہیں خود قرآن کو حکم و عدل نہیں جانتے۔

مختصر یہ ہے کہ خلافت کا مسئلہ قدرت نے بصورت واقعہ جس کا فیصلہ کیا ہے دنیا نے دیکھ لیا اب تو اس پر بحث کرنا نزاع کو بڑھانا اور پانی بلونے کے برابر ہے۔ خدائی فیصلے پر کسی کا زور نہیں ہو سکتا۔ بحث کو طول دینا اور بات ہے مقصد کا اظہار کرنا اور بات ہے۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ وعدہ خداوندی تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت حقہ قائم ہوگی جو ہوئی ... اگر حقہ نہیں تھی تو وعدہ غلط (معاذ اللہ) اگر وہ حقہ ہے تو بحث و نزاع فضول ہے۔ جس نزدے نامے کو اتنا طول غالب مختصر لکھ ...

کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی

اہلحدیث کل حدیثوں کو مانتے ہیں

(اہلحدیث ۵ دسمبر کے بعد)

(۲)

۵ دسمبر کے اہلحدیث میں یہ سلسلہ شروع ہوا تھا جس میں الفقیہ کا دعویٰ کہ اہلحدیث حدیث کو نہیں مانتے۔ اس کی پیش کردہ دو حدیثوں کا جواب دیا گیا تھا۔ آج تیسری حدیث کا ذکر کرتے ہیں جس کی بابت الفقیہ نے لکھا ہے کہ اہلحدیث اس حدیث کے بھی منکر ہیں ... اس کا ترجمہ نقل ہے۔ الفقیہ لکھتا ہے:

ترجمہ | آنحضرت نے شہداء پر نماز پڑھ کے فرمایا کہ میں تمہارے لئے میر منزل ہوں۔ اور تمہارے پر گواہ ہوں۔ خدا کی قسم اس وقت میں حوض کو دیکھتا ہوں۔ اور مجھے تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔ اور خدا کی قسم

مجھے اس بات کی فکر یا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ ہاں یہ خوف ہے کہ تم میرے بعد حسد بغض کروگے۔ ایک دوسرے پر فخر کروگے اپنے سے دوسرے کو حقیر جانوگے۔

اس حدیث کا انکار صاف ہے۔ نہ حضور کو یہ لوگ اپنی اُمت کے اعمال پر گواہ مانتے ہیں (گواہ بھی وہی ہوتا ہے جو آنکھوں سے دیکھے) اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ تمہارے افعال و اعمال کیا ہیں۔ آیندہ قیامت جو حوض کوثر ہوگا وہ بھی اس وقت مَیں دیکھ رہا ہوں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اعمال وغیرہ بھی وہی دیکھتا ہے جو زندہ ہو۔ تیسیر القاری شرح بخاری میں جناب مولانا نورالحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و انا شہید علیکم سے مراد یہ ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ من گواہم برشما باعمال شما ایں دلیل حیات آں حضرت می تواند بود از آنکہ باید تا قیامت مطلع باشد و باقی تا گواہی چہ امست تواند داد۔ (وہابی حضور کو مثل بتوں کے مُردہ سمجھتے ہیں) اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملنے سے خود حضور کا اختیار ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ خود تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے جب چاہے کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ جب معلوم ہُوا کہ ان کے ہاتھ میں کنجیاں ہیں پھر ان کو کسی چیز کا مختار نہ سمجھنا بخاری کی اس حدیث کا انکار ہے۔

وہابی حنفیوں کو پیر پرست مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ حضور تو یہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ شرک تو تم نہ کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں فخر اور بڑھائی کروگے۔ وہابیوں نے اس حدیث کا خلاف کیا اور اس کو نہ مانا۔ کہدیا کہ حنفی شرک کرتے ہیں۔ حضور تو فرمائیں کہ شرک نہیں ہوگا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا ہے یا ہوگا۔ گویا حدیث کا خلاف نام رکھنا اپنا اہل حدیث۔ یہی مثال ہوئی جیسے کسی نے کتے کا نام موتی رکھ لیا۔" (الفقیہ، نومبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | نمبر ۱ دل میں ہم بتا چکے ہیں کہ آیت کی تفسیر آیت یا حدیث سے اور حدیث کی تشریح آیت یا حدیث سے . . . . کرنے کا طریقہ اہل امت محمدیہ میں مسلّم چلا آرہا ہے۔ اس کا نام انکار رکھنا اپنی ناواقفی اور ضد کا ثبوت دینا ہے۔ پس اہل حدیث اس حدیث کی تشریح بشہادت قرآن و حدیث نفیہ جنانیہ مطلق کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ آنحضرت کی یہ حالت ایک آنی تھی دائمی نہ تھی کیونکہ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے :-

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ط

اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے آسمانی مخلوق ہو یا زمینی کوئی بھی اللہ کے سوا غیب کو نہیں جانتا اس نص صریح کے ماتحت اس حدیث پیشکردہ کے معنی کرنے صحیح ہیں اور ملحوظ نہ رکھنا کفر اور ضلالت ہے۔

کیا ائمہ فقہ منکر حدیث تھے | ہم نے جو آیت موصوفہ کے ماتحت اس حدیث کے معنی کئے ہیں ائمہ حنفیہ کا عقیدہ ہے اپنے بزرگ شیخ ابن ہمام کی کتاب مسامرہ اور ملا علی قاری کی کتاب شرح فقہ اکبر دیکھو فتویٰ قاضی خاں پڑھو۔ سب سے چھوٹی کتاب مالا بدمنہ پانی پتی کا مطالعہ کرو۔ ان کتابوں میں اسی آیت کے ماتحت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں غیب دانی کا عقیدہ رکھنے کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ کیا یہ تمہارے ائمہ ہدیٰ بھی منکر حدیث تھے نکلا

الفقیہ کے نامہ نگار و! | سہ

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئےگا ذرا دیکھ بھال کر

(باقی)

قادیانی مشن

قادیانی جلسہ سالانہ پر تبصرہ

" نیاریے نے ڈھوڑیں پائی"

زرگروں کی دوکانوں کو صاف کرنے والے راکھ (ومٹی کا ڈھیر جمع کرکے لے جاتے ہیں۔ اس مٹی اور راکھ کو دھوکر سونے چاندی کے ریزے اس میں سے نکال لیتے ہیں۔ ایسا کرنے والے کو نیاریا کہتے ہیں اور اس راکھ کے ڈھیر کو ڈھوڑ۔ اسی سے مثل بن گئی ہے۔

نیاریے نے ڈھوڑ میں پائی

اسی کے ساتھ اگر ہم یہ فقرہ ملا دیں کہ

" قادیان نے ڈھوڑ میں پائی"

تو بالکل صحیح ہے۔

قادیان کے سالانہ جلسہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جس جس صاحب نے مرزا صاحب متوفی کے کمالات بیان کئے ان سب نے ہماری پیش کردہ مثال کو صحیح ثابت کیا۔ ہم اس کا ثبوت قادیانی اخبار الفضل سے پیش کرتے ہیں۔

(۱) ایک صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے تمام کاروبار کا انحصار دعا پر ہی تھا آپ خود بھی دعائیں کرتے اور احباب کو بھی تاکید فرماتے (اخبار الفضل یکم جنوری ۱۹۴۲ء ص ۳)

اہلحدیث | مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ طاعون اگرچہ سارے ملک میں پھیلیگا مگر قادیان میں نہیں آئیگا۔ جب آیا اور شدت سے آیا۔ آپ نے اپنا رہائشی مکان چھوڑ کر چھت پر سائبان لگا کر رہنا شروع کیا اور طاعون زدہ مقامات کی فہرست اپنے پاس رکھی۔ جو ملاقاتی آتا اس سے پوچھ لیتے کہ کہاں سے آیا ہے۔ اور مریدوں کو ہدایت کردی

سلہ زور بھی جھوٹے۔

کہ طاعون زدہ مریض سے دور رہیں۔ چنانچہ طاعون کی شدت کی حالت میں جب ان کا مرید محمد افضل قادیان میں مرض طاعون میں مبتلا ہوا تو مرزا صاحب نے حکم دیا کہ اس کے گھر میں آنے جانے سے پرہیز کیا جائے۔ ہر قسم کا میل جول ان سے بند کر دیا جائے

ہاں ہمیں اس سے انکار نہیں کہ آپ نے ایک ضروری کام کے لئے خدا کے سامنے گڑ گڑا کر دعا کی تھی جو قبول بھی ہوئی۔ جس کے الفاظ تھے :-

الٰہی! مولوی ثناء اللہ نے مجھ کو بہت ستایا ہے۔ میں تیری جناب میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر۔ (اشتہار ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء)

بے شک ہم مانتے ہیں کہ یہ دعا قبول ہوئی۔ مگر قادیانی اس دعا کی قبولیت سے منکر ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یہی ایک دعا مرزا صاحب کی قبول ہوئی باقی تو اس مصرع کے مصداق ہیں۔ ع

ما موا عیدھا الا الاباطیل

(۲) ایک اور صاحب نے بیان کیا کہ :-

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بعثت کے قبل مسلمان جہاد کا یہ مطلب سمجھتے تھے کہ غیر مسلموں کو لوٹنا مارنا ان کی بیوی بچوں کو چھین لینا جہاد ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے بڑے زور کے ساتھ اسے رد کیا اور اسے اسلام کی تعلیم کے خلاف ثابت کیا۔ (حوالہ ایضاً)

اہلحدیث | کتنا بڑا جھوٹ اور مسلمانوں پر افترا ہے۔ ہم اس قول کے قائل سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ کسی مستند عالم یا کسی معتبر شخص کے کلام سے اس کا ثبوت دے۔ ورنہ ہمارا یہ دعویٰ ثابت ہوگا کہ "قادیان نے زور میں پائی" [۱]

(۳) یہی فاضل مقرر کہتے ہیں :-

ہندو مسلمان کے درمیان جو ایک بہت بڑا کانٹا تھا اسے دور کرکے دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا دونوں قوموں پر بہت بڑا احسان ہے مگر افسوس ہے ابھی تک اس کی قدر نہیں کی گئی۔ (ایضاً صـ۲)

اہلحدیث | ہم اپنے لفظوں میں نہیں کہتے مرزا صاحب کے الفاظ پیش کرتے ہیں جو ہندو مسلم میں سخت نفرت پھیلانے کو کافی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :-

ہندوؤں کا دھرم جو تعلیم دیتا ہے وہ نہایت گندی اور قابل شرم ہے یعنی یہ کہ پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں (چشمہ معرفت حصہ اول صـ۱۰۶)

(۴) یہی قابل لیکچرار کہتے ہیں :-

دوسرا احسان آپ (مرزا صاحب) کا یہ ہے کہ آپ نے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنے کی تعلیم دی۔ (حوالہ ایضاً)

اہلحدیث | اس کے متعلق بھی ہم اپنا کوئی لفظ نہیں کہتے۔ مرزا صاحب ہی کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں جو ایک ایسے بزرگ کے حق میں ہیں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کا مشترک پیشوا ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام۔ اسی بزرگ کی بابت مرزا صاحب کی گل افشانی یہ ہے :-

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔ متکبر، خود بیں، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ [۱]

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صـ۲۳ و ۲۴)

(۵) ایک صاحب نے عقیدہ حیات مسیح ناصری کے کئی ایک نقصانات بیان کرتے ہوئے کہا کہ

اول یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی صفات حسنہ کے منافی ہے اس طرح کہ جب یہ تسلیم کیا جائے کہ انسان زندہ آسمان پر خدا کے پاس بیٹھا ہے اور نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا نعوذ باللہ محدود ہے × × × یہ عقیدہ رکھنے والے خدا کو قادر نہیں سمجھتے۔ (حوالہ ایضاً)

اہلحدیث | اس اقتباس میں یہ فقرہ کہ

وہ (مسیح) نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔

یہ کس مسلمان کا ہے۔ کسی معتبر کتاب سے اس کا حوالہ دیں۔ ورنہ اس کا ذور ہونا تسلیم کریں۔

ایسا ہی یہ مقولہ کہ

یہ عقیدہ رکھنے والے خدا کو قادر نہیں سمجھتے۔

بھی غلط ہے۔ وہ تو ایسا قادر سمجھتے ہیں کہ وہ چاہے تو انسان کو بے کھائے پیئے بھی زندہ رکھ سکتا ہے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے :- دجال کے

---

[۱] قادیانی گروہ کی بابت ہم نے جو مثال دی ہے کہ "قادیان نے زور میں پائی" اس کا تازہ ثبوت یہ ہے

اہلحدیث مورخہ ۲۶ دسمبر ۴۹ء میں ہم نے عیسائیوں کے جواب میں لکھا تھا کہ انجیل سے مسیح کے دو گناہ ثابت ہوتے ہیں۔ اخبار الفضل نے بقول "اونگھتی کو ٹھیلتی کا بہانہ" یہ کہنے کا موقع نکالا کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جو علم کلام (دشنام دہی اور بدگوئی) ایجاد کیا تھا مولوی ثناء اللہ بھی باوجود مخالف ہونے کے اسی کے پابند ہو گئے۔ یعنی مسیح کو گنہگار کہتے ہیں۔ (الفضل ۲جنوری ۱۹۵۲ء)

شاباش ہے اس غلط گوئی پر۔ الفضل ایسا نہ کرتا تو ہمارا دعویٰ کہ "قادیان نے زور میں پائی" غیر ثابت رہتا۔ ناظرین دونوں عبارتوں کو سامنے رکھ کر دیکھیں تو حقیقت عریاں پائیں گے۔ ہم نے صاف لفظوں میں انجیل کا حوالہ دیا ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اس فقرے میں انجیل کا حوالہ نہیں۔ کیا کوئی مرید مرزا خصوصاً اڈیٹر الفضل ہم کو انجیل کا وہ مقام دکھا سکتا ہے جس میں مسیح کے حق میں یہ القاب قبیحہ ثابت ہوں جو مرزا صاحب نے ان کے حق میں کہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کا یہی ایک حوالہ مسیح کی توہین میں اتنا وسیع المعنی ہے کہ اس کے مقابلہ میں کسی شاعر کا اپنے معشوق کے حق میں یہ شعر بھی ہیچ ہے۔ ؎

جفا جو سنگدل بے رحم ظالم!
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

زمانہ میں نیک لوگوں کی غذا تسبیح وتحلیل ہوگی۔ یجزئھم ما یجزئ اھل السماء من التسبیح والتقدیس۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

(۶) ایک صاحب نے مرزا صاحب کا کمال یہ بتایا کہ آپ نے قرآن میں نسخ کا انکار کیا۔ یہ آپ کا بڑا ہی شاہکار ہے [illegible] تفسیر کبیر وغیرہ سے خود ہی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ امام ابو مسلم اصفہانی قرآن میں نسخ کے قائل نہ تھے۔ امام رازی صاحب تفسیر کبیر بھی انہی کا تتبع کرتے تھے۔ پھر یہ انکار مرزا صاحب کا آنحضرات کی کاسہ لیسی ہے یا مرزا صاحب کا اپنا شاہکار ہے۔

(۷) یہی فاضل مقرر کہتے ہیں:۔

حیات مسیح کا عقیدہ مسلمانوں میں رائج رہا یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ [illegible] (مرزا صاحب) نے اسے دُور کیا۔

اہلحدیث واقعی مرزا صاحب نے بے خبر مریدوں کی نظروں میں یہ بہت بڑا کام کیا مگر باخبر حضرات سے مخفی نہیں کہ یہ آواز ہندوستان کے [illegible] علیگڑھ میں سرسید احمد خان نے اٹھائی اور اپنی تفسیر میں اس کو بخیال خود مدلل کر کے شائع کیا۔ جس کا اعتراف مرزا صاحب کے امام صلوٰۃ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے اپنی کتاب سیرۃ مسیح موعودؑ صفحہ ۴۲ میں کیا ہے۔ اس کا ذکر ہماری تفسیر ثنائی جلد سوم میں مع جواب ملتا ہے۔

مرزائی لوگ مسئلہ وفات مسیح کو مرزا صاحب کا ایجاد کردہ کہیں تو بتائیں یہ آیہ کریمہ کن لوگوں کے حق میں اتری ہے۔[1]

یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا

ایسے ہی پیروں کے حق میں کسی مرید نے کہا ہے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

[1] منافقوں نے جو کام نہیں کیا اس پر تعریف چاہتے ہیں۔

سیرت المصطفےٰ

(۱۴)

(از مولنا ابو تیمم محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

(تحریر ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء سے آگے

"سیرۃ المصطفےٰ" کی دو قسطیں مندرجہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء اور ۹ جنوری ۱۹۴۲ء الٹ پلٹ چھپ گئی ہیں۔ یعنی ۲۶ دسمبر کی قسط اہلحدیث ۹ جنوری میں اور ۹ جنوری کی قسط اہلحدیث ۲۶ دسمبر میں چھپنی چاہئے تھی۔ پس مندرجہ ذیل قسط اہلحدیث ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء کے ساتھ ملا کر پڑھنی چاہئے۔ (مدیر)

آنحضرتؐ کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے

حضرت خدیجہ کی شخصیت آپ کی خاندانی شرافت، اخلاقی طہارت اور وسعت تجارت کا کچھ ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ چونکہ امور مذکورہ بالا کا تعلق آپ کے نکاح سے بھی ہے۔ اس لئے ان سب کو بالاختصار دوبارہ ذکر کیا جاتا ہے۔ سیرت ابن ہشام میں ہے،

"محمد بن اسحاق (امام مغازی) نے کہا کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد ایک تجارت پیشہ خاتون ہونے کے ساتھ شریف اور مالدار بھی تھیں۔ لوگوں کو اپنے مال کی تجارت کے لئے بطور ایجنٹ ملازم رکھ کر نفع میں اُن کا حصہ مقرر کر دیتی تھیں۔ اور قریشی لوگ (عام طور پر) تجارت پیشہ تھے۔ جب حضرت خدیجہ کو آنحضرتؐ کی زبان کی سچائی اور امانتداری کی عظمت اور مکارم اخلاق کی شہرت کی خبر پہنچی تو انہوں نے آنحضرتؐ کو بلا بھیجا اور کہا کہ آپ میرے غلام میسرہ کے ساتھ تجارت کے لئے علاقہ شام کو جائیں میں آپ کو اُس سے بہت زیادہ دونگی جو دوسروں کو دیا کرتی ہوں۔ آنحضرتؐ نے اس امر کو قبول کر لیا اور اُن کے غلام میسرہ کے ساتھ سفر کو روانہ ہو پڑے۔ حتیٰ کہ علاقہ شام تک جا پہنچے × × × × (۲) وہاں پر آنحضرتؐ نے وہ مال جو لیکر روانہ ہوئے تھے تمام فروخت کر دیا۔ اور نیا مال جو (مکہ شریف میں لانے کے لئے) خریدنا تھا وہ خرید لیا۔ پھر جب مکہ شریف میں آئے اور وہ مال حضرت خدیجہ کے حوالہ کیا تو وہ قریباً دُگنی قیمت پر فروخت ہوا۔

(۳) میسرہ نے حضرت خدیجہ سے راہب کا قول (کہ یہ شخص جو اس وقت اس درخت کے نیچے بیٹھا ہے نبی اللہ ہے) اور دھوپ کے وقت دو فرشتوں کو آپ پر سایہ کئے رکھنا جو دیکھا تھا وہ سب کچھ سنایا۔

(۴) حضرت خدیجہؓ بہت دانا، شریف اور عقیل خاتون تھیں۔ اس پر مزید یہ کہ خدا تعالےٰ کا اُن پر فضل کرنے کا ارادہ بھی تھا۔ پس جب میسرہ نے یہ باتیں سنائیں تو اُنہوں نے آنحضرتؐ کو پھر بلا بھیجا۔ اور کہا:۔

میرے چچا کے بیٹے! آپ کے رشتہ کی قرابت نسب کی فضیلت، آپ کی امانت داری و صدق گفتاری، اخلاق کی خوبی، عادات و مزاج کی سنجیدگی کی وجہ سے میں آپ سے عقد نکاح کرنا چاہتی ہوں"۔[2] (سیرۃ ابن ہشام)

اس کے بعد امام ابن ہشامؒ حضرت خدیجہؓ کی شرافت کے متعلق مکرر فرماتے ہیں:۔

"اور اُس وقت حضرت خدیجہؓ نسب میں (ماں اور باپ ہردو کی طرف سے) سب قریشی عورتوں سے اولیٰ تھیں۔ اور شرف میں سب سے بزرگ تھیں، اور مال میں سب سے زیادہ

[2] اس زمانہ میں عرب میں شادی کے پیغام وگفتگو کے متعلق عورتوں کو آزادی حاصل تھی۔ اسلام نے بالغہ عورت کے حق انتخاب کو برقرار رکھا جسے ایجاب کہتے ہیں لیکن صوابدید اور حفاظت حقوق کے لئے ولی کی اجازت کو بھی ضروری قرار دیا۔ (مشکوٰۃ وغیرہ کتب احادیث)

تھیں۔ اُن کی قوم کے سب بڑے آدمیوں نے اُن سے نکاح کرنے کی خواہش کی تھی۔ لیکن کوئی بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ جب حضرت خدیجہ رضی نے آنحضرت ؐ سے نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے اس کا تذکرہ اپنے چچاؤں سے کیا!

آنحضرت ؐ کا کفیل کون ہُوا؟ سیرت ابن ہشام میں محمد بن اسحاق کی روایت مذکورہ بالا تو یہ مذکور ہے۔ آنحضرت ؐ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی گئے۔ لیکن علامہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن سہیلی نے اس کی شرح "الروض الانف" میں کہا کہ نہیں آپکے ساتھ آپ کے چچا ابوطالب گئے۔ اور انہوں نے ہی خطبہ نکاح پڑھا اور وہی دین مہر کے کفیل ہوئے[1] جیسا کہ انشاء اللہ ابھی آئیگا۔ (جلد اول ص۱۲۲)

حضرت خدیجہ کا ولی نکاح کون تھا؟ سیرت ابن ہشام میں امام ابن شہاب زہری سے نقل کیا کہ نکاح کا ولی حضرت خدیجہ رضی کا باپ خویلد تھا، یہ روایت منقطع ہے۔ امام زہری صغار تابعین سے ہیں آنحضرت ؐ کے اس نکاح کا واقعہ سوائے کسی واسطہ کے نہیں جان سکتے۔ اور وہ مذکور نہیں ہیں۔ اس لئے یہ روایت قابل احتجاج نہیں ہے۔

دیگر یہ کہ یہ روایت تاریخی طور پر بھی واقعہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت خدیجہ کے والد خویلد اس سے قبل حرب فجار سے بھی پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ جیسا کہ امام طبری رح[2] نے اور سہیلی[3] نے ذکر کیا۔

تاریخ طبری میں ابن شہاب زہری ؒ کی مذکورہ بالا روایت کے ذکر کے بعد امام ابوجعفر طبری رح لکھتے ہیں۔ قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَكُلُّ هٰذَا غَلَطٌ۔ یعنی یہ سب قصہ غلط ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں :-

امام واقدی ؒ کہتے ہیں کہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہ نے آنحضرت ؐ کو بلوایا کہ اپنے آپ کو آپ کی زوجیت میں دے۔ اور وہ شرف و بزرگی والی خاتون تھیں اور سب قریشی اُن کے نکاح کے خواہش مند تھے۔ پس انہوں نے اپنے باپ کو بلایا اور اُسے شراب پلادی، حتی کہ وہ بالکل بیہوش ہو گیا اور ایک گائے ذبح کی اور اپنے باپ کو خوشبو لگائی، اور اُسے ایک یمنی نقشی چادر بھی پہنائی پھر آنحضرت ؐ کو مع آپ کے چچاؤں کے بلایا پس وہ گئے اور خویلد نے آنحضرت ؐ سے (حضرت خدیجہ کا) نکاح کر دیا۔ جب نشہ اُتر گیا۔ اور وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا۔ یہ قربانی کیسی؟ اور یہ خوشبو کیسی؟ اور یہ نقشی چادر کیسی؟ بیٹی نے باپ سے کہا کہ آپ نے محمد بن عبداللہ سے میرا نکاح جو کر دیا ہے (یہ اُسی کی تقریب ہے) باپ نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا۔ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں حالانکہ اکابر قریش نے تیرا رشتہ مانگا تو میں نے نہ دیا تھا؟"

اس کے بعد امام واقدی ؒ کا یہ قول مذکور ہے۔ "یہ (شراب پلانے والی روایت) بالکل غلط ہے اور ہمارے نزدیک جو ثابت و محفوظ ہے وہ محمد بن عبداللہ بن مسلم کی روایت سے ہے وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابوالزناد کی روایت سے بھی ہے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں۔ نیز ابن ابی حبیبہ کی روایت سے ہے وہ داؤد بن حصین سے، وہ عکرمہ سے، اور وہ حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے ساتھ حضرت خدیجہ کی اس تزویج کو حضرت خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد نے انجام دیا تھا۔ اور حضرت خدیجہ کا باپ خویلد تو حرب فجار سے پیشتر ہی فوت ہو چکا تھا۔[4]

اسی طرح امام سہیلی ؒ سیرت ابن ہشام کی شرح میں فرماتے ہیں :-

"(ابن ہشام نے) رسول اللہ [illegible] کے پاس اپنے چچا حمزہ رض کے ساتھ جانا ذکر کیا ہے۔ اور ابن اسحاق [illegible] نے کہا کہ خویلد تو اُس وقت فوت ہو چکا تھا اور جس نے حضرت خدیجہ کا نکاح کرایا وہ اُن کا چچا عمرو بن اسد تھا۔ امام مبرّد اور انکے ساتھ ایک جماعت (علماء) نے ایسا ہی کہا، اور یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جو گئے تھے وہ ابوطالب تھے اور اُنہی نے نکاح کا خطبہ پڑھا تھا"

پھر خطبہ کے بعض الفاظ جن میں [illegible] ہے۔ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "عمرو بن اسد (حضرت خدیجہ کے چچا) نے انکے جواب میں فرمایا تھا هُوَ الْفَحْلُ الَّذِيْ لَا يُقْدَعُ أَنْفُهُ یعنی یہ ایسا نر ہے جس کی ناک موڑی نہیں جاتی[5]" پس اُس نے آپ سے حضرت خدیجہ رض کا نکاح کر دیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ مثل ورقہ بن نوفل نے کہی تھی۔ لیکن جو کچھ مبرّد نے کہا ہے وہی صحیح ہے۔ یعنی یہ کہ یہ مثل عمرو بن اسد نے کہی تھی۔ کیونکہ امام طبری ؒ نے جبیر بن مطعم سے اور ابن عباس رض سے اور حضرت عائشہ رض سے باسناد روایت کیا

---

[1] یہ عاجز کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ دونوں گئے ہوں اور ابوطالب نے خطبہ پڑھا ہو اور کفیل بھی آپ ہوئے ہوں۔ کیونکہ ابوطالب بڑے تھے اور پرورش بھی انہوں ہی نے کی تھی۔ یہ حاشیہ لکھنے کے بعد میں نے مولانا شبلی مرحوم کی سیرت النبی کا مطالعہ کیا تو اس میں بھی دیکھا کہ مولانا مرحوم نے ہر دو روایات کو اسی طرح جمع کر کے لکھا ہے۔ والحمد للہ علی الوفاق ۱۲ منہ

[2] تاریخ طبری جلد ۳ ص۱۹۵ اور الروض الانف للسہیلی جلد اول ص۱۲۲۔ ۱۲ منہ۔ [3] اس کی تفصیل عنقریب آئے گی۔ انشاء اللہ۔ ۱۲ منہ

[4] تاریخ طبری جلد دوم ص۱۹۵۔

[5] یہ مثل کسی کی شرافت نسبی بیان کرنے کے لئے بولی جاتی ہے جس کی تشریح کا یہ موقع نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

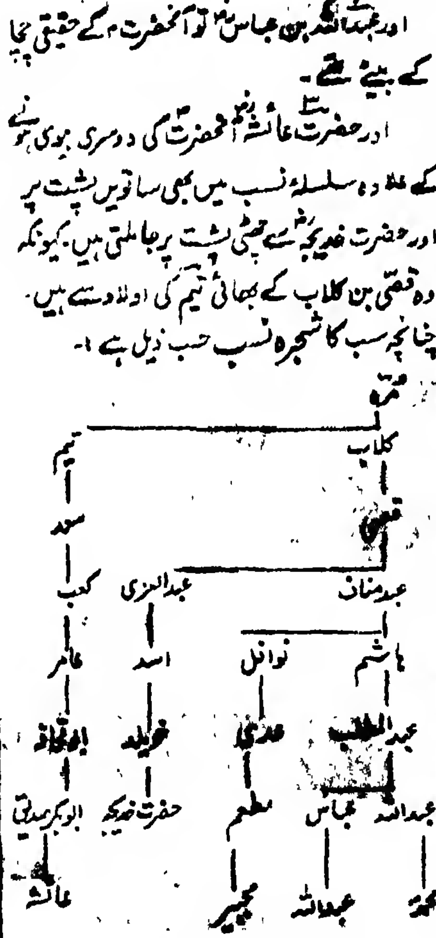
کو نسب نے یہ کہا کہ حضرت خدیجہ رضہ کا نکاح آنحضرت ؐ سے عمرو بن اسد نے کر دیا تھا۔ اور بے شک خویلد (حضرت خدیجہ کا باپ) حرب فجار سے پیشتر فوت ہو چکا تھا۔" (الروض الانف السہیلی جلد اول ص۱۲۲)

امام طبری کی یہ روایات ایسے شخصوں سے مروی ہیں جو آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) اور حضرت خدیجہ رضہ ہر دو کے قریبی رشتہ دار ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضہ ایک معزز قریشی ہیں۔ جن کا سلسلہ نسب آنحضرت ؐ سے تو عبد مناف پر اور حضرت خدیجہ رضہ سے قصی پر جو عبد مناف کا باپ تھا جا ملتا ہے۔

اور عبداللہ بن عباس رضہ تو آنحضرت ؐ کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔

اور حضرت عائشہ رضہ آنحضرت ؐ کی دوسری بیوی ہونے کے علاوہ سلسلہ نسب میں بھی ساتویں پشت پر اور حضرت خدیجہ رضہ سے چھٹی پشت پر جا ملتی ہیں۔ کیونکہ وہ قصی بن کلاب کے بھائی تیم کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ سب کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے:۔



اس تفصیل سے ہماری غرض یہ ہے کہ حضرات جبیر رضہ اور عبداللہ رضہ اور عائشہ رضہ آنحضرت ؐ اور حضرت خدیجہ رضہ ہر دو کے جدی رشتہ دار ہیں۔ ان سب کی روایات میں یہ مذکور ہے کہ اس نکاح کا متولی حضرت خدیجہ کا حقیقی چچا عمرو بن اسد تھا۔ اور حضرت خدیجہ رضہ کا باپ خویلد وقت نکاح سے بہت پیشتر فوت ہو چکا تھا۔ چونکہ یہ شہادتیں ایسے اشخاص کی ہیں جو طرفین کے جدی رشتہ دار ہیں۔ اس لئے وہ اپنے خاندانی واقعات کو دوسروں کی نسبت زیادہ وثوق سے جان سکتے ہیں۔ اور گھروں میں باہم تذکرے ہوتے رہنے سے دوسروں کی نسبت زیادہ پختہ طور پر محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے ان کی شہادت معتبر ہے۔ اور جو روایت اُن کے برخلاف ہو وہ سراسر غیر معتبر ہے۔ چہ جائیکہ اُسکی سند بھی کوئی نہ ہو۔ وھذا التحقیق من فضل ربی وللہ الحمد! (باقی باقی)

مضمون سیرۃ کے بعض حصوں پر
ایک نظر
تصویر کا دوسرا رُخ

نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں۔ ایڈیٹر

(از مولوی محمد ابو القاسم خاں سیعدی بنارسی)

سیرۃ المصطفےٰ کے سلسلہ میں جو مولانا سیالکوٹی نے آباء کرام نبی علیہ السلام کے اسلام اور نجات پر مفصل بحث کی ہے۔ اس کے متعلق میں موقع بموقع حواشی کے نوٹوں میں اپنا خیال ظاہر کرتا رہا۔ میں نے سمجھا تھا کہ وہی نوٹ کافی ہوں گے مگر واقعہ یہ ہوا کہ بہت سے اہل علم نے اس پر ناراضگی کے خط لکھے۔ یہاں تک کہ مجھ پر بھی آوازے کسے گئے۔ جس کو میں مخلصانہ شکایت پر محمول کرتا ہوں۔ جن اصحاب نے جواب لکھنے کے لئے اجازت چاہی میں نے ان کو تاکید لکھ دی کہ دل آزار طریق نہ ہو محض نفس مسئلہ پر بحث ہو ان اصحاب میں اول درجہ پر مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی ہیں۔ جن کا مضمون سلسلہ وار ناظرین ملاحظہ کرینگے۔ (خاکسار مدیر)

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علی اھلھا۔ امابعد موقر جریدہ فریدہ اہلحدیث میں مولانا سیالکوٹی کا مضمون "سیرت المصطفیٰ" جب سے شائع ہو رہا ہے اسی وقت سے میں نے بھی مضمون مذکور پر ایک مبسوط ریویو "شیمۃ الوفا" کے عنوان سے قلمبند کرنا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ ناظرین کے سامنے تصویر کا دوسرا رُخ بھی بے نقاب ہو جائے۔ فی الحال پیغمبر اسلام علیہ السلام کے آبائے کرام کی نجات سے متعلق جو مضمون کئی پرچوں سے مسلسل نکل رہا ہے۔ چونکہ یہ مضمون عوام اہل حدیث کے لئے باعث زلت اور مبتدعین کے لئے سبب تقویت ثابت ہو رہا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ جواب کا یہ حصہ اخبار اہلحدیث میں جلد تر شائع کر دیا جائے۔ اس لئے مضمون ہذا بغرض اشاعت مرسل ہے۔

ابن عربی | سب سے پہلا شخص جس نے ان لوگوں کو جن کے ناری ہونے کی نص صریح موجود تھیں ناجی ہونے کا دعویٰ کیا وہ ابن عربی وجودی اندلسی تھا۔ اسی نے وحدۃ الوجود[1] کے غلط عقیدہ کو خوب رواج دیا۔ فرعون کو جنتی کہا۔ آباءِ انبیاء کرام کو ناجی قرار دیا۔ وغیر ذلک۔ مفصل الصوارم الحداد للشوکانی[2] والقول النبی للسخاوی میں ملاحظہ ہو۔ پھر شیعوں نے اس امر کو خوب اچھالا اور انہوں نے آباء و اعمام پیغمبر علیہ السلام کے ناجی ہونے میں متعدد کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں میں سے بعض حافظ عسقلانی کی نظر سے بھی گذر چکی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتاب اصابہ جلد چہارم میں ان کے دلائل نقل کر کے شافی جوابات بھی دیئے ہیں۔ دیکھو ترجمہ ابو طالب۔ یہاں تک کہ حافظ ابن حجر کے شاگرد حافظ سخاوی کے شاگرد رشید حافظ سیوطی کا دور دورہ ہوا۔

سیوطی | انہوں نے شاگردی کا حق یوں ادا کیا کہ سب سے پہلے اپنے استاد کے مقابلہ کے لئے

---

[1] فتوحات مکیہ جلد اول ص۳۱ میں شیخ ممدوح نے فرعون کو ابدی جہنمی لکھا ہے۔ (اہلحدیث)

[2] اگلے صفحہ کے کالم اول پر ملاحظہ فرمائیں۔

خم ٹھونک کر میدان میں اُتر آئے اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا ؎

قل للسخاوی ان تعروك مشكلة
علمی کبحر من الامواج ملتطم

(مقامہ سندسیہ ص۱۱)

کہتے ہیں کہ میرا علم بحر مواج کی طرح ہے اپنی مشکل مجھ سے حل کراؤ۔ اور حافظ سخاوی کی تردید میں ایک مستقل کتاب الکاوی فی الرد علی السخاوی بھی لکھ ماری۔ کیا اچھا ہو کہ سیوطی کے دریائی علم کی حقیقت خود ان کے استاذ کی زبانی پیش کی جائے۔ حافظ سخاوی اپنی بے مثل کتاب الضوء اللامع میں لکھتے ہیں :۔

انه لم يمارس الطلب في كل الفنون اخذ من كتب المحمودية وغيرها كثيرا من التصانيف المتقدمة فغير فيها يسيرا وقدم واخر ونسبها الى نفسه الى ان قال كل ذلك مع كثرة ما يقع له من التحريف والتصحيف وما ينشأ عن عدم فهم المراد لكونه لم يزاحم الفضلاء في دروسهم ولا جالسهم في شانهم وتعريفه هو بل اكتفى باخذه من بطون الدفاتر والكتب واعتماد ما لا يرتضيه من للاتقان صحب (ملخصا)

یعنی سیوطی نے تمام فنون کے حصول کی کوشش نہیں کی۔ کتب خانہ جات محمودیہ وغیرہ کے متقدمین کی اکثر تصانیف رد و بدل کرکے اپنے نام سے شائع کردیں۔ چونکہ انہوں نے اساتذۂ فن کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا اسی لئے ان سے بکثرت تحریف و اغلاط واقع ہوتیں جس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ مصنفین کی مراد سمجھ نہ سکے۔ اور انہوں نے ایسی باتوں پر اعتماد کیا جو محققین کے نزدیک ناپسندیدہ تھیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ مسئلہ ما نحن فیہا بھی ہے۔

عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد رابع میں ہے:

والشيخ جلال الدين السيوطي قد خالف الحفاظ والعلماء المحققين واثبت لهما الايمان والنجاة فصنف الرسائل العديدة في ذلك ولكن السيوطي متساهل جدا لا عبرة بكلامه. (ص۳۶۴ ج۴)

یعنی شیخ سیوطی نے تمام حفاظ حدیث اور علماء محققین کا خلاف کرکے آباء پیغمبر علیہ السلام کی نجات و ایمان ثابت کیا ہے اور اس باب میں متعدد رسائل لکھ مارے ہیں۔ وہ بہت ہی متساہل ہیں ان کی بات درین باب غیر معتبر ہے:

اور جلد ثالث میں ہے۔

واما القول بالنجاة كما هو مذهب السيوطي فكلام ضعيف خلاف لجمهور العلماء المحققين الا من شذ من المتساهلين ولا عبرة بكلامه. (عون المعبود ص۱۶۱ ج۳)

یعنی سیوطی کا مذہب کمزور اور جمہور علماء محققین کے مخالف اور غیر معتبر ہے۔ (باقی باقی)

سلہ نواب صاحب بھوپال نے کتاب تکثار الجنود میں امام شوکانی کا قول لکھا ہے کہ میں نے چالیس سال تک ابن عربی کی تکفیر کی اب رجوع کرتا ہوں۔ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی ابن عربی کو شیخ اکبر لکھا کرتے تھے۔ (معیار الحق ص۱۲۸)

مولانا محمود الحسن دیوبندی مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ شیخ کی شخصیت بہت بڑی ہے۔

(اہلحدیث)

درس حدیث

(۳)

(از زبدۃ الحکماء مولوی عبدالرحمن صاحب خلیق نظام آبادی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسری بات جس سے رسول اللہؐ نے خوف دلایا اور خطرہ محسوس کیا وہ جدال منافق بالقرآن ہے یعنی منافقین قوم کی قرآن میں رخنہ اندازیاں اور جھگڑے پیدا کرنے والی باتیں نکالنا۔ جن سے عوام الناس کے دل شکوک و شبہات سے بھر جائیں اور وہ قرآن سے متنفر ہوں۔

ومن الناس من يجادل في الله بغير علم ولا هدى ولا كتاب منير. وهم يجادلون في الله وهو شديد المحال

قرآن سے جدال کا مطلب یہ کہ وہ لوگ منافق قرآن کی آواز پر اپنی (رائے) آواز بلند کرکے قرآن کے حقیقی مطالب و معانی کو بدلا کر خلط ملط کرکے اپنی جہالت و کم مائگی کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل عموما دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ نہ کہیں لکھے نہ پڑھے نہ علوم عربیہ اور نہ قواعد سے واقف لیکن بیٹھ جاتے ہیں تفسیریں لکھنے۔ اور آنحضورؐ کے اس ارشاد کا مورد بنتے ہیں

من فسر القرآن برايه فليتبوا مقعده في النار

حدیث ضلوا و اضلوا کے عین مصداق ہوتے ہیں یہی ایک ایسی ناجائز جرأت ہے جسکو جدال بالقرآن سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور جس پر آنحضورؐ نے خطرہ محسوس فرمایا۔ تیسری بات دنیاوی فتوحات ہیں۔ یعنی دنیاوی زندگی میں بدرجہ کمال انہماک و مصروفیت اور عاقبت سے غفلت۔ جب دنیا کا مال و متاع اور اسباب عیش و آرام زیادہ ہوگا تو لوگ عاقبت سے غافل ہوکر آخرت و عاقبت کو فراموش کرکے دنیا ہی دنیا میں محو ہو جائیں گے اور خدا اور اس کے رسول کے احکام کو نظرانداز کرکے دنیاوی معروفیات میں مستغرق ہونگے۔ یہ ہوگا وقت خطرناک اور امت مرحومہ کے لئے باعث زوال۔ يعلمون ظاهرا من الحيوة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون۔ غرضیکہ اس غفلت و نادانی اور بے حد دنیاوی معروفیات و انہماک اور عاقبت فراموشی پر رسول اللہ نے اظہار افسوس فرمایا کہ میں ایسے وقت سے ڈرتا ہوں کہ میری امت پر نہ آئے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العالمین ہمیں ایسے خطرناک اور نازک وقت میں صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ہمیں

ملکی مطلع

عالمگیر جنگ کی رفتار

آج کل مختلف محاذوں پر دنیا کی سب سے بڑی جنگ لڑی جارہی ہے۔ یہ جنگ تین جگہ (پانی، ہوا اور خشکی پر) بڑی شدت سے جاری ہے۔ پانی میں اس کے تین بڑے محاذ بحراوقیانوس، بحیرہ روم اور بحرالکاہل ہیں۔ خشکی پر سب سے بڑا محاذ روس ہے۔ افریقہ میں لیبیا کا محاذ ہے۔ ایشیا میں خشکی پر سب سے پہلا محاذ چین ہے۔ حال ہی میں جاپانی حملہ کی وجہ سے جزائر فلپائن اور جزیرہ نما ملایا میں دو اور محاذ جنگ قائم ہوگئے ہیں۔ ہوا میں محاذ جنگ ہوائی جہازوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے بہت وسیع ہوگیا ہے۔ حتیٰ کہ آج جبکہ بحرالکاہل کے جزائر میں جاپان کے ساتھ جنگ ہورہی ہے دو اڑھائی ہزار میل دور پنجاب میں ہوائی حملوں کا خطرہ محسوس کیا جارہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دور دراز علاقوں میں دشمن آتش افروز یا آگنی بم استعمال کیا کرتا ہے۔ کیونکہ ایک جگہ ایک من وزن کا بم گرانے سے اتنی تباہی نہیں ہوسکتی جتنی تباہی سیر سوا سیر کے متعدد بم مختلف مقامات پر گرانے سے ہوسکتی ہے۔

محاذ مشرق بعید | سنگاپور کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملایا کے مشرقی ساحل پر ان جاپانی فوجوں کو کمک پہنچنی شروع ہوگئی ہے جو اس ساحل پر اُتری تھیں۔ ان فوجوں نے مشہور ہوائی اڈے کوانٹن پر قبضہ کرلیا ہے۔ برطانوی ہوائی جہاز ان کشتیوں پر بمباری کرکے جو جاپانی فوجیں لارہی ہیں کمک کو روکنے کی پوری کوشش کررہے ہیں۔ کوالالمپور کے شمال میں برطانوی مورچوں پر جاپانیوں کا حملہ پہلے کی طرح زور شور سے جاری ہے اور فریقین کا بھاری نقصان ہورہا ہے۔ سنگاپور کی دوسری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ملایا میں برطانوی فوجیں پیچھے ہٹتے وقت سارڈ جھونک کی اسی پالیسی پر عمل کررہی ہیں جو روس نے جرمنی کے مقابلہ میں اختیار کی تھی۔ یعنی پسپا ہوتے وقت ان تمام صنعتی کارخانوں اور خام مال کے ذخائر کو تباہ کردیا جائے جن سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ اسی پالیسی کے ماتحت برطانوی فوج نے ملایا میں پچاس ہزار پونڈ ربڑ نذر آتش کردیا۔

محاذ چین | کچھ عرصے سے چین جاپان کی جنگ پھر تیز ہوگئی ہے۔ چنانچہ چینی ہیڈکوارٹر سے ۹ جنوری کو اعلان کیا گیا کہ کینٹن کے گرد و نواح میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ آج سے تین سال پہلے جاپانیوں نے اس شہر پر قبضہ کرلیا تھا چینی جہاز زبردست جوابی حملہ کررہے ہیں اور چینی فوج کینٹن کی طرف پیش قدمی کررہی ہے۔ کینٹن چین کے صوبہ کوانٹن کی مشہور بندرگاہ ہے جو برطانوی بندرگاہ ہانگ کانگ (مقبوضہ جاپان) کے قریب چین کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ غیر مقبوضہ چین کے موجودہ پایہ تخت چنکنگ کی ایک دوسری اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ ہونان کے دارالحکومت چانگشا کے شمال میں چینی فوج کے نرغہ سے بھاگنے کی کوشش میں تین ہزار جاپانی فوج دریائے لی یوآنگ اور لاؤنا ڈ میں ڈوب گئی ہے اور دریائے ماموکے جنوبی کنارے پر زبردست جنگ جاری ہے۔ یہاں بھی چالیس ہزار جاپانی چینیوں کے نرغہ میں پھنسے ہوئے ہیں جرمنی کی طرح جاپان بھی آفت کا پرکالا ہے ایک طرف چین میں چار سال سے لڑ رہا ہے۔ دوسری طرف بحرالکاہل میں برطانیہ اور امریکہ کی متحدہ طاقتوں سے ٹکرا گیا ہے۔ دیکھئے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

جاپان کیا چاہتا ہے؟ | اس عنوان کے ماتحت معاصر پرتاپ لاہور نے ایک سلسلہ مضمون شروع کر رکھا ہے۔ جس کی تازہ قسط کا ضروری اقتباس ناظرین کی واقفیت کے لئے درج ذیل ہے:۔

"امریکہ کو بھی نہ صرف چین بلکہ ہند چینی، ملایا ڈچ ایسٹ انڈیز اور سیام سے ویسی ہی دلچسپی ہے جیسی کہ برطانیہ کو۔ یعنی تجارتی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ برطانیہ نے اپنی تجارت کی حفاظت کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ اور سنگاپور جیسا زبردست ہوائی اور بحری اڈہ بنا رکھا ہے۔ امریکہ نے نہیں لیکن اس نے چین میں صنعتی کارخانے، سکول، مشن اور ہسپتال قائم کرکے کروڑوں ڈالر لگا رکھے تھے۔ جاپان نے برطانیہ کی پروا کی نہ امریکہ کو خاطر میں لایا۔ شاید ہی انہوں نے جنگ کے بغیر اتنا نقصان اٹھایا ہو۔ یا اس قدر ذلت برداشت کی ہو۔ جتنی کہ جاپان کے ہاتھوں۔ جاپان کے گولوں نے سب سے پہلی شنگھائی کی جس عمارت کو اپنا نشانہ بنایا وہ امریکن یونیورسٹی تھی۔ اس نے امریکہ کے تمام صنعتی کارخانے، سکول اور ہسپتال خاک میں ملا دیئے۔ امریکہ کا لاکھوں من مال جاپانی بندشوں کی وجہ سے ناکارہ ہوگیا۔ سینکڑوں امریکن مقیم چین گھروں سے نکال باہر کئے گئے اور ملازمتوں سے ہٹا دیئے گئے۔ اور بیسیوں ان میں سے مر گئے۔ امریکہ کے حقوق جو اسے معاہدہ کی رو سے حاصل تھے۔ معافی کے ساتھ یا بغیر معافی پاؤں تلے کچل دیئے گئے۔ ۱۹۲۲ء میں امریکہ میں نو طاقتوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں جاپان بھی شامل ہوا۔ جاپان کی مانچوریا میں خاص دلچسپی مان لی گئی۔ لیکن چین کی آزادی برقرار رکھنے کا بھی عہد کیا گیا۔ ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی ہوا۔ کہ جاپان کی بحری طاقت برطانیہ کی بحری طاقت کے مقابلہ میں ۳/۵ ہوگی۔ اس وقت تو جاپان نے مان لیا۔ لیکن موقعہ ملتے ہی اس کی خلاف ورزی شروع کردی۔ سب سے پہلے اس نے لیگ آف نیشنز سے قطع تعلق کیا۔ اس کے بعد اس نے معاہدہ

واشنگٹن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جہاز بنانے شروع کردیئے۔ ۱۹۳۱ء میں اس نے مانچوریا پر قبضہ کرلیا۔ اور ۱۹۳۷ء میں شمالی چین پر قابض ہونے کے لئے حملہ کردیا۔

۱۹۳۱ء میں ہٹلر کی کوئی ہستی نہ تھی۔ اس لئے برطانیہ اور امریکہ جاپان سے بلا کھٹکے جنگ چھیڑ کر اسے کچل سکتے تھے۔ لیکن برطانیہ جنگ کیلئے تیار تھا نہ امریکہ۔ برطانیہ کی کوشش یہ رہی کہ جاپان سے بنی رہے۔ یہ کوشش اس وقت بھی تھی جب جاپان مانچوریا پر قابض ہوچکا تھا۔ اور روس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے ریڈ... آئن لینڈ پر حملہ ہوا تھا۔ امریکہ کو اس سے وقتی شکایت بھی پیدا ہوئی۔ اور اس نے برطانیہ اور جاپان دونوں سے شکایت بھی کی۔ خود امریکہ کے لوگ بھی جنگ کیلئے تیار نہ تھے۔ جس طرح فرانس کے لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم ڈینزگ کے لئے کیوں مریں۔ اسی طرح امریکہ والے کہتے تھے کہ ہم منگولیا کیلئے کیوں مریں۔ اس کے علاوہ امریکہ کا پہلی جنگ یورپ کا تجربہ اس قدر تلخ تھا کہ اس کے لوگ اس سے باہر کسی جنگ میں شامل ہونے کے سخت خلاف تھے۔ اس پالیسی کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے جاپان نے پہلے چین سے امریکہ اور برطانیہ کو نکالا اس کے بعد ہند چینی اور سیام پر قبضہ کرلیا۔ اور اب فلپائن، ڈچ ایسٹ انڈیز، ملایا اور برما سے انہیں نکال باہر کرنے کی کوشش میں ہے۔ فلپائن اور ملایا کا ایک بڑا حصہ تو وہ لے بھی چکا ہے۔ یہ سب امریکہ اور برطانیہ کی بروقت عمل نہ کرنے کی پالیسی کا نتیجہ ہے۔" (پرتاپ لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۴۲ء)

پنجاب میں قیامت صغریٰ

راعی اور رعایا میں نزاع کا ہونا موجب تکلیف شدید ہوتا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے کئی ایک جدید ٹیکس لگائے ہیں۔ ان میں سے ایک بکری ٹیکس ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو دوکاندار کم سے کم پندرہ روپیہ یومیہ کا فروخت کرتا ہو وہ حکومت کو ایک خاص رقم بطور ٹیکس ادا کرے۔ اس پر بطور ناراضگی پنجاب کے بیوپاریوں نے دکانیں بند کرکے ہڑتال کررکھی ہے۔ بیوپاریوں کا مطالبہ ہے کہ اس قسم کا ٹیکس صرف ایک دفعہ لیا جائے مثلاً شہروں میں بعض دکانیں تھوک فروش ہیں اور خردہ فروش ان سے لیکر بیچتے ہیں۔ حکومت کے جدید قانون کی رو سے جس طرح تھوک فروشوں سے ٹیکس لیا جائیگا اسی طرح خردہ فروشوں سے بھی اسی مال پر لیا جائیگا۔ اگر تیسرے درجے میں مال بکیگا تو وہاں بھی لیا جائیگا۔ یہ سارا بوجھ رعایا پر پڑے گا۔ بیوپاری چاہتے ہیں کہ ایک ہی مال پر صرف ایک دفعہ ٹیکس لیا جائے۔ نیز شرح ٹیکس چار آنہ فیصدی کی بجائے دو آنے سینکڑہ کردی جائے۔ ہمارے ہاں فقہاء نے تحصیل زکوٰۃ کیلئے جو قوانین لکھے ہیں وہ بیوپاریوں کی تائید کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ چند مطالبات اور بھی ہیں۔ شہری آبادی اس کش مکش کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ اور بزبان حال کہتی ہے

دو ملاؤں میں مرغی حرام

سرکاری اطلاع

جنگ کے گذشتہ دو ہفتوں پر ایک نظر

(۲۴ دسمبر سے ۷ جنوری تک)

واشنگٹن میں جمہوری حکومتوں کی کانفرنس کا فیصلہ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کا اعلان۔ لیبیا میں برطانوی فوجوں کی فتوحات۔ روس میں جرمنوں کو شکستوں پر شکستیں۔ ہٹلر نے جرمن فوجوں کے سپہ سالار کو موقوف کردیا۔ چین میں جاپانی فوجوں کی تباہی۔ مشرق بعید میں جنگ کا رُخ۔ جاپانیوں کی رفتار سست پڑ رہی ہے۔

یہ دو ہفتے ۱۹۴۱ء کا آخری اور ۱۹۴۲ء کا پہلا ہفتہ واقعات جنگ کے اعتبار سے نہایت اہم ہیں۔ ۲۲ دسمبر کو برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ونسٹن چرچل واشنگٹن پہنچے تھے۔ ہر اعتبار سے ان کا یہ سفر جو موجودہ نازک دور میں پُر از خطرات تھا۔ نہایت کامیاب رہا ہے۔ اس کامیابی کا تازہ ثبوت پریذیڈنٹ روزویلٹ کا وہ پیغام ہے جو انہوں نے ۶ جنوری کو امریکہ کی کانگرس کو بھیجا۔ جو ساری دنیا میں ریڈیو کے ذریعہ نشر کیا گیا۔ اور جس میں انہوں نے اعلان کیا ہے کہ اب جنگ اس وقت ہی ختم ہوگی جب امریکہ اسے ختم کردینے کا فیصلہ کریگا۔ یہ جنگ جرمنی، اٹلی اور جاپان کی فوجی قوتوں کو تہس نہس کرکے ختم کی جائے گی اتحادی قومیں دشمن کی ضربات سہنے کو تیار ہیں۔ اتحادی قومیں جواب میں دشمن پر ضربات بھی لگائینگی اور یہ ضربات کاری ہونگی۔"

لیبیا اور روس لیبیا اور روس کے جنگی محاذوں پر بھی ان دو ہفتوں (۲۴ دسمبر تا ۷ جنوری) میں حالات نہایت اچھے رہے ہیں۔ ۲۵ دسمبر کو برطانوی فوجوں نے لیبیا میں بن غازی پر قبضہ کرلیا اور ۲ جنوری کو باردیہ پر۔ لیبیا میں آگے بڑھتے وقت برطانوی فوجیں باردیہ کو چھوڑ گئی تھیں۔ بن غازی تک میدان کو دشمن سے صاف کرنے کے بعد باردیہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔ جرمنوں نے باردیہ کو اپنے لئے دوسرا طبرق بنانے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے دور دور تک اس کے گرد مستحکم مورچے بنا لئے تھے اور بندرگاہ کو اپنی آبدوزوں کا اڈہ بنانا چاہتے تھے۔ مگر برطانوی فوجوں نے آٹھ دن کے اندر اندر ان کے مورچے تباہ کردیئے۔ اسکے برعکس جرمن اور اطالوی فوجیں متواتر ۸ ماہ کی کوششوں میں طبرق کو نقصان نہ پہنچا سکی تھیں۔ اب دو مقام حلفایہ اور سلوم باقی ہیں۔ ان پر حملے جاری ہیں اور ممکن ہے کہ بہت جلد ان کے سقوط کی بھی خبر آجائے باردیہ میں ۷۵۰۰ اطالوی اور جرمن سپاہی اور افسر قید کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک جرمن جرنیل بھی شامل ہے۔ جو محوری افواج کے کمانڈر جنرل رومیل کا دست راست اور ٹینکوں کی جنگ کا ماہر ہے۔

فتاوی

س ۸؎ } ایک شخص کی کسی سبب سے دو ماہ کی نمازیں رہ گئی ہیں۔ وہ سب نمازیں قضا کرے؟ اگر قضا کرے تو کس طرح کرے۔ اگر کفارہ دینا آتا ہو تو دے سکتا ہے۔ جواب تحریر فرمائیں۔

(ابوالخیر متعلم عفی عنہ)

ج ۸؎ } نمازوں پر کفارہ دینے کا حکم میرے ناقص علم میں نہیں ہے۔ قضاء کا ثبوت جنگ خندق میں ملتا ہے۔ قضاء کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ فوت شدہ نماز کے فرض پڑھ لیا کرے جب تک شمار پورا ہو جائے۔ اللہ اعلم! (از غریب فنڈ)

س ۹؎ } جس زمین کی مالگذاری ادا کی جائے اس زمین کی پیداوار مثلاً دھان کا عشرہ ادا کیا جائے یا نہیں۔ جواب تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۲۵۹)

ج ۹؎ } صورت مرقومہ میں مالگذاری حکومت کافرہ کی طرف سے مقرر ہے اور وہ اس کو اپنے مصرف میں خرچ کرتی ہے۔ عشر زمین کی زکوٰۃ ہے اس کا مصرف علیحدہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین الایۃ اس لئے مالگذاری سے عشر معاف نہیں ہوگا۔ البتہ مالک الارضی کی مؤنت کی وجہ سے نصف عشر ہو جائیگا بالکل منفی نہیں ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۰؎ } زید نے چار زوجہ چھوڑ کر انتقال کیا بعد انتقال زید کے چاروں نے اور خاوند کر لئے۔ زید مذکور کے ہمراہ جیسی محبت تھی ویسی ہی چاروں کی محبت نکاح ثانی کے بعد اپنے خاوند سے ہو گئی جبکہ محبت برابر ہو تو قیامت میں کون کس کو ملے گی۔ زید کہیگا مجھ کو ملنی چاہئے اور نکاح ثانی جس کے ساتھ کیا ہے وہ کہیگا مجھ کو ملے۔ لہذا کیا حکم ہے (خریدار اہلحدیث ۱۱۶۷۹)

ج ۱۰؎ } ایک روایت میں ہے احسنھم اخلاقا خاوندوں میں سے جس کا برتاؤ عورت کے ساتھ خوش خلقی سے ہوگا وہ عورت اس کو ملیگی اگر برتاؤ سب کا برابر ہے تو قیاس یہ ہے کہ پچھلے کو ملے گی کیونکہ موت کی وجہ سے میت کا نکاح ختم ہو گیا۔ لہذا دوسرے کے مقابلے میں اس کا حق نہیں رہا۔

س ۱۱؎ } بیل بکری بھینس بھینسہ جو زراعت دوسرے کا کھاتا ہے یا نقصان کرتا ہے۔ تو اسمیں بیل بکری کے مالک کو قیامت میں مواخذہ ہوگا یا نہیں۔ حالانکہ بیل بکری بالکل وحشی ذات ہے اس کبھی دیدہ دانستہ نقصان ہو جاتا ہے تو اس کے لئے توبہ استغفار کافی ہے یا کچھ کفارہ ہے۔

ج ۱۱؎ } بیل بکری والا اگر دانستہ چھوڑتا ہے تاکہ دوسروں کے کھیت میں جا کر چرے تو ذمہ دار ہے۔ اگر اس کی نیت یہ نہیں تو وہ ذمہ دار نہیں۔ دوسری صورت میں استغفار کافی ہے۔ پہلی میں نہیں۔

س ۱۲؎ } زید نے اپنی دختر باکرہ کے ساتھ صغر سنی میں نکاح کر دیا۔ زید مذکور کی دختر بالغہ ہوئی اور اس نے اپنے شوہر کو ناپسند کیا۔ اور بغیر طلاق و عدت کے دوسرے شخص کے ساتھ اپنی مرضی سے نکاح کر لیا۔ آیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۲؎ } جس لڑکی کا والد نابالغی میں نکاح کر دے۔ بلوغت کے بعد اُسے فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ حدیث میں آیا ہے البکر تستأمر فی نفسھا ابو داؤد کی روایت میں ہے یستاذنھا ابوھا۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ استیذان لڑکی کا حق ہے جس کی نابالغی میں وہ محل نہیں۔ یہی حق اس کو بعد بلوغت دیا ہے × ۱۹۰۹ء میں لاہور کی چیف کورٹ میں میاں شاہ دین چیف جج نے ایک فیصلہ کیا تھا وہ بھی فسخ نکاح کی تائید کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۳؎ } ہمارے اطراف میں سنتال پہاڑیہ بعض ملحان وحشی ایسے بھی ہیں کہ ان لوگوں کو آج تک توحید و رسالت کی کچھ حالت معلوم نہیں ہے۔ کیا ان لوگوں کو موت کے بعد قیامت میں مواخذہ ہوگا یا نہیں۔ اگر مواخذہ نہیں تو اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ ومن یدع مع اللہ الٰھا آخر لا برھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون۔

ج ۱۳؎ } اگر بالکل بے سمجھ ہیں تو غالباً معاف کئے جائیں گے۔ کیونکہ وہ لیعقلون میں داخل نہیں ہیں۔

متفرقات

درخواست مفلس | اگر کوئی صاحب میرے نام پر اخبار "اہلحدیث" جاری کرا دے۔ جہاں میں رہتا ہوں وہاں چند اشخاص اہل حدیث ہیں۔ وہ بھی مولوی عبدالعزیز مرحوم مبلغ کانفرنس اہل حدیث دہلی کی کوشش سے ہوئے تھے۔ مولانا موصوف اخبار اہلحدیث ہر ہفتہ اس جگہ روانہ کرتے تھے جو اُن کے نام آتا تھا۔ مولانا موصوف کو تقریباً دس سال رحلت کئے ہو گئے ہیں۔ پھر یہاں کوئی مبلغ نظر نہیں آیا۔ آنکھیں ترس رہی ہیں۔ (العارض ملا عبدالواحد و مولوی شاکر محمد بمقام یارو تھانہ باطل ضلع ڈیرہ غازیخاں)

مرزائیت سے توبہ | خاکسار کو چند مرزائیوں نے اپنے پھندے میں پھنسا کر خلیفہ قادیان کی بیعت کرا دی ہے۔ اب مجھے مسلمانوں کی صحبت سے معلوم ہوا کہ یہ فرقہ بالکل جھوٹا ہے۔ لہذا میں خلیفہ قادیان کو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع کرتا ہوں کہ میرا نام اپنے دفتر بیعت سے خارج کر دیں۔

العبد محمد صادق ولد احمد دین موضع بیرسیاں ڈاکخانہ راہوں ضلع جالندھر

انتقال | یہ خبر بے حد رنج و ملال سے سنی گئی کہ الحاج محترم محب العلماء جناب سید حسین صاحب پروپرائٹر رسٹ واچ مارک بیڑی فیکٹری موڑ تاپ بتاریخ ۲۳ دسمبر انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اس صدمہ جانکاہ میں محب العلماء کے ساتھ شریک غم ہیں۔ مرحومہ موحدہ متبع سنت تھیں۔ اللہ مغفرت فرمائے۔ ناظرین بالخصوص علماء اہل حدیث و ائمہ مساجد سے گزارش ہے کہ جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ (عنایت اللہ الاثری متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

مقدمہ حافظ محمد صاحب آف گوندلاں کے متعلق

۹ جنوری کو اطلاع آئی ہے کہ مقدمہ سیشن سپرد ہو گیا۔ آئندہ تاریخ ۲۳-۲۴ فروری مقرر ہوئی۔ انجام بخیر

مولوی عبداللہ ثانی | کا مقدمہ شہادات استغاثہ ختم ہو چکیں۔ آئندہ تاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۴۲ء

مومیائی

برنگ بیضہ ... ایک ماہ کی خوراک ... مرغ ...

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمریں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۶/ - آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ الٰہی بر ہماسے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک لعہ چنگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ دی پی

ماہ دسمبر ۴۱ء کی شہادتوں میں سے کچھ

جناب ابو الشمس صاحب ٹانڈوی ۔ "مومیائی ایک عجیب الاثر بیش بہا نعمت ہے۔ اس قدر مفید اور کم قیمت دوا میرے نزدیک دوسری نہیں۔ میری بارہا کی آزمودہ ہے۔ اب ایک چھٹانک حاجی رحمت اللہ صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔" (۱۷ دسمبر ۴۱ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ۔ "اکثر دفعہ مومیائی منگواکر خرچ کرچکا ہوں۔ جو بفضلہ کارآمد ثابت ہوئی ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔" (۱۷ دسمبر) (بلق)

مومیائی منگوانے کا پتہ

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

خاص اطلاع

ہندوستانی میرے کے سرمے کا کارخانہ اسمی ڈاکٹر سلمیٰ برادرس اودھ فارمیسی ہردوئی۔ ہردوئی سے منتقل کرکے شہر مرادآباد میں لایا گیا ہے۔ یہ سرمے ۳۵ سال سے آپ استعمال فرمارہے ہیں۔ بکثرت حضرات نے تعریفی سندیں روانہ فرمائیں۔ جن صاحب نے ایک مرتبہ نمونۃً استعمال فرماکر دیکھا مفید پاکر ضرور ہی قیمتاً طلب فرمایا اور دیگر حضرات کو اس کا خریدار بنایا۔ ہندوستانی میرے کے سرمے اس طرح کے تیار ہوتے ہیں :-

اول قسم اعلیٰ سفید بیچ موتیوں اور میرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ دوم قسم اوسط بھورا۔ میرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ سوم قسم خاص سیاہ۔ ہندوستانی میرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کیلئے اکسیر ولاثانی دوا ہے۔ صرفہ ڈاک بذمہ خریداران ہوگا

پتہ :- **ابونعیم ڈاکٹر نبی محمد خان۔ نیا شفاخانہ جامع مسجد روڈ۔ شہر مرادآباد۔ یوپی**

دیہاتی حکیم مجلد۔ مصنفہ حکیم سید محمود صاحب گیلانی۔ جس میں آسان سستے ٹوٹکے اور چند پیسوں سے تیار ہونے والے نسخے ہر مرض کے لئے لکھے گئے ہیں۔ جس سے غریب لوگ یا عام دیہات کے رہنے والے وہی فوائد حاصل کرسکتے ہیں جو امیر لوگ سینکڑوں روپے خرچ کرکے حاصل کرتے ہیں۔ قیمت ۱۲/

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر جلد اول۔ اس کتاب میں سر سے لیکر پاؤں تک تمام امراض انسانی کا بیان، انکی تشریح و تفصیل۔ علامات۔ اسباب۔ طریق تشخیص وغیرہ مفصل طور پر درج ہے۔ ایک ہزار سے زائد یونانی، ڈاکٹری مجربات درج ہیں۔ تاکہ ہر مذاق والے فائدہ حاصل کرسکیں۔ ہر شخص کے پاس موجود رہنی ضروری ہے۔ مجلد سنہری۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

کلیات احسانی

علم طب پڑھنے والوں کیلئے بہترین ابتدائی کتاب

کلیات احسانی طب یونانی کی مشہور ومعروف کتاب موجز القانون عربی مصنفہ علامہ علاؤالدین صاحب قرشی کا بامحاورہ باتصویر ترجمہ اور شرح ہے۔ اس میں طب قدیم یونانی کے اصول وقواعد اور نبض وقارورہ کے حالات اردو میں اس قدر سلاست اور عمدگی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ ایک مبتدی تمام مسائل کو بغیر استاد کے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ نیز حسب موقعہ دل، دماغ، جگر، معدہ، پتہ، تلی، پٹھے، شرائین اور دوہ و تر پھیپھڑے اور خصیتین وغیرہ کی تصاویر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی ہے کہ چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونی شروع ہوگئی ہے۔ طالبان طب کی بصیرت کیلئے زبدۃ الحکماء حکیم ابوالحسن محمد احسان الحق خان صاحب امرتسری نے کتاب کے ساتھ ساتھ نفیسی واقسرائی کے ضروری مباحث کا اقتباس بھی سوال وجواب کی صورت میں درج کردیا ہے۔ کاغذ، لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ ان تمام اوصاف کے باوجود قیمت غیر مجلد کی ۶/ اور مجلد سنہری تمام کپڑا ڈائی دار کی ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر جلد دوم۔ اس کتاب میں یونانی آیورویدک۔ ڈاکٹری۔ ہومیوپیتھی۔ ہیڈروپیتھی، الیکٹروپیتھی۔ کراموپیتھی۔ بایوکیمک کے علاج۔ اور انجکشن وکشتہ جات وجڑی بوٹیوں کا بیان اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ آج تک آپ کی نظر سے ایسی کتاب نہیں گزری ہوگی۔ جلد اول میں جو کمی رہ گئی تھی اس میں پوری کردی گئی ہے۔ مگر نسخے دونوں جلدوں کے جدا جدا ہیں۔ ہر گھر میں رہنی ضروری ہے۔ مجلد سنہری۔ قیمت عہ

نوٹ :- محصول ڈاک ہر کتاب کا علیحدہ ہوگا۔

پتہ :- **مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

تصنیف حضرت مولنٰنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) یہ تفسیر بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ رنگ بہت عمدہ۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ ضخامت ۴۰۲ صفحات قیمت تین روپے

تفسیر ثنائی (اردو) یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ جلد اول (سورہ فاتحہ وبقرہ) جلد ثانی (سورہ آل عمران) جلد ثالث (سورہ انعام۔ اعراف) جلد رابع (از سورہ انفال تا سورہ نحل) جلد خامس (از بنی اسرائیل تا سورہ فرقان) جلد ششم (از شعرا تا سورہ یٰسین) جلد ہفتم (از سورہ صافات تا سورہ النجم) جلد ہشتم (از سورہ قمر تا والناس) لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ عہ/ پوری تفسیر للعہ/

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

صرف سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر ہے۔ جو عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۰/

تفسیر بالرائے (حصہ اول) اس تفسیر کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان الفرقان" لاہوری۔ "گنجینۃ العرفان" قادیانی۔ قرآن مترجم مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعی اور قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم اغلاط کی اصلاح کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ حصہ اول میں دو سورتیں (سورہ فاتحہ وبقرہ) درج ہیں۔ قیمت ۱/

نوٹ:۔ تفسیر ہذا کے باقی حصے جلد شائع ہونے تھے۔ مگر بوجہ گرانی کاغذ رُکے پڑے ہیں۔

تصانیف دیگر مصنفین

مجاہد ہند جس میں حضرت مولنٰنا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے سوانح حیات از پیدائش تا وفات۔ آپ کی دینی و ملی خدمات مجاہدانہ اقدامات۔ جنگی کارنامے۔ تحریک احیاء توحید و سنت کا تذکرہ ہے۔ ساتھ ہی آپ کا منظوم پیام بھی درج ہے۔ قیمت دو آنے (۲/)

ترجمان وہابیہ حضرت مولنٰنا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی معروف کتاب جو عرصہ سے ناپید تھی مکرر چھپ گئی ہے۔ جس میں مذہب اہل حدیث بیان کر کے عوام کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ خصوصاً محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق جس قدر الزامات و بہتانات مخالفین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے (۴/)

جمع القرآن والاحادیث یہ کتاب مولنٰنا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کی جامعیت، کتابت اور دیگر معارف و نکات بیان کر کے ساتھ ہی حدیث شریف کی جمع و تدوین۔ کتابت وغیرہ کا ثبوت زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دیا ہے۔ منکرین حدیث شریف پر کتابت حدیث کا سب سے بڑا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت چھ آنے

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی تھی۔ جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے ملک امام خان نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کی ابتداء کا حال حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے۔ اور ترویج کا حضرت سید اسماعیل شہید دہلوی سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور تمام مصنفین کا نقشہ ہے

تراجم علمائے حدیث ہند از ملک امام خان صاحب نوشہروی
اس کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ سے لیکر آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی اور یوپی کی سوانح عمریاں (مرحومین اور موجودین کی بھی) درج ہیں۔ تاریخ جیسے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت اوق مضمون پر قلم فرسائی کرکے جماعت پر احسان کیا ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ۸/

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱/

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے اُن واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶/

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

چالیس حدیثیں آنحضرت صلعم کی چالیس حدیثیں ان کا عام فہم ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔ قیمت چار آنے (۴/)
(تصانیف قاضی سلیمان پٹیالوی)

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک حج کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل اور نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

الجمال و الکمال۔ سورہ یوسف کی عالمانہ محققانہ تفسیر کی ہے۔ جو دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۱۲/

استقامت۔ عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار۔ سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ رجسٹر۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔

پتہ:- **منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر**

شیعہ مذہب کی تردید میں

تحفہ اثنا عشری یہ بڑی ضخیم کتاب ہے جو شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے شیعہ مذہب کی تردید میں لکھی تھی۔ اس میں شیعہ مذہب کے بارہ فرقوں کی ایسی تردید کی گئی ہے کہ آج تک ان کی طرف سے اس کا جواب نہیں بن پڑا۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶/

تحفہ مجددیہ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندیؒ کے اُن مکتوبات کا اُردو ترجمہ جو آپ نے عقائد شیعہ کے رد میں لکھے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/) ملنے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(کتب جامعہ ملیہ دہلی)
مصنفہ خواجہ عبدالحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ اخبار ... ہے۔ لکھائی ...

برہان۔ سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قیمت ۱۲/

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/

ہمارے رسول۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے مفید ہے ۵/

خلفائے اربعہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفوں کے حالات زندگی اور عہد حکومت کے واقعات نہایت دلپذیر پیرایہ میں۔ قیمت ۱۰/

معراج المؤمنین۔ اس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمدؒ ۵/

مہر نبوت۔ حضور صلعم کی مختصر سوانح عمری قیمت ۴/

غائت المرام۔ حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا ثبوت ۶/

تائید الاسلام۔ غائت المرام کا دوسرا حصہ ۶/

نوٹ:- محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۵



مدیر مسئول
ابوالوفا
ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث
امرتسر
چوک کٹرہ بھائی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ” للعہ

عام خریداران سے ” ۵

” ” ششماہی ۲/۱۴

اہل برما سے سالانہ للعہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

قیمت فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر — ۱۲۔ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

شاعر کا پیام مُسلم کے نام

از مولوی محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری

متقابل کفر کے اگر خدا کا نام تو ہو جا
رہِ حق میں فدا تو صدق دل سے مومن ہو جا

عزیز و اقربا کا پاس کیسا دین کے حق میں
نبیؐ کا جو ترے دشمن ہے اُس کا تو عدو ہو جا

اگر گھبرائے دل تنہائی راتوں میں تو اُٹھ کر
جبیں سجدے میں رکھکر حق سے محو گفتگو ہو جا

ترقی کی تمنا ہے۔ اگر عزت کی خواہش ہے
تو فوراً جمع اک مرکز پہ مثل رنگ و بو ہو جا

وصال شاہد معنیٰ اگر منظور ہے تجھ کو
بھلا دے اپنی ہستی اور محو جستجو ہو جا

زیا، کینہ، حسد سب کچھ مٹا دے خانۂ دل سے
ذرا سیرت کے ہر پہلو سے تو پھر خوبرو ہو جا

ترے اسلاف جن جذبوں سے لڑتے تھے سر میدان
اُنہیں جذبات کو دل میں لئے تو جنگجو ہو جا

اگر جنت کی خواہش ہے اگر جنت کا طالب ہے
پھر اوذوا فی سبیلی کا علمبردار تو ہو جا

مسلماں ہے اگر اے نشتر اس دنیائے فانی میں
تو بس ایماندار انتم الاعلون تو ہو جا

انتخاب الاخبار

تا ۲۶ جنوری ۱۹۴۲ء

— آج ۲۶ جنوری تک پنجاب میں بیوپاری طبقو کی ہڑتال جاری ہے۔ بیوپاریوں نے ۲۷ جنوری کے بعد ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں گرفتار ہونے والوں کے مقدمات میں بیوپار منڈل پنجاب امداد دیگا۔ (دیکھئے گورنمنٹ کیا روش اختیار کرتی ہے)

— آسٹریلیا کے وزیر فوج نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی جزیرہ نیوبرٹن کی بندرگاہ رابول پر جاپانیوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔

— ملبورن (آسٹریلیا) کی اطلاع ہے کہ جاپانی فوج ڈچ جزائر نیوگنی اور جزیرہ سولومن میں داخل ہوگئی ہے۔

— رنگون کی اطلاع ہے کہ مولمین (برما) کے پورب میں کاکریک کے مقام پر گھمسان کی جنگ ہورہی ہے۔

— امرتسر میں ہند و مسلمانوں پر مشتمل ایک اتحاد کمیٹی قائم کی گئی ہے جو محرم کے موقع پر مسلمانوں کے جلوس کو چائے پلانے کا انتظام کرے گی۔ (مسلمانوں کے حال پر افسوس ہے کہ غیر اقوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ تعزیہ سازی مذہبی کام ہے)

— محکمہ ڈاک و تار دہلی نے اعلان کیا ہے کہ بحری تار اور وائرلیس کا محکمہ سرکاری کام میں اس قدر مصروف ہے کہ سوائے مصر اور عدن کے بیرونجات کو بھیجے جانیوالے تاروں اور وائرلیس پیغامات کے لئے اس کے پاس وقت نہیں ہے۔ اس لئے پبلک کو چاہئے کہ ہوائی ڈاک سے فائدہ اٹھائے۔

— روس کے سابق برطانوی سفیر نے لندن میں بیان دیا ہے کہ روس کے پاس ۹۰ لاکھ فوج موجود ہے۔ روسیوں کا خیال ہے کہ آیندہ موسم بہار میں جرمنی روس پر دوبارہ حملہ کریگا۔

— روسی فوج نے پانچ ہزار مربع میل سے زیادہ علاقہ دشمن سے واپس لے لیا ہے۔

— سنگاپور ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ سیام نے برطانیہ اور امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔

— رنگون ریڈیو کا اعلان ہے کہ مولمین کے علاقہ میں ہماری فوجیں دشمن کا سخت مقابلہ کررہی ہیں۔ کثیر التعداد فوج کے مقابلہ میں پسپا ہونے پر مجبور ہوگئیں۔ رنگون پر جاپانیوں کے ہوائی جہاز حملے کررہے ہیں۔ جن کی مدافعت برطانوی اور امریکن ہوا باز کررہے ہیں۔ کئی ایک جہازوں کو گرایا جاتا ہے۔

— واشنگٹن کا اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجوں نے جزیرہ نما بیٹن (فلپائن) کے مغربی ساحل پر جنرل میک آرتھر کے مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

— ہندوستان میں فوجی بھرتی کی رفتار ۵۰ ہزار ماہوار ہے۔ اسوقت دس لاکھ سپاہی بالکل تیار ہیں۔

نوٹ گرانی کاغذ کے پیش نظر آیندہ سے اہلحدیث کا وی پی للعہ کی بجائے پورے ۵ میں کیا جائیگا جو خریدار کو ۵ (۲ فیس منی آرڈر) ادا کرکے وصول کرنا ہوگا۔ اس لحاظ سے ان خریداروں کو موازی ۲ کی بچت ہوگی جو پانچ روپے میں سے فیس منی آرڈر (۲) وضع کرکے باقی للعہ کا منی آرڈر دفتر میں ۲۷ فروری سے پہلے بھیجدینگے۔ (منیجر اہلحدیث)

حسین آباد میں فساد حسین آباد ضلع اعظم گڈھ سے ایک نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں بقرعید کے موقع پر ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ جس میں کئی ایک مسلمان زخمی ہوگئے۔ ان میں سے ایک مسلمان ہسپتال میں جاکر جاں بحق ہوگیا اور دوسرا عین موقع پر شہید ہوگیا۔ معاملہ زیر تفتیش ہے۔ ناظرین دعا کریں۔ خدا انجام بخیر کرے۔ (عبیداللہ مبارکپوری)

دعائے صحت شیخ محمد ایوب صاحب پریوائی الہ آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (مولوی محمد ابوالخیر از بنارس)

ضروری اطلاع جن اصحاب کی قیمت اخبار ختم ہے ان کے نمبر خریداری اخبار ہذا کے صہ ۱۳ پر درج ہیں۔

بقیہ متفرقات

عجیب چوری درس شنانی کے قرآن مجید مسجد مبارک میں رکھے رہتے ہیں۔ ۲۴ جنوری کو دن کے ۱۰-۱۱ بجے کے درمیان ایک شخص مسجد میں آیا۔ میدان خالی پاکر تالا توڑ کر اچھے اچھے قرآن مجید نکال کر اپنے کپڑے میں ایک بھاری گٹھڑی باندھ کر لے جانے لگا تھا کہ مسجد سے ملحق مکان سے ایک عورت نے دیکھ کر چور چور کی آواز دی۔ چور مارے خوف کے گٹھڑی چھوڑ کر بھاگ گیا۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

اہالی مسجد خبردار!

بذمہ فتوی فنڈ ۱۲ - آمد ۱۲۔ بقایا بذمہ فتوی فنڈ ۱۲

غریب فنڈ بقایا فنڈ صہ عنہ محمد اسحق دہلی سے عنہ محمد عالم کوٹلی لوہاراں ۲ عنہ کریم بخش سرسنگہ سے میزان عنہ سائل عنہ و عنہ کے نام ایک ایک سال اور سائل عنہ کے نام ۹ ماہ کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا ۱۱۰

اصحاب خیر اس فنڈ کی امداد فرمائیں تاکہ غریب نادار سائلین کے نام اخبار جاری کیا جاسکے۔

عید آنہ فنڈ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ سے

یاد رفتگاں اس ہفتہ مندرجہ ذیل حضرات کے انتقال کی اطلاع برائے اشاعت موصول ہوئی ہے:

(۱) سید آل رسول صاحب ساکن چک ۱۲۲ ضلع ملتان
(۲) مولوی محمد ابونعیم صاحب کیف متعلم جامعہ رحمانیہ بنارس
(۳) حاجی محمد علی صاحب والد جناب مقبول حسن صاحب بہادر پوری۔ ناظرین ان مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم۔

ضرورت مدرس مدرسہ زبیدیہ دہلی کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو علم منقول ومعقول، وعظ وخطابت وغیرہ کی کافی مہارت رکھتے ہوں اور طلباء کو بخوبی درس دے سکتے ہوں۔ درخواستیں اس پتہ پر آنی چاہئیں:- مولوی عبدالمتین انبالوی۔ گلی ہینگا بیگ۔ پھاٹک حبش خان دہلی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲۔ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۱ھ

قیامت اسلامیہ اور فرقہ بہائیہ

مسئلہ قیامت اسلام میں لاریب متفقہ عقیدہ چلا آرہا ہے۔ ناظرین آگاہ ہونگے کہ فرقہ بہائیہ (متبعین شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت و رسالت) کہتے ہیں کہ قیامت سے شیخ بہاء اللہ کی بعثت مراد ہے۔ اس مبحث پر اہلحدیث نے کئی ایک مقالے لکھے۔ جن کے جوابات بھی فریق ثانی نے دیئے۔ مگر یہ جوابات اسی قسم کے تھے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو ملا تھا۔ بالاجمال واقعہ یہ ہے کہ

خدا کی ہستی کے متعلق ایک منکر خدا بادشاہ کے ساتھ آپ کی گفتگو ہوئی۔ آپ نے خدا کی ہستی پر یہ دلیل پیش کی کہ وہ زندگی بخشتا اور مارتا ہے۔ منکر خدا نے کہا یہ کام تو میں کرتا ہوں کہ لوگوں کو زندگی دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ شخص معاندانہ رنگ میں گفتگو کر رہا ہے۔ اس لئے بقاعدہ علم مناظرہ حضرت ممدوح نے اس کے جواب الجواب پر توجہ نہ فرمائی بلکہ ایک اور اصرح دلیل پیش کر دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا سورج کو مشرق سے چڑھاتا ہے۔ تو اگر واقعی معبود ہے تو اس کو مغرب سے چڑھا دے

یہ آیت ہمیں علم مناظرہ کا سبق دیتی ہے کہ جہاں مخالف کو دیکھیں کہ وہ بے سمجھی یا ضد سے ہماری پیش کردہ دلیل میں الجھن ڈالتا ہے تو جواب الجواب پر توجہ نہ کریں۔ بلکہ دوسری دلیل پیش کر دیں۔ جس میں اس کو کلام کی گنجائش نہ ہو۔

اسی بنا پر ہم نے اس مبحث کی سابقہ دلیلوں پر بحث کو چھوڑ کر (جن کے جواب الجواب بھی ہو سکتے تھے) ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء کے "اہلحدیث" میں ایک اصرح آیت پیش کر کے صاف لکھ دیا تھا کہ اصل مبحث کی یہی ایک لائن ہے۔ اس آیت (یا ان آیات) کے مطابق ہم قیامت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ فرقہ بہائیہ کے افراد بھی اگر عربیت کی روشنی میں قرآن مجید کی تفسیر کرنا صحیح اصول جانتے ہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو ان آیات کو شیخ بہاء اللہ کی بعثت پر منطبق کر کے دکھائیں۔ ۱۷۔ اکتوبر کے اہلحدیث میں ہم نے سورہ واقعہ کی ابتدائی آیات پیش کی تھیں۔ جو مکرر درج ذیل ہیں:۔

اذا وقعت الواقعة ۝ ليس لوقعتها كاذبة ۝ خافضة رافعة ۝ اذا رجت الارض رجا ۝ وبست الجبال بسا ۝ فكانت هباء منبثا ۝ وكنتم ازواجا ثلثة ۝ فاصحب الميمنة ما اصحب الميمنة ۝ واصحب المشئمة ما اصحب المشئمة ۝ والسبقون السبقون ۝ اولئك المقربون ۝ في جنت النعيم ۝ ثلة من الاولين ۝ وقليل من الاخرين ۝ على سرر موضونة ۝ متكئين عليها متقبلين ۝ يطوف عليهم ولدان مخلدون ۝ باكواب واباريق وكاس من معين ۝ لا يصدعون عنها ولا ينزفون ۝ وفاكهة مما يتخيرون ۝ ولحم طير مما يشتهون ۝ وحور عين ۝ كامثال اللؤلؤ المكنون ۝ جزاء بما كانوا يعملون ۝ لا يسمعون فيها لغوا ولا تاثيما ۝ الا قيلا سلما سلما ۝ واصحب اليمين ما اصحب اليمين ۝ في سدر مخضود ۝ وطلح منضود ۝ وظل ممدود ۝ وماء مسكوب ۝ وفاكهة كثيرة ۝ لا مقطوعة ولا ممنوعة ۝ وفرش مرفوعة ۝ انا انشانهن انشاء ۝ فجعلنهن ابكارا ۝ عربا اترابا ۝ لاصحب اليمين ۝ ثلة من الاولين ۝ وثلة من الاخرين ۝ واصحب الشمال ما اصحب الشمال ۝ في سموم وحميم ۝ وظل من يحموم ۝ لا بارد ولا كريم ۝ (پ ۲۷۔ سورہ واقعہ)

اہلحدیث جو ناظرین ان آیات کا ترجمہ نہیں جانتے وہ ۱۷۔ اکتوبر کا اہلحدیث اپنے سامنے رکھ لیں۔ ان آیات کو پیش کر کے ہم نے حسب ذیل نتیجہ نکالا تھا، اس سورہ مبارکہ کے پہلے حصے میں فنائے عالم

کا ذکر ہے - اور دوسرے حصے میں انسانوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے - ان کے نام بھی خدا تعالےٰ نے خود ہی تجویز فرما دئیے ہیں یعنی السابقون - اصحاب المیمنہ اور اصحاب المشئمہ - پھر ان کے انعام واکرام کا ذکر فرمایا ہے کہ سابقون جو سپیشل کلاس میں ہیں ایسی ایسی نعمتوں میں ہونگے - دوم درجے پر اصحاب المیمنہ ہونگے - ان دو گروہوں کے علاوہ تیسرا گروہ اصحاب الشمال کا ہے - جو ایسے ایسے عذابوں میں مبتلا ہونگے بغیر ایچ پیچ کے یہ حقیقت آیت کے محض لفظی ترجمے سے ثابت ہوتی ہے -

(اہلحدیث ۱۷ - اکتوبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۶)

اس صاف اور صریح فرمان خداوندی کی جو قدر کی گئی ہے - مجھے اس سے بہت رنج ہوا - کیونکہ اس سے بہائیہ کے حق میں میرے نیک گمان کو بہت صدمہ پہنچا - اس سے پہلے میرا خیال تھا کہ یہ لوگ قرآن مجید کو دل سے کتاب اللہ مانتے ہیں اور شیخ بہاء اللہ کو ماننے میں غلط فہمی میں مبتلا ہیں - مگر جواب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ غلط فہمی میں نہیں بلکہ ضد میں مبتلا ہیں - (الی اللہ المشتکیٰ)

اب اگر سوال ہو کہ ہم ایسے لوگوں کو جواب کیوں دیتے ہیں اور دوسرے علماء کی طرح خاموش کیوں نہیں رہتے - تو اس کا جواب یہ ہے کہ موجودہ اور آیندہ نسلیں یہ نہ سمجھیں کہ اگر ایسے مضامین غلط ہوتے تو علماء ان کا جواب ضرور دیتے -

دوسری وجہ وہی ہے جو بنی اسرائیل میں سے فرقہ ناصحہ نے پیش کی تھی - یعنی مَعۡذِرَۃً اِلٰی رَبِّکُمۡ وَلَعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ ط

پہلے ہم ناظرین کے سامنے بہائیہ کا جواب پیش کرتے ہیں - آپ نے جواب سے پہلے ایک سنہرہ فقرہ لکھ دیا ہے - جس کو دیکھ کر ہمارے مونہہ سے بے ساختہ نکلا ؏

اے وقتِ تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

آپ ایک سرخی لکھتے ہیں :-

"لغت عرب کے مطابق آیات کے معانی"

اس کے ذیل میں لکھتے ہیں :-

" اب ہم ان آیات کو لیکر جنہیں فاضل مدیر اہلحدیث نے فنائے عالم کے ثبوت میں پیش کیا ہے - لغت عرب کے مطابق ان کے معانی لکھتے ہیں - وہ آیات یہ ہیں :-

(۱) فاذا نفخ فی الصور نفخۃٌ واحدۃٌ وحملت الارض والجبال فدکّتا دکّۃً واحدۃً (حاقہ) (اہلحدیث ۲۰ جون ۱۹۴۱ء)

(۲) اذا رجّت الارض رجًّا وبُسّت الجبال بسًّا فکانت ھباءً منبثًّا (واقعہ) (اہلحدیث ۱۷ - اکتوبر ۱۹۴۱ء)

(۳) ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربّی نسفا فیذرھا قاعا صفصفا لا تریٰ فیھا عوجًا ولا امتا (پ ۱۶ - ع ۱۵) (اہلحدیث ۲۶ ستمبر ۱۹۴۱ء)

(۴) انا لجاعلون ما علیھا صعیدا جرزًا (پ ۱۵ - ع ۱۳) (اہلحدیث یکم نومبر ۱۹۴۱ء)

اب ہم ان آیات مبارکہ کے معانی و مطالب لغت عرب کے ماتحت لکھتے ہیں -

(۱) جب ایک بار صور پھونکا جائے گا اور مٹی اور پہاڑ اٹھائے جائینگے - لادے جائیں گے تو دونوں کوٹ کر یکساں ہموار کر دئیے جائیں گے - نرم و خوش آیند بنا دئیے جائیں گے اور اُن پر آدمیوں کی آبادی زیادہ ہو جائے گی -

(۲) دوسرے پہلو سے یہ معنی ہوئے -

جب ماتحت لوگ اور سرداران قوم اپنی اپنی جگہ سے اٹھائے جائینگے - ان کی قوت توڑ دی جائے گی - سلاطین اور علماء اپنی جگہ سے گرا دئیے جائیں گے - احکام شریعت سابقہ زائل ہو جائیں گے - چنانچہ یہ واقعات آج کل دنیا کی نظر کے سامنے ہیں - ہمارے دیکھتے دیکھتے کتنے بادشاہ گر گئے - شریعت اسلام کے احکام زائل اور ساقط العمل ہو گئے - روزبروز یہ واقعات شدت حاصل کرتے جارہے ہیں "

(پیامبر دہلی بابت دسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۲۵-۲۶)

اہلحدیث خدا را انصاف کیجئے کہ ان دو ترجموں میں سے کونسا ترجمہ لغت عرب کے مطابق ہے - پہلے ترجمہ میں لغت عرب کا کسی قدر لحاظ رکھا گیا ہے گو اس میں بھی ایجاد بندہ کو دخل ہے - مگر دوسرا ترجمہ تو مجازی بھی نہیں بلکہ بالکل من گھڑت ہے - کیونکہ مجاز مراد لینے کے قواعد علم اصول میں مقرر ہیں یہاں ان میں سے کوئی نہیں پایا جاتا - یعنی پہاڑوں سے سلاطین، علماء اور احکام شریعت مراد لینا کسی طرح لغت عرب کے موافق نہیں ہے -

تمثیل ہماری تحقیق یہ ہے جس پر ہم علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ قادیانی تحریک بہائی تحریک کی فرع ہے - ہم نے اپنا یہ دعویٰ ایک مستقل رسالے کی صورت میں ثابت کر دیا ہے - جس کا نام ہے "بہاء اللہ اور مرزا"[1] - یہاں بھی ایک مثال پیش کرکے ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں -

حدیث شریف میں مسیح موعود کے نزول کا مقام دمشق صاف لفظوں میں آیا ہے مگر قادیانی تحریک کے بانی کہتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے - کیا ہم اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوسکتے ہیں یا اسکو استاد ذوق کے اس شعر کا مصداق سمجھنے میں حق بجانب ہیں ؎

وہ کہیں کون ہے چتون پہ ہمارے مفتوں
میں کہوں میں تو کہیں میں کی چھری گردن

حیرت ہے کہ اس قسم کے مدعیان علم کلام حضرات اپنی خام دلیلوں پر اتنا یقین کیوں رکھتے ہیں کہ فریق مخالف بھی ان کو مان جائیگا -

ناظرین کرام! بہائی رسالہ کے مدیر صاحب دوسرے معنی کو مان بھی لیں تو بھی اُن کا مدعا

---

[1] قیمت ۶ر مع محصول ڈاک ۸ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ثابت نہیں ہوسکتا - کیونکہ بہاء اللہ کی بعثت کے زمانہ میں نہ سلاطین گرے تھے نہ علماء - بہاء اللہ کے ساتھ پہلا تعلق ایرانی بادشاہ کو تھا - جس نے ان کو جلاوطن کیا تھا وہ تو بحال رہا - اب سو برس کے بعد آنے والے واقعات کو ان کی بعثت سے ملانا اس مصرع کا مصداق ہے ؏

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی

ہماری پیش کردہ دوسری آیت کے معنی جو فرقِ ثانی نے کئے ہیں وہ بھی قابلِ شنید ہیں - آپ فرماتے ہیں :-

(۱) "جب زمین کو ہلا کر اُکھیڑا جائے گا - اسکے ورد انٹے بنائے جائیں گے - اور پہاڑوں کو پھوڑ کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے اور باریک ذرے کردئیے جائیں گے - کسی چیز میں لتھیڑ کر زمین سے ہموار کردئیے جائیں گے - جیسے پہاڑ سے پھوٹے ہوئے پتھروں کو ڈامر یا سیمنٹ میں لتھیڑ کر سڑکوں اور تعمیرات میں لگا رہے ہیں سیمنٹ خود پہاڑ کے پتھروں سے بنتی ہے - ان پہاڑوں کے ٹکڑے مال کی طرح مختلف شہروں میں بھیجے جائینگے اور جگہ جگہ کردئیے جائیں گے ! جیسا کہ آج کل بڑے زور سے یہ کام ہو رہا ہے ایسا کہ دنیا کی آنکھ نے آج تک اس شان سے یہ کام کبھی ہوتے ہوئے نہ دیکھا تھا"

(۲) دوسرے پہلو سے یہ معنی ہوئے کہ ماتحت اور پست لوگ عوام مضطرب ہونگے اور بڑے بڑے لوک ہانکے جائینگے - چنانچہ اس زمانہ میں کتنے بلوشاہ ہانک دئیے گئے اور آئندہ بھی ہانکے جائینگے - ابھی تو ابتدائے قیامت ہے - آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"

(پیامبر دہلی ص۲۶)

اس جگہ بھی ان دو ترجموں میں سے پہلے ترجمہ میں کسی قدر عربیت کا لحاظ رکھا گیا ہے مگر دوسرا ترجمہ تو بالکل ایجادِ بندہ ؎ ہے -

تیسری آیت کے دونوں ترجمے بھی قابلِ شنید ہیں - آپ لکھتے ہیں کہ :-

(۱) "تجھ سے پہاڑوں کی نسبت دریافت کرتے ہیں - ان سے کہہ دو کہ میرا رب پہاڑوں کو اکھیڑ دیگا - اور ان کی جگہ سے ہٹا دیگا - سو ان اکھڑے ہوئے اور اٹھائے ہوئے پہاڑوں کو ایسی برابر جگہ بنا دیگا - جس میں اونچ نیچ گڑھے اور بل پڑے ہوئے دکھائی نہ دینگے - چنانچہ موجودہ تمدن و تعمیرات میں ان باتوں کا مشاہدہ ہو رہا ہے -

(۲) دوسرے پہلو سے یہ معنی ہوئے کہ یہ بڑے بڑے لوگ جو دعوتِ حق کی راہ میں حائل ہیں یہ کیسے ہٹیں گے - جواب میں فرمایا میرا رب انہیں جڑ سے اکھیڑ دیگا اور زائل کردے گا پھر انہیں کو ہموار بنا دیگا - ان کے سب بل نکال کر سیدھا کر دیگا - ان میں ٹیڑھا پن نہ رہے گا - وہ نہ ذلت سے کسی کے سامنے سر جھکائیں گے نہ تکبر سے سر اٹھائینگے تمام اعمال میں طریقِ مستوی پر ہونگے - چنانچہ ان الفاظ کے ساتھ آیت میں فرماتا ہے -

یومئذٍ یتبعون الداعی لاعوج له

اُس دن وہ راست کار داعی کی پیروی کرینگے"

(پیامبر دہلی ص۲۷)

اہلحدیث | یہاں بھی پہلے ترجمہ میں عربیت کا کچھ لحاظ رکھا گیا ہے - جو دوسرے میں نہیں ہے -

ناظرین کرام ! | ہم اس سارے قضیہ کی ایک مثال پیش کرکے اہلِ انصاف سے دادِ حق چاہتے ہیں - کوئی شخص کہتا ہے رأیت اسدًا - ایک شخص اس کا ترجمہ کرتا ہے - میں نے ایک شیر دیکھا جو بالکل لفظی ترجمہ ہے - دوسرا کہتا ہے کہ میں نے ایک بہادر آدمی دیکھا - عربی بلکہ ہر ایک زبان کا قاعدہ ہے "علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ" یعنی مجاز وہاں مراد ہوگا جہاں حقیقت محال ہوگی - اس قانون کے ماتحت اس مثال کا پہلا ترجمہ ہی صحیح ہوگا دوسرا نہیں - کیونکہ شیر درندہ جانور کا دیکھنا محال نہیں ہے - اور مجاز کا قرینہ بھی نہیں ہے - اس لئے بہادر آدمی مراد لینا صحیح نہ ہوگا -

علوم عربیہ کی پابندی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ جہاں کسی لفظ کے حقیقی معنی اور مجازی معنی میں مقابلہ ہو وہاں حقیقت مقدم ہوگی - پس بہائی مدیر کے دونوں ترجموں سے جو ترجمہ حقیقی ہے وہی مراد خداوندی ہوگا - دگر ہیچ - اور اسی کے مطابق ہمارا اعتقاد ہے -

حکیم نورالدین صاحب | قادیانی خلیفہ اول نے اسی اصول کے ماتحت نصوص الٰہیہ میں بلا قرینہ مجاز لینے والوں کو ملحد اور گمراہ قرار دیا ہے - (مکتوب نوری ملحقہ بکتاب ازالۂ اوہام مولفہ مرزا صاحب)

حیرت ہے کہ یہ لوگ علم کلام کے مدعی ہیں اور میدان کلام میں شہسواروں کی طرح آتے ہیں - لیکن اتنا بھی انصاف نہیں کرتے یا نہیں سمجھتے کہ مخالف کا ترجمہ حقیقی ہے اور ہمارا ترجمہ مجازی بلا قرینہ - پھر ہم اپنے مخالف کو کیونکر اپنا مجازی ترجمہ منوا سکتے ہیں - حالانکہ حقیقت اسکی جانب ہے -

بہائی اور قادیانی دوستو ! | ؎

ہٹ چھوڑئیے بس اب سرِ انصاف آئیے
انکار ہی رہیگا میری جاں کب تلک

(باقی باقی)

اہلحدیث سب حدیثوں کو مانتے ہیں

(۳)

اخبار الفقیہ میں ایک مضمون نکلا ہے - جس کا عنوان ہے "وہابی اہل حدیث نہیں بلکہ مخالف حدیث ہیں" اہلحدیث مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء اور ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء میں دو نمبر مع جواب درج ہوچکے ہیں - آج تیسرا نمبر ہے - جس کے متعلق الفقیہ کے الفاظ یہ ہیں :-

"حدیث چہارم

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال

؎ یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے ؟ (اہلحدیث)

؎۲ یہ آیت کا ترجمہ نہیں بلکہ ایجادِ بندہ ہے - (اہلحدیث)

بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم اذ اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری ص۱۰۴۱)

(ترجمہ) یعنی ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ دیا گیا میں جوامع الکلم اور مدد دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور میں سویا ہوا تھا - اور میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے - یہ حدیث بخاری ص۱۰۳۹ میں بھی ہے۔

(الفقیہ امرتسر ۲۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | ہم بفضلہ تعالیٰ اس و دیگر حدیثوں کے اس حدیث کو بھی مانتے ہیں مگر معترض کی پارٹی جو اس میں اپنے غلط خیالات داخل کرتی ہے اُنہیں نہیں مانتے - مثلاً یہ فقرہ کہ میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں؟

اس کے متعلق دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مقولہ میں تمام کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اس کے بعد ہم پوچھتے ہیں۔ آپ نے اس حدیث کا جو مطلب سمجھا ہے۔ اس کے مطابق بتائیے کہ جو فتوحات خلافت راشدہ کے زمانے میں حاصل ہوئیں۔ کیا وہ ممالک حیات محمدیہ میں لوائے اسلام کے ماتحت تھے؟ انتقال پُر ملال کے بعد متصل ہی صدیق اکبرؓ نے اسامہ بن زید کے ماتحت جو فوج بھیجی تھی وہ بھی غیر مفتوحہ ملک کی طرف بھیجی تھی اور وہ فوج جس نے یمامہ فتح کر کے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے اس کی قوم کو شکست دی تھی وہ ملک بھی مقبوضہ اسلام تھا۔ اس کے بعد خلافت اولیٰ نے دمشق تک جو ملک فتح کیا وہ بھی مقبوضہ محمدی تھا جس کو فتح کیا تھا۔ اس کے بعد خلیفہ ثانی کی افواج نے ایران اور مصر وغیرہ جو ممالک فتح کئے وہ سب حقیقتہً مقبوضہ محمدی تھے؟ بہتر ہوتے ذرا علم تاریخ پر نظر ڈال لیجئے یا تاریخ دانوں سے پوچھ لیجئے گا۔

الفقیہ پارٹی کے ممبرو! احادیث کے معنی اور تشریح ایسی غلط کر کے منکرین حدیث کو کیوں قوت دیتے ہو سنئے! اگر آپ حدیث کے صحیح معنی نہیں جانتے تو (معاف فرمائیے!) احادیث کا ذکر کرنے سے خاموش رہئے - اور اگر صحیح معنے جانتے ہیں تو سنئے! اس حدیث کی تشریح دوسری حدیث کرتی ہے - جو صحیح مسلم میں ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری۔

(صحیح مسلم جلد دوسری ص۳۹۵)

یعنی مسلمانوں کا ایک گروہ کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرے گا۔

اسی طرح اور حدیثوں میں ذکر ملتا ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا میری امت کے لوگ جہاد کرنے جا رہے ہیں۔ خدا نے ان سب کو بخش دیا ہے۔ یہ واقعہ امیر معاویہ کے زمانے میں ہوا (بخاری)

حقیقت یہ ہے کہ بعض آئندہ واقعات بطور کشف آنحضرتؐ کو دکھائے جاتے تھے۔ ان کا ظہور اس وقت نہیں ہوتا تھا بلکہ آئندہ کسی زمانے میں مقدر ہوتا تھا۔ جیسے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ یاجوج ماجوج نے سد سکندری میں سوراخ کر دیا ہے - اور ایک رات فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں مصائب دنیا میں بارش کے قطروں کی طرح اتر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کشفی حالات ہوتے تھے نہ حقیقی۔

پس جس طرح ہمارے پیش کردہ واقعات مثالی اور کشفی ہیں اسی طرح آپ کا پیش کردہ واقعہ بھی کشفی اور مثالی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اہل حدیث اس کو مانتے ہیں۔

معترض صاحب! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات سمجھنے کے لئے کتاب حجۃ اللہ البالغہ پڑھا کریں۔ اور ایسے اعتراضات کرنے سے پہلے منکرین حدیث کا خیال بھی رکھا کریں ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

(باقی باقی)

قادیانی مشن

موجودہ جنگ کے متعلق قادیانی ترنگ

مرزائی اخبارات "اہلحدیث" کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں مگر اسی قدر جس سے اپنے حلقہ بگوش قابو میں رہیں۔ جس مؤاخذہ میں پانی مرتا دیکھتے ہیں اسے چھوتے بھی نہیں۔ ان کے مریدوں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ "اہلحدیث" کا اصل پرچہ بھی دیکھ لیا کریں۔ کیونکہ مرزا صاحب کو مخاطب کر کے وہ بزبان حال کہتے ہیں ؎

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جائے
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جائے

موجودہ جنگ کا ذکر مرزائی اخباروں میں بار بار آتا رہتا ہے۔ اس جنگ کو مرزا صاحب کی اس پیشگوئی سے مستنبط کیا جاتا ہے جو زلزلہ شدیدہ کے متعلق ہے اور بخوشی اظہار کیا جاتا ہے کہ یہ جنگ مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔ مگر جب "اہلحدیث" اس دعوے کی تردید میں مرزا صاحب کا اصل کلام پیش کرتا ہے کہ موعودہ زلزلہ عظیمہ (جس کے معنی بھونچال ہوں یا جنگ) مرزا صاحب کی زندگی میں اور ان کے ملک میں آنا چاہئے تھا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۹)

تو اس حوالے کو شیر شیریں کی طرح پی جاتے ہیں نہ اپنے ناظرین تک اس حوالہ کو پہنچاتے ہیں اور نہ اس کا جواب دیتے ہیں۔ یہ وصف اُس معزز اور شریف قوم کا ہے جس کو مخاطب کر کے جناب باری نے فرمایا ہے:-

تبدونھا وتخفون کثیرا

(کلام الٰہی کا کچھ حصہ ظاہر کرتے ہو اور بڑا حصہ چھپا لیتے ہو)

[illegible] ابوطالب کو یا عم قل لا الہ الا اللہ [illegible] یا ابت [illegible] روایت سعید بن [illegible] طبری نے نقل کئے ہیں یہ ہیں۔ [illegible] لا تعصنی [illegible]

حدیث مذکور کا ماحصل ترجمہ یہ ہوا [illegible] حضرت ابراہیم کا اپنے باپ [illegible] کا سامنا قیامت [illegible] ہوگا۔ ابراہیم ان کو اپنی دنیوی نصیحت یاد [illegible] گے وہ کہیں گے کہ آج جو کہوگے مانوں گا۔ ابراہیم کہیں گے بار الٰہا تیرا [illegible] وعدہ ہے کہ مجھے قیامت میں رسوا نہ کریگا میرا باپ رحمت سے دور کر دیا گیا ہے اس سے زیادہ اور میری رسوائی کیا ہوگی ؟ اللہ فرمائیگا کہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے آخر وہ جہنم میں ڈالدیئے جائینگے۔

قرآن پاک میں اگر ایک ہی آیت سورہ انعام والی (لابیہ آذر) ہوتی تو تاویل مذکور کی کچھ گنجائش نکل آتی۔ متعدد مقالوں میں یہی لفظ اب آیا ہے۔ کہیں بھی لفظ عم نہیں بولا گیا ہے۔

وما کان استغفار ابراھیم لابیہ (توبہ) الا قول ابراھیم لابیہ (ممتحنہ) اذ قال لابیہ یا ابت (مریم) قال لابیہ وقومہ (انبیاء و شعراء و صافات و زخرف) واغفر لابی انہ کان من الضالین (شعراء) ربنا اغفرلی ولوالدیّ (ابراہیم)

یہاں ایک قرأۃ میں والدی مفرد بھی پڑھا گیا ہے اور یہ قرأۃ موافق ہے آیت واغفر لابی کے۔ دیکھئے یہاں اب کی جگہ والد کا لفظ ہے جو چچا کیلئے مستعمل نہیں ہوتا۔ جس طرح ابراہیمؑ نے آذر کو فرمایا تھا یا ابت لم تعبد ما لا یسمع الخ (مریم) اسی طرح ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ نے حضرت ابراہیم کو کہا تھا۔ یا ابت افعل ما تؤمر (صافات) اور یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ سے کہا تھا یا ابت انی رأیت (یوسف) اور بنات شعیب نے حضرت شعیبؑ کو کہا تھا۔ یا ابت استأجرہ (قصص) ان سب مقامات میں حقیقی معنے باپ کے ہی ہیں۔ اسی طرح و ابونا شیخ کبیر۔ ان ابی یدعوک (قصص)۔ ابوھما صالحا (کہف) ما کان ابوک امرأ سوء (مریم) اور سورہ یوسف میں ابی۔ ابانا۔ ابوھم۔ اباہ۔ ابیکم۔ اباکم۔ اباھم۔ ابیھم۔ ابیہ۔ لہ ابا۔ بارہا آیا ہے۔ کہیں بھی چچا کے معنے نہیں ہیں قیامت کے احوال میں فرمایا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ (عبس) دوسری جگہ اَب کی جگہ والد آیا ہے۔ ولا مولود ھو جاز عن والدہ شیئا (لقمان) مختصر اینکہ جب قرآن میں ہی اب کی جگہ والد آگیا ہے تو چچا کے معنے کی تو مطلقاً گنجائش نہیں رہی۔ اسی طرح حدیث میں ایک جگہ ابی الابعد ہے تو دوسری روایت میں والدی موجود ہے کما مر۔ حضرت آدم کو انت ابونا بھی اسی لئے کہیں گے کہ سلسلۂ والد کی وہ آخری کڑی ہیں۔ لیکن چچا یا تایا تو کسی طرح بھی والد نہیں ہوسکتے

ازالۂ شبہ اگر کوئی کہے کہ حدیث میں آیا ہے العم والد (جامع صغیر ص۵۸ ج ۲) الخالۃ والدۃ (ایضا ص۱۰ ج ۲)۔ جلیل القدر تابعی محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں الخال والد والعم والد (مسالک ص۲۶) تو میں کہونگا کہ اولاً ہر دو روایات مذکورہ مرسل بھی ہیں اور ضعیف بھی جس کی تصریح خود سیوطی نے جامع صغیر کے صفحات مذکورہ پر کر دی ہے ثانیاً العم والد کے معنے ہیں العم کالوالد فی وجوب الاحترام (سراج منیر عزیزی شرح جامع صغیر ص۲۸۴ ج ۲) الخالۃ کالوالدۃ فی استحقاق الحضانۃ (سراج ص۲۶ ج ۲) چنانچہ ترمذی و ابن ماجہ میں صاف آیا ہے۔ الخالۃ بمنزلۃ الام (جامع صغیر ص۱۰ ج ۲) یہی مطلب قرظی کے قول کا ہے الخال کالوالد والعم کالوالد فی وجوب الاحترام۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ چچا ماموں، خالہ کی عزت باپ ماں کی طرح کرنی چاہئے نہ کہ چچا، ماموں کو والد ہی کہا جاتا ہے۔ اور نہ خالہ کو والدہ کہا جاتا ہے۔ لفظ والد اور والدہ کا اس سے آنا ہے۔ فاندفع ما اورد۔ رہ گیا لفظ ابن کا تو واضح ہو کہ یہ لفظ اصطلاح عرب میں ولد کے معنے کے علاوہ مربوب اور خادم کے معنے میں بھی بولا جاتا ہے۔ امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں۔ ویقال لکل ما یحصل من جھۃ شئ او من تربیتہ او بتفقدہ او کثرۃ خدمتہ لہ او قیامہ بامرہ ھو ابنہ۔ (ص۶۱) چونکہ عبد المطلب نے اپنے پوتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی تھی۔ اس لئے آپ نے انا ابن عبد المطلب فرمایا تھا۔ اس کے بعد چونکہ ابوطالب نے آپ کی پرورش کی۔ اس لئے انہوں نے ابنی تقتلونہ ھذا کہا تھا۔ حسن علیہ السلام نے چونکہ تمام کمال آپ کی زیر تربیت حاصل کیا تھا۔ اس لئے آپ نے ان کی شان میں ان ابنی ھذا سید فرمایا تھا۔ (بخاری))۔ انس رضی اللہ عنہ دس سال تک آپ کی زیر تربیت و خدمت رہے تھے۔ اس لئے ان کو بھی آپ نے یا بنی ذلک من سنتی ارشاد فرمایا تھا۔ (ترمذی) پس ابن کے معنے کی طرح والد کے معنے کو عام سمجھنا صحیح نہیں ہے۔

اقوال مفسرین (۱) اخبار اہلحدیث ۲۱ نومبر ص۹ میں حضرت ابن عباس سے بسند ضعیف نقل کیا گیا ہے کہ والد ابراہیم آزر نہ تھے (مسالک ص۲۵) لیکن اسی مسالک ص۲۸ میں ابن عباس سے بسند صحیح جو منقول ہے اُسے مدعی کے خلاف سمجھ کر چھوڑ دیا گیا اور وہ یہ ہے اخرج ابن ابی حاتم بسند صحیح عن ابن عباسؓ قال ما زال ابراھیم یستغفر لابیہ حتی مات فلما تبین لہ انہ عدو للہ فلم یستغفر لہ یعنی ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابراہیم اپنے باپ کے لئے استغفار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ مرگئے۔ پس جب ابراہیمؑ پر واضح ہوگیا کہ ان کا باپ خدا کا دشمن ہو کر مرا ہے تو دعائے

عہ بلا تعذر حقیقت ؟ (اہلحدیث)

عہ مثل ابویوسف ابوحنیفہ رح (اہلحدیث)

عہ بجار الا بحقیقۃ (اہلحدیث)

مغفرت نہیں کی۔ اس اثر صحیح کے آگے اثر ضعیف مذکورہ مردود ہے۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ حضرت علی رضہ کے اثر میں استغفر ابراھیم لابویه وارد ہوا ہے۔ (مسند ابی داؤد طیالسی ص۲) معلوم ہوا کہ ابراہیمؑ نے ماں باپ دونوں کے لئے استغفار کیا تھا نہ چچا اور چچی کے لئے۔

(۲) مجاہد سے سیوطی نے نقل کیا ہے کہ آزر ابراہیمؑ کا باپ نہیں تھا (مالک ص۲۶۔ اہلحدیث حوالہ مذکورہ) لیکن سیوطی نے یہ نقل نہیں کیا کہ پھر آزر کون تھا؟ سنئے! مجاہد کا پورا مقولہ یہ ہے۔ آزر لم یکن بابیه انما هو صنم (تفسیر ابن جریر ص۱۲۶ ج ۷) یعنی آزر بت کا نام تھا۔ کیا "ابن عباس سے تیس دفعہ قرآن پڑھنے والے" کی یہ بات ماننے کے قابل ہے؟ سنئے مجاہد اخذ عن اهل الکتاب ہیں تہذیب التہذیب میں ہے کانوا یرون انه یسال اهل الکتاب (جلد دہم) لہذا ان کی تفسیر غیر معتبر ہے۔ اور ان کی ایسی تفسیر سے ابن عباس کے ضعیف اثر کے ضعف کا جبر کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

(۳) ابن جریج شاگرد ہیں مجاہد کے اور مجاہد کا حال ابھی معلوم ہو چکا ہے تو ابن جریج کا حال تفسیر میں جو ہوگا وہ ظاہر ہے۔ اسی واسطے امام مالکؒ نے فرمایا ہے۔ کان ابن جریج حاطب لیل (تہذیب التہذیب ج۶) ابن جریج (بھی سیوطی کی طرح) حاطب لیل[۱] ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا استمتع ابن جریج بسبعین امرأة (حوالہ مذکورہ)

(۴) پھر سدی کا قول مسالک ص۲۶ سے اہلحدیث میں مثل اقوال مذکورہ بالا نقل کیا گیا ہے۔ لیکن ابن جریر نے اس کے خلاف سدی سے نقل کیا ہے کہ اسم ابیه آزر (تفسیر طبری ص۱۴۵ ج ۷) کہ آزر ابراہیم کے باپ کا نام تھا۔ اب سدی کی یہ بات مانی جائے یا وہ؟ اسی لئے تو امام شعبی سدی کی بابت کہا کرتے تھے قد اعطی حظا من جهل بالقرآن (تہذیب جلد اول) یعنی بے شک سدی کو قرآن سے جاہل رہنے کا حصہ عظیم ملا ہے۔

(۵) محمد بن کعب قرظی کے قول کا صحیح مطلب اوپر بیان ہو چکا۔ هذا والله الموفق۔ (باقی)

[۱] اندھیرے میں لکڑیاں جمع کرنے والے کو حاطب لیل کہتے ہیں کیونکہ لکڑیوں میں گیلی سوکھی کی تمیز نہیں ہو سکی۔ (اہلحدیث)

چتر ویدانوکرمنی

(مرتبہ جناب مقصود حسن صاحب خیف چتر ویدی)

(پ۲۶۔ دسمبر ۱۹۳۲ء کے بعد)

(۷) منڈل ۱۰ سوکت ۳۰۔ سوم کی طیاری کے لئے مقدس پانیوں کا لایا جانا۔

(۷ و ۸ و ۹) منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۶ و ۹۴ و ۱۷۵۔ سوم رس نکالنے کے سل بٹے۔

(۱۰) سوم کے نشہ میں اندر دیوتا (یا آتما) کی تقریر۔

متفرق مضامین کی ساتویں قسم میں وہ نو گیت شامل ہیں جن کا تعلق شادی اور امور متعلقہ سے ہے، حسب ذیل ہیں:۔

(۱) منڈل ۱۔ سوکت ۱۷۹ لوپامدرا اور اس کے خاوند رشی اگستیہ کی گفتگو دوران ریاضت میں ہم صحبت ہونے کی بابت۔

(۲) منڈل ۷ سوکت ۵۵۔ دوسروں کو نیند میں لانے کا گیت۔

(۳) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۰۔ یمی دیبی کا مکالمہ اپنے سگے بھائی یم دیوتا سے۔ یمی کی طرف سے عشق و محبت کا اظہار اور یم کا انکار۔

(۴) منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵۔ سورج کی بیٹی کی شادی اور شادی بیاہ کی رسومات کا مفصل ذکر۔

(۵) منڈل ۱۰۔ سوکت ۹۵۔ پرورواا اور اروسی کی محبت کی داستان۔

(۶) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۰۹۔ برہمن کی بیوی کو برہمن کو واپس کر دینے کی فضیلت۔

(۷ و ۸) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۴۵ و ۱۵۹۔ سوتوں کی آپس میں لڑائی۔

(۹) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۸۳۔ ایک مرد کا خطاب اپنی بانجھ عورت سے۔

آٹھویں قسم مضامین متفرقہ کی حسب ذیل آٹھ گیتوں پر مشتمل ہے جن میں موتے کی رسوم کا بیان ہے۔

(۱تا ۵) منڈل ۱۰ سوکت ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ اور ۱۳۵ و ۱۵۴۔ ان پانچوں گیتوں میں رسومات مرگ کا بیان ہے۔ (فائدہ) ان کے علاوہ منڈل ۱۰ سوکت ۱۶ میں بھی ان رسومات کا بیان ہے۔ لیکن اس گیت کا شمار ہم نے اگنی دیوتا کی تعریف والے گیتوں میں کرایا ہے۔

(۶) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۵۔ مرحوم آباؤ اجداد کے لئے ایک گیت۔

(۷) منڈل ۱۰۔ سوکت ۵۶۔ مرحوم آباؤ اجداد کا وصل روشنی کی کرنوں سے۔ (فائدہ) جنت کے عیش و نشاط کا بیان منڈل ۹ سوکت ۱۱۳ میں پایا جاتا ہے۔ ہم نے اس فہرست میں اس سوکت کا شمار سوم دیوتا کی تعریف والے گیتوں میں کرایا ہے۔

(۸) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۵۱۔ شرادھ یعنی ایمان یا فاتحہ کا بیان۔

فصل ہشتم

رگ وید کے مضامین گوناگوں قسم نہم و دہم

مضامین متفرقہ کی نویں قسم میں ذیل کے وہ پندرہ گیت داخل ہیں جن کا تعلق دوا یا دعا وغیرہ سے ہے۔

(۱) منڈل ۱۔ سوکت ۱۹۱۔ زہر کا اتارہ اور جھاڑ پھونک

(۲) منڈل ۷۔ سوکت ۵۰۔ زہر اور دوسرے مرضوں کے متعلق

(۳ و ۴) منڈل ۱۰۔ سوکت ۵۷ و ۵۸۔ مردہ یا قریب المرگ شخص کی روح کو واپس بلانا۔

(۵ و ۶) منڈل ۱۰ سوکت ۵۹ و ۶۰۔ راجہ سبندھو کی زندگی اور تندرستی کی بحالی۔

(۷) منڈل ۱۰۔ سوکت ۹۷۔ دواؤں کی جڑی بوٹیوں کی تعریف۔

(۸) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۳۷۔ بیمار کی تندرستی کو بحال کرنے کے منتر۔

(۹) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۵۵۔ بدنصیبی کو دور رکھنے کے بیان میں

خیر یہاں ہم اس کا ذکر اتنا ہی کرکے چھوڑ دیتے ہیں اور آج اسی موضوع پر دوسری طرح سے نظر کرتے ہیں۔ اخبار الفضل میں ایک سرخی یوں نکلی ہے:-

" موجودہ جنگ کا عذاب "

اس مضمون میں مرزا صاحب کی بعثت کو ایک بڑی نعمت قرار دیکر لکھا ہے کہ:

" اللہ تعالےٰ کی اس نعمت غیر مترقبہ کی ناقدری کی گئی۔ جس کی بشارت اس نے تمام نبیوں کے ذریعہ دی تھی۔ آخرکار دنیا میں وہ جہنم بھڑکائی گئی۔ جس کے تصور سے ہی روح کانپنے لگتی ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اس وقت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ اُس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ سو آج کون ایسا سنگدل ہوگا۔ جس پر اداسی نہ چھا گئی ہو۔ یہ عالمگیر جنگ سرکش اور باغی مخلوق کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ آگ تمام جہان کو جلا رہی ہے۔ آن کی آن میں لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے کروڑوں ایکڑ سرسبز و شاداب زمین ریگستان و بنجر بنتی جاری ہے۔ یہ وہ عذاب الٰہی اور آتش دوزخ سلگائی گئی ہے۔ جس کا ظہور ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک کبھی نہیں ہوا۔"

(الفضل قادیان ۱۸ جنوری ۴۲ء ص۳)

اہلحدیث | یہ جنگ کن اقوام میں ہو رہی ہے۔ ان اقوام میں جن کا نام مرزا صاحب نے یاجوج ماجوج رکھا ہے۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

ان یاجوج وماجوج هم النصاریٰ من الروس والاقوام البرطانیة۔

(حمامۃ البشریٰ ص۲۸)

احادیث کی خبروں اور قرآن کی شہادت کی رو سے یاجوج ماجوج اشد ترین مفسدین فی الارض ہیں۔ جن کی باہمی جنگ آیت مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ کے ماتحت واقع ہونی ضروری ہے اور جن کا مقتول ہونا مسیح موعود کے دم سے مقدر ہے۔ (ترمذی وغیرہ) پس یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ ایسی اقوام کی جنگ میں شریک ہوکر لڑنا مذہبی حکم قرار دیا جائے جیسا کہ خلیفہ قادیان کئی دفعہ کہہ چکا ہے۔ (اخبار الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۱ء)

کیونکہ محاربین اقوام یورپ بقول مرزا صاحب کلاں اور حسب عقیدہ مرزائیاں یاجوج ماجوج ہونے کی وجہ سے بدترین قسم کی مفسدین فی الارض ہیں۔ پس خلیفہ قادیان کے حکم کے ماتحت جس فریق کی بھی مدد کی جائے گی وہ فساد کی اعانت ہوگی۔ جس کی بابت ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ؕ

(خدا تعالےٰ فساد کو پسند نہیں کرتا)

پس خلیفہ قادیان اور ان کے اتباع ہم کو بتائیں کہ یہ دو رنگی کیوں اختیار کی جاتی ہے۔ ایک طرف تو اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج کہا جاتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے ان کی شدید جنگ کو مرزا صاحب کے نہ ماننے کی وجہ سے عذاب شدید قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک فریق کو مدد دینے کا فتویٰ بھی دیا جاتا ہے۔ پھر کیا یہ دورنگی سہ رنگی اس شعر کی مصداق ہے ؎

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

علماء حدیث سے ایک علمی سوال

میں ایک دفعہ کسی مسئلہ کی تحقیق کے لئے مرقاۃ شرح مشکوۃ دیکھ رہا تھا کہ اس میں امام ابوعیسیٰ ترمذی کا یہ قول منقول پایا:-

سعادة الرجل خفة لحيته

(مرقاۃ مطبوعہ مصر جلد ۴ باب الترجل)

میں نے ترمذی میں یہ قول بہت تلاش کیا۔ مگر نہ ملا۔ پھر شہر کے مقامی علماء سے دریافت کیا لیکن کوئی پتہ نہ چلا۔ صاحب مشکوۃ کے حق میں غلط گوئی کا گمان کرنا میں نے اپنی جرأت سے بڑھ کر پایا۔ اس لئے علماء حدیث سے استفسار ہے کہ انہوں نے یہ قول کہیں دیکھا ہو یا تلاش کے بعد مل جائے تو بغرض افادہ خاکسار کو اس کی اطلاع دیں۔ (ابوالوفاء)

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

(۲۶)

ازمولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب مبارک پوری
مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڈھ

گذشتہ پرچہ میں مؤطا امام مالک پر وارد کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے آج چوہدری غلام احمد صاحب پرویز کے جدید سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

(مدیر)

چوھدری پرویز صاحب خامہ فرسائی کرتے ہیں۔

" تدوین کتب احادیث کی اس مختصر سی تاریخ سے بہ حقیقت آپ کے سامنے آگئی ہوگی کہ احادیث کی صحیح حیثیت کیا ہے ... آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ خدا جو دین کے مکمل ہونے کی سند قرآن کریم میں بالتصریح فرما دے اور وہ رسول گرامی کہ جن کے بعد قیامت تک کوئی اور رسول نہ آنا ہو وہ دین کے ایسے اہم حصہ کو اسی حالت میں چھوڑ دیتے۔" (حوالہ مذکور)

جواب | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہ کے عملی نمونہ سے حدیث کی صحیح حیثیت ظاہر و آشکارا ہو چکی ہے۔ پرویز صاحب نے تدوین حدیث کی بابت تصویر کا ناتمام اور غیر مکمل رُخ پیش کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کو قطعًا ذکر نہیں کیا کہ احادیث کو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا منصب دیا تھا اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث کو کیا درجہ دیا اور کس منصب پر رکھا۔ اور خلفاء راشدین استدلال و استناد

یا حدیث اور تعلیم سنت کو قرآن کے بعد کس رتبہ پر رکھتے ہیں یہ تصویر کا دوسرا رخ ہے ۔ اس کے عدم ذکر کا سبب یہی ہے کہ یہ امر ان کے مدعا کے صریح خلاف ہے ۔ اور ظاہر ہے کہ جب تصویر کے دونوں رخ سامنے نہ آجائیں۔ حدیث کا مرتبہ واضح نہیں ہوسکتا ۔ اور نہ حدیث کی حیثیت سامنے آسکتی ہے۔ ہماری تحریر سے صحیح حیثیت سامنے آجاتی ہے پرویز صاحب ۔ اور ان کے ہم مشرب اس حقیقت سے ناواقف نہیں۔ اسی لئے لکھتے ہیں:

"جس طرح قرآن کریم محفوظ تھا اگر لوگ نبی اکرم کی احادیث کے الفاظ کو یاد کرلیتے اور وہی الفاظ سینہ بسینہ منتقل ہوتے رہتے یا آنکہ وہ کتابی شکل میں لکھے گئے جاتے تو بھی کہا جاسکتا تھا کہ کتب احادیث کا مجموعہ ایک یقینی چیز ہے۔ لیکن یہ بات بھی نہیں ہوئی۔" (حوالہ مذکور صفحہ ۱۳)

جواب پرویز صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہو ثابت ہوا کہ آپ اسلامی تاریخ اور احادیث کی حقیقت اور ان کی نگہداشت و حفظ کی کیفیت سے بالکل بے خبر ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ احادیث نبویہ عہد رسالت میں برزبان یاد کی جاتی تھیں۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے ۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ (صحابہ کرام) حدیثیں یاد کرتے تھے ۔ اور حدیث رسول اللہ برزبان یاد کی جاتی تھی (ابن ماجہ وغیرہ) اور صحابہ رضی اللہ عنہم بارگاہ نبوی میں صبح و شام حاضری دیا کرتے تھے اسی لئے کہ جو ارشاد و تعلیم نبوی ہو اس کو سیکھیں اور یاد کریں۔ یہ امر تاریخ سے بھی ثابت ہے ۔ پس پرویز صاحب کا یہ عذر لاعلمی و بے خبری پر مبنی ہے (باقی باقی)

سیرۃ المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر

(از مولانا محمد ابو القاسم صاحب سیف بنارسی)

(۳)

گذشتہ دو ہفتوں سے قابل مضمون نگار صاحب حافظ سیوطی کی تصنیفات کے متعلق علماء متقدمین کے خیالات شائع کر رہے ہیں آج اس کا تتمہ اور سیرت المصطفیٰ کے مابہ النزاع مضمون کا جواب درج ہے۔ (مدیر)

متاخرین سیوطی کے بعد جو تسالہین تصانیف سیوطی کو کالوحی من السماء سمجھنے والے علماء (مثل ابن حجر ہیتمی و اسماعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان و من حذا حذوھم) پیدا ہوئے سب نے یہی راگ الاپنا شروع کیا۔ کچھ تو ان کی خوش اعتقادی اور کچھ زہد و تقشف کا حجاب حق و باطل کی تمیز میں حائل ہوگیا۔ ان مواد سے روافض اور مبتدعین کی بن آئی اور ان کو جمع کیا تو اسالہ (مواد) ایک جگہ مل گیا۔ ولیس ھذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام۔

نواب صاحب اتحاف النبلاء میں لکھتے ہیں:۔ "سرمایہ شور وغوغائے اہل بدعت و اہواء از فرقۂ اہل سنت بلکہ از فرق شیعہ غالباً تالیف ایشاں (سیوطی) است کہ از رطب و یابس و غث و سمین ہمہ حصہ وافر دارد" (صفحہ ۲۹۳)

یعنی شیعہ و اہل بدعت کے شور وغوغا کا سرمایہ سیوطی کی ہی تالیفات ہیں جو رطب و یابس سے بھری پڑی ہیں۔

قال فی عون المعبود قد ملأ مؤلف تفسیر روح البیان تفسیرہ بھذہ الاحادیث الموضوعۃ المکذوبۃ کما ھو دابہ فی کل موضع من تفسیرہ بایراد الروایات المکذوبۃ فصار تفسیرہ مخزن الاحادیث الموضوعۃ (صفحہ ۳۶۱ ج ۴)

یعنی اسماعیل حقی نے اپنی تفسیر روح البیان کو ان جھوٹی وضعی حدیثوں سے (جو ایمان و نجات آباء و اجداد پیغمبر علیہ السلام کے ثبوت میں سیوطی نے نقل کی ہیں) اپنی عادت کے مطابق ہر جگہ بھر دیا ہے۔ پس ان کی تفسیر احادیث موضوعہ کا خزینہ بن کے رہ گئی ہے انتہی۔

اشکالات کے جوابات پر نظر

پہلا اشکال[1] حضرت ابراہیم کے باپ سے متعلق اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ لفظ اب سے مراد عم (چچا) ہے۔ (اہلحدیث ۱۴ و ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء)

یہ تو ظاہر اور مسلّم ہے کہ اب کے معنی چچا کے مجازی ہیں نہ حقیقی (اہلحدیث ۲۱ نومبر صفحہ ۸ کالم ۲) سیوطی نے بھی مسالک الحنفاء میں یہ لکھا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ معنی مجازی اسی وقت مراد لئے جاسکتے ہیں جب وہاں حقیقت متعذر ہو۔ مضمون سیرت میں یہ کہیں نہیں دکھایا گیا کہ یہاں پر تعذر حقیقت کیا ہے اور کیوں ہے؟ کیا اللہ اور اس کے رسول نے یہ کہیں بیان کردیا ہے کہ آباء انبیاء پر دوزخ حرام ہے؟ نہیں تو اس کے خلاف نص صریح ملتا ہے۔ صحیح بخاری شریف میں انہیں ابراہیمؑ کے باپ سے متعلق یہ نص صریح موجود ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

یلقی ابراھیم اباہ آزر یوم القیامۃ وعلی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراھیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراھیم یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین (الی) فیلقی فی النار (کتاب الانبیاء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان میں تین مرتبہ لفظ اب آیا ہے۔ کہیں تو آپ لفظ عم بولتے

[1] اشکال اردو میں مذکر ہے۔ مومن خان کہتے ہیں ؎ تیری بابت جب کبھی اشکال نو پیدا ہوا ۔ منہ

* "سیرت المصطفیٰ" کی جدید قسط وصول نہ ہونے کے باعث اس دفعہ شائع نہیں ہوسکی ۔ (اہلحدیث)

ملکی مطلع

جمعیۃ العلماء اور رسالہ ترجمان القرآن

رسالہ "ترجمان القرآن" کے مدیر سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی ایک خاص مقصد پر مسلمانوں کو توجہ دلا رہے ہیں۔ یہ مقصد ایسا ہے کہ کوئی کلمہ گو مسلمان اس سے اختلاف نہیں کرسکتا۔ ہاں اسکے حصول کے ذرائع میں اختلاف کرے تو اور بات ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ انبیاء کرام کے طریق تبلیغ پر کمربستہ ہو جائے۔ اس تبلیغ سے اس کا مقصود یہ ہو کہ دنیا میں مذہبی سیاسی اور اخلاقی حکومت سب خدائی تعلیم کے مطابق ہو۔ یہ مقصد بہت صحیح ہے۔ انبیاء کرام اور ان کے جانشین (خلفائے راشدین) اسی کام کو اپنا مقصود اصلی سمجھتے تھے آج کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو اس کو اصل مقصود نہ سمجھے۔ بعض مسلم جماعتوں کی روش کو مدیر صاحب ترجمان نے اس مقصد کے منافی قرار دیا ہے جمعیۃ العلماء کو بھی اشارۃً انہی جماعتوں میں داخل کیا ہے اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آزادیٔ ہند کو مقدم رکھنے والے پہلا گروہ زیادہ تر علماء اور مذہبی خیالات کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اسی وجہ سے ان کے انحراف پر مجھ کو سب سے زیادہ افسوس ہے۔ ان حضرات نے مذکورہ بالا مشکلات سے خوفزدہ ہوکر یہ خیال قائم کر لیا کہ موجودہ حالات میں اصل اسلامی نصب العین کی طرف براہ راست پیشقدمی نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے انہوں نے اپنی کوششوں کا مقصود یہ ٹھیرایا کہ ہندوستان انگریزی اقتدار سے آزاد ہو جائے" مقصود بدل جانے سے لامحالہ راستہ بھی بدل گیا۔ اسلام کی راہ راست کے تین اجزاء جو میں نے ابتداء میں بیان کئے ہیں۔ ان کا راستہ ہر جزء میں اس سے مختلف ہے"

(ضمیمہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۹)

اہلحدیث ہمارے خیال میں یہ اشارہ صحیح نہیں ہے۔ میں ابتدا ہی سے جمعیۃ العلماء کا ممبر رہا ہوں بلکہ اگر کہا جائے کہ میں اس جماعت کا اول محرک ہوں تو بے جا نہیں ہے۔ میں نے جمعیۃ العلماء کی تحریک کو مدیر صاحب ترجمان کی تحریک کے بالکل موافق پایا ہے۔ لفظی ہیر پھیر کو جانے دیجئے۔ اصل مقصود میں دونوں متفق ہیں۔ میں زبانی دعویٰ نہیں کرتا بلکہ واقعات پیش کرتا ہوں:۔

جمعیۃ العلماء کے جلسہ دہلی میں (جن دنوں کانگرس کا اجلاس بھی وہیں ہوا تھا) میں نے سبجیکٹ کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ آئندہ سوراج کے زمانہ میں مسلمانوں کو اپنا علیحدہ نظام شرعی قائم کرنے کا اختیار ہونا چاہئے۔ دہلی میں بعض ممبروں کی مخالفت کی وجہ سے یہ ریزولیوشن پاس نہ ہوسکا انہوں نے کہا کہ ہم اصل تجویز کے مخالف نہیں بلکہ ہمارا اختلاف اس بنا پر ہے کہ غیر مسلم اس تجویز سے بدک جائیں گے۔ اس کے بعد جب لاہور میں مولنا ابو الکلام آزاد کے زیرصدارت جمعیۃ العلماء کا اجلاس ہوا تو میں نے پھر یہ تجویز پیش کی حسن اتفاق سے اس جلسہ میں مولنا سیالکوٹی بھی شریک تھے انہوں نے میری پرزور تائید کی۔ اور مولنا آزاد کی صدارت نے اس میں مزید قوت پیدا کردی۔ بہرحال یہ ریزولیوشن کافی اکثریت کی تائید سے پاس ہوکر اخبار الجمعیۃ وغیرہ میں شائع بھی ہوگیا تھا۔ اسی اثنا میں میں نے گاندھی جی کو خط لکھا کہ سوراج کے زمانہ میں اگر مسلمان اپنا الگ نظام بنانا چاہیں اس پر آپ کو کچھ اعتراض تو نہیں ہوگا۔ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہر ایک قوم اپنا جداگانہ نظام بنا سکے گی۔

اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء کو اس مقصد کے مخالف سمجھنا میرے خیال میں اپنوں کو بیگانہ سمجھنے کے مرادف ہے۔ پس مدیر صاحب ترجمان مطلع رہیں کہ کوئی کلمہ گو مسلمان اُن کے اس مقصد کے مخالف نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ عرب کا یہ شعر گویا اسی مقصد پر چسپاں ہے ؎

کریم اذا امدحه امدحه والوریٰ معی
واذا ما لمته لمته وحدی

جنگ کی رفتار

مشرق بعید کے محاذ جنگ کی حالت ابھی تک تسلی بخش ہے۔ جاپانی فوجیں چین کے علاوہ بحرالکاہل کے مختلف مقامات پر حملے کر رہی ہیں۔ مثلاً جزائر فلپائن، جزائر شرق الہند، ملایا، سنگاپور اور برما وغیرہ۔ ملایا میں کافی رقبہ پر قابض ہوگئی ہیں ایسا ہی امریکن جزائر فلپائن کا بڑا حصہ ان کے قبضہ میں آگیا ہے۔ اس کے علاوہ بحرالکاہل کے بعض اور جزیروں پر بھی ان کا قبضہ ہوگیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اتحادی فوجیں پسپائی کے وقت تیل کے چشموں کو تباہ کر آئی ہیں۔ اسی طرح برطانوی فوج نے ملایا میں پسپا ہوتے ہوئے ربڑ اور رانگ وغیرہ کے ذخائر کو برباد کر دیا ہے جنوبی برما میں بھی سیام کی فوج داخل ہوگئی ہے۔ جس سے بنگال براہ راست خطرے کی زد میں آگیا ہے۔ جاپان کے وزیر فوج نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اس وقت جاپان ان اڈوں پر حملے کر رہا ہے جہاں سے آسٹریلیا پر آسانی سے بمباری ہوسکتی ہے۔ جاپان کی ہوائی طاقت اس قدر زبردست ہے اگر کافی تعداد میں بمبار ون مشینوں اور ہتھیاروں سے اس کا مقابلہ نہ کیا گیا تو وہ ہمارے شہروں اور صنعتی مرکزوں کو تباہ کردیگا اس وقت آسٹریلیا کا مستقبل ملایا اور ہمارے جزائر شرق الہند سے وابستہ ہے۔ مشرق بعید کی تازہ صورت حالات کے متعلق "ملاپ" لاہور کا

مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ فرمائیں :-

"دور پورب (مشرق بعید) میں جاپان اس وقت مندرجہ ذیل مقامات پر حملے کر رہا ہے :-

(۱) ملایا۔ یہاں اس کی فوجیں سنگاپور سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ (۲) جنوبی برما۔ یہاں سیامی اور جاپانی فوجیں چار مقامات سے جنوبی برما میں داخل ہو چکی ہیں۔ وکٹوریہ پوائنٹ۔ تواے مایا واڈی۔ اور کاکاریک۔ (۳) فلپائن۔ یہاں جنرل میک آرتھر کی فوجیں ابھی تک مقابلہ کر رہی ہیں لیکن قریباً تمام اہم فوجی مقامات پر جاپانیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ (۴) بورنیو اور ساراواک پر قابض ہو کر ڈچ بورنیو کے خلاف جنگ کر رہی ہیں ڈچ بورنیو کے ایک جزیرہ منہاسا پر انہوں نے قبضہ بھی کر لیا ہے۔ (۵) ڈچ ایسٹ انڈیز کے باقی جزیروں سلے بین، نیوگائنا، جاوا اور سماٹرا پر ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ (۶) نیوگائنا کے برطانوی حصے کے قریب نیو برٹین میں ایک شہر رابول میں بھی جاپانی پہنچ چکے ہیں۔ اور (۷) نیوگائنا کے شمال میں بسمارک کے نام سے جزیروں کا جو مجموعہ ہے۔ اس کے آس پاس جاپان کے طیارہ بردار سمندری جہاز گشت لگا رہے ہیں۔

ان تمام حملوں کو ایک ہی بار دیکھئے تو آپ کے سامنے وہ مقصد عیاں ہو جائیگا جسے لیکر جاپانی ہائی کمانڈ یہ حملے کر رہا ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ سنگاپور پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے اپنے گھیرے میں لے لینا اور مشرق یا مغرب سے امداد ملنے والے تمام راستوں کو بند کر دینا۔ جنوبی برما میں آگے بڑھ کر وہ شمالی برما کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ نیوگائنا پر قابض ہو کر وہ آسٹریلیا پر حملہ کر سکتا ہے۔ اور بورنیو کے علاوہ ڈچ ایسٹ انڈیز کے جزائر سلے بین اور جاوا پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ جنگ کے دوسرے مرحلہ میں ہوگا۔ پہلے مرحلہ میں اس کا مقصد صرف سنگاپور کو گھیرنا، اور گھیر کر قبضہ میں لینا ہوگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سنگاپور کی لڑائی بہت لمبی ہوئی۔ اور اگر لڑائی کے اس عرصہ میں برطانیہ اور امریکہ سنگاپور کے اندر کافی ہوائی اور بحری مدد بھیجنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کے لئے نہ صرف سنگاپور پر قبضہ کرنا ناممکن ہو جائیگا بلکہ ملایا، جنوبی برما، بورنیو، فلپائن اور شاید سیام میں اپنے پاؤں جمائے رکھنا بھی۔ اس لئے جہاں ایک طرف اس کی فوجیں ملایا کے مغرب میں سنگاپور کی طرف بڑھ رہی ہیں، اور جنوبی برما پر حملے کر رہی ہیں۔ وہاں دوسری طرف وہ فلپائن کے جنوب میں بورنیو، سلے بین، ڈچ نیوگائنا، اور برطانوی نیوگائنا میں بھی اترنے کا جتن کر رہی ہیں۔ اگر جاپانیوں کی یہ چال کامیاب ہو جائے تو وہ سنگاپور کو جمہوری دنیا سے کاٹ دیں گے۔ سیام اور ملایا میں سے وہ خود سنگاپور کے خلاف بڑی بڑی حملہ آور فوجیں بھیجیں گے لیکن سنگاپور کے محافظوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ باہر سے مدد منگوا سکیں۔ ××

یہ ہے جاپان کی چال۔ جمہوری فوجیں اس کا کیا جواب دیں گی۔ یہ ابھی پتہ نہیں لگا۔ لیکن جو لوگ جنرل ویول کے طریق جنگ کو جانتے ہیں وہ وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس چال کا جواب دیا جائیگا۔ جنرل ویول کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن اپنے پورے زور سے آگے بڑھ رہا ہو تو وہ سوائے ضروری مقامات کے اور کسی جگہ بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس وقت کا انتظار کرتے ہیں جبکہ ان کی اپنی تیاریاں مکمل ہو جائیں۔ اور تب اپنی پوری طاقت سے دشمن پر حملہ کر کے وہ اسے مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کی مرضی کے مطابق جنگ کرے۔ افریقہ میں انہوں نے یہی طریقہ اختیار کیا۔ برطانوی سومالی لینڈ پر اٹلی کا قبضہ ہو گیا وہ خاموش بیٹھے رہے، سوڈان میں اطالوی فوجیں گھس آئیں وہ دیکھتے رہے، مصر میں اطالوی داخل ہو گئے وہ چپ بیٹھے رہے۔ اور جب وقت آیا تو انہوں نے سارے افریقہ میں اطالوی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مشرق میں بھی وہ یہی طریقہ اختیار کریں گے۔"

(ملاپ لاہور ۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء ص ۵)

سرکاری اطلاع

رفتار جنگ پر ہفتہ وار تبصرہ

(۱۵ جنوری سے ۲۱ جنوری تک)

تذکرہ جنگ کے سلسلے میں اس ہفتہ کے واقعات میں بھی سب سے پہلے روس کا ذکر ضروری ہے جکی پیشقدمی جرمنوں کی شدید مزاحمت کے باوجود سارے محاذ پر بحیرہ ابیض سے لیکر بحیرہ اسود تک جاری ہے ۲۰ جنوری کو خبر آئی کہ روسی فوجوں نے ماسکو کے علاقے میں مشہور اور فوجی اعتبار سے نہایت اہم شہر موجائسک پر نہ صرف قبضہ کر لیا ہے بلکہ جرمن فوجیں یہاں سے ہٹ کر سربٹ ویازما کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ تاکہ روسی فوجوں کے نرغے میں آکر تباہ نہ ہو جائیں۔ موجائسک پر گذشتہ ہفتے سے بڑی سخت لڑائی ہو رہی تھی۔ جرمنوں نے قریباً ایک لاکھ فوج یہاں جمع کر رکھی تھی۔ کیونکہ ہٹلر کے ہیڈکوارٹر سمولنسک کے بچاؤ کا یہ پہلا جرمن مورچہ تھا۔ جرمنوں نے بڑا سخت مقابلہ کیا۔ شہر کے گلی کوچوں میں لڑائیاں ہوئیں۔ مگر آخر جرمنوں کو شہر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ جرمنوں کے نقصان جان اور اتلاف سامان کا ابھی تک کوئی اندازہ نہیں ہو سکا۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں جرمن مارے گئے اور بے شمار سامان جنگ تباہ ہوا۔ یا ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس علاقے میں جنگ کی آخری خبر یہ تھی کہ موجائسک کے بعد روسیوں نے ایک اور شہر پر بھی قبضہ کر لیا۔ جو ویازما اور اس کے درمیان واقع ہے۔ اور روسی فوجیں اب شمال جنوب اور مغرب کی طرف سے سمولنسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

شمالی محاذ پر لینن گراڈ کے علاقے میں تکوین پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور اب تازہ اطلاعات کے مطابق نواگراڈ کو انہوں نے محصور کر لیا ہے نواگراڈ جرمنوں کے ہاتھوں سے نکل جانے کا مطلب

فتاوی

س ۲۰ } ایک شخص اپنی عورت سے سخت ناراض ہوکر اس کو مارتا ہے۔ دوسرا اس کو منع کرتا ہے اور کہتا ہے طلاق دیدو مارتے کیوں ہو۔ اس شخص نے لڑائی جھگڑے کے بعد طلاق دیدی۔ اس طرح کہ فلاں کی لڑکی کو تین طلاق۔ گواہ بھی موجود ہیں اور وہ خود بھی اقرار کرتا ہے۔ کیا طلاق واقعی ہوگئی ہے؟ (نور محمد محمد رمضان حافظ والا)

ج ۲۰ } جو شخص اپنی منکوحہ کو بعد ملاپ مجلس واحد میں ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں دیدے محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ جس کے بعد رجوع جائز ہے۔ اگر خاوند چاہے تو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان والمرتان فی اللغة لما یأتی مرة بعد مرة لقولہ تعالیٰ سنعذبھم مرتین۔ طلاق دو دفعہ ہے یعنی پہلے ایک دفعہ پھر دوسری دفعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہ حکم اسی طرح مروج تھا۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر رضی اللہ عنہ وسنتین من خلافة عمر رضی اللہ عنہ طلاق الثلاث واحدة (مسلم) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں (مجلس واحد میں) تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی تھی۔ پس صورت مرقومہ میں عدت کے اندر رجوع کافی ہے۔ عدت گذر جائے تو زوجین کی رضامندی سے جدید نکاح ہو سکتا ہے۔ لتفصیل فی المطولات۔ اللہ اعلم!

س ۲۱ } ایک جگہ پہلے سے عیدگاہ بنی ہوئی ہے۔ کیا اسی جگہ نئی مسجد تعمیر کرنا جائز ہے یا نہیں (زین الدین احمد از موتی ہار راجشاہی)

ج ۲۱ } جائز ہے۔ منع کی کوئی وجہ نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ جعلت فی الارض مسجدا

س ۲۲ } مرغا مرغی کے تاج اور دیگر تمام حلال چوپایوں کی آنتیں کھانی جائز ہیں؟ یا اس بارہ میں شرعی حکم کیا ہے؟ (پرائیویٹ سیکرٹری۔ مانگرول)

ج ۲۲ } قرآن مجید کی آیت قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ (پ۔ ع) کے ماتحت اشیاء مذکورہ میرے ناقص علم میں حلال ہیں۔ آیت موصوفہ کے علاوہ کوئی نص محرم مجھے نہیں ملی۔ اور حدیث بخاری میں ہے ذرونی ما ترکتکم اس ارشاد نبوی کا مضمون یہ ہے کہ بغیر حکم شریعت کسی چیز کو حرام مت سمجھو۔ اللہ اعلم!

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ فروری سنہ میں ختم ہو جائے گی۔ ان کی طرف سے ۲۶ فروری تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوئی تو ۲۷ فروری کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ وی پی کو واپس کر دینے والے حضرات خاص طور پر نوٹ فرمائیں کہ ان کی معمولی سی غفلت سے دفتر کو خواہ مخواہ ۴؍ کا نقصان ہوتا ہے۔ جو آج کل کسادبازاری و گرانی کے زمانے میں بہت ناگوار ہوتا ہے

نمبر یہ ہیں:- ۴۴ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ - ۲۶۸۳ - ۴۱۹۷ - ۵۴۰۵ - ۵۵۹۱ - ۶۳۷۸ - ۶۹۴۱ - ۷۴۴۲ - ۷۷۹۳ - ۸۲۵۹ - ۸۵۳۱ - ۸۵۶۳ - ۸۷۵۹ - ۸۹۰۰ - ۹۳۵۶ - ۹۳۹۱ - ۹۴۸۶ - ۹۶۹۳ - ۹۷۷۳ - ۹۸۱۰ - ۹۸۲۲ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۱۷۸ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۸۵۲ - ۱۰۸۷۴ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۲۷۳ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۴۴۷ - ۱۱۵۳۵ - ۱۱۷۰۴ - ۱۱۷۳۷ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۱۸ - ۱۱۸۲۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۷ - ۱۲۰۷۴ - ۱۲۱۶۳ - ۱۱۲۳۲ - ۱۲۲۴۴ - ۱۱۴۷۳ - ۱۲۴۹۰ - ۱۲۴۹۵ - ۱۲۵۷۱ - ۱۲۶۲۱ - ۱۲۶۳۶ - ۱۲۶۳۷ - ۱۲۶۳۹ - ۱۲۶۴۳ - ۱۲۶۴۴ - ۱۲۶۴۸ - ۱۲۷۰۳ - ۱۲۷۰۵ - ۱۲۸۱۵ - ۱۲۸۱۸ - ۱۲۷۸۸ - ۱۲۷۹۰ - ۱۲۷۹۳ - ۱۲۷۹۴ - ۱۲۷۹۵ - ۱۲۷۹۶ - ۱۲۷۹۷ - ۱۲۷۹۸ - ۱۲۸۰۰ - ۱۲۸۰۱ - ۱۲۸۰۲ - ۱۲۸۰۵ - ۱۲۸۲۳ - ۱۲۸۳۰ - ۱۲۸۷۵ - ۱۲۸۸۰ - ۱۲۸۸۴ - ۱۲۸۸۵ - ۱۲۸۹۲ - ۱۲۹۰۸

غریب فنڈ: ۱۲۵۹۶ - ۱۲۶۵۲ - ۱۲۷۱۹ - ۱۲۷۸۷

مہلت ختم: ۱۹۰ - ۴۷۷۳ - ۶۷۱۴ - ۷۱۲۰ - ۸۳۴۵ - ۸۳۷۲ - ۹۲۵۴ - ۱۰۴۰۹ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۹۳۸ - ۱۲۰۵۲ - ۱۲۰۹۷ - ۱۳۵۰۵

متفرقات

کاغذ کی گرانی کی شکایت تو بجائے خود تھی۔ اب تو یہ شکایت ترقی پر ہے کہ کاغذ ملتا ہی نہیں۔ سرکار کی طرف سے جو سرٹیفکیٹ اخباروں کو ملتا ہے۔ اس میں وزن اور میعاد لکھی ہوتی ہے۔ کاغذی لوگ اتنا بھی نہیں دیتے۔ اخبار "رفیق" مدراس ان لفظوں میں شاکی ہے کہ:-

"کاغذ کی گرانی اخباروں کا کس قدر گلا گھونٹتی ہے کہنے کی ضرورت نہیں۔ آج سب سے زیادہ مہنگی چیز ہندوستان میں کاغذ ہی ہے۔ چودہ پندرہ آنے کا ریم نو دس روپیہ میں بھی ملنا مشکل ہوگیا" (رفیق بابت جنوری سنہ)

اہلحدیث یہ مشکلات سب کے لئے ہیں۔ اس لئے ہم نے اصل مالکان اخبار (ناظرین اہلحدیث) سے دریافت کیا تھا کہ "اہلحدیث" کی ضخامت میں اور کمی کر دی جائے یا کچھ اور تجویز ہے۔

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

دیدار الٰہی

یہ ایک تازہ اور نئی تصنیف ہے جو آپ نے شاید نہ پڑھی ہوگی۔ اس کتاب میں حدیث اختصام ملاء اعلیٰ جس میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حق تعالیٰ کا دیدار فیض آثار پانے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اصل حدیث شریف کی تشریح حافظ الحدیث امام ابن رجب حنبلی نے عربی میں کی ہوئی ہے جس کا یہ اُردو ترجمہ ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت مجلد ۱۳ ار۔ بے جلد ۹ ر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

یہ ہوگا کہ ماسکو کی طرح لینن گراڈ بھی جرمنوں کے جوابی حملوں کے خطرے سے نہ صرف محفوظ ہو جائیگا۔ بلکہ اس علاقے میں ساری جرمن فوج گھر جائے گی۔ جو لینن گراڈ کو فتح کرنے کے لئے ۱/۲ ۱ مہینہ قبل بڑھی تھی جنوب میں جرمنوں کی حالت کا اندازہ صرف اس حقیقت سے ہی کیا جا سکتا ہے کہ مشرقی یوکرین میں بحیرہ اسود کے ساحل کے ساتھ ساتھ قفقاز کی طرف بڑھنے والی جرمن فوجوں کا کمانڈر فیلڈ مارشل کلائیسٹ راسٹوف سے اور بعد میں کریمیا میں شکستوں کی وجہ سے اپنے عہدے سے موقوف کر دیا گیا۔ شمال مشرقی یوکرین میں خارکات کے علاقے میں جرمن فوجوں کا کمانڈر فیلڈ مارشل راشناؤ بھی واپس برلن بلایا گیا۔ وہ راستے میں ہی مر گیا۔ اور جرمنوں نے اعلان کیا کہ اس کی موت دورہ پڑنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ چند روز قبل خبر آئی تھی کہ خارکاف کے جنوب میں جرمن فوجیں شکست کھا کر واپس ہٹ آئی ہیں۔ روسی فوجیں خارکاف سے صرف بارہ میل دُور رہ گئی ہیں۔ اور راشناؤ نے خارکاف بھی خالی کر دینے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ خارکاف پر جنوب کے علاوہ شمال میں اوریل کی جانب سے بھی روسی فوجیں اس طرف بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔

کریمیا کے متعلق جرمنوں نے ایک گپ ہانکی کہ انہوں نے بندرگاہ فیدوسیہ روسیوں سے دوبارہ چھین لی ہے۔ یہ اعلان ۱۸ جنوری کو کیا گیا۔ مگر ۱۹ جنوری کو دوسرے ہی دن خود اعتراف کر لیا کہ فیدوسیہ پر جرمن ہوائی جہاز اور فوجیں حملے کر رہی ہیں۔ اس کے برعکس غیر جانبدار نامہ نگاروں نے ماسکو کے ان اعلانات کی تصدیق کی۔ جن میں کہا گیا تھا کہ کریمیا کی بندرگاہ سباستپول کا جرمنوں نے محاصرہ ترک کر دیا ہے۔ اور وہ اس کوشش میں ہیں کہ قبل اس کے کہ وہ کریمیا میں گھر کر تباہ ہو جائیں اس جزیرہ نما سے واپس نکل بھاگنے میں ہیں۔

لیبیا جرمنوں کی فوجی طاقت میں یہ انقلاب صرف روس میں ہی نہیں آیا۔ شمالی افریقہ میں بھی ان کی یہی حالت ہوتی رہی ہے۔ جہاں لیبیا میں محوریوں کی آخری محصور چوکی حلفایہ پر بھی ۱۷ جنوری کو برطانوی فوج کے جنوبی افریقہ کے دستوں نے قبضہ کر لیا۔ اور مصر کی سرحد سے لیکر لیبیا کی مغربی سرحد تک کوئی محوری فوج باقی نہیں رہی۔ سارا لیبیا محوریوں سے پاک کر دیا گیا۔ حلفایہ میں محوری فوج نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دئیے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس جس قدر سامان جنگ تھا وہ صحیح و سلامت انہیں برطانوی فوج کے حوالے کرنا پڑا۔ یہاں ۵ ہزار ۵ سو محوری فوج گرفتار کی گئی۔ جس میں سے قریباً ۲ ہزار جرمن تھے۔ دو اطالوی جرنیل اس فوج کے کمانڈر تھے۔ اور ان کے ساتھ ایک اعلیٰ جرمن افسر میجر باش بھی تھا۔

مشرق بعید مشرق بعید میں چین کے سوا اور کسی محاذ پر حالت ابھی تک تسلی بخش نہیں۔ چین میں مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے جاپانیوں سے چیانگ شا کا سارا علاقہ خالی کرا لیا ہے۔ اس علاقے میں ایک آخری لڑائی میں ۳ ہزار جاپانی موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ اور اب چینیوں نے جاپانیوں کے خلاف شمال میں اور مشرق میں جارحانہ اقدامات شروع کر دئیے ہیں۔ مگر بحرالکاہل کے جزائر اور ملایا میں حالات تشویشناک ہے۔ جہاں جاپانی سنگاپور کو محصور کرنے کے لئے اردگرد کے جزائر پر فوجیں اتارنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور ملایا میں اس حد تک پیشقدمی کر گئے ہیں کہ سنگاپور خشکی کی راہ سے ۷۵ میل دُور رہ گیا ہے۔ ملایا کے علاوہ جاپانی برما کے جنوبی صوبے ٹناسرم میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے ایک ہوائی اڈے ٹوائے پر قبضہ کر لیا ہے۔ فلپائن۔ بورنیو اور سراوک میں امریکن فلپائنی اور ڈچ فوجیں سنگاپور کی حفاظت کیلئے ہی جاپانی فوجوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق ملایا میں برطانوی فوجوں کی امداد کیلئے مزید ہوائی جہاز پہنچ گئے ہیں*

امرتسر میں جمعیتہ علماء کا قیام

جمعیتہ علماء پنجاب کے سلسلہ میں امرتسر میں بھی جمعیتہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے صدر مولانا ثناء اللہ صاحب، نائبین صدر مولانا عبدالکبیر صاحب، مولوی عبداللہ صاحب بھوجیانوی۔ ناظم مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی مقرر ہوئے ہیں۔

جمعیتہ علماء پنجاب کی ضلعوار کانفرنس کے سلسلہ میں امرتسر میں ۱۳ فروری کو پہلی کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں مولانا احمد سعید دہلوی۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب۔ مولانا داؤد غزنوی۔ مولوی محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ مولوی عبدالحنان صاحب مولوی اسماعیل و مولوی عبدالواحد صاحبان آف گوجرانوالہ، مولوی محمد شریف صاحب ہوشیارپوری مولوی خلیل الرحمٰن اور مولوی عبدالعزیز لاہوری شرکت فرمائیں گے۔ شائقین اس کانفرنس میں شریک ہوکر داخل حسنات ہوں۔

اس کے بعد علیٰ ہذا القیاس ہر ضلع میں ایک ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔

المعلن:- مولوی عبدالمجید خادم پروپیگنڈہ سیکرٹری دفتر مجلس استقبالیہ اجلاس عام جمعیتہ العلماء ہند۔ لاہور

کتاب شہادت مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم کے چار مقدمے و کتاب شہادت جلد اول راقم کے پاس ہے۔ اس سے آگے مزید مجلدات کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کے پاس ہوں یا جائے فروخت کا علم ہو تو بذریعہ اخبار مطلع فرمائیں۔ ملک امام خاں صاحب و ملک ہدایت اللہ صاحب خصوصاً توجہ فرمائیں۔ (دیکھے از ناظرین اہلحدیث)

مضامین آمدہ مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی۔ مولوی محمد ابوالخیر صاحب۔ عبدالعزیز صاحب۔ مولوی عبدالخالق ۲ عدد۔ مولوی محمد شریف صاحب۔ ابوالخیر صاحب۔

غیر مقبولہ آہ مجلس تحفظ ناموس اسلام۔ روداد مجلس۔ معاندین شہید جواب دیں۔

شیعہ مذہب کی تردید میں

تحفہ اثنا عشری یہ بڑی ضخیم کتاب ہے۔ جو شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ نے شیعہ مذہب کی تردید میں لکھی تھی۔ اس میں شیعہ مذہب کے بارہ فرقوں کی ایسی تردید کی گئی ہے کہ آج تک ان کی طرف سے اس کا جواب نہیں بن پڑا قابل مطالعہ ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت تین روپے چھ آنے (ستہ)

تحفہ مجددیہ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی رحؒ مجدد الف ثانی کے ان مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ جو آپ نے عقائد شیعہ کے رد میں لکھے ہیں۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت بہت کم ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸/

خلافت محمدیہ مصنفہ مولنا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے [illegible] لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

خلافت رسالت مصنفہ مولنا ابو الوفا ثناء اللہ اس رسالہ میں خلافت اصحاب کو نہایت دلچسپ اور [illegible] ثابت کیا ہے [illegible] منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت صرف دو آنے (۲/)

حسین اور یزید امام حسینؓ اور یزید بن معاویہؓ کے معاملے کو امام ابن تیمیہ رحؒ نے نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ جسے پڑھ کر ناظرین اصل حالات سے واقف ہونگے۔ اردو ترجمہ ہے۔ جدید اڈیشن ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵/

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہ اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

حدیث کی پہلی کتاب

اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھائیس احادیث مبارکہ جو مختلف احکامات کے متعلق ہیں۔ درج ہیں۔ جن کا ہر مسلمان مرد، عورت بچے، بوڑھے کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہر حدیث شریف کے بعد اس کی تشریح و تفصیل کرکے اس میں نئی شان پیدا کر دی ہے۔ خوشخط آسان با اعراب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴/

رہبر کامل سیرت نبوی کی مختصر مگر جامع کتاب ہے اس میں تمام حالات اس طرز پر لکھے گئے ہیں کہ جن سے تمام حضرات سبق حاصل کر سکتے ہیں قیمت صرف ۱۲/

انتخاب صحیحین یعنی حدیث شریف کی دو مستند کتب بخاری و مسلم شریف کا خلاصہ۔ جس میں ہر مسئلہ پر دو دو چار چار احادیث درج ہیں۔ اصل کتاب عربی میں تھی یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ ہر مسلمان کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ

دولتمند صحابہ اسلام میں کیسے کیسے دولت مند صحابہ کرام ہوئے ہیں جنہوں نے دین حنیف کی تبلیغ کے لئے اپنی دولت راہ خدا میں قربان کر دی۔ دولت کمانے کے صحیح طریقے، اور ادائے قرض کی مسنون دعائیں درج ہیں۔ قیمت [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے



شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے ″ ۶
عام خریداران سے ″ ۵
″ ″ ″ ششماہی ۲/۱۲
اہل برما سے سالانہ ۶
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
قیمت فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر	۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ مطابق ۶ فروری ۱۹۴۲ء	یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعرۂ مجاہد

از محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری

میدان عمل میں ہم جب پاؤں جمادیں گے
دنیا کو ہلایا ہے۔ دنیا کو ہلا دیں گے
ایسے گئے گذرے اے چرخ نہیں ہیں ہم
ہم شعلہ بداماں ہیں ڈرتے رہیں سب دشمن
ہر نغمہ ہمارا ہے بیدار کن عالم
اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ کی طاقت سے
ہر کفر کے ذرے کو۔ ہر کفر کی دنیا کو
ہے سارا عجم اپنا۔ ہے سارا عرب اپنا

جو سامنے آئیگا ہم چھکے چھڑا دیں گے
ہم اپنی جوانمردی دنیا کو دکھا دیں گے
ناموس محمدؐ پر سر اپنا کٹا دیں گے
توحید کے شعلوں سے باطل کو جلا دینگے
سوئی ہوئی دنیا کو اک روز جگا دینگے
اک دن در کعبہ پر باطل کو جھکا دیں گے
طاقت ہے اگر ہم میں ہم کلمہ پڑھا دیں گے
ہر ذرۂ عالم پر ہم سکہ جما دیں گے

اے نشتر مسلماں سب توحید کے قائل ہیں
توحید کے جلوؤں کا اک نور بچھا دیں گے

(حنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ پرنٹر و پبلشر طبع ہو کر دفتر اہلحدیث چوک کٹڑہ بھائی امرتسر سے شائع ہوا)

انتخاب الاخبار

۲۰ فروری ۱۹۴۲ء

——— آج ۲۰ فروری تک پنجاب کے بیوپاریوں کی ہڑتال جاری ہے۔ اب تو انہوں نے ستیہ گرہ بھی شروع کر دیا ہے۔ بعض مقامات پر ستیہ گرہیوں کو گرفتار کرنے کے بعد رہا کر دیا گیا۔

——— افریقہ میں جرمن جرنیل رومیل کو کمک پہنچ گئی ہے۔ جس سے وہ لیبیا میں بن غازی پر پھر قابض ہو گیا ہے۔

——— آئرلینڈ کے صدر مسٹر ڈی ویرا نے شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوج کی آمد پر احتجاج کیا ہے۔

——— انگلستان کی پارلیمنٹ میں چرچل وزارت پر اعتماد کی تحریک ایک کے مقابلہ میں ۴۶۴ آراء کی تائید سے پاس ہو گئی۔

——— حکومت افغانستان نے سر اقبال مرحوم کے مزار کے لئے نہایت قیمتی پتھروں کا ایک تعویذ بھیجا ہے جو کہ بس صندوقوں میں بند ہو کر آیا ہے اس کا وزن ڈیڑھ سو من ہے۔

(افسوس! خلاف شریعت کام ہے)

——— نارتھ ویسٹرن ریلوے نے کوئلہ کی سپلائی میں کمی اور جنگی ضروریات کے پیش نظر مین لائن اور برانچ لائن پر چلنے والی چند گاڑیوں کو یکم فروری سے بند کر دیا ہے۔ آئندہ مزید کمی کا امکان ہے۔

——— برطانوی فوجوں نے ملایا کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور سنگاپور میں جمع ہو گئی ہیں۔

——— سنگاپور کی اطلاع ہے کہ وہاں کے گورنر نے اہل سنگاپور کو ریڈیو پر پیغام دیا ہے کہ گذشتہ چند روز میں ہمیں بھاری کمک پہنچ گئی ہے۔

——— لندن میں ایک روسی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں ہر جگہ کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ بہت سا علاقہ واپس لینے کے علاوہ کئی ہزار جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار چکی ہیں۔

——— رنگون کی اطلاع ہے کہ شہر مولمین خالی کرتے وقت دشمن کی طرف سے سخت مزاحمت کی گئی مگر اس سے ہمارے تخلیہ میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑی

——— چنگ کنگ (صدر مقام غیر مقبوضہ چین) کی اطلاع ہے کہ پانچ دن کی جنگ کے بعد جاپانی شکست کھا کر شہر کینٹن کی طرف بھاگ گئے۔

——— بحر الکاہل کے جزیروں پر جاپانی طیارے حملے کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض جزائر پر انکا قبضہ بھی ہو گیا ہے۔

——— ہٹلر نے اپنے برسر اقتدار آنے کی ۹ ویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں ۱۹۱۸ء کی شکست کا اعادہ نہیں ہو سکتا

دعاء قنوت پڑھو

کسی مصیبت خاصکر جنگ کے زمانے میں محدثین اور حنفیہ بھی اجازت دیتے ہیں کہ پانچوں نمازوں میں بعد رکوع امام دعاء کرے اور مقتدی آمین کہتے جائیں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

(درمختار ۵۱ھ)

——— سنگاپور سے اعلان کیا گیا ہے کہ غالباً جاپان سنگاپور کی سپلائی کے تمام راستے بند کرنے کی کوشش کریگا۔ جس سے سخت تکلیف کا اندیشہ ہے۔ سنگاپور کی شہری آبادی کا اندازہ دس لاکھ تک ہے جو ملائی، چینی، ہندوستانی اور یورپینوں پر مشتمل ہے

——— گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں لکھا ہے کہ امیروں کو چاہئے کہ اپنی ضروریات کے مطابق روپیہ اپنے پاس رکھ کر باقی سوسائٹی کے حوالے کر دیں۔

——— پنجاب کے دوکانداروں سے ہمدردی کے طور پر دہلی کے دوکانداروں نے بھی ایک دن ہڑتال کی۔

بقیہ متفرقات

مولوی عبداللہ ثانی کا مقدمہ | ۲۱ جنوری ۱۹۴۲ء کو مستغیث پر جرح ختم ہوئی۔ گواہان استغاثہ پر جرح کے لئے ۷ فروری ۱۹۴۲ء مقرر ہوئی۔ خدا انجام بخیر کرے۔ آمین!

یاد رفتگاں | میرے والد بزرگ شیخ شیر محمد صاحب سو برس سے زائد عمر پا کر طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ! شیخ فضل الدین سوداگر جفت امرتسر

ایضاً | مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے موحد اور متقی شخص تھے۔ عبدالرشید صدیقی از ملتان۔

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

بقیہ مضمون از ملکی مطلع

"روس و برطانیہ اور ایران کے درمیان جس معاہدے کے متعلق ایک مدت سے گفتگو جاری تھی اس پر جمرات کے دن طہران میں دستخط ہو گئے اس کی دفعات کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) روس و برطانیہ کی طرف سے ایران کے استقلال حدود سلطانی اور سیاسی آزادی کا اعتراف۔

(۲) روس و برطانیہ اور ایران کے درمیان حلفیانہ رشتوں کا ارتباط۔

(۳) روس و برطانیہ کی طرف سے ایران کے خلاف ہر جارحانہ اقدام کی مدافعت کا اقرار۔

(۴) ایران میں روس و برطانیہ کو بری، بحری اور ہوائی فوجیں رکھنے کا حق ہوگا۔ اور یہ فوجیں خاتمہ جنگ سے چھ ماہ بعد ہٹالی جائیں گی۔

(۵) یہ معاہدہ فوجیں ہٹانے کی تاریخ مقرر ہونے تک برقرار رہے گا۔

(۶) ایران کی طرف سے اقرار کہ صرف اسی حکومت کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم رکھے جائینگے جس کے ساتھ روس و برطانیہ کے سیاسی تعلقات ہونگے۔"

(انقلاب لاہور ۳ فروری ۱۹۴۲ء ص۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ - محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

خدا اور مسیح

جب سے قرآن مجید نے مسیح کی الوہیت کی تردید کرکے مسئلہ تثلیث کو توحید کی شکل میں دکھایا ہے عیسائیوں نے اس کی تشریح مختلف طریق سے کی ہے ہندوستان میں سب سے پہلے پادری فنڈر نے الوہیت مسیح کی تصحیح کرنے کی کوشش کی۔ اس مسئلہ کے آخری مصححین آج کل کے مسلم عیسائی مصنف ہیں جن میں پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے چوٹی کے اہل قلم شمار ہوتے ہیں۔ یہ صاحب وہی ہیں جن کی تین کتابوں کے جواب میں ہم نے کتاب "اسلام او مسیحیت" شائع کی ہے۔ انہی صاحب نے عیسائی رسالہ "اخوت" میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس کی سرخی ہے:-

"ہم یسوع مسیح کی پرستش کیوں کرتے ہیں"۔

یہ مضمون واقعی اس قابل ہے کہ اس کو خوب غور سے پڑھا جائے۔ مدیر صاحب رسالہ "اخوت" نے ہمیں خاص طور پر توجہ دلانے کو لکھا ہے کہ:-

توقع ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب اس مضمون کی مدد سے اس مسئلہ (الوہیت مسیح) کو سمجھنے کی کوشش کرینگے۔ اگر اسے اہلحدیث میں بھی شائع کردیں تو عین نوازش ہوگی؛

اس لئے ہم نے مدیر صاحب کی سفارش پر اس مضمون کو غور سے پڑھا تو طوالت اور تکرار کے لحاظ سے اس کو استاد غالب کے اس شعر کا مصداق پایا ؎

لے تو شب میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

مضمون کی روح رواں صرف دو تین فقرے ہیں جن کے متعلق آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"یہ بات سرے سے غلط ہے کہ مسیح کلیسا ایک انسان کو خدا بناتی ہے۔ اس کے برعکس اس کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا نے تجسم اختیار کیا اور انسان بنا۔ ان دونوں عقائد میں بعد المشرقین ہے:-

یسوع مسیح کامل خدا اور کامل انسان ہے، نفس ناطقہ اور انسانی جسم سے موجود۔ وہ اگرچہ خدا اور انسان ہے تاہم دو نہیں بلکہ ایک ہی مسیح ہے وہ ایک ہی ہے اس طور پر نہیں کہ الوہیت کو جسمانیت سے بدل ڈالا بلکہ اس طور سے کہ انسانیت کو الوہیت میں لے لیا۔ یعنی الوہیت نے انسانیت کو پہن لیا"

(اخوت لاہور بابت دسمبر ۱۹۴۱ء ص ۱۱/۱۲)

اہلحدیث ہم پادری برکت اللہ صاحب کی اس صاف گوئی کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ آپ نے اپنا عقیدہ صاف لفظوں میں بتا دیا۔ لیکن ہمارے علم میں اس سے کچھ اضافہ نہیں ہوا۔ کیونکہ قرآن مجید نے ہم کو عیسائیوں کے عقیدہ متعلقہ مسیح کی دو تصویریں دکھائی ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے:-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ[1] (پ ۶ - ع ۱۴)

پادری صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔ اسی بنا پر آپ اپنے کو موحد کہتے ہیں۔ ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم آپ کو دوسرا عقیدہ اختیار کرنے پر مجبور کریں۔ جس کا ذکر قرآن مجید کے ان الفاظ مبارکہ میں آیا ہے:-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ[2] (پ ۶ - ع ۱۴)

ہاں جو عقیدہ آپ نے اختیار کیا ہے ہم اسی کی بابت کچھ عرض کرتے ہیں۔ پادری سلطان محمد خان صاحب نے آپ کے متعلق جو تعریفی فقرات لکھے ہیں وہ یہ ہیں:-

"آپ بڑی شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ منطق، فلسفہ کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ منطق میں آپ نے ایک کتاب لکھی ہے وغیرہ وغیرہ۔

(اخوت بابت نومبر ۱۹۴۱ء ص ۱۸)

اس لئے ہم اکیلے پادری برکت اللہ صاحب سے نہیں بلکہ ہر دو پادری صاحبان سے منطقی طریق پر خطاب کرتے ہیں۔

سوال! الوہیت اور ذات مسیح کی باہمی نسبت کیا ہے؟ یعنی دونوں میں تلازم کی نسبت ہے؛ یا عرض منفک کی۔ یعنی بقول آپ کے جب الوہیت نے انسانیت کو پہن لیا ہے ان دونوں میں کبھی علیحدگی (انفکاک) بھی ہوا ہے یا نہیں؟ اگر کسی وقت ہوا ہے تو اس وقت مسیح کی حقیقت کیا تھی

---

[1] جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے وہ خدا کے منکر ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے وہ خدا کے منکر ہیں۔ ۱۲ منہ

یعنی وہ کامل خدا اور کامل انسان بھی تھا۔ اگر ان میں تلازم تھا اور یہ ہونا بھی چاہئے کیونکہ بصورت انفکاک قضیہ مطلقہ عامہ صادق آئیگا اور حالت انفکاک میں مسیح کو سجدہ کرنا یا اس میں شان الوہیت ماننا جائز نہ ہوگا۔ اسی لئے عیسائی اصحاب غالباً انفکاک کے قائل نہیں ہونگے۔ پس عقیدہ تلازم کی صورت میں حسب روایت انجیل مسیح نے صلیب پر جان دیتے ہوئے یہ کیوں کہا :-

"اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"
(انجیل متی باب ۲۷)

مسیح کے اس مقولہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ الوہیت اور ذات مسیح میں لزوم کی نسبت نہ تھی بلکہ ذات الوہیت معاذ اللہ اس شعر کی مصداق تھی

؎ سیہ بختی میں کوئی کب کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انسان سے

قرآن مجید نے منطقی طریق پر اس عقیدہ کا ابطال ان الفاظ میں کیا ہے :-

قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (پ۶-ع۳)

قرآن مجید کا یہ بیان ابطال لازم کے طریق پر مبنی ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔

علم منطق کا اصول ہے۔ الشیٔ اذا ثبت ثبت بلوازمہ (جب کوئی چیز ظہور پذیر ہو تو اپنے لوازم کے ساتھ ہوتی ہے) ذات الوہیت کے لئے غلبہ اور قہر لازم ہے۔ آیہ کریمہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ سے شان خداوندی عیاں ہے اسی لئے فرمایا کہ

میں (اللہ) اگر مسیح کو مارنا چاہوں تو کون اس کو بچا سکتا ہے وہ اور اس کی ماں بلکہ ساری دنیا میرے سامنے مقہور و مغلوب ہیں

اس مضمون کو منطقی اصطلاح میں قیاس استثنائی کی شکل میں قرآنی دلیل کو ہم یوں پیش کر سکتے ہیں۔

مسیح اگر الہ ہوتا یا اس میں شان الوہیت ہوتی تو مغلوب و مقہور نہ ہوتا لیکن وہ دشمنوں سے مغلوب و مقہور ہوا۔ نتیجہ صاف ہے کہ وہ الہٰ نہیں تھا۔

یہ ہے قرآنی دلیل ابطال لازم بصورت قیاس استثنائی پادری صاحبان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس قیاس استثنائی کے دونوں مقدموں یا کسی مقدمہ کو غلط کہتے ہیں تو توصد کر کے آگے بڑھیں

مولانا حالی مرحوم نے خدا کی شان میں کیا ہی سچ کہا ہے ؎

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں
مہ و مہر ادنیٰ سے مزدور ہیں واں
جہاندار مغلوب و مقہور ہیں واں
نبی اور صدیق مجبور ہیں واں
نہ پرستش ہے احبار و رہبان کی واں
نہ پروا ہے احرار و ابرار کی واں

الفقیہی اور علی پوری مریدو! سچ بتاؤ کہ عیسائیوں کے اس عقیدے اور تمہارے اُس عقیدے میں کیا فرق ہے۔ جس کا اظہار تم لوگ ان شعروں میں کیا کرتے ہو ؎

(۱) وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر
(الفقیہ امرتسر)

(۲) پردۂ انساں میں آکر خود دکھانا تھا جمال
رکھ لیا نام محمد تا کہ رسوائی نہ ہو
(انوار الصوفیہ سیالکوٹ بابت جنوری ۱۹۱۲ء)

شیعہ مومنو! آپ بھی بتاؤ کہ آپ لوگوں کے عقیدے میں اور عیسائیوں کے عقیدے میں کیا فرق ہے جس کا اظہار آپ لوگ یوں کیا کرتے ہیں۔ ؎

قسیم جناں و جہنم ہے یعنی
علیٰ کل شیٔ قدیرٌ علی ہے
(اخبار شیعہ لاہور)

اگر مسیحی عقیدہ اور تمہارے عقیدہ میں فرق نہیں تو کیا کہ ان پر تو کفر کا فتویٰ لگایا جائے اور آپ پر ایمان کا؟

تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ

آہ! مولانا حالی کو خدا بخشے۔ کیا ہی سچ کہہ گئے ہیں

؎ کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

قادیانی مشن

مرزا صاحب نہ نبی تھے نہ مجدد

لاہوری جماعت مرزائیہ کا اخبار پیغام صلح ایک مضمون کی سرخی یوں لکھتا ہے :-

"اس دور کے مجدد کو کیوں نہیں مانتے؟"
(پیغام صلح ۱۷ جنوری ۴۲ء صفحہ ۳)

چونکہ وہ مرزا صاحب کے حق میں نبوت و رسالت کا عقیدہ نہیں رکھتا لیکن ان کو مجدد مانتا ہے اس لئے ہم سے سوال کرتا ہے کہ ہم مرزا صاحب کو مجدد کیوں نہیں مانتے؟ آج کی صحبت میں ہم اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ اور پیغامی جماعت سے اس کی قبولیت کی امید رکھتے ہیں۔

مجدد کا وقت حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص یا ایسے اشخاص پیدا کرتا رہیگا جو دین اسلام کو رسوم قبیحہ سے پاک صاف کر کے پیش کرتے رہیں گے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے شخص کو مجدد کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔

مرزا صاحب کی تحریرات اور ان کی جماعت کی تصنیفات و اخبارات سے یہ امر بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ صدی کے سر سے مراد ان صاحبوں کے نزدیک صدی کا شروع ہے۔ دیکھئے ان کے رسائل (ضرورت مجدد اور امت محمدیہ میں مجدد وغیرہ)

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت کس زمانہ میں شروع ہوا۔ اس سے پہلے اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ مرزا صاحب کے دعاوی کتنے اور کیا کیا ہیں اور ان میں نسبت

کیا ہے؟ اسلامی اصطلاح میں آپ کے دعاوی تین ہیں۔ (۱) مجدد۔ (۲) مسیح موعود۔ (۳) رسول۔ رسول کا لفظ ان سب کو جامع اور اعلیٰ ہے۔ مجدد اس کے ماتحت ہونے کی وجہ سے کم درجہ ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ

مجھ سے پہلے مجدد تو بہت ہوئے مگر رسول کا نام میرے سوا کسی کو نہیں ملا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۹۳/۱۹۱)

منطقی اصطلاح میں یوں سمجھنا چاہئے کہ مجدد رسول سے عام ہے اور رسول خاص ہے۔ ان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ خاص کے مادے میں عام کا تحقق ہوتا ہے۔ جیسے انسانیت کے ساتھ حیوانیت کا تحقق بھی ہوتا ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب چودھویں صدی کے آغاز سے بہت عرصہ پہلے تیرھویں صدی کے اخیر میں مدعی رسالت ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے ایک اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں صاف لکھتے ہیں کہ

براہین احمدیہ میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ (ص ۱۴)

یہی مضمون براہین احمدیہ کے ص ۴۹۸ پر ملتا ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ میں رسالت متضمنہ مجددیت کے مدعی تھے چنانچہ اسی لئے آپ نے براہین احمدیہ کے اشتہار میں صاف لکھا ہے کہ

مصنف (براہین) کو اس بات کا بھی علم دیا گیا کہ وہ مجددِ وقت ہے۔

پس ہمارا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ نبی و رسول تھے نہ مجدد تھے۔ کیونکہ آپ چودھویں صدی کے شروع میں مدعی مجددیت نہیں ہوئے بلکہ تیرھویں کے اخیر میں مدعی بنے یعنی قبل از وقت ہم لوگ چونکہ فرمان رسالت کے تابع ہیں۔ اس لئے اس کام کے لئے جو وقت حدیث میں آیا ہے اس سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخاطب بھی اس حدیث کو مانتے ہیں بلکہ اسی کی بنا پر وہ ہمیں مرزا صاحب کی مجددیت کا قائل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم ان کو حدیث کے دائرے میں محصور کر کے پوچھیں۔

شروع صدی سے دس بیس سال پہلے دعویٰ کرنیوالا اس حدیث کا مصداق ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں کہ ہو سکتا ہے تو مہربانی کر کے ہمارے استفتاء کا جواب دیں۔ جو یہ ہے:۔

استفتاء | کیا فرماتے ہیں علماء احمدیہ اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص زوال آفتاب سے پہلے نماز ظہر پڑھ لے تو اس کا فریضہ نماز ادا ہو جائیگا۔ بینوا توجروا۔

احمدی دوستو! | یہی بحث کا مرکزی نقطہ ہے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(باقی حسب ضرورت)

اہلحدیث سب حدیثوں کو مانتے ہیں

(۴)

واقعہ ماضی | مولنا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کی دختر کے نکاح کے موقع پر پنجاب کے مشاہیر علماء جمع ہوئے تھے۔ میں بھی طالبعلمی حیثیت سے اپنے استاد مکرم مولنا احمد اللہ صاحب مرحوم امرتسری کے ساتھ گیا تھا۔ حافظ محمد صاحب مرحوم مصنف تفسیر محمدی (ساکن لکھوکے ضلع فیروز پور پنجاب) بھی شریک مجلس تھے۔ وضو کرتے ہوئے آپ نے گردن کا مسح نہ کیا۔ تو ایک صاحب نے کہا کہ حنفی لوگ گردن کا مسح کرتے ہیں اور اس پر حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا حدیث تو ضعیف ہے مگر شکر ہے کہ حنفی بھائی (بریلوی) حدیث کا نام تو لیتے ہیں۔ اخبار الفقیہ امرتسر نے جو سلسلہ اعتراضات جاری کر رکھا ہے کہ اہل حدیث جماعت فلاں فلاں حدیث کو نہیں مانتی۔ حسب مقولہ حافظ صاحب مرحوم ہمیں اس سے خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس سلسلہ سے خوشبو آتی ہے کہ ہمارے حنفی بھائی حدیث کے بڑے قدردان ہیں۔ گویا وہ یوسفؑ کی محبت کے ادعا میں حضرت یعقوبؑ کو بھی طعنہ دیتے ہیں کہ آپ کو یوسفؑ سے محبت نہیں ہے۔ یا للعجب! "الفقیہ" کے جوابات کے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ آج چوتھا نمبر درج ہے ناظرین اس سلسلہ کو غور سے پڑھیں۔ (مدیر)

الفقیہ کا نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"**حدیث نہم** | ابوہریرہؓ سے بعد بیان کرنے حدیث کے بالفاظ مروی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاعلموا ان الارض للّٰہ ورسولہ (بخاری باب اخراج یہود من جزیرۃ العرب) یعنی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ نبی کسی چیز کا مالک نہیں۔ حتیٰ کہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ حضور تو کہیں کہ میں زمین کل کا مالک ہوں۔ یہ کہیں کسی چیز کے مالک نہیں۔ بتاؤ یہ لوگ اہل حدیث ہیں یا منکر حدیث"

(الفقیہ ۷ نومبر ۱۹۴۱ء ص ۱۰)

اہلحدیث | یہ کیا عجیب اعتراض ہے جو در حقیقت اس مشرکانہ عقیدہ پر مبنی ہے جو ان لوگوں کا پسندیدہ ہے کہ خدا اور رسول میں فرق نہیں۔ اگر آپ قرآن مجید کو ایک دفعہ بھی پڑھ لیتے یا مدرسہ دیوبند میں دورۂ حدیث ختم کر آتے تو جان لیتے کہ حدیث کو سمجھنے کے لئے کیا کیا قواعد ہیں۔ سنئے! قرآن مجید میں خدا کی ملکیت خاصہ کا ذکر بارہا آیا ہے۔ مثلاً ارشاد ہے:

(۱) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ

يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (پ۹-ع۵)[1]

(۲) لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى (پ۱۶-ع۱)[2]

کسی مبتدی عربی دان سے پوچھئے کہ ان آیات میں ملکیت کا حصر ہے یا نہیں؟ (ضرور ہے)

ان دو آیات کے ساتھ ایک تیسری آیت بھی ملا لیجئے۔ جس میں مشرکانہ عقیدے کا رد صاف لفظوں میں ملتا ہے۔ ارشاد ہے:-

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ (پ۴-ع۳)

(اے نبی! حکومت الٰہیہ میں تجھے کوئی اختیار نہیں)

پس حدیث پیش کردہ کے معنی ان آیات کی روشنی میں یہ ہیں کہ زمین کا اصل مالک اللہ تعالےٰ ہے اور اس نے اپنی مہربانی سے اپنے رسول کو زمین پر حکومت کرنے کا تسلط بخشا ہے۔ اس کی مثال وہ آیت ہے جو غنیمت کے متعلق ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى الاٰية (پ۱۰-ع۱)

بتائیے! خمس کی مالکیت میں رسول اور مجاہدین اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ وغیرہ سب خدا کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ واللہ تم لوگ قرآن و حدیث کو اگر ایسا ہی سمجھے ہو تو تمہارے حق میں یہ شعر خوب صادق آئے گا ؎

آں کس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند[3]

الفقیہ کے نامہ نگارو! ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ اہل حدیث پر اعتراض کرنے سے پہلے حدیث کا مطلب سمجھنے کی کوشش کیا کرو۔ اگر سمجھے بغیر اعتراض کروگے تو یہ مصرع صادق آئیگا۔ ؎

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

(مولوی ابو الطیب عبد الصمد صاحب مبارک پوری مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڈھ)

(جریدہ ۱۶ مئی ــــ (۲۷) ــــ سن رواں)

چوہدری پرویز صاحب لکھتے ہیں:-

"احادیث کی جس قدر کتابیں ہیں ان میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کے الفاظ رسول اللہ کے الفاظ ہوں تمام احادیث روایت بالمعنی ہیں" الیٰ آخرہ (حوالہ مذکور مختصراً)

میں کہتا ہوں یہ بھی علم حدیث سے آپ کی بے خبری ولاعلمی کی قوی دلیل ہے۔ اصل یہ ہے کہ آپ نے اپنا وقت عزیز تو بی۔ اے کی تعلیم حاصل کرنے میں صرف کیا۔ غالبًا فن حدیث تعلیمًا حاصل نہیں کیا ہوگا ورنہ ایسا نہ کہتے۔

آپ نے اس جگہ پر دو دعوے کئے ہیں۔ لیکن دلیل ایک کی بھی نہیں بیان کی ہے۔ پہلا دعویٰ یہ ہے کہ "احادیث کی جملہ کتب موجودہ میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کے الفاظ رسول اللہ کے الفاظ ہوں"۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے کس طرح پہچانا کہ کتب حدیث میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے، دلیل کے ساتھ بیان کریں۔ یہ محض ظن وتخمین ہے، جو ہرگز قابل سماعت نہیں ہے۔ اس دعویٰ کا ابطال خود احادیث و روایات صحیحہ کے مطالعہ سے ہو جاتا ہے۔ اس کی تردید کے لئے کسی برہان کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرا دعویٰ یہ کیا ہے کہ "تمام احادیث روایت بالمعنی ہیں"۔ اس دعویٰ سے آپ کا مدعا باطل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی آپ نے عدم تدبر کی وجہ سے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ ہمیں بے حد خوشی ہو اگر آپ اپنے اس دعوے پر قائم رہیں اور اسکو ثابت بھی کریں لیکن ہمیں اس کی توقع بالکل نہیں ہے۔ بہرکیف اب سنئے کہ روایت بالمعنی کا معنی کیا ہے اور اس کے ثبوت سے احادیث کی حجیت پر ذرا بھی اثر نہیں پڑتا۔

روایت بالمعنی کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں جو مضمون بیان فرمایا ہو اسی مضمون کو صحابی یا تابعی بعض الفاظ میں تھوڑا سا تغیر کرکے اس طرح پر ادا کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی معنی و مفہوم پورا پورا ادا ہو۔ اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی اور تغیر و تبدل نہ واقع ہو۔ مثلاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ "اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ"۔ اس حدیث کو اگر کوئی روایت بالمعنی بیان کرے اور بعض الفاظ کو بدل دے مثلاً "حرم علیکم" کے بدلے "نھاکم" کہے اسیطرح اور بھی کسی لفظ کو اس کے ہم معنی سے بدل دے مگر اصل مفہوم حدیث پورا پورا باقی رہے مفہوم حدیث میں کوئی تغیر و تبدل پیدا نہ ہو ایسی روایت جائز و درست ہے۔ اس میں کوئی قباحت وخرابی نہیں ہے، اور کتب حدیث و اصول میں روایت بالمعنے کو جہاں کہیں جائز وصحیح کہا گیا ہے اس سے اسی قسم کی روایت مراد ہے۔ اور پرویز صاحب جو روایت بالمعنے ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ علماء اصول اور محدثین کے نزدیک روایت بالمعنی نہیں ہے بلکہ اس کو تحریف و تصحیف کہتے ہیں۔ محدثین اس کو حرام و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور اس قسم کی روایت بالمعنے کا وجود کتب حدیث میں کہیں نہیں ہے۔ اس سے محدثین اور ان کی کتابیں بالکل منزہ ہیں۔ جو شخص اس کو روایت بالمعنے کہے یا سمجھے وہ علماء محدثین کی اصطلاح اور روایت بالمعنی کے مفہوم ومعنی سے بالکل ناواقف اور بے خبر ہے۔ حقیقت میں یہ تو کھلی تحریف ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صحابہ و تابعین اسی طرح جملہ محدثین

---

[1] زمین کا اصل مالک خدا ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اسے چند روزہ حکومت دیدیتا ہے۔ ۱۲ منہ

[2] آسمانوں میں زمین میں انکے درمیان اور زمین کے نیچے جو کچھ ہے سب کی ملکیت خدا سے مخصوص ہے۔ ۱۲ منہ

[3] جو شخص نہیں جانتا اور سمجھتا ہے کہ وہ جانتا ہے ایسا شخص ہمیشہ جہل مرکب میں مبتلا رہتا ہے۔

رضی اللہ عنہم وعنا الفاظ نبوی کی نہایت شدت وتاکید کے ساتھ پابندی کرتے تھے اور حتی الامکان انہی الفاظ کو ضبط ومحفوظ رکھتے تھے جو کہ زبان وحی ترجمان سے سماعت کرتے تھے ایسا شاذ و نادر ہی موقع ہوا ہے کہ کسی فرمان نبوی کو صحابی نے اپنے الفاظ میں ادا فرمایا ہے ۔پس یہ دعویٰ بے دلیل و بے سند ہے۔

اس مختصر تشریح وتوضیح کے بعد روایت بالمعنی کے لائق عمل و قابل قبول ہونے میں کسی صاحب بصیرت و اہل تحقیق کو تامل و تردد نہ ہوگا۔ اسکے آگے پرویز صاحب نے جو لکھا ہے کہ :۔

"ایک صحابی نے رسول اللہ سے کچھ سنا اس نے کچھ سمجھا اپنے الفاظ میں کسی دوسرے سے بیان کیا" الخ

یہ بناء فاسد علی الفاسد ہے ۔ اور صحابہ رسول اللہ کو غیر معتبر اور (معاذ اللہ) بے سمجھ جاننا ہے ۔ غور کیجئے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہی فرمان نبوی اور شریعت و دین کو نہ سمجھیں ۔ یا اس کے پہنچانے میں رد و بدل کرنے لگیں تو دنیا میں آپ کے فرمان اور شریعت کا سمجھنے والا کون ہوگا ۔ سچ تو یہ ہے کہ صحابہ کو بے سمجھ کہنا اپنی بے سمجھی پر مُہر تصدیق ثبت کرنا ہے ۔ پھر اگر ایک دو صحابی کی روایت ہو تو اس میں اس قسم کا احتمال پیدا ہوسکتا ہے ۔ مگر یہاں تو یہ کیفیت ہے کہ ایک ایک حدیث و روایت کے لئے متعدد طرق و اسانید ہیں اور ایک ایک مضمون کی حدیث دس دس، بیس بیس صحابہ سے مروی ہے اور بعض حدیث تو سو سے بھی زائد صحابی سے مروی ہے جو قریب تواتر و شہرت کے پہنچی ہوئی ہے ۔ جیسا کہ کتب حدیث و رجال کے مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہے پس ایسی صورت میں وہم و خطا اور سہو و نسیان کا ہرگز دخل نہیں ہوسکتا ۔ اور نہ ہی روایت میں کوئی کمی و زیادتی یا کوئی آمیزش ہوسکتی ہے ۔

(باقی باقی)

سیرۃ المصطفیٰ کے بعض حصوں پر
ایک نظر

(از مولنا محمد ابوالقاسم صاحب سعیدی بنارسی)

—— مجریہ ۱۶ جنوری (۴۲ء) سن رواں ——

(سیرۃ المصطفیٰ کے مضمون میں ایک روایت بغرض جواب نقل کی گئی تھی ۔جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت کے باپ اور دادا نجات پر نہ تھے ۔مصنف سیرۃ نے اس کا جواب دیا تھا کہ یہ روایت صحیح نہیں ۔بنارسی مجیب صاحب اس کا جواب الجواب دیتے ہیں ۔ (مدیر)

دوسرا عبدالمطلب سے متعلق مضمون سیرت میں اسے چوتھا شکار قرار دیا گیا ہے اور اہلحدیث ۵ دسمبر میں مسند احمد (صـ۱۶۹ و صـ۲۲۳ ج ۲) و ابو داؤد (مصری صـ۳۸ ج ۲) و بیہقی (صـ۶۰ ج ۴ و صـ۷۸) کی حدیث قال لفاطمۃ ما رایت الجنۃ حتی یراھا جد ابیک کے راوی ربیعہ کو ضعیف ثابت کیا گیا ہے ۔ حالانکہ نہ تو امام ابو داؤد نے اس حدیث کے کسی راوی پر کوئی کلام کیا ہے نہ امام بیہقی نے۔ امام ابو داؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہیں ۔ وہ صحیح ہوتی ہے ۔ یا حسن قال السیوطی فی التدریب وابو داؤد قال ان ما سکت عنہ فہو صالح والصالح لیشمل الصحیح والحسن صـ۵۵ اسی لئے امام خطابی نے معالم السنن شرح سنن ابی داؤد میں روایت مذکورہ پر کوئی کلام نہیں کیا ہے ۔ خود سیوطی نے بھی کوئی جرح نہیں کی ہے ۔ دیکھو مسالک صـ۳۶ و الدرج المنیفہ صـ۱۹ و نشر العلمین صـ۱۱ والتعلیم صـ۹ ۔ امام بیہقی نے بھی کوئی کلام اس پر نہیں کیا ہے ۔ حالانکہ اس کے بعد والی روایت (تعزیۃ خضر والی) کو ضعیف کہا ہے ۔ نہ الجوہر النقی میں روایت مذکورہ پر کوئی جرح کی گئی ہے ۔ حاکم نے بھی روایت مذکورہ مستدرک میں نقل کی ہے اور صحیح علی شرط الشیخین کہا ہے (صـ۳۷۴ ج ۱) امام فن رجال امام ذہبی صاحب میزان نے بھی تلخیص المستدرک میں اس پر کوئی جرح نہیں کی ہے بلکہ میزان میں امام دارقطنی جیسے ناقد سے ربیعہ کا صالح الحدیث ہونا اور امام نسائی سے لیس بہ باس نقل کیا ہے ان لوگوں کی تعدیل کی موجودگی میں ازدی وغیرہ کی جرح مدفوع اور لایعبأ بہ ہے۔ یہاں تک گفتگو من حیث السند تھی ۔ اب من حیث معنی ملاحظہ ہو۔

حدیث مذکورہ کا مطلب یہ کہا گیا ہے کہ

"عبدالمطلب کے جنتی ہونے کی یہ حدیث دلیل ہے" (اہلحدیث ۵ دسمبر صـ۷)

اگر یہ درست ہے تو امام ابو داؤد کو بائے الفاظ نبوی نقل کرنے کے فذکر تشدیداً فی ذلک کہنے کی کیا ضرورت تھی ؟ جسے سیوطی نے امام ابو داؤد کا کمال ادب قرار دیا ہے (الدرج المنیفہ صـ۱۹) یہ تو بڑی بشارت تھی جس کا کتمان کرکے امام ابو داؤد نے اپنے سر بار گناہ اٹھایا ۔ علاوہ ازیں اہلحدیث ۲۴۔ اکتوبر میں لکھا گیا ہے کہ

"امام سیوطی کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کے متعلق ہم کو کوئی روایت ادھر یا ادھر کی دستیاب نہیں ہوئی" (صـ۱۱ کالم ۲)

سوال یہ ہے کہ بر تسلیم مطلب مذکور سیوطی نے ایسا کیوں کہا ؟ اسی روایت سے ان کا جنتی ہونا کیوں نہ لکھ دیا ؟ حالانکہ سیوطی نے یہ روایت اپنے متعدد رسائل میں نقل کی ہے ۔ اصل یہ ہے کہ حدیث مذکور عبدالمطلب کے جنتی ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ہے ۔ ان کے اوائل عمر کی بت پرستی بورغ الارب کی اس عبارت سے ہی واضح ہے جو اہلحدیث پرچہ مذکور میں نقل کی گئی ہے و رفض فی آخر عمرہ عبادۃ الاصنام ۔ اس پر یہ جرح کی گئی ہے کہ آخری عمر میں چھوڑنا تب درست ہو جب پہلی عمر میں ثابت ہو (اہلحدیث ۲۴۔ اکتوبر) میں کہتا ہوں کہ دستور عرب کے مطابق وہ ساری عمر یہی کرتے رہے ۔ حافظ ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں ۔ وقد کانوا یعبدون

الوثن حتی ماتوا (ص۲۸ ج ۲) یعنی تادم مرگ یہ لوگ عبادتِ اوثان کرتے رہے۔

امام بیہقی لکھتے ہیں۔ ان اللہ جددھا بعد دروسھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اذبعثہ (کتاب الاسماء ص۲۳) یعنی کلمۂ لاالٰہ الا اللہ کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا تھا اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اس کی تجدید کی۔

صحیح بخاری کی حدیث اترغب عن ملۃ عبد المطلب اس امر پر بھی قاطع ہے کہ عبد المطلب کا خاتمہ شرک پر ہوا۔

خود سیوطی کو اقرار کرنا پڑا کہ ظاھر حدیث البخاری یقتضی ان عبد المطلب مات علی الشرک (مسالک ص۲۶۔ السبل الجلیہ ص۱۵) اور لکھا کہ ولا شک ان التصریح فی عبد المطلب بخصوصہ عسیر جدا۔ لان حدیث البخاری وھو الذی فیہ منع ابوجہل ابا طالب من الایمان باستدلال ملۃ عبد المطلب مصادم قوی۔ وان اخذ فی تاویلہ فیحتاج الی تاویل قریب والتاویل البعید یاباہ اھل الاصول (مسالک ص۳۶) یعنی ظاہر حدیث بخاری سے ثابت ہے کہ عبد المطلب شرک پر مرے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خصوصیت سے عبد المطلب کی نجات کو ترجیح دینی بہت مشکل ہے اس لئے کہ صحیح بخاری کی وہ حدیث جس میں ابوجہل کا ابوطالب کو یہ کہہ کر ایمان سے روکنا مذکور ہے کہ کیا تم عبد المطلب کے طریقہ کو چھوڑ دو گے؟ قوی مصادم ہے۔ اور اس کی کوئی تاویل قریب بھی نہیں بنتی۔ اور دور کی تاویل سے اہل اصول انکار کرتے ہیں۔ لیکن صاحب مضمون سیرۃ نے ایک تاویل کر ہی دی کہ عبد المطلب کے زمانہ میں دعوت رسالت نہ تھی اس لئے توحید کا مجملا اقرار کافی تھا لیکن ابوطالب کے لئے نہیں (رہا) کیا ابوطالب کلمہ کہہ دیتے تو نجات ہو جاتی؟ پھر موحد سکھوں اور آریوں کے بارے میں مشکل پیش آئے گی۔

(اہلحدیث ۱۹ دسمبر ص۷ ملخصاً)

چونکہ ابوطالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدۂ خصوصی تھا احاج لک بھا عند اللہ (بخاری) اس لئے ان کی نجات صرف کلمہ ہی پڑھ دینے پر یقینی تھی۔ بخلاف دیگر موحدین زمان (سکھ اور آریہ) کے فلا قیاس مع النص۔ علاوہ ازیں اس امر کا بھی احتمال ہے کہ ابوطالب مقر رسالت ہوں لیکن توحید کے منکر رہے ہوں۔ اسی لئے ان کو صرف کلمہ لاالٰہ الا اللہ ہی کہنے کو فرمایا گیا۔ فتح الباری میں ہے۔

ویحتمل ان یکون ابوطالب کان تحقق انہ رسول اللہ ولکن لایقر بتوحید اللہ ولھذا قال فی الابیات النونیۃ ؎

ودعوتنی وعلمت انک ناصح
ولقد صدقت وکنت قبل امینا

واقتصر علی امرہ لہ بقول لاالٰہ الا اللہ

(ص۲۵۱ پ۱۵) یعنی احتمال ہے کہ ابوطالب کو آپکا رسول اللہ ہونا متحقق ہوچکا ہو لیکن اللہ کی وحدانیت کا اقرار نہ کرتے ہوں۔ اسی لئے انہوں نے اپنے اشعار نونیہ میں کہا تھا کہ اے بھتیجے تم نے مجھ کو دعوت دی اور میں جانتا ہوں کہ تم سچے ہو اور پہلے سے امین بھی ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف لاالٰہ الا اللہ ہی کہنے کو فرمایا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص مقر رسالت ہو اور منکر توحید وہ بھی ناری ہے۔ ھو فی ضحضاح من النار (بخاری)

عجیب طرفہ وتماشا ایک طرف تو عبد المطلب کی اتنی تکریم کی گئی ہے کہ آسمان کے قلابے ملا دیئے گئے ہیں (اہلحدیث ۸ اگست و ۲۴۔ اکتوبر) دوسری طرف ان کی یہ توہین کہ اصحاب فیل کے خوف سے مع دوسرے ساتھیوں کے پہاڑ کے غاروں میں جا کر چھپ گئے تھے۔ (اہلحدیث ۱۵۔ اگست)۔ ایک طرف عربوں کی شجاعت کا یہ مظاہرہ کیا گیا کہ وہ بخت نصر جیسے قاہر بادشاہ کی فوجوں سے ٹکرا گئے تھے انجام خواہ کچھ ہی ہوا۔ (اہلحدیث ۷ جون) دوسری طرف وہ ایسے ڈرپوک بن گئے کہ حبش کے عیسائیوں سے جو خانۂ خدا کو ڈھانے کے لئے آئے ہوئے ہیں خوف کے مارے پہاڑوں کے غاروں کی پناہ لی۔ کجا آں شورہ شوری کجا ایں بے نمکی؟ اگر واقعی عبد المطلب روپوش ہو گئے تھے تو غزوۂ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فخریوں فرمانا انا ابن عبد المطلب (اہلحدیث ۲۴ نومبر بحوالہ بخاری) کیا معنے رکھتا ہے؟ حالانکہ آپ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میرے جد میدان جنگ میں دشمنوں کے مقابلہ سے نہیں بھاگے میں بھی دشمنوں کے مقابلہ سے نہیں بھاگ سکتا۔ پس ضرور ہے کہ عبد المطلب نے اصحاب فیل سے مقابلہ کیا تھا اور جنگ کی تھی۔ اسی طرح دوسرے عربوں نے بھی۔ چنانچہ ہم کو عرب کی تاریخ میں (اور عرب کی تواریخ ان کے دواوین سے بڑھ کر کوئی نہیں ہیں) یہ بات صاف نظر آ رہی ہے۔ ذو الرمہ (غیلان بن عقبہ جو اولادِ مضر میں سے ہے) بیانگ دہل کہہ رہا ہے ؎

وابرھۃ اصطادت صدور رماحنا
جھاداً وعثنون العجاجۃ اکدر

تنحی لہ عمرو فشک ضلوعہ
بنافذۃ نجلاء والخیل تضبر

یعنی ابرہہ کو ہمارے نیزوں کی نوکوں نے کھلم کھلا شکار کیا (اور ایسی جنگ ہوئی کہ) گرد وغبار بہت گہرا چھا گیا، ہمارے ایک شخص عمرو نامی نے ابرہہ کو تاک کر ایسا چوڑا نیزہ مارا کہ اس کی پسلیاں توڑ ڈالیں اور گھوڑے (میدان جنگ میں) جمے ہوئے تھے (ہاتھیوں سے نہ بھڑکے نہ بھاگے)۔ ہاں قبائل عرب میں سے صرف قبیلۂ ثقیف کے لوگ شریک جنگ نہ تھے بلکہ بھاگ گئے تھے تو عرب نے ان کی ہجو کی تھی۔ چنانچہ ضرار بن خطاب فہری کہتا ہے ؎

وفرت ثقیفٌ الی لاتھا ۔ بمنقلب الخائب الخاسر

یعنی قبیلۂ ثقیف خائب وخاسر واپس ہوکر اپنے معبود لات کی طرف بھاگ گئے تھے۔ اسی قبیلہ کا سردار ابو رغال ثقفی جو ابرہہ کے لشکر کا رہنما تھا عرب اس کی قبر پر ہمیشہ پتھر مارتے رہے۔ اگر دیگر قبائل نے بھی اسی طرح راہِ فرار اختیار کی ہوتی تو صرف قبیلۂ ثقیف کی ہجو نہ کی جاتی اور صرف اس کے سردار پر ہی لعنت نہ بھیجی جاتی۔ بلکہ شعراء عرب اپنی زبان کی سنان سے ہر بھاگنے والے کی ہجو کر کے مجروح اور بدنام کر دیتے۔ (باقی باقی)

مبغضِ رسول کون ہیں؟

(قولِ فیصل)

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ

اس نے یہ جھوٹ بنالیا ہے جس کی اعانت اوروں نے بھی کی ہے۔ پس یہ سب کے سب ظلم و جھوٹ پر تُل گئے ہیں

(از قلم ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب سوہدروی)

شیعی علم کلام کو عصمتِ امیر المومنین (فرضی) کے باب میں دلیلِ نقلی سے کیا غرض! شیعہ حضرات فرما دیتے ہیں کہ صحاح ستہ (اہل سنن) فضائلِ ائمہ کے باب میں طلسماتی قلعہ ہے۔ مگر شیعی اصولِ اربعہ یعنی کافی و استبصار و تہذیب و من لایحضرہ الفقیہ سے ہم اگر فضائلِ اصحاب ثلاثہ (ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم) دکھانا چاہیں۔ تو یہ بھی مشکل کہ فرماتے ہیں "ہمارے جامع اصول اربعہ بھی غلبۂ عام سے نہ بچ سکے۔ اہل سنن محدثین سے پڑھا انہی کی تلقینات پر کاربند رہے۔ اس لئے اصول اربعہ میں فضائلِ ثلاثہ مل جاتے ہیں۔"

اچھا صاحب! یہ نہج البلاغہ تو اثر عام سے مبرا ہے۔ اس میں ان ثلاثہ کا ذکر خیر ملاحظہ فرما لیجئے گا۔ تب بھی راہ پر نہیں آتے۔ بلکہ اصولِ اربعہ و نہج البلاغہ (ارکانِ خمسہ شیعہ) میں سے نفی عصمت تک ہوتی ہے۔ مگر وہ تسلیم کیوں کریں۔ واقعہ صفین (جنگ علی و معاویہ رضی اللہ عنہما) سب سے بڑی دلیل نفی عصمتِ علی پر ہے۔ جیسا کہ خوارج نے اعتراضًا (جناب علی) سے کہا کہ اگر آپ معصوم تھے تو یہ تسلیم تحکیم کیا بوالعجبی ہے؟ اب اگر ہم کہیں آپ کو امیر تسلیم کر دیں تب۔ تو آپ امیر نہیں ورنہ مامور! ارے عجیب عصمت ہے!

یہی میں کہتا ہوں۔ اتباعِ معصومین جواب دیں! رہا عصمتِ علی کا ثبوت کلام پاک سے۔ تو وہ بھی (ابقولہم) یاروں کی دستبرد سے نہیں بچا۔ اب عقلی ثبوت پر مدارِ عصمت ہے۔ تو اس کی تار پود خوارج نے صفین میں بکھیر دیا۔ جیسا کہ گذر چکا ہے کہ معصوم بھی تحکیم گوارا کر سکتا ہے۔ لا واللہ! مگر منیر شیعی ترکش میں چند تیر تکفیر و تفسیق ثلاثہ کے بجھے ہوئے چھپے رہتے ہیں جن سے بیک وقت دو شکار کئے جاتے ہیں۔

(۱) تفسیقِ ثلاثہ و امہات الامہ۔

(۲) عصمتِ علی۔

بلکہ یوں کہ صرف تفسیق ثلاثہ و تکفیر امہات ہی سے عصمتِ علی ثابت کر لی جاتی ہے۔ مثلاً واقعہ قرطاس ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری علالت میں دوات قلم و کاغذ طلب فرمایا۔ کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا۔ (مگر (اے نفسِ رسول تم نے بھی تعمیلِ ارشادِ نبوت نہ کی!) اس معاملہ میں قرطاس کی تعمیل میں شور سا ہونے لگا (کہ نفسِ رسول اس قدر بری ہو کر بھی جسے فرو نہ کر سکے) اس موقعہ پر خلیفہ ثانی نے کہا:-

ان الرجل لیھجر فاستفھموہ

(آپ کا آخری وقت ہے سنو اور سمجھو)

مگر جب علی تک ہی کو سننے اور سمجھنے کی توفیق نہ ہوئی کہ نفسِ رسول و وصی نبی و خلیفہ رسالت و امارت آپ بنے بیٹھے تھے تو دوسروں سے کیا توقع۔ اس پر حضرت رسول نے فرمایا "قوموا عنی"۔ اچھا تو جاؤ

اب اس واقعہ کو عصمتِ علی کی دلیل بنا لیا گیا۔ کیونکہ عمر نے جو ہجر کہا۔ لہٰذا علی معصوم ثابت ہوئے۔ یہ غور نہیں فرمایا جاتا کہ نفسِ رسول اور وصی نبی ہو کر تعمیل رسالت نہ کی۔ مگر ..... مبداء منتہائے عصمت۔

کتب اصول اربعہ میں روایت ہے کہ جب لوگ چلے گئے تو عباس و فضل بن عباس و علی ابن ابی طالب ہر سہ جناب رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ

"ہم قرطاس پیش کریں اگر آپ ہماری خلافت کا وثیقہ رقم فرمانا چاہتے ہیں؟"

حضرت نے فرمایا۔ نہیں تم بچارے لوگ مجھیں کمزور کر دیں گے۔ اس پر انہیں رسول کے پاس سے اٹھنا پڑا۔"

فرمائیے! "قوموا عنی" کے مصداق خلیفہ ثانی ہیں یا وصی نبی؟ حضرت عمر نے تو لوگوں کو تلقین کی کہ سنو۔ مگر علی خاموش بیٹھے رہے۔ مبغضِ رسول تو علی ابن ابی طالب ہوئے۔

معاملہ فدک میں جناب رسول کو خلیفہ اول کے پاس مطالبہ ارث کے لئے بھیجا گیا۔ خلیفہ نے فرمایا انبیاء کا ترکہ قوم کا ترکہ ہے۔ اور حدیث پڑھ دی۔ جس کو سن کر سیدہ نے خاموشی اختیار کی مگر اس پر وہ خلیفہ اول سے ناراض ہو گئیں[1]

تو اب شیعی استدلال سنئے کہ

"رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے فاطمہ کو ناراض کیا۔ اس نے مجھے ناراض کیا۔ لہٰذا خلیفہ اول بھی مبغضِ رسول ہوئے"

مگر یہی فاطمہ ہیں کہ ابوبکر سے خاموش ہو کر گھر لوٹیں تو عصمت مآب سے فرمایا کہ

"خود تو جنین کی طرح رحم مادر میں پڑے ہو اور مجھ عورت ذات کو بھیجتے ہو"

(احتجاج طبرسی کتاب شیعہ)

---

[1] خفا ہونے کا ذکر فہم راوی ہے حقیقت نہیں ہے۔ (اہلحدیث)

فرمائیے کہ سیدہ کے مقابلہ میں خلیفہ اول نے تو حدیث رسول پڑھی۔ مگر ان کے اس خشم و غضب پر عصمت پناہ نے کیا جواب دیا؟ پس مبغض سیدہ خلیفہ اول ہیں یا علی ابن ابی طالب؟

اسی طرح دلائل عصمت علی اور مبغض رسالت کے لئے واقعہ جمل پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ امیر المومنین معصوم تھے۔ اس لئے ان کا محارب کافر و مبغض رسول ہے۔ اور یہ جرم حرم رسول جناب عائشہ سے ہوا کہ امامت مآب سے جنگ کا ارتکاب کیا (اس جنگ کا نام جمل ہے)

مگر علی کی عصمت ۱۳ سو سال سے ترمندۂ ثبوت ہے کہ ہمارے سنت و اہل تسنن اس میں خاموش۔ اصول اربعہ شیعہ اس میں چپ۔ کتاب اللہ اس میں صامت۔ خود عصمت پناہ علی بنفس اس پر ظاہر ہوئے مگر ان کا محارب کافر اور مبغض رسول قرار دیا جا رہا ہے۔ بخلاف ازیں کلام پاک میں ازواج النبی کے فضائل ملاحظہ ہوں:۔

یا ایہا النبی [illegible]

رسول کی بیبیو تم عام عورتوں کی سی نہیں ہو۔ ان کی عصمت دیکھئے:۔

یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا

خدا ارادہ فرماتا ہے کہ اے اہل بیت نبی تم سے رجس دور کرکے تمہیں پاک بنا دے۔

ان اہل بیت نبی میں سے ایک عائشہ بنت ابوبکر (ذرا جانا) ... ہیں۔ جن کے ساتھ علی ابن ابی طالب جنگ کرتے ہیں۔ اور وہ بھی کس معاملہ میں۔ دم عثمان ذوالنورین میں کون عثمان۔ جن کے شبۂ قتل پر حضرت الرسول نے تجدید بیعت فرمائی۔ اور آخر میں اس عثمان کی طرف سے اپنا دست مبارک اپنے دوسرے بابرکت ہاتھ پر رکھ کر فرمایا:۔

ھذا ید عثمان

(یہ عثمان کا ہاتھ ہے)

اس بے گناہ عثمان کا خون ناحق بغاۃ نے مدینۃ الرسول میں کیا۔ ان کی لاش ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی۔ لاش پر یہ محاصرہ قائم ہوا کہ کوئی اٹھا کے نہ دفن کرے اسی عثمان کی لاش پر خلافت مآب علی ابن ابی طالب کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ بیعت عامہ ہوئی۔ واہ رے تخویف! جس نے تامل کیا حضرت عبداللہ ابن سبا علیہ السلام طرفدار عصمت پناہ نے تلوار دکھائی اور بیعت کرالی۔ اس وقت یہ حرم نبی کریم یعنی عائشہ بیت اللہ کے عمرہ یا حج کے لئے حاضر تھیں۔ قتل عثمان کا خونچکاں واقعہ سنا۔ دم بخود ہو کر رہ گئیں۔ ادھر! جب انعقاد خلافت ہو گیا تو پھر قاتلین عثمان کو مواخذہ سے بری رکھا گیا یعنی مع علی ابن ابی طالب۔ کون ہوتے ہیں کہ قاتلین عثمان کو نہ تو سزا دیں نہ مسلمانوں کے حوالے کریں۔

نتیجہ کیا ہوا۔ اس پر حرم نبی نے علی سے مقابلہ کیا۔ اور آپ نے ان کی مدحت میں آیت مبارکہ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت پڑھ لی عصمت تو حرم نبی کی ثابت ہوتی تھی مگر ہمیں اس مسئلہ میں علی کے متعلق قریب ہی ... دیا گیا۔

محارب حرم نبی کو خارجی یا کافر سمجھنا تھا۔ مگر یہاں یہ دعوی کا شرور شروع ہوا کہ نہیں محارب علی کافر یا خارجی[1] ہے۔ حرم سے [illegible] قرار دیا گیا

ہے جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

انصاف یہ ہے کہ حرم کی [illegible] جس کا نام آپ عصمت تجویز [illegible] ہیں۔ یہ قرآن بالنص ناطق ہے بمصداق انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا وہ معصوم ہیں یا جن کا ذکر باشارۃ النص بھی کلام پاک میں نہیں

[1] لفظ خارجی شیعیانہ مصطلحات دین میں سے ایک متروک و مجہول لفظ ہے۔ جس کی ابتدا جنگ جمل سے ہوئی گویا دم عثمان کا مطالبہ خطا ہے۔ پھر تو خلافت عثمان بھی خطا ہے۔ اور آپ اسے خلافت راشدہ کا جزو اعظم بھی قرار دیتے ہیں۔ منہ۔

وہ مصداق طہارت میں ہو سے

اک دل پہ چوٹ ایک جگر پر لگائیے
حصہ لگائیے تو برابر لگائیے

اور آئمہ اہل بیت کے متعلق کلام کی اس کمی پر ۱۳ سو سال سے قرآن کو ناقص بنایا جاتا ہے۔ یا یہ کہ کتاب اللہ کو منسوخ قرار دیا جاتا ہے۔ احادیث سے۔ یا یہ کہ تاویل رکیک کی جاتی ہے احادیث و اقوال نبی کی در بارہ عصمت ازواج نبی میں۔ اس آخری مرحلہ میں سنی بھی شیعیت کے رنگ سے ملوث ہیں کہ کم تر حضرات نے آیت تطہیر کو اپنے اصلی محل پر رکھنے کی سعی کی۔ اگر کسی نے یہ جرأت کی بھی تو اسے منفرد کہا گیا۔ جیسا کہ ابن حزم رحمۃ اللہ کا معاملہ ہے۔ جو عصمت میں تو نہیں مگر فضیلت کے باب میں ازواج نبی کی اولویت کے مقر ہیں۔ بالفظ عصمت تو یہ پیداوار اس وقت کی ہے جب مذہب شیعہ کی بنیاد کے لئے کسی انوکھے اصول کی ضرورت درپیش ہوئی۔

مبغض رسول کے باب میں قول فیصل یہ

ہے کہ علی ابن ابی طالب نے جب ابوجہل کی لڑکی سے عقد کا ارادہ فرمایا۔ رسول خدا کو اطلاع ہوئی۔ اعلان وعظ فرمایا۔ لوگ جمع ہوئے۔ ارشاد گرامی ہوا کہ علی ابن ابی طالب ابوجہل کی دختر سے عقد کرنا چاہتے ہیں تو کرلیں مگر بنت محمد اور دختر ابوجہل ایک دوسری کی سوت بن کر نہیں رہ سکتیں علی اس سے عقد کرلے مگر فاطمہ کو طلاق دیکر۔ کیونکہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہ کو غضبناک کیا۔ اس نے مجھے غضبناک کیا۔ جس نے مجھے غضبناک کیا۔ اس نے خداوند عالم کو غضبناک کیا:۔

یہ ہے ذکر غضبناکی سیدہ۔ اس کا مورد ملاحظہ ہو۔ مصداق پر غور فرمایا جائے۔ موجودہ اطلاق سامنے رکھئے اور انصاف کیجئے گا کہ مبغض رسول دوسرے لوگ ہیں یا کون؟

(باقی دیکھو صفحہ ۱۳ کالم اوّل پر)

ملکی مطلع

جنگ کی رفتار

اس ہفتے کا بڑا مشہور واقعہ وزیراعظم برطانیہ کی پارلیمنٹ میں طویل تقریر ہے جو اخبارات میں آچکی ہے۔ آپ کی تقریروں کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ دشمن کی طاقت کو کم ظاہر کر کے آئندہ خطرات سے چشم پوشی نہیں کرتے بلکہ بلا کم و کاست صحیح حالات قوم و ملک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ شروع تقریر میں آپ نے کہا کہ مشرق بعید وغیرہ سے بُری خبریں سن کر بعض اخبارات حکومت پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ وزارت پر اعتماد کا اظہار کیا جائے۔ اس مطالبہ کے لئے آپ نے تین دن تک دارالعلوم میں آزادانہ بحث کی اجازت دی۔ بحث کے اخیر میں (ایک کی مخالفت کے مقابلہ میں) بھاری کثرت آراء کی تائید سے اعتماد کا ووٹ پاس ہوگیا۔ بحث اس بات پر ہوتی رہی کہ جب مشرق بعید میں امن و سکون تھا تو حکومت روس، لیبیا اور لبنان میں فوجیں اور سامان جنگ بھیجنے میں حق بجانب تھی یا نہیں؟ اکثر حاضرین نے یہی رائے ظاہر کی کہ واقعی حق بجانب تھی۔ جیسا کہ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اگر ان ملکوں میں فوج اور سامان جنگ نہ بھیجا جاتا تو محوری فوجیں لیبیا (شمالی افریقہ) میں پیشقدمی کر کے مصر اور نہر سویز پر قابض ہو جاتیں۔ ادھر روسی محاذ پر جرمن فوج آگے بڑھ کر نہ صرف قفقاز میں تیل کے چشموں پر قابض ہو جاتی بلکہ مزید پیشقدمی کرتی ہوئی ایران عراق اور شام وغیرہ میں بھی پہنچ جاتی۔ جس کے نتیجہ میں نہر سویز و مصر کے علاوہ ہندوستان بھی خطرہ کی زد میں آجاتا۔ یہ بات کسی طرح قرین قیاس نہ تھی کہ پیش آمدہ نازک موقع کو نظر انداز کر کے ایک امکانی خطرہ کے سدباب کے لئے دور دراز علاقہ میں ہر قسم کے سامان جنگ سے مسلح فوج بھیج دی جاتی۔

وزیراعظم نے دوران تقریر میں کہا کہ سردست کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جہور (ملایا) اور سنگاپور کی جنگ کا انجام کیا ہوگا۔ لیکن گذشتہ کئی ہفتوں سے ہم وہاں فوج اور سامان جنگ پہنچاتے رہے ہیں۔ برطانیہ کے دو مشہور بحری جہازوں (پرنس آف ویلز اور ری پلس) کی غرقابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حفاظت کے لئے کوئی طیارہ بردار جہاز موجود نہ تھا۔ شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوج اور ہوا بازوں کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ قدم امریکن لیڈروں اور عوام کی خواہش کے مطابق اٹھایا گیا ہے۔ اس سے آئرلینڈ کے شمالی اور جنوبی دونوں حصے دشمن کی دستبرد سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ اس سے مسٹر ڈی ویلرا کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بحرالکاہل کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم یورپ کی جنگ میں مصروف نہ ہوتے تو جاپان کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے خود ہندچینی پر حملہ کر دیتے۔

نائب وزیراعظم نے پارلیمنٹ میں نکتہ چینوں کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ انگلستان سے مشرق بعید کا فاصلہ بہت زیادہ ہے اور ہمارے پاس جہازوں کی تعداد محدود ہے۔ اس کے باوجود وہاں کمک بھیجی گئی ہے۔ جس کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیں ہر فوری خطرے کے بعد دوسرے فوری خطرے کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہے۔ مشورہ دینا آسان ہے لیکن حالات کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں کہ بہت نازک حالات پیدا ہونے کے باوجود ہم تباہ نہیں ہوئے۔ جب جنگ شروع ہوئی ہمیں یہ توقع نہیں تھی کہ بحر اوقیانوس کے علاوہ ہمیں بحیرہ روم کی بھی حفاظت کرنی پڑے گی۔ گذشتہ جنگ عظیم کی طرح ہمیں فرانسیسی اور اطالوی بیڑے کی امداد بھی حاصل نہیں ہے۔

محاذ ملایا کی جنگ جاری ہے۔ اس کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ اتحادی فوج ملایا سے باقاعدہ پسپا ہو کر سنگاپور میں آگئی ہے۔ در اصل اب اس جزیرہ کی جنگ شروع ہوئی ہے۔ ادھر مولمین (برما) میں بھی اتحادی فوجیں دریائے سالوین کی طرف پسپا ہو گئی ہیں۔ اور اپنا سامان اور خوراک وہاں سے اٹھا لائی ہیں۔ مولمین کا شہر رنگون سے ۹۰ میل دور ہے۔ مشرق بعید کی مزید صورت حالات معاصر "پرتاپ" کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:

"سنگاپور کو حقیقی خطرہ ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آگے چل کر کیا ہوگا۔ لیکن بظاہر خطرہ کے باوجود سنگاپور کی مزاحمت کی طاقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ سنگاپور کو جوہور (ملایا) سے ملانے والی ایک سڑک ہے جو لازمی طور پر تباہ کر دی جائے گی۔ اس کے بعد سنگاپور پر صرف بحری حملہ ہی ہو سکیگا۔ اور بحری حملے کے مقابلہ کیلئے وہ تیار ہے۔ آج تک اس پر جو کروڑوں پونڈ صرف ہوئے ہیں۔ وہ اسی دن کے لئے تو تھے۔

لیکن جاپانیوں کے دماغ میں ایک اور خیال بھی نظر آتی ہے کہ اگر سنگاپور فتح نہ ہو تو اسے محصور کر کے ناکارہ بنا دیا جائے۔ یہ خطرہ ہے جزیرہ سنگاپور پر حملہ سے کہیں زیادہ ہے۔ شاید اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے جاپانیوں نے سماٹرا، جاوا اور بورنیو وغیرہ پر بیک وقت حملے شروع کر دئیے ہیں اگر یہ علاقے جاپانیوں کے قبضہ میں چلے جائیں تو واقعی سنگاپور کے محصور ہونے کا خطرہ ہے۔ مگر اتحادی ہائی کمانڈ بھی غافل نہیں بیٹھا۔ چپ چاپ امریکن اور برطانوی کمک ان علاقوں میں پہنچ رہی ہے۔ امریکن بحری کمک کا ثبوت تو جاپانی قافلہ پر اس حملہ سے مل گیا۔ جس میں ۱۰۰ کے قریب جہازوں میں سے ۲۴ جاپانی جہاز غرق کر دئیے گئے۔ یہ کوئی معمولی فتح نہیں۔ خاصکر اس حالت میں جبکہ جاپانی یہ ڈھول پیٹ رہے ہیں کہ بحرالکاہل میں وہ مکمل طور پر برسراقتدار ہیں ــــ پچھلے تین ہفتوں سے

جاپانی فلپائن میں جنرل میکارتھر کے مورچوں سے سر پٹک رہے ہیں۔ لیکن جنرل موصوف راستہ دیتا نظر نہیں آتا۔ امریکن محافظین کیلئے حالات سازگار نہیں۔ لیکن یہ تو صاف ہے کہ تخفیف شدہ فوج کی حالت میں اگر اس قدر زبردست مزاحمت کی جاسکتی ہے۔ تو مزید کمک پہنچ جائے تو جاپانیوں کو کس قدر پریشانی ہو سکتی ہے۔

برما میں بھی حالات دگرگوں ہو رہے ہیں۔ اطلاع ہے کہ جاپانی اس وقت مولمین کے مشرق میں پہنچ چکے ہیں [illegible] مصلحت کے پیش نظر شہر خالی کرایا جا رہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنگ شہر کے [illegible] ہے۔ اگر مولمین پر قبضہ ہو گیا تو رنگون پر جاپان کی چڑھائی کا خطرہ ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ مولمین رنگون سے ۶۰ میل کے قریب ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دونوں شہروں کو ملانے کے لئے ریلوے لائن اور جرنیلی سڑک بھی موجود ہے برطانوی فوجیں جاپانیوں کی مزاحمت کر رہی ہیں لیکن حملہ آوروں کی تعداد محافظین سے کہیں زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ ×

روس میں جرمنوں کی پسپائی جاری ہے۔ پہلی مرتبہ ہٹلر نے تسلیم کیا ہے کہ روسی آگے بڑھ رہے ہیں۔ گو صاف الفاظ میں نہیں × × یہ درست ہے کہ برف پڑ رہی ہے۔ لیکن کیا یہ سردی صرف جرمن توپوں اور ٹینکوں کے لئے ہی ہے؟ ہٹلر نے کہا ہے کہ موسم بہار تک انتظار کرو۔ وہ بھی دور نہیں آئندہ مہینے پتہ چل جائیگا کہ جرمن کس طاقت سے روس پر تازہ حملہ کر سکتے ہیں۔

لیبیا میں ایک مرتبہ پھر سے برطانوی فوجوں کو جرمنوں کے مقابلہ سے پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ بن غازی پر محوری قبضہ سے ایک اہم بندرگاہ برطانیہ کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ اس بات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بحیرہ روم میں برطانوی اقتدار کے باوجود جرمنوں کو زبردست کمک پہنچ گئی ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ تازہ فوج ٹریپولی (طرابلس) کے راستہ پہنچی ہے یا افریقہ میں فرانسیسی بندرگاہوں کے راستے چند دن ہوئے۔ اطلاع آئی تھی کہ امیر البحر ڈارلان نے افریقہ کی فرانسیسی بندرگاہیں جرمنوں کے حوالے کر دی ہیں۔ اس وقت اس خبر کی تصدیق نہ ہو سکی تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ درست تھی۔"

(پرتاپ لاہور ۲ فروری ۱۹۴۲ء ص۳)

فوجی کلرکوں کی بھرتی کی شرائط

محکمہ اطلاعات پنجاب نے ان فوجی کلرکوں کی بھرتی کے متعلق کچھ قواعد و ضوابط شائع کئے ہیں جو ٹریننگ سکول رانی کھیت (الموڑہ) میں ٹریننگ حاصل کرنے اور بعد ازاں متعلقہ فارمیشن ہیڈکوارٹرز میں کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) امیدواروں نے انٹرنس یا اس کے مساوی درجے کا کوئی امتحان پاس کیا ہو۔

(۲) انتخاب کے وقت ان کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ اسکول میں داخل ہونے سے پہلے ان کو صرف زمانہ جنگ کے لئے بھرتی کیا جاتا ہے

(۳) زمانہ ٹریننگ میں ان کی تنخواہ ساٹھ روپے ماہوار ہوگی۔ رہائش گاہ مفت ملیگی۔

(۴) خوراک تین قسم کی ہوگی۔

(د) مسلم خوراک۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے

(ب) ہندو نباتاتی خوراک۔ سبزی خور ہندوؤں کیلئے

(ج) ہندو غیر نباتاتی خوراک۔ غیر سبزی خور ہندوؤں کے لئے + (یعنی ہر ایک فرقہ کو اسکی پسندیدہ خوراک مہیا کی جائے گی)

صحیح اندازے کے مطابق تقریباً دس روپے ماہوار فی کس خوراک کا خرچ ہوگا۔ اس کے علاوہ طلباء کو مندرجہ ذیل رقوم ماہوار ادا کرنی ہوگی:۔

دھوبی کی اجرت ایک روپیہ ماہوار۔

کمیلوں کے لئے آٹھ آنے ماہوار۔

بارکوں کے نقصان کا معاوضہ ایک آنہ ماہوار۔

(۵) تفریح کے لئے اسکول کے اندر اور باہر تمام کھیلوں کا انتظام ہوگا۔ ایک دارالمطالعہ بھی ہے جس میں ایک ریڈیو سیٹ بھی رکھا ہوا ہے۔

(۶) باضابطہ تین ماہ کا کورس ہے۔ نصف مدت (ڈیڑھ ماہ) کے بعد ضمنی امتحان لیا جاتا ہے۔ اس میں جو طالب علم ناکام رہتا ہے وہ اخراج کا مستوجب قرار پاتا ہے۔ آخری امتحان سہ ماہی گزرنے پر لیا جاتا ہے۔ اور کامیاب طلباء کو فوراً متعلقہ فارمیشن ہیڈکوارٹرز میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

(۷) جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ موسم سرما میں گرم کپڑوں کے علاوہ ایک بستر بھی ہمراہ لائیں۔

(۸) طلباء کو حسب ذیل مقدار میں سفری الاؤنس دیا جائے گا:۔

جائے رہائش یا فارمیشن ہیڈکوارٹرز سے اسکول میں داخل ہونے تک انٹر کلاس کرایہ کا ۱½ (ڈیوڑھا) اور کورس کے خاتمہ پر اسکول سے متعلقہ فارمیشن تک انٹر کلاس کرایہ کا ۱½ (ڈیوڑھا)

اثنائے تعلیم میں اگر طالب علم کسی وجہ سے خارج کیا جائے تو اسکول سے جائے رہائش تک انٹر کلاس کرایہ کا ۱½ (ڈیوڑھا)

(۹) ہندوستانی فوجی کلرکوں کو جہاں جانے کا حکم ملے بحری یا بری راستے سے جانا ہوگا۔ لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ ان کو زمانہ جنگ یا امن میں سمندر پار بھیجنے کے لئے بھرتی کیا گیا ہے۔ ایسی ذمہ داری پیش آمدہ ضرورت پر موقوف ہے۔

نوٹ:۔ جو طالب علم اسکول کا تعلیمی نصاب سیکھنے کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں وہ اتنی تعلیم اور فہم رکھتے ہیں کہ بھرتی کے فارم میں مرقومہ شرائط کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا بعد ازاں کسی طالب علم کا یہ عذر مسموع نہ ہوگا کہ اس نے ان شرائط کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ جن کے ماتحت وہ بھرتی کیا گیا تھا اور جن پر اس نے دستخط کئے تھے۔

تمام طلباء کو گورنمنٹ کے ساتھ کئے گئے اقرارنامہ پر دستخط کرنے ہونگے اور جونہی بھرتی کے فارم پر دستخط ہو جائیں گے ان کو کسی حالت میں سکول سے

مبغض رسول کون ہیں؟

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰)

رحلت سیدہ کے بعد نکاح ہو رہے ہیں یعنی

"(۱) خولہ دختر جعفر بن قیس حنفیہ سے۔ (۲) ام حبیب بنت ربیعہ سے۔ (۳) ام البنین دختر حزام بن خالد بن وارم کلابی سے۔ (۴) لیلی دختر مسعود دارمی سے۔ (۵) اسماء بنت عمیس سے۔ (۶) ام سعید سے (۷) امامہ بنت العاص سے۔

ان کے سوا اور بی بیاں بھی تھیں۔"

(بحوالہ تاریخ الائمہ مصنفہ مولنا سید حیدر علی صاحب شیعہ، مطبوعہ مطبع اصلاح کجھوہ بہار صفحہ ۲۷۵)

اگر یہی معاملہ ثلاثہ میں سے کسی کے ساتھ پیش آتا کہ سیدہ ان میں سے کسی کے عقد میں ہوتیں اور ممدوحہ کے ارتحال کے بعد وہ ایک عقد بھی کر لیتے تو ناسپاسی و ناشکرگذاری و بےقدری رسالت پر اور بھی سرشتیے کہے جاتے۔

فرمائیے۔ اس تسلسل ازدواج پر رسول خدا علی سے (شیعی اصول کے مطابق) خوش رہ سکتے تھے؟

کتب شیعہ اصول اربعہ و نہج و تصانیف مجلسی وغیرہ میں مروی ہے کہ قرب حشر پر بعثت ائمہ و اعدائے ائمہ ہوگی۔ اور مظالم سابق کے بدلے لئے جائیں گے۔ یعنی تمام امام اٹھیں گے۔ اور از بنوامیہ تا بہ بنوعباس واز خلفائے ثلاثہ و امہات الامہ و یزید و شمر سب کا حشر ہوگا۔ اور ایک ایک سے اُس کے ظلم کا بدلہ لیا جائیگا۔ ع

ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں

تو اُس بعثت میں جناب رسول خدا بھی ہونگے۔ علی اور اُن کی نو بی بیاں بھی ہونگی۔ سیدہ اپنی ان سوتوں کو دیکھیں گی اور غضب ناک ہونگی۔ سیدہ کی غضبناکی حضرت رسول کی غضبناکی کا سبب ہوگی۔ کیا اس تمام سلسلہ غضب سیدہ و رسالت کا سبب جناب علی ابن ابی طالب ہونگے؟

نوٹ:- العیاذ باللہ! میرے یہ عقائد ہرگز نہیں۔ (علی پر میرے ماں باپ فدا ہوں) یہ سب شیعی حرزہ تنقید کا جواب ہے (کما تدین تدان) یا اللہ تو گواہ ہے کہ میں ان منقولات سے بری ہوں۔

سلہ شیعی کاروبار مذہب میں مرثیہ کا دوسرا مصرعہ سرشتیہ ہے۔ مرثیہ تو یہی ناکامی علی و آل علی پر رونا، دھونا، سر پیٹنا وغیرہ۔ اور سرشتیہ ہے خلفائے ثلاثہ کی کامرانی دین و دنیا پر ضحک و تمسخر سے علی و اولاد علی کی محرومی قسمت کی تلافی مافات کرنا۔ مؤمنہ۔

اہلحدیث: مبغض اسم فاعل کا صیغہ ہے جس میں ارادہ فاعل کا دخل ضروری ہے۔ انصاف یہ ہے کہ صحابہ میں سے کسی نے بالارادہ آنحضرت صلعم کو تکلیف نہیں دی۔ اس لئے وہ کسی عتاب کے مورد نہیں ہوسکتے۔ یہ فریقین کی باہمی نزاع کا نتیجہ ہے۔ ورنہ صحابہ کرام (ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم) کی طرف بغض رسول کی نسبت ہرگز صحیح نہیں۔ اگر وہ ایسے ہوتے تو ان کی شان میں والذین معہ وارد نہ ہوتا۔ دراصل شیعہ کی طرف سے ایسے مضامین کی ابتدا ہوتی ہے جو لزوم اور التزام میں فرق نہیں جانتے یا دانستہ فرق نہیں کرتے۔

الی اللہ المشتکیٰ!

اطلاع بابت تبلیغی جنتری | دیر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کاتب بیمار ہوگیا تھا۔ اب بفضلہ اچھا ہے کاپیاں لکھی جا رہی ہیں۔ عنقریب شائع ہو جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ! (مولنا) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ۔

میرے لئے دعا کریں | بندہ تجارتی پریشانی اور قرضداری میں پھنسا ہوا ہے۔ جماعت اہلحدیث کے علماء اور عوام سے گذارش ہے کہ از راہ مہربانی میری دفع پریشانی کے لئے بعد نماز فرض چند دن دعا کریں۔ امید ہے کہ دعاء مذکور سے میری پریشانی دور ہو جائے گی۔ الراقم:- آپ کی دعا کا متمنی۔ (م،د اخل غریب فنڈ)

خط و کتابت | کرتے وقت اپنا نام مکمل معہ نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر)

متفرقات

گرانی کاغذ | حد سے متجاوز ہوگئی ہے۔ اسی بنا پر ہم نے ناظرین کرام کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ جس طرح تنگی کے وقت طعام الواحد یکفی الاثنین (پیٹ بھر کر کھانے کی بجائے نصف پیٹ پر کفایت ہوسکتی ہے) اسی طرح اخبار اہلحدیث کی ضخامت بجائے ۱۶ صفحات کے ۱۲ صفحات کر دیا تو کفایت ہوسکتی ہے۔ ناظرین اس کی بابت اطلاع دیں۔ آج تک جو چند رائیں موصول ہوئیں ان میں تخفیف کو منظور نہیں کیا گیا۔ باقی اصحاب بھی اپنی آراء سے اطلاع دیں۔ مگر گرانی کاغذ کا علاج بھی بتائیں۔

مفتی چھوٹو رام اور ملا کرشن آف پرتاپ | بوجہ بکری ٹیکس عائد ہونے کے سر چھوٹو رام بندہ وزیر کو اخبار پرتاپ میں مفتی کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں سر موصوف نے مہاشہ کرشن (آف پرتاپ) کو ملا کرشن لکھا ہے۔ یہ دونوں القاب اسلامی ہیں۔ اس لئے ان کی تہ میں ہر ایک نے دوسرے کو مسلمان کہا ہے۔ ہماری دریادلی یہ ہے کہ ہم دونوں کی تصدیق کرتے ہیں

سہ دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

سیالکوٹ | کی کسی نزاع کے متعلق ایک مراسلہ آیا ہے جس میں بہت سختی سے اظہار رائے کیا گیا ہے۔ چونکہ نامہ نگار نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اور محدثین کا اصول ہے کہ مجہول (غیر معلوم) راوی کی روایت قبول نہیں کرتے۔ اس لئے مضمون درج نہیں ہوا۔

طبی سوال | میرے لڑکے کا کان مدت سے بہتا ہے اب لڑکے کی عمر پانچ سال کی ہوئی ہے۔ اب تو کان سے خون آنے لگ گیا ہے۔ کسی صاحب کو اس تکلیف کا نسخہ معلوم ہو تو راقم کو براہ راست یا پبلک فائدہ کے لئے بذریعہ اخبار مطلع فرمائیں۔ خادم عبدالرحیم سکول ماسٹر ورنیکلر سکول پنڈی عمل براستہ سکھو چک

فوجی کلرکوں کی بھرتی کی شرائط

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

علیحدہ ہونے کا حق نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ بھرتی فارم میں مندرجہ اقرار نامہ کو جو حکومت کے ساتھ کیا ہے پورا نہ کر دیں۔

(۱۰) اس اسکول کی تعلیم طالب علم کو نہ صرف دفتری معاملات کے قابل بنا دیتی ہے بلکہ آئندہ سول ملازمت میں بھی تجربہ کار بنا دیتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ تعلیم مفت ہے بلکہ زمانہ تعلیم میں معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ایسے فوجی اسکول کے سوا اور کسی اسکول میں ٹریننگ کے زمانہ میں طلباء کو معاوضہ نہیں ملتا۔

(۱۱) اسکول سے فارغ ہونے کے بعد طالبعلموں کو لوئر ڈویژن اور اپر ڈویژن دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کی تنخواہ حسب ذیل ہوتی ہے لوئر ڈویژن ۶۰ روپے ماہوار۔ اپر ڈویژن پہلا گریڈ ۹۵ ماہوار سے ۱۴۰ ماہوار تک سالانہ ترقی ۵ دوسرا گریڈ ۱۴۰ سے ۲۰۰ ماہوار تک۔ سالانہ ترقی ۱۰

(۱۲) لوئر ڈویژن سے اپر ڈویژن تک ترقی سینیر ہونے کے لحاظ سے ہوگی۔ جب کبھی کوئی آسامی خالی ہوگی بشرطیکہ امیدوار قابل ہو۔ ایسی ترقی حاصل کرنے کے شرائط معقول ہیں۔

(۱۳) مذکورہ بالا فوجی کلرکوں سے سمندر پار خدمت حاصل کرنے کی صورت میں ان کو حسب ذیل رعائتیں دی جائیں گی :-

(ا) تنخواہ میں پچاس فیصدی اضافہ کیا جائیگا۔

(ب) لباس، خوراک اور جائے رہائش مفت مہیا کی جائے گی۔ جیسا کہ ہندوستانی وارنٹ افسروں کو ہندوستانی فوجی کلرک فارمیشن ہیڈ کوارٹرز کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جنگ کے گذشتہ دو سالوں میں دشمن کی کارروائی سے ان کو کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

(۱۴) امید ہے کہ ایسے عارضی کلرکوں کی ایک معتدبہ تعداد کو جنگ کے بعد آئی۔ اے۔ سی۔ سی

. . . .

کی مستقل خالی آسامیوں پر لگا دیا جائے گا۔

مقامی حکومتوں نے پولیس وغیرہ محکموں میں چھوٹی آسامیوں کی ایک تعداد ان اشخاص کے لئے محفوظ رکھی ہے جن کی جنگی خدمات شاندار ہونگی۔

فوجی کلرکوں کی بھرتی کی شرائط

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

علیحدہ ہونے کا حق نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ بھرتی فارم میں مندرجہ اقرارنامہ کو جو حکومت کے ساتھ کیا ہے پورا نہ کر دیں۔

(۱۰) اس اسکول کی تعلیم طالب علم کو نہ صرف دفتری معاملات کے قابل بنا دیتی ہے بلکہ آئندہ سول ملازمت میں بھی تجربہ کار بنا دیتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ تعلیم مفت ہے بلکہ زمانہ تعلیم میں معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ایسے فوجی اسکول کے سوا اور کسی اسکول میں ٹریننگ کے زمانہ میں طلباء کو معاوضہ نہیں ملتا۔

(۱۱) اسکول سے فارغ ہونے کے بعد طالبعلم کو لوئر ڈویژن اور اپر ڈویژن دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کی تنخواہ حسب ذیل ہوتی ہے
لوئر ڈویژن ۶۰ روپے ماہوار۔ اپر ڈویژن پہلا گریڈ ۹۵ ماہوار سے ۱۴۰ ماہوار تک سالانہ ترقی ۵۔ دوسرا گریڈ ۱۴۰ سے ۲۰۰ ماہوار تک۔ سالانہ ترقی ۱۰

(۱۲) لوئر ڈویژن سے اپر ڈویژن تک ترقی سینیر ہونے کے لحاظ سے ہوگی۔ جب کبھی کوئی آسامی خالی ہوگی بشرطیکہ امیدوار قابل ہو۔ ایسی ترقی حاصل کرنے کے شرائط معقول ہیں۔

(۱۳) مذکورہ بالا فوجی کلرکوں سے سمندر پار خدمت حاصل کرنے کی صورت میں ان کو حسب ذیل رعائتیں دی جائیں گی۔

(ا) تنخواہ میں پچاس فیصدی اضافہ کیا جائیگا۔

(ب) لباس، خوراک اور جائے رہائش مفت مہیا کی جائے گی۔ جیسا کہ ہندوستانی وارنٹ افسروں کو

ہندوستانی فوجی کلرک فارمیشن ہیڈ کوارٹرز کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جنگ کے گذشتہ دو سالوں میں دشمن کی کاروائی سے ان کو کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

(۱۴) امید ہے کہ ایسے عارضی کلرکوں کی ایک معتدبہ تعداد کو جنگ کے بعد آئی۔ اے۔ سی۔ سی کی مستقل خالی آسامیوں پر لگا دیا جائے گا۔

مقامی حکومتوں نے پولیس وغیرہ محکموں میں چھوٹی آسامیوں کی ایک تعداد ان اشخاص کے لئے محفوظ رکھی ہے جن کی جنگی خدمات شاندار ہونگی۔

اسلامی توحید بدعات مروجہ کی وجہ سے اصل اسلامی توحید عام مسلمان کہلانے والوں سے بالکل مفقود ہو چکی ہے۔ بلکہ اس کے برعکس نذر۔ نیاز لغیر اللہ۔ قبر پرستی سجدہ تعظیمی، تیجہ۔ دسواں۔ چالیسواں۔ تعزیہ پرستی وغیرہ وغیرہ بے شمار رسوم جاری ہیں۔ جن سے شرک وکفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس کتاب میں ان تمام رسوم کو خلاف اسلام ثابت کرکے اصل توحید بدلائل واضح طور پر بیان کی گئی ہے لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۴ر

اسلامی صورت یوروپین تہذیب کے اثر سے مسلمان اپنا تمدن بالکل کھو بیٹھے ہیں۔ بلکہ شکل وصورت تک اسلامی نہیں رہی۔ اس کتاب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کہ اسلامی شکل وصورت کیسی ہونی چاہئے۔ خصوصاً داڑھی پر شرعی احکام درج کرکے داڑھی مونڈوانے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ اسوہ حسنہ کے خلاف کرنا مسلمانوں کا صحیح عمل نہیں۔ قیمت صرف چار آنے (۴ر)

کشف الملہم مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ۔ جو اردو خوان ناظرین کے لئے مفید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

نور محمدی قرآن مجید۔ احادیث نبویہ۔ اقوال صحابہ، تابعین، محدثین۔ ائمہ فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

شیعہ مذہب کی تردید میں

تحفہ اثنا عشری یہ بڑی ضخیم کتاب ہے جو شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ نے شیعہ مذہب کی تردید میں لکھی تھی۔ اس میں شیعہ مذہب کے بارہ فرقوں کی ایسی تردید کی گئی ہے کہ آج تک ان کی طرف سے اس کا جواب نہیں بن پڑا۔ شیعیت کی تردید میں یہ کتاب بہت مشہور ہے قابل مطالعہ ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت تین روپے چار آنے۔ (للعہ)

تحفہ مجددیہ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندیؒ مجدد الف ثانی کے اُن مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ جو آپ نے عقائد شیعہ کے رد میں لکھے ہیں۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ صرف تبلیغ کی خاطر قیمت بہت کم ہے۔ یعنی آٹھ آنے (۸ر)

خلافت محمدیہ مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲ر

خلافت رسالت مصنفہ مولانا صاحب مذکور۔ اس رسالہ میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور بدیہ انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حسین اور یزید امام حسینؓ اور یزید بن معاویہؓ کے معاملے کو امام ابن تیمیہؒ نے نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ جسے پڑھ کر ناظرین اصل حالات سے واقف ہونگے۔ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵ر

نوٹ:۔ جملہ مندرجہ کتب کا محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہے۔ یہ اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر**

انتخاب الاخبار

۹ فروری ۴۲ء

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات کے موقع پر اسلامیہ کالج کے میدان میں منعقد ہوگا۔

—— امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں آج مورخہ ۹ فروری تک بیوپاریوں کی ہڑتال جاری ہے۔ بلکہ اب تو ستیہ گرہ کے نتیجہ میں سارے پنجاب میں پانچ سو سے زائد بیوپاری گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— بیوپاریوں اور وزیراعظم پنجاب کے درمیان جو گفت وشنید جاری تھی وہ ناتمام ختم ہوگئی ہے۔ کیونکہ وزیراعظم نے بیوپاریوں کو جو رعایتیں دی ہیں وہ ان کے نقطۂ نگاہ سے ناکافی ہیں۔

—— لاہور میں بیوپاریوں کی ہڑتال کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی ہے۔

—— لاہور میں بکری ٹیکس کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کی وجہ سے لالہ بہاری لال چانتہ صدر بیوپار منڈل پنجاب اور مولوی اختر علی خان اڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور ابھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— امرتسر میں باوا گورمکھ سنگھ مالک دکان باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز نے بیوپار منڈل کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے دس لاکھ روپیہ تک خرچ کرنے کو کورا چیک دیدیا ہے۔ نیز لالہ لچھمنداس امرتسری نے ۶ لاکھ روپے کا کورا چیک بیوپار منڈل کو دیا ہے۔

—— صدر کانگرس مولنٰنا ابوالکلام آزاد نے پنجاب اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کو (جو پہلے کانگرس کے حکم سے الگ ہوئے تھے) اسمبلی کے اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

—— وزیراعظم آسٹریلیا نے کہا ہے کہ جاپانی جاسوس خفیہ ریڈیو سٹیشنوں کے ذریعہ آسٹریلیا کی خبریں جاپان میں پہنچاتے ہیں۔ ایسے جاسوسوں کی تلاش جاری ہے۔

—— سنگاپور پر جاپان کے ہوائی اور بحری جہاز اور ملایا (مقبوضہ جاپان) پر برطانیہ کے بحری اور ہوائی جہاز بمباری کر رہے ہیں۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ لیبیا کے محاذ پر غزالہ ابھی تک برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ یہ مقام طبروق سے ۳۰ میل مغرب کی جانب ہے۔ روم اور برلن سے دعویٰ کیا گیا تھا کہ محوری فوجوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— روسی ہائی کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ ہماری فوج نے کئی اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور لینن گراڈ اور کیف پر روسی حملے سے ۲۵۴۰ جرمن ہلاک ہو گئے ہیں۔

اطلاع عام | ڈائرکٹر صاحب محکمہ اطلاعات پنجاب اطلاع دیتے ہیں کہ:- گذشتہ ہفتے محکمہ اطلاعات کی طرف سے "فوجی کلرکوں کی بھرتی" کے متعلق جو شرائط شائع ہوئی تھیں اس سلسلہ میں محکمہ ہذا اطلاع دیتا ہے کہ

امیدوار یا کوئی اور صاحب کچھ تحقیقات کرنا چاہیں تو وہ اپنے قریب ترین آنریری اسسٹنٹ رکروٹنگ افسر یا اسسٹنٹ ٹیکنیکل رکروٹنگ افسر سے دریافت کریں۔ وہ ان کو ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائے گا +

—— چینی فوج کی بھاری جمعیت برما کی حفاظت کے لئے وہاں پہنچ گئی ہے۔

—— ڈاکٹر سیدام وزیراعظم ترکی نے اعلان کیا ہے کہ آج بھی ہماری خارجی پالیسی وہی ہے جو آغاز جنگ میں تھی۔

—— ٹوکیو (جاپان) کے ریڈیو نے اعتراف کیا ہے کہ ۱۱-جنوری سے ۲۹ جنوری تک ۷۷ جاپانی جہاز بحرالکاہل میں غرق ہوئے ہیں۔

—— پنجاب میں بارش کی کافی ضرورت ہے۔

(بقیہ متفرقات)

ضرورت رشتہ | میرے ایک صالح نیک سیرت متبع سنت اہل حدیث رفیق (جو ایک معزز زمیندار خاندان سے ہے۔ مولوی فاضل منشی فاضل پاس اور لاہور کے ایک سکول میں مبلغ ۴۵ روپے ماہوار پر عربی مدرس ہے۔ عمر ۴۳ سال۔ فوت شدہ بیوی سے ایک بچہ بعمر پانچ سال اور ایک بچی بعمر اڑھائی سال) کو ایسی اہل حدیث رفیقۂ حیات کی تلاش ہے جو خوش صورت۔ نیک سیرت۔ صالحہ اور پابند ارکان اسلام ہو۔ امیر و غریب۔ خواندہ و ناخواندہ۔ ذات پات یا قومیت۔ کنواری اور بیوہ وغیرہ کی کوئی قید نہیں دیندار۔ مخیر۔ خواہشمند اہل حدیث حضرات توجہ فرمائیں۔ مفصل حالات بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ سے کریں:-

محمد شفیع مولوی فاضل ٹیچر اسلامیہ مڈل سکول ملتان روڈ۔ نواں کوٹ۔ لاہور۔

مؤمنہ | لڑکیوں کے اخلاقی اور مذہبی تعلیم کیلئے ماہواری رسالہ حیدرآباد دکن سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ مضامین کے دو حصے ہیں۔ ایک حصے میں عام مضمون دوسرے میں درس قرآن کے اسباق ہیں۔ قیمت سالانہ تین روپے۔ پتہ۔ دفتر رسالہ مؤمنہ حیدرآباد دکن۔

—— برطانوی طیاروں نے مقبوضہ فرانس کے کئی شہروں پر پندرہ لاکھ اشتہار پھینکے جن میں مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ کی تقریر درج تھی۔

—— بمبئی میں روئی کے ایک گودام کو آگ لگ گئی۔ جس سے ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا۔

—— مہاراجہ بیکانیر نے برما اور ملایا سے واپس آنے والے ہندوستانیوں کی امداد کے سلسلہ میں وائسرائے ہند کے فنڈ میں ۱۲ ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— مہاراجہ راما پور بند نے رائل ایئر فورس کے فنڈ میں دس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

بسم اللہ الرحمان الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی النبی واٰلہٖ

خطبہ استقبالیہ کانفرنس جمعیت العلماء امرتسر

منعقدہ ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۶۱ھ

امرتسر کو جمعیت العلماء ہند سے کیا نسبت ہے ؟

برادران اسلام! اسلام خدا کا سچا دین جملہ انسانوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے۔ اس لئے انسانوں کو ان کی جملہ ضروریات میں ہدایت کرتا ہے۔ عقائد صحیحہ اور عبادت خالصہ سکھاتا ہے۔ اخلاق فاضلہ کے علاوہ سیاسیات کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ اسی لئے خلافت راشدہ کے زمانے میں یہ سب کام علماء اسلام کے ذمے ہوتے تھے یعنی علماء اور فقہاء ہی مفتی قاضی وغیرہ ہوتے تھے بلکہ وزرائے سلطنت اور افسران فوج بھی علماء ہی ہوتے تھے۔ ہندوستان میں جب ہر قسم کی تحریکات جاری ہوئیں تو سیاسیات نے بھی ظہور کیا۔ مذہبی طبقے میں ضرورت محسوس ہوئی کہ سیاسیات کو مذہبی رنگ میں دکھانے کے لئے علماء کی جماعت قائم ہونی چاہئے۔ جسکی تفصیل یہ ہے:-

جن دنوں وزیر ہند مارلے ہندوستان میں آئے تھے۔ جن کی یاد میں منٹو مارلے سکیم مشہور ہے لکھنؤ میں علماء کی ایک مجلس حسب تحریک مولانا عبدالباری صاحب منعقد ہوئی۔ پنجاب سے مجھے بلایا گیا۔ مجلس مذکور میں تجویز پاس ہوئی کہ علماء کا ایک وفد وزیر ہند کی خدمت میں مسلمانوں کی مذہبی ضروریات پیش کرے۔ چنانچہ یہ وفد پیش ہوا۔ میں اسکی تفصیل میں نہیں جاتا۔ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسی مجلس علماء میں میں نے یہ تجویز پیش کی کہ سیاسیات میں مذہبی رہنمائی کرنے کے لئے علماء کی ایک جماعت ہمیشہ کے لئے منظم ہونی چاہئے۔ متواتر دو روز اس تجویز پر بحث ہوتی رہی۔ مگر خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ اس کے بعد دہلی میں ایک تبلیغی جلسہ ہوا جس میں میں بھی شریک تھا۔ بعد فراغت خاص اصحاب کی مجلس میں میں نے یہ تحریک کی کہ ہمیشہ کے لئے علماء کی ایک جماعت منظم ہونی چاہئے۔ اس جلسہ میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے علاوہ اور کئی ایک اصحاب میرے ہم رائے شریک تھے انہوں نے میری تائید کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جمعیت العلماء کا ایک خام سا ڈھانچہ طیار ہو گیا۔ جس کے صدر مولانا کفائت اللہ صاحب اور ناظم مولوی احمد سعید صاحب مقرر ہوئے۔ اس کے تھوڑا عرصہ بعد امرتسر میں مسلم لیگ کا جلسہ ہونے والا تھا۔ اسی امید پر میں ان دونو صاحبوں کو جمعیت العلماء کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے امرتسر آنے کی دعوت دے آیا۔ تاکہ امرتسر میں اعیان اسلام کو جمعیت العلماء میں شرکت کی تحریک کی جائے۔

اسلامیہ اسکول کی ایک کوٹھڑی میں ان دونوں صاحبوں کے قیام کا انتظام کیا گیا۔ ان کے ساتھ تیسرا میں (داعی) ہوتا۔ یہ کوٹھڑی کیا تھی گویا غار ثور کا نمونہ تھی۔ ہاں ان دونوں مقاموں میں امتیاز یہ تھا کہ وہاں دو پاک ہستیاں تشریف فرما تھیں اور یہاں دو تین گنہگار مغفرت کے امیدوار بیٹھے تھے جمعیت کے اسی ثوری اجلاس میں پہلا ریزولیوشن مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہٗ کے متعلق پاس ہوا جس کی تفصیل یہ ہے:-

حضرت مرحوم اگرچہ ان دنوں جزیرہ مالٹا میں اسیر فرنگ تھے۔ تاہم اپنے شاگردوں کے پاس تشریف لاکر فرماتے تھے کہ میرے بچو! میری رہائی کے لئے کوشش کرو۔ کیسے تشریف لاتے تھے؟ جیسے عرب کا شاعر جو جیل میں محبوس تھا اسی حالت میں اپنی محبوبہ کا وہاں پہنچ جانا بیان کرتا ہے ؎

عجبت لمسراھا وانی تخلصت
لدی وباب السجن دونی مغلق

(شاعر کہتا ہے کہ میں حیران ہوں باوجودیکہ میں جیل میں محبوس ہوں اور جیل کا دروازہ بھی بند ہے تاہم میری محبوبہ میرے پاس پہنچ جاتی ہے)

اسی طرح حضرت موصوف تشریف لاتے اور اپنے شاگردوں کو خواب غفلت سے بیدار فرماتے اسی بیداری کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان اصحاب ثلاثہ میں سب سے پہلے یہ تجویز پاس ہوئی کہ حضرت ممدوح کی رہائی کے لئے وائسرائے کو تار دیا جائے۔ تار کے خرچ کا اندازہ تین روپے کیا گیا۔ یہاں پہنچ کر میں بڑی مسرت کے ساتھ یہ بات ظاہر کرتا ہوں کیونکہ میں اس امر کو اپنے لئے باعث عزت اور موجب نجات جانتا ہوں کہ تار کا سارا خرچ میں نے ادا کیا۔ تقبل اللہ سعینا۔

یہ تھی جمعیت العلماء کی پہلی میٹنگ اور پہلا ریزولیوشن جو دراصل آیندہ کے لئے ایک بنیادی پتھر تھا۔ یہاں چونکہ مولانا محمود الحسن صاحب

مرحوم کا ذکر آگیا ہے۔ اس لئے میں ممدوح کی شخصیت کے متعلق چند فقرے عرض کردوں تو بے جا نہ ہوگا۔ موصوف بڑے پایہ کے عالم تھے۔ ہر فن کی تعلیم دیتے تھے۔ مگر حدیث کے ساتھ آپ کو خاص انس تھا۔ میرا چشم دید واقعہ بلکہ روزانہ کے واقعات ہیں کہ آپ جس چوکی پر حدیث کی کتاب رکھ کر پڑھاتے تھے منطق و فلسفہ کی کتابیں اُس پر نہیں رکھتے تھے بلکہ نیچے رکھتے تھے۔ یہ واقعہ میں اپنی ساری مدتِ تعلّم میں دیکھتا رہا۔ بحق حدیث آپ کے حُسن عقیدہ کا اظہار ان اشعار سے کروں تو بجا ہے۔ آپ گویا زبانِ حال سے فرماتے تھے

ؔ کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
در دانۂ درجِ مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی
کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
باباؔ کے ہاں سے کون لایا
جس نے پایا یہیں سے پایا

آپ کی شخصیت کا ذکر خیر گورنمنٹ کی شائع کردہ رولٹ کمیٹی کی رپورٹ میں بھی ملتا ہے۔ میں یہ فقرہ بھی عرض کردوں تو بجا ہے کہ ممدوح کو میرے ساتھ اپنی اولاد کی طرح محبت تھی اسی لئے بڑے بڑے مباحثوں میں جہاں اکابر دیوبندیہ کا دخل ہوتا مباحثہ اس خاکسار کے سپرد کیا جاتا۔ جیسے مباحثہ نگینہ اور رام پور وغیرہ۔

ہاں میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ جمعیت العلماء کا پہلا ریزولیوشن مولانا موصوف کی رہائی کے متعلق پاس کیا گیا۔ خدام نے تار بھیجنے ہی پر کفا نہیں کی بلکہ دعا کے ذریعہ بھی خدا سے استعانت کرتے رہے۔ گویا مرزا غالب کا یہ شعر وردِ زبان تھا۔ ؎

میرے دل میں ہے غالب! شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں
خدا وہ دن کرے جو اُس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی

بفضلہ تعالیٰ نتیجہ یہ ہوا کہ جمعیت العلماء کے جلسۂ دہلی کے صدر آپ ہی منتخب ہوئے۔ گو علالت کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہوسکے تاہم بحکم

صدر ہر جا کہ نشیند صدر است

گویا آپ ہی صدارت فرما رہے تھے۔

اس کے بعد جمعیت العلماء بمصداق اَنْبَتَهَا اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا ایسی بڑھی کہ اس کا سایہ سارے ملک میں پھیل گیا۔ پشاور سے کلکتے تک اس کے جلسے ہوتے رہے۔ بڑے بڑے سیاسی امور میں اس نے رہنمائی کی۔ جمعیت کی کارگذاریوں میں سے ایک کارگذاری بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ دہلی کے جلسے میں میں نے تجویز پیش کی تھی کہ

آیندہ حصول سوراج کے موقع پر مسلمانوں کو اختیار ہونا چاہئے کہ وہ اپنا نظام شرعی الگ قائم کرسکیں۔ یعنی ضروریات مذہبی اور قومی کے لئے مسلمانوں کی شرعی عدالتیں قائم کی جائیں۔ جو حسب قانون شریعت فیصلہ کیا کریں۔

اس ریزولیوشن پر بحث ہوتی رہی مگر بعض ممبران کی مخالفت کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی۔ مخالف ممبر بھی نیک نیت تھے۔

اس کے بعد لاہور میں زیر صدارت مولانا ابو الکلام آزاد جمعیت کا جلسہ منعقد ہوا۔ میں نے یہ ریزولیوشن پھر پیش کیا۔ حسن اتفاق سے میرے ہم رائے ممبران مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی وغیرہ بھی اس اجلاس میں شریک تھے۔ ان کی تائید سے یہ ریزولیوشن پاس ہوکر بدستخط صدر اخبار "الجمعیت" میں شائع ہوگیا۔

اس کے علاوہ وہ سیاسی فتوی بھی مشہور ہے۔ جس پر جمعیت نے بڑی بڑی قربانیاں دیں۔ شہر امرتسر بھی قربانی دینے میں پیچھے نہیں رہا۔ خدا ان قربانیوں کو قبول کرکے ان میں برکت بخشے۔

جمعیت العلماء کا بڑا جلسہ آیندہ ماہ مارچ[1] میں بمقام لاہور ہونے والا ہے۔ جس کی تمہید کے طور پر امرتسر میں یہ جلسہ ہو رہا ہے۔ اس کے صدر مولانا احمد سعید صاحب قرار پائے ہیں۔ میں مجلس استقبالیہ کی طرف سے ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ موصوف کرسئ صدارت کو عزت بخشیں اور اپنے خطبہ صدارت سے حاضرین مجلس کو محظوظ فرمائیں۔ ؎

میرا جی ہی احباب دردِ دل کہہ لے
پھر التفاتِ دلِ دوستاں رہے نہ رہے

آخر میں میں مجلس استقبالیہ کی طرف سے حاضرین اور سامعین کے جلسہ میں شریک ہونے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

ابوالوفا ثناء اللہ
صدر مجلس استقبالیہ امرتسر

ڈاکٹر اقبال اور ان کا مزار

ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر، بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدۃً موحد تھے۔ آپ پیر پرستی اور قبہ پرستی کے سخت مخالف تھے۔ مقام حیرت ہے کہ انہی کی قبر کو روضہ بنانے کے لئے حکومت افغانستان نے اعلیٰ درجہ کے پتھروں کے پچیس[25] صندوق بھیجے ہیں۔ خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہوگا غالباً لاہور کے مزارات میں ایک اچھے خاصے مزار کا اضافہ ہوجائیگا۔ جب ہم اولیاء اللہ کے ملفوظات میں مزارات اور قبوں کی ممانعت پڑھتے اور انہی کی قبروں پر بڑے بڑے قبے دیکھتے تو حیران ہوتے تھے کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے کہ جو بزرگ ان قبوں کو ناپسند کرتے تھے آج انہی کی قبروں پر قبے بنے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم کے مزار کے متعلق یہ واقعہ سن کر ہماری حیرت رفع ہوگئی ہم سمجھ گئے کہ جس طرح یہ کام ڈاکٹر مرحوم کے خلاف منشا ہوا ہے اسی طرح پہلے بزرگوں کے خلاف منشا ہوتا آیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف چونکہ شاعر تھے۔ اس لئے ان کو عالم ارواح میں اگر اس واقعہ کی خبر ہوئی ہوگی تو مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر پڑھتے ہونگے ؎

پس مُردن بھی دیوانہ زیارت گاہِ طفلاں ہے
شرار سنگ نے کی گلفشانی میری تربت پہ

[1] بتواریخ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۴۲ء

قادیانی مشن

حضرت عیسیٰ مسیح کی توہین

"اہلحدیث" مورخہ ۲۷- جنوری ۱۹۴۲ء میں ہم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کو کھاؤ پیو متکبر اور شرابی وغیرہ لکھا ہے۔ قادیانی اخبار الفضل نے اپنی فضیلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب میں کہا تھا کہ مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ الزامی طور پر ہے جس طرح خود تم نے اہلحدیث مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء میں انجیل کی رو سے مسیح کو گنہگار ثابت کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ الزامی جواب تو اس کو کہتے ہیں جو مخالف کے مسلمات کی بنا پر ہو۔ ہم نے تو اپنے دعوے کا ثبوت انجیل سے دیا ہے مگر مرزا صاحب کی سخت کلامی کا ثبوت انجیل میں کہاں ہے۔ اس کے جواب میں الفضل مورخہ ۶ جنوری ۱۹۴۲ء نے جتنی لوٹنیاں کھائی ہیں وہ لوٹن کبوتر سے زیادہ دلفریب ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں پر بچھڑے کی محبت نے پورا قبضہ کیا ہوا ہے۔ وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ

دو طرح سے جواب دیا ہے۔ ایک تو اس طرح کہ مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ الزامی طور پر ہے ورنہ آپ دل سے مسیح کی عزت کرتے تھے۔ اسی لئے ہم نے کہا تھا کہ الزامی جواب مسلمات خصم پر مبنی ہوتا ہے۔ آپ مسلمہ خصم ایسا حوالہ دکھائیے جس میں مسیح کے حق میں الفاظ مکروہہ آئے ہوں۔ اس کا جواب الفضل نے بڑی چالاکی سے دیا ہے جو قابل داد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے بڑی ہمت کر کے ایک حوالہ نکالا ہے جو حقیقت میں ان کو مضر ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام یہودیوں کی بدکلامی کا ذکر ان لفظوں میں کرتے ہیں:۔

ابن مریم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار۔ (متی ۱۱: ۱۹ بحوالہ الفضل ۶ جنوری صفحہ ۱)

الفضل نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ یہ بات انجیل سے ثابت ہے اس لئے مرزا صاحب نے بھی ان کو ایسا ہی لکھا ہے مگر اس نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ کلام مسیح کے دشمنوں (یہودیوں) کا ہے مسیحیوں کا مسلمہ نہیں ہے۔ اس لئے جو شخص بھی مسیح کے حق میں ایسا کہیگا وہ یہودیوں کا ہمنوا سمجھا جائیگا

قادیانی ممبرو! جس طرح یہود مسیح کو ان مکروہ الفاظ سے یاد کرتے تھے اسی طرح کفار مکہ آنحضرت صلعم کو شاعر ساحر اور مجنون وغیرہ کہا کرتے تھے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ کیا کسی مخالف کا آنحضرت کی شان میں ایسی گستاخی کرنا الزامی جواب ہو سکتا ہے؟

مَا لِهٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۔

اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو بتائیے کہ مرزا صاحب کے حق میں مخالفین نے جو جو الفاظ کہے ہیں کوئی شخص تم کو جواب دیتے ہوئے ان الفاظ قبیحہ پر بنا کر کے تم کو الزامی جواب دے سکتا ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اس اصول کو یاد رکھو۔ ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

یہ عجیب بات ہے جو آپ بار بار کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح کی تعریف کی ہوئی ہے۔ واقعی ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کبھی کبھی مسیح کی تعریف بھی کیا کرتے تھے۔ یہی تو ہمیں گلہ ہے کہ تعریف کرنے کے باوجود کبھی کبھی توہین بھی کر جاتے تھے۔ مسیح کی یہ توہین اسلام کی حمایت میں نہ ہوتی تھی بلکہ کسی خاص غرض کے ماتحت ہوتی تھی۔ گویا مرزا صاحب کا طرز عمل اس شعر کا مصداق تھا ؎

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

کیا تصانیف ثنائیہ مرزائیت کیلئے کھاد ہیں؟

میری تصانیف متعلقہ قادیان کا ذکر اخبار الفضل میں اسی طرح آتا ہے جس طرح استاد داغ مرحوم نے لکھا ہے ؎

داغ کے نام سے نفرت ہے وہ جل جاتے ہیں
ذکر خوش بخت کا آنے کو تو اکثر آئے

الفضل مورخہ ۲۹ جنوری میں لکھا ہے کہ "ثنائی تصانیف متعلقہ قادیان بجائے مضر ہونے کے بہت مفید ہیں۔ کیونکہ قادیانی کھیتی میں کھاد کا کام دیتی ہیں۔ ان تصانیف نے کسی احمدی کو راہ راست سے نہیں بھٹکایا۔"

سنئے جناب! تصانیف ثنائیہ کا مصنف نہ الہام کا مدعی ہے نہ مجددیت کا دعویدار ہے نہ نبی ہے نہ رسول بلکہ ایک معمولی صاحب قلم ہے۔ برخلاف اس کے ہم آپ کے مجدد، نبی و رسول کی تصنیف کا ذکر سناتے ہیں۔ آپ کے نبی صاحب اپنی کتاب براہین احمدیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ

"اس کتاب سے ہمیشہ کے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جائیگا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ [illegible])

قادیانی اور لاہوری مرزائی دوستو! ایمان سے سچ بتاؤ۔ خدا سے ڈر کر اور مخلوق سے شرم کر کے بتاؤ کہ آپ کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ سے یہ نتیجہ پیدا ہوا یا مجادلات دن بدن بڑھتے چلے گئے۔ اور غیر مسلم جماعتوں میں سے جو دو گروہ (عیسائی اور آریہ) مرزا صاحب کے خاص مخاطب تھے ان پر بھی اس کتاب کا کوئی اثر ہوا؟ ہاں اتنا تو ضرور ہوا کہ دونوں گروہ ہزاروں کے شمار سے لاکھوں کی تعداد تک پہنچ کر مرزا صاحب کے غرور اور تکبر کا جواب دیتے ہیں ؎

جناب بجر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

رسالہ بطش قدیر پر

معاصر ترجمان دہلی کا تبصرہ

"خلیفہ قادیانی نے تفسیر قرآن کی ایک جلد (از سورہ یونس تا سورہ کہف) شائع کی ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے مسلک و مشرب باطل کے مطابق قرآن مجید میں جا بجا تحریف سے کام لیا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب[1] جو اس پیرانہ سالی میں بھی ردِّ قادیان کے معاملہ میں جوانوں کی سی ہمت رکھتے ہیں۔ اس مختصر رسالہ میں تفسیر موصوف کے دس مقامات پر دس تعاقبات کئے ہیں۔ اور بدلائل قویہ قادیانی تفسیر کی رکاکت کو ظاہر کیا ہے۔ جن لوگوں کو بدقسمتی سے اس تفسیر کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہو۔ انہیں بطش قدیر کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔" قیمت ۴/

تعاقب بر مسئلہ تکبیرات عیدین

(از مولوی ابوالقاسم علی بن عبدالرحمن صاحب قدسی)

اخبار اہلحدیث عدد ۴۸ جلدہ ۳۸ صفحہ ۱۳/۲۱ مورخہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ مطابق ۳۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں آپ نے بجواب سوال عدد ۱۳ تحریر فرمایا ہے کہ:

صحیح روایات میں عیدین کی تکبیریں بارہ عدد ثابت ہیں۔ پہلی رکعت میں سات عدد۔ دوسری میں پانچ یہ تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہیں۔

آپ کا یہ فرمانا کہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں تکبیر اولیٰ یعنی تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہیں۔ اس بارہ میں کوئی ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے کہ جس جگہ روایات صحیحہ میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ سات تکبیروں کا ذکر ہو۔ اس لئے آپ کا یہ کہنا کہ تکبیر اولیٰ کے علاوہ سات تکبیریں ہیں۔ صحیح روایات کے بالکل خلاف ہے۔

ہاں دارقطنی میں ایک روایت بسند ضعیف موجود ہے۔ جس میں یہ لفظ ہے سوا تکبیرۃ الافتتاح۔ مگر یہی امام دارقطنی علل میں اس روایت کو مضطرب الاسناد فرماتے ہیں۔ لیجئے ایک تو حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابن لہیعہ موجود ہیں۔ پھر ساتھ اس کے سند میں اضطراب بھی ہے۔ اور سنئے خود متن میں بھی اضطراب ہے۔ کیونکہ یہی روایت ابوداؤد میں بایں لفظ مذکور ہے۔ سوا تکبیرتی الرکوع۔ بلکہ خود حسب تصریح عون معبود دارقطنی میں بھی یہ روایت دوسری جگہ اسی آخری لفظ کے ساتھ وارد ہے اب یہ روایت بالکل ہی ساقط الاحتجاج ہوگئی۔

ان علل کے علاوہ سوائے امام شافعی کے ائمہ متبوعین میں سے کوئی اس زیادت کا قائل نہیں حتیٰ کہ ان کے استاد و شاگرد یعنی امام مالک اور امام احمد بن حنبل دونوں اس زیادت کے خلاف ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کے نزدیک تکبیر اولیٰ کے ساتھ کل سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہیں۔

اسی لئے امام ابن قیم رح زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۲۴ میں نماز نبوی کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

كان يبدأ بالصلوة قبل الخطبة فيصلي ركعتين يكبر في الاولى سبع تكبيرات متوالية بتكبيرة الافتتاح۔

اس مسئلہ میں زمانہ حال کے اکثر علماء اہلحدیث سے تساہل دیکھنے میں آیا ہے۔

اہلحدیث | میرا فتویٰ اور آج کل کے علماء اہلحدیث کا عمل مندرجہ ذیل حوالہ پر مبنی ہے۔ نیل الاوطار میں کئی ایک احادیث منقول ہیں۔ جن سے سات اور پانچ تکبیرات زوائد کا ثبوت ملتا ہے۔ روایات مذکورہ نقل کرنے کے بعد صاحب نیل دس اقوال لکھتے ہیں۔ ان میں سے پہلا قول یہ ہے:-

احدها انه يكبر في الاولى سبعا قبل القراءة وفي الثانية خمسا قبل القراءة قال العراقي وهو قول اكثر اهل العلم من الصحابة والتابعين والائمة قال وهو مروي عن عمر وعلي وابي هريرة وابي سعيد وجابر وابن عمر وابن عباس وابي ايوب وزيد بن ثابت وعائشة وهو قول الفقهاء السبعة من اهل المدينة وعمر بن عبد العزيز والزهري ومكحول وبه يقول مالك والاوزاعي والشافعي واحمد واسحق قال الشافعي والاوزاعي واسحق وابو طالب وابو العباس ان السبع في الاولى بعد تكبيرة الاحرام۔ (نیل الاوطار صفحہ ۲۵۱ جز ثالث)

یہ ہے اہل حدیث کے عمل کا ثبوت۔ لعل فیہ کفایۃ وکفا بھم قدوۃ۔

[1] تصنیف کا شغل میرے حق میں مرزا غالب مرحوم کے اس شعر کا مصداق ہے ؎

عشرت صحبت خوباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہی غالب اگر عمر طبعی نہ سہی
(اہلحدیث)

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابوتمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

مجریہ ۲۸ فروری (۴۵) ۱۹۴۲ء

۲۳ جنوری سن رواں کے بعد ۳۰ جنوری و ۶ فروری میں مضمون ہذا کی اشاعت نہیں ہوسکی۔ کیونکہ مولانا محترم بوجہ چند مصروفیات مضمون ارسال نہیں کرسکے تھے۔ تازہ قسط وصول ہوتے ہی ہدیہ قارئین کرام ہے۔

تصحیح مسلسل نمبر | اہلحدیث ۲۶ دسمبر و ۹ جنوری میں مضمون ہذا کا مسلسل نمبر غلط چھپ گیا ہے۔ دراصل ہر دو نمبر ۴۱ و ۴۲ ہیں۔ اس سے آگے بھی ۱۶ و ۲۳ جنوری میں نمبر غلط ہی چھپے ہیں۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔ (منیجر)

قبولیت عامہ | قدرت نے آنحضرت ﷺ کو جملہ اوصاف حمیدہ سے آراستہ اور تمام عادات ناپسندیدہ سے پیراستہ، اور ہر قسم کی چھوٹی یا بڑی برائی سے مبرا کر رکھا تھا۔ کیونکہ آپ نبی

ہونے والے تھے۔ اور نبوت کے ساتھ طہارت نفس اور اخلاق فاضلہ اور خصائل حسنہ کا جوڑ نہایت موزوں ہے۔

(۱) آپ کے حسن معاملہ کا ذکر سابقاً آپ کے شریک تجارت حضرت سائب بن یزید رضہ کی زبانی اور صدق گفتاری و امانتداری کا بیان حضرت خدیجہ رضہ کے ایجنٹ میسرہ کی رفاقت کے سفر میں اور عام فیاضی و غریب نوازی و راستبازی آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضہ کی شہادت سے ابھی مرقوم ہو چکے ہیں۔

(۲) روم کے عیسائی بادشاہ ہرقل نے جب ابو سفیان وغیرہ تجار مکہ سے آنحضرت صلعم کی نسبت پوچھا هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ یعنی کیا تم دعویٰ نبوت سے پیشتر آپ پر جھوٹ کی تہمت رکھتے تھے؟ تو ابو سفیان رضہ نے ہر چند کہ وہ اُس وقت مشرف باسلام نہیں تھا سب کے سامنے نہایت صفائی سے کلمہ "لا" سے اس کی نفی کی۔

(۳) اسی طرح جب آپ نے اپنی قوم کو کوہ صفا پر پیغام الٰہی سنانے کے لئے جمع کیا۔ تو اُن سے سب سے پہلے یہی پوچھا اَ كُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ یعنی اگر میں تم کو کوئی (ایسی ایسی) خبر دوں تو کیا تم مجھے صادق جانو گے؟ تو اس کے جواب میں سب نے بالاتفاق کہا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كِذْبًا یعنی ہم نے آپ پر جھوٹ کا تجربہ کبھی نہیں کیا ہے[۵۱]

(۴) اسی طرح جب آپ عہدۂ نبوت پر ممتاز ہوئے اور اس کا ذکر حضرت ابوبکر رضہ سے کیا۔ جو شروع سے آپ کے دوست و رفیق تھے۔ اور آپ کے اخلاق و عادات اور صدق و وفا کے محرم و آشنا تھے تو انہوں نے بلا تردد و تامل کہا بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَهْلُ الصِّدْقِ اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ یعنی آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ اہل صدق ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے اور یہ بھی کہ آپ اللہ کے رسول برحق ہیں"۔[۵۲]

غرض آپ اوصاف حمیدہ میں مشہور و معروف اور عام فیاضی کے سبب محبوب کل تھے۔ حاجت مند اور غرباء اپنی حاجتوں کے لئے اور فریقین اپنے تنازعات کے فیصلوں کے لئے آپ کی طرف رجوع کرتے اور ہر کوئی آپ سے احسان و کرم اور عدل و انصاف کی امید رکھتا۔ قدرت نے خلقت کی زبان پر آپ کے لئے **الامین** کا معزز لقب جاری کر دیا۔ جو ہر نبی کے لئے بمنزلہ بنیادی وصف کے ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی وحی کا امین ہوتا ہے۔

تعمیر کعبہ جب آنحضرت صلعم کی عمر ۳۵ سال کی ہوئی تو خانہ کعبہ کی عمارت ایک طوفان کے سبب شہید ہو گئی۔ قریش نے اسے ایسے طریق پر از سر نو تعمیر کرنا چاہا کہ آئندہ طوفان اثر نہ کر سکے۔ کیونکہ کعبہ شریف نشیب جگہ میں تھا۔ اور گرد کی پہاڑیوں سے بارش کا پانی آ کر ہمیشہ اُسے نقصان پہنچاتا تھا اُن دنوں میں اتفاق سے یونانیوں کا ایک جہاز جدہ کے قریب بندر شعیبیہ پر ٹوٹ گیا۔ مکہ شریف میں اس کی خبر پہنچی۔ حضرت خالد بن ولید کا چچا ابو امیہ بن مغیرہ قریش کی ایک جماعت کو ساتھ لیکر بندر پر گیا اور جہاز کی لکڑی وغیرہ خرید لایا جہاز میں ایک یونانی یا رومی شخص باقوم نام فن عمارت و سنگ تراشی کا ماہر تھا۔ اُسے بھی ساتھ لیتے آئے اور کعبہ کی تعمیر اُس کے سپرد کر دی۔[۵۳]

قریشیوں کے مختلف خاندان تھے۔ سب کو چار گروہوں میں تقسیم کر کے کعبہ کی ایک ایک جانب ہر ایک گروپ (Group) یعنی گروہ کے حصے میں دی گئی۔ نہایت تاکید اور احتیاط سے نہایت پاک اور حلال کمائی کا چندہ جمع کیا گیا۔ اور بڑے بڑے نامی سرداران قریش شوق سے مزدوروں کی طرح پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس رضہ اور سرور کائنات صلعم بھی اس کام میں شریک تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبداللہ رضہ سے مروی ہے کہ

"جب کعبہ تعمیر کیا جا رہا تھا تو آنحضرت صلعم اور حضرت عباس رضہ (دونوں چچا بھتیجا) بھی پتھر ڈھوتے تھے۔ حضرت عباس رضہ نے آنحضرت سے کہا اپنا تہمد اپنے سر پر رکھ لو پتھروں (کی رگڑ) سے بچے رہو گے۔ (آنحضرت صلعم نے چچا کے کہنے پر عمل کیا) پس آپ (غش کھا کر) زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف کھلی رہ گئیں۔ آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے (چلاتے) کہا اِزَارِيْ اِزَارِيْ (میرا تہمد میرا تہمد) پس چچا نے آپ کو تہمد بندھوا دیا[۵۴]

ازالۂ شک باوجودیکہ یہ روایت صحیح بخاری کی ہے۔ جو التزام صحت میں مسلم کل ہے۔ اور سر ولیم میور تعمیر کعبہ کا بیان بالتفصیل بیان کر کے آنحضرت کے تہمد اتار کر سر پر رکھنے اور غش کھا کر گر پڑنے کا واقعہ بھی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ **قدرت** کی اس حفاظت و عنایت میں ایک خصوصیت پائی جاتی ہے۔ اس لئے سر ولیم میور باین ہمہ فضیلت اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس واقعہ کو مشکوک کرنا چاہتے ہیں کہ کاتب الواقدی (محدث ابن سعد) تو اس واقعہ کو تعمیر کعبہ کے وقت کا بتلاتے ہیں۔ لیکن ابن ہشام اسے آپ کے بچپن کے زمانہ کا لکھتے ہیں۔ جبکہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ سر ولیم میور اس کے بعد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ ایسی کہانیاں کس درجہ کی دلیل ہو سکتی ہیں[۵۵]۔

---

۵۱ نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین مصنفہ شیخ محمد خضری بک مصری۔ صفحہ ۳۳۔ ۱۲ منہ۔

۵۲ نور الیقین مطبوعہ مصر صفحہ ۲۸۔ ۱۲ منہ

۵۳ فتح الباری دہلوی جزء ۱۶ صفحہ ۹۵۔ نیز سر ولیم میور کی لائف آف محمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۔ ۱۲ منہ

۵۴ صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل مکہ و بنیانہا نیز کتاب المناقب کے بعد باب بنیان الکعبۃ۔ ۱۲ منہ

۵۵ لائف آف محمد۔ جلد دوم۔ صفحہ ۴۳۔ فٹ نوٹ ۱۲ منہ۔

حیرانی ہے کہ سر ولیم میور باایں ہمہ فضل و کمال اور وسعتِ مطالعہ صحیح بخاری اور اس کی شرح فتح الباری کے بیانات کو تو مشکوک کہانیاں سمجھتے ہیں - جن کے مصنفین ایک ایک جزوی امر کو بھی صحتِ اسناد سے روایت کرتے ہیں - اور حضرت مسیح کے بچپن کے عجیب و غریب حالات کو مرقس و لوقا اور متی و یوحنا کے بیانات کی بنا پر صحیح مانتے ہیں جن میں سے پہلے دو یعنی مرقس و لوقا تو حواری ہی نہیں - اور دوسرے دو یعنی متی اور یوحنا حواری تو ہیں لیکن یہ امر ابھی تصفیہ طلب اور مشکوک ہے کہ جو کتابیں اُن کی طرف منسوب ہیں وہ خود اُن کی تصنیف ہیں یا کسی اور کی - بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ خود ان کی تصنیف ہیں تو یہ معلوم نہیں کہ متی اور یوحنا اور ان کی طرح مرقس اور لوقا نے یہ معلومات کن ذرائع اور وسائط سے حاصل کئے کیونکہ ان کو حضرت مسیح کی ولادت اور بچپن کے کوائف بغیر کسی ذریعے اور واسطے کے نہیں ہوسکتے تھے - اور وہ بہرنہار مصنف کوئی ذریعہ اور واسطہ کسی ایک بھی جزوی یا کلی امر کے متعلق بتاتے نہیں نہ ولادت کے متعلق - نہ بچپن کی بابت - اور مرقس و لوقا تو آپ کے تبلیغ رسالت کی نسبت بھی واسطہ کا نام نہیں بتاتے حالانکہ وہ حواری نہیں ہیں - بلکہ وہ ان کی بابت یہ بھی دعوے نہیں کرتے کہ ہمیں اِن کا ذاتی طور پر علم ہے -

ہاں ولادت و بچپن کے حالات کے علم کے لئے اگر کوئی ذریعہ و واسطہ ہوسکتا ہے تو وہ صرف اور صرف یہودی ہوسکتے ہیں - اور معلوم ہے کہ یہودی حضرت مسیح (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ولادت اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ کے متعلق کیا کیا بیہودہ خیال رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں - جسے قرآن نے بُهْتَانًا عَظِيمًا کہہ کر رد کردیا ہے - پس یہود حضرت مسیح کے ایسے عجیب و غریب حالات بیان نہیں کرسکتے - پس ایسے بیانات کی تصدیق کرنا جن کا سر ہے نہ پیر - نہ راوی کا علم، نہ مروی عنہ کا پتہ - اور ایسی روایات سے انکار کرنا جن کا ایک ایک جملہ بلکہ ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف یٰ اور ےٰ کا فرق نکال کر اور ںٰ اور بٰ میں تمیز کرکے بصحتِ اسناد ثابت ہے - اور مصنف سے لیکر اخیر راوی و مروی عنہ تک ایک ایک فرد کی شخصیت و عظمت، دیانت و صداقت اور عدالت و امانت، معروف و مسلّم ہے - نہایت تعجب خیز ہے - سچ ہے تعصب انسان کو اندھا کردیتا ہے - اور نورِ بصیرت کو بجھا دیتا ہے - اسی معنی میں کہا گیا ہے ؎

وَكَمْ مِنْ عَائِبٍ قَوْلاً صَحِيحًا
وَآفَتُهُ مِنَ الْفَهْمِ السَّقِيمِ

یعنی بہت سے لوگ کسی صحیح اور درست بات میں عیب نکال کھڑا کرتے ہیں، حالانکہ وہ عیب نکالنے کی آفت اپنی کوتاہ فہمی یا سوءِ فہمی سے ہوتی ہے -

سنئے جناب! یہ دو واقعات ہیں - اور دونوں جمع ہوسکتے ہیں - ان میں کسی قسم کا تضاد نہیں - تناقض نہیں - ایک ہی امر، ایک ہی صورت میں، دو مختلف زمانوں میں (دو دفعہ) واقع ہوسکتا ہے - ایک آپ کی بچپن کی عمر کا ہے جب آپ بچوں کے ہمراہ کھیل رہے تھے - اور دوسرا جوانی کی عمر کا ہے - جب آپ پینتیس ۳۵ سال کے تھے - اور قوم کے دیگر اشخاص کے ساتھ مل کر تعمیر کعبہ میں مشغول تھے - بچپن کی عمر میں آپ معصوم تھے اور معصوم بچے کھیلنے کے وقت عادۃً کپڑے اتار دیا کرتے ہیں - لیکن چونکہ آپ خدا کے علم میں اُس وقت بھی نبی تھے - اور نبی اپنی عمر کے ہر سٹیج (stage) میں معصوم ہوتا ہے - اس لئے قدرت نے غیبی طور پر آپ کی حفاظت کی اور ننگا نہ رہنے دیا - اور تعمیر کعبہ کے وقت آپ نے اپنے بزرگوار چچا کے کہنے پر ضرورۃً عمل کیا - جنہوں نے از روئے شفقت آپ سے کہا کہ اپنا تہبند سر پر رکھ لو تاکہ پتھروں کی رگڑ سے بچے رہو - جیسا کہ صحیح بخاری کے صریح الفاظ ہیں :- يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ یعنی بچائیگا تجھے (کپڑا سر پر رکھنا) پتھروں کی رگڑ سے -

پس اُس وقت بھی قدرت نے آپ کی حفاظت کی، اور بے تہبند نہ رہنے دیا -

بتائیے! ان دونوں میں کونسی صورت تضاد و تناقض کی ہے -

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں امام سہیلیؒ سے ان ہر دو روایات کی جمع اس طرح نقل کی ہے

مَرَّةً فِي الصِّغَرِ وَمَرَّةً فِي حَالِ الْاِكْتِهَالِ[۱] - یعنی ایک دفعہ بچپن میں اور ایک دفعہ کہولت کی عمر میں - (باقی باقی)

سیرت المصطفیٰؐ کے بعض حصوں پر

ایک نظر

(از مولنا محمد ابوالقاسم خان صاحب سعیدی بنارسی)

—— مجریہ ۱۰ جنوری (۵) سلسلہ روان ——

قبل ازیں مولنا موصوف نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر، و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عبدالمطلب کے ایمان پر تنقید کی ہے - آج جناب عبداللہ والد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان پر بحث درج ہے :- (مدیر)

تیسرا جناب عبداللہ سے متعلق پہلے میں وہ تمام حدیثیں جو اس باب میں مجھے ملی ہیں نقل کرونگا پھر اعتراضات واردہ کا جواب تحریر کرونگا - بعون اللہ و توفیقہ -

(۱) مسند امام احمد - عن عاصم بن لقیط ان لقیطا خرج وافداً فذکر الحدیث بطوله و فيه فقلت يا رسول الله هل لاحد من مضى من خير في جاهليتهم فقال رجل من قريش والله ان اباك لفي النار فحممت ان اقول و ابوك يا رسول الله ثم اذا الاخرى اجمل فقلت يا رسول الله واهلك قال

---

[۱] فتح الباری دہلوی جزء ۱۵ - صفحہ ۳۲۶ - ۱۲ منہ

واحلف لعمر الله - ما اتيت من قبر عامري او قريشي من مشرك الخ (مسند احمد ص۱۳ جلد۴ وکتاب السنة لاحمد ص۱۵۱ وزاد المعاد مطبع نظامی کانپور ص۲۱۹ ج۱) یہ حدیث بہت طویل ہے میں نے متن کی تلخیص جس قدر کی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ سالِ وفود (رجب ۹ ہجری) میں لقیط بن عامر مدینہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا اور بہت سے سوالات کئے منجملہ ان کے ایک سوال ان کا یہ تھا کہ جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں مرچکے ہیں ان کے لئے بھلائی کی کوئی امید ہے؟ ایک قریشی مسلمان بول اٹھا کہ اے لقیط! تیرا باپ یقیناً دوزخی ہے تو میں نے چاہا کہ کہوں اور آپ کے باپ یارسول اللہ؟ پھر میں نے ذرا سوچ کر کہا کہ آپ کے گھرانے والے اے رسولِ خدا! آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ لوگ بھی دوزخی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے لقیط جب تم کسی مشرک (قریشی ہو یا عامری) کی قبر پر جاؤ تو میرا پیغام پہنچا دینا کہ تو اپنے منہ اور شکم کے بل آتش دوزخ میں کھینچا جائیگا۔

امام ابن قیم اس حدیث کو کبیر وجلیل (ذیشان) کہتے ہیں اور لکھا ہے کہ خرج من مشكوٰة النبوة لم يطعن احد فيه عنهم ولا في احد من رواته (الی) لم ينكره احد ولم يتكلم في اسناده بل رووه على سبيل القبول والتسليم ولا ينكر هذا الحديث الا جاهل او مخالف لكتاب والسنة (زاد المعاد کانپوری ص۲۱۹ وص۱۵ ج۱)

یعنی یہ حدیث مشکوٰۃِ نبوت سے نکلی ہے۔ ائمہ حدیث میں سے کسی نے بھی نہ تو اس کے متن پر کوئی طعن کیا ہے نہ اس کے راویوں پر۔ ابن منده کہتے ہیں کہ اس حدیث کا نہ تو کسی نے انکار کیا ہے نہ اس کی سند میں کسی نے کوئی کلام کیا ہے بلکہ تمام ائمہ حدیث نے اس حدیث کو علی سبیل القبول والتسلیم نقل کیا ہے۔ اس حدیث کا انکار یا تو جاہل کریگا یا قرآن وحدیث کا مخالف۔ سبحان اللہ! اس حدیث نے عبدالمطلب اور ان کے بیٹے عبداللہ اور آمنہ وغیرہ سب کی بابت فیصلہ کر دیا .... اس کو زیادہ کیا چاہئے؟ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں:-

فيه دليل على ان من مات مشركا فهو في النار وان مات قبل البعثة لان المشركين كانوا قد غيروا الحنفية دين ابراهيم واستبدلوا بها الشرك وارتكبوه وليس معهم حجة من الله به (ص۲۱۹ ج۱ زاد المعاد) یعنی اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ جس کا خاتمہ حالتِ شرک میں ہوا ہے وہ جہنمی ہے اگرچہ وہ بعثتِ نبوی سے پہلے مرگیا ہو۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے حضرت ابراہیم کے دین حنیف کو شرک سے بدل ڈالا تھا اور اسی کے مرتکب ہوئے تھے۔ حالانکہ ان کے پاس خدا کی جانب سے اس کی کوئی دلیل موجود نہ تھی۔

(۲) صحیح مسلم شریف - عفان عن حماد عن ثابت عن انس ان رجلا قال يارسول الله ابن ابی قال في النار قال فلما قفى الرجل دعاه فقال ان ابی واباك في النار (مسلم مع النووی ص۱۱۴ ج۱)

ترجمہ - حصین بن عبید نے پوچھا کہ اے رسولِ خدا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اُسے بلو کر فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔

حافظ نووی نے اس پر باب منعقد کیا ہے من مات على الكفر فهو في النار ولا تناله شفاعة ولا تنفعه قرابة المقربين۔ شرح میں لکھا ہے۔ من مات في الفترة على ما كانت عليه العرب من عبادة الاوثان فهو من اهل النار (الی) ان هؤلاء كانت قد بلغتهم دعوة ابراهيم۔ (صفحہ مذکورہ) یعنی جو شخص کفر پر مرگیا وہ دوزخی ہے نہ تو اسے شفاعت پہنچیگی اور نہ اسے کسی مقرب ہستی کی رشتہ داری نفع پہنچائیگی۔ جو لوگ زمانہ فترت (قبل نبوت) میں مرگئے اس حال میں کہ جس پر عرب (عبادۃ اوثان سے) تھے تو وہ دوزخی ہیں کیونکہ ان لوگوں کو حضرت ابراہیم کی دعوتِ توحید پہنچی ہوئی تھی۔

حافظ ابن کثیر نے کہا ہے۔ ولم يدعوا دين عيسى (تاریخ ابن کثیر ص۲۸۱ ج۲) یعنی ان لوگوں نے دین عیسوی پر ہونے کا بھی دعویٰ نہیں کیا۔

(۳) سنن ابی داؤد - حدثنا موسى ابن اسمٰعيل نا حماد عن ثابت عن انس ان رجلا قال يارسول الله ابن ابی قال ابوك في النار فلما قفى قال ان ابی واباك في النار (ابوداؤد مع العون ص۳۶۷ ج۴) شرح میں ہے وهذا الرجل هو حصين ابن عبيد والد عمران بن حصين۔ ترجمہ وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

(۴) مسند احمد - حدثنا وكيع عن حماد عن ثابت عن انس قال قال رجل للنبی صلی الله عليه وسلم ابن ابی قال في النار قال فلما رأى ما في وجهه قال ان ابی واباك في النار (طبع مصر ص۱۱۹ ج۳) اس کا بھی ترجمہ وہی ہے زیادہ صرف یہ ہے کہ حصین کے چہرہ پر غم کے آثار ظاہر ہوئے تو آنحضرت صلعم نے اپنے باپ کا مقام بھی بتلا دیا۔

(۵) ایضاً مسند مذکور۔ سند ومتن مثل سند ومتن صحیح مسلم۔ (مسند احمد ص۲۶۸ ج۳) اب ان مختصر متون کا پورا قصہ تفصیل سے ملاحظہ ہو۔

(۶) ان قريشا جاءت الى الحصين وكانت تعظمه فقالوا له كلم لنا هذا الرجل فانه يذكر الهتنا ويسبهم فجاؤا معه حتى جلسوا قريبا من باب النبی صلی الله عليه وسلم ودخل الحصين فلما رآه النبی صلی الله عليه وسلم قال اوسعوا للشيخ وعمران وامحابه متوافرون فقال حصين ما هذا الذی يبلغنا عنك انك تشتم الهتنا وتذكرهم وقد كان ابوك جفنة وخبزا فقال يا حصين ان ابی واباك في النار۔ الحديث (كتاب التوحيد لابن خزيمه طبع مصر ص۸۵ وكتاب العلو للذهبی طبع مصر ص۳۰ واصابه ابن حجر ترجمه

حصین طبع مصر ص ۲۳۷ ج ۱)

حضرت عمران صحابی کہتے ہیں کہ قریش مکہ میرے باپ حصین کے پاس آئے وہ لوگ ان کی عظمت کرتے تھے ان سے کہا کہ ذرا جاکر اس شخص (پیغمبر علیہ السلام) سے گفتگو کیجئے کیونکہ وہ ہمارے معبودوں کو برائی سے یاد کرتے اور گالی دیتے ہیں۔ پس حصین کے ساتھ قریش آئے آنحضرت علیہ السلام کے دروازہ کے قریب سب بیٹھ گئے اور حصین اندر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین کو آتے ہوئے دیکھ کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ شیخ کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ عمران اور ان کے ساتھی بھی کثرت آئے ہوئے تھے۔ حصین نے پیغمبر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے یہ کیسی خبریں آپ کی جانب سے پہنچ رہی ہیں کہ آپ ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتے اور برائی سے یاد کرتے ہیں حالانکہ تمہارے باپ سب کو نگہبان مرکز گوشت اور روٹی کہہ لایا کرتے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ دونوں جہنم کی آگ میں ہیں۔ آخر حدیث تک۔ (جس میں حصین کے مسلمان ہونے کا واقعہ مذکور ہے)۔ تو امام ذہبی نے کتاب العلو میں حدیث مذکور کے راوی عمران بن خالد کو ضعیف کہا ہے لیکن صحیح مسلم و ابو داؤد و مسند احمد کی روایت بالا میں راوی مذکور نہیں ہے۔ تیس نے بھی روایت ابن خزیمہ کو متابعۃً ذکر کیا ہے۔ صحیح مسلم وغیرہ کی روایتیں سے اس کے ضعف کا جبر ہو جاتا ہے لیکن غضب تو یہ ہے کہ سیوطی نے صحیح مسلم کی روایت مذکورہ کے راوی ثابت کی بابت (جو کہ صحیح بخاری کے بھی راوی اور جلیل القدر تابعی ہیں) یہ لکھ دیا ہے کہ ابن عدی نے کامل میں ان کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور سیوطی نے حوالہ امام ذہبی کی میزان کا دیا ہے۔ (التعظیم والمنۃ ص ۳۵ و ص ۳۶)

حالانکہ امام ذہبی نے میزان میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ ابن عدی نے ثابت کو ضعفاء میں ذکر کیا ہے بلکہ وہ تو لکھتے ہیں کہ ثابت سے ضعیف راویوں نے بھی روایت کی ہے نہ کہ ثابت کو ضعیف کہا ہے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں:-

ثابت بن اسلم البنانی ثقۃ بلا مدافعۃ کبیر القدر تناکد ابن عدی بذکرہ فی الکامل (الیٰ) وثابت ثابتٌ کاسمہ ولولا ذکر ابن عدی لہ ماذکرتہ (میزان مصری ص ۱۶۸ ج ۱)

یعنی ثابت بنانی ذی مرتبہ اور بالاتفاق ثقہ ہیں۔ اسم بامسمّٰی ہیں۔ خواہ مخواہ ابن عدی نے کامل میں ان کا ذکر کیا اگر وہ ایسا نہ کرتے تو میں بھی ان کا ذکر نہ کرتا۔ تہذیب التہذیب جلد ثانی میں ہے

ثابت عن انس صحیح من حدیث شعبۃ والحمادین وسلیمان بن المغیرۃ (ص ۳) یعنی سلیمان و شعبہ و حماد بن سلمہ و حماد بن زید کی روایتیں ثابت سے روایت انس رضی اللہ عنہ صحیح ہوتی ہیں

واقعہ یہ ہے کہ حدیث ان ابی و اباک فی النار صحیح مسلم و ابو داؤد و مسند احمد میں حماد عن ثابت عن انس کی سند سے ہی آئی ہے۔ پس یقیناً وہ صحیح ہے۔ اُس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

(باقی)

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

از قلم مولوی ابو الطیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری
مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڈھ

نمبر ۱۰ مئی (۲۸) سنہ رواں

چوہدری غلام احمد صاحب پرویز رقمطراز ہیں:-

"ارباب جرح و تعدیل نے یہ ضرور کیا کہ ایک حدیث میں جس قدر راویوں کا سلسلہ آتا ہے ان کے متعلق بڑی کد و کاوش سے یہ تحقیق کی کہ وہ ثقہ تھے پرہیزگار تھے متقی تھے لیکن یہ بالکل بدیہیات سے ہے کہ ایک شخص کا متقی و پرہیزگار ہونا اس بات کیلئے مستلزم نہیں کہ اس کی یادداشت بھی اچھی ہو اور اگر یادداشت بھی درست ہو تو یہ ضروری نہیں کہ اس میں حقائق و معارف کے سمجھنے کی استعداد اور پھر انہیں اصلی سپرٹ اور موقع و محل کی فقیہانہ جزئیات کو ملحوظ رکھ کر آگے منتقل کرنے کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم پائی جائے"۔ (حوالہ مذکور ص ۳۵)

جواب | چونکہ آپ اس فن حدیث سے بالکل ناآشنا ہیں اس لئے الٹی باتیں کر رہے ہیں۔ محدثین کرام نے رُوات کے جملہ حالات و اوصاف سے بحث کی ہے اور ان کے سیر و اخلاق کے ہر ہر گوشے پر نظر ڈالی حفظ و اتقان عدل و ضبط صداقت و فقاہت وغیرہ اوصاف کو نہایت وثوق و اطمینان کے ساتھ معلوم کرنے کے بعد ان سے روایتیں کیں اور انکو قابل اعتماد و اعتبار قرار دیا۔ اور یہ امور کتب رجال میں نہایت بسط و تفصیل سے مذکور ہیں۔ پس ایسی صورت میں آپ کے مذکورہ بیان کی کوئی وقعت نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی یہ جرح ظنی و تخمینی ہے۔ جس کا اہل علم کے نزدیک کچھ بھی وزن نہیں ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ پہلے آپ کتب اسماء الرجال کا گہرا مطالعہ کریں از آں بعد جو کچھ عرض کرینگے اسکی طرف توجہ کی جائے گی۔ ہاں آپ کے نزدیک یہ تمام راوی غیر ثقہ تھے جن میں صحابہ اور تابعین بھی شامل ہیں جن کی توثیق و توصیف قرآن کریم میں جا بجا وارد ہوئی ہے۔ پس اگر آپ کا ان بزرگوں کے حق میں ایسا ہی عقیدہ ہو تو یہ آپ ہی کو مبارک ہو ہم تو ایسے اعتقاد کو گناہ سمجھتے ہیں۔ صحابہ کرام کے حافظہ اور حقائق و معارف کی فقاہت اور ان کی صداقت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ علیٰ ہذا القیاس تابعین کے متعلق بھی ان امور میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ قرآن مجید میں ان کی توثیق ہے۔ پس ان سے تعلیم و تربیت یافتہ اور فیوض علمی حاصل کردہ ائمہ محدثین میں بھی ان اوصاف کا بقدر معتد بہ بلکہ بدرجہ کمال پایا جانا ضروری ہے۔ لہٰذا ان بزرگوں کی شان میں بلا تحقیق اور بغیر علمی بصیرت کے کسی قسم کی جرح مستند و معتبر نہیں ہو سکتی۔ کتب حدیث کی صحت و صداقت کی ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ یہ حدیثیں عہد نبوی سے

ملکی مطلع

جنگ کی رفتار

جاپان کے جنگ میں کودنے سے پہلے بعض سیاستدانوں کا خیال تھا کہ چونکہ لگاتار چار سال سے جنگ چین میں مصروف رہنے کے باعث جاپان کافی کمزور ہو چکا ہے اس لئے وہ اتحادی ممالک (برطانیہ اور امریکہ وغیرہ) کو محض دھمکیاں دینے پر کفایت کریگا عملاً آتش جنگ میں کودنے سے گریز کریگا اسطرح سانپ بھی مرجائیگا اور لاٹھی بھی بچ جائے گی۔ یعنی اتحادی ممالک جاپان کی دھمکیوں سے مرعوب ہو کر بحر الکاہل کے ملکوں میں اس کو اقتصادی اور تجارتی مراعات دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مگر واقعات نے اس قیاس کو غلط ثابت کر دیا۔ حقیقت یہ تھی کہ جرمنی اور اٹلی کی طرح جاپان بھی بہت عرصہ سے خفیہ طور پر جنگی تیاریوں میں لگا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ جنگ، گذشتہ جنگ عظیم (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) کا نتیجہ ہے۔ کسی حد تک یہ بات ٹھیک ہے۔ کیونکہ اس جنگ کے بعد جو صلح ہوئی تھی اس کی رو سے فاتح اقوام (برطانیہ اور فرانس وغیرہ) نے مفتوح اقوام (جرمنی وغیرہ) پر کچھ سخت پابندیاں لگا دی تھیں۔ مثلاً بھاری مقدار میں تاوان جنگ اور اسلحہ سازی کی حد بندی وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فاتح اقوام تو اپنی فتوحات کے نشے میں سرشار ہو کر جنگی تیاریوں سے غافل ہو گئیں اس کے مقابلہ میں مفتوح اقوام دن رات اسلحہ سازی کے پروگرام میں مشغول رہیں اور مناسب وقت آنے پر میدان جنگ میں کود پڑیں۔ جاپان اور اٹلی گذشتہ جنگ میں گو برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ملکر جرمنی اور اس کے حلیفوں سے لڑے تھے مگر صلح ہو جانے کے بعد ان کو فتوحات سے بہت کم حصہ ملا تھا۔ یہ کمی غالباً اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے جنگی مساعی میں بھی اپنے ذرائع و وسائل کم ہونے کے باعث زیادہ حصہ نہیں لیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ جاپان اور اٹلی بظاہر فاتح ہونے کے باوجود اپنے کو گویا مفتوح ہی جانتے تھے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جاپان اٹلی اور جرمنی صنعتی ممالک ہیں۔ اپنی مصنوعات کو کھپانے اور خام اجناس (زمینی پیداوار غلہ، لوہا اور پٹرول وغیرہ) حاصل کرنے اور اپنی روز افزوں آبادی کو جگہ دینے کے لئے ان کو تجارتی منڈیوں اور نوآبادیات کی ضرورت ہے۔

پس کچھ انتقامی جذبات اور کچھ ضروریات پیش آمدہ کی وجہ سے یہ قومیں بہت عرصہ سے جنگی تیاریوں میں مصروف تھیں۔ ان کے مقابلہ میں برطانیہ، فرانس اور امریکہ وغیرہ نے اس عرصہ میں اپنی تمامتر توجہ تجارتی کاروبار میں لگائے رکھی۔ آخر جب یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو اس عالمگیر جنگ کا آغاز ہو گیا تو ان تجارت پیشہ حکومتوں کو بھی اسلحہ سازی پر توجہ کرنی پڑی۔ امریکہ کا ملک چونکہ ابتداءً جنگ میں شریک نہ تھا اور ویسے بھی جرمنی وغیرہ کے بمبار طیاروں کی زد سے محفوظ تھا۔ اس لئے جمہوریتوں کے لئے سامان جنگ تیار کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا۔ گو آغاز جنگ میں علیحدگی پسندوں کی پالیسی کے پیش نظر امریکہ میں سامان جنگ تجارتی نقطہ نگاہ سے تیار ہو رہا تھا۔ مگر جب حکومت نے محسوس کیا کہ آج کل ہوائی جہازوں کے لئے زیادہ فاصلہ روک نہیں ہو سکتا اور بظاہر غیر جانبداری بے معنی ہے۔ تو اس نے جمہوریتوں کو ادھار اور پٹہ پر سامان جنگ مہیا کرنے کا قانون پاس کر دیا۔ شروع میں تو یہ قانون برطانیہ کے لئے تھا مگر آہستہ آہستہ اس کا دائرہ بہت وسیع ہوتا گیا۔ یعنی روس، چین اور ترکی وغیرہ کو بھی اسی طریق سے سامان جنگ دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ اس جنگ میں اٹلی اس وقت شریک ہوا جب اس نے دیکھا کہ فرانس کی شکست قریب ہے اور اس کا اتحادی برطانیہ اکیلا رہ جانے کی وجہ سے بہت جلد ہتھیار ڈال دیگا۔ اس طرح اٹلی کو بہت تھوڑی محنت سے جرمن فتوحات سے نمایاں حصہ مل جائے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ زوال فرانس کے بعد برطانیہ جرمنی کے مقابلہ میں برابر دندناتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اٹلی کو شمالی افریقہ اور یونان میں شکست ہو گئی اور اپنے ملک میں بھی بغاوت کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ یہ [illegible] دیکھ کر جرمنی نے اپنی بہت سی مسلح [illegible] اٹلی میں بھیجدی جس نے تمام ملک پر کنٹرول کر لیا اور بغاوت ہوتے ہوتے رہ گئی۔ آج اٹلی پر عملاً جرمنی کا قبضہ ہے اور وہ اس کے ذرائع و وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہا ہے۔

ادھر جاپان نے جب دیکھا کہ برطانیہ مشرق اوسط اور افریقہ میں [illegible] ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنی بہت سی فوج اور سامان جنگ سے اسی علاقہ میں کام لے رہا ہے اور امریکہ مشرق بعید کے جزائر سے بہت دور ہے [illegible] موقع غنیمت جان کر میدان جنگ میں کود پڑا۔

اس وقت [illegible] کے لفظوں میں مشرق بعید کی جنگ کی صورت حال حسب ذیل ہے:

جاپان نے برطانیہ اور امریکہ پر پہلا حملہ ۷ دسمبر کو کیا۔ ان دو ماہ میں ملایا اور جنوبی برما ہمارے ہاتھ سے نکل چکے۔ سنگاپور محاصرہ میں ہے۔ اور جنگ رنگون کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اب ہم یہ سمجھنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ جاپان کی [illegible] جنگ سے غرض کیا ہے۔ [illegible] کے تین بڑے نکشے ہیں جاوا اور ڈچ ایسٹ انڈیز۔ سنگاپور اور برما و ڈ ملایا، شرق الہند اس وقت جاپان کی سرگرمیوں کا مرکز بن رہا ہے۔ یہ [illegible] جنگی ضروریات کے لحاظ سے بہت زرخیز ہے۔ یہاں ربڑ، تیل اور چائے وغیرہ بکثرت ہوتی ہیں۔ جن کی جاپان کو

خاص ضرورت ہے۔ اس لئے وہ پانچ اطراف سے چڑھائی کر رہا ہے۔ مشرقی کنارے پر وہ سنگاپور پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ تاکہ بحر الکاہل اور بحر ہند کے درمیان اتحادیوں پر رسل و رسائل کا دروازہ قطعی بند ہو جائے۔ وہ مغربی بورنیو میں سراوک کی سرحد کے اس پار حملے کر رہا ہے۔ ڈچ بورنیو کی راجدھانی اس وقت اس کے قبضہ میں ہے۔ جس سے وہ سماٹرا اور جاوا کے نزدیک ہو گیا ہے۔ اس نے آبنائے مکاسر اور بانک پاپن کے آس پاس ... چھیڑ رکھی ہے۔ جنوب میں وہ منیاس سے کن ... جاکر جزائر ٹمور اور آسٹریلیا پر حملہ کے قابل ہونا چاہتا ہے۔ پھر وہ نیوگنی پر چڑھائی کر کے اور انیوٹینا پر قابض ہو کر بٹو یا کے نزدیک آگیا ہے۔ وہ جزائر ٹمور پر بھی بمباری کر رہا ہے۔ جو آسٹریلیا کو ڈچ ایسٹ انڈیز سے ملاتا ہے۔ بیشک جاوا اس ساری مہم کا مرکز ہے۔ لیکن وہ ایک طرف سنگاپور، اور دوسری طرف نیوگنی پر بھی چڑھائی کر رہا ہے تاکہ حسب ضرورت آسٹریلیا اور ہندوستان پر بھی حملہ کر سکے × سنگاپور کی جنگ شروع ہو گئی۔ جاوا کی شروع ہوا چاہتی ہے۔ اور مولمین کے جاپان کے ہاتھ پڑنے سے برما روڈ کی جنگ بھی شروع سمجھنی چاہئے۔ اگر کہیں رنگون بھی جاپان کے ہاتھ پڑ گیا تو برما روڈ خطرہ میں پڑ جائے گی۔ یہ ایک سڑک ہے۔ جہاں سے چین کو مدد پہنچائی جا سکتی ہے۔ چین کی ... کس قدر ضروری ہے؟ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے امریکن کانگرس سے سفارش کی ہے کہ چین کو جنگی ضروریات کے لئے ۵۰ کروڑ ڈالر قرض دیئے جائیں اور برطانیہ اسے پانچ کروڑ پونڈ قرض دینا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ جتنا بھی سامان جنگ وہ دے سکتے ہیں دیں گے۔ چین کی تمام کارآمد بندرگاہیں اس وقت جاپان کے پاس ہیں۔ اور چین کو سامان جنگ پہنچایا جا سکتا ہے تو اسی ایک سڑک کے ذریعے

چنانچہ اس سڑک پر آج کل پانچ ہزار لاریاں دن رات کام کرتی ہوئی ۳۰ ہزار ٹن ماہوار سامان جنگ وہاں پہنچا رہی ہیں۔ یہ راستہ محفوظ ہے۔ جب تک کہ رنگون محفوظ ہے۔ لیکن اس راستہ کے محفوظ ہوتے ہوئے بھی ایک اور راستہ کی ضرورت ہے کیونکہ جتنا سامان جنگ چین کو پہنچانا ضروری ہے وہ سب کا سب ایک راستہ سے نہیں جا سکتا۔ اس لئے برما روڈ کے علاوہ ایک اور سڑک تیار کی جا رہی ہے۔ یہ سڑک چین کے عارضی پایہ تخت چنکنگ کے جنوب کی طرف سے تبت ہوتی ہوئی شمال مشرقی آسام میں ہندوستان کی ریل سے آملیگی۔ چین کی اہمیت زیادہ تر اس لئے ہے کہ جاپان کی پیشقدمی کو روکا جا سکتا ہے۔ تو اس کی فوج کی مدد سے۔ ہندوستان بھی مدد دے سکتا ہے۔ لیکن وہ جو بھی مدد دے سکتا ہے سمندر کے ذریعہ۔ اس کے لئے نہ صرف بحری جہازوں کی ضرورت ہے بلکہ ان کی حفاظت کے لئے ہوائی جہازوں کی بھی۔ بخلاف اس کے چین بری حملہ کر کے اسے نئے محاذ سے جٹنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اس کے پاس اس وقت ۱۰ سے ۱۲ لاکھ سپاہی ہیں۔ جو آزمودہ اور تجربہ کار ہیں۔ وہاں بھی پانچ میدانوں میں جنگ ہو رہی ہے کینٹن کے علاقہ میں صوبہ ہونان کے پایۂ تخت چنگشا کے شمال میں جہاں کہ جاپان کو اس جنگ کی سب سے بڑی شکست ملی ہے۔ ہانکو کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں یہ دونو شہر دریائے ینگسی کے کنارے واقع ہیں۔ اور ممکن ہے کہ آخر کار جاپان سے چھین لئے جائیں۔ اور شمال میں دریائے زرد کے کنارے ہوانگو کے ساتھ ساتھ۔ جہاں اس بات کا فیصلہ ہو رہا ہے کہ شمال سے تعلق رہیگا یا نہیں۔ جاپانی کینٹن ہانکو ریلوے پر قابض ہونا چاہتے تھے۔ ہو جاتے تو وہ کینٹن کی بندرگاہ کے ذریعہ ملایا کے محاذ پر اپنا سامان جنگ جلد پہنچا سکتے تھے مگر یہ مقصد پورا نہیں ہوا۔ مارشل چیانگ بھی کینٹن پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

مارشل اس میدان میں کچھ بڑھ بھی چکا ہے۔ وہ کینٹن پر قبضہ کر سکے یا نہ۔ لیکن جب تک یہ خطرہ ہے۔ جاپان اپنی فوج وہاں سے نہیں ہٹا سکتا۔

(پرتاپ لاہور ۹ فروری ۱۹۴۲ء ص۳)

پنجاب میں طویل ہڑتال

بکری ٹیکس پر اظہار ناراضگی کے لئے سارے پنجاب میں ہڑتال ہو رہی ہے۔ ایک مہینے سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ شہروں اور قصبوں میں تجارت درآمد۔ برآمد سب بند ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ سارے پنجاب میں روزانہ ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ وزیراعظم پنجاب نے بہت کچھ تخفیف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے مگر بیوپاری لوگ اتنی تخفیف پر راضی نہیں۔ ہم گورنمنٹ کی خدمت میں اپنے الفاظ میں مشورہ پیش نہیں کرتے بلکہ شیخ سعدی مرحوم کے الفاظ میں مشورہ عرض کرتے ہیں۔ جو فرما گئے ہیں ؎

رعیت چو بیخ ست وسلطاں درخت

درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

کاغذ کی گرانی اور حکومت کی توجہ سامی

کاغذ کی گرانی کا ذکر رسالہ طلوع اسلام دہلی کے الفاظ میں سننے کے قابل ہے۔ لکھتا ہے کہ:۔

"کاغذ کی گرانی اور کمیابی بلکہ نایابی اب اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ جہاں پہنچ کر ہمیں ناچار رکنا پڑا ہے۔ اب اخراجات کی گرانباری رسالہ کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی ہے اور ہم حیران ہیں کہ کیا کیا جائے؟"

(طلوع اسلام دہلی بابت محرم ۱۳۶۱ھ ص۶۵)

اہلحدیث حکومت نے اخبارات کے واویلے پر توجہ کر کے ہر قسم کے کاغذ کا نرخ مقرر فرمایا ہے مگر مشکل اتنے سے حل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کاغذ فروش آج کل گویا ریاستوں کے خود مختار راجے نواب بنے ہوئے ہیں۔ جن کے لئے کوئی قانون نہیں۔

فتاویٰ

س ۲۲۳ } زید وعمرو دو بھائی ہیں۔ عمر کے ساتھ اون کے والد رہتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔ اگر زید اپنی زکوٰۃ کی رقم سے اپنے باپ کو کچھ بھیج دے تو اُس کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟ (حبیب اللہ خان الدرام ہیڈ سٹیشن)

ج ۲۲۳ } زکوٰۃ کے متعلق علماء کا مذہب یہ ہے کہ ماں باپ زکوٰۃ کے مصرف نہیں ہیں۔ قرآن شریف کا ارشاد اس بارے میں خاص طور پر قابل غور ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ الآیہ۔

مسلمان پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں آپ ان کو کہہ دیجئے جو مال بھی تم خرچ دو غریب ماں باپ اور غریب قریبیوں کو دیا کرو۔

یہ آیت اپنے معنی صاف بتا رہی ہے اور علماء کے فتوے کے ساتھ اتفاق کرنے سے مجھے مانع ہے۔ العلم عند اللہ!۔ اہل علم حضرات اپنے خیالات اس بارے میں بھیجیں گے تو شائع کئے جائیں گے۔

س ۲۲۴ } زید اپنی عورت ہوتے ہوئے چار پانچ سال سے ایک ہندو عورت کو گھر میں رکھے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اُس کو کلمہ وغیرہ پڑھا لیا ہے اور اس سے نکاح کر لیا ہے۔ ہوتا ہے کسی بھائی کو زید کا نکاح معلوم نہیں۔ پوچھنے پر کسی ملا کا نام بھی نہیں بتلاتا۔ نئی عورت کی پہلے مرد سے ایک بیٹی ہے۔ وہ اور اُس کے سگے والے ان کے یہاں آیا جایا کرتے ہیں۔ ہم مسلمان ان سے کیا سلوک رکھیں۔ کیا ایسے بے نمازی شخص کے ہاں کچھ کام ہو تو ہم لوگ اس کے کام کاج میں شریک ہو جائیں یا اُس سے باز رہیں۔ ایسا مسلمان مر جائے تو اُس کو قبرستان میں دفن کریں، اُس کا جنازہ پڑھیں یا نہیں؟ اور پہلی عورت چار سال سے اپنے میکے بیٹھی ہوئی ہے۔ اپنے اس خاوند کے گھر آنے سے ناخوش ہے۔ اور اُس کو کپڑا، کھانا وغیرہ بھی نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں بے چاری پہلی عورت کیا کرے (عبد الصمد خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۴ } درصورت صحت سوال شخص مذکور بیوی کے حق میں ظالم ہے۔ دوسری بیوی کا نکاح اگر باقاعدہ بموجودگی شاہدوں کے ہوا ہے تو جائز ہے۔ پہلی بیوی اگر چاہے تو جدید قانون خلع کے ماتحت سب جج کی عدالت میں درخواست کر کے نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔

س ۲۲۵ } نماز قصر کتنے میل پر کتنے دن کیلئے پیدل اور گھوڑے، اونٹ کے سوار کو یا ریل موٹر کے سوار کو جائز ہے لوگ بہت سوال کرتے ہیں۔ شرعی کام خاص کے لئے یا سفر دنیاوی بھی ہو۔ (ایک نامعلوم)

ج ۲۲۵ } سفر میں (دینی ہو یا دنیاوی) قصر کرنا جائز ہے۔ فرض واجب نہیں۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ۔ محدثین کے نزدیک بارہ[۱۲] میں سفر پر قصر کر سکتا ہے۔ سفر تین دن کا ہونا چاہیئے۔ چاہے موٹر، گاڑی سے ہو یا پیدل۔

س ۲۲۶ } رفعیدین کیوں کیا۔ کیوں نہ کیا گیا۔ کئے گئے کی دلیل قوی ہے۔ یا نہ کرنے کی۔ حنفی کہتے ہیں منع کیا گیا اور لوگوں کے بغلوں میں بُت لانے کے سبب کیا۔ نہیں منع کیا گیا تو احناف کی کیا دلیل ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۶ } رفعیدین کرنے کی وجہ وہی ہے جو تکبیر احرام کے وقت کی ہے۔ یعنی دنیا سے دستبرداری کا نقشہ دکھانا۔ رفعیدین نہ کرنا کوئی مسنون فعل نہیں ہے بلکہ عدم فعل ہے۔ عدم فعل مسنون نہیں ہوتا۔ بغلوں میں بُت رکھنے کی وجہ کا ذکر کتب فقہ میں نہیں ہے بلکہ جاہل حنفیوں کا قول ہے۔ احناف کی دلیل ابن مسعود کی حدیث ہے۔ جو واقعہ میں منع کی دلیل نہیں ہو سکتی۔

نوٹ: ہر سوال کم از کم ایک آنہ کا ٹکٹ ہوا غریب فنڈ آنا ضروری ہے۔ ورنہ سوال درج نہ ہوگا۔

متفرقات

بہی خواہان اخبار اہلحدیث توجہ فرمائیں | اخبار اہلحدیث پر ابتدا سے بہت سی مشکلات آئیں مگر آج کل کاغذ کی وجہ سے جو مشکل ہے۔ سب سے بڑی ہے۔ اس مشکل کا حل ناظرین اخبار کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اخبار کی خریداری بڑھا کر اس کو سنبھال لیں۔ اور اگر اس کی ضخامت اور کم کر دی جائے تو بحکم حدیث طعام الواحد يكفي الاثنين جو بھی میسر ہو قبول فرمائیں۔

مولوی عبد اللہ ثانی کا مقدمہ | ۰ فروری کو پیش ہوا۔ استغاثہ کے صرف ایک گواہ پر مکرر جرح ہوئی باقی کارروائی کے لئے ۱۸ فروری مقرر ہوئی ہے۔

تقرر سفیر | انجمن خادم المسلمین اہل حدیث و مدرسہ دار الاسلام کی طرف سے مولوی بشیر احمد صاحب سکنہ کلر وہاراں سفیر مقرر ہو چکے ہیں۔ معاونین انجمن مذکور سے گذارش ہے کہ کسی دوسرے شخص کو چندہ نہ دیویں یا براہ راست دفتر انجمن میں۔ روانہ فرماویں مولوی بشیر احمد سے رسید مل سکتی ہے یا دفتر انجمن سے رسید حاصل ہوگی۔ (فتح محمد قریشی سکرٹری انجمن خادم المسلمین، بٹالہ ضلع گورداسپور)

امداد مسجد | ہم لوگ غریب ہیں۔ ہماری مسجد سیلاب کی وجہ سے گر گئی ہے۔ ہمارا ملک بھی بہت غریب ہے اصحاب خیر ہماری امداد کریں تاکہ ہماری مسجد تعمیر ہو جائے اور ہم آرام و آسائش سے خدا کی عبادت کر سکیں خاکسار محمد بشیر ابن مولوی عبد الصمد مرحوم امام مسجد بلغار تحصیل اسکردو علاقہ تبت خورد ریاست کشمیر

ضرورت کتب | ابکار المنن مصنفہ مولانا عبد الرحمن صاحب مرحوم۔ اعلام اہل الزمن اور برہان العجائب اور فتح المغیث للعراقی کی مجھے ضرورت ہے۔ جس صاحب کو پتہ معلوم ہو مطلع کیجئے۔ (عبد الغفور مظفر گڑھی۔ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان مسجد اہل حدیث)

مضامین آمدہ | ملک امام خان صاحب۔ آپ کا ایک خیر خواہ۔ محمد علی صاحب تارکش۔ محمد رمضان [illegible] صاحب۔ محمد [illegible] الدین صاحب۔ مولوی غلام قادر صاحب۔ سید عبد الغفار صاحب۔ محمد [illegible] **ضروری اعلان** [illegible]

کاغذ کی گرانی اور حکومت کی توجہ سامی

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

صرف ان کی زبان ہی قانون ہے۔ حکومت کا حکم حکومت کے کاغذات ہی میں بند ہے۔ اس لئے ۳۱ جنوری کو لاہور پریس برانچ میں امرتسر لاہور کے اخبارات کے اڈیٹروں کو جنگی خبروں کے متعلق فہمائش کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اس مجلس میں بھی اڈیٹروں نے واویلا کیا کہ کاغذ فروش ہمیں بہت تنگ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ لاکھوں ٹن کاغذ اس وقت لاہور میں موجود ہے۔ مگر جب دوکاندار سے مانگو نفی میں جواب دیتا ہے تاکہ منہ مانگے درم لے سکے۔ حتیٰ کہ حکومت نے جو کوٹہ سرٹیفکیٹ کا طریق جاری کیا ہے اسے بھی کاغذی لوگ ردی کاغذ سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ پس اس مشکل کا حل یہ ہے کہ جس طرح گندم کا کنٹرول کر کے اس کے ذخیروں کی پڑتال کرائی ہے۔ اسی طرح کاغذ کی قیمت پر کنٹرول کے علاوہ اس کو ضرورتمند اصحاب کے لئے مہیا کرنے کا انتظام بھی کرے۔

گورنمنٹ کا کوئی افسر دریافت کریگا تو ہم اپنی مشکلات مفصل بتائیں گے۔

بلوغ المرام

من ادلۃ الاحکام مترجم اردو۔ با اعراب و محشی۔ مصنفہ ابن حجر عسقلانی رح۔ علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو انتخاب کر کے اس میں درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دیئے ہیں۔ قیمت عہ۔ قیمت مصری عہ

معلم خوشنویسی

اگر آپ گھر بیٹھے خوشخطی سیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب ہذا منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ۲ر (دو آنے)

البلاغ المبین

فی اتباع خاتم النبیین یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے۔ اور بہت پرانی کتاب ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عاؔر

فقہ محمدیہ کلاں

جس میں مذہب اہل حدیث کے تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان ہے۔ سات جلدیں ہیں۔ قیمت چار روپے۔

ظفر المبین

فی رد مغالطات المقلدین۔ کتاب ہذا میں پچیس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت دو روپے۔

حسن البیان

بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا عبد العزیز صاحب مرحوم رحیم آبادی۔ سیرۃ النعمان میں مولانا شبلی مرحوم نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاریؒ و دیگر محدثین پر خوب رد و قدح کی ہے۔ اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔ مولانا رحیم آبادیؒ نے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے جسکو مولانا شبلی نے تسلیم کر لیا تھا۔ قیمت عہ

الآثار المتبوعہ رد اعلام المرفوعہ

اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے مخالفین کے اعتراضات کا مفصل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

جس میں ارکان نماز۔ نواقض اور نماز کے متعلق عام مسائل درج کئے گئے ہیں۔ مصنفہ مولوی محمد جمال امرتسری مرحوم۔ قیمت ۴ر

ہدایت المعتدی

فی القرأۃ للمقتدی۔ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا ثبوت بدلائل قوی دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

کلیات احسانی

علم طب پڑھنے والوں کیلئے بہترین ابتدائی کتاب

کلیات احسانی طب یونانی کی مشہور و معروف کتاب موجز القانون عربی مصنفہ علامہ علاؤ الدین صاحب قرشی کا با محاورہ باتصویر ترجمہ اور شرح ہے۔ اس میں طب قدیم یونانی کے اصول و قواعد اور نبض و قارورہ کے حالات اردو میں اس قدر سلاست اور عمدگی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ ایک مبتدی تمام مسائل کو بغیر استاد کے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ نیز حسب موقعہ دل، دماغ، جگر، معدہ، پتہ، تلی، پٹھے، شرائیں اور وریدیں پھیپھڑے اور خصیتین وغیرہ کی تصاویر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی ہے کہ چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونی شروع ہو گئی ہے۔ طالبان طب کی بصیرت کے لئے زبدۃ الحکماء حکیم ابو الحسن محمد احسان الحق صاحب امرتسری نے کتاب کے ساتھ ساتھ نفیسی و اقسرائی کے ضروری مباحث کا اقتباس بھی سوال و جواب کی صورت میں درج کر دیا ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت غیر مجلد کی ۲ر اور مجلد سنہری تمام کپڑا ڈائی دار کی ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

فرقہ ناجیہ

مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ تمام اسلامی فرقوں سے صرف جماعت اہل حدیث ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

مکمل نماز اہل حدیث مترجم۔ قیمت ار

نماز مسنون مترجم۔ قیمت دو پیسے

سجدۂ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۶ر

فتاوی نذیریہ

حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین دہلویؒ کے فتاوی کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ قیمت چار روپے (للعمر)

مومیائی

قیمت فی تولہ ... ایک ماشہ ۲ ... علاوہ محصول ڈاک

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل ودق . وم ... [illegible] ... کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ ... [illegible] ... بتریان یا
کسی اور وجہ سے ... [illegible] ...
درد ... [illegible] ... موقوف ہو جاتا ہے ... [illegible]
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو قوت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان لوگ یکساں ... [illegible] ...
نوعمر ... [illegible] ... ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک ... [illegible] ... نہیں کھائی جاتی
قیمت فی چھٹانک ... ایک ماہ کیلئے کافی ہے ...
آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ... محصولڈاک ... علاوہ
ہے محصول ڈاک علیحدہ ... ایک پاؤ کی
قیمت مع محصولڈاک ... بذریعہ منی آرڈر ... نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جاتی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات ماہ جنوری ۱۹۴۳ء

جناب حافظ محمد نور اللہ صاحب قنوج۔ ایک مرتبہ
میری کمر میں درد تھا۔ آپ کے یہاں سے مومیائی منگوائی
تھی۔ خدا کے فضل سے درد کمر جاتا رہا۔ اب میرے دونو
گھٹنوں میں درد ہے۔ جسکی وجہ سے چلنا دشوار ہوتا ہے
عمر ساٹھ سال ہے۔ ایک چھٹانک بھیجدیں " ۲۲ جنوری
جناب مولوی ابو ... صاحب سندھ پور
عزیزی ... مومیائی روانہ
فرمادیں ... فائدہ مند
اور مجرب ...

منگوانے کا پتہ :- ... سردار خان
پرو پرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری

مرحوم۔ چونکہ عرصے نایاب ہو چکی تھی۔ طبع ثانی
میں باب بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث
اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا
ہے کہ ... متبع امت حدیث نبوی میں بلند پایہ
... ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین
کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ مقلدین کے
اہلحدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعیہ کیا گیا
ہے۔ تقلید شخصی کا اس طرح سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ
آپ پڑھ کر ... مسرور ہونگے۔ قیمت عہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی
چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار۔ سادہ ارزاں
نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی
کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط
لیٹر فارم۔ رجسٹر اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں
تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت
نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر
اس کے بعد خود بخود گاہک بن جائیں گے۔
پتہ :- منیجر ثنائی برقی پریس بال بازار امرتسر

ترجمان وہابیہ

حضرت مولانا نواب صدیق حسن
خان صاحب مرحوم کی مشہور
معروف کتاب جو عرصے ناپید تھی مکرر طبع کرائی
گئی ہے۔ جس میں مذہب اہل حدیث کو بالوضاحت
بیان کرتے عوام کے شبہات کا مدلل جواب دیا گیا
ہے۔ خصوصاً محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق
جس قدر الزامات وبہتانات مخالفین کی طرف سے
لگائے جاتے ہیں۔ ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے
قیمت صرف چار آنے (۴ر)
کتب منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث

کیوں نہ یقین کیجئے؟

جبکہ عین الیقین ہو

وہ اس طرح کہ ہر ایک ضرورتمند صاحب کی طلبی پر
بلاقیمت وصرفہ ڈاک وغیرہ لئے بغیر برائے آزمائش
۱۵ دن لگانے کو ہندوستانی ہیرے کا سرمہ
برائے آزمائش نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ جس کے استعمال سے
فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر قیمتاً منگواتے ہیں۔ کیسی
اچھی سند اور کیا ہی خوب ثبوت ہے۔ دیرینہ
قدردانوں سے التماس ہے کہ ۳۵ سال کے تجربہ سے
ثابت ہوا کہ اس سرمہ میں کچھ اجزا کی مقدار بڑھا دی
جائے تو مفید سے مفید تر ہو جائیگا۔ لہذا ان اجزاء
کی مقدار بڑھائی گئی اور دو سال سے دیکھا جارہا
ہے کہ واقعی اب نہایت ہی مفید ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ
خواہ نمونہ ہی طلب فرما کر آزمائش فرمائیے آپ کو
بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ آنکھوں کے ان امراض میں
ایک مرتبہ ضرور آزمائش کر کے دیکھئے نہایت مفید
ثابت ہوگا۔ نزلہ سے پانی جاری رہنا۔ رو ہے۔
پپوٹوں کے دانے۔ گرانولس۔ جالا۔ بدگوشت۔
ناخونہ۔ پھلی۔ رتوندی۔ نمارسخی چشم۔ پرانی سرخی
ضعف بصارت۔ نیز محافظ چشم ہے آنکھوں کے
ہر مرض کا صحیح اندازہ کر کے اس سرمہ کو استعمال کیا
جائے۔ چند دن میں آپ کو بخوبی فائدہ معلوم ہوگا۔
قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں اور ہیرے کا مرکب
دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بھورا ہیرے ودیگر
بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔
قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ
تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر ولاثانی دوا ہے۔
پتہ:- ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیا شفاخانہ
جامع مسجد روڈ۔ شہر مراد آباد۔ یوپی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۸

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے 〃 سے

عام خریداران سے 〃 ۵ؔ

〃 〃 ششماہی ۳ؔ

اہل برما سے سالانہ ۶ؔ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئیے۔

امرتسر — ۳ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

کاغذ کی گرانی نایابی تک پہنچ گئی

باوجود سرکاری سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے کاغذ نہیں ملتا۔ باوجود منہ مانگی قیمت لینے کے کاغذ فروش سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔ جنگ کی مصیبت کے علاوہ خاص پنجاب میں بڑی بلا ہڑتال کی صورت میں نازل ہوئی ہے۔ قریباً ڈیڑھ ماہ سے تجارتی کاروبار بند ہے۔ کوئی چیز بڑی سے بڑی قیمت پر بھی نہیں ملتی۔ اس لئے مجبوراً "اہلحدیث" کی ضخامت بہت کم کر دی گئی ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ اس تکلیف کو بہت جلد دور کرے۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

انتخاب الاخبار

۱۶ فروری ۱۹۴۲ء

—— پنجاب میں آج ۱۶ فروری تک بیوپاریوں کی ہڑتال جاری ہے۔ ستیہ گرہ کی وجہ سے کئی ایک سرکردہ اصحاب جیل میں ہیں۔ عنقریب کوئی سمجھوتہ ہو جانے کا امکان بھی ہے۔

—— خبر آئی ہے کہ سنگاپور کی برطانوی فوج نے ہتھیار ڈال دئیے ہیں اور شرائط کا تصفیہ ہو رہا ہے۔

—— کلکتہ کی اطلاع ہے کہ جلا وطنوں اور نظربندوں پر سے پابندیاں ہٹانے اور شاہی قیدیوں کی رہائی کا سوال بنگال گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

—— مارشل چیانگ کائی شیک آج کل ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ آپ مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں

—— اطلاع آئی ہے کہ روسیوں نے لینن گراڈ میں جرمنوں کے مورچوں کو توڑ دیا ہے۔

—— ماسکو کا اعلان مظہر ہے کہ اس وقت روسی فوجیں پولینڈ اور لتھوانیا کی سرحدوں سے ۲۰ میل کے فاصلے پر رہ گئی ہیں۔

—— بٹاویا (جاوا) کا اعلان مظہر ہے کہ جاپانیوں نے سماٹرا میں پلمبانگ کے پاس ہوائی جہازوں کے ذریعہ اپنی فوجیں اتارنی شروع کر دی ہیں۔ جن کا صفایا کیا جا رہا ہے اور تیل کے ذخیرے برباد کر دئیے گئے ہیں۔

—— مولنا ابوالکلام آزاد پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ اپنے قیام لاہور میں آپ بیوپاریوں اور حکومت کے درمیان سمجھوتہ کی کوشش کر رہے ہیں۔

—— قریباً تیس ہزار اشخاص ملایا اور برما سے ہندوستان کو واپس آ گئے ہیں۔

گرانی کاغذ کی وجہ سے "اہلحدیث" بیس صفحات کی بجائے بارہ صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔

—— مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال نے مسٹر محمد علی جناح اور آل انڈیا مسلم لیگ کی ارکان کے خلاف اس بناء پر کلکتہ ہائیکورٹ میں مقدمہ دائر کیا ہے کہ مسلم لیگ کی رکنیت سے ان کے اخراج کا فیصلہ غلط ہے - اور اس سے ان کی پوزیشن کو سخت نقصان پہنچا ہے -

—— لاہور کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء نے ہڑتال کی اور جلسہ و جلوس کے ذریعہ مظاہرہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ نظام تعلیم تبدیل کر دیا جائے تعلیم ملکی زبان میں دی جائے - فوجی تعلیم عام کی جائے اور بید کی سزا موقوف کر دی جائے -

—— حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے کہ برما اور ہندوستان کے درمیان جلد از جلد ایک سڑک تعمیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

—— امریکن ڈاکٹر ٹیمور نے جو سات ماہ چین میں رہ کر واپس امریکہ گئے ہیں - ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر برما روڈ بند ہوگئی تو بھی چین جاپان کے ساتھ جنگ جاری رکھے گا -

—— امریکن گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت ہندوستان میں موٹر سازی کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے -

—— حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ مشرق بعید میں ہندوستانی فوج دشمن کے ساتھ مل گئی ہے -

—— سمولنسک اور کریمیا میں روسی فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے -

—— دہلی کے ایک سرکاری کمیونک میں کہا گیا ہے کہ ملک معظم کی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ دیگر نوآبادیات کی طرح جنگی کابینہ اور بحرالکاہل کی جنگی کونسل میں ہندوستان کو رکنیت دی جائے - (غالباً سر سکندر وزیر اعظم پنجاب کو لیا جائیگا) -

معذرت | اہلحدیث کی کتابی ادھم کر دینے کی وجہ سے بعض اشتہارات شائع نہیں ہو سکے آئندہ ہفتہ ہو جائینگے انشاءاللہ! علیٰ ہذا القیاس نئے مراسلات بھی شائع نہیں ہو سکے - مضمون نگار حضرات مطلع رہیں - (منیجر)

متفرقات

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

دعاء | ناظرین کرام آج ملک پر عموماً اور مسلمانوں پر خصوصاً جو مصائب کے بادل گرج رہے ہیں بہت خوفناک ہیں - اس موقع پر بالحاح وزاری وہ دعا پڑھا کریں جو قرآن شریف میں سکھائی گئی ہے :-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا

دل میں پختہ یقین رکھیں کہ خدا اس تکلیف کے بعد آسانی پیدا کریگا -

بزم توحید | کی تحریک عرصہ سے جاری ہے - مگر بہت دنوں سے کوئی اطلاع نہیں - ناظرین اس تحریک کو ٹھنڈی نہ ہونے دیں بلکہ دن بدن ترقی دیں - زندگی کا مقصد یہی ہے -

یادرفتگاں | مولوی عنایت اللہ حکیم پوری (چیچڑ) کا انتقال ہوگیا - انا للہ وانا الیہ راجعون -

(۲) میری بھاوج کا انتقال ہوگیا - انا للہ! راقم شمس الضحیٰ از ڈومراؤں -

(۳) ہماری جماعت اہل حدیث مونگ کا مخلص موحد میاں جبر الدین بعول سرسام کے حملہ سے جاں بحق ہوگیا انا للہ! راقم سیف مونگوی

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں - اللّٰهم اغفر لهم وارحمهم -

ضرورت معلم | مدرسہ اسلامیہ اسماعیلیہ موضع نورد وال ریاست کپورتھلہ کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو طلبہ کو قرآن مجید معہ ترجمہ و دیگر ابتدائی تعلیم نوشت و خواند خوش اسلوبی سے دے سکے - فیصلہ تنخواہ بذریعہ ڈاک پتہ ذیل سے کریں :-

پتہ :- مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ و ناظم مدرسہ مذکور معرفت حشمت علی محمد بیر دکاندار مقام لوہیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر -

امرتسر - لاہور | وغیرہ مقامات پنجاب میں مقامی علماء کی جمعیتیں قائم ہوگئی ہیں - (خدا استقامت بخشے) - عبدالمجید خادم پروپاگنڈا سکرٹری جمعیۃ العلماء پنجاب - اچھرہ لاہور

ضرورت مدرس | خوش تقریر ہو اور قرآن و حدیث کا درس دے سکتا ہو - تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت کے ذریعہ کریں - پتہ :- بابو اللہ بخش ریٹائرڈ موضع باڑیوال اعوانان ڈاکخانہ بدووال ضلع لودہانہ -

گلستان مضامین اردو | انٹرنس، ادیب اور ادیب عالم وغیرہ کے طلباء کو یونیورسٹی کے امتحانوں میں ایک سوال مضمون نویسی کے متعلق بھی دیا جاتا ہے - جسکے نمبر کافی ہوتے ہیں مگر طلباء عموماً مضمون نویسی میں مشق نہ ہونے کی وجہ سے ناکام رہتے ہیں -

مؤلف کتاب نے اس کتاب میں مختلف قسم کے اصلاحی، اخلاقی، علمی، ادبی اور تاریخی مضامین (جن کے متعلق عموماً سوال آتا ہے) جمع کر دیئے ہیں - اس لحاظ سے یہ کتاب مذکورہ بالا طلباء کے لئے خصوصاً اور عام شائقین اردو کیلئے عموماً بہت مفید ہے - لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی ہے - قیمت بلا جلد ۱۲ر مجلد عہ - ملنے کا پتہ - قریشی بک ہاؤس گورو بازار امرتسر

درخواست دعا | راقم عرصہ پانچ چھ ماہ سے بیمار ہے اور ضعف معدہ اور انتڑیوں کی خرابی میں مبتلا ہے - جملہ ناظرین اور خصوصاً علماء کرام بدرگاہ ایزدی دعا صحت فرماویں اور اطباء کرام کم خرچ و مجرب نسخہ سے مطلع فرماویں - ایم محمد خان گوندل چیلیانوالہ ضلع گجرات

ضرورت تتمہ | ناظرین سے التماس ہے کہ کتاب الہدیٰ مرتبہ مولانا یعقوب الحسن صاحب کے حصہ دوئم کی جائے فروخت و قیمت سے کوئی صاحب مطلع فرما دیں - (محمد خان گوندل سیف مونگوی مدرس مدرسہ چیلیانوالہ ضلع گجرات)

ملک امام خاں صاحب | اپنے موجودہ پتہ سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں - (ایم محمد خان گوندل مذکور)

از فتویٰ فنڈ | ۱۲ سابقہ بذمہ فنڈ عہ بقایا فتویٰ فنڈ ۱۲

غریب فنڈ | از فتویٰ فنڈ عہ سائل منشی عبدالعزیز خونی چک سے جملہ للعہ - بذمہ فنڈ ۲ر

مضامین آمدہ | از مولوی عبدالقیوم صاحب ندوی مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب ۲ عدد - مولوی

اطلاع | گرانی کاغذ کی وجہ سے تفسیر ثنائی مکمل سٹ کی رعایتی قیمت عنہ کی بجائے ۱۲ اور تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی کی قیمت ... کی بجائے ... تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان بجائے ۱۰ر کے ۱۲ر اور تفسیر بالرائے کی قیمت ۱۰ر کی بجائے ۱۲ر مقرر کی گئی ہے - اور دیگر تصانیف ثنائیہ کی قیمتوں میں کسی قدر اضافہ کیا گیا ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۳ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

حسینی معجزات

اس عنوان کے ماتحت اخبار "شیعہ" لاہور کے محرم نمبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں امام حسینؓ کے معجزات بکثرت لکھے ہیں۔ ہم بحیثیت مسلمان خاصکر مسلمان ہونے کے اپنے دل میں امام حسینؓ کی عزت اور توقیر رکھتے ہیں۔ مگر اس کا اثر یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہر ایک واقعہ کو ان کا معجزہ بنالیں۔ چاہے اسکو سُن کر ہر غیر مسلم بلکہ ہر دانا آدمی ہنس پڑے۔ اور ہماری عقل پر فتویٰ دے۔

پہلے ہم ایسے معجزات کی ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں پھر اصل مضمون پر آئیں گے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ سب مسلمانوں کے نزدیک اولیاء کبار میں شمار ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت ممدوح کی بابت انکے زمانے میں ایک کشتی مع سواروں کے دریا میں ڈوب گئی تھی، انہوں نے بارہ سال کے بعد وہی کشتی مع زندہ سواروں کے دریا سے باہر نکال دی۔ یہ آپ کی کرامت یا معجزہ تھا۔ اس واقعہ سے ہمارا انکار اس لئے نہیں کہ اولیاء اللہ کی کراموں کے ہم قائل نہیں ہیں۔ بلکہ عدم ثبوت کی وجہ سے ہم اس سے منکر ہیں۔

ذرا اور اوپر چلئے۔ آنحضرت صلعم کے زمانے کا واقعہ واعظ لوگ بیان کیا کرتے ہیں کہ جابر صحابی کے دو بیٹے فوت ہوگئے تھے انکو آنحضرت نے زندہ کردیا۔ یہ حضور کا معجزہ تھا۔ ہم اس کو بھی بوجہ عدم ثبوت کے نہیں مانتے۔ مختصر یہ ہے کہ ہم بلکہ ہر ایک مؤمن اسی بات کو مان سکتا ہے جو نص قرآنی اور روایات صحیحہ سے ثابت ہو۔ نہ کہ محض معتقدین کے خیال کا عکس ہو۔

قادیانی کرامات اس قسم کی کرامات تو ہمیں قادیانی جماعت بھی دکھاتی اور سناتی رہتی ہے جو سب کی سب اس شعر کی مصداق ہوتی ہیں ؎

ایں کرامت ولیِ ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

اخبار شیعہ کے محرم نمبر میں جو حسینی معجزات دکھائے گئے ہیں وہ اسی قسم کے ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت روایت صحیحہ سے نہیں ملتا۔ بلکہ ان میں سے بعض واقعات تو ایسے بھی ہیں جو قرآن مجید کی نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ اور شہادات مرئیہ کے صریح خلاف ہیں۔ لیکن حسن ظنی اور خوش عقیدگی سے اُن کا نام معجزات رکھا گیا ہے۔

اسکی مثال بھی ہم کو جماعت مرزائیہ میں ملتی ہے کہ ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) کے حق میں مرزا صاحب نے پندرہ ماہ کے اندر مر جانے کی پیشگوئی کی تھی۔ جس کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوگئی اور ڈپٹی آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا یعنی مدت موعودہ پوری ہونے کے ایک سال دس ماہ بعد مرا۔ باوجود ایسے صحیح واقعہ کے جماعت مرزائیہ ڈپٹی آتھم کی موت پیشگوئی کے مطابق بتاتی ہے۔ کیوں؟ ع

پیرِ من خس است و اعتقاد من بس است

اب ہم معجزات حسینیہ میں سے ایک معجزہ بطور نمونہ کے دکھاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ:-

"یہ فرض تو ہمارا تھا کہ واقعہ کربلا کے تاجدار کو نہ بھولتے۔ قدرت نے اس حادثہ کی یادتازہ رکھنے کے لئے شفق کی صورت میں وہ غیر فانی اثر چھوڑا جو شام ابد تک باقی رہے گا۔ ابن سعد نے طبقات میں اقرار کیا ہے کہ شفق کی سرخی افق آسمان پر قبل شہادت نہ تھی ابن سیرین کو بھی اس تحقیق سے اتفاق ہے اور سبط ابن جوزی نے توجیہ بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ جب ہمیں غصہ آتا ہے تو سرخی چہرہ پر آجاتی ہے خدا چہرہ سے منزہ ہے اس لئے اس نے آسمان کے کناروں کو سرخ کرکے اس جرم عظیم پر اپنا غضب ظاہر کیا" (شیعہ لاہور ص ۱۵۶ محرم نمبر ۱۳۶۱ھ)

اہلحدیث ہمیں افسوس ہے کہ بعض سُنی مسلمان بھی اس معجزہ نمائی کی غلطی میں غلطاں پیچاں ہوئے ہیں۔ ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ شفق یعنی وہ سرخی جو شام کے وقت مغرب کی جانب آسمان پر نمودار ہوتی ہے یہ تو امام حسینؓ کے واقعہ کربلا بلکہ پیدائش سے بھی پہلے سے چلی آتی ہے۔ چنانچہ بہت سی احادیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفق (سرخی) غائب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھتے تھے۔ ممکن ہے کہ یہ حدیثیں شیعہ اصحاب کی نظر سے اوجھل رہی ہوں لیکن قرآن مجید تو ضرور پڑھتے ہونگے۔ پھر کیا یہ آیت

ان کی تلاوت میں نہیں آئی:-

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ الآیہ (پ ۳۰ - ع ۹)

بتائیے! یہ شفق (سرخیٔ آسمان) جس کا ذکر آیت موصوفہ میں آیا ہے وہی ہے جو روزانہ ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے یا کوئی اور ہے؟ اگر تلاوت قرآن کے باوجود ان مجزہ پسندوں نے یہ آیت نہیں سمجھی تو کہا جائے گا ع

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

اسی لئے ہم نے لکھا تھا کہ سیزدہ صد سالہ [illegible] سالہ یادگار [illegible] ترتیب [illegible] [illegible] کتاب کی شکل میں [illegible] چاہئے [illegible] اس مضمون میں [illegible] لاہور کے معزز [illegible] نواب نثار علی صاحب قزلباش صدر مجلس سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی کا والا نامہ ہمیں ملا جو درج ذیل ہے:-

"جناب مکرم و معظم [illegible] مدظلکم
سلام مسنون و مزاج [illegible] میں نے آپ کا مطبوعہ پرچہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۴۲ء [illegible] خدمت عالی کیا تھا اس کے جواب کا ہنوز منتظر ہوں۔ میں حسینی یادگار سے متعلق آپ کی صائب رائے اور مفید مشورے سے مستفیض ہونا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ جس وقت آپ لاہور میں تشریف لائیں گے براہ کرم مجھے ملاقات کا شرف عطا کر کے ممنون و مشکور ہونے کا موقعہ عنایت فرمائیں گے۔

حررہ نثار علی قزلباش
صدر مجلس سیزدہ صد سالہ یادگار حسینؓ۔ پنجاب"

بجواب استفسار سامی معروض ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی بڑی مفید یادگار یہ ہے کہ ممدوح اور ان کے خاندان کے واقعات پیدائش سے شہادت تک روایات حدیثیہ و تاریخیہ کی روشنی میں مع اسباب کے لکھے جائیں۔ مگر لکھنے والوں کا بورڈ خوش عقیدہ اصحاب پر مشتمل نہ ہو بلکہ باکمال مؤرخوں کا بورڈ ہونا چاہئے جن میں ایک مذہبی ہو ایک شیعہ۔ ایک یہودی اور ایک انگریز عیسائی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب ممبر محض تاریخی حیثیت سے اس واقعہ کی تحقیق کریں۔ بلکہ اگر ضرورت ہو تو مصر و ترکی، افغانستان اور ایران وغیرہ اسلامی ممالک کے [illegible] کو بھی بلا لیا جائے۔ بورڈ ہذا کے [illegible] کی جائے کہ وہ ایک ایسی [illegible] کریں [illegible] [illegible] [illegible] غلط سلط [illegible] والسلام مع الاکرام

ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری

قادیانی مشن

کھلا خط

بخدمت

مولوی محمد علی صاحب لاہوری

مولوی صاحب! آپ کو یاد ہو گا کہ آپ عرصہ سے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو اپنے امور متنازعہ کے تصفیہ کے لئے مباحثہ کی دعوت دیتے آ رہے ہیں۔ چنانچہ دسمبر گذشتہ میں بھی آپ نے سالانہ جلسہ کے موقع پر ان کو چیلنج دیا تھا کہ وہ آپ سے گفتگو کریں۔ آپ کی یہ تیاری دیکھ کر مجھے جرأت ہوئی تو میں نے بذریعہ اشتہار[2] آپ کو اطلاع دی کہ:- آپ لوگوں کی دونوں جماعتوں میں جس قدر اختلاف ہے اس سے زیادہ اختلاف ہمارا آپ کے ساتھ ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ آخری فیصلہ پر گفتگو کریں۔

یہ چیلنج ایسا معقول تھا کہ قادیانی اخبار "الفضل" میں بھی آپ کو اس پر متوجہ کیا گیا۔ مگر آپ نے ایسی چپ سادھی کہ آج تک اس کے متعلق ایک حرف بھی نہیں بولے۔

مولوی صاحب! میاں محمود کو آپ کا چیلنج دینا ثابت کرتا ہے کہ آپ میں قوت مناظرہ بخوبی ہے پھر میرے سامنے خاموش رہنا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا یہ غلط ہے کہ میرے ساتھ آپ کا اختلاف میاں محمود احمد کے ساتھ اختلاف سے بہت زیادہ ہے۔ ہاں آپ کے ایک ماتحت بابو عمر الدین صاحب شملوی نے اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۳ جنوری میں میرا چیلنج منظور کیا ہے۔

میں ان کی ذاتی حیثیت سے ان کو مخاطب نہیں کرنا چاہتا۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک وجہ تو یہ کہ وہ اس بارے میں پہلے سے شکست خوردہ ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ جو انعامی مباحثہ ہوا تھا۔ اس میں یہ صاحب بھی شریک تھے اور انعامی رقم مبلغ تین سو میں سے پچاس روپے ان کے بھی تھے۔ اس لحاظ سے وہ شکست خوردہ ہیں۔ اسلئے میں ان کو ذاتی حیثیت سے مخاطب کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں اگر آپ حسب فرمان خداوندی

اِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ الآیہ

ان کو اپنا نائب بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں۔ مگر پہلے یہ بتائیے کہ ان تین نقصوں میں سے آپ میں کونسا نقص ہے۔

بابو موصوف اسی مراسلہ میں لکھتے ہیں کہ

حضرت امیر نے مجھے مباحثہ کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

شاید آپ یہ نہیں سمجھے کہ اجازت اور چیز ہے اور نیابت اور چیز۔ تعجب ہے کہ آپ خود میرا مقولہ ان

---

[1] محرم ۱۳۶۱ھ میں امام حسین علیہ السلام کو شہید ہوئے تیرہ سو سال ہو گئے ہیں۔ (اہلحدیث)

[2] یہ اشتہار اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۱ء میں درج ہو چکا ہے۔ (اہلحدیث)

لفظوں میں نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ کا بہانہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ
اپنے امیر کی قائم مقامی کا سرٹیفکیٹ
لے کر آؤ۔" (حوالہ مذکور)

بے شک میں ایسا کہا کرتا ہوں شاید ان صاحب کو اجازت اور قائم مقامی میں فرق معلوم نہیں ہے۔ اس لئے میں ان کو یہ فرق بتائے دیتا ہوں۔

بابو صاحب! آپ نے ایام ملازمت میں بعض دفعہ اپنے افسروں سے یہ درخواست کی ہوگی کہ میرے گھر میں علالت ہے اس لئے مجھے ایک دو دن کی رخصت کی اجازت دی جائے۔

اس کا جواب ملا ہوگا کہ اچھا اجازت ہے۔

اس کے بعد آپ نے جو اپنی اہلیہ کا علاج کرایا ہوگا وہ اپنے افسر کی اجازت سے کرایا یا نیابت میں کرایا ہوگا؟ یقیناً پہلی صورت ہوگی۔

بھلا جو شخص ایسے آسان دو لفظوں میں فرق بھی نہ جانتا ہو وہ مرزا صاحب کے دقیق نکات کو کیا سمجھیگا۔ تاہم مجھے اس سے بحث نہیں ہے۔

میں ہر طرح طیار ہوں مولوی صاحب! آپ بابو عمرالدین صاحب کو اپنا نائب بنا کر اخبار "پیغام صلح" میں صاف اعلان کردیں (جیسے خلیفہ قادیان نے مولوی اللہ دتا کی نیابت کا اعلان کیا تھا) کہ اس کا ساختہ پرداختہ مجھے منظور ہوگا۔ اور یہ اعلان بھی کردیں کہ میں خود بھی مباحثہ میں شریک ہونگا اور حسب ضرورت اس کی مدد بھی کرونگا۔

اس اعلان کے شائع ہونے کے بعد جیسا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے مقام مباحثہ کی تعیین کردونگا۔ میں ابھی سے آپ کو اور آپ کی جماعت کو اطلاع کئے دیتا ہوں ؎

نام میرا سن کے مجنوں کو جاتی آگئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

فاتح قادیان۔ لودھیانہ کے انعامی مباحثہ کی روئداد مع فیصلہ منصفان۔ قیمت ۶ر پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابو تیمم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

بجریدہ ۲ فروری (۴۶) ۱۹۴۱ء

گذشتہ پرچہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت عامہ کا بیان ہؤا ہے۔ اسی ضمن میں تعمیر کعبہ کا ذکر بھی آگیا ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ فرمایئے:۔

نوٹ ضروری۔ تعمیر کعبہ کے کام میں جو آپ نے اپنا تہمد اتار کر کندھے پر رکھ لیا۔ تو اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ معاذ اللہ آپ مادر زاد برہنہ ہوگئے تھے یہ تو کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کا شخص بھی بشرطیکہ وہ مجنون نہ ہو۔ اپنی قوم کے باوقار بزرگوں اور ہم عمروں کی کثیر جماعت کجا کسی ایک شخص کے سامنے بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ عفت و حیا کا زندہ مجسمہ اور مکارم اخلاق کی جیتی جاگتی تصویر جو اسی واقعہ تعمیر کعبہ میں قوم کے رفع تنازع کے لئے قدرت کے تصرف غیبی سے حکم بننے والا ہے۔ اور تمام قوم اُس کی خوشی میں ھٰذَا الْاَمِیْنُ ھٰذَا الْاَمِیْنُ کے نعرے لگانے والی ہے۔ اور جو اس کے پانچ سال بعد خدا کی طرف سے رسالت کا تاج پہن کر اسی قوم کے سامنے آنے والا ہے۔ ایسی حرکت کرے۔ خدا کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بات یہ ہے کہ عربوں کے کرتے گھٹنوں سے نیچے اور لمبے ہوتے ہیں۔ وہ یورپینوں کی طرح نہ تو پتلون پہنتے تھے[عہ] اور نہ شارٹ شرٹ (Short Shirt چھوٹی قمیص) اور نہ پیٹی کوٹ (Petty Coat چھوٹا کوٹ) کہ پتلون اتار دینے پر شرمناک طور پر ننگے ہوجائیں۔ حضرت عباس رضہ نے آپ کے کرتے کو ستر عورت کے لئے کافی جان کر شفقۃً آپکو تہمد کندھے پر ڈال لینے کا مشورہ دیا تاکہ آپ کا نازک و بابرکت کندھا پتھروں کی رگڑ سے محفوظ رہے۔ لیکن قدرت نے اتنا بھی گوارا نہ کیا۔ اور آپ پر

عہ کشا مرد کے کرتے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (اہلحدیث)

ایسی حالت طاری کردی جس سے آپ اِزَارِیْ اِزَارِیْ پکار اُٹھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

رجوع بمقصد۔ ان ضمنی تشریحات کے بعد ہم اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جب کعبہ کی دیواریں چار پانچ فٹ کی بلندی تک پہنچ گئیں اور حجر اسود[لہ] کے رکھنے کا موقع آیا تو سرداران قریش میں اس بات پر تکرار ہو پڑی کہ اس مبارک پتھر کو لگانے کی سعادت کون حاصل کرے۔ اس کے لئے ہر بڑے شخص کا جی للچایا اور ہر فریق دوسرے کو جنگ میں

لہ حجر اسود (سیاہ پتھر) کعبہ کے شمال مشرقی کونے کی تہ پائی میں دروازہ کعبہ کے قریب باہر کی طرف لگا ہؤا ہے۔ یہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے اور یہیں پر آکر ختم کیا جاتا ہے۔ چونکہ کعبہ کے گرد گھومنے سے دائرہ کی صورت میں گردش کرنی پڑتی ہے۔ اور اس طرح سات دفعہ گردش کرکے ایک طواف شمار کیا جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ کوئی خاص مقام ابتدا اور انتہا کے لئے مقرر کیا جائے اور اس غرض کیلئے کونے سے بڑھ کر کوئی نقطہ موزوں نہیں ہو سکتا۔ کعبہ کی یہ دیوار جہیں ایک کونہ میں حجر اسود اور دوسرے میں رکن یمانی کا پتھر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر ہے۔ اور چونکہ حجر اسود کا کونہ دروازہ کعبہ کے قریب ہے۔ اسلئے یہ کونہ دوسرے کی نسبت ابتدا و انتہا کا نقطہ ہونے کیلئے زیادہ موزوں ہے۔ ان دونوں کا استلام (چومنا) سنت ہے۔ باقی رہا حجر اسود کی عظمت اور قیامت کے دن اسکی گواہی کا سوال تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مادی اشیاء میں بھی ایک کو دوسری پر فضیلت و خصوصیت بخشی ہے۔ جنت کی اشیاء کو دنیا کی اشیاء پر فضیلت ہے۔ یہ پتھر حضرت آدمؑ کے ساتھ آیا تھا۔ اور جسطرح دیگر مواضع نیکی کرنیوالوں (نماز پڑھنے والوں، اذان دینے والوں) اور بدی کرنے والوں (شراب پینے والوں بدکاری کرنے والوں) اور انسانوں کے اعضا (آنکھ، کان اور چمڑے) ان کے افعال کی گواہی دینگے۔ اسی طرح حجر اسود بھی قیامت کے دن حاجیوں کے لئے طواف کی گواہی دیگا۔ اُس کی پرستش نہیں کی جاتی۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

طلب کرنے لگا۔ حتیٰ کہ بنی عبدالدار[۵۵] نے خون سے بھرے ہوئے پیالے میں ہاتھ ڈبو کر مرجانے اور ڈھیر ہو جانے پر قسم کھائی۔

یہ جھگڑا اور تکرار چار پانچ روز تک رہا۔ اور اس مدت تک تعمیر کعبہ کا کام رُکا رہا۔ آخرکار ابوامیہ بن ولید مخزومی نے جو اُس وقت قریشیوں میں عمر میں سب سے بزرگ تھا۔ کہا کہ صاحبو! جھگڑا تکرار نہ کرو اور آپس میں کسی کو حَکَم مان لو۔ سب نے بخوشی منظور کر لیا۔ اور قرار پایا کہ جو شخص باب بنی شیبہ کی طرف سے سب سے پہلے داخلِ حرم ہو سب کی پگڑی اُسی کے سر[۵۶]

سر ولیم میور صاحب نے آئندہ کی صورت واقعہ جس طرح پر لکھی ہے۔ ہم اُس کا نقل کر دینا مناسب جانتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :-

"اس تجویز کو سب نے بخوشی منظور کیا اور انتظار کرنے لگے۔ حضرت محمدؐ صاحب جو اُس موقع پر اتفاق سے غیر حاضر تھے، اُس دروازے سے سب سے پہلے داخل ہونے والے دیکھے گئے وہ سب کہنے لگے وہ ایماندار منصف الامین آ رہے ہیں۔ ہم اُن کے فیصلے پر سب کچھ چھوڑ کر راضی ہیں۔ حلیم اور ضابط محمدؐ صاحب نے اس امر کو منظور کر لیا۔ اور اپنی معمولی دانائی سے فوراً ایسی تدبیر کی جو سب کے لئے مناسب ثابت ہوئی۔ اپنی اوپر کی چادر اتار کر زمین پر بچھائی۔ اور حجرِ اسود کو اس پر رکھ کر لوگوں سے کہا۔ تمہارے چاروں گروہوں سے ایک ایک صاحب آگے بڑھیں اور اس چادر کا ایک ایک کونہ پکڑ کر اٹھائیں۔ چار سردار آگے بڑھے اور انہوں نے ایک ایک کونہ پکڑ کر بالاتفاق اُس پتھر کو (چادر سمیت) اٹھایا۔ جب پتھر اپنے محل کی بلندی تک اٹھایا گیا تو محمدؐ نے پتھر کو اپنے دستِ خاص سے اٹھا کر اُس کے موقع پر لگا دیا[۵۷]

اس فیصلے نے حضرت محمدؐ صاحب کے کیرکٹر کو بلحاظ دانائی اور انصاف کے بہت بلند کر دیا۔" (جلد دوم ص ۳۸/۳۹) [۵۸]

سر ولیم میور کی یہ تحریر ان کی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں سے ترجمہ کر کے نقل کی گئی ہے۔ یہ کتاب ۱۸۶۱ء میں لندن میں چار جلدوں میں چھپی تھی۔ اس کتاب کے علاوہ سر ولیم میور کی ایک اور کتاب بنام "محمدؐ اینڈ اسلام" بھی آنحضرتؐ کی سوانحعمری کے متعلق ہے۔ جو چھوٹی سی ایک جلد میں ہے۔ غالباً یہ پہلی چار جلدوں کا خلاصہ ہے۔ آپ اس میں اس واقعہ حجرِ اسود میں آپ کے حَکَم بننے اور اس پر قریشیوں کی خوشی کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے یوں کہا

"[illegible] the Faithful one" they cried, we are content"

یعنی دیکھئے! وہ (حضرت) امین صاحب (آ رہے) ہیں۔ ہم سب راضی ہیں۔

غرض آپ کو آپ کی متانت و امانت اور تقویٰ و دیانت کے سبب سب لوگ اَلْاَمِین پکارتے تھے۔ اور دل سے آپ کی عزت کرتے تھے۔

بعض ضروری رموز و اشارات اس موقع پر حرم کعبہ میں آپ کا سب سے پہلے تشریف لانا کوئی اتفاقی بات نہ تھی، بلکہ قدرت کا تصرفِ غیبی تھا۔ جو بہ ہیئات و قوعی نبوت محمدیہ کا مقدمہ تھا۔ کیونکہ

بقیہ حاشیہ از صفحہ ۵

اسی وہم کو دُور کرنے کے لئے حضرت عمرؓ نے سب حاضرین کے سامنے جو مختلف ممالک سے حج کو آئے ہوئے تھے کہہ دیا تھا کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع بخش سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے الخ۔

اور حضرت عمرؓ نے حجرِ اسود کو خطاب کر کے جو کہا تو یہ طریق فصحاء میں مروج ہے۔ آنحضرتؐ نئے چاند کو کہتے تھے ربی و ربک اللہ یعنی میرا بھی اور تیرا بھی دونوں کا رب اللہ ہے۔ یہ طریق زیادہ موثر ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

[۵۵] بنی عبدالدار آنحضرتؐ کے ہم جدی تھے۔ آنحضرتؐ کی چوتھی پشت کا دادا عبدمناف اور عبدالدار دونوں حقیقی بھائی تھے۔ ان کے والد حضرت قصی نے وفات کے وقت ریاست کعبہ کے سب عہدے اسی بیٹے عبدالدار کو دیئے تھے۔ ۱۲ منہ

[۵۶] سر ولیم میور نے ابن سعدؒ سے یہ نقل کیا کہ سب سے پہلے آنے والا حجرِ اسود کو اس کے موقع پر لگائے۔ اور طبری اور ابن ہشام سے یہ نقل کیا کہ سب سے پہلے آنے والے کو حَکَم مانا جائے۔ جو فیصلہ وہ کرے اس پر عمل کیا جائے۔ (لائف آف محمدؐ ص ۳۸ فٹ نوٹ جلد ۲) ہم نے اپنی عبارت میں ایسا محاورہ اختیار کیا ہے جس میں دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور عبارت مختصر رہتی ہے۔ ۱۲ منہ

[۵۷] اس پتھر (حجرِ اسود) کے رکھنے اور غزوۂ احزاب میں خندق کے کھودنے کی پیشگوئی آنحضرتؐ کی نسبت "سام وید" میں بھی مذکور ہے۔ جسے ہم نے اپنی کتاب "بشارات محمدیہ" میں مفصل بیان کر دیا ہے۔ اور اب وہ کتاب بصورت اور بنام "حضرت محمد رشی" دفتر اہلحدیث امرتسر سے بقیمت ۳ مل سکتی ہے۔ ۱۲ منہ

[۵۸] اس کے بعد سر ولیم میور نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر ایک عجیب وہم ذکر کیا ہے۔ جس سے ہم نے یقین کر لیا ہے کہ صاحب موصوف کو آنحضرتؐ کی مخالفت اور نیش زنی کا مینیا تھا۔ اور باوجود ایک لائق فاضل ہونے کے اپنی تصنیف میں تسلسل مضمون کے متعلق اسی مینیا کے اثر سے بجا اور بے جا اور مناسب و نامناسب بات میں امتیاز نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ عنوان "مکہ میں کسی اعلیٰ صاحب اقتدار کا فقدان" میں لکھتے ہیں کہ چونکہ اس عہد میں جب ✲ آپ نے حجرِ اسود کے متعلق یہ فیصلہ کیا کوئی صاحب اقتدار آدمی نہیں رہا تھا۔ اور محمدؐ صاحب کی اس فیصلہ سے جو قبولیت ہو گئی تو آپ کو یہ خیال گذرا کہ اس خالی وقت میں قوم اور شہر کی ریاست و سرداری حاصل کروں تو آپ نے وحی و نبوت کا دعویٰ کر کے اس خواہش کو پورا کیا۔ سبحان اللہ! فہم سخن نصیب اعداء اسی کو کہتے ہیں۔ یہ اپنے اندر کی کدورت کی تعبیر ہے۔ جس نے صاحب موصوف کے دماغ کو پریشان کر دیا۔ اگر یہ بات تھی تو جب تبلیغ رسالت کے وقت قریشیوں نے جمع ہو کر آپ سے کہا تھا کہ اگر اس وعظ اور دعوت سے آپ کی یہ غرض ہے کہ ہم آپ کو سردار بنا لیں تو لیجئے ہم بنا لیتے ہیں۔ لیکن آپ ہمارے بتوں اور مذہب کی مذمت نہ کریں تو آپ نے اُس وقت ان کی درخواست کو کیوں منظور نہ کیا اور کیوں کہہ دیا کہ اگر تم میرے دائیں ہاتھ پر سورج

کیونکہ قوم کی قیل وقال اور جنگ وتکرار سے اُن کی خلاقی حالت ظاہر ہو رہی ہے۔ اور حجر اسود کو چادر پر رکھ کر سب کو اس کار خیر میں شریک کر لینے سے سب کو خوش و خرم کر دینے میں یہ راز مضمر تھا کہ یہ جنگجو اور خونریز عرب آپ کے دست مبارک پر ایک متحدہ قوم بن جائیں گے اور وہ سب مل کر توحید الٰہی کے قائم کرنے میں آپ کے معاون و مددگار رہیں گے۔ اور صرف آپ ہی کے دست خاص سے پتھر کو کونے پر لگوانے کے معنے یہ تھے کہ توحید کی بنیاد رکھنے کے قابل صرف آپ ہی کا دست مبارک تھا۔ دیگر کوئی نہ تھا۔ اور اسی طرح کے کئی ایک رموز و اشارات ہیں۔ جنہیں ہم بنظر اختصار لکھ نہیں سکتے۔ واللہ اعلم!

(باقی)

سیرت المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر

(از مولنا محمد ابوالقاسم خان صاحب سعیدی بنارسی)

—— محررہ ۱۰ جنوری (۴۲) سنہ رواں ——

گذشتہ پرچہ سے جناب عبداللہ والد ماجد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان و نجات کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس کا بقیہ درج ہے۔

اب میں مضمون سیرۃ کے اعتراضوں کا جواب قولہ و اقول سے تحریر کرتا ہوں۔ بعون اللہ وصونہ

قولہ۔ صحیح مسلم میں یہ حدیث (ان ابی و اباک فی النار) حضرت انس سے بواسطہ حماد بن سلمہ عن ثابت ہے۔ لیکن امام ابوداؤد نے یہی حدیث حضرت انس سے بواسطہ معمر عن ثابت روایت کی ہے۔ (اہلحدیث ۲۸ نومبر ۴۱ء)

اقول:۔ امام ابوداؤد نے حدیث مذکور اُسی سند اور اُسی لفظ سے روایت کی ہے جو صحیح مسلم میں ہے۔ جسے میں پہلے نقل کر چکا ہوں۔ سنن ابی داؤد کے کسی نسخہ میں بھی معمر عن ثابت نہیں ہے جس کا متن ان ابی و اباک فی النار ہو۔

قولہ:۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں اذا مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار (تا) آنحضرت ؐ کے والد ماجد کا ذکر نہیں ہے۔

اقول:۔ ابوداؤد کا متن بھی وہی ہے جو صحیح مسلم کا ہے۔ قال ان ابی و اباک فی النار۔ اس میں آپ کے والد کا صاف ذکر موجود ہے۔ ملاحظہ ہو ابوداؤد مع عون المعبود ص۳۶۷ ج ۴ و ابوداؤد طبع مصر ص۱۸۷ ج ۲ و ابوداؤد برحاشیہ زرقانی شرح مؤطا ص۱۸۱ ج ۴۔ مجھے سنن ابی داؤد میں حدیث بالفاظ اذا مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار کہیں نہیں ملی۔ سیوطی نے بھی جہاں یہ الفاظ بواسطہ معمر عن ثابت نقل کئے ہیں۔ کہیں بھی ابوداؤد کا نام نہیں لیا ہے (مسالک ص۲۶ والتعظیم والمنۃ ص۳۳ وغیرہ) اور نہ سیوطی نے جامع صغیر میں ابوداؤد کا ذکر کیا ہے بلکہ ابن ماجہ اور طبرانی کا حوالہ دیا ہے (ص۱۲۵ ج ۱) معلوم نہیں کہ امام ابوداؤد کس مقام پر حدیث مذکور لائے ہیں؟

قولہ:۔ حماد بن سلمہ (راوی حدیث مسلم و احمد و ابی داؤد) کا حافظہ اخیر عمر میں خراب ہو گیا تھا (تا) ان کو ٹھیک یاد نہ رہا۔

اقول:۔ امام بیہقی نے اس کا جواب یوں دیا ہے اما مسلم فاخرج من حدیثہ عن ثابت ما سمع منہ قبل تغیرہ (تہذیب جلد سوم) یعنی امام مسلم نے اپنی صحیح میں حماد کی ثابت سے وہ روایت نقل کی ہے جسے حماد کے شاگرد نے حماد کے حافظہ میں تغیر آنے سے قبل سنا تھا۔ حماد کے بارے میں حافظ ابن حجر نے ائمہ حدیث کے یہ فیصلے نقل کئے ہیں۔ قال ابن المدینی من تکلم فی حماد بن سلمۃ فاتھموہ فی الدین وقال ابن حبان لم ینصف من عدل عن الاحتجاج بہ وقال ایضا کان من العباد المجابین الدعوۃ ولم ینصف من جانب حدیثہ وقال ابن معمر کان حماد یعد من الابدال وقال ابوالفضل استشھد بہ البخاری فی مواضع لیبین انہ ثقۃ ثم اجماع ائمۃ اھل النقل علی ثقتہ وامانتہ وقال احمد حماد بن سلمۃ اثبت فی ثابت من معمر وقال ابن معین من خالف حماد بن سلمۃ فی ثابت فالقول قول حماد انتہی ملخصا (تہذیب التہذیب جلد ثالث) امام بخاری کے استاد ابن المدینی نے کہا ہے کہ جو شخص حماد پر جرح کرے اُس کو دین میں متہم جانو۔ اور ابن حبان نے کہا ہے کہ جو شخص حماد سے حجت نہ پکڑے اُس نے انصاف نہیں کیا۔ حماد اُن ابدال لوگوں سے ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ امام بخاری نے چند مقامات میں حماد سے استشہاد کیا ہے تاکہ ان کی توثیق ظاہر کریں۔ حماد کی امانتداری اور ثقہ ہونے پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ بلحاظ معمر کے حماد ثابت کے بارے میں اثبت (ثقہ تر) ہے۔ ابن معین نے کہا کہ ثابت کے بارے میں جو شخص (مثل معمر وغیرہ کے) حماد کا خلاف کرے تو قول معتبر حماد کا ہوگا انتہیٰ۔

تصریحات بالا کی موجودگی میں معمر عن ثابت والی روایت مرجوح بلکہ متروک ہوگی اور حماد عن ثابت والی روایت (جو صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔) راجح اور مقبول ہوگی۔ وہو المطلوب۔

قولہ:۔ الفاظ مذکورہ (ان ابی و اباک) کی روایت میں کوئی دیگر راوی حماد کی متابعت نہیں کرتا۔

اقول:۔ حماد والے الفاظ ایک دوسرے صحابی حضرت حصین بن معبد سے بھی مروی ہیں جیسا کہ اوپر میں نے بحوالہ اصابہ وغیرہ ذکر کر دیا ہے۔ نیچے کے راویوں میں صحیح مسلم میں عفان روایت کرتا ہے حماد سے تو مسند احمد میں وکیع راوی حماد سے روایت کر رہا ہے۔ سنن ابی داؤد میں امام ابوداؤد کے اُستاد موسیٰ کہہ رہے ہیں حدثنا حماد۔ اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حماد اثبت فی ثابت من معمر۔ یہ فیصلہ امام احمد صاحب مسند کا ہے۔

قولہ:۔ ابن ماجہ کے سب راوی ثقہ اور سند متصل ہے۔

اقول:۔ لیکن سیوطی صاحب تو جامع صغیر میں

ابن ماجہ والی روایت حیثما مررت بقبر کافر کو ضعیف لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ص۱۲۵ ج ۱۔

قولہ: ایک اور مفصل حدیث بحوالہ مستدرک حاکم ذکر کی ہے جو حضرت لقیط بن عامر صحابی رضی سے مروی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

اقول: لیکن اسی حدیث مذکور کے تحت میں امام ذہبی نے تلخیص مستدرک میں تصریح کر دی ہے کہ اس کا راوی یعقوب بن محمد بن عیسیٰ زہری ضعیف ہے (ص۵۶۵ ج ۴) اسی ضعیف راوی کے واسطے سے کتاب التوحید ابن خزیمہ (ص۱۲۲) میں بھی حدیث مذکور منقول ہے۔ پھر اس کی سند صحیح کیونکر ہو سکتی ہے؟ و مع ہذا اگر تمسک ہی اس کے کہ یہ سراسر ہے بالفرض مان لیا جائے اور صحیح مسلم کی حدیث صحیح پر مقدم کی جاتی۔ آسان تو یہ امر تھا کہ کہہ دیا جاتا کہ حدیث مذکور میں امی ابی سے مراد ام امی ہے جیسا کہ زبیر علی نے مسالک ۵۱ میں لکھا ہے کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں ہم میں تھے۔ جس طرح آذر کے بارے میں کہا گیا ہے تو یہ بحث طول نہ پکڑتی۔ چوتھا باب آمنہ سے متعلق [illegible] پہلے ان تمام حدیثوں کو نقل کر دینگا جو [illegible] ہیں۔ پھر اعتراض کا جواب دونگا۔ انشاء اللہ۔

(۱) عن ابن مسعود رض فی حدیث طویل قال جاء ابنا ملیکۃ وھما من الانصار فقالا یا رسول اللہ ان امنا تحفظ کنا دکسا فاین امنا قال امکما فی النار فقاما و قد شق ذلک علیھما فدعاھما فرجعا فقال ان امی مع امکما۔ الحدیث قال الحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد (مستدرک ص۳۶۵ ج ۲ و مسند احمد ص۳۹۸ ج ۱)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ملیکہ کے دو بیٹے جو انصاری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ اے رسول خدا ہماری ماں فلاں فلاں نیک کام کیا کرتی تھی۔ وہ کہاں گئی؟ فرمایا دوزخ میں۔ یہ جواب سن کر وہ اُٹھے اُن پر یہ جواب شاق گزرا تو آپ نے اُن دونوں کو بلوایا وہ واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ میری ماں بھی تم دونوں کی ماں کے ساتھ ہی ہے۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس پر سیوطی نے جرح کی ہے کہ اس کا راوی عثمان ضعیف ہے۔

فتاویٰ

س نمبر ۲۷ } آمین بالجہر کیوں کہی۔ آہستہ کیوں کہی گئی۔ فرشتے کس طرح کہتے ہیں۔ (مولا بخش اہل حدیث)

ج نمبر ۲۷ } آمین سورہ فاتحہ کی دعا کی تکمیل ہے امام جبکہ جہر سے پڑھتا ہو مقتدی بھی جہر سے کہیگا۔ اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو مقتدی بھی آہستہ کہے گا۔ فرشتے بھی آمین ہماری طرح کہتے ہیں حدیث میں اسی طرح آیا ہے۔

س نمبر ۲۸ } ہاتھ چھاتی پر باندھنے کی دلیل قوی ہے یا ناف تلے؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۲۸ } نماز میں ہاتھ زیر ناف باندھنے کی حدیثیں امام احمد اور ابوداؤد نے بیان کی ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ساتھ دونوں حضرات نے ان کو ضعیف بھی بتلایا ہے۔ اس بارے میں کوئی ایک حدیث مرفوع اور صحیح ثابت نہیں۔ لیکن سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس کو صحیح بھی بتلایا ہے۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے قبیصہ بن ہلب سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح بخاری میں بھی ایک ایسی حدیث آئی ہے۔ اللہ اعلم

س نمبر ۲۹ } حدیث میں آیا ہے لکل رجل منھم زوجتان یعنی ہر ایک مرد کو دنیا کی عورتوں سے دو دو عورتیں ملیں گی۔ اور دوسری حدیث میں آیا ہے۔ اطلعت فی النار رایت اکثر اھلھا النساء او کما قال۔ یعنی دوزخ میں زیادہ عورتیں ہونگی بنسبت مردوں کے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ہوگا کہ جنت میں دو دو بھی ملیں اور دوزخ میں زیادہ بھی جائیں۔ (ابوزکریا علی محمد خطیب از ساہوکی ملیاں)

ج نمبر ۲۹ } صحیح شمار تو خدا جانتا ہے لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ عورتیں بنسبت مردوں کے زیادہ ہیں۔ کیونکہ ایک مرد کئی کئی عورتیں کرتا ہے۔ عورت ایک وقت میں زیادہ مرد نہیں کرتی۔

س نمبر ۳۰ } ایک شخص نے اپنی لڑکی کی منگنی ایک لڑکے سے کی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد نکاح کا انتظام ہوا شخص مذکور بوقت نکاح تھوڑی دور بیٹھا رہا۔ اس کے بڑے لڑکے نے لوگوں کو اکٹھا کر کے اپنی ہمشیرہ کا نکاح کر دیا۔ نکاح کے بعد سسرال کے ہاں لڑکی پندرہ بیس روز تک رہی پھر باپ جا کر لے آیا۔ اب وہ لینے آتے ہیں تو ان سے روپیہ مانگتا ہے وہ روپیہ نہیں دیتے۔ اس شخص نے دوسری جگہ اور تلاش کر لی ہے ان سے ڈیڑھ سو روپیہ مقرر کر لیا کہ میں تمہارے ساتھ لڑکی کا نکاح کر دونگا اور روپیہ لے لونگا۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ نکاح نہیں ہوگا کیونکہ پہلے ہو چکا ہے تو جواب دیتا ہے کہ لڑکے نے زبردستی کر دیا تھا میں تو بوقت نکاح موجود نہ تھا۔ سوال یہ ہے کہ اس کا عذر صحیح ہے اور نکاح ثانی لڑکی کا دوسری جگہ کر سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۳۰ } صورت مرقومہ اگر صحیح ہے تو نکاح منعقد ہو گیا اس لئے بغیر قطع تعلق کے دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتا۔

س نمبر ۳۱ } جو لوگ اپنی لڑکیوں کا روپیہ لیکر نکاح کرتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں؟ وہ جائز کی دلیل پیش کرتے ہیں کہ شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے شرط کر لی تھی کہ آٹھ یا دس سال میری نوکری کرو تو پھر ایک لڑکی کا نکاح کرونگا۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ اگر شعیب علیہ السلام پانچ روپیہ ماہوار پر بھی مزدور رکھتے تو کتنے روپیہ دینے پڑتے۔ تو گویا اتنے لے ہی لئے۔ (سائل مذکور)

ج نمبر ۳۱ } جائز ہے یہ شرعی اصطلاح میں مہر ہے۔

س نمبر ۳۲ } فرضی غسل کے وقت اگر عورتوں کے سر کے بال سوکھے رہ جائیں تو گناہ ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۳۲ } حدیث کے مطابق اگر عورت نے تین چلو

ملکی مطلع

رفتارِ جنگ

محاذ بحرالکاہل آج ساری دنیا کی توجہ بحرالکاہل کے جزیرہ سنگاپور پر لگی ہوئی ہے۔ یہ برطانوی جزیرہ تقریباً سولہ میل چوڑا اور چھبیس میل لمبا ہے۔ چند روز پہلے یہ جزیرہ تقریباً ایک میل لمبی سڑک کے ذریعے جنوبی ملایا سے ملا ہؤا تھا۔ برطانوی فوج نے ملایا سے پسپا ہوتے ہوئے اس پل کو اڑا دیا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے اس سڑک کو دوبارہ تعمیر کر لیا ہے۔ سیاسی اور تجارتی اعتبار سے اس مقام کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ مشرقی ممالک میں برطانیہ کی تجارت اسی راستے ہوتی ہے۔ یہ بہت بڑا بحری اڈہ ہے۔ اس کی فوجی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وزیر ہند نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ اگر سنگاپور ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو ہندوستان کا خدا حافظ۔ اسی طرح رنگون کی اہمیت بھی کافی ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ کلکتہ سے رنگون کا فاصلہ صرف سات سو سینتیس میں ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ برما روڈ جس کے ذریعہ چین کو امریکہ اور برطانیہ کی امداد مل رہی ہے۔ رنگون سے شروع ہوتی ہے اور انگریزی علاقے سے آگے چین کے ملک میں غالباً اس کے نئے پایہ تخت چنکنگ تک چلی گئی ہے۔ خدا نخواستہ اگر رنگون جاپان کے ہاتھ لگ گیا تو چین کو امریکن اور برطانوی امداد بند ہو جائے گی۔ اس وقت مشرق بعید کی جنگ کی صورتِ حال مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ جاپانی فوج امریکن جزائر فلپائن کے کچھ حصے پر قابض ہو گئی ہے باقی حصے میں ان کی مزاحمت ہو رہی ہے، اسی طرح ڈچ جزائر میں سے بعض جزیروں میں جاپان کی ہوائی فوج اتر آئی ہے۔ غیر مقبوضہ علاقوں پر بمباری ہو رہی ہے۔ جاپان کا مالی اور جانی نقصان بھی بھاری مقدار میں ہو رہا ہے۔ مثلاً امریکہ کا دعویٰ ہے کہ بحرالکاہل میں جاپان کے ایک لاکھ ٹن کے وزنی جہاز غرق کئے گئے ہیں اور ساٹھ ہزار ٹن کے جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جاپانیوں کا اتلاف جان بھی کافی ہؤا ہے۔ اس کے باوجود جاپانی فوج ایک طرف سیام کی سرحد سے گذر کر جنوبی برما میں داخل ہونے کے بعد شمال کی طرف پیشقدمی کرتی ہوئی [illegible] سے آگے بڑھ گئی ہے جہاں سے رنگون کا فاصلہ قریباً ایک سو میل ہے۔ دوسری طرف [illegible] ملایا پر قابض ہو کر جزیرہ [illegible] سنگاپور میں داخل ہو گئی ہے۔ جہاں کی صورت حال غیر تسلی بخش بتائی جاتی ہے۔ ناظرین عدم اطمینان کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ سنگاپور کا [illegible] بحری [illegible] پر تیس کروڑ پونڈ خرچ کئے گئے اور جو جدید سامان کی سکاما رمنٹ شاق کے ساتھ تیار ہؤا تھا انگریزی فوج نے اسکو خود ہی تباہ کر دیا ہے تاکہ دشمن اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے سنگاپور شہر میں فوج کے علاوہ قریباً دس لاکھ شہری آبادی ہے جن میں سے بہت سی عورتیں اور بچے نکال لئے گئے ہیں۔ شہر بالکل خالی نہیں کیا جا سکا۔

۱۵ فروری کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی شہر کے وسط میں پہنچ گئے ہیں۔ توپوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے بمباری ہو رہی ہے۔ برطانوی فوج جاپانیوں کو روکنے کی جان توڑ کوشش کر رہی ہے۔ پانی کا صرف ایک ذخیرہ برطانیہ کے قبضہ میں رہ گیا ہے۔ برطانیہ کا توپ خانہ بھی جاپانی توپ خانہ کو جواب دے رہا ہے اور اتحادیوں کی گولہ باری سے سنگاپور اور ملایا کی درمیانی سڑک جس کو جاپانیوں نے دوبارہ قابل استعمال بنا لیا تھا۔ برباد ہو گئی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ چند روز میں اس جنگ کا نتیجہ نکل آئیگا۔

محاذ بحرالکاہل کے مزید حالات معاصر انقلاب کے الفاظ میں مطالعہ فرمائیے:-

"اس حقیقت میں شبہ نہیں کہ سنگاپور کے لئے خطرات لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہے ہیں۔ بحرالکاہل سے بحر ہند میں آنے کا یہ مستحکم بحری دروازہ خدانخواستہ دشمن کے قبضہ میں چلا گیا تو ہندوستان کی حفاظت کا معاملہ اور بھی تشویشناک ہو جائیگا۔ جو ہندوستانی موجودہ جنگ کو محض ایک تماشہ سمجھ رہے ہیں جن کا خیال یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ کیا انہوں نے کبھی سوچا ہے کہ جاپانیوں کے ان اقدامات کا اثر ہندوستان کے لئے اور اقوام ایشیا کے مستقبل کیلئے کتنا غم انگیز ہوگا

جنگ میں شامل ہوتے ہی جاپان کا پہلا مقصد یہ تھا کہ بحرالکاہل کے مشرقی [illegible] دور دور تک تمام اہم بحری مرکزوں پر قابض ہو جائے اور اتحادیوں کے لئے ان مرکزوں سے کام لینے کا کوئی موقع باقی نہ چھوڑے۔ چنانچہ اس نے اعلان جنگ سے بھی پیشتر امریکہ کے ان دور افتادہ جزیروں پر حملہ بول دیا جہاں سے جاپان کے خلاف براہ راست اقدامات ہو سکتے تھے۔ اسکی آبدوزیں بحرالکاہل کے مشرق اور شمال میں دور دور تک پھیل گئیں۔ تاکہ امریکہ کے لئے جوابی اقدامات میں سخت مشکلات پیدا ہو جائیں۔ پھر اس نے بیک وقت ملایا۔ فلپائنز۔ جزائر شرق الہند وغیرہ پر حملہ کر دیئے اگرچہ اسے بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن یہ مان لینا چاہئے کہ گذشتہ دو مہینے میں وہ ہر جگہ کامیاب رہا ہے۔ بلکہ اس کی کامیابیاں توقع سے زیادہ تھیں۔ ملایا کے تمام ہاتھ سے نکل جانے کا رنج تھا لیکن یہ اطمینان ضرور تھا کہ جب تک سنگاپور محفوظ ہے جاپان کی کوئی کامیابی زیادہ تشویشناک نہیں ہو سکتی۔ اب سنگاپور کے متعلق جو خطرات نظر آرہے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر چرچل کا یہ کہنا غلط نہ تھا کہ ہمیں ابھی مزید ضربوں کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

جاپانیوں کا پہلا مقصد ایک حد تک پورا

ہو چکا ہے۔ یعنی جاپان کے آس پاس ہی نہیں بلکہ
کافی دور تک اتحادیوں کے پاس کوئی ایسا مرکز
باقی نہیں رہا جہاں ان کی بڑی قوت فراہم ہو سکے۔
اور جاپان پر یا اس کے وسائل رسد پر سخت ضرب
لگائی جاسکے۔ اگر خدا نخواستہ سنگاپور بھی دفاعی
مقابلہ جاری نہ رکھ سکا تو کیا یہ سوچنا ضروری نہیں
ہے کہ اس کے بعد کیا کچھ پیش آسکتا ہے۔

جاپان اس کے بعد بحر الکاہل کی مقتدر ترین
طاقت بن جائیگا۔ وہ آسٹریلیا پر حملہ کر سکیگا۔ برما
پر حملہ کر کے ایک طرف برمائی سڑک کو بند کر سکیگا
اس طرح چین کو امداد دینے کی کوئی اچھی صورت
باقی نہ رہے گی۔ دوسری طرف وہ چین کو شدید تر
اور تیز تر حملوں سے پامال کر سکیگا۔ لیکن ان دونوں
سے بڑھ کر خطرناک صورت یہ ہوگی کہ اس کے جہاز
بے تکلف بحر ہند میں داخل ہو جائیں گے۔ ہندوستان
کے آس پاس کے جزیرے، نیز برما اور ہندوستان
کا سارا مشرقی ساحل اس کے رحم پر ہوگا۔ جانتے
ہو بحر ہند میں جاپانی جہازوں کے داخلے کا مطلب
کیا ہے؟ یہ کہ افریقہ کے ساحل تک ہر بحری راستہ
مخدوش ہو جائیگا۔ جاپان کی آبدوزیں اور جنگی
جہاز بحیرہ عرب ہوتے ہوئے بحیرہ قلزم تک جاسکینگے
اور وہ جرمنی کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کرنے
کی ایک مؤثر کوشش کر سکیگا۔ ماہرین کا خیال ہے
کہ محوریوں کے لئے اگر سویز سے کامیابی کا ایک
موقع ہو سکتا ہے تو وہ ایسی ہی کسی تدبیر پر مبنی ہوگا
کیا ہندوستانیوں نے کبھی سوچا ہے کہ ان اقدامات
سے اقوام ایشیا ہی نہیں بلکہ اقوام عالم کی آزادی
کے لئے کتنے ہولناک خطرات پیدا ہو جائیں گے اور
ہندوستان کتنی مصیبتوں کا مرجع بن جائے گا؟
(انقلاب لاہور ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء صـ۳)

سرکاری اطلاع

لیبیا کی جنگ میں حالات بدستور سابق ہیں ۴ فروری
کو اتحادی فوجیں درنہ خالی کر کے غزالہ کی طرف
آ گئی تھیں۔ جہاں وہ اب جنرل رومیل کا راستہ روکے
کھڑی ہیں۔ جنرل رومیل کے متعلق بیان کیا جاتا
ہے کہ وہ اپنی پوزیشن مستحکم بنا رہا ہے۔ جنرل رومیل
نے اب جو کامیابی حاصل کی ہے اس کی وجہ تازہ
انکشافات کے مطابق وشی کی گورنمنٹ ہے۔ جس نے
جنرل رومیل کو سامان جنگ اور سامان خوراک پہنچانے
میں محوریوں کی امداد کی۔ اٹلی یا سسلی سے براہ راست
کمک بھیجنے کے امکانات بہت کم رہ گئے تھے۔ کیونکہ
بحیرہ روم میں برطانوی جہازوں نے سخت نگرانی
قائم کر رکھی تھی۔ راتوں کی تاریکی میں اکا دکا جہاز
پہنچ جانا غیر ممکن نہ تھا۔ لیکن اس طرح ضرورت
کے مطابق کمک نہیں پہنچائی جاسکتی تھی۔ محوریوں
کی اس مشکل کو وشی گورنمنٹ نے اتحادیوں سے
غداری کر کے حل کیا۔ اور ضروری ساز و سامان
ٹیونس کے راستے لیبیا پہنچایا گیا۔

برطانیہ اور امریکہ اب اس امر پر غور کر رہے
ہیں کہ وشی کی اس غداری کے پیش نظر اس کے متعلق
اتحادیوں کو کیا پالیسی اختیار کرنی چاہئے۔

روس روسیوں کی پیشقدمی بدستور جاری ہے
جرمنوں نے شدید مزاحمت اور بعض مقامات پر جوابی
حملے کرنے کی کوشش کی۔ مگر جرمنوں کو کوئی فائدہ
نہیں پہنچا۔ لینن گراڈ اور ماسکو کے علاقوں سے
روسی فوجیں جرمن فوجوں کو مار مار کر نکال رہی
ہیں یوکرین کی حالت پہلے سے بھی زیادہ حوصلہ افزا
ہے۔ جہاں ایک اطلاع کے مطابق جرمن خارکاف
چھوڑ کر مشرق کی جانب بھاگ رہے ہیں۔ اور
مارشل تموشنکو کی فوجیں ان کا پیچھا کر رہی ہیں۔
کریمیا کی لڑائی میں ۴۰ ہزار جرمن اب تک مارے
جا چکے ہیں۔ اور جو سامان جنگ ضائع ہوا۔ اس کا اندازہ
شمار نہیں کیا جاسکا۔ صرف ایک ہفتے کی ہوائی لڑائی
میں جرمنوں کے ۱۹۹ ہوائی جہاز تباہ ہوئے ہیں۔
روسی گورنمنٹ نے اپنے ایک بیان میں جرمنوں
کے بحری نقصانات کے اعداد بھی دیئے ہیں۔ ان سے
معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے ۱۸ جنگی جہاز۔ ۳۷۶
امدادی جہاز اور ۱۰۰ کے قریب فوجیں اور سامان
لے جانے والے جہاز روسیوں کے ہاتھوں تباہ ہوئے
ہیں۔ (لاہور ۱۱ فروری ۱۹۴۲ء)

جمعیۃ علماء ضلع امرتسر کی
عظیم الشان کانفرنس

جمعیۃ علماء ضلع امرتسر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان
کانفرنس زیر صدارت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی
۱۳ فروری کو جامع مسجد خیر الدین مرحوم میں منعقد ہوئی۔
اس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) پہلے رزولیوشن میں چودھری افضل حق صاحب
کی وفات پر حزن و ملال کا اظہار اور مرحوم کے لئے
دعاء مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان سے اظہار ہمدردی
کیا گیا۔

(۲) جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ دلی عقیدت کا اظہار
کیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ ہندوستان میں صرف
جمعیۃ علماء ہند ہی مسلمانان ہند کی دینی و سیاسی
رہنمائی کتاب و سنت کی روشنی میں کر سکتی ہے اس لئے
اسلامیان ہند کو جمعیۃ علماء ہذا کے ساتھ وابستہ ہونا
ضروری ہے۔

(۳) حکومت پنجاب کو توجہ دلائی گئی کہ وہ تمام نظربندان
پنجاب کے عموماً اور مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی
کے متعلق خصوصاً اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے اور پنجاب
کی سیاسی فضا کو خوشگوار بنانے کیلئے ازبس ضروری ہے
کہ مولانا موصوف کو رہا کر دیا جائے۔

(۴) جنگ سے پیدا شدہ صورت حالات کے پیش نظر
باشندگان ملک کے بچاؤ اور تحفظ کے لئے ضروری قرار
دیا گیا کہ "خدمت خلق" کے اصول پر ہر ہر جگہ مخلص
کارکنوں کی خدمات حاصل کی جائیں اور باشندگان
ملک کی حفاظت کے معاملہ میں تعاون و اشتراک سے
حالات پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور
جمعیۃ علماء ہذا کے صدر محترم کے تفصیلی سرکلر کی
روشنی میں بہت جلد عملی کارروائی شروع ہونا ضروری
ہے۔ (پروپیگنڈا سیکرٹری)

اطلاع! گرانی کاغذ کی وجہ سے تفسیر ثنائی مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت ... کی بجائے ... ہوگی۔ تفسیر القرآن ... تکلاہ ...

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۲/

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز روزہ کے احکام کے متعلق ہے قابل دید ہے۔ قیمت تین آنے (۳/)

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) حج۔ زکوٰۃ نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق۔ قیمت ۳/

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت تجارت وراثت۔ شراکت وقف۔ قصاص۔ دیت زراعت وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۴/

اسلام کی پانچویں کتاب۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸/

اسلام کی چھٹی کتاب۔ قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ ۸/

اسلام کی ساتویں کتاب۔ اس کتاب میں اخلاص اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تنظیم۔ علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔ (۸/)

اسلام کی آٹھویں کتاب۔ جہاد۔ طعام۔ لباس حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا احسن پیرایہ میں ذکر ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ عذاب قبر۔ اللہ کے ڈر۔ توکل۔ صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

اسلام کی دسویں کتاب۔ حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج کئے گئے ہیں خلفائے اربعہ و بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ جو ہر شخص کے قابل ہیں۔ [illegible]

اسلام کی گیارھویں کتاب۔ عقائد اسلام توحید۔ ثبوت نبوت وحدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ (۱/۴)

اسلام کی بارھویں کتاب۔ اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ اعلیٰ چیزوں کی پاکیزگی کا۔ استنجا۔ وضو۔ جنبی اور حائضہ۔ جمعہ ونفاس استحاضہ کے احکام اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت ۱۲/

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما۔ رنگدار سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر پیڈ رجسٹر اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بنفس خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد خود بخود گاہک بن جائیں گے۔

پتہ۔ مینیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

اسلام کی تیرھویں کتاب۔ کشتی اور یہود ونصاریٰ کے عبادتخانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرات فاتحہ خلف الامام بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل۔ قیمت ۱۲/

اسلام کی چودھویں کتاب۔ نماز اور زکوٰۃ کے جملہ مسائل۔ قبر اور ایصال ثواب۔ نیز دیگر متفرق مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲/

نوٹ۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کیوں نہ یقین کیجئے

جبکہ عین الیقین ہو

وہ اس طرح کہ ہر ایک ضرورت مند صاحب کی طلبی پر بلاقیمت وصرف ڈاک وغیرہ لئے بغیر۔ برائے آزمائش ۱۵ دن لگانے کو ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور آزمائش نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ جس کے استعمال سے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر قیمتاً منگواتے ہیں۔ کیسی اچھی سند اور کیا ہی خوب ثبوت ہے۔ وجہ خاص اس التماس کی یہ ہے کہ ۳۵ سال کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ اس سرمہ میں کچھ اجزاء کی مقدار بڑھا دی جائے تو مفید سے مفید تر ہو جائے گا۔ لہٰذا ان اجزاء کی مقدار بڑھائی گئی اور دو سال سے دیکھا جا رہا ہے کہ واقعی اب نہایت ہی مفید ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ خواہ نمونہ ہی طلب فرما کر آزمائش فرمائیے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ آنکھوں کے ان امراض میں ایک مرتبہ ضرور آزمائش کرکے دیکھئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ نزلہ سے پانی جاری رہنا۔ دھند۔ پھولوں کے دانے۔ گرانوکس۔ جالا۔ ہدگوشت۔ ناخونہ۔ پہل۔ رتوندی۔ خارش چشم۔ پانی سرخی۔ ضعف بصارت۔ نیز محافظ چشم ہے۔ آنکھوں کے ہر مرض کا صحیح اندازہ کرکے اس سرمہ کو استعمال کیا جائے۔ چند دن میں آپ کو بخوبی فائدہ معلوم ہوگا۔

قیمت قسم اعلیٰ سینکڑوں موتیوں اور ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر ولاثانی دوا ہے۔

پتہ۔ ڈاکٹر ابراہیم نبی محمد خان۔ نیا شفاخانہ جامع مسجد روڈ۔ شہر مراد آباد۔ یوپی۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۹

اہلحدیث

امرتسر — پنجاب

دفتر اہلحدیث امرتسر، چوک گرو بازار (؟) — تاریخ اجرا ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ
رؤسا و جاگیرداران سے ـ
عام خریداران سے ـ
ششماہی ـ
اہل برما سے سالانہ ـ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر — ۱۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۷ فروری سنہ ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

ناظرین کرام

قنوت میں یہ دعائیں بھی پڑھا کریں

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا ۔

[illegible]

انتخاب الاخبار

— پنجاب میں بیوپاریوں کی ہڑتال آج (۲۳ فروری) تک جاری ہے۔

— آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ڈارون (آسٹریلین شہر) پر جاپانی حملے سے ریڈیو اسٹیشن بند ہو گیا۔ اس حملے سے مکانات کو بھی بھاری نقصان پہنچا۔ اتلاف جان کا ابھی اندازہ نہیں کیا گیا۔

— رنگون کی اطلاع مظہر ہے کہ یہاں کی بندرگاہ بند کر دی گئی ہے۔ اس کے دروازوں میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اب چین کو سامان جنگ ہندوستان سے براہ راست بھیجنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

— لندن کی اطلاع ہے کہ لارڈ بیوربروک (وزیر سپلائی) کو خاص مشن پر امریکہ بھیجا جا رہا ہے۔ وزارت میں ان کا عہدہ سر سٹیفورڈ کرپس کو دیا جائیگا اور آپ ہی ایوان عام کے لیڈر ہونگے۔

— واشنگٹن سے اطلاع آئی ہے کہ جزیرہ نما باٹان میں جاپانی فوجیں امریکن فوجوں پر زبردست دباؤ ڈال رہی ہیں۔ جاپانی توپخانہ زبردست گولہ باری کر رہا ہے۔

— چنکنگ (چین) کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ تیائی کی پہاڑیوں میں بیس ہزار جاپانی فوج، چینی فوجوں پر چہار طرف سے حملے کر رہی ہے۔

— لندن کی اطلاع ہے کہ روسی فوجیں لننگراڈ کے مغرب میں پیشقدمی کر رہی ہیں اور انہوں نے کئی علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

— ماسکو ریڈیو کا اعلان ہے کہ خارکوف کے علاقے میں روسی فوجیں جرمن [illegible]

—— جمعیۃ العلماء ہند کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۰-۱ ... دہلی دروازہ کے باہر ... میں منعقد ہوگا۔

—— دہلی کی اطلاع ہے کہ یکم مئی ۱۹۴۳ء سے ریلوے کا کرایہ بڑھا دیا جائیگا۔ فرسٹ اور سیکنڈ درجے میں سفر کرنے والے مسافروں کو ۵ پائی فی میل زیادہ دینا پڑے گا۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ ملایا کی جنگ میں ۳ فروری تک ۱۷۰۲ شہری ہلاک اور ۳۹۵۵ زخمی ہوئے ۱۱۵ یورپین میں سے ۵۰ ہلاک ۱۷ زخمی ۱۵ قید اور ۳۸ گم ہیں۔

—— پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے لاہور میں حکم جاری کیا گیا کہ جو دوکاندار گندم یا آٹے کا سٹاک رکھتے ہیں وہ ایسے سٹاک چھپا کر نہ رکھیں اور نہ ہی فروخت کرنے سے انکار کریں۔ ورنہ گورنمنٹ ان کے سٹاکوں پر قبضہ کرکے چار روپیہ من کے حساب سے پبلک کے پاس فروخت کردیگی۔

—— مشرق اوسط (شام وغیرہ) کے صحراؤں، میدانوں اور پہاڑی علاقوں میں سینکڑوں میل لمبی ریلوے لائن فوجی ضروریات کیلئے تیار کی جارہی ہے۔

—— اطلاع آئی ہے کہ رنگون سے دس ہزار ہندوستانی ہندوستان کو پیدل روانہ ہوگئے ہیں۔ بعد وہ چٹاگانگ کی طرف آرہے ہیں۔

—— برما روڈ بند ہوجانے کے خطرہ کو محسوس کرکے آسام اور چین کے درمیان ایک نئی سڑک تعمیر کی جارہی ہے۔ اس کام میں ایک لاکھ اشخاص مشغول ہیں نئی سڑک برما روڈ کے شمال کی طرف چار سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ جاپان کی ۸۰ ڈویژن فوج (ایک ڈویژن ۱۵ ہزار) میدان جنگ میں مصروف ہے ۲۲ ڈویژن مانچوکو میں ہیں جو روسیوں کی نقل وحرکت دیکھ رہے ہیں ۲۶ ڈویژن چین میں ہیں اور ۳۲ ڈویژن بحرالکاہل کی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔

مضامین آمدہ | مولوی ابویحییٰ صاحب، مولوی محمد عبدالجلیل صاحب سامرودی۔

متفرقات

عیسائیوں سے ... مباحثہ ... فتح

(پنجاب) میں ۱۹ فروری کو ... مباحثہ ... مسلمانوں کی طرف سے مولانا ابوالوفا اور عیسائیوں کی طرف سے پادری عنایت اللہ مناظر تھے۔ بحث الوہیت مسیح پر تھی۔ مولانا کی تقریر کے علاوہ جس بات کا خاص اثر زیادہ یہ تھی کہ آپ نے اپنی کتاب "اسلام اور مسیحیت" میں سے ... کھول کر مسیح کی تصویر بحالت صلیب دکھائی جو خود عیسائیوں نے شائع کی ہوئی ہے۔ آپ یہ تصویر دکھا کر فرماتے لوگو! یہ ہے عیسائیوں کا خدا جو بندوں کے ہاتھوں پھانسی پر لٹک کر جان دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے عقلی اور نقلی دلائل بھی پیش کیں جو خوب دلچسپ تھیں۔ الحمد للہ اثر بہت اچھا ہوا۔

(رضاء اللہ شریک جلسہ)

غلہ کی تکلیف | لاہور امرتسر وغیرہ شہروں میں عام شکایت ہے کہ ہڑتال کی وجہ سے گندم اور آٹا نہیں ملتا۔ حکومت جلد انتظام کرے ورنہ حالت نازک سے نازک تر ہوجانے کا خطرہ ہے۔

مدرسہ اہل حدیث میسور | کے سیکرٹری مولوی سید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ہماری جماعت کے صدر حاجی امیرالدین صاحب قریشی نے مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ ہزار سو پیہ کی اراضی خرید کردی ہے جزاہ اللہ۔ اس کے علاوہ بیرونی اصحاب خیر بھی اللہ کے گھر کی تعمیر کے اس نیک کام میں شرکت کرکے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

گرانی کاغذ | بلکہ نایابی کا یہ حال ہے کہ میں نے حافظ حمید اللہ صاحب دہلی کو تکلیف دی کہ دہلی میں کاغذ کے نرخ سے اطلاع دیں تاکہ وہاں سے منگایا جائے۔ جواب آیا کہ آج اخبار کے لائق کاغذ کا نرخ ... فی رم ہے۔ امرتسر تک کرایہ ریل اور محصول چونگی علاوہ ہے۔ پہلے یہ کاغذ پونے دو روپیہ فی رم ملتا تھا۔ پھر دو روپیہ رم ہوا۔ آہستہ آہستہ نوبت ...

... تک پہنچ گئی ... اپنے ... بجائے ... مطلب ... کی ... آجکل کی زندگی کا کیا حال ہے؟

عید فنڈ | ہوشیارپور کی انجمن اہل حدیث کی طرف سے دوستوں کی ... عید ... پانچ روپے عید فنڈ وصول ہوئے۔

دعاء صحت | ہماری جماعت کے مخلص کارکن قاری احمد سعید صاحب بنارسی عرصہ سے بیمار ہیں ناظرین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(اللّٰہم اشفہ بشفائک وعافہ بفضلک)

یاد رفتگاں | میری دختر قسیم ناطمہ عمر ۱۶ سال بتاریخ ۱۸ فروری قریبا ۵ مہینے بیمار رہ کر میرے زخمی دل پر داغ جدائی دیکر مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد عبدالکریم از شہر میرٹھ)

(۲) میری اہلیہ محترمہ موحدہ و متبع سنت ۸ جنوری کو فوت ہوگئی۔ خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دیوے۔ انا للہ! (مولوی ابراہیم خریدار ۵۶۳)

(۳) خاکسار کے ہم زلف حاجی سید محمد اکبر صاحب ساکن بنگلور سابق کنٹراکٹر گولڈ فیلڈ وارد حال مرتواسپور ۲۰-۲-۴۲ اولاد ذکور واناث چھوڑ کر راہی عدم ہوئے۔ انا للہ! خدا مرحوم کو بخشے اور پسماندگان کو توفیق صبر جمیل عطا فرمائے۔ (محمد ایوب خطیب کان اللہ لہ از سری نواس پور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللّٰہم اغفر لہم وارحمہم۔

جلسہ سالانہ بٹالہ | انجمن خادم المسلمین اہل حدیث بٹالہ کا چودھواں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں بہت سے علماء کرام تشریف لاکر تقریریں فرمائیں گے۔ آنیوالے احباب موسم کا لحاظ کرتے ہوئے بسترہ ہمراہ لائیں۔ طعام و قیام بذمہ انجمن ہوگا۔ (شفیع محمد قریشی سکرٹری انجمن۔ بٹالہ)

حافظ محمد صاحب | گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ کا ... مقدمہ ۱۰ مارچ کو ... میں پیش ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

یوم الحشر

بجواب بہائی رسالہ "پیامبر"

بہاللہ دینی جو یا دنیاوی ختم نہیں ہوسکتا۔ جب تک
خدا کا خوف مانع نہ ہو یا کوئی بڑا حاکم فیصلہ نہ کرے۔
آج کل جو مقدمات ہائی کورٹ میں پہنچ کر ختم ہو جاتے
ہیں۔ ان میں سے جن کی اپیل پریوی کونسل لندن میں
کی جاتی ہے وہ بھی ختم نہیں سمجھے جاتے۔ بلکہ پریوی کونسل
کے فیصلے کو بھی اپنے خلاف پاکر ججوں کے غلط فہمی پر
مبنی قرار دیا جاتا ہے۔ مذہبی حلقے میں دو گروہ ہمارے
سامنے ایسے ہیں جو اس کلیے کے بہت اچھے مصداق بن
گئے ہیں۔ ایک قادیانی گروہ دوسرا بہائی گروہ۔
قادیانی گروہ سے ہمارے اختلاف کا فیصلہ آسمانی و
زمینی دونوں طرح ہو چکا ہے۔ مگر انہوں نے نہ مانا تھا
نہ مانا۔ دوسری طرح بہائی گروہ ہے۔ جن کے ساتھ
قیامت کے متعلق گفتگو عرصے سے جاری ہے۔ ہم نے
اپنا عقیدہ قرآن مجید کی صریح آیات سے ثابت کر دیا
ہے۔ مگر وہ قادیانی کی طرح بے معنی جھگڑا ہی کئے جاتے
ہیں۔ باوجودیکہ ہمارا ان کا ایک علمی اصول پر اتفاق
ہو گیا۔ وہ علمی اصول علمی الفاظ میں یہ ہے:۔

صحت المجاز مبنی علی استحالۃ الحقیقۃ

یعنی اسی وقت مجازی معنی مراد لینا جائز ہے جب حقیقی
معنی محال ہوں۔ جس کی مثال ہم نے اہلحدیث مورخہ
۳۰ جنوری سنہ رواں میں دی تھی۔ جو یہ ہے:۔

رأیت اسداً (میں نے شیر دیکھا)

اس مثال میں شیر کے معنی درندہ جانور ہی کے رہیں گے۔
"بہادر آدمی" مراد لینا جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیر کا دیکھنا
محال نہیں۔ ہاں اگر یوں کہا جائے:۔

رأیت اسداً یرمی

میں نے ایک شیر تیر چلاتے دیکھا

تو بیشک بہادر آدمی مراد ہوگا۔ کیونکہ شیر تیر نہیں چلایا
کرتا۔ یہ اصل اور اس کی فرع ہم اہلحدیث مورخہ
۳۰ جنوری سنہ رواں میں واضح کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے
ہیں کہ قیامت کے متعلق ہمارا عقیدہ حقیقت لفظیہ پر
مبنی ہے۔ اور فریق بہائیہ کا خیال مجاز پر۔ یہ لوگ یہی
مثال میں باوجود عدم استحالۃ الحقیقت یعنی حقیقت محال
نہ ہونے کی صورت میں بھی مجاز مراد لیتے ہیں جو کسی
طرح جائز نہیں۔ آج ہم بہائیہ کے رسالہ "پیامبر"
پر دوسری طرح نظر کرتے ہیں۔

"پیامبر" بابت فروری سنہ رواں میں ایک عنوان
یوں دیا ہے "یوم الحشر یوم القیامۃ"۔ اس
عنوان کے ماتحت پہلے لفظ حشر کے معنی بتاتے ہیں
کہ جمع کرنے کے ہیں۔ اس کے بعد متعدد مواقع قرآنیہ
سے لفظ حشر یا اس کے مشتقات نقل کر کے ثابت کرنا
چاہا ہے کہ قرآن مجید میں جو لفظ یوم الحشر آیا ہے اس
سے مراد ہر نبی کی بعثت کا زمانہ ہے۔ اسی لئے
شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بعثت بھی یوم الحشر ہے۔ یہ ہے
خلاصہ اس مضمون کا جو کئی صفحات پر پھیلایا گیا ہے۔

آج ہم ایک اور علمی شرعی اصول پیش کر کے ہمیشہ
کے لئے ایسے مسائل کا فیصلہ کرتے ہیں۔

جتنے احکام یا اخبار شرعیہ ہیں وہ دراصل لغت
ہی پر مبنی ہیں مگر لغت کی خاص قسم یا صنف مراد ہوتی
ہے جو صاحب شریعت خود بتا دیتا ہے۔ مثلاً صلوٰۃ،
صیام، زکوٰۃ، حج۔ جن کے معنی علی الترتیب یہ ہیں
دعا، بندش، پاکیزگی اور قصد۔ مگر قرآن مجید نے چونکہ
ان افعال کی تشریح خود کر دی ہے۔ اس لئے مطلق
لغوی معنی مراد لینا صحیح نہیں ہوگا۔ مثلاً صلوٰۃ کی کیفیت
خود بتا دی ہے کہ دعا مراد ہے جو بضمن قیام رکوع
سجود اور قعدہ ہو۔ اسی طرح صوم مطلق بندش نہیں
بلکہ خاص کھانے پینے اور جماع سے بندش خاص وقت
سے خاص وقت تک مراد ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ
مراد کپڑے جسم کی صفائی نہیں بلکہ مال کی صفائی جو
خاص طریق سے ہو۔ اسی طرح حج سے دوکان یا
بازار کا ارادہ مراد نہیں بلکہ بیت اللہ کا قصد مراد
ہے۔ جتنے مرادات ہم نے بتائے ہیں یہ عموم کی خاص
صنف ہیں۔ ایسے مخصوصات صنفیہ کو منقولات شرعیہ
کہتے ہیں۔

حشر کے معنی بے شک جمع کرنے کے ہیں۔ قیامت
بھی یوم الحشر ہے۔ وہاں بھی خاص کیفیت سے لوگ
جمع ہوں گے۔ وہ کیفیت ایسی ہے جو دنیاوی حشر میں
نہیں پائی جاتی۔ ذیل میں ہم دو مقام سے لفظ حشر
نقل کرتے ہیں۔ جو ہم میں اور بہائیہ میں فیصلہ کن ہے۔

(نمبر۱) یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ
یَوْمَئِذٍ زُرْقًا (پ ۱۶ - ع ۱۶)

(نمبر۲) نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی قَالَ رَبِّ

يَوْمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ (پ۱۶-ع۱۶)

(نمبر۱) یعنی جس وقت صور میں پھونکا جائے گا اس روز ہم مجرموں کو اکٹھا کرینگے۔ جن کی آنکھیں نیلی ہونگی۔

(نمبر۲) خدائی احکام سے روگردانی کرنے والے کا حشر ہم اس حال میں کرینگے کہ وہ اندھا ہوگا اور کہیگا اے خدا تونے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو سوانکھا تھا۔ جواب میں ارشاد ہوگا ہمارے احکام تیرے پاس پہنچے تھے تو ان کو بھول گیا۔ اسی طرح آج تو بھلا دیا جائے گا۔

یہ آیات بصراحت دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کا حشر عام حشر کی ایک قسم ہوگا۔ جس میں یہ کیفیت ہوگی کہ مجرم لوگ بعض نیلی آنکھوں والے اور بعض اندھے اٹھائے جائینگے اور وہ یہ باتیں کرینگے اور یہ جواب پائینگے

ناظرین کرام! ذرا کوئی بہائیوں سے پوچھ کر ہمیں بتائے کہ شیخ بہاء اللہ کی بعثت کے زمانے میں جو حشر ہوا اس میں منکروں کی یہ حالت ہوئی تھی۔ کیا سب سے پہلے ایرانی منکر اندھے یا نیلی آنکھ والے بن گئے تھے۔ سب سے بڑے مجرم شاہ ایران تھے جن کے حکم سے ہزارہا بہائی قتل کئے گئے۔ ان دو حالتوں میں سے کوئی حالت ان پر بھی وارد ہوئی تھی۔ مہربانی کرکے ذرا تاریخی حوالوں سے اس کا ثبوت دیجئے۔ ورنہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہونگے۔ ؎

گر زعشقت خبرے ہست بگو اے واعظ!
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

بہاء اللہ اور میرزا۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم اور ان کے دعاوی میں مقابلہ کرکے بتایا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی دراصل شیخ بہاء اللہ ایرانی کے شاگرد تھے۔ قابل دید ہے قیمت ۶ر پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

اسلام اور مسیحیت پر قادیانی رسالہ

ریویو کا ریویو

قادیان سے ہمیں کسی خیر کی امید نہ کبھی ہوئی اور نہ ہے۔ اس لئے بعد تجربہ ہم نے ان کو بغرض ریویو اپنی کتاب کا بھیجنا بند کر رکھا ہے۔ مگر اس دفعہ ایڈیٹر صاحب "ریویو آف ریلیجنز" قادیان کے طلب کرنے پر رسالہ "اسلام اور مسیحیت" بغرض ریویو بھیجا گیا۔ آپ نے ریویو کیا۔ جس کا شکریہ۔ مگر رسالے پر کانی نکتہ چینی بھی کی جو محل شکایت نہیں۔ اں شکایت ہے تو یہ ہے کہ اس مخالفانہ نکتہ چینی کی بنا دراصل یہ ہوئی ہے کہ رسالہ "اسلام اور مسیحیت" کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ میرے آنے کا بڑا مقصد مسیحیت کو فنا کرنا ہے۔ حالانکہ وہ فنا نہیں ہوئی۔

ایڈیٹر صاحب ریویو نے اپنے ذہن میں اس کو وجہ خفگی قرار دیکر نکتہ چینی کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ :-

مولوی صاحب اپنی عمر طبعی کو پورا کرچکے ہیں لیکن پھر بھی ان کو یہ نہیں بھولنا چاہئے تھا کہ وہ ایک عیسائی کی تحریروں کا جواب دے رہے ہیں اور اس ضمن میں احمدیت پر حملہ بالکل بے موقع اور بے محل ہے۔ (ص۵)

اہلحدیث ہم نے بارہا یہ دعویٰ کیا ہے کہ امت مرزائیہ تصانیف مرزا سے پوری واقف نہیں ہے۔ اور بارہا ہم نے ان کو متنبہ کیا ہے کہ آپ لوگ مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف قلم چلاتے ہیں۔ بلکہ ہم نے ان کو کئی دفعہ یہ مشورہ دیا ہے کہ مرزا صاحب کے حوالہ جات معلوم نہ ہوں تو ہم سے پوچھ لیا کرو۔ کیوں؟ ؎

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

سنئے! مرزا صاحب کی ایک کتاب براہین احمدیہ کا پورا نام یہ ہے۔

البراهين الاحمدية على حقيقة كتاب الله القرآن والنبوة المحمدية

یہ نام کتاب کا موضوع بتا رہا ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید اور نبوت محمدیہ کے ثبوت میں لکھی گئی ہے باایں ہمہ اس میں مولوی غلام علی صاحب، مولوی محمد صاحب اور مولوی احمد اللہ وغیرہ علماء اسلام کا ذکر سخت توہین آمیز الفاظ میں کیا گیا ہے۔ (دیکھو صفحہ) ذرا مرزا صاحب کا آئینہ سامنے رکھ کر دیکھئے۔

حضرت مرزا صاحب نے ایک کتاب "آئینہ کمالات اسلام" لکھی۔ کتاب کا نام ہی اس کا مضمون ظاہر کرنے کو کافی ہے کہ اس میں محض اسلامی فضائل اور کمالات کا ذکر ہوگا مگر اسی "آئینہ کمالات" کے صفحہ ۵۴۷ پر آپ یہ کمال دکھاتے ہیں۔

كل مسلم يقبلني الا ذرية البغايا

یعنی سب مسلمان مجھ کو سچا مسیح موعود مانتے ہیں مگر کنجریوں (زانیہ عورتوں) کے بیٹے نہیں مانتے دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہیں کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے والے حرامزادے ہیں ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

تصانیف مرزا میں سے کوئی کتاب اٹھا کر دیکھئے اس میں اصل مقصد بہت کم ملیگا اور حشو و زوائد بکثرت ہونگے۔ میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں اور اس کو ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ مرزا صاحب قطع نظر اپنے عقائد اور دعاوی کے بحیثیت فن تصنیف ایک قابل مصنف بھی نہیں تھے

قادیانی و لاہوری ممبرو! دوسرے موضوعات پر تو آپ لوگوں نے بہت سے مباحثے کئے ہیں۔ اس خاص موضوع پر بھی طبع آزمائی کر لو کہ مرزا صاحب ایک قابل مصنف بھی تھے یا نہیں

کرشمۂ قدرت ایڈیٹر صاحب ریویو نے ہم پر اظہار خفگی کیا ہے کہ ہم نے احمدیت پر کیوں قلم اٹھایا

[illegible]

ابھی سمجھ لیجئے

[illegible] محمد ان ایڈیٹر صاحب [illegible] وہ خود بھی اسی کے [illegible] تعلیمات متعلق [illegible] پریشان فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب نے الہامات مرزا، تعلیمات مرزا، کتابت مرزا، پیشگوئی مرزا وغیرہ بے معنی پر رسالے شائع کر کے اپنی حالت بیان کی ہے کاش وہ ان لا طائل باتوں میں نہ الجھتے۔

(دیدۂ بیباک ۔ فروری ۱۹۴۲ء)

قادیانی مسیح | اسلام اور مسیحیت کے دیباچہ میں [illegible] اعتراض کرتا ہے [illegible] قادیان کو [illegible] کہنا بجا ہے

[illegible]

ہم کو جب ہوں تو ستودہ کہدیں
[illegible] جب ہو تو [illegible]

[illegible] کا جواب رسالہ [illegible] ثانی میں دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

سیرت المصطفیٰ

از مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی
[illegible] ۱۹۴۱ء

(گذشتہ سے پیوستہ)

ابو طالب | سر ولیم میور لکھتے ہیں کہ [illegible] آنحضرت ؐ کا دادا قاسم [illegible] میں فوت ہوگیا۔ ان ایام میں مکہ شریف میں قحط پڑا۔ آنحضرت ؐ کے چچا ابو طالب تنگی حال اور کثیر العیال

تھے۔ اس وجہ سے آنحضرت ؐ عباس رضؓ جو سب سے بڑے [illegible] کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکے [illegible] حضرت عباسؓ کے پاس گئے ۔ کہ [illegible] آپ کے بھائی جناب ابو طالب کا کنبہ بڑا ہے اور عیال [illegible] اور وقت سب لوگوں پر تنگ ہے ۔ دو ایک بچے [illegible] اس کے بچوں کی کفالت ہم [illegible] کر لیں ۔ ایک ہم میں سے لیگا اور ایک آپ لے لیں ۔ اس تجویز سے ہم ان کا بوجھ ہلکا کر کے اُن کی امداد کر سکیں گے حضرت عباس رضؓ نے اس تجویز کو خوشی سے منظور کیا ۔ اور دونوں نے ابو طالب کے پاس جا کر یہ بات پیش کی ۔ ابو طالب نے کہا عقیل اور طالب کو میرے پاس چھوڑ کر باقیوں کی بابت آپ کو اختیار ہے ۔ آنحضرت ؐ نے حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ نے حضرت جعفرؓ کو لے لیا ۔ حضرت علی رضؓ کی عمر اس وقت غالباً پانچ یا چھ سال سے زیادہ نہ تھی ۔ جو اُس وقت سے لیکر آئندہ ہمیشہ کے لئے آنحضرت ؐ کے ساتھ باپ اور بیٹے کی نسبت سے وابستہ رہے ۔[1]

زید بن حارثہ | سر ولیم میور یہ بھی لکھتے ہیں کہ آنحضرت ؐ کا دل گھبراتا تھا اور پائدار دوستیوں کی طرف مائل تھا ۔ جب آپ نے حضرت علی رضؓ کو اپنی کفالت میں لیا تو اُسی زمانہ کے قریب آپ نے ایک اور شخص کو جو رشتہ میں آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا ۔ اپنی قلبی محبت میں لیا ۔ یہ حضرت زید بن حارثہ تھے ۔

زید کی والدہ اپنے بچہ زید کے ساتھ اپنے میکے سے اپنے گھر کو واپس آ رہی تھی کہ رستے میں قزاقوں کی ایک جماعت نے زید کو پکڑ لیا اور غلام کر کے فروخت کر ڈالا ۔ آخر کار وہ حضرت حکیم بن حزام کے ہاتھ آئے ۔ جنہوں نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضؓ کو بطور تحفہ دیدیا ۔ اس وقت آنحضرت ؐ کے حضرت خدیجہ رضؓ سے نکاح کرنے کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا ۔ حضرت زید رضؓ قد کے پست اور رنگت کے کالے تھے اور آپ کی ناک چھوٹی اور چپٹی ہوئی تھی ۔ لیکن آپ کے ساتھ ہی وہ ایک چست اور معتمد کارکن بھی تھے آنحضرت ؐ کے دل میں حضرت زید کی محبت جم گئی ۔ اور حضرت خدیجہ رضؓ نے آپ کو خوش کرنے کیلئے یہ وفادار غلام آنحضرت ؐ کی خدمت میں پیش کر دیا

قبیلہ بنی کلب کی ایک جماعت مکہ شریف میں حج کو آئی ۔ تو انہوں نے زید کو پہچان لیا ۔ اور واپس جا کر یہ خوشخبری اُس کے باپ کو سنائی جو اس کی تلاش میں حیران و پریشان پھرتا تھا ۔ زید کا باپ حارثہ یہ خوشخبری سن کر فوراً مکہ شریف کو روانہ ہوا اور آنحضرت ؐ کی ملاقات کر کے زید کی آزادی کے لئے آپ کو ایک بھاری رقم بطور فدیہ دینی چاہی آنحضرت ؐ نے زید کو بلایا اور اُن کو اپنے باپ کے ساتھ چلے جانے یا آپ کے پاس ٹھیرے رہنے کا اختیار دیا ۔ حضرت زید نے آپ کے پاس ٹھیرے رہنے کو ترجیح دی ۔ اور کہنے لگا " میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑونگا ۔ آپ میرے لئے میری ماں اور باپ کی بجائے ہیں " آنحضرت ؐ اُن کی وفاداری سے بہت خوش ہوئے اور اُن کو کعبہ شریف میں لے جا کر اور حجر اسود کے پاس کھڑے ہو کر کہا ۔

" تمام لوگ جو یہاں حاضر ہو گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے ۔ میں اُس کا وارث ہونگا اور وہ میرا " زید کا باپ اس اعلان سے تسلی یاب ہو گیا ۔ اور وہ خوشاں خوشاں وطن کو واپس پھرا ۔ اُس وقت سے زید کو زید بن محمد کہنے لگے ۔

آنحضرت ؐ نے زید کی شادی اپنی مرضی سے اپنی پرانی خادمہ ام ایمن رضؓ سے کر دی ۔ جن سے اُن کا بیٹا اسامہ رضؓ پیدا ہوا ۔ جو اُس مہم پر جو آپ نے اپنی مرض الموت میں شیریا کو روانہ کی تھی امیر لشکر کر کے بھیجے گئے تھے ۔[2]

تفسیر واضح البیان ۔ از مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کہنے کو تو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر تمام قرآن کی تعلیم کا لب لباب ہے ۔ مجلد ۱۲ ۔ غیر مجلد ۸ ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

---

[1] لائف آف محمد جلد ۲ صفحہ ۹۸ ۔ ۱۲ منہ

[2] لائف آف محمد جلد دوم صفحہ ۵۱ تا ۵۹ تک ۔ ۱۲ منہ

سیرت المصطفیٰ کے بعض حصوں پر ایک نظر

(از مولانا محمد ابو القاسم خان صاحب سیفی بنارسی)

مجریہ ۸ جنوری (۷) سنہ رواں

گزشتہ ہفتے چوتھے اشکال کے متعلق ابن مسعود کی روایت مع ترجمہ لکھی گئی تھی۔ مضمون کا اتصال دکھانے کے لئے آج اس روایت کا ترجمہ دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ملیکہ کے دو بیٹے جو انصاری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ اے رسولِ خدا ہماری ماں فلاں فلاں نیک کام کیا کرتی تھی۔ وہ کہاں گئی؟ فرمایا دوزخ میں۔ یہ جواب سُن کر وہ اُٹھے اُن پر یہ جواب شاق گزرا تو آپ نے اُن دونوں کو بلوایا وہ واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ میری ماں بھی تم دونوں کی ماں کے ساتھ ہی ہے۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس پر سیوطی نے جرح کی ہے کہ اس کا راوی عثمان ضعیف ہے۔ (مسالک ص۱۲)

میں کہتا ہوں کہ وجہ ضعف اس کا تشیع ہے۔ باوجود اس کے امام ابوداؤد و ترمذی وغیرہ نے اسکی روایت درج سنن کی ہے کیونکہ ابن عدی نے کہا ہے یکتب حدیثہ مع ضعفہ (تہذیب ج ۷) یعنی اس کی حدیث باوجود ضعف لکھی جاسکتی ہے۔ اس کے ضعف کا جبر اگلی روایت سے ہو جاتا ہے۔ وھی ھذہ:

(۲) عن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ این امی قال امك فی النار قال قلت فاین من مضی من اهلك قال اما ترضیٰ ان تکون امك مع امی (مسند احمد ص۱۱ ج ۴) ابو رزین عقیلی سے جن کا نام لقیط بن عامر ہے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول میری ماں کہاں ہے؟ فرمایا تیری ماں دوزخ میں ہے میں نے پوچھا اور آپ کی؟ فرمایا تم خوش ہو جاؤ میری ماں بھی تمہاری ماں کے ساتھ ہی ہے۔ اس حدیث کے سب راوی ثقہ اور سلسلۂ اسناد بالکل متصل ہے۔ سیوطی کی نفرالعلمین کے ص۱ میں بھی یہ حدیث بلا جرح کے منقول ہے۔

(۳) عن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکیٰ وابکیٰ من حولہ فقال استأذنت ربی فی ان استغفر لھا فلم یؤذن لی واستأذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی۔ (صحیح مسلم ص۳۱۴ ج ۱ و نسائی مصری ص۲۸۶ ج ۱ و ابن ماجہ مصری ص۴۷۶ ج ۱ و سنن بیہقی ص۷۰ و ص۷۶ ج ۴ و مسند احمد ص۴۴۱ ج ۲ و مستدرک حاکم ص۳۷۵ ج ۱)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی پس خود روئے اور ان کو بھی رلایا جو آپ کے ساتھ تھے۔ پھر فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کی مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی اور ان کی قبر کی زیارت چاہی تو اجازت مل گئی۔

چونکہ یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اس کے کسی راوی پر کوئی جرح نہیں ہو سکتی تھی اس لئے سیوطی نے مسالک ص۱۵ میں اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔ ذہبی نے بھی میزان میں اسے صحیح مانا ہے (مصری ص۱۳۰ ج ۳) لیکن مضمون "سیرۃ المصطفیٰ" سیالکوٹی میں اس صحیح حدیث کے راوی یزید بن کیسان پر جرح کر دی گئی ہے کہ وہ غیر معتمد علیہ غیر محتج بہ غیر حافظ اور خاطی تھا ثقہ کی مخالفت کرتا تھا۔ (اہلحدیث ۲۰ نومبر ص۵)

یہ دوسرا موقع ہے کہ صحیح مسلم کو پایۂ اعتبار سے ساقط کیا گیا ہے۔ اور جب خود اپنے ایسا کر رہے ہیں تو غیروں کی کیا شکایت؟ حالانکہ امام مسلم کا کسی راوی سے روایت لینا ہی اُس کے حافظ معتمد علیہ اور محتج بہ ہونے کے لئے کافی ہے۔ جیسا کہ حافظ نووی نے لکھا ہے یکفی فی صحۃ الحدیث احتجاج مسلم بہ فی صحیحہ (شرح مسلم ص۳۶۳ ج ۱) علاوہ ازیں حدیث مذکور کثیر طرق سے مروی ہے اور اُن میں یزید بن کیسان نہیں ہیں۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ

اب میں یزید بن کیسان کی بابت دیگر ائمہ حدیث کی رائے پیش کرتا ہوں۔ جن پر امام مسلم نے اعتماد کیا۔ قال ابن معین والنسائی ثقۃ وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ محلہ الصدق صالح الحدیث قلت یحتج بحدیثہ وقال الدارقطنی کوفی ثقۃ وقال احمد بن حنبل ثقۃ (تہذیب جلد ۱۱)

ابن معین و امام نسائی جیسے ناقدین نے یزید کو ثقہ کہا ہے۔ ابو حاتم نے کہا کہ یزید صالح الحدیث سچا ہے اس کی حدیث لکھی جائے گی۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس کی حدیث سے حجت بھی پکڑی جائے گی۔ دارقطنی جیسے متشدد فی النقد نے یزید کو ثقہ کہا ہے اور امام احمد ابن حنبل نے بھی۔ میں کہتا ہوں کہ امام نسائی و امام احمد نے یزید کی روایت مذکورہ اپنی اپنی تالیفات میں نقل کی ہے۔ کما بینتہ:

آگے مضمون سیرۃ میں دوسری روایت کی بابت حسب ذیل جرح مرقوم ہے:

قولہ:- اسی مضمون کی دوسری روایت حضرت بُریدہ صحابی کی ہے جو امام حاکم نے مستدرک (ص۳۳۶ ج ۱) میں ابو شعیب حرانی کے واسطے سے روایت کی ہے وہ (ابو شعیب) خطا اور وہم کرتا ہے۔ (لسان المیزان)

اقول:- حضرت بریدہ صحابی کی روایت مذکورہ مستدرک حاکم ص۳۷۵ ج ۱ و ص۶۰۵ ج ۲ میں بھی منقول ہے اور اس میں ابو شعیب راوی مذکور نہیں ہے۔ اسی طرح سنن بیہقی ص۷۶ ج ۴ میں بریدہ کی یہی حدیث مذکور میں ابو شعیب نہیں ہے۔ اسی طرح مسند احمد جلد پنجم میں بریدہ صحابی کی روایت مذکور تین بار آئی ہے۔ ملاحظہ ہو ص۳۵۵ و ص۳۵۷ و ص۳۵۹ اور کسی میں ابو شعیب نہیں آیا ہے بلکہ سب راوی ثقہ ہیں اور سند متصل ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور مستدرک حاکم ص۳۳۶ ج ۲ میں تیسری سند سے حضرت ابن مسعود صحابی سے بھی مروی ہے۔ کہاں تک سب پر جرح کریں گے اور کس طرح ان سب کا انکار کریں گے؟

قولہ:- کیا آپ ایسے خطا کرنے والے اور [illegible]

والدینکو بخشوانا چاہتے تھے۔ اعتبار نہ آنحضرت کی حالت کو نعوذ باللہ مشرکین سے بدتر سمجھیں گے؟

اقول: ہم نے تو ماں باپ کی معافی پر عتاب کیا ہے جو عقل اسے بھی نہیں ہے۔ اسلئے قرآن پاک کی آیت ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی کی مدد کی میں مسلم شریف کی حدیث مذکورہ سے استنباط کیا ہے۔ جو اس حد کثیر طرق سے مروی ہے۔ اس سبب کے ہے اس ہونے کا شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

قولہ: ماں باپ کی بابت یہ کہنا کہ ان کو دہم یا شاید دائیاں ہی کوشش سے یاد دہ یا آسان ہے لیکن یہ کہنا کہ والدین پیغمبر کی بخشش نہیں ہوئی آسان نہیں (والعیاذ باللہ شمہ شمہ)

اقول: اس قسم کا احتمال تو تمام احادیث نبویہ میں نکل سکتا ہے۔ پس یہ بات اسی قبیل سے ہوگی جو منافقوں اور قرآنیوں وغیرہم نے کہی ہے کہ حدیث بخاری لم یکذب ابراھیم الا ثلث کذبات کے راوی اس حدیث کو جھوٹا کہہ دینا آسان ہے لیکن یہ کہنا کہ ابراہیم علیہ السلام سے تین جھوٹ سرزد ہوئے تھے آسان نہیں ہے جبکہ قرآن میں حضرت ابراہیم کو صدیقا نبیا کہا گیا ہے۔ فما ھو جوابکم ھو جوابنا۔ ولکن لیس ھذا من داب المسلمین۔ وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذا الباب۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تمت بالخیر

فتاویٰ

س ۳۳ } وتر میں قعدہ اولیٰ کرنے یا نہ کرنے میں کیا فرق ہے۔ قنوت بعد رکوع اور قبل رکوع میں کیا فرق ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۳۳ } قعدہ اولیٰ نہ کرنا اولیٰ ہے دعا قنوت بعد رکوع پڑھنی بہتر ہے۔ کیونکہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔ مغرب و وتروں میں قعدہ اولیٰ کرنے اور دعا قنوت نہ پڑھنے کی صورت میں مغرب سے پوری مشابہت

بالمغرب کی نہی سے بچ سکتا ہے۔ والتفصیل فی نیل الاوطار وغیرہ من شروح الحدیث۔

س ۳۴ } احناف کہتے ہیں کہ غیر مقلد کی نجات نہیں۔ اہل حدیث غیر مقلد، کے خیال میں تقلید بدعت ہے۔ قوی دلیل کس کی ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۳۴ } قوی دلیل اس کی ہے جس کی تائید قرآن و حدیث اور تصریحات ائمہ کریں۔ قرآن شریف کی آیت صاف ہے:۔ اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ (یعنی خدا اور رسول کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرو اور اس کے سوا اور اولیا (علماء) کی پیروی (فرض واجب جان کر) نہ کرو۔ علماء اگر قرآن حدیث ہی بتائیں تو بیشک اس پر عمل کرو امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے:۔ لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا الخ نہ میری پیروی کرو نہ مالک کی کرو۔ قرآن حدیث سے حکم اخذ کرو۔

س ۳۵ } زید نے ہندہ سے نکاح کیا۔ بعدہ ہندہ زید کے ہاں چند برس کے بعد انتقال کرگئی۔ اب ہندہ کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ والدہ ہے صرف ایک حقیقی چچا موجود ہے۔ جس نے ہندہ کو ولی ہوکر نکاح دیا تھا۔ اب مہر ہندہ مبلغ ساٹھ روپے کا زیورات موجود ہے۔ زید کو کتنا ملیگا اور ہندہ کے چچا کو کتنا؟ (ثناء اللہ سندر پوری)

ج ۳۵ } ترکہ ہندہ کا دو حصوں میں تقسیم ہوگا۔ نصف شوہر کا بوجہ ذی الفرض ہونے کے اور نصف چچا کا بوجہ عصبہ ہونے کے۔

س ۳۶ } زید کی بہن حقیقی کے ہمراہ خالد کا نکاح ہوا۔ بعدہ خالد کی بھتیجی حقیقی کے ہمراہ زید کا نکاح از روئے دلیل جائز ہے یا ناجائز۔ چونکہ رشتے میں زید کی بھانجی ہوتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۳۶ } صورت مرقومہ میں بھانجی کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس لئے زید کا نکاح خالد کی بھتیجی سے جائز ہے۔ ہاں اگر واقعہ یہ ہے کہ خالد کی بھاوج (جس سے لڑکی پیدا ہوئی ہے) زید کی ہمشیرہ ہے تو نکاح جائز نہیں۔ کیونکہ وہ زید کی بھانجی ہے۔ لیکن سوال میں یہ ذکر نہیں۔ واللہ اعلم!

س ۳۷ } زید پانچسال قبل حنفی تھا اب اہل حدیث ہوگیا ہے اور زید جس ملک کا رہنے والا ہے یہاں پندرہ کوس کے اندر کوئی ایک بھی اہل حدیث نہیں ہے۔ کل بدعتی ہیں۔ اور زید کو ان لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کی طرح برتاؤ و بھائی چارہ مجبوراً رکھنا پڑتا ہے اس لئے زید کو خوف ہے کہ اس بستی والوں کے ساتھ رہنے سے میرا ایمان برباد ہو جائیگا۔ اس لئے زید چاہتا ہے کہ یہ بستی چھوڑ کر اہل حدیثوں کے محلہ میں جا بسیں تو بہتر ہے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ (محمد علیجان خریدار ۱۲۹۰)

ج ۳۷ } قرآن مجید اور حدیث شریف میں ایسے موقعہ کیلئے خاص ہدایت ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:۔ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (پ ۷ ع ۱۴) (یعنی پرہیزگار لوگوں پر بے دینوں کی وجہ سے کوئی ذمہ داری نہیں ہے ہاں ان پر یہ فرض ہے کہ بے دین لوگوں کو نرم لفظوں میں نصیحت کرتے رہیں تاکہ وہ بھی بچ جائیں)

حدیث میں آیا ہے ان المخالط الناس خیر من المتجانبھم (فرمایا آنحضرت نے تم لوگوں سے ملے جلے رہو اس سے اچھا ہے کہ تم ان سے علیحدہ ہو جاؤ)

یہ آیت اور حدیث ہدایت فرماتی ہیں کہ مخالف عقیدہ لوگوں میں رہ کر ان کو سمجھاتے رہنا اچھا ہے بنسبت علیحدہ ہو جانے کے

س ۳۸ } زید کا یہ کہنا کہ نماز روزہ کرنیوالا اگر شرک و بدعت کرتا ہے تو منافق ہے مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ شرک و بدعت سے توبہ نہ کرے۔ اور بکر یہ کہتا ہے کہ شرک و بدعت کوئی چیز نہیں یعنی سب مسلمان مسلمان ہیں چاہے جو کچھ بھی کرے مسلمان منافق و مشرک نہیں ہوسکتا۔ آیا بکر کا خیال صحیح ہے یا زید کا؟ (سائل مذکور)

ج ۳۸ } مسلمان دو قسم کے ہیں ایک مردم شماری کے مسلمان دوسرے عنداللہ مسلمان۔ ایسے لوگ جن کا ذکر سوال میں ہے مردم شماری کی رو سے مسلمان ہیں گو عنداللہ مسلمان نہ ہوں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ مختصر یہ ہے کہ دو اصطلاحیں ہیں ایک شرعی دوسری عرفی۔ ایسے لوگ گو شرعی اصطلاح میں مسلمان نہیں عرفی اصطلاح میں مسلمان ہیں۔

نوٹ: آج کل جس شخص یا فرقے پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے وہ کفر عرفی اصطلاح میں ہے شرعی اصطلاح میں [illegible] واللہ اعلم

اطلاع [illegible] نذی و میرے تفسیر [illegible] شہر [illegible] کی بجائے [illegible] تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی [illegible] کی بجائے [illegible] میں ہے۔ (مدیر اہلحدیث امرتسر)

چتر ویدانو کرمنی

(مرتومہ پنڈت مقصود حسن صاحب چتر ویدی)

مضمون ہذا کی اول دو قسطیں اہلحدیث ۲۶ دسمبر و ۳۰ جنوری میں درج ہو چکیں تیسری قسط آج درج ہے۔ مضمون نگار صاحب رگوید کے مضامین کی فہرست بیان کر رہے ہیں۔

فصل ہشتم

رگ وید کے مضامین گوناگوں قسم نہم و دہم

مضامین متفرقہ کی نویں قسم میں ذیل کے دہ پندرہ سوکت داخل ہیں جن کا تعلق دوا یا دعا وغیرہ سے ہے۔

(۱) منڈل ۱۔ سوکت ۱۹۱۔ زہر کا اتار اور جھاڑ پھونک

(۲) منڈل ۷۔ سوکت ۵۰۔ زہر اور دوسرے امراض کے متعلق۔

(۳ و ۴) منڈل ۱۰ سوکت ۵۷ و ۵۸۔ مُردہ یا قریب المرگ شخص کی روح کو واپس بلانا۔

(۵ و ۶) منڈل ۱ سوکت ۵۹ و ۶۰۔ راجہ سبندھو کی زندگی اور تندرستی کی بحالی۔

(۷) منڈل ۱۰۔ سوکت ۹۷۔ دواؤں کی جڑی بوٹیوں کی تعریف۔

(۸) منڈل ۱۔ سوکت ۱۳۷۔ بیمار کی تندرستی کو بحال کرنے کے منتر۔

(۹) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۵۵۔ بدنصیبی کو دور رکھنے کے بیان میں۔

(۱۰ و ۱۱) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۶۱ و ۱۶۳۔ تپ دق کے متعلق۔

(۱۲) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۶۲۔ استقاط حمل کے متعلق۔

(۱۳) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۶۴۔ بُرے خواب دیکھنے کے بارہ میں

(۱۴) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۶۶۔ دشمنوں کے دفعیہ کے لئے

(۱۵) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۸۴۔ وضع حمل کی آسانی کے متعلق۔

دسویں قسم مضامین متفرقہ کی ان گیارہ گیتوں پر مشتمل ہے۔ جن میں مکالمات پائے جاتے ہیں [illegible] حسب تفصیل ذیل ہے:

(۱) منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۵۔ اندر اور مروت دیوتاؤں کا مکالمہ اپنی اپنی افضلیت پر۔

(۲) منڈل ۱۔ سوکت ۱۷۰۔ اندر دیوتا اور اگستیہ رشی کا مکالمہ بابت اندر کی افضلیت کے مقدموں پر۔

(۳) منڈل ۳۔ سوکت ۳۳۔ رشی وشوامتر کا مکالمہ [illegible] اور ستودری دریاؤں سے جن کو آج کل بیاس اور ستلج کہتے ہیں۔

(۴) منڈل ۴۔ سوکت ۴۲۔ اندر اور ورون دیوتاؤں کا مکالمہ اپنی اپنی افضلیت کے بارہ میں۔

(۵) منڈل ۱۰۔ سوکت ۲۸۔ اندر اور اس کے فرزند باسکر کے درمیان مکالمہ اندر کی نو آوری کے متعلق۔

(۶) منڈل ۱۰۔ سوکت ۵۱۔ دیوتاؤں کی درخواست اگنی دیوتا سے پجاری کی خدمات کو از سر نو قبول کرنے کے لئے۔

(۷ و ۸) منڈل ۱۰۔ سوکت ۵۲ و ۵۳۔ اگنی دیوتا کا مکالمہ دیگر دیوتاؤں سے پجاری کی خدمت کو از سر نو قبول کرنے کے متعلق۔

(۹) منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۶۔ اندر دیوتا کا مکالمہ اپنی بیوی اندرانی سے۔ اندر کے دوست ورش کپی دیوتا کی گستاخی کے متعلق۔

(۱۰) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۰۸۔ سرما اور پنی کا مکالمہ سرما اندر دیوتا کی کتیا کا نام ہے۔ اور پنی کے معنے ہیں سوداگر۔ جس سے مراد ہے دشمن یا چور جو گایوں یا سورج کی روشنی کو چرا لے جاتا ہے۔

(۱۱) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۴۔ اندر۔ اگنی اور سوم دیوتاؤں کے درمیان مکالمہ ورون دیوتا پر اندر دیوتا کی فضیلت کے بارہ میں۔ (باقی باقی)

حیات النبی کا عقیدہ

[illegible] قرآن مجید [illegible]

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

ترجمہ۔ اور بھروسہ کر اس [illegible] پر جو زندہ ہے [illegible] اب جیسے [illegible] رمضان کے [illegible] اسی طرح ہر ایک کام میں اللہ [illegible] ہے جو زندہ ہے۔ اب حیات النبی کہنے والے [illegible] اگر نبی پر بھی بھروسہ کریں جبکہ آپ کو زندہ کہتے ہیں اور زندہ پر بھروسہ کرنے والا اور کہا آیت کا حکم ہو جاتا ہے۔ لہذا اب اگر حیات النبی کہنے والے نبی پر بھروسہ نہ کریں اور آپ کو زندہ بھی کہیں تو وہ اس آیت کے منکر کیونکہ جو زندہ ہے اس پر بھروسہ کرنا فرض ہے اور منکر فرض کا کافر ہو جاتا ہے۔ اور اگر حیات النبی کہہ کر نبی پر بھروسہ بھی کریں اور خدا زندہ ہے اس پر بھی بھروسہ کریں تو مشرک ہو جائیں۔ پس حیات النبی کہنے والے اگر نبی پر بھروسہ نہ کریں تو کافر اور اگر بھروسہ کریں تو مشرک۔

بھائیو! خوب غور کرو اور اس آیت کو ہم بنا [illegible] صحیح کر لو تو کسی طرح کی مشکل نہ رہے گی۔ وہ آیت پارہ (۲۳) کے ختم پر ہے جو یہ ہے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

خاص نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کو حکم ہوتا ہے کہ تو بھی فوت ہو جائیگا اور وہ بھی فوت ہو جائیں گے۔

خدا پاک ہمیں کفر شرک سے بچائے آمین یا ربنا آمین!

ملکی مطلع

جنگ کی رفتار

سنگاپور کا سقوط اس ہفتہ کا نہایت اہم اور رنج دہ واقعہ بحرالکاہل میں جزیرہ سنگاپور کا سقوط ہے جہاں قریباً پچاس ساٹھ ہزار سپاہ نے ہتھیار ڈال دئیے ہیں۔ جن میں تیس ۳۲ ہزار ہندوستانی سپاہیوں کی تعداد بتائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ہماری فوجوں کے پاس پانی اور خوراک کے ذخیرے قریب الختم تھے اور تیل بھی ناکافی مقدار میں رہ گیا تھا۔ امریکہ اور برطانیہ کے اخبارات نے لکھا ہے کہ اس جزیرہ کی حوالگی سے جنگ کی عمر ایک سال زیادہ ہو گئی ہے۔ مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ نے کہا ہے کہ اس کے نتائج نہایت اہم اور دوررس ہونگے۔ ایسا کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ ماہرین سیاسیات کے نزدیک سنگاپور ہندوستان کا مشرقی دروازہ کہلاتا ہے اور نہر سویز مغربی دروازہ اب ظاہر ہے کہ سنگاپور برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے ہندوستان کا مشرقی حصہ کلکتہ سے لیکر راس کماری تک براہ راست جنگ کے دائرے میں آگیا ہے۔

سنگاپور کی تسخیر کے بعد جاپانیوں نے ایک طرف برما میں پیشقدمی کی رفتار تیز کر دی ہے۔ چنانچہ دریائے بلین کے قریب سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ مانڈلے وغیرہ پر ہوائی حملوں سے کچھ جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ اس حملہ سے جاپان کا فوری مقصد برما روڈ کو بند کرنا معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ چین کو اتحادیوں کی امداد نہ پہنچ سکے۔ گورنر برما نے اعلان کیا ہے کہ رنگون اور برما روڈ کی حفاظت کے سلسلہ میں پوری جدوجہد کی جائیگی۔ ممکن ہے کہ رنگون دوسرا طبروق یا مالٹا بن جائے۔ یعنی محصور ہونے کی حالت میں بھی دشمن کے مقابلہ میں ڈٹا رہے تاوقتیکہ کافی کمک پہنچ سکے۔

دوسری طرف جاپان نے بحرالکاہل کے جزائر جاوا، سماٹرا، بالی اور تیمور وغیرہ میں ہوائی اور بحری اقدامات شروع کر رکھے ہیں۔ بلکہ آسٹریلیا کے مشہور صنعتی اور تجارتی شہر ڈارون پر سخت بمباری ہو چکی ہے اور جزیرہ سماٹرا میں تیل کے مرکز پلمبانگ پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ولندیزی حکومت نے اس شہر کے تیل کے کنوؤں کو خود ہی آگ لگا دی۔ جس سے قریباً ایک سو چالیس کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اور آگ لگنے سے جو روشنی ہوئی وہ ایک سو میل سے نظر آتی تھی۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ جزیرہ جاوا پر چاروں طرف سے حملہ شروع ہو گیا ہے۔ رنگون کی بندرگاہ برطانیہ نے خود ہی بند کر دی ہے۔ اور اس کے آس پاس کے سمندر میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ تاکہ دشمن بحری راستہ سے فوج نہ اتار سکے۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے کونسل آف سٹیٹ دہلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جاپانی فوجیں مستقبل قریب میں ہندوستان کے مشرقی ساحل پر اُتر پڑیں۔ آج کل جاپان کا جنگی بیڑہ بحر ہند میں مصروف کار ہے یعنی جاپان کی آبدوزیں اور جنگی جہاز بحر ہند میں گشت کر رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ درست ہے کہ ہمیں بھاری نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اور صورت حالات نازک ہے۔ بلکہ اس جنگ میں ہمیں اس سے بھی زیادہ نازک حالات سے گزرنا پڑیگا۔ ہمیں اطمینان قلب سے ان تمام خطرات کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ مجھے سنگاپور کے بہادر سپاہیوں اور ان کے قیمتی اسلحہ کے نقصان سے بہت رنج ہوا ہے۔ لیکن یہ نقصان بہت جلد پورا ہونا چاہئے۔ اسلحہ ساز فیکٹریاں اور ورکشاپیں پہلے سے زیادہ ہمت اور کوشش سے کام کریں تاکہ ہماری فتح زیادہ قریب ہو جائے۔

جنگ کے باقی حالات مندرجہ ذیل سرکاری اطلاع میں ملاحظہ فرمائیں:۔

سرکاری اطلاع

رفتار جنگ پر ہفتہ وار تبصرہ

(۱۲ فروری سے ۱۸ فروری تک)

۱۵ فروری کو سنگاپور میں مزاحمت ختم ہو گئی۔ اور جاپانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اتحادی فوجوں نے اپنے اعلان کردہ عزم کے مطابق آخری دم تک مقابلہ کیا۔ ۹ فروری سے ۱۵ فروری تک پورا ایک ہفتہ تعداد اور وسائل حفظ و دفاع کی قلت کے باوجود انسانی قوت برداشت کے انہوں نے حیرت انگیز نمونے پیش کئے۔ ان کی اس بہادری اور جانبازی پر خودکشی کا شائق دشمن بھی عش عش کر اٹھا۔ ٹوکیو ریڈیو نے ان بہادروں اور جانبازوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی فوج زبردست مقابلہ کر رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کٹ کٹ کر مر جانے اور اس طرح سلطنت برطانیہ کی قدیم شاندار روایات کو زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

۱۱ فروری کو جب سنگاپور کا بحری اڈہ برطانوی فوج نے اپنے ہاتھوں تباہ کر دیا تھا۔ اسی وقت معلوم ہو گیا تھا کہ یہ غیر مساوی جنگ زیادہ دیر تک جاری نہیں رہ سکتی۔ اس دوران میں جاپانی ہوائی جہازوں نے بموں کے علاوہ اشتہارات بھی گرائے۔ جن میں برطانوی فوج سے کہا گیا تھا کہ وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دے اور مزاحمت ترک کر دے۔ مگر ان دعوتوں کا جواب جوابی حملوں سے دیا گیا۔ برطانوی فوج جانتی تھی کہ مقابلہ بے سود ہے۔ مگر انہوں نے وحشی اور تھائی لینڈ کے کم ہمتوں کی طرح ہتھیار ڈالنے اور اطاعت قبول کرکے ذلت و رسوائی کی زندگی پر بہادروں کی طرح آخری دم تک لڑنے کو ترجیح دی۔

۱۶ فروری کو سقوط سنگاپور کے متعلق برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے سلطنت کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں انہوں نے

صاف اور سیدھے لفظوں میں اس واقعہ کو بھاری اور دور رس فوجی شکست سے تعبیر کیا - انہوں نے اس نقصان کو کم ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی - مگر انہوں نے اس پریشان کن اور معصیبت خیز واقعہ کو جون ۱۹۴۰ء کے یاس انگیز دور کے مقابلے میں رکھا - جب فرانس نے ہتھیار ڈال دیئے تھے - اور برطانیہ ہوا میں سمندروں میں اور خشکی پر اکیلا جرمنی اور اٹلی کے مقابلے پر سینہ سپر کھڑا تھا - امریکہ الگ بیٹھا تھا - اس کی ہمدردی محض فیاضانہ اور غیر جانبداری تک محدود تھی - روس کو جرمنی کے فاصبانہ اقدامات کا حامی اور حصہ دار سمجھا جاتا تھا - اور جرمن اسے اس رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کر رہے تھے - محوریوں کی بری، بحری اور فضائی فوجی قوتیں ہر لحاظ سے غالب اور بے پناہ نظر آتی تھیں -

ہمت استقلال اور عزم صمیم کی بدولت ۱۹۴۱ء میں حالت قدرے بہتر ہوگئی - اور مسٹر چرچل نے اس وقت کہا تھا - دیکھیئے ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں - مگر اس کے بعد کے واقعات پر جب اگست ۱۹۴۱ء میں انہوں نے بحر اوقیانوس میں مسٹر روزولیٹ سے ملاقات کی - تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے اپنی براڈ کاسٹ تقریر میں کہا اس وقت اگرچہ روس ہمارا اتحادی بن چکا تھا مگر روسی فوجوں کو شکستوں پر شکستیں ہو رہی تھیں - یوکرین پر قابض ہونے کے بعد جرمن قفقاز کی طرف بڑھ رہے تھے - لینن گراڈ اور ماسکو خطرے میں تھا - امریکہ ابھی تک غیر جانبدار تھا - اور آج یہ حالت ہے کہ امریکہ ہمارے ساتھ ہے جمہوریت کے مشترکہ دشمنوں کے خلاف میدان جنگ میں ہمارے دوش بدوش کھڑا ہے - روس اب جرمن فوجوں کو شکستوں پر شکستیں دے رہا ہے - اس وقت اگرچہ جاپان جرمنی کے ساتھ مل گیا ہے مگر یہ دونوں جانتے ہیں کہ ان کے خاتمے کا وقت قریب ہے - اگرچہ مشرق بعید میں جاپانیوں نے کامیابیاں حاصل کی ہیں مگر ان کامیابیوں کے باوجود برلین اور ٹوکیو میں جنگ کے انجام کے متعلق تشویش اور اضطراب پھیلا ہوا ہے - ۱۹۴۲ء میں برطانیہ دفاع کے لئے مہلت حاصل کرنے کی غرض سے لڑ رہا تھا - آج اتحادی کامیابی اور فتح حاصل کرنے کے وقت کیلئے لڑ رہے ہیں "

مسٹر چرچل کی اس تقریر اور گزشتہ دو سال کے واقعات جنگ کی رفتار کے پیش نظر سنگاپور کے سقوط کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ محوریوں پر آخری کامیابی تاخیر میں پڑ گئی ہے - ملایا اور سنگاپور کی جنگ ۲½ مہینے جاری رہی - ان ۲½ مہینوں میں جاپانیوں کا پروگرام اسی طرح تہ و بالا ہو گیا ہے جس طرح یوگوسلافیہ - یونان اور کریٹ کی لڑائیوں میں نازیوں کا پروگرام درہم برہم ہو گیا تھا - ان تینوں لڑائیوں میں اتلاف جان و سامان بے شک ہوا تھا - مگر اتحادیوں کو مہلت مل گئی تھی - اور انہوں نے مصر، شام، عراق اور فلسطین کو بچا لیا تھا - اس طرح ملایا کی جنگ کے ۲½ مہینوں میں اتحادی فوجوں نے جو نقصان اتلاف و جان اٹھایا ہے وہ درحقیقت اس وقت کی قیمت ہے جو اتحادیوں کو اپنی مزید تیاریوں کے لئے مل گیا ہے - بلاشبہ یہ نقصان بہت زیادہ ہے مگر جو وقت مل گیا ہے وہ انجام کار یقیناً بیش قیمت ثابت ہوگا +

<u>طبی سوال کا جواب</u> | کسی پرچہ اہلحدیث میں ایک طبی سوال تھا - اس کے جواب میں عرض ہے کہ میرے بچے کے کانوں میں بھی عرصہ سے شکایت تھی - جسکے علاج میں کئی سو روپے صرف کئے - لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا آخر ش

Charitabale Dispensery

MihiJAM. (E.I.R)

چیری ٹیبل ڈسپنسری میہی جام ای - آئی - آر کو کیفیت لکھی گئی تو وہاں سے جو دوا آئی جو بیحد مفید ہوئی - لہذا میرا مشورہ ہے کہ وہیں سے دوا منگائی جاوے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی - (عبدالواحد کلاتھ مرچنٹ چھبوا - ضلع بالاسور -

<u>عید آنہ فنڈ</u> | مرسلہ جماعت اہلحدیث ہرشاد پور صرف -

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل نمبروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہو جانے کی وجہ سے ۲۰ مارچ تک وصول ہو جانی چاہئے ورنہ ۲۷ مارچ کو وی پی بھیجا جائیگا مہلت یافتگان کو مزید مہلت نہیں دی جائے گی - اگر ان کی قیمت وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کر دیا جائے گا علی ہذا القیاس غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے وہ بھی بعد میعاد بند کر دیا جائیگا - آئندہ کے لئے نیا داخلہ ارسال کریں اور نمبر آنے پر پھر اخبار جاریگا

۲۸۵ - ۵۵۶ - ۲۲۴۱ - ۲۶۹۹ -
۴۳۵۱ - ۴۶۰۰ - ۵۴۴۹ - ۶۳۸۱ -
۶۴۲۰ - ۶۴۷۲ - ۷۳۲۳ - ۷۳۲۹ -
۸۳۵۲ - ۹۴۲۹ - ۹۸۳۰ - ۹۸۵۴ -
۹۸۹۳ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۴۵۳ - ۱۰۵۸۹ -
۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۷۴ - ۱۱۰۱۷ - ۱۱۰۳۸ -
۱۱۱۳۲ - ۱۱۱۹۴ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۳۵۱ -
۱۱۳۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۵۸۸ -
۱۱۶۳۵ - ۱۱۸۲۹ - ۱۱۸۷۳ - ۱۲۰۱۶ -
۱۲۰۱۹ - ۱۲۱۱۴ - ۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۹۴ -
۱۲۱۷۰ - ۱۲۲۹۷ - ۱۲۳۴۲ - ۱۲۴۰۸ -
۱۲۵۱۴ - ۱۲۵۹۰ - ۱۲۶۱۲ - ۱۲۶۲۰ -
۱۲۶۲۲ - ۱۲۶۴۰ - ۱۲۶۴۵ - ۱۲۶۹۱ -
۱۲۶۶۲ - ۱۲۶۶۴ - ۱۲۷۴۸ - ۱۲۷۶۹ -
۱۲۷۷۰ - ۱۲۸۰۳ - ۱۲۸۰۴ - ۱۲۸۰۶ -
۱۲۸۰۸ - ۱۲۸۰۹ - ۱۲۸۱۰ - ۱۲۸۸۷ -
۱۲۸۹۵ - ۱۲۹۱۱ - ۱۲۹۴۰ -

<u>مہلت</u> | ۷۷۶۵ - ۸۲۵۹ - ۸۵۳۱ -
۸۷۶۲ - ۸۷۶۷ - ۱۰۱۴۸ - ۱۱۸۸۹ -
۱۲۴۴۹ - ۱۲۵۴۳ - ۱۲۶۲۱ - ۱۲۶۲۸ -
۱۲۷۷۶ - ۱۲۷۹۱ - ۱۲۷۹۲ - ۱۲۸۴۳ -

<u>غریب فنڈ</u> | ۱۰۳۱۳ - ۱۱۰۹۴ - ۱۳۵۲۹ -
۱۲۶۵۹ -

مدرسہ دارالحدیث مدینہ منورہ کیلئے از محترم حکیم صاحب چاہ ... ضلع ...

تفسیر ثنائی • از مولانا ثناء اللہ صاحب • اردو زبان میں • آٹھ جلدوں کی قیمت •

موہیائی

مصدقہ علماء اہلحدیث و خریداران اخبار اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔ کیمیائی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک۔ چھٹانک وغیرہ سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ (ہاں) برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ... پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات ماہ جنوری ۴۳ء

جناب مقبول حسن صاحب بٹول بازار (نیپال) عرصہ دس بارہ سال کا ہوا ایک دو مرتبہ موہیائی منگائی تھی۔ مریضوں کو استعمال کرائی۔ مفید پائی۔ اب چند مریضوں کے لئے ایک پاؤ ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جنوری)

جناب مولوی سید جمیل الرحمٰن صاحب جھومکا کئی بار اپنے دوستوں کے لئے موہیائی منگائی بہت مفید ثابت ہوئی۔ دو ڈبیہ اور مرحمت فرمائیں۔ آئندہ آٹھ دس ڈبیہ منگواؤں گا۔ (۱۴ جنوری)

موہیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سرور خان پھوپڑا لطور دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

تقویۃ الایمان (جدید ایڈیشن)

مع تذکیر الاخوان مصنفہ شاہ اسمعیل شہید ۲۰×۳۰/۱۶ ... صفحات۔ دو قسم کے کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت قسم اول کاغذ سفید اعلیٰ ۱۲ مع محصول ڈاک، قسم دوم کاغذ براؤن ۸ مع محصول۔ قسم اول کے دس نسخہ مع محصول ڈاک وغیرہ رجسٹری کیلئے ... یا قسم دوم کیلئے ... ایک نسخہ مفت اور قسم اول کے ۲۵ نسخوں کیلئے مع محصول ڈاک وغیرہ ... یا قسم دوم کے لئے ... آنے پر تین نسخے مفت دیئے جائیں گے۔ فی سیکڑہ قسم اول ... قسم دوم ... اپنا پتہ کوپن پر صاف اردو میں لکھیں

ملنے کا پتہ:۔ **محمد زکریا مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ**

چھپ گئی! چھپ گئی!! چھپ گئی!

سیرت سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کچھ عرصہ سے نایاب ہو رہی تھی۔ اُدھر شائقین کا شوق روز افزوں ترقی پر تھا۔ اس ضرورت کو ملحوظ رکھ کر اصحاب لکھنؤ نے نئے اضافہ کے ساتھ نہایت محنت و جانفشانی اور صرف کثیر کے ساتھ اس کتاب کو دوبارہ شائع کر دیا ہے۔ جدید ایڈیشن میں یہ کتاب ۲۰×۲۲/۸ سائز کے ۴۰۰ صفحات پر شائع ہوئی ہے۔ کتابت طباعت۔ دیدہ زیب اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ع/۶ محصول ڈاک ۸/ـ

غنیۃ الطالبین مترجم

کتاب کی اصل عربی عبارات با اعراب ہے جس کے ساتھ ساتھ بین السطور میں سلیس اردو میں عربی عبارت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ حواشی پر فتوح الغیب کا ترجمہ مرقوم ہے۔ اخیر میں فہرست مضامین بھی ہے۔ معتقدین پر اتمام حجت کرنے کے لئے پیر صاحبؒ کا اصل کلام پیش کر دینا کافی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ ڈمی۔ ضخامت و تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ کے ایک ہزار صفحات۔ قیمت ... مع محصول ڈاک ...

[illegible] حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح

[illegible] کی کتاب ... کا بامحاورہ اُردو ترجمہ بمع متن کے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب۔ کاغذ ڈمی۔ ضخامت و تقطیع ۲۰×۲۲/۸ کے ۴۲۵ صفحات۔ قیمت ۳/ـ مع محصول ڈاک ۳/۱۲ (تین روپے بارہ آنے)۔

چند نئی کتابیں

ذکریٰ از مولانا ابوالکلام آزاد۔ اس رسالہ میں موصوف کے دو مضمون تذکار مقدس اور افسانہ ہجر و وصال مرتب کئے گئے ہیں۔ جو پہلے آپ کے رسالہ البلاغ میں شائع ہو چکے ہیں۔ تذکار مقدس میں آنحضرت صلعم کی ولادت، بعثت روحانی تربیت اور عرب کی حالت قبل بعثت وغیرہ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ افسانہ ہجر و وصال میں قوم کی بے حسی اور جمود پر توجہ دلاکر صراط مستقیم پر چلنے کی دعوت دی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸/ مع محصول ۱۰/

صحت و صفائی یہ رسالہ بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ اس میں صحت جسمانی قائم رکھنے۔ وبائی امراض۔ ملیریا بخار سے محفوظ رہنے اور بعض عام الوقوع تکلیفوں (مثلاً نکسیر پھوٹ پڑنا، آنکھ میں کچھ پڑ جانا یا ناک میں کچھ گھس جانا وغیرہ) کے متعلق مفید ہدایات دی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۴/ مع محصول ۵/

انتظام کتب خانہ مصنفہ سید بشیر الدین صاحب لائبریرین لٹن لائبریری مسلم یونیورسٹی علیگڈھ۔ اس رسالہ میں لائبریرین (منتظم کتب خانہ) کے فرائض اور انتظامی سہولت کے لئے ہدایات درج ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ پاکٹ سائز ۸/ مع محصول ڈاک ۹/

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی

رحمۃ اللہ علیہ

مقالات شبلی اس میں مولانا کے وہ علمی اور تاریخی مضامین درج ہیں۔ جو اب تک شائع نہیں ہوئے تھے۔ قیمت ۱۰ر

رسائل شبلی اس میں بھی مولانا کے علمی اور تاریخی مضامین نہایت تحقیق اور تلاش کے بعد جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

اورنگ زیب عالمگیر پر نظر اس رسالہ میں اس متدین بادشاہ کے حالات پر سے تعصب کے پردے ہٹائے گئے ہیں، جو نالفین نے ڈال رکھے تھے۔ قیمت ۶ر

حیات حافظ اس میں حافظ شیرازی کے حالات زندگی از ولادت تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

حیات سعدی اس رسالہ میں شیخ سعدیؒ کے بچپن، طالب علمی، سیر و سیاحت دربار کے تعلقات، اخلاق و عادات، تصانیف اور شاعری وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

حیات خسرو امیر خسرو دہلویؒ کے حالات زندگی مولانا شبلی نے نہایت دلچسپ پیرائے میں قلم بند کئے ہیں۔ قیمت ۶ر

الغزالی امام غزالیؒ کی مفصل سوانحعمری۔ پہلے حصہ میں آپ کی ولادت۔ تحصیل علوم۔ دربار کے تعلقات اور سفر و وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید درج ہے۔ قیمت عہ ر

سیرۃ النعمان امام اعظم ابو حنیفہؒ کی سوانحعمری حصہ اول و دوم۔ پہلے حصہ میں امام ابو حنیفہؒ کا نام و نسب ولادت و سن رشد تعلیم و تربیت وغیرہ کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں اصول اور مسائل سے جو علم کلام اور فن حدیث سے متعلق ہیں۔ تفصیلی بحث ہے۔ قیمت ۸ر

حق مبین [illegible] صاحب مرحوم آبادی نے اس کتاب میں سیرۃ النعمان کا جواب دیا گیا ہے۔ گروہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے مولانا رحیم آبادیؒ نے یہ کتاب لکھ کر فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ قیمت عہ ر

الفاروق حصہ اول و دوم۔ حضرت عمر فاروق خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی نہایت مستند و مفصل سوانحعمری۔ مرتبہ مولانا شبلی نعمانی۔ قیمت ۸ر

المامون سوانحعمری خلیفہ مامون رشید اعظم مع دیباچہ از سر سید احمد خان مرحوم و فہرست مضامین۔ قیمت عہ (ایک روپیہ)

الہارون سوانحعمری خلیفہ ہارون رشید مع شجرہ نسب خاندان عباسیہ۔ مؤلفہ مولوی مصباح الدین صاحب رہتکی۔ قیمت عہ ر

سوانح مولانا روم مولانا جلال الدین رومی کی مفصل سوانحعمری۔ مثنوی شریف اور دیگر تصنیفات پر تفصیل سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

مولوی معنوی مولانا رومؒ کے حالات زندگی مع تبصرہ بر مثنوی شریف۔ قیمت ۵ر

حیات ابدی۔ حالات زندگی رابعہ بصریہؒ۔ قیمت ۴ر

ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴

جلد ۳۹ نمبر ۱ ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ ... مارچ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۱۰



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرو بھائی

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دینی اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جن مراسلت نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح چندہ

والیان ریاست [illegible]

رؤسا و جاگیردار [illegible] عہ

عام خریداران [illegible]

[illegible]

اہل برما سے سالانہ — سے

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر — ۱۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۶ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ سنت

از مولوی محمد داؤد صاحب راز ٹکراوہ ضلع گوڑگانوہ

سنت سے الفت ہے ہمکو سنت کے نغمے گاتے ہیں
جو سنت پر عامل ہیں وہ دارین میں عزت پاتے ہیں

سنت کی اشاعت کرتے ہیں اسلام سے الفت ہے جنکو
سب ایک بنو اور نیک بنو اسلام کا ہے پیغام یہی

صورت و سیرت اپنی تم سنت کے سانچے میں ڈھالو
سنت سے پیدا ہوتا ہے اک نور دماغوں میں یارو

تقلید کا پردہ چاک کرو اسلام کی ہو گر لاج تمہیں
افسوس مسلمانوں نے بھی اسلام سے الفت چھوڑی ہے

یہ دنیا والوں سے کہدو اسلام امن کا ضامن ہے

سنت کی راہ میں چلکر ہم بس سیدھے جنت جاتے ہیں
سنت کی قدر کیا جانیں جو بدعت سے دل بہلاتے ہیں

ایمان سے خالی ہیں وہ دل اس کام سے جو گھبراتے ہیں
اسلام کی عزت ہے اسمیں ہم راز کی بات بتلاتے ہیں

کامل ہیں وہ انساں کہ جو اس سانچے میں ڈھل جاتے ہیں
جو باز نہ آئیں بدعت سے وہ بے غیرت ہو جاتے ہیں

اسرار ہیں جتنے سنت کے اس پردے میں چھپ جاتے ہیں
کرنا ہے کام بہت کچھ پر غفلت میں سوئے جاتے ہیں

ہم عالمگیر حکومت کی اسلام میں قوت پاتے ہیں

اے رازؔ تم اپنا کام کرو اسلام کا اونچا نام کرو
مثل مشہور ہے دنیا میں جو کرتے ہیں سو پاتے ہیں

———اکثر عابد نے ہڑتال اور ستیا گرہ ... دیا ہے ——— جو شیلے بیوپاریوں نے اس فیصلہ ... تک ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— یہ گروہ چاہتا ہے کہ جب تک بکری ٹیکس منسوخ نہ ہو ہم ہڑتال جاری رکھیں گے۔

——— سابق وزیر اعظم فرانس پر غفلت کی وجہ سے جنگ ہار جانے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔

——— بٹیویا (جاوا) سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوج جاوا میں اتر پڑی ہے۔

——— واشنگٹن (امریکہ) سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاوا کے پرے سمندر میں دشمن کے تین ڈسٹرائر اور تین تباہ کن جہاز ناکارہ بنا دیئے گئے ہیں۔

——— لندن کا ایک اعلان مورخہ یکم مارچ مظہر ہے کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں جاوا کے ۳ سمندروں میں ۱۵ جاپانی باربردار جہاز غرق کئے گئے اور ۱۶ کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

——— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ ایوان نمائندگان نے جنگی اختیارات کے مسودہ قانون کو پاس کر دیا جس کی رو سے گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جنگ کے سلسلہ میں جائدادیں بھی ضبط کر سکتی ہے۔

——— روس کا دعویٰ ہے کہ روسی گوریلوں نے گذشتہ چھ ماہ میں ۴۸۰۰۰ جرمن سپاہی اور ۱۴۹۱ افسر ہلاک کئے۔ اس کے علاوہ بہت سا فوجی سامان اور فوجی اہمیت کے مقامات کو برباد کیا۔

——— رنگون سے ہندوستانی پناہ گزیں واپس آ رہے ہیں کیونکہ وہاں ہوائی حملوں کا زور بڑھ رہا ہے۔

——— ان جاپانی فوجوں کو جو دریائے سیتانگ کے مورچوں پر ہیں کمک پہنچ گئی ہے اور وہ دریا کو پار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس دریا کے دوسری طرف اتحادیوں کی فوج ہے۔

——— حکومت بہار نے مکانوں کے مالکوں کے نام نوٹس جاری کیا ہے کہ وہ مکانوں کے کرائے نہ بڑھائے۔

(باقی خبریں صفحہ ۱۲ کے کالم ۳ پر)

متفرقات

گرانی کاغذ | بہ شدید تکلیف نایابی کی ہے۔ بڑی کوشش اور مزید خرچ سے چند رم کاغذ مہیا ہوئے ہیں۔ لہٰذا اس لئے آئندہ پرچہ ۱۶ صفحات کا نکلیگا۔ انشاء اللہ!

ناظرین اپنا فرض اشاعت ملحوظ رکھ کر خریدار بنائیں تو گرانی کی کسر نکل سکتی ہے۔

بزم توحید | پر ارباب کرام نے جیسی چاہئے توجہ نہیں کی۔ کم سے کم اتنا تو کریں کہ جہاں قبروں پر عرس یا میلے ہوتے ہیں دفتر ہذا سے اشتہار مفت منگا کر تقسیم کر کے اجر پائیں۔ اس خاموشی میں مندرجہ ذیل مدہم سی آواز بھی غنیمت ہے۔

گوشوارہ ممبران بزم توحید مونگ ضلع گجرات پنجاب

بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء

آمدنی	خرچ
سابقہ بقایا بدست خود ۱۲؍	خرچ محصول ڈاک ۱؍
آمدنی ماہ حال ۳؍	نماز مترجم و کتاب
بقایا از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب ۵؍	بنادی الاسلام خرید کر (۲۲عدد) تقسیم کی گئی۔
میزان کل ۲۰؍	کل خرچ ۴؍

بقایا بدست خود۔ ۱۶؍ - ۲ - ۰ ۱۴؍ (دو روپیہ صرف)

نوٹ: ہماری بزم کے زندہ دل ممبر میاں جہاں الدین صاحب بعارضہ نمونیا رحلت فرما گئے اب ہم دس ممبر رہ گئے ہیں۔

گوشوارہ ممبران بزم توحید مونگ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء

آمدنی	خرچ
سابقہ بقایا بدست خود ۱۴؍	محصول ڈاک ۱؍
آمدنی ماہ حال ۱؍	ماہ نامہ یک عدد تقسیم کی گئی۔
میزان کل ۱۵؍	کل خرچ ۲؍

بقایا بدست خود۔ ۱۳؍ - ۲ - ۰

محمد خان گوندل ناظم بزم توحید مونگ۔ ضلع گجرات

خدا کا شکر ہے | پنجاب پر ہڑتال کی جو مصیبت قریباً ۱۰ روز تک مسلط رہی آخر ۲ فروری کو ختم ہو گئی۔ بیوپاری لوگ حکومت سے بعض مطالبات منوانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ!

تولد فرزند | خدا نے مجھے لڑکا بخشا ہے۔ کوئی صاحب تاریخی نام سے اطلاع دیں تو ہو مسعود کے ابا صاحب اجر مبارک بھیجکر تشریف لائیں تو مزید خوشی ہو۔ (محمد یوسف نیم سراج ہائی سکول مالدہ)

(۲ء مرسلہ داخل اشاعت فنڈ)

مولانا حافظ محمد صاحب | گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ کے مقدمہ خون کی پیشی سشن کورٹ میں ۱۰-۱۱-۱۲ مارچ کو ہوگی۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری | کے مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کی آئندہ پیشی ۱۳ مارچ کو مقرر ہوئی ہے۔ صرف ایک گواہ استغاثہ پر جرح باقی ہے۔ اس کے بعد شہادت صفائی کی باری ہوگی۔

نوٹ | مقدمہ ہذا میں اڈیٹر الفقیہ (ایک ملزم) کی درخواست پر جمعیۃ العلماء امرتسر نے مصالحت کرانے کے لئے ایک سب کمیٹی بنادی ہے۔ خدا کرے کمیٹی مذکور اس نیک کام میں کامیاب ہو۔

تکمیل پتہ | "اہلحدیث" مورخہ ۱۳ فروری میں امداد مسجد کے ضمنی عنوان سے جو نوٹ شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق بعض احباب نے اطلاع دی ہے کہ اس میں ڈاکخانہ مرقوم نہیں اسلئے امداد نہیں بھیجی جا سکتی۔ ان کو واضح ہو کہ اسکردو تحصیل بھی ہے اور ڈاک خانہ بھی۔ پورا پتہ یوں لکھیں انشاء اللہ امداد پہنچ جائیگی۔ (مدیر)

مولوی بشیر صاحب ابن مولوی عبد الصمد صاحب مرحوم امام مسجد بلغار تحصیل وڈاک خانہ اسکردو تبت خورد۔ سرینگر کشمیر

SKardu

مفت رسائل

ایام النحر | ایام قربانی پر بحث ہے کہ تیرھویں ذوالحجہ تک جائز ہے یا آخری ذوالحجہ تک۔

صلوٰۃ الرسول | نماز مسنون کے مسائل کا بیان۔

صیام الرسول | مسنون روزوں کے مسائل کا بیان۔ محصولڈاک الگ الگ ۹ پائی۔ تینوں کا محصول ۱ر۔ ملنے کا پتہ (۱) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (۲) مولوی سلطان محمد صاحب سکرٹری مدرسہ محمدیہ تالاب ثابت خان علی گڑھ۔

(باقی متفرقات صفحہ کالم ۳ پر دیکھیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷۔ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

متعۃ النساء اور شیعہ

(اہلحدیث مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۱ء میں شیعہ اخبار "الواعظ" لکھنؤ کے جواب میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ متعہ قرآن مجید سے ثابت نہیں ہے۔ صرف اقوال الرجال کے سہارے شیعہ مصنفین قرآن مجید سے جواز متعہ کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ مدعا نہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جو جواز متعہ پر نص قطعی کا حکم رکھتی ہو۔ بہت تلاش و جستجو کے بعد جو آیت پیش کی جاتی ہے اور جس پر ہم "اہلحدیث" ۱۲ ستمبر میں بحث کر چکے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً (پ۵-ع۱)

اس آیت کی صحیح تفسیر "اہلحدیث" مذکور میں ایک دوسری آیت کی شہادت سے بتائی گئی تھی کہ اس سے مراد منکوحہ سے فائدہ اٹھانا ہے۔ متعہ اصطلاحی مراد نہیں۔ اس کا جواب اخبار "الواعظ" لکھنؤ نے دیا ہے۔ جس میں بہت سی تعلیات کے بعد اتنا تسلیم کیا ہے کہ

ہمارے ہاں بھی کئی ایسی روایات معتبر نہیں۔

(الواعظ دسمبر ص۲ کالم ۲)

پھر کمال جرأت اور دلیری سے اہل سنت کی کئی ایک تفاسیر کا حوالہ اس دعوے کے ثبوت میں دیا ہے کہ الیٰ اَجَلٍ مُسَمًّی کا لفظ قرآن مجید میں داخل ہے۔ پیش کردہ تفاسیر میں امام رازی کی تفسیر کبیر کا نام بھی لیا ہے۔ حالانکہ امام ممدوح نے اس آیت کی تفسیر میں وہی روش اختیار کی ہے جو عام طور پر سُنّی محققین کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ امام موصوف نے استمتاع سے مراد اپنی منکوحہ عورت سے فائدہ اٹھانا بتایا ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۳ ص۲۰۰۔ یہاں تک کہ اسی بحث کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضہ کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے انتقال کے وقت جواز متعہ کے قول سے رجوع کر لیا تھا۔

حضرات شیعہ! حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت آپ لوگ ہمیشہ اس دعوے کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں کہ الیٰ اَجَلٍ مُسَمًّی قرآن کا لفظ ہے۔ ہم نے بارہا پوچھا ہے کہ اگر یہ لفظ قرآن میں ہے تو آپ لوگ اپنے مطبوعہ مصاحف میں اسے کیوں درج نہیں کرتے۔ ہمارے پاس مطابع شیعہ میں مطبوعہ کئی ایک قرآن موجود ہیں۔ کسی میں یہ لفظ نہیں ملتا۔ اور ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ آیندہ بھی یہ لفظ درج نہیں ہوسکیگا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید سے متعۃ النسا کا ثبوت دینا جوئے شیر لانے سے کم مشکل نہیں۔

اسکی مثال قرآن مجید سے غلط استنباط کرنیوالے کئی لوگ پیدا ہوگئے ہیں۔ قادیانی گروہ تو قرآن مجید پر اتنا قبضہ مخالفانہ رکھتا ہے گویا نصف قرآن مرزا صاحب ہی کے حق میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ سے مراد مرزا صاحب کی وحی ہے۔ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ سے مراد مرزا صاحب کی شہادت ہے۔ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کے مصداق بھی مرزا صاحب ہی ہیں۔

ادھر بہائی لوگ بھی یہ کہتے سُنے جاتے ہیں کہ قیامت سے مراد شیخ بہاء اللہ ہے اور لقاء ربہ سے مراد شیخ بہاء اللہ کی ملاقات ہے۔ وغیر ذالک من الاغلوطات۔

ایسے لوگ یاد رکھیں کہ صادق مصدوق کی یہ حدیث بالکل صادق ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا جو مبطلین وضالین کی تحریفات کا اثر مٹاتا رہیگا۔ اس لئے ہم بآواز بلند ان لوگوں کو مخاطب کرکے کہتے ہیں ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اہلحدیث ۱۲ ستمبر میں ہم نے ایک روایت حرمت متعہ کے متعلق نقل کی تھی جو حضرت علی رضہ سے مروی ہے، جس کا مضمون یہ ہے کہ

خیبر کے دن متعہ حرام ہوچکا ہے۔

یہ روایت شیعہ کی معتبر کتاب تہذیب الاحکام میں موجود ہے جو شیعہ کی صحاح اربعہ میں شمار ہوتی ہے۔ اسی طرح سنیوں کی صحاح ستہ (ترمذی) میں بھی ملتی

ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ شیعہ حضرات اس روایت کو مجمع علیہ سمجھ کر اسی کے مطابق عقیدہ رکھتے۔ کیونکہ ان کی معتبر کتاب اصول کلینی کے دیباچہ میں لکھا ہے:

"خذوا بالمجمع علیہ"

جس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ شیعہ سنی کی متفقہ روایت کو بلا کھٹکے لیا کرو۔ مگر ہائے تعصب تیرا بُرا ہو۔ شیعہ نامہ نگار نے حضرت علیؓ کی اس روایت کو خبر واحد کہہ کر رد کر دیا ہے۔

کیوں جناب! کسی سنی یا شیعہ محدث نے یہ لکھا ہے کہ خبر واحد دلیل نہیں ہوتی۔ پھر جن روایات سے شیعہ استدلال کرتے ہیں کیا وہ سب متواترہ یا مشہورہ ہیں۔

اسی ضمن میں آپ نے حضرت عمرؓ کے قول سے بھی استدلال کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں متعہ حلال تھا میں اسے حرام کرتا ہوں۔

اہل سنن اس روایت کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں منع کے باوجود خفیہ خفیہ متعہ پر عمل ہوتا رہا مگر چونکہ بزبان رسالت متعہ حرام ہو چکا تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کی ممانعت کا اعلان کر دیا۔۔ جیسا کہ آج کل سرکاری احکام گزٹ ہوتے ہیں۔

شیعہ دوستوں کو اگر یہ توجیہ منظور نہ ہو تو ہم ان کو اس کی تسلیم پر مجبور نہیں کرتے۔ مگر ان کے عقیدہ کے لحاظ سے اتنا پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا ان کے نزدیک حضرت عمرؓ کے قول کو یہ رتبہ حاصل ہے کہ اس سے حضرت علیؓ کی مرفوع روایت رد ہو سکے۔ اگر ان کے نزدیک حضرت عمرؓ کو یہ درجہ حاصل ہے تو ہم بہت خوش ہیں کہ شیعہ کے ساتھ ہمارا بہت سا اختلاف مٹ گیا۔ اور جو باقی ہے اس کے مٹنے کی بھی امید ہے ؎

راہ پر ان کو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں
اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتوں میں

علمی سوال کے جوابات

اخبار اہلحدیث کی یہ بھی ایک برکت ہے کہ اس کے ذریعہ بعض دفعہ بڑے بڑے ادق علمی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ ۳۰ جنوری مطابق ۱۲ محرم کے پرچے میں ایک علمی سوال درج ہوا تھا جس پر اہل علم نے توجہ کر کے جوابات بھیجے ہیں جو فائدہ عام کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ ان جوابات میں واضح ترجواب مولنا ابو القاسم بنارسی کا ہے۔ جو یہ ہے:۔

نمبر ۱ اخبار اہلحدیث ۳۰ جنوری ص۸ کالم ۲ میں یہ سوال شائع ہوا ہے کہ:۔

"مرقاۃ ص۱۶۴ ج ۴ میں ابوعیسٰی ترمذی کا یہ قول منقول ہے وقال من سعادۃ الرجل خفۃ لحیتہ یہ ترمذی میں موجود نہیں ہے اور صاحب مرقاۃ کے حق میں غلط گوئی کا گمان نہیں کیا جا سکتا۔"

جواباً معروض ہے کہ صاحب مرقاۃ کا جملہ وقال کا معطوف علیہ جملۂ اولیٰ روی عن رسول اللہ ہے۔ قال کا فاعل ابوعیسٰی ترمذی نہیں ہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ من سعادۃ الرجل خفۃ لحیتہ حدیث مرفوع ہے جو طبرانی میں حضرت ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من سعادۃ الرجل الی آخرہ۔ نیز یہ حدیث مرفوع ابن عدی کی کتاب الکامل میں بھی منقول ہے۔ اس کا پتہ سیوطی نے جامع صغیر میں دیا ہے۔ ملاحظہ ہو جامع صغیر جلد دوم طبع مصر ص۱۳۹۔ اور یہ بھی تصریح کر دی ہے کہ حدیث مذکور سنداً ضعیف ہے۔ اللہ اعلم!

(محمد ابو القاسم عفی عنہ بنارسی)

نمبر ۲ دوسرا جواب مولنا محمد حسن صاحب موضع الہ آباد ضلع فیروز پور پنجاب کا ہے:۔

"آپ کی طرف سے مورخہ ۲ محرم ۱۳۶۱ھ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک سوال شائع ہوا تھا جس میں آپ نے عبارت من سعادۃ المرء خفۃ لحیتہ کے حوالہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ یہ عبارت کتاب نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس للعالم العلامہ الحبر الفہامہ الشیخ عبدالرحمن الصفوری الشافعی کی ہے۔ اصل عبارت یوں ہے:

وفی الحدیث من سعادۃ المرء خفۃ لحیتہ۔ رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال الکلاباذی فی مفتاح معانی الاخبار ان الاعجاب شقاوۃ ففی خفۃ اللحیۃ ترک الاعجاب[1] فکان ذلک جالبا للسعادۃ

انتہی۔ (ص۲۳ باب التسریح والخضاب)

اب یہ خبر نہیں کہ حدیث کس کتاب کی ہے۔ ترمذی میں تو کسی جگہ نہیں۔ اگر کوئی اور اہل علم کسی کتاب کے حوالہ سے اطلاع دیں تو اخبار اہلحدیث میں شائع فرما کر ناظرین کو مطلع فرما دیں۔ اور مندرجہ بالا عبارت کی ترمیم وتنقیح فرما کر درج اخبار فرماویں۔

خادم العلماء احقر زمن محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ بستی الہ آباد ضلع فیروز پور (پنجاب)

نمبر ۳ مولنا ابو عبدالرحمن محمد اکبر صاحب از ادونی ضلع بلہاری لکھتے ہیں:۔

"من سعادۃ المرء خفۃ لحیتہ۔ رواہ الطبرانی (درکتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق مترجم اردو ص۱۳۳) یہ کتاب مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار لاہور سے ملتی ہے۔

(ابو عبدالرحمن محمد اکبر از ادونی ضلع بلہاری)"

نمبر ۴ مولنا عبدالجلیل صاحب سامرودی لکھتے ہیں:

"بجواب علمی سوال مندرجہ پرچہ جریدہ اہلحدیث مجریہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۲ء و ۱۲ محرم ۱۳۶۱ھ۔ من سعادۃ الرجل خفۃ لحیتہ ترمذی کا مقولہ نہیں۔ صاحب مرقاۃ اصل مضمون نہایہ شرح ہدایہ سے نقل کیا ہے اوس نے اپنے مطابہ حدیث کان یاخذ من لحیتہ من طولہا وعرضہا بیان کرکے بایں الفاظ اس کی تخریج کی اور دہ ابوعیسٰی فی جامعہ وقال من سعادۃ الرجل خفۃ لحیتہ انتہی وقال ظاہرا مقولہ ابوعیسٰی معلوم ہوتا ہے مگر یہ صحیح نہیں چونکہ یہ ترمذی کا اصلاً کلام نہیں۔ میرے خیال میں

[1] ہکذا مکتوب

قریہ نہایہ والطکاہی کلام ہے۔ ملا علی قاری نے اختصار میں خلط خلط کر دیا ہے۔ اگر یہ کلام ترمذی بقول قاری ہو تو غلط ہے۔ البتہ یہ ایک حدیث کا مضمون ضرور ہے یہ حدیث جامع الصغیر سیوطی میں طبرانی و ابن عدی کا حوالہ دیا ہے۔

سیوطی نے اعلائی صہ ج ۱ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے کئی طریق سے مگر کسی میں بھی صلاحیت کا مادہ نہیں۔ حنفیہ اس قسم کی حدیث اکثر اپنے فتاوٰی میں بیان کیا کرتے ہیں۔ اللہ اعلم وانا الراجی رحمۃ ربہ ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل السامرودی کان اللہ لہٗ

نمبر ۵ مولانا ولی محمد صاحب از فیض پور ضلع لائلپور پنجاب لکھتے ہیں:-

"اہلحدیث مورخہ ۲ محرم میں ایک حدیث کے متعلق استفسار نظر سے گذرا۔ باوجود تلاش کے ترمذی میں تو نہیں ملا۔ مگر رسالہ ہدیۃ النور فیما یتعلق بالاظفار والشعور کے صفحہ ۱ پر بحوالہ نہایہ حاشیہ ہدایہ اس طرح مرقوم ہے۔ اللحیۃ عندنا طولہا بقدر القبضۃ وما وراء ذالک یجب قطعہ بکذا روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یاخذ من اللحیۃ طولہا وعرضہا اورده ابو عیسیٰ فی جامعہ وقال من سعادۃ الرجل خفۃ لحیتہ وکان عبد اللہ ابن عمر یقصر من لحیتہ ویقطع ماوراء القبضۃ ذکرہ فی الآثار عن عبد اللہ ابن عمر۔ قال وبہ اخذ ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد کذا ذکرہ ابو الیسر فی جامعہ الصغیر۔

الراقم:- ابو عبد الغنی ولی محمد فیض پوری ضلع لائلپور۔

تنبیہ ساری تحقیق کا یہ ہے کہ روایت تو ہے لیکن مرقات کی عبارت میں قال کا فاعل امام ترمذی نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ایک اور سوال اب یہ امر قابل تحقیق ہے کہ خفۃ لحیۃ سے مراد کیا ہے۔ ترجمہ سے سوال نہیں کیونکہ ترجمہ تو اس کا یہی ہے کہ داڑھی کا ہلکا ہونا آدمی کی سعادت کی دلیل ہے۔ مگر ہلکا ہونے سے کیا مطلب ہے۔ ایک ہلکا پن قدرتی ہے یعنی کم روئیدگی۔ دوسرا مصنوعی ہے جو قینچی سے ہوتا ہے۔ ان دونوں خفتوں میں سے کونسی خفت مراد ہے۔ بینوا توجروا۔

قادیانی مشن

کیا موجودہ جنگ یاجوج ماجوج کے مابین ہے؟

عرب کے کسی شاعر کا ایک شعر معلقہ میں ملتا ہے جس کا ایک مصرع یہ ہے ؎

رأیت المنایا خبط عشواء من تصب

یہ شاعر موت کو ٹیڑھا چلنے والی مست اونٹنی کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جو کبھی ادھر جاتی ہے کبھی ادھر میرے خیال میں یہ لقب (عشواء) قادیانیوں پر خوب صادق آتا ہے۔ بالفاظ دیگر قادیانی جماعت بھی ناقۂ عشواء سے کم نہیں ہے۔ آج ہم اس دعوے کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۲۰ فروری میں موجودہ جنگ کی نسبت تین دعوے کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:-

(۱) یہ لڑائی یاجوج ماجوج کے مابین ہے۔

(۲) اس لڑائی کا ذکر قرآن، حدیث اور صحف انبیاء میں ملتا ہے۔

(۳) یہ جنگ دو ملکوں یا قوموں کی نہیں بلکہ دو اصول کی جنگ ہے۔ ایک فریق ایک اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے لڑ رہا ہے۔ دوسرا فریق دوسرے اصل کے لئے۔ ایک فریق جمہوریت کو اس کے تمام عیوب سمیت دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے تو دوسرا فریق یہ چاہتا ہے کہ اعلیٰ قابلیت کو راہنمائی کی باگ ڈور دیکر دنیا میں غلبہ حاصل کیا جائے۔

اہلحدیث دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک فریق جمہوریت کی ترقی چاہتا ہے۔ دوسرا ڈکٹیٹرشپ (آمریت) کا غلبہ۔

آج کی صحبت میں ہم ان تینوں دعاوی پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ مگر تفصیلی بحث سے پہلے یاجوج ماجوج کے متعلق مرزا صاحب کی تشریح پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں یاجوج ماجوج کے متعلق لکھا ہے:-

"یقولون ان المسیح لا یحاربہم بل یدعوا علیہم فیموتون کلہم بدعائہ بل دود تتولد فی رقابہم وھذا ایضا حق لیس عندنا الا التسلیم ولکن اخطئوا فیما قالوا ان یاجوج و ماجوج یموتون فی زمن عیسیٰ کلہم فان یاجوج وماجوج ھم النصاریٰ من الروس والاقوام البرطانیۃ وقد اخبر اللہ تعالیٰ عن وجود النصاریٰ والیہود الی یوم القیامۃ۔ (ص ۳۸)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج کی مصداق روس اور برطانیہ کی قومیں ہیں جو مذہب نصاریٰ کی پابند ہیں۔ ان کے حق میں مسیح موعود بد دعا کریگا تو ان میں سے بہت سے گردن پر پھوڑا نکلنے کی وجہ سے مر جائینگے مگر سارے نہیں مرینگے۔

یہ عبارت الفضل کے پہلے دعوے کی تردید کرتی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے یاجوج و ماجوج کا مصداق روس اور برطانیہ کو قرار دیا ہے حالانکہ وہ آپس میں نہیں لڑتے بلکہ دونوں مل کر جرمنی سے برسرپیکار ہیں۔

اس کے علاوہ الفضل نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اس لڑائی کا ذکر قرآن حدیث اور صحف انبیاء میں ملتا ہے۔

حالانکہ کسی حدیث میں یاجوج ماجوج کا آپس میں لڑنا مذکور نہیں ہے۔ حدیث کی کتاب ترمذی میں اس کے متعلق اتنا ذکر ملتا ہے:-

فیرغب عیسیٰ بن مریم الی اللہ واصحابہ فیرسل اللہ علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی موتی کموت نفس واحدۃ (ترمذی ص ۲۲۶)

یعنی حضرت عیسیٰ اور آن کے اصحاب یاجوج ماجوج

بکے حق میں بد دعا کریگے تو ان کی گردن میں ایک قسم کی پھنسی نکل آئے گی جس سے وہ ایک جان کی طرح دیکدم) سب مرجائیں گے۔

یہ حدیث اخبار الفضل کی تردید کے علاوہ مرزا صاحب کی بھی کافی تردید کرتی ہے جو منقولہ عبارت میں حضرت عیسیٰ کی دعاء سے کل یاجوج ماجوج کی موت سے انکار کرتے ہیں۔

ہاں اگر مرزا صاحب کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ یاجوج وماجوج سے مراد رُوس اور برطانیہ ہیں اور یہ دعویٰ بھی صحیح ہے کہ میں مسیح موعود ہوں تو اُس کا یہ نتیجہ بھی صحیح ہوگا کہ خود مرزا صاحب اور اُن کے اصحاب نے کبھی خلوت میں بالحاح وزاری روس وبرطانیہ کے حق میں بد دعا کی ہوگی جس کا اثر یہ ہوا کہ ان دونوں قوموں کو جنگ کی صورت میں سزا بھگتنی پڑی۔ مگر ہم یہ بات باور نہیں کرسکتے کہ مرزا صاحب نے ایسی بد دعا کی ہوگی۔ کیونکہ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں حکومت برطانیہ کے لئے تعویذ حفاظت ہوں۔ (نور الحق حصہ دوم)

اس کے علاوہ مرزا صاحب کا بیٹا خلیفہ قادیان اپنی جماعت کو بار بار تاکید کرتا ہے کہ جنگ میں برطانیہ کی فتح کے لئے روزے رکھ کر دعائیں کرو۔ کیا یہ دورنگی اس شعر کی مصداق تو نہیں ہے؟

ظاہر میں وہ خفا ہیں مگر دل میں پیار ہے
وہ کوسنے میں کہتے ہیں تیرا بُرا نہ ہو

اسی طرح "الفضل" کا تیسرا دعویٰ بھی غلط ہے کہ یہ جنگ دراصل اصولی اختلاف کی وجہ سے ہے۔ کون نہیں جانتا کہ برطانیہ اور روس کے مابین شدید اصولی اختلاف ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ دونوں قومیں جنگ میں باہم متحد ہیں۔

الفضل کا یہ دعویٰ بھی بالکل غلط ہے کہ اس جنگ کے متعلق مرزا صاحب نے پہلے سے ہمیں خبردار کیا ہوا ہے۔

اس کا جواب ہم کئی دفعہ دے چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے موعودہ زلزلہ یا جنگ کی نسبت یہ بھی کہا تھا کہ یہ عذاب میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں آئیگا۔ (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۹۹)

یہ عذاب مرزا صاحب کی زندگی میں نہ آنا تھا نہ آیا۔ اس لئے اُن کا یہ دعویٰ بھی ان مواعید میں داخل ہے جن کی بابت کہا گیا ہے ؎

مامواعیدھا الا الاباطیل

چترویدانوکرمنی

(مرقومہ پنڈت مقصود حسن صاحب چترویدی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

فصل نہم۔ رگ وید کے مضامین گوناگوں

رگ وید کے مضامین متفرقہ کی گیارھویں اور آخری قسم ان ۳۰ گیتوں پر مشتمل ہے جن کا ذکر اوپر ذکر کی ہوئی دس قسموں میں اب تک نہیں کیا گیا۔ انکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) منڈل ۱۔ سوکت ۲۲۔ اشوین۔ سوِتا۔ اگنی وغیرہ دیوتاؤں نیز دیوتاؤں کی بیبیوں کی تعریف۔

(۲) منڈل ۱۔ سوکت ۱۰۵۔ ترتیا رشی کی تکلیف جو ایک کنوئیں میں محبوس تھا۔

(۳) منڈل ۱۔ سوکت ۱۸۷۔ غذا کی تعریف۔

(۴) منڈل ۲۔ سوکت ۳۲۔ زمین۔ آسمان۔ اندر۔ تو۔ شٹا راکا۔ سنی والی۔ گنگو۔ سرسوتی۔ اندرانی (زوجہ اندر) اور ورونانی (زوجہ ورون) وغیرہ دیبی دیوتاؤں کی تعریف۔

(۵) منڈل ۳۔ سوکت ۸۔ یوپا یعنی قربانی کے کھمبوں کی تعریف۔ جن سے قربانی کے جانور کسے جاتے ہیں۔

(۶) منڈل ۴۔ سوکت ۵۸۔ گھی کی تعریف۔

(۷) منڈل ۴۔ سوکت ۱۵۔ اگنی کی تعریف۔ شاہزادہ سومک ابن سہدیو کی درازی عمر کے لئے دعاء۔

(۸) منڈل ۵۔ سوکت ۴۰۔ اندر کی تعریف۔ سوربھانو نامی (سور شیطان) کا سورج کو گرہن میں ڈالنا اور اتری رشی کے ذریعہ سے رہا ہونا۔

(۹) منڈل ۵۔ سوکت ۴۶۔ مردتوں کی تعریف۔ رشی کی محنت خشی یا سی ہوجہ ترناکی تعریف دیکھو۔

(۱۰) منڈل ۷۔ سوکت ۵۵۔ اندر کی تعریف پہلے تین منتروں میں۔ آخری تین منتروں میں بہو کی سخاوت کا ذکر

(۱۱) منڈل ۷۔ سوکت ۳۳۔ رشی بشسٹھ اور اسکے خاندان کے متعلق۔

(۱۲) منڈل ۷۔ سوکت ۵۴۔ وستوشپتی دیوتا کی تعریف۔ وستوشپتی کے معنے ہیں گھر کا مالک۔

(۱۳) منڈل ۷۔ سوکت ۱۰۴۔ رشی بسشٹھ کی راکشسوں اور یاتودھانوں (جادوگروں) پر لعنت اور پھٹکار۔ یہ اس وقت کا گیت ہے جبکہ ایک دوسرے مشہور رشی وشوامترا نے رشی بشسٹھ کو جادوگر کہا۔

(۱۴) منڈل ۸۔ سوکت ۴۔ اندر اور پشن دیوتاؤں کی تعریف۔ راجہ کرنگ کی خیرات۔

(۱۵) منڈل ۸۔ سوکت ۱۹۔ پہلے ۳۳ منتر اگنی کے تعریف میں۔ پھر ۲ منتر آدتیوں کی تعریف میں۔ آخری ۲ منتر راجہ ترس دسیو کی سخاوت کے بیان میں۔

(۱۶) منڈل ۸۔ سوکت ۴۶۔ اندر اور وایو دیوتاؤں کی تعریف۔ راجہ پرتھو شروہ کی سخاوت۔

(۱۷) منڈل ۹۔ سوکت ۶۷۔ سوم پشن۔ اگنی۔ سوتیا وغیرہ دیوتاؤں کی تعریف۔ سام وید کے پڑھنے والے کی تعریف۔

(۱۸) منڈل ۱۰۔ سوکت ۶۲۔ انگرسوں کی تعریف۔ راجہ سَوَرنی کی سخاوت۔

(۱۹) منڈل ۱۰۔ سوکت ۹۶۔ لفظ ہری کی شاعرانہ بندش۔ ہری سے مراد اندر دیوتا کے گھوڑوں سے ہے۔

(۲۰) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۳۔ وین دیوتا کی تعریف۔ جس سے سورج یا چاند یا کوئی اور دوسری چیز مراد ہے۔

(۲۱) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۵۔ رشی امبھرنہ کی بیٹی واک (قوت گویائی) کی تعریف اپنی زبانی۔

(۲۲) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۲۷۔ رات کی تعریف میں۔

(۲۳) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۳۶۔ کیشین یعنی دراز زلف والے کی تعریف جس سے مراد کوئی جوگی ہے یا شاید سورج۔

(۲۴) منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۴۶۔ آرنینی یعنی جنگل کی دیبی کی تعریف میں۔

(۲۵) منڈل ۱۰ سوکت ۱۸۷ - تا مکشیہ یعنی سورج کی تعریف۔

(۲۶) منڈل ۱۰ سوکت ۱۸۸ - اوپتی مائی کے بیان میں۔

فصل پنجم سے اس مقام تک رگ وید کے اون ۱۰۲۸ سوکتوں کی تفصیل کی گئی ہے جن میں متفرق اور گوناگو مضامین آئے ہیں۔ دوسری تیسری اور چوتھی فصلوں میں ان ۸۸۸ گیتوں کا ذکر ہے جن میں مختلف دیوتاؤں کی تعریف آئی ہے۔ اس طرح ہندوؤں کے پہلے اور سب سے بڑے وید کے کل ۱۰۲۸ گیتوں کے مضامین کا بیان ختم ہوا۔ (باقی)

حق پرکاش - اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے باب ۱۴ میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی "حق پرکاش" ہے جو کئی بار طبع ہوا ہے۔ از مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ قیمت عمر

الہامی کتاب - وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب وماسٹر تاراچند صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عمر)

ملنے کا پتہ :- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

از قلم مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری

مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڑھ

مجریہ ۱۹ مئی (۲۹) سنہ رواں

(۲۷ فروری کے بعد)

[illegible] صاحب نے اپنی تحریر میں اپنی علمیت بلکہ محدثیت کا ثبوت دیا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"[illegible] کوئی حدیث بیان کی جاتی ہے تو اس کے بعد یہ الفاظ بھی دہرائے جاتے ہیں کہ او کما قال رسول اللہ (یعنی جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہو) یہ چیز بعد کی وضع [illegible] ہیں بلکہ خود صحابہ کا بھی یہی انداز تھا (الی) یہ چیزیں شاہد ہیں کہ آج حدیث کو دین ماننے والوں کو بھی یقین نہیں ہوتا کہ رسول اللہ نے یہی فرمایا تھا یا کچھ اور۔" (حوالہ مذکور ص۳۶)

جواب ۶ جوہات کی خدا کی قسم لاجواب کی حقیقت میں یہاں پر پرویز صاحب کو نسیان ہو گیا ہے کیونکہ موصوف نے پہلے لکھا ہے کہ "حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کو جمع کرکے کہا کہ تم لوگ رسول اللہ سے کوئی حدیث بیان نہ کرو۔ نیز حضرت عمرؓ حدیثوں کی اشاعت سے سختی سے روکتے تھے۔" (دیکھو طلوع اسلام ص۱۳) پھر صحابہ کرام کا روایت حدیث کی بابت یہ اسلوب و انداز کس طرح معلوم ہوا جبکہ وہ بقول پرویز صاحب حدیث کی روایت ہی نہیں کرتے تھے۔ چودھری صاحب ذرا سوچ کر ان دونوں متضاد قولوں کی توجیہ بیان کریں۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب اصل بحث کی طرف آئیے۔ یہ کلیہ جو کہ پرویز صاحب نے لکھا ہے بالکل بے اصل ہے۔ اس کی بے اصلی کی ایک روشن اور واضح دلیل تو یہ ہے کہ کتب حدیث و تفسیر و فقہ میں ہزاروں حدیثیں بیان ہوتی ہیں مگر ان میں سے کسی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ مرقوم نہیں ہوتے یا بمشکل تمام شاید کسی کتاب میں دو چار حدیثوں کے متعلق یہ الفاظ ملیں لیکن اس کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ اس حدیث کی صحت یا عدم صحت دوسری روایات کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اس لئے کوئی حرج نہیں۔ پس مشاہدہ سے اس قول کی تردید و تکذیب ہو گئی۔ دوسری دلیل اس کی بے اصلی اور بطلان کی یہ ہے کہ جناب پرویز صاحب اور ان کے ہم مشرب ذرا تکلیف گوارا کرکے کسی ایسے مدرسہ میں تشریف لے جائیں جہاں حدیث نبوی کا درس ہوتا ہو اور بچشم خود معائنہ کریں کہ آیا ہر حدیث کے آخر میں لفظ "او کما قال رسول اللہ" کہا جاتا ہے؟ یقیناً آپ کو شاہدہ سے تجربہ ہو جائیگا کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے اپنی لاعلمی و عدم واقفیت کی بنا پر ہے اور بس۔

پرویز صاحب! آپ کی اس بھولے پن کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے آج تک نہ تو درس حدیث کا مشاہدہ کیا ہے اور نہ فن حدیث کی کوئی کتاب پڑھی ہے۔ پس جنکی علمیت اور معلومات کا یہ حال ہو وہ اگر علم حدیث کے متعلق یہ لکھے تو کوئی جائے تعجب نہیں خدا کا انکار بھی اسی لاعلمی کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔ اعاذنا اللہ من ذلک۔

علاوہ بریں بالکل عیاں ہے کہ علماء حدیث احادیث نبویہ کو یقینی و قطعی مانتے ہیں اس کی بابت خود علماء حدیث کے اقوال فیصلہ کن ہیں۔ پس انکے اپنے اقوال کے خلاف آپ کی یہ توجیہ رکیک بالکل لغو اور مہمل اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ القائل کے مشابہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ بعض احادیث کے آخر میں یہ الفاظ کہے بھی جانے سے تمام حدیثوں کا ترک کر دینا لازم نہیں آتا۔ کما لا یخفی علی العاقل اللبیب۔

یہاں پر یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ بعض صحابہ مثلاً عبداللہ بن مسعود اور انس بن مالک وغیرہ بعض مواقع پر یا اکثر کمال احتیاط و اتقا اور خشیت الٰہی و تقویٰ کی بنا پر حدیث بیان کرتے تو یہ مذکورہ الفاظ کہہ دیا کرتے تھے۔ یہ کہنا اس باعث سے نہ تھا کہ ان کو اس بیان کردہ حدیث کے حدیث رسول اللہ ہونے میں شک ہوتا تھا۔ بلکہ محض تقویٰ و احتیاط اس کا باعث تھا۔ صحابہ کی شان اس سے بالاتر اور کوسوں دور ہے کہ وہ کسی غیر یقینی شے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کریں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث کو دین سمجھتے تھے ورنہ باوجود اس قدر خوف و احتیاط کے حدیثیں کیوں بیان فرماتے؟ یہی وجہ ہے کہ بعض بعض صحابہ نے بعض حدیثیں اپنے مرض الموت میں بیان کیں۔ اس خوف سے کہ کہیں اسی طرح حدیث کو اپنے ساتھ لیکر کو نہ کرجائیں تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینگے۔ اور کتمان علم کی سزا میں گرفتار ہونگے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ (باقی)

فتاویٰ

س ۳۹ } میرا ایک عزیز قادیانی ہے۔ اس سے بات چیت ہوئی۔ آخر ایک شرط لگا دی کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہوا ہے کہ قرآن شریف اور کتب سابقہ انجیل توراۃ میں صریح لکھا ہوا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں آئے گا۔

. . . . . . جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہوا ہے۔ اگر پورا ہو گیا ہے تو میں مرزائی ہو جاؤں گا۔ اور اگر نہیں پورا ہوا تو آپ مسلمان ہو جاویں۔ کیا ایسی شرط لگانی جائز ہے یا نہیں؟ (صوبیدار محمد حسن ڈار۔ لاہور چھاؤنی)

ج ۳۹ } ایسے جملے بولنے جن میں اپنے حق میں کفر یا فسق وغیرہ لازم آتا ہو گو جملہ شرطیہ ہو حدیثوں میں ممنوع آیا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۰ } زید بکر کے گھر میں بغیر اجازت گھس کر بکر کی عورت سے بولا مجھ کو بہت بھوک لگی ہے تمہارے اندر جو چیز ہے مجھ کو دو تیں کھاؤنگا۔ اس بات کو عورت سن کر بولی۔ میرے مکان کے اندر بغیر اجازت کے آکر ایسے الفاظ بولتا ہے فوراً چلا جا ورنہ تجھ کو زدوکوب کرونگی۔ تب زید چپ ہو کر باہر کو چلا آیا اس کے بعد عورت کا مرد جب مکان کو آیا تب عورت تمام احوال بولی۔ بکر تمام احوال سن کر بستی کے تمام لوگوں سے بیان کیا۔ اسکے بعد بستی کے تمام لوگوں نے زید کو بلا کر سخت سست کہا۔ زید قرآن شریف ہاتھ میں لیکر بولا۔ عورت کی بات جھوٹ ہے۔ تب عورت بھی قرآن شریف اپنے ہاتھ میں لیکر بولی زید جھوٹ بولتا ہے۔ اسپر بستی کے لوگ کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ زید قرآن حدیث کا جاننے والا ہے اور کئی جگہ پر جاکر وعظ کرتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص امامت کر سکتا ہے یا نہیں (منشی محمد بشیر الدین خان خریدار اہلحدیث)

ج ۴۰ } بدکاری اور زناکاری کا ثبوت نہیں ہے کلام ذومعنی ہے۔ اس لئے معزول کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جو ان میں سے جھوٹا ہے وہ گنہگار ہے۔

س ۴۱ } اراضی مرہونہ کا نفع مرتہن کو اٹھانا جائز ہے یا نہیں جو معاملہ سرکاری بھی دیتا ہو۔

ج ۴۱ } بعض علماء کے نزدیک جائز ہے لحدیث الظهر یرکب بنفقته۔

س ۴۲ } زید سرکاری ملازم ہے سرکاری قانون کے مطابق زید سے سرکار نے مبلغ ایک سو روپیہ لیکر اسکو ڈاکخانہ میں رکھا ہے۔ ہر سال ایک سو روپیہ کا سود زید کو ملتا ہے۔ زید لیکر اپنے خرچ میں لاتا ہے۔ آیا یہ سود حرام ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۲ } بعض علماء کے نزدیک جائز ہے مفتی مدرسہ دیوبند اور مفتی جمعیۃ العلماء بھی اس کے قائل ہیں۔ اللہ اعلم! (۲ ر غریب فنڈ وصول)

س ۴۳ } قربانی بھینس نر مادہ جائز ہے یا ناجائز (شیخ امام الدین محمد صادق خریدار اہلحدیث)

ج ۴۳ } قربانی نر اور مادہ دونوں کی جائز ہے۔ بھینس پر بھی تغلیباً بقر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ کذا فی فتاوی نذیریہ جلد دوم ص۲۵۴ ۔

س ۴۴ } مردار کا چمڑا اکیلا خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (خریدار اہلحدیث)

ج ۴۴ } مردار کے چمڑے کی خرید و فروخت دباغت (رنگنے سے پہلے) جائز ہے۔ بعض سلف سے ایسا ہی منقول ہے۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانا میرے ناقص علم میں جائز نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۵ } رئیس الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا سایہ تھا یا نہیں؟ (ایم محمد خان گوندل)

ج ۴۵ } میرے علم میں سایہ نہ ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔ کسی اور اعلم شخص سے پوچھ لیجئے۔

س ۴۶ } کیا ماہ محرم الحرام میں نکاح شادی کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۴۶ } نکاح شادی وغیرہ ہر مہینے میں جائز ہے۔ جو مولوی صاحب اس کے خلاف دلیل پیش کرتے ہیں ان سے دریافت کرکے ہمیں اطلاع دیں۔ انشاء اللہ جواب دیدیا جائے گا۔

ایک علمی سوال کا جواب

نمبر ۱۵ مولانا محمد یونس صاحب دہلوی لکھتے ہیں:-

"یہ روایت مرقاۃ میں موجود ہے مگر جملہ مذکورہ متن مرقاۃ میں نہیں ہے۔ صاحب مشکوٰۃ کی طرف تو غلط ہی کی نسبت نہیں کی جا سکتی۔ ہاں اس جملہ کے متعلق یوں توجیہ ہو سکتی ہے کہ اس کو مرقاۃ میں امام ابو عیسیٰ ترمذی کا قول نہ سمجھا جائے۔ بلکہ مرقات میں جو حدیث اس سے قبل بصیغہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه كان يأخذ من اللحية من طولها وعرضها بحوالہ ترمذی نقل ہے اسی روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قال من سعادة الرجل خفة لحيته کا عطف کیا جائے۔ اس صورت میں قال کا فاعل ضمیر هُوَ ہوگی جو راجع الی الرسول ہوگی۔ گویا ملا علی قاری اسکو حدیث سمجھ کر حدیث سابق پر عطف کرکے اپنے مدعی پر دلیل قائم کر رہے ہیں۔ اس توجیہ سے جو اشکال وارد ہو رہا ہے رفع ہو جائیگا چنانچہ علامہ خطیب بغدادی اور محدث ابن عدی نے اپنی تصانیف میں اسکو حدیث ہی سمجھ کر نقل کیا ہے نہ قول امام ترمذی۔ علامہ قاضی محمد بن علی شوکانی اپنی قابلقدر کتاب الفوائد المجموعة فی بیان احادیث الموضوعة میں اسکو اس طرح نقل کرتے ہیں۔

حديث من سعادة الرجل خفة لحيته رواه الخطيب عن ابن عباس مرفوعا ورواه ابن عدى عن ابى هريرة مرفوعا وزاد ان راس العقل التحبب الى الناس وفى اسناد الاول المغيرة بن سويد وهو مجهول ومسكين بن ابى سراج وهو يروى الموضوعات ويوسف بن الغرق وهو كذاب وفى اسناد الثانى حسين بن المبارك قال ابن عدى يحدث باسانيد ومتون منكرة الفوائد المجموعة ص۲۵ مطبوعہ لاہور۔

قول مذکور بصورت حدیث موضوع کے ہے اسی لئے علامہ شوکانی نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے

(محمد یونس غفرلہ مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ پھاٹک حبش خان دہلی)

ملکی مطلع

جنگ کی رفتار

جنگ کے زمانے میں تجارتی کاروبار رک جاتا ہے اور حکومتوں کے جنگی اخراجات بڑھ جاتے ہیں جنکو پورا کرنے کے لئے رعایا پر مختلف قسم کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مرکزی اسمبلی دہلی کے اجلاس میں وزیر مالیات نے گورنمنٹ کا سالانہ بجٹ پیش کرکے کہا کہ اس کی روسے آئندہ مالی سال میں ۱۴۳ کروڑ روپے آمدنی کا تخمینہ کیا گیا ہے اور اخراجات کا اندازہ ۱۷۰ کروڑ روپے سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی ۴۷ کروڑ روپے سے کچھ زیادہ خسارہ ہے اس کو پورا کرنے کے لئے حکومت ہند نے پٹرول کے محصول میں تین آنے فی گیلن کا اضافہ کر دیا ہے یعنی محصول بارہ آنے کی بجائے پندرہ آنے فی گیلن ہوگا لفافہ کی قیمت چھ پیسے کر دی گئی ہے پوسٹ کارڈ کی قیمت تین پیسے بحال ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے محاصل میں بھی بیس فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے حتیٰ کہ انکم ٹیکس کی شرح بھی بڑھا دی گئی ہے۔ اب انکم ٹیکس ایک ہزار اور دو ہزار روپیہ کے درمیان آمدنی پر بھی لگایا جائیگا۔ ان زائد ٹیکسوں سے بارہ کروڑ روپے سالانہ آمد ہوگی۔ اس طرح خسارہ کی رقم سنتالیس کروڑ سے گھٹ کر پینتیس ۳۵ کروڑ رہ جائے گی۔ جس کے لئے حکومت قرض اٹھائیگی اس سلسلہ میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند ۴۳-۱۹۴۲ء میں ملکی دفاع کے لئے ایک ارب ۳۳ کروڑ روپیہ خزانہ ہند سے خرچ کریگی۔ اس کے علاوہ حکومت برطانیہ سے بھی چار ارب روپے کے قریب رقم وصول کی جائیگی۔

یہ تو ہوا جنگ کے تباہ کن اخراجات کا ذکر۔ اب خود جنگ کی صورت حالات ملاحظہ کیجئے۔

لندن کے فوجی حلقوں کا کہنا ہے کہ مشرق بعید کے محاذ پر برما کے صدر مقام رنگون کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دشمن شہر کے قریب آگیا ہے برما کے گورنر نے شہر کو فوج کے حوالے کر دیا ہے۔ ادھر ڈچ جزیرہ جاوا کے قریب سمندر میں زبردست بحری جنگ ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے جزائر پر بھی ہوائی اور بحری حملے ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شمالی برما پر بڑا حملہ کرنے کیلئے جاپان نے ستر ہزار فوج تیار کی ہوئی ہے جو ہر طرح کے سامان جنگ سے مسلح ہے۔

جنگ کی موجودہ اور آئندہ صورت حالات کے متعلق معاصر پرتاپ لاہور کا تبصرہ حسب ذیل ہے:-

"لیبیا میں میدانِ کارزار سرد ہے۔ کچھ دنوں سے کوئی خبر نہیں آئی۔ جنرل رومیل نے باوجود کامیابی کے پیچھے ہٹنا مناسب سمجھا۔ اس میں کوئی مصلحت ہوگی روس کا میدان گرم ہے۔ لگاتار روسی فتوحات کی خبریں آ رہی ہیں۔ ایک خبر یہ بھی ہے کہ براروسا کے علاقہ میں روسیوں نے ۹۶ ہزار جرمن محصور کر لئے ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے چند دنوں میں بھاری سامان جنگ روسیوں کے ہاتھ آیا ہے۔ ہٹلر اس وقت اس لڑائی کی خود کمان کر رہا ہے۔ اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مرتے جانا مگر پیچھے نہ ہٹنا۔ اسکے باوجود جرمن فوج پیچھے ہٹ گئی ہے۔ اس لئے اسے ہٹلر کی ذاتی شکست کہا جا سکتا ہے۔ پچھلے دنوں نازی پارٹی کی سالگرہ منائی گئی۔ ہٹلر اس میں شامل نہ ہو سکا۔ اس نے پارٹی کے نام پیغام بھیجا کہ جاڑے اور برف کی وجہ سے ہمارے بہادروں کو پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر جو حوصلہ انہوں نے دکھایا ہے اس کے لئے انکی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے۔ دشمن چاہتا تھا کہ ہم بھی اسی طرح پسپا ہو جائیں جسطرح کہ نپولین ہوا تھا۔ لیکن اس میں وہ بُری طرح ناکام رہا ہے۔ اس بار خلاف معمول جاڑا جلد شروع ہو گیا۔ اب کہ برف پگھلنے لگی ہے ہم جلد از سر نو دھاوا بول سکیں گے۔ اسی لئے روسیوں کی یہ کوشش ہے کہ جاڑے کے رخصت ہونے سے پہلے پہلے جتنا بھی علاقہ واپس لے سکتے ہیں لے لیں اور کہ جرمنی کو ایسی مار دیں کہ وہ پھر حملہ کے قابل نہ رہے۔ اس سلسلہ میں خارکوف ایک اہم مقام سمجھا جاتا ہے۔ روسی دن بدن اس کے نزدیک پہنچ رہے ہیں۔ اور آج وہ اس سے صرف ۱۵ میل دور ہیں۔ انکا اس شہر پر قبضہ ہو گیا تو لینن گراڈ پر جرمنی کا دباؤ کم ہو جائیگا۔ اور جرمنوں کو بطور خود کئی مقامات سے پیچھے ہٹنا پڑیگا۔

مشرق بعید کی جنگ اس وقت تک اتحادیوں کے خلاف جا رہی ہے۔ جزیرہ بالی پر جاپان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور جاوا سخت خطرہ میں بتایا جاتا ہے برما میں بھی جاپان کی پیشقدمی جاری ہے۔ دریائے سیتانگ رنگون کا آخری زبردست مورچہ سمجھا جاتا ہے۔ برطانوی فوجیں وہاں سے بھی کچھ ہٹ گئی ہیں اس لئے رنگون خطرہ میں سمجھا جاتا ہے۔ برطانوی فوجیں رنگون کو بچا سکیں گی۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ لیکن آثار اچھے نہیں۔ اس لئے اب یہ سوال زیر بحث آ رہا ہے کہ رنگون کے بعد جاپان ہندوستان کا رُخ کریگا یا آسٹریلیا کا؟ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ پہلے آسٹریلیا کا رُخ کرے۔ اس لئے کہ جب تک آسٹریلیا اسکے ہاتھ نہ آئے وہ اپنے کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ پھر جاوا کو چھوڑ آسٹریلیا ہی ایک ایسا اڈہ ہے۔ جہاں سے اتحادی جاپان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی تقریر میں کوئی چیز چھپا نہیں رکھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ فلپائن کی مدد کے لئے ہوائی جہاز کیوں نہیں بھیجتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بھیجے جائیں تو وہ اتریں کہاں؟ بحری جہازوں کے لئے اڈے چاہئیں اور ہوائی جہازوں کے لئے بھی۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان نے پہلے ہی حملہ میں زیادہ سے زیادہ ہوائی اور بحری اڈوں پر قبضہ یا انہیں تباہ کرنے کی کوشش کی۔ وہ اڈے اس وقت اس کے ہاتھ میں ہیں۔ پچھلے دنوں جاپان نے اپنی فوجیں نیوگنی میں اتاریں۔ اس پر

قبضہ کرنے کو نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ امریکہ سے جو جہاز آسٹریلیا جاتے تھے وہ وہاں سے تیل لیتے تھے آسٹریلیا جاپان کے قبضہ میں نہ ہو تو تجارتی کشتی وقت بھی اس پر بیٹھے بیٹھے حملہ کرسکتے ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ لگ جائے تو اس کے لئے ہندوستان اور لنکا کا راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہندوستان کا رخ نہ کریگا۔ حملہ قبضہ کے خیال سے بھی ہو سکتا ہے اور محض نقصان پہنچانے کے لئے بھی۔ چالیس کروڑ آبادی کے ملک پر قبضہ کے لئے تو بہت سی فوج اور سامان جنگ درکار ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکے پاس اتنا کچھ ہے یا نہیں۔ لیکن ہندوستان کو نقصان پہنچانے اور اس کے باشندوں کو ہراساں کرنے کیلئے تو اسکے پاس بہت کچھ ہے۔ رنگون پر اس کا قبضہ ہو جائے تو جہاں ایک طرف وہ چین پر برما روڈ بند کرسکتا ہے وہاں وہ چٹاگانگ سے لیکر ٹراونکور تک ہوا سے بمباری اور سمندر سے گولہ باری کرسکتا ہے۔ برطانیہ کے ایک ذمہ دار افسر کے خیال میں تو وہ کسی کسی جگہ تھوڑی تھوڑی فوج بھی اتار سکتا ہے۔ ہندوستان کا مشرقی ساحل ۲ ہزار میل لمبا ہے۔ اس کی حفاظت آسان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بنگال اور مدراس کی حکومتوں نے دفاعی پیشبندیاں شروع کردی ہیں لیکن یہ پیشبندیاں تو تبھی کام آسکتی ہیں، جب ہندوستان کے پاس ہوائی جہاز گراؤ توپیں اور دشمن کے ہوائی جہازوں سے لڑنے کے لئے ہوائی جہاز کافی ہوں۔ تو کیا ہندوستان پر حملہ ہوگا؟ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ قیاس یہ ہے کہ ہوگا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ برما روڈ سے جو سامان جنگ چین جایا کرتا تھا۔ وہ رنگون کے جاپان کے ہاتھ پڑ جانے سے بند ہو جائیگا۔ اب اس کے لئے آسام سے ایک نئی سڑک بنائی جا رہی ہے۔ جاپان جانتا ہے کہ وہ چین پر قبضہ کرسکتا ہے تو اسی صورت میں کہ اسے سامان جنگ ملنا بند ہو جائے۔ اور اسے سامانِ جنگ پہنچ رہا ہے۔ تو صرف ہندوستان کے راستے۔ ہندوستان پر وہ قبضہ نہ کرنا چاہے۔ تو بھی چین کی مزاحمت کو بیاثر بنانے کے لئے اسے آسام پر حملہ کرنا پڑیگا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان کی طرف سے بھی جاپان کے خلاف اعلان جنگ کرچکی ہے۔ وہ جنگ میں شامل ہے۔ اور برطانیہ کے دوش بدوش لڑ رہا ہے۔ درحقیقت مشرق بعید کی جنگ میں وہ برطانیہ کا سب سے بڑا فوجی مرکز بن رہا ہے۔ اسلئے جاپان کسی مصلحت سے ہندوستان پر حملہ نہ کرے۔ لیکن وہ ہندوستان کے ساتھ ایک غیر جانبدار ملک کا سا سلوک کرنے کا پابند نہیں۔ جرمنی کی بھی یہی خواہش ہوگی کہ ہندوستان پر حملہ ہو۔ کیونکہ اس سے برطانیہ کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگا۔ اس لئے اب ہندوستان کو جاپان کے حملہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہندوستانی تو کچھ زیادہ کر نہیں کرسکتے۔ گورنمنٹ کرسکتی ہے اور جو کچھ اس کے بس میں ہے کر ہی رہی ہے۔"

(خدا کرے ہمارا ملک جنگ کی بلا سے محفوظ رہے)

(پرتاپ لاہور یکم مارچ ۱۹۴۲ء ص ۳)

یاد رفتگاں میرے والد بزرگوار صوفی ۲۸ ۲/۲ کو بتقضائے الٰہی بمرض نمونیہ اس دنیائے فانی سے چل بسے انا للہ! (محمد عبدالحی حال رخصتی)

(۲) میرے والد قبلہ حاجی کریم بخش مدت سے بیمار تھے ۲/۲۰ کو فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ! مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ تھے اور نہایت موحدانہ زندگی بسر کرتے تھے۔

(مولوی محمد عمر واعظ جالندھری)

(۳) میرے ہم زلف منشی احمد اللہ خان صاحب بنارسی (برادر نسبتی اخی معظم مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی) کی بڑی صاحبزادی کا عالم جوانی میں بمرض نمونیہ انتقال ہوگیا۔ انا للہ! (قمر بنارسی)

(۴) جناب شیخ محمد عمر صاحب رئیس و سابق آنریری مجسٹریٹ بنارسی کا پیرانہ سالی میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ! مرحوم جماعت کے مخلصین میں سے تھے۔ والد ماجد حضرت مولانا محمد سعید صاحب مرحوم و مغفور محدث بنارسی جس وقت

(بقیہ متفرقات)

اپیل بجانب مسجد محلہ قاضی پاڑہ کی مسجد کا تعمیری سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ ضرورت ہے کہ آپ اس غریب جماعت کی ہر طرح امداد فرمائیں اور مسجد کے لئے جو کچھ نا سب ہو رقم بھیج کر ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ محض بیرونی احباب کی امداد پر مسجد کی تعمیر موقوف ہے۔ (محمد اسماعیل ٹیلر سکرٹری تعمیر مسجد اہل حدیث محلہ قاضی پاڑہ شہر متھرا۔ یو پی)

(۸ روا خل اشاعت فنڈ)

غریب فنڈ میں از فتوح فنڈ للعہ۔ سابقہ بقایا ۹ ر از سائل عہ عبدالرحیم شل حسن خان ۶۔ عہ حاجی عبدالشکور سے۔ عہ محمد اسماعیل ازرانی پور عہ عہ شیخ عبداللہ دیعہ سے۔ جلہ [illegible] ۔ سابق عہ آٹھ ماہ عہ ایک سال عہ چار ماہ۔ عہ ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۳ ر

(نوٹ) حافظ عبداللہ اور ابو عبدالغنی کا داخلہ موصول

مخیر حضرات کو چاہئے کہ غریب فنڈ کی امداد کرتے رہا کریں۔ یہ ایک مفید سلسلہ ہے۔ اس کی آمد سے نادار اور غرباء کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔

مدرسہ مکہ مکرمہ کے لئے از محمد احمد صاحب از چپارہ ضلع اعظم گڑھ عہ

مدرسہ مدینہ کیلئے از موصوف عہ

م بنارس تشریف لائے تھے اور بنارس میں قیام فرمانا تجویز فرمایا تھا تو سب سے پہلے مرحوم کے والد ماجد مرحوم کے یہاں قیام فرما کر مذہب اہل حدیث کی اشاعت بنارس میں شروع فرمائی تھی۔ (قمر بنارسی)

(۵) میرے والد مولوی محمد عمر صاحب کا ۲ شوال کو اس دنیائے فانی سے انتقال ہوگیا۔ مرحوم پکے اہل حدیث تھے اور "اہل حدیث" کے پرانے خریدار تھے۔ (محمد احمد از چپارہ ضلع اعظم گڑھ)

(۶) ۲/۲۸ کو والد ماجد حاجی محمد عبداللہ صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ! آپ کی عمر ۱۰۷ برس کی تھی۔ (حاجی امام الدین۔ حاجی حلم الدین۔ حاجی خدا بخش ملتان شہر)

(۷) جماعت اہل حدیث مالیگاؤں کے صدر جناب یوسف سردار صاحب کی بیوی انتقال کر گئیں۔ انا للہ!

دس روپیہ میں کپڑا کی دوکان

اگر آپ بھی شریف بہنیں اور بھائی اس طریقہ پر چلیں جو ہم نے بتلائے ہیں تو بڑائے نام سرمایہ سے گھر بیٹھے مستقل سینکڑوں روپیہ ماہوار کی آمدنی کر سکتے ہیں۔ فینسی مکس کٹ پیس بنڈل۔ قیمت دس روپیہ۔ ہم نے خاص کر ان اصحاب کی خاطر یہ بنڈل تیار رکھے ہیں جو کہ تجارت سے بالکل واقف نہیں، تاکہ نئی تجارت کرنیوالے اس بنڈل کو منگوا کر ہر ایک قسم کی معلومات حاصل کریں، واقفیت کے علاوہ فروخت کر کے اپنی رقم بھی پوری کر سکتے ہیں۔ اس بنڈل میں ۵ پونڈ زنانہ مردانہ شوقی ریشمی کٹ پیس ہوگا۔ ہر ایک کپڑے پر متفرق قیمت فی پونڈ کی چٹ لگی ہوگی، تاکہ آئندہ مال منگوانے میں آپ کو آسانی ہو، فروخت کے علاوہ اپنے گھر کی ضرورت میں بھی لا سکتے ہیں۔ ٹکڑے ۵ گز تک کے ہونگے قیمت علاوہ خرچہ دس روپیہ۔ آرڈر کے ہمراہ ۲/۸/- قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے، کل قیمت پیشگی آنے پر تمام خرچہ معاف ہوگا، اپنا ریلوے سٹیشن ضرور تحریر کریں، برائے نام سرمایہ سے تجارتی سکیم پارسل کے اندر روانہ کرینگے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر ڈی کٹ پیس اکسپرٹ کمپنی ۱۴۰/۱ کراچی سٹی۔

مومیائی

[illegible]

معتمد علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ انہیں ہمارے پاس تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک (جو ایکماہ کے لئے کافی ہے) ۴/-۔ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ۔۔۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ادائیگی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک لعہ۹ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات ماہ جنوری ۱۹۴۲ء

جناب مقبول حسن صاحب تھل بازار رنیپال (

عرصہ دس بارہ سال کا ہوا۔ ایک دو مرتبہ مومیائی منگائی تھی۔ مریضوں کو استعمال کرائی۔ مفید پائی۔ اب چند مریضوں کے لئے ایک پاؤ ارسال فرمائیں ۱۲ جنوری

جناب مولوی سید جمیل الرحمٰن صاحب جمو منگا۔

"کئی بار اپنے دوستوں کے لئے مومیائی منگائی بہت مفید ثابت ہوئی۔ سو ڈبیہ ارسال فرمائیں۔ آئندہ آٹھ دس ڈبیہ منگواؤنگا" (۲۴ جنوری)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تقویۃ الایمان (جدید اڈیشن)

(بلا تذکیر الاخوان) مصنفہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے ۳۲×۲۰/۱۶ سائز ۸۰ صفحات۔ دو قسم کے کاغذ پر طبع کی گئی ہے قیمت قسم اول کاغذ سفید اعلیٰ ۲۲ پونڈ ۴/ محصولڈاک ۱/ قسم دوم کاغذ سر برامپوری ۵/ محصول ۱/ قسم اول کے دس نسخے مع محصولڈاک فیس رجسٹری کیلئے للعہ یا قسم دوم کیلئے ۔۔ آنے پر ایک نسخہ مفت اور قسم اول کے ۲۵ نسخوں کیلئے مع محصولڈاک وغیرہ ۔۔ یا قسم دوم کیلئے ۔۔ آنے پر تین تین نسخے مفت دیئے جائینگے۔ فی سینکڑہ قسم اول ۳۳ قسم دوم ۔۔ اپنا پتہ کوپن پر صاف اردو میں لکھیں۔

ملنے کا پتہ:۔ محمد زکریا مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ

چھپ گئی

سیرت سید احمد شہید رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ کچھ عرصہ سے نایاب ہو رہی تھی۔ ادھر شائقین کا شوق روز افزوں ترقی پر تھا۔ اس ضرورت کو ملحوظ رکھ کر اصحاب لکھنؤ نے نئے اضافہ کے ساتھ نہایت محنت و جانفشانی اور صرف کثیر کے ساتھ اس کتاب کو دوبارہ شائع کر دیا ہے۔ اس کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ جدید اڈیشن میں یہ کتاب ۲۲×۱۸/۸ سائز کے ۴۳۰ صفحات پر شائع ہوئی ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۴/- محصول ڈاک ۸/ پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حیرت انگیز رعایت

مندرجہ ذیل کتب ناظرین اہلحدیث کی خاطر رعایتی قیمت پر دی جا رہی ہیں بعض کتابیں صرف چند عدد باقی ہیں۔ اسلئے شائقین جلد منگوائیں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر پھر کسی قیمت پر بھی ہاتھ نہ آ سکیں گی:۔

(۱) حمایت نما قرآن مجید مجلد محشی حاشیہ دو ترجمے والا۔ اصلی قیمت چھ روپیہ۔ رعایتی چار روپیہ۔

(۲) گیارہ خوبیوں والی حمائل شریف مترجم محشی حاشیہ۔ اصلی قیمت چار روپیہ۔ رعایتی دو روپیہ۔

(۳) تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مترجم نواب وحید الزمان صاحب۔ پہلے پانچ پارے حاشیہ دار قیمت فی پارہ ڈیڑھ روپیہ رعایتی ایک روپیہ۔ (۴) فتنہ خلق قرآن مسئلہ خلق قرآن پر مباحثہ قیمت ۱۰/ رعایتی ۸/

(۵) قواعد بقائے نسل انسانی قیمت ۱۲/ رعایتی ۳/-۔ (۶) لطف شباب ترجمہ ضیاء الابصار ۱۲/ رعایتی ۸/

ایک روپیہ سے کم وی پی نہ کیا جائیگا۔ محصول ڈاک و فیس رجسٹری وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ دار السلام ۲/۵ ریلوے روڈ لاہور

تفسیر ترجمان القرآن مکمل

از نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ
قرآن مجید کی یہ تفسیر بالکل کیاب ہے۔ ہمارے کتب خانہ میں اسکے چند مکمل نسخے موجود ہیں۔ خواہشمند حضرات قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے کر کے منگا سکتے ہیں جن حضرات کو اس کے الگ الگ حصوں کی ضرورت ہو یا فروخت کرنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ کر دریافت کریں

عبد العزیز تاجر کتب
مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ (پنجاب)

تاریخ اہل الحدیث عربی

مؤلفہ مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی مہاجر مدینہ طیبہ
رسالہ ہذا عربی زبان میں ہے۔ جس میں تاریخ اہل حدیث بیان کرتے ہوئے فاضل مؤلف نے بعض معرکۃ الآراء مسائل کو ثابت کیا ہے فرقہ ناجیہ کا مصداق طائفہ اہل حدیث ہی ہے اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ بھی اہل حدیث ہی تھے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے قیمت ۱۰ [illegible]

تاریخ تبلیغ الاسلام

المؤلف مبلغین اسلام۔ اس رسالہ میں آغاز اسلام کے واقعات متعلقہ تبلیغ و اشاعت اور جہاد بالکفار کا ذکر ہے۔ قیمت عہ۔ محصولڈاک معہ رجسٹری بذمہ خریدار

غنیۃ الطالبین

مترجم۔ کتاب کی اصل عربی عبارات با اعراب ہے جسکے ساتھ ساتھ بین السطور میں سلیس اردو میں عربی عبارت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ حواشی پر فتوح الغیب کا ترجمہ مرقوم ہے آخر میں فہرست مضامین بھی ہے۔ بدعتیوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے پیر صاحبؒ کا اصل کلام پیش کر دینا کافی ہے لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ ولایتی۔ ضخامت و تقطیع ۲۰×۲۹ کے ایک ہزار صفحات۔ جلد منگوالیں۔ قیمت صہ مع محصولڈاک

فتویٰ شرک شکن

امام ابن تیمیہؒ کے عربی رسالہ کا اردو ترجمہ۔ اس میں کئی ایک معرکۃ الآرا مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند جلی عنوان حسب ذیل ہیں۔ (۱) قبور کے پاس دعا۔ (۲) روضہ اطہر کے آداب۔ (۳) توسل کا طریقہ (۴) بت پرستی (۵) شیخ عبد القادر جیلانی کا روضہ۔ (۶) قبر کے واسطہ سے دعا۔ (۷) استجابت دعا کے اوقات و مقامات وغیرہ۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶/ر

خلاف الامت

امام ابن تیمیہؒ نے اختلافی مسائل کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی سے بیان کیا ہے

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگدار۔ سادہ اور ان سب حروف پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کتابیں پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم رجسٹر اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو ہمارے ہاں تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد خود گاہک بن جائیں گے۔

پتہ۔ منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

خطبات احمد علی

یہ کتاب مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے جمعہ کے تیرہ خطبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف مذہبی مباحث کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔ وعظ اور تبلیغ کے لئے خطبات بہت مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸/ر

فقہ محمدیہ کلاں

جس میں مذہب اہل حدیث کے تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان ہے۔ سات جلدیں ہیں۔ قیمت چار روپے۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

— ماسکو کا اعلان ہے کہ روسی فوج نے ملک کے شمال اور جنوب میں جرمن مورچوں کو توڑ دیا ہے اور لینن گراڈ کے علاقہ پر جرمن فوج محصور ہو گئی ہے۔

— دہلی کی اطلاع ہے کہ سنگاپور سے آنیوالے ہندوستانیوں میں سے اکثر کا بیان ہے کہ دشمن کے مقبوضہ علاقوں میں جو ہندوستانی رہ گئے ہیں ان سے عام طور پر اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔

— لندن کی اطلاع ہے کہ برطانیہ کے امیر البحر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس وقت ہمارے سو جہاز مختلف سمندروں میں پر خطر لہروں پر سفر کر رہے ہیں

— محکمہ پرواز لندن کا اعلان مظہر ہے کہ [illegible] ایک ریڈیو سٹیشن پر برطانوی پیراشوٹ فوج نے کامیاب حملہ کیا اور اپنا کام کر کے واپس آگئی۔

— دہلی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ [illegible] کو رجسٹری شدہ خطوط، بیمے، منی آرڈر وغیرہ کی ترسیل عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے البتہ ہوائی ڈاک [illegible] منی آرڈر بھیجے جا سکتے ہیں۔

— [illegible] نے کلکتہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ ممکن ہے کہ جرمنی ایران کے راستے ہندوستان پہنچنے کی کوشش کرے۔

— مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے قادیان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس نازک وقت میں ہندوستانیوں کے لئے اور کوئی پروگرام نہیں، سوائے اسکے کہ وہ ایک دوسرے کی حفاظت کیلئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

— ۱۹ فروری کی صبح کو الہ آباد سے ۵۲ میل پر [illegible] گاڑی کی مال گاڑی سے ٹکر ہو گئی۔ اس حادثے میں ۱۴ آدمی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے

— کونسل آف سٹیٹ [illegible] پاس ہو گیا کہ [illegible] ہندوستانی مقرر کیا جا[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا وجاگیرداران سے " ے
عام خریداران سے " ہ
" " ششماہی
اہل برما سے سالانہ - ے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۱

جلد ۳۹



مدیر مسئول
ابوالوفا
ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث
امرتسر
چوک کڑہ بھائی

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر | ۲۴ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ مسلم

(از مولوی محمد داؤد صاحب رازؔ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

کھول آنکھیں قوم ہے تیری ذلیل وخوار دیکھ
کس قدر بگڑا ہوا ہے ہائے حال زار دیکھ

بستر راحت پہ سونا اب مناسب ہے نہیں
کو دمیدان عمل میں وقت کی رفتار دیکھ

تیرے مستقبل پہ چھائی ہیں عجب مایوسیاں
دیکھ کمزوری تو اپنی قوت اغیار دیکھ

آج ہے تیرے چمن پر یورش باد خزاں
جھڑ چکے ہیں کسقدر گلشن کے برگ وبار دیکھ

ہورہی ہیں کوششیں تیرے مٹانے کے لئے
چشم باطل کے لئے تو ہے مثال خار دیکھ

جس جگہ کل گونجتی تھی تیری عظمت کی صدا
آج وہ اجڑے ہوئے اپنے در و دیوار دیکھ

تیرے گلشن کو ضرورت ہے کہ تو بیدار ہو
سوکھ کر مرجھا نہ جائے یہ تیرا گلزار دیکھ

عشق سنت امتیاز اے قوم تھا تیرا کبھی
پست کتنا ہوگیا ہے اب ترا معیار دیکھ

بستر غفلت اٹھا کر رکھ دے اب اے رازؔ تو
کھول آنکھیں انقلاب دہر کے آثار دیکھ

انتخاب الاخبار

۹ مارچ ۱۹۴۲ء

— مرکزی اسمبلی میں سرکاری ممبر نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ برما، ملایا اور جاپان کے مقبوضہ علاقوں میں رہ گئے ہیں انکے گھر والوں کو مدد دینے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔ بعض علاقوں میں اشیاء خوردنی تقسیم کرنے کا سوال بھی حکومت کے زیر غور ہے اور اس مطلب کے لئے ایک کمیٹی بنائی جا رہی ہے۔

— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ جو آٹا فروخت کیا جائیگا۔ اسمیں چالیس فیصدی جو اور ساٹھ فیصدی گندم ہوگی۔ اس کا نرخ ۵ روپے فی من ہوگا۔

— نواب سر شاہ نواز آف ممدوٹ ممبر پنجاب اسمبلی اور صدر پنجاب صوبائی مسلم لیگ حرکت قلب بند ہونے سے لاہور میں فوت ہو گئے۔ انا للہ!

— کاغذ کی گرانی اور کمیابی کی وجہ سے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے کتب فروشوں کو اجازت دی ہے کہ وہ نصاب کی کتابوں کی قیمتوں میں دس فیصدی اور لائبریری کتب میں ۱۲½ فیصدی اضافہ کر سکتے ہیں اور آئندہ ان کتابوں کو [illegible] کی بجائے ۲۴ پونڈ وزن کا کاغذ لگا سکتے ہیں۔

— نیویارک (امریکہ) کی ایک اطلاع ہے کہ بحرالکاہل کی جنگ میں جاپان کے ۱۰۹ جنگی اور تجارتی جہاز ۸ مارچ تک غرق کئے گئے ہیں۔ اور ۸۶ کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔

— امریکہ اور جاوا کے ولندیزی ہیڈ کوارٹر بنڈونگ کے درمیان تار کا سلسلہ کٹ چکا ہے۔

— رنگون کی اطلاع ہے کہ جاپانیوں نے برما کے شہر پایاگی پر قبضہ کر لیا ہے۔

— آج ۹ مارچ تک جاپانی فوج رنگون تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

— جاوا میں جاپانیوں کی ایک لاکھ سے کچھ [illegible]

— نیویارک کی اطلاع ہے کہ نہر پانامہ (جو ہیں شمالی اور جنوبی امریکہ) کے قریبی سمندروں میں دشمن کی آبدوزیں سرگرم کار ہیں۔ اور کچھ عرصہ کیلئے جہازوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔

— نئی دہلی کی سرکاری اطلاع ہے کہ ہندوستان برما جزائر شرق الہند۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ساتھ ہوائی ڈاک کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔

خریداران برما و رنگون

کے نام اخبار اہلحدیث - بمعمول روانہ کیا جاتا تھا مگر اہلحدیث ہر فرد۔ ی مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے واپس آ گیا ہے اس لئے یہ حضرات جس جگہ قیام فرما ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں تاکہ انکو اخبار بھیجا جائے۔ دیگر ناظرین میں سے کوئی صاحب ان کے موجودہ پتہ سے واقف ہوں تو وہ بھی اطلاع دیں۔ سردست تا اطلاع ان کے پرچے محفوظ رکھے جائیں گے۔

(۱) ۵۳۸۵ حاجی اسماعیل صاحب نمبر ۹ رنگون انیس روڈ سے منگ۔ رنگون۔

(۲) ۹۴۱۵ ایم محمد ابراہیم احمد منیجر ہارڈویر مرچنٹ ۲۵۔ ۵ سٹریٹ رنگون۔

(۳) ۱۰۴۵۳ محمد ولی جوناگڑھی معرفت آدم جی حاجی داؤد اینڈ کو ۸۹۸ مرچنٹ سٹریٹ رنگون۔

(۴) ۱۲۱۰۵ ایم۔ ایم مرغوب احمد ۲۰۲ [illegible] سٹریٹ رنگون

(۵) ۱۲۲۲۵ ایم اے ستار چیف جیلر بیانگو۔ برما۔

(۶) ۱۲۶۷۰ ایم محمد اسحاق ماسٹر ٹیلر ملٹری پولیس [illegible]

(۷) ۱۲۸۶۹ مولوی دوست محمد خان پیش امام جامع مسجد منجان۔ برما۔

— روسی فوج نے سمولنسک ویازما روڈ کے ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس جگہ جرمنوں نے نہایت مضبوط قلعہ بندیاں قائم کر رکھی تھیں۔

— انقرہ (ترکی) کی اطلاع ہے کہ جرمنی میں موسم بہار کے جارحانہ اقدام کے متعلق جو شور ہو رہے ہیں اس سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ جرمنی مدمقابل [illegible]

سوا دو سال میں جہازی نقصان

لندن ۶ مارچ۔ وزارت بحریہ کے ایک اعلان کے مطابق ۴۴ لاکھ ٹن وزن کے اتحادی تجارتی جہاز ستمبر ۱۹۳۹ء سے لیکر ۳۰ دسمبر ۱۹۴۱ء تک دشمن کی نوعیت کے جنگی اقدامات کی وجہ سے نقصان پہنچا اس کے مقابلے میں اسی مدت میں دشمن کے ۶۰ لاکھ ٹن وزن کے تجارتی جہاز غرق کئے گئے۔

اعلان میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ اتحادیوں کے بحری نقصانات میں برطانیہ اس کے طرفدار ممالک اور غیر جانبدار ممالک سب کے جہاز شامل ہیں۔ اس کے برعکس دشمن کے جو جہاز غرق کئے گئے ان میں صرف ان کے اپنے جہاز شامل ہیں۔ اس سلسلے میں یہ امر بھی ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے۔ کہ اتحادیوں کے جہاز جنگ کے دوران میں ساتوں سمندروں میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ مگر دشمنوں کے جہاز بندرگاہوں میں بحری اڈوں میں بند پڑے ہیں۔ اور یا اپنے ساحلوں کی بندرگاہوں کے درمیان نقل و حرکت کرتے رہتے ہیں۔ ایسا بہت کم اتفاق ہوا ہے کہ دشمن کے جہازوں نے دور دراز کے غیر جانبدار ممالک کے لئے سفر کیا ہو۔

۱۹۴۱ء کی آخری ششماہی میں اتحادیوں کے نقصانات کی ماہوار اوسط اس اعلان میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار ٹن بیان کی گئی ہے۔

حقیقۃ الفقہ } مؤلفہ مولانا محمد یوسف صاحب جے پوری۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ لکھائی [illegible] کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت عہ ڈیڑھ روپیہ

کتاب التوحید مترجم۔ مؤلفہ شیخ الاسلام عبد الوہاب صاحب مرحوم نجدی۔ اصل عربی با اعراب مع اردو ترجمہ بالمقابل دی گئی ہے۔ قیمت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴- صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

کیا مولانا اسمٰعیل شہیدؒ مقلد تھے؟

قدرت کا قانون ہے کہ جس چیز سے انسان محبت رکھتا ہے اس کو ہر طرف وہی نظر آتی ہے۔ ایک عربی شاعر اس کا نقشہ یوں دکھاتا ہے ؎

اریدُ لانسیٰ ذکرھا فکانما
تمثل لی لیلیٰ بکل سبیل

یعنی میں لیلیٰ کا ذکر بھولنا چاہتا ہوں لیکن وہ ہر راستے میں میرے سامنے آجاتی ہے۔

یہی معنی ہیں اس مصرع کے ؎

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

ارباب تقلید جدھر نظر اٹھاتے ہیں اسی قانون قدرت کے ماتحت اُن کو تقلید ہی تقلید نظر آتی ہے۔ سب سے پہلے ان کی نظر امام المحدثین امام بخاریؒ پر پڑتی ہے ان کو بھی یہ لوگ امام شافعی رحؒ کا مقلد بنا دیتے ہیں حالانکہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں امام شافعی کا بعض مسائل میں ردّ بھی کیا ہے اور امام موصوف کا نام بھی سادے لفظوں میں (قال ابن ادریس) لکھا ہے۔ باوجود اس کے ان کو امام شافعی کا مقلد کہا جاتا ہے یا للعجب!

گذشتہ ایام میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا ذکر خیر رسالہ "الفرقان" بریلی میں درج ہوا تھا۔ اس میں بھی اسی قانون قدرت کا جلوہ نظر آتا تھا۔

مضمون نگاروں نے عموماً شاہ صاحب ممدوح کو حنفی مقلد بتایا تھا۔ جس کے متعلق انہی دنوں "اہلحدیث" میں مفصل بحث ہوئی تھی۔ جو ملکی فضا صاف ہونے پر رسالے کی شکل میں بھی شائع ہوگی۔ انشاء اللہ!

آج اسی کا تتمہ ہمارے سامنے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ رسالہ "المفتی" دیوبند میں ایک فتویٰ شائع ہوا ہے جو مع سوال درج ذیل ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا اسمٰعیل مقلد تھے یا غیر مقلد؟ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حنفی مقلد تھے۔ سوال و جواب کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو غیر مقلدین یہ کہتے ہیں کہ وہ غیر مقلد تھے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ حقیقت میں وہ غیر مقلد تھے یا حنفی تھے۔ جیسا کہ بعض علمائے دیوبند کہتے ہیں۔ اگر حنفی المذہب تھے تو اس کے ثبوت میں اُن کی کوئی تصنیف اُردو یا بدرجہ مجبوری فارسی کی ہو جس سے ثابت ہو کہ حنفی المذہب تھے۔ آپ پیش کرسکتے ہیں۔ اگر وہ خدانخواستہ غیر مقلد ہیں تو اُن کی تصانیف کو دیکھنا کیسا ہے۔ اور علمائے دیوبند انکی بہت حمایت کرتے ہیں۔ اگر وہ غیر مقلد ہیں تو ان کی حمایت کرنے سے کیا فائدہ۔ مجھ کو ایک شخص نے تقویۃ الایمان کا حوالہ دکھایا۔ جس میں ایک فصل ہے بیان در ردّ تقلید۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض دیگر تصانیف مولانا مرحوم موجود ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ دعویٰ ان کا صحیح ہے یا غلط۔ اور اُن کی تصنیف علاوہ تقویۃ الایمان کے اور صراط مستقیم اور منصب امامت کے دوسری بھی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے "منصب امامت" اور "صراط مستقیم" کے مسائل سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ حنفی المذہب ہونا۔ مہربانی کرکے ان چاروں باتوں کا جواب دیا جاوے۔ کیونکہ ان کے متعلق متضاد حالات مشہور ہو رہے ہیں۔

الجواب | حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحؒ حنفی المذہب عالم ربانی اور بزرگ تھے اور ردّ بدعات میں بہت زیادہ ساعی تھے۔ ہر دینی کام میں جہاں ذرا بھی خلل دیکھتے تھے اُس کا ردّ فرماتے تھے مسئلہ تقلید میں بھی ہندوستان میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے جیسا کہ غیر مقلدین نے تقلید میں تفریط کی اور تقلید کو شرک۔ مقلدین کو مشرک قرار دیا، ائمہ سلف پر طعن و تشنیع کو شیوہ بنا لیا۔ اسی طرح بعض مقلدین نے تقلید میں غلو اور افراط سے کام لیا کہ ائمہ مجتہدین کو چھوڑ کر ہر پیر و فقیر کی تقلید شروع کردی خواہ اس کا فعل قول شریعت کے دائرہ میں ہو یا نہ ہو۔

تقویۃ الایمان میں چونکہ تمام رسوم بدعیہ پر ردّ لکھا گیا ہے۔ اس لئے اس غلو اور افراط فی التقلید کو بھی منع فرمایا گیا ہے۔ اسی کے متعلق یہ فصل لکھی گئی ہے۔ جیسا کہ خود تقویۃ الایمان کی عبارت مندرجہ ذیل سے معلوم ہوتا ہے:-

سو سننا چاہئے کہ اکثر لوگ مولویوں اور درویشوں کے کلام اور کام کو سن کر سند پکڑتے ہیں (الیٰ قولہ) ان مولویوں اور درویشوں کے

قول و فعل کے خلاف کوئی آیت اور حدیث پڑھے تو اس کا انکار اور اس کے مطلب میں تکرار کرنے کو موجود ہو جائیں "

اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت شہیدؒ مطلقاً تقلید کو منع نہیں فرماتے بلکہ صرف اس غلو اور افراط کو رد کرتے ہیں کہ ائمہ دین مجتہدین سے گذر کر ہر کس و ناکس کی تقلید اختیار کر لی جائے چنانچہ اسی فصل میں ائمہ مجتہدین کی تقلید کی خود ہدایت فرمائی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

"تو ایسی بات پر یعنی جس میں کوئی نص صریح قرآن و حدیث و اجماع میں موجود نہ ہو۔ مجتہدوں کے قیاس صحیح کے موافق عمل کرے پر وہ مجتہد بھی ایسا ہو کہ جس کا اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانوں نے قبول کیا ہو جیسے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم!"

(رسالہ المفتی دیوبند بابت ماہ ذیقعدہ و ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ صفحہ ۲۸-۲۸)

اہلحدیث | مولانا شہیدؒ کا جو قول "المفتی" نے نقل کیا ہے بعینہ یہی حکم معیار الحق میں ملتا ہے۔ اگر متنازعہ تقلید یہی ہے تو اس پر دونوں صاحبوں کا اتفاق ہے۔ ہمارا بھی اسی پر صاد ہے۔ مگر اس کی تفصیل جو مولانا شہید کی اسی کتاب (تقویۃ الایمان) میں ملتی ہے قابل لحاظ ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھئے اور اسی کی سند پکڑئیے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجئے اور جو قصے بزرگوں کا یا کلام مولویوں کا اس کے موافق ہو اس کو قبول کیجئے اور جو موافق نہ ہو اس کی سند نہ پکڑئیے۔ (صـ۳)

یہ ہے مولانا کا مسلک کہ آپ قرآن و حدیث کو اصل اور سند قرار دیتے ہیں یعنی اولاً و بالذات انہی پر نظر ڈالنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ارباب تقلید کا مسلک بھی ملاحظہ کیجئے۔ جو یہ ہے:۔

"اما المقلد فمستنده قول مجتهده"
(مسلم الثبوت ایضاً توضیح)

یعنی مقلد کی سند اپنے امام کا قول ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو دونوں فریق مانتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ جو فریق حسب ہدایت مولانا شہید پہلی نظر قرآن و حدیث پر ڈالے وہ غیر مقلد (اہل حدیث) ہوگا اور جو فریق پہلی نظر امام کے قول پر ڈالے اور بحسن ظن اسی کو واجب العمل سمجھے (گو مزید اطمینان کے لئے قرآن و حدیث کو بھی دیکھے) وہ حسب تصریح علماء اصول مقلد ہے۔ یہی مسلک علماء دیوبند (ومن یتعلقہم) کا ہے۔ اس وقت ہم اس مسلک کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مولانا شہیدؒ کا یہ مسلک نہ تھا بلکہ وہی تھا جو ممدوح نے خود بتایا ہے۔

مولانا کے مسلک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تنویر العینین سے ہوتی ہے جو مسئلہ رفع یدین کے اثبات میں ہے۔ جس کا خلاصہ ان دو لفظوں میں ہے جو مولانا نے اپنے دیباچہ میں لکھے ہیں:۔

یثاب فاعلہ ولا یلام تارکہ

یعنی عند الرکوع رفع یدین کرنا ثواب کا کام ہے۔

ناظرین کرام! | کیا رفع یدین کے متعلق علماء حنفیہ کا یہی مذہب ہے؟ اگر یہی ہے تو نعم الوفاق وحبذا الاتفاق۔ مختصر یہ ہے کہ مولانا اسماعیل شہیدؒ کا مسلک وہی تھا جو ان کے دادا مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب قدست اسرارہم کا تھا کہ اولاً و بالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔ گویا ان کا یہ قول تھا ؎

اے داغ مقلد ہیں اسی طرز کے ہم بھی
ہر شعر میں ہو بلبل شیراز کا انداز پیدا

اتباع حدیث

تقویۃ الایمان - مع تذکیر الاخوان و رسالہ حارق الاشرار و رسالہ راہ سنت و خط مولانا شہیدؒ و فتویٰ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

کیا عیسائی اور آریہ مرزائیوں سے بھاگتے ہیں؟

شاید ایسا ہو

شاعر لوگ اپنے شاعرانہ تخیل میں کہا کرتے ہیں ؎

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہو وے تو اک آن میں ہلا ڈالوں

قادیانیوں کی بھی یہی کیفیت ہے۔ ہم نے اہلحدیث مورخہ ۱۳۔ فروری ۱۹۴۲ء میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب متوفی نے جو دعویٰ کیا تھا کہ براہین احمدیہ کی تصنیف کے بعد مذہبی مجادلات ختم ہو جائیں گے۔ کیا ایسا ہو گیا؟ یعنی ہر قسم کے مذہبی جھگڑے ختم ہو گئے؟ اسکے جواب میں قادیانی اخبار الفضل اپنے شاعرانہ تخیل میں لکھتا ہے:۔

"گذشتہ پرچہ میں مختصراً بتایا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنی تصنیف "براہین احمدیہ" کے متعلق جو یہ فرمایا تھا کہ اس کتاب سے ہمیشہ کے لئے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جائیگا۔ یہ پورا ہو چکا ہے۔ کیونکہ عیسائیوں اور آریوں نے احمدی مبلغین کے ساتھ مناظرے اور مجادلے کرنے بند کر دیئے ہیں۔ اور اس بارے میں اعلان بھی کر چکے ہیں یہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے پیش فرمودہ دلائل اور حقائق کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ پہلے تو آریہ اور عیسائی مسلمانوں کو مجادلات کے لئے چیلنج پر چیلنج دیا کرتے تھے۔ اور مسلمان ان کے آگے بھاگے پھرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ذریعہ یہ اسلام کے غلبہ اور فتح عظیم کا کوئی معمولی ثبوت نہیں۔ لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بیلے اسے کچھ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔"

نہیں کہ اسے کچھ وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ احمدیت کے متعلق ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ واضح سے واضح حقائق اور خود تسلیم کردہ اصول بھی انہیں نظر نہیں آتے۔
(الفضل قادیان ۱۹ فروری ۱۹۴۳ء صلعل)

اہلحدیث | "الفضل" کے جس مضمون نگار نے ہمارے جواب میں یہ نوٹ لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی نوجوان متکلم ہیں۔ جو ابھی اس میدان میں آئے ہیں اس لئے وہ ہمارے سوال کو سمجھے بغیر جلدی میں جواب دینے بیٹھ گئے۔ کوئی اُن سے پوچھے کہ براہین احمدیہ جو ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۷۹ء میں طبع ہوئی تھی اس کی طباعت کے بعد آریوں اور عیسائیوں سے جتنے مباحثات ہوئے کیا ان کا کوئی شمار ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہاں تک کہ ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر خود مرزا صاحب کا مباحثہ عیسائیوں کے ساتھ پندرہ روز تک ہوتا رہا۔ جس کا ذکر قادیانی امت بڑے فخر سے کیا کرتی ہے۔ اس مباحثے کے آخری دن خود مرزا صاحب نے اعتراف کیا کہ ایسے مباحثے تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔

اسی طرح آریوں کے سالانہ جلسوں میں مباحثے ہوتے رہے ہیں۔ اور مرزائی اور غیر مرزائی سب مسلمان ان میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسوں میں ہر سال بڑا زوردار مباحثہ ہوتا تھا۔ جس میں ہم بھی برابر کا حصہ لیا کرتے تھے۔ دیوریا ضلع گورکھپور اور نگینہ ضلع بجنور (یوپی) کے مباحثات بہت مشہور ہیں جو آریہ سماج اور مسلمانوں کے مابین علی الترتیب ۱۹۰۳ء، ۱۹۰۲ء میں ایک ایک ہفتے تک ہوتے رہے۔ جن کی .. روئدادیں مطبوعہ کتب میں شائع شدہ ملتی ہیں۔ دہلی میں بھی مسلمانوں اور آریوں کے مابین مباحثے ہوتے رہے۔ جن میں آریوں کی طرف سے سوامی درشنانند اور مسلمانوں کی طرف سے یہ فقیر اور دوسرے علماء بھی پیش ہوتے رہے۔ خاص مرزائیوں کے مباحثے بھی عیسائیوں سے ہوتے رہے۔ جن میں عیسائیوں کی طرف سے حافظ احمد مسیح اور مرزائیوں کی طرف سے بابو عمرالدین شملوی اور شیخ عبدالحق وغیرہ پیش ہوتے تھے۔

اسی طرح مختلف مقامات اور مختلف اوقات میں مباحثات ہوتے رہے ہیں۔ چند روز ہوئے کہ موضع ویرووال ضلع امرتسر میں عیسائیوں اور مرزائیوں میں مباحثہ ہوا۔ اس سے چند روز قبل موضع بھیروچی (قریب قادیان) میں عیسائیوں اور مرزائیوں میں مباحثہ ہوا۔ اسی زمانہ کے قریب کا واقعہ ہے کہ پادری عبدالحق عیسائی مناظر بغرض مناظرہ قادیان میں پہنچا۔ مگر مرزائیوں نے کسی مصلحت سے اس سے مباحثہ نہیں کیا۔

مختصر یہ ہے کہ واقعات صحیح بتا رہے ہیں کہ آریہ اور عیسائی صاحبان مرزائیوں سے مغلوب یا مرعوب ہو کر خاموش نہیں ہوئے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ ملکی فضا چونکہ بدل گئی ہے۔ ہر جماعت پر کچھ تو سیاسیات کا غلبہ ہو گیا ہے اور کچھ جنگی واقعات کا اثر غالب ہے۔ اس لئے مذہبی مباحثات کا وہ زور شور نہیں رہا جو آج سے دس بیس سال پہلے تھا اگر براہین احمدیہ اور دیگر تصانیف مرزائیہ کا اثر ہوتا تو مباحثات مذکورہ اور غیر مذکورہ وقوع پذیر نہ ہوتے۔

ہاں ہم کو اس بات کے اظہار میں بھی معذور سمجھنا چاہیئے کہ عیسائی مناظر واقعی مرزائیوں سے مباحثہ کرنے میں دلی نفرت محسوس کرتے ہیں کیوں؟ اس کے متعلق ہمارا جواب قابل غور ہے۔ ذرہ توجہ سے سنئے!—— مئی ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب نے ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کے سامنے کہا تھا کہ آپ پندرہ مہینے کے اندر نہ مریں تو میں جھوٹا ٹھیروں گا، میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھے پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ (جنگ مقدس ص۲۱۱) مگر واقعہ یہ ہوا کہ ڈپٹی آتھم اس میعاد کے اندر نہیں مرا۔ یہ میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہو گئی۔ چھٹی ستمبر کو عیسائیوں نے آتھم کو گاڑی میں سوار کر کے شہر امرتسر میں اس کا جلوس نکالا جس میں وہ یہ اشعار پڑھتے تھے ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو ویگا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

اس کے ساتھ ہی یہ آواز بھی آتی تھی ؎

غضب ہے بجز پہ ستمگر! چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

اسی قسم کی بہت سی نظمیں ان دنوں شائع ہوئیں جن کو ہم نے رسالہ "الہامات مرزا" میں جمع کیا ہوا ہے۔ ناظرین ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

چونکہ اس پیشگوئی سے مرزا صاحب کے ذاتی دعوے کی تردید ہوتی ہے اس لئے گمان غالب ہے کہ عیسائیوں نے خفیہ طور پر اپنے مناظرین کو بتا دیا ہوگا کہ یہ لوگ وہی ہیں جن کا حسب تعلیم انجیل مسیح سے پہلے آنا ضروری ہے۔ اس لئے ان کو خطاب نہ کرو۔ پس اسی کا اثر ہے کہ مسیحی مناظر عام طور پر قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ کرنے پر توجہ نہیں کرتے عدم توجہ کا اصلی سبب یہ نہیں کہ وہ ان کے دلائل قاہرہ سے ڈرتے ہیں بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے کو فاتح جماعت مرزائیہ سمجھ کر اسکو نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ برعکس اس کے جماعت مرزائیہ اس کو اپنی فتح سمجھتی ہے۔ اگر یہ فتح حقیقی ہوتی تو ہم بھی اس فتح پر ایک شعر ان کی نذر کرتے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

قادیان سے عیسائیوں کی تائید

مدینے میں ایک شریف قوم بستی تھی جنہوں نے اسلام کے مقابلے میں اہل مکہ سے اتحاد پیدا کر کے مشرکوں کے حق میں یہ کہنا شروع کر دیا تھا

هولاء اهدى من الذين آمنوا سبيلا

یہ مشرک مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یاب ہیں۔ یہی کیفیت قادیانی جماعت کی ہے۔ عیسائیوں سے مباحثہ ہوا جس کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۴ فروری صفحہ ۸ میں ہو چکا ہے۔ مسئلہ الوہیت مسیح تھا۔

مگر چونکہ اس نواح کے مسلمانوں نے مرزائی مناظروں کو پیش کرنا پسند نہیں کیا۔ جس کی ہمیں وہاں پہنچ کر اطلاع ہوئی۔ بس پھر کیا تھا "الفضل" نے سارا زور اپنے بھائی عیسائیوں کی فتح پر خرچ کر دیا۔ خوب لکھا کہ وہاں مولوی ثناء اللہ کو بات کرنی نہ آئی، مسیحی پوری غالب رہے۔

عیسائیو! قادیان سے تو ہمیں یہی امید تھی کیونکہ ان کو صدمہ تھا۔ لیکن آپ نے بھی اگر قادیانی شہادت کو اپنی فتح پر پیش کیا تو یاد رکھو جو لوگ وہاں موجود تھے وہ یہ کہیں گے ؏

یکے دزد باشد دگر پردہ دار

صدائے خیری

(از مولوی محمد عبد الغفار صاحب خیری دہلی)

یہ خادم عرصہ دراز کی دشت نوردی کے بعد ہم ایک بار علماء و اکابران اہل حدیث کی خدمت میں حسب ذیل عرض کرنے کی جرأت کرتا ہے۔

اس عرصہ دراز کی بادیہ پیمائی کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمانوں کے بے شمار موجودہ فرقوں میں سے اہل حدیث کی اصلاح زیادہ آسان ہے کیونکہ ان کا قول اور دعویٰ ہے کہ[1] ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

لہٰذا ان کی اصلاح کے لئے ان کو اہل حدیث ہونے کے زبانی دعوے سے نکال کر عامل بالاحادیث بنانا ہے اور بس۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ جن بزرگوں نے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تاسیس و تشکیل کی تھی ان کا بھی مقصد ولی یہی تھا کہ اس طرح عامل بالاحادیث بنایا جائے۔ مگر اب تو کانفرنس صرف ایک سالانہ جلسہ کا نام ہے[2]۔

مسلمانوں کی اصلاح کی طرف سے علماء و اکابر کچھ ایسے مایوس ہو گئے ہیں کہ قریب قریب جملہ دینی تحریکات بند ہو گئیں اور ہمارے رہبر و رہنما نظام اسلامی[3] کو پس پشت ڈال کر سیاست حاضرہ میں پیش پیش نظر آنے لگے۔ عبد المطلب نے یمن کے بادشاہ ابرہا کے سامنے کہا تھا کہ اونٹ میرے ہیں میں ان کو مانگنے آیا ہوں۔ خانہ کعبہ جس کا گھر ہے وہ جانے۔ گھر جانے اور تو جانے۔ یہی خیال آج کل کے سیاسی علماء اور رہنماؤں کا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ روٹی ہماری ہے ہمیں روٹی سے غرض ہے۔ دین اللہ کا ہے وہ جانے۔ دین جانے اور کفار جانیں۔

طبیب کی ضرورت بیماری میں ہوتی ہے اور رہنما کی ضرورت گمراہی میں۔ کیسا عجیب خیال ہے کہ کہا جائے "طبیب کی ضرورت تندرستی میں ہے اور رہنما کی ضرورت راستہ جاننے والے کو"۔ سنتا ہوں کہ مسلمانوں کی حالت ناقابل اصلاح ہے۔ مگر دل اسکو باور کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔ آدمیوں جیسا بھولا ذی روح شاید ہی کوئی اور ہو۔ اپنے ہاتھ سے پتھر کے بت بنائیں اور پھر ان کی پوجا کریں۔ اپنے جیسے انسانوں کو پیر بنا کر اللہ اور رسول کے درجہ کی اطاعت کریں۔ اسی چودھویں صدی میں نبی اور رسول ماننے میں بھی دریغ نہ کریں۔ اس سے زیادہ بھولا پن اور کیا ہوگا۔

حضرت میاں صاحب شمس العلماء سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں عملاً اور قولاً احادیث پر عمل کی تبلیغ و اشاعت کر کے ایک جماعت پیدا کی اور آپ کے شاگردان رشید نے اس جماعت کو ترقی اور قوت دی۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ یہ بزرگ

(۱) کام کرنے کے طریقوں سے واقف تھے۔

(۲) حق کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو مامور سمجھتے اور اس کام میں لومۃ و لائم اور تکالیف و مصائب کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔

(۳) وہ ماحول کو تبدیل کرنے کی تدابیر جانتے اور ان کو عملی جامہ پہنا سکتے اور پہناتے تھے۔

(۴) ان کو کسی کی مخالفت کا خیال مانع تبلیغ و اشاعت حق نہ ہوتا تھا۔

یہ وجوہات تھے جن کی وجہ سے ان کی کوششیں بارور ہوتی تھیں۔ ان کو اپنے نفس سے زیادہ مسلمانوں کی اصلاح اور تبلیغ و اطاعت احکام اللہ و رسول کا خیال تھا۔ مگر آج خوف تصادم قدم اٹھانے نہیں دیتا۔ لہٰذا اہل حدیث کا گروہ کیا تعداد اور کیا عمل ہر لحاظ سے رو بہ تنزل ہے۔ تہذیب یورپ نے ماحول بدلا اور اس کو روکا نہ گیا یا نہ جا سکا۔ اور ماحول ہی پر ہر کام کا دارومدار ہوتا ہے۔

اب اہل حدیثوں کی حالت یہ ہے کہ داڑھیاں منڈانا مباح ہے۔ گانا بجانا سننا، سنیما تھیٹر، قوالی جائز ہے، نماز سے بُعد روز افزوں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بڑا نہیں۔ جماعت کا کوئی نظام نہیں ہر شخص آزاد ہے۔ اور جہاں کوئی نام نہاد نظام ہے وہاں یا تو ان امور کی طرف توجہ نہیں یا کام کرنا نہیں آتا۔ ماحول پیدا کرنا نہیں آتا۔ امیر ہیں مگر امیروں کے فرائض سے واقف نہیں۔ جماعت بنائی مگر جماعت کے کاموں سے واقف نہیں۔ یا عملی جامہ پہنانا نہیں آتا۔

انسان کی دو زندگیاں ہیں۔ پہلی دنیا کی زندگی ہے اور دوسری آخرت کی۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں جنت کی خوشخبری دی ہے وہاں "انتم الاعلون" "یرزقہ من حیث لا یحتسب" "حیوٰۃً طیبۃً" اور "لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم" کی بھی بشارت دی۔ اور اسلامی نظام میں یہ دونوں موجود ہیں۔ اگر یہ آپ کے نزدیک بھی صحیح ہے تو پھر اپنے نظام کو ان پر ڈھالئے یا ایسا نظام بنائیے جو دونوں امور کی تکمیل پر حاوی ہو۔ جماعت بندی کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے قرب ہو اخلاق و معاملات کی اصلاح ہو۔ معاش کے ذرائع میں وسعت ہو۔ صحیح تعلیم کا انتظام ہو۔ قابل پذیرائی ہے وہ جماعت اور نظام جماعت جس میں ان امور پر کما حقہم لحاظ ہو اور عمل کیا اور کرایا جائے

---

[1] حضرت الا نفس الشح کا کیا علاج۔ (اہلحدیث)

[2] جنگ کی حالت میں اس کا بھی امکان بعید ہے۔ (اہلحدیث)

[3] بل تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا کی جلوہ نمائی ہے۔ (اہلحدیث)

اگر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس حسب ذیل شعبے قائم کرکے بتدریج ان کو عملی وسعت دے تو ادھر جماعت کی اصلاح ہونے لگے ادھر کانفرنس کا وقار قائم ہو کر بڑھنے لگے۔

(۱) **شعبہ دینیات** - جماعت کی عقائد، عبادات اور اعمال حسنہ کی اصلاح کا ذمہ دار۔ اس کا تعلق عمل سے ہو۔

(۲) **شعبہ تعلیم** - (۱) قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ علوم حاضرہ کی تعلیم۔ صنعت و حرفت۔ (۲) علم قرآن و احادیث کی تعلیم۔ عمل کے ساتھ ساتھ۔ (۳) یتامیٰ کی تربیت اور تعلیم کا معقول انتظام۔ (زنانہ و مردانہ دو شعبے)

(۳) **شعبہ تبلیغ و اشاعت** - غیر اہل حدیثوں اور غیر مسلمانوں میں قرآن و احادیث کی تبلیغ و اشاعت بذریعہ تقریر۔ تبادلہ خیالات اور تحریر۔

(۴) **شعبہ وسائل معاش** - تجارت۔ زراعت۔ ملازمت۔ ٹھیکیداری وغیرہ کا انتظام بذریعہ تاجران وغیرہ جماعت۔ حکومت۔ میونسپل کمیٹی وغیرہ۔ غرباء کی جائز امداد۔

(۵) **شعبہ خارجہ** - جماعت کی سیاست حاضرہ میں شرکت کی حدبندی اور رہنمائی۔

(۶) **شعبہ مال** - آمدنی جماعت کا انتظام۔ ہر شعبہ کے خرچ سالانہ کی منظوری شوریٰ اپیل۔

اس میں شک نہیں کہ ہر ایک شعبہ فوراً کام شروع نہیں کر سکتا۔ تاہم ۱، ۳ اور ۴ پر جلد کام شروع ہو سکتا ہے۔ شعبہ مال موجود ہے شعبہ تعلیم میں ۱ پر انفرادی صورت میں عمل ہو رہا ہے۔ ان میں سے جو مدارس جماعتی صورت پسند کریں ان کو لیا جا سکتا ہے اور ان میں عمل کرایا جا سکتا ہے۔

جب اہل حدیثوں کو دونوں قسم کے منافع ہونگے تو خود بخود ان کی توجہ کانفرنس کی طرف ہوگی اور مالی مشکلات قطعی رفع ہو جائیں گی۔ ؎

کسی جانب سے کچھ اظہار کرامات تو ہو

کام کرنے سے ہوا کرتے ہیں۔ تجاویز پاس کرکے شائع کر دینے سے نہیں ہوتے۔ ہر قوم اپنی بقا اور ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ مجھ کو ایک دفعہ دہلی کی آریہ سماج نے تقریر کے لئے مدعو کیا۔ موضوع تھا "گناہ کیا ہے اور کس طرح پھیلا؟" میں گیا اور مجھ کو سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ ان کا ادب مجلس تھا۔ غالباً ایک ہزار مرد اور عورتوں کا مجمع تھا مگر سب خاموش اور ہمہ تن گوش۔ ہمارے یہاں نہ کبھی یہ سکوت ہوتا ہے[۴] نہ یہ شوق پایا جاتا ہے اور نہ اس قسم کے موضوع ہی انتخاب کئے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ غیر اقوام میں ان کے رہنماؤں نے ایک بیداری پیدا کر دی ہے اور ان کو جسمانی صحت و طاقت اور روحانی تندرستی اور قوت کے حاصل کرنے کا شوق معلوم ہوتا ہے۔ اہل حدیثوں نے خطبہ جمعہ پر معاملہ ختم کر دیا ہے اور وہ بھی خطبہ نہیں ہوتا بلکہ درس[۵] یا وعظ ہوتا ہے۔ (خطبہ۔ درس۔ اور وعظ تینوں میں بڑا فرق ہے)

کیا علماء و اکابران اہل حدیث امور ذیل کو حل کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کرنے کے لئے اور کسی نتیجہ پر پہنچ کر عملی جامہ پہنانے کے لئے جمع ہونے کی ضرورت اور اہمیت پر غور فرمائیں گے۔

(۱) اہل حدیثوں کی موجودہ بے عملی اور اقتصادی بدحالی کے اسباب کیا ہیں؟

(۲) ایسے اسباب کے ازالہ کی تدابیر قابل عمل کون کونسی ہو سکتی ہیں؟

(۳) ان تدابیر کو عملی جامہ کس طرح پہنایا جا سکتا ہے؟

ان امور پر غور و تامل اسلامی روشنی کے تحت میں ہو نہ کہ یورپین روشنی میں۔ ان کے صحیح حل پر اہل حدیثوں کی اصلاح۔ فلاح۔ بہبود۔ ترقی اور استحکام جماعت مبنی ہے۔

---

[۴] حالانکہ فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون کا حکم موجود ہے۔ سچ ہے ؎

شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے
وہ لے جا کے سب اہل مغرب نے جوڑے
(اہلحدیث)

[۵] ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اس کا
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے
(اہلحدیث)

دنیا میں وہی زندہ رہنے کا حق رکھتے ہیں جو حقیقتاً خود زندہ رہنا چاہیں۔ عوام الناس متواتر اور پُرزور تبلیغ کے محتاج ہوتے ہیں جو ہر ممکن طریق سے کیجائے۔ سب سے پہلے تبدیلی رہنماؤں میں ہونی چاہئے۔ اگر رہنما اپنے کاروبار میں اتنے مشغول ہیں کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور خدمت الناس کے لئے نہ ان کو فرصت ہے اور نہ ہی وقت ملتا ہے۔

فتربصوا حتى ياتى الله بامره

سے ڈریں جس کا ظہور کچھ کچھ ہونے لگا ہے۔

فلا تكونوا كالذين نسوا الله فانساهم کی صداقت کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھ لو کہ ہم بھول گئے کہ ہماری فلاح و بہبود اور سلامتی کس میں ہے اور زر، وجاہت اور شہرت طلبی میں ایسے منہمک ہوئے کہ دنیا ہم پر تنگ ہونے لگی۔ حصول معاش کے ذرائع محدود اور مسدود ہونے لگے۔ دلوں سے عزت اور وقار جاتا رہا۔ لیکن ؎

اب تک اسی روش پہ ہے اکبر مست و بیخبر
کہہ دے کوئی عزیز من! فصل بہار ہو چکی

فتنہ انکار حدیث

ایک فریب کا انکشاف

از مولوی عبد القیوم صاحب ندوی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کراچی شہر

یہ فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں۔ ہر زمانہ میں اس علم سے ناواقف و نادان گروہ پیدا ہوتا رہا ہے۔ جس نے اپنی ناواقفیت و نادانی کی وجہ سے چند در چند مصلحتوں کے پیش نظر اس علم شریف کا سرے سے انکار کرتا رہا۔ اس زمانہ میں بھی چند لوگوں کا ایک گروہ موجود ہے۔ حافظ اسلم جیراجپوری کا "جہاد" ایک عرصہ سے اس مقدس علم کے خلاف جاری ہے۔ اب کوئی صاحب چودھری غلام احمد پرویز بھی کچھ عرصہ سے نمودار ہوئے ہیں۔ جو اس موضوع پر اپنے

خیالات کے موتی" سفر قرطاس پر بکھیرنا شروع کئے ہیں۔ "طلوع اسلام" دہلی ان حضرات کا آرگن ہے جس نے اس علم کو مٹانے بلکہ اس کے ساتھ علم تصوف علم تفسیر وغیرہ کو بھی نیست ونابود کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ آج مسلمانوں کی سلطنت نہیں اور نہ اسلامی نظام ہے اس لئے ہر ایک شخص آزاد ہے وہ جو چاہے اور جس طرح چاہے اسلام مسلمانوں اور ان کے مقدس علوم وفنون کو شائے۔ یہ واقعہ ہے کہ اسلام کو جس قدر اپنوں سے نقصان پہنچا اس کا عشر [illegible] دوسرے سے نہ پہنچا ہے۔ سچ ہے

ع [illegible] آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس جگہ ہم کو ان سب حضرات کے جواب دینا منظور نہیں۔ حافظ اسلم صاحب نے مئی ۱۹۴۲ء کے رسالہ طلوع اسلام میں ۳۰ صفحات کا ایک مضمون "علم حدیث" کے عنوان سے سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں حدیث کو کم وقعت بلکہ گمراہ کن ثابت کرنے کا پورا زور صرف کر دیا ہے اور دلائل کچھ اس انداز سے دیتے ہیں کہ جاہل اور ناواقف آدمی واقعی گمراہ ہو جاتا ہے۔ ہم کو اس کے پورے مضمون کے جواب کی بھی ضرورت نہیں۔ ہم صرف اس کے ایک ٹکڑے سے بحث کریں گے۔ اس سے ناظرین اندازہ کر لیں گے کہ پورا مضمون کس طرز اور کس قماش کا ہوگا جس کے جواب کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔

حافظ صاحب اپنے دلائل اور زور بیان صرف فرما کر آخر میں بڑے زور شور سے علم حدیث کے خلاف نص قرآنی پیش فرماتے ہیں اور یہ آیت نقل کرتے ہیں

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین (پ ۲۱)

اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو "حدیث" کے مشغلہ کو اختیار کرتے ہیں تاکہ خدا کے راستے سے گمراہ کریں بلا علم کے اور اس کو مسخری بنائیں وہ لوگ وہ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

اس کے بعد آپ نے لفظ "حدیث" کو لیکر کئی عدد قائم کئے ہیں کہ معلوم ہوا "حدیث" باعث ضلالت وگمراہی ہے۔ حدیث علم نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس آیت کے یہ معنے علماء نے فرمائے ہیں اور اسی پر جمہور علماء ملت کا اتفاق ہے۔

"بعضا آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو غافل کرنیوالی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑادے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔" (پ ۲۱)

دیکھو ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب۔

یہ معنے قرین قیاس اور مطابق عقل بھی ہیں۔ اور متقدمین اور متاخرین سبھوں نے یہی معنے کئے ہیں۔

فتح الباری شرح بخاری میں ابن عباس رض سے مروی ہے کہ ایک شخص نضر بن حارث تھا جو عراق کی طرف تجارت کرتا کبھی گانے والی لونڈیاں خرید لاتا اور کبھی رستم واسفندیار کے قصے کی کتابیں لے آتا۔ اور مکہ والوں کو ان کے ذریعہ سے قرآن حکیم کی سماعت سے باز رکھتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (فتح الباری ابواب التفسیر)

اسی طرح علامہ ابن کثیر نے بھی فرمایا کہ یہ آیت اس شخص کے سبب نازل ہوئی جو عجیب عجیب قصوں اور کہانیوں سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا اور قرآن حکیم سننے نہ جانے دیتا۔ دیکھو ابن کثیر جلد ۸۔ مطبوعہ المنار مصر ۱۳۴۷ھ)

حافظ صاحب نے لفظ حدیث کو پاکر گویا بڑے مطلب کی بات کہہ دی اور عوام پر خوب سکہ جما لیا حالانکہ حدیث کے معنے صرف گفتگو کے آتے ہیں۔ جس پر صراح۔ تاج العروس۔ المنجد، امثال العرب وغیرہ مشہور اور معتبر کتب شاہد عدل ہیں۔ لیکن اگر حافظ صاحب کے قول کے بموجب حدیث سے مراد علم حدیث ہی ہے تو بے اختیار موصوف کو مرحبا وجزاک اللہ کہنے کو دل چاہتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے مطلب کی ایک آیت قرآن حکیم کی نکال لی تو کم از کم ۲۴ آیات بینات ہم کو ہمارے دعوے اور

ثبوت اور اپنے خلاف بتا فرما دیں۔ کیونکہ قرآن حکیم میں کم از کم ۲۵ مقامات پر لفظ حدیث آیا ہے۔

سورہ نساء رکوع ۶ آیت ۷۸ میں ہے:-

لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا وہ حدیث سمجھتے ہی نہیں

سورہ قلم پ ۲۹ میں ہے:-

اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ

کیا تم اس "حدیث" میں سستی کرنے والے ہو۔

سورہ اعراف ۲۳/۱۸۶ میں ہے:-

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ

پس کس "حدیث" پر اسکے بعد ایمان لائیں گے۔

یہ آیت مرسلات ۲/۵۰ اور جاثیہ ۱/۶ میں بھی موجود ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

حافظ صاحب کے طویل وعریض مضمون کے صرف ایک مختصر سے گوشے کو پیش کیا گیا ہے۔ اسی پر آپ دوسرے حصوں کو بھی قیاس کر لیجئے گا۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

طلبائے مدارس عربیہ اور تلاوت قرآن مجید

کچھ عرصہ ہوا اخبار "اہلحدیث" میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں بنگالی مولویوں کو اس بات پر متوجہ کیا گیا تھا کہ ان کا قرآن شریف پڑھنا فن قراءت کے لحاظ سے بالکل غلط ہوا کرتا ہے۔ اس مضمون میں جو کچھ لکھا گیا بالکل صحیح اور درست ہے۔

قرآن شریف کے غلط پڑھنے میں نہ صرف بنگالی مولوی مبتلا ہیں بلکہ ہر جگہ یہی حال ہو رہا ہے۔ زمانہ طالب علمی میں قرآن مجید کی طرف توجہ قطعًا نہیں کی جاتی۔ اسکا افسوسناک نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو مخرج ٹھیک ادا ہوتا ہے اور نہ پوری طرح تلفظ کی ادائیگی ہوتی ہے۔ فراغت تعلیم کے بعد جب میدان میں آنا پڑتا ہے تو ہر جگہ قرآن شریف سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور اب تو یہ حال ہو رہا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم سے جماعت اہل حدیث بے پروا ہوتی جا رہی ہے بہت کم ایسے اہل حدیث مدرسے ہیں جہاں پر باقاعدہ

اس چیز کا انتظام ہو۔ اُن لوگوں کا قرآن مجید کیونکر صحیح ہو سکتا ہے جو سرکاری مدارس میں بطور نصاب تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ کیا جانیں کہ مخارج وغیرہ کیا بلا ہوتی ہے اُن کو تو صرف تبرک کے لئے اُلٹا سیدھا پڑھا دیا جاتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ طلبائے عربیہ زمانۂ طالب علمی میں اس زبردست خامی کو دور کر کے علمی اور تبلیغی میدان میں آدیں ورنہ اُن کو بڑی ذلتوں اور رسوائیوں کا سامنا کرنا ہوگا۔

میرے اس لکھنے کا مقصود یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہر شخص قاری بن جائے بلکہ صرف مطلب اتنا ہے کہ قرآن شریف کو صحیح کر کے پڑھنا چاہئے۔ تاکہ جاہلوں اور دنیا سازوں کا آماجگاہ ملامت نہ بننا پڑے۔

وما علینا الا البلاغ۔

حررہٗ شاہد پرتاب گڈھی جامعہ رحمانیہ بنارس

چتر ویدانو کرمنی

(مرقومہ پنڈت مقصود حسن صاحب چتر ویدی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رگ وید کے مختصر تراجم کا ذکر ہم اپنے پچھلے مضمون میں کر چکے ہیں۔ یہاں بعض ہندی اور انگریزی تراجم کا پھر مختصراً ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کی یادداشت تازہ ہو جائے۔ اور جو دیگر تراجم اس درمیان میں ہماری نظر سے گزرے ہیں اُن سے بھی واقفیت ہو جائے۔

(۱) سب سے عمدہ ترجمہ رگ وید کا ولسن صاحب کا ہے جو چھ جلدوں میں تمام ہوا ہے۔ اب یہ ترجمہ نہیں چھپتا۔ لیکن بڑی لائبریریوں میں اکثر مل سکتا ہے

(۲) گرفتھ صاحب کا مکمل انگریزی ترجمہ دو جلدوں میں چودہ روپیہ میں ای۔ جے لازرس کمپنی بنارس سے مل سکتا ہے۔

(۳) پنڈت جے دیو جی کا مکمل ہندی ترجمہ سات جلدوں میں جس کو آریہ ساہتہ منڈل نے حال میں اجمیر سے شائع کیا۔ قیمت فی جلد للعہ۔ رعایتی ہے۔ یہ ترجمہ آریہ خیال کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس لئے مستند نہیں ہے۔ لیکن ناواقفوں میں یہ بہت مشہور ہو گیا ہے۔

(۴) سوامی دیانند کا غیر مکمل ترجمہ نو جلدوں میں ویدک یںترالیہ اجمیر سے شائع ہوا ہے۔ سوامی جی نے سات منڈلوں کا ترجمہ کیا تھا۔ اُن کے بعد آٹھویں اور نویں منڈل کا ترجمہ پنڈت آریہ منی لاہوری نے کیا جو بنارس سے شائع ہوا ہے۔

(۵) انگریزی ترجمہ بابو منمتھ ناتھ دت کا کیا ہوا ساتویں یا آٹھویں منڈل تک عرصہ ہوا کلکتہ سے شائع ہوا تھا اور اب نہیں ملتا۔

(۶) ہندی ترجمہ مکمل مترجمہ پنڈت رام گوبند ترویدی و پنڈت گوری ناتھ جھا۔ یہ ترجمہ چھ جلدوں میں حال میں شائع ہوا ہے۔ اور بہ قیمت للعہ فی جلد ویدک پستک مالا کرشن گڈھ سلطان گنج ضلع بھاگلپور سے ملتا ہے۔ یہ ترجمہ چونکہ سائن آچاریہ کی تفسیر کے مطابق ہے اس لئے مستند ہے۔

(۷) یہی ترجمہ عہ۔ آج کل انڈین پریس الہ آباد میں چھپ رہا ہے۔ اور غالباً اس سال کے آخر تک شائع ہو جائیگا۔ چونکہ بلا متن ہے اس لئے قیمت ۸ ر فی جلد ہوگی یعنی مکمل رگ وید کا ترجمہ صرف تین روپیہ میں ملیگا۔ فقط۔ تمام شد فہرست مضامین رگ وید۔

خداوند قادر کے دعاوی

اور

فاضل بریلوی

(از قاضی محمد اکبر صاحب سانبہ ریاست جموں)

ناظرین اہلحدیث فاضل بریلوی مدعی مجدد مائۃ حاضرہ احمد رضا خان صاحب کے اسم گرامی و شخصیت سے بخوبی آشنا ہونگے۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان مجدد صاحب کے کارہائے نمایاں محتاج تشریح نہیں۔ جہاں تک مجددین کے لفظ کا تعلق ہے۔ اس کا انکی نسبت صحیح تسلیم کرنا درست نہیں۔ بلحاظ عقائد و دیگر تبلیغ دین کے کارہائے نمایاں سے مجدد دین برعکس مجدد دین ثابت ہوئے ہیں۔

موجودہ وقت میں لاہور پنجاب کے وسط میں فاضل بریلوی کے خلیفہ وقت حضرت ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم انجمن حزب الاحناف ہند کی ذات گرامی بجائے فاضل بریلوی کے سرگرم کار ہے اکثر کتب بریلویہ کے تراجم ابوالبرکات صاحب کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ میں نے بھی اکثر کا مطالعہ کیا ہے نہایت محفوظ اور محظوظ ہوا ہوں یہ مضمون اسی حظ کا نتیجہ ہے جو کہ ناظرین کے زیر اثر ہے۔

فاضل بریلوی اپنی گراں قدر تصنیف انباء مصطفےٰ میں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں حقیقی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ قادر مطلق کے ساتھ غیب دان بتلاتے ہیں۔ وہاں ان کے علاوہ حضرات اولیاء کرام کو بھی اسی حیثیت و مرتبہ سے غیب دان قرار دیتے ہیں۔ اور اسی رسالہ کے ضمیمہ دوم انوار الانتباہ میں خوب جی بھر کر قادر مطلق کے وصف و اختیارات قدرت جمیع اولیاء کرام کے حوالے کر دیئے گئے ہیں کہ تمام حوائج ضروریہ و تکالیف و مصائب انسانی کا واحد مددگاہ اولیائے کرام کی استعانت سے بتلایا گیا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالےٰ سے مخلوق کو منحرف کر کے غیر اللہ کی طرف راغب و متوجہ کیا گیا ہے۔

العیاذ باللہ! شان رب العزت جبار و قہار کو کم کرنے اور قادر مطلق کی قدرت کو بیکار کرنے کے لئے جو حیلے ان کتابوں میں گھڑے گئے ہیں ان سے صاف اور صریح طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت فاضل بریلوی دین الفطرت کیلئے مجدد تھے یا مخدد۔

جہاں ان دعاوی مذکورہ بالا کے اثبات و تائید کے لئے علمائے ربانی کے اقوال تحریف کر کے بے محل و بے ربط پیش کئے گئے ہیں۔ وہاں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کا اسم گرامی بھی بطور حوالہ و سند پیش کیا گیا ہے۔ کیا ہم جناب سید

ابوالبرکات صاحب لاہوری خلیفہ فاضل بریلوی کی خدمت میں حضرت علامہ موصوف کی کتاب بلاغ المبین کو پیش کرکے یہ امید کر سکتے ہیں کہ اس کتاب کے مضامین کی روشنی میں اپنے عقائد کا توازن کرکے اسلامی ملک پر احسان فرمائیں گے

فاضل بریلوی نے علم غیب و استعانت لغیر اللہ کی نسبت جو دعاوی کثرت سے پیش کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی جملہ تکالیف و حوائج ضروری رزق، بیماری، سختی۔ آفات، مصائب وغیرہ جمیع اقسام کے لئے انبیاء و اولیاء کی طرف رجوع و فریاد و قصد کرنی چاہئے۔ اور بڑی شد و مد سے اثبات مدعا کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے ورد و اوراد بھی مقرر کئے ہیں جو کہ ذکر اللہ کے مقابلہ میں کہے جا سکتے ہیں ایسے دعاوی کی موجودگی میں قرآن کریم اور حدیث نبوی اور خود ہستی خداوند قادر کے تسلیم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کس کام کی مانی جا سکتی ہیں۔ اور ان کا وجود و عدم وجود برابر نہیں تو پھر کیا ہے۔ اور پھر ایسے دعاوی کو تسلیم کرنے والوں اور مشرکین و جماعت کفار میں کیا فرق اور کیسے کیا جا سکتا ہے اور پھر اسلام و کفر میں تفاوت کیا ہوگا۔ توحید و سنت کی ماہیت صرف لفظی ہوگی یا حقیقی۔

درس حدیث

ماکان حدیثاً یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلیل نظام آبادی)

ایک حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ای الناس احب الی اللہ و ای الاعمال احب الی اللہ فقال احب الناس الی اللہ انفعھم للناس و احب الاعمال الی اللہ سرور تدخلہ مع مسلم او تکشف عنہ کربتہ او تقضی عنہ دینا او تطرد عنہ جوعا و لان امشی مع اخ لی فی حاجۃ احب الی من ان اعتکف فی ھذا المسجد شھرا فی مسجد المدینۃ۔

کونسا شخص اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے اور کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ آنحضور نے جواب میں فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ کا محبوب وہ انسان ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا رہے۔ یعنی اس کے ہاتھوں سے عوام الناس کو ہر قسم کا فائدہ پہنچتا رہے۔ اور زیادہ اچھا عمل مؤمن و مسلم کیلئے یہ ہے کہ اس کے ذریعہ کسی مؤمن و مسلم بھائی کو سرور و راحت پہنچے یا وہ کسی بھائی کی تکلیف کو دور کرے یا (حتی الوسع) وہ کسی غریب بھائی کا (اللہ کے دیئے ہوئے مال سے) قرض اتار دے یا کسی بھوکے کو کھانا کھلا کر اس کی بھوک دور کرے۔ اب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنا اعتقاد تو یہ ہے کہ کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اسکی ضرورت پورا کرنے کے لئے اس کے ہمراہ جانا میں مسجد مدینہ میں ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر خیال کرتا ہوں۔

آگے حضور نے فرمایا:-

من کف غضبہ ستر اللہ عورتہ

جو شخص اپنے غصہ کو روکے گا اور حلم و بردباری سے کام لیگا۔ حالانکہ اگر وہ غصہ کرے تو اس کو زیب دیتا ہو لیکن وہ محض للہ غصہ کو پی جاتا ہے اور اپنے بھائی کو معافی دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کو اس کا دل امید سے بھر دیگا۔

ملأ اللہ قلبہ رجاءً یوم القیٰمہ۔

ومن مشیٰ مع اخیہ فی حاجۃ حتی یثبتھا لہ ثبت اللہ قدمہ یوم تنزل الاقدام۔

اور جو شخص اپنے کسی گرتے ہوئے بھائی کو کوشش کرکے سنبھالے اور اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرے قیامت کے دن اللہ رب العالمین اسکو ثابت قدم رکھیگا جس دن اکثر قدم ڈگمگا جائیں گے۔

کسی زمانہ میں یہ ایثار اور یہ ہمدردی افراد اہلحدیث میں بدرجۂ اتم تھی۔ لیکن دیکھتا ہوں کہ اس کی جگہ بتدریج خود غرضی لے رہی ہے۔ الا ماشاء اللہ!

ایک اور حدیث میں جو حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ

لا یحل لمؤمن ان یھجر اخاہ فوق ثلاث

یعنی یہ کہ مسلمان اگر کسی دوسرے بھائی سے کسی معاملہ میں ناراض ہو جائے تو یہ ناراضگی تین دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ تین دن سے زیادہ رنجیدگی کا رکھنا حرام ہے۔ جو مسلمان کے لئے شایاں نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اشتد غضبی علی من ظلم من لا یجد ناصرا غیری۔

میرا غضب اور غصہ بہت سخت ہوتا ہے اس شخص پر جو ایک بے کس، بے یار و مددگار انسان پر ظلم کرتا ہے جو سوائے خدا کے اور کوئی مددگار نہیں رکھتا۔

یعنی دنیا میں ایک غریب و کس مپرس ایسا شخص جس کا کوئی بھائی یا برادری کا نہ ہو اور دنیاوی بازو مددگار اس کے ساتھ نہ ہوں اس کو ستانا اور پریشان کرنا خدا کے غصہ کو سخت بھڑکانا ہے۔ (اعاذنا اللہ منہا) مسافر و بے کس سے حسن سلوک خدا کی رضامندی کا باعث ہے۔

ایک اور حدیث ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:-

لو یقول احدکم اذا غضب اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ذھب عنہ غضبہ۔

غصہ کے وقت اگر کوئی شخص اعوذ باللہ پڑھ لے تو اُس کا غصہ فرو ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ

س ۴۶ } زید کہتا ہے کہ موجودہ جنگ جنگ نہیں عذاب الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ہاتھوں برباد کرتا ہے اور اثبات دعویٰ میں وھو القاہر فوق عبادہ الآیہ پیش کرتا ہے۔ عمرو کہتا ہے نہیں یہ جنگ جنگ ہی ہے عذاب الٰہی نہیں۔

اگر زید حق پر ہے تو واقعی یہاں سے (جہاں بمباری کا خطرہ ہو) نہیں جانا چاہئے (بموجب حدیث) اگر عمرو اپنے قول میں حق بجانب ہے تو دقت پیش ہے کہ اگر دوسری جگہ جائیں تو بھوکوں مریں۔ اسلئے سوزش شکم کے باعث رزق کے خیال سے یہاں ٹھیرنا ضروری ہے۔ اب اگر خدانخواستہ جنگ کی لپیٹ میں حملوں میں شکار ہو جائیں تو موت میں نقص لازم آئیگا یا نہیں؟ (محمد علی کاگنارہ)

ج ۴۶ } یہ جنگ متضمن عذاب ہے۔ ایسے جنگی عذاب سے بچنے کے لئے کسی محفوظ جگہ مثلاً پناہ گاہوں میں چلے جانا منع نہیں ہے۔ اس کو طاعون پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ قحط بھی ایک قسم کا عذاب ہے۔ لیکن قحط زدہ علاقہ چھوڑ کر ارزانی کی جگہ چلے جانا ممنوع نہیں۔ جنگ کی لپیٹ میں موت واقع ہونے سے کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ انما الاعمال بالنیات۔ اللہ اعلم!

س ۴۸ } جناب رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک حیثیت سے تمام مخلوقات سے افضل اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔ پس آپ کا ذکر مبارک بھی اعلیٰ اور افضل لفظ سے ہونا چاہئے۔ جیسا کہ نبی علیہ السلام سے لیکر ائمہ دین تک صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے کرتے رہے ہیں۔ اور آج حضور کے لفظ سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اور لفظ حضور کے خطاب سے نہایت ادنیٰ ادنیٰ لوگوں کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ تو پھر اس میں نبی علیہ السلام کی خصوصیت کیا رہی۔ پھر فرمایا ہے کہ نبی علیہ السلام تمہارے واسطے اعلیٰ نمونہ ہیں۔ تو سب سے اعلیٰ کے طریقہ کو چھوڑ کر ان کے نیچے درجہ کی پیروی کیوں کی جاتی ہے۔ پھر اخبار "اہلحدیث" میں مضمونوں کی نسبت سرخی ہوتی ہے۔ مقبولہ نامقبولہ۔ اس میں بھی مجھ کو بہت شک ہے کہ کسی کی بات کو قبول کرنا نا قبول کرنا یہ خداوند کریم کے اختیار ہے۔ یہ آپکے یا کسی نبی ولی فرشتے کے اختیار نہیں۔ بجز رب رحمٰن جلشانہ وجل جلالہ۔ وہ خواہ کسی ادنیٰ کو قبول کرے کوئی اُس کو روک نہیں سکتا۔ لہذا جواب ارشاد فرماویں۔ (عبد الرحمن از بگیہ)

ج ۴۸ } زمانہ صحابہ میں آپ کے لئے نہ حضرت کا لفظ بولا جاتا تھا نہ حضور کا بلکہ صرف رسول اللہ کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ یہ دونوں لفظ عجمیوں کی اصطلاح ہیں جو بغرض تعظیم استعمال ہوتے ہیں گو عام انسانوں کے حق میں بھی بولے جاتے ہیں۔ لیکن جب ان کے ساتھ علیہ السلام وغیرہ الفاظ مل جاتے ہیں تو آنحضرتم کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ لہذا ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مقبول غیر مقبول ایک انسانی اصطلاح ہے غیر مقبول سے مراد وہ مضامین ہوتے ہیں جو کسی وجہ سے قابل اشاعت نہ ہوں۔ جیسے درزی کسی شخص کو کپڑا سی کر دے اور وہ اس کو پسند نہ آئے تو اس کو بھی غیر مقبول کہہ سکتے ہیں۔ خدا کے نزدیک مقبول غیر مقبول مذہبی اعمال ہوتے ہیں۔ جن کی جزا سزا قرآن شریف میں جنت دوزخ مذکور ہے۔

س ۴۹ } زید اپنے والد کا ایک ہی لڑکا ہے۔ والدہ دوسری ہے۔ زید جس قدر روپیہ کماتا ہے وہ بے جا صرف میں خرچ کر ڈالتی ہے۔ اس وجہ سے زندگی مفلسی میں گزرتی ہے۔ والد کی منکوحہ سے تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ والدہ اپنی جیب ہمیشہ پُر رکھنے کی فکر میں رہا کرتی ہے۔ اس حالت میں والد سے الگ ہو جانا کیسا ہے؟ کیا قیامت میں گرفت ہوگی؟ (عبد الحفیظ از کلکتہ)

ج ۴۹ } زید باپ کی خدمت جس قدر کر سکتا ہے کرے اور جو اس کی طاقت سے باہر ہو اس پر واجب نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:- لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتٰهَا (پ۲۸ ع۱۷) سوتیلی ماں سے اگر موافقت نہ ہو سکے تو الگ ہو جائے مگر حسب مقدور باپ کی خدمت کرتا رہے۔ اللہ اعلم (۲ روپے داخل غریب فنڈ)

س ۵۰ } حساب وکتاب مُردوں کا روزمرہ ہوتا ہے یا کہ حشر کے دن ہوگا؟ اگر حشر کے روز ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لے گئے اور دوزخی وجنتی دیکھے تو وہ کون لوگ تھے۔ آپ نے دوزخی اور جنتی دیکھے تھے۔ حدیث میں ہے کہ نہیں۔ اگر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ روزمرہ حساب وکتاب ہوتا ہے۔ اور روزمرہ حساب وکتاب کا ہونا کونسی آیت اور حدیث میں ہے۔ اگر کسی آیت یا حدیث سے روزانہ حساب وکتاب کا ہونا صحیح ہے تو حشر کے روز مُردے اپنی اپنی قبر سے نکلیں گے تو ان کی قبر خالی رہیگی۔ دوزخ اور جنت سے آکر اپنی قبر سے پھر اٹھیں گے۔ اور اگر دوزخ وجنت سے آکر اپنی اپنی قبر سے اٹھیں گے تو یہ کونسی حدیث میں ہے؟ (ایک خریدار از خریدار)

ج ۵۰ } قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مرتے ہی حساب کتاب شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک شہید کو جنت ملنے کا ذکر اور فرعونیوں کو آگ کے عذاب کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے:-

قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین (پ۲۳ ع۱)

(۲) النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا (پ۲۴ ع۱)

یہ عذاب ثواب ایک خاص قسم کا ہے جو موعودہ جنت دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے ہوگا۔ اس سے نکل جانا کسی آیت حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

گرانی کاغذ کی وجہ سے "اہلحدیث" کی ضخامت ۱۲ صفحات پر آگئی تھی۔ اب پھر ۱۶ صفحات کئے گئے ہیں۔ بڑی تلاش کے بعد سے چوگنی قیمت پر چند رم ملے ہیں۔

ناظرین اس قحط سالی کے زمانہ میں اخبار اسی صورت میں زندہ رہ سکتا ہے کہ بہی خواہان اخبار اپنے دائرہ احباب میں اس کی خریداری کا حلقہ وسیع کریں۔

بزم توحید بمبئی نے محرم کے موقع پر رسوم قبیحہ محرم کی تردید کا اشتہار دیا۔ جس کی آخری چند سطریں قابل ملاحظہ ہیں:۔

" قابل توجہ ممبران بزم توحید

موحدین بزم توحید کو اس بات کا تہیہ کرلینا چاہیئے کہ آج جس طرح لوگوں نے غلط رسموں کو عام رواج دیا ہے اسی قدر اس کی تردید بھی عام کریں۔ ممکن ہے آہستہ آہستہ لوگ سمجھنے لگیں اور ممبران بزم توحید کو چاہیئے کہ اس نیک کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر حدیث کے مصداق ثواب حاصل کریں۔ حضور ؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایسے نازک دور میں میری سنت کو زندہ کریگا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملیگا۔ خدا کے فضل و کرم سے اور آپ اصحاب کی دعا اور کوشش سے ماہ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ سے یہ تبلیغی سلسلہ اجرا ہؤا تھا اور آج ۱۳۶۱ھ سے دوسرا سال عروج ہؤا ہے۔

پتہ:۔ بزم توحید۔ مورلینڈ روڈ۔ آغا خان بلڈنگ بمبئی نمبر ۱۱۔

لائل پور پنجاب میں جامع مسجد اہل حدیث کی بڑی ضرورت ہے۔ حکیم نورالدین صاحب ایک ممتاز شخصیت کے بزرگ مسجد کے لئے کوشاں ہیں۔ اہلحدیث کے حلقہ احباب کرام سے امید ہے کہ حتی المقدور اس نیک کام میں اعانت فرمائیں گے۔ پتہ ارسال امداد حکیم نورالدین صاحب لائل پور پنجاب کافی ہے۔

شمالی پنجاب کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء کو مجلس مرکزیہ حزب اللہ بھیرہ کی شاندار تبلیغی کانفرنس بمقام جامع مسجد بھیرہ منعقد ہوگی۔ جس میں پنجاب کے نامور علمائے کرام صوفیائے عظام تشریف لاکر حاضرین کو عقائد حقہ پر تلقین کریں گے۔ اس کانفرنس کو اپنی خصوصیات کی بنا پر شمالی پنجاب کے مسلمانوں کا عظیم الشان نمائندہ اجتماع کہا جا سکتا ہے۔ باہر سے تشریف لانے والے حضرات کے قیام طعام کا بلا معاوضہ انتظام ہوگا۔ علاوہ ازیں فوج محمدی کے ارکان کا بھی اجتماع ہوگا۔ (ناظم مجلس استقبالیہ)

اہلحدیث جلسہ جمعیۃ العلماء لاہور سے تصادم تو نہ ہوگا؟ جو انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

یاد رفتگاں حاجی عبداللہ صاحب سوداگر چرم ملتان بعمر ۱۰۹ سال فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (عبدالکریم سوداگر چرم)

مولوی اسد صاحب جواب دیں میں نے آپکے مضمون "آنحضور کی عملی زندگی" اور "توحید باری پر اجمالی نظر" کو قسط وار کئی مہینوں تک رسالہ "محدث" میں دیکھا جو بہت پسند آیا۔ اب عرض ہے کہ دونوں مضامین کے ساتھ ساتھ کسی تیسرے مضمون کے مسودے مع اضافہ اور تفصیل کے میرے پاس بھیجدیں۔ میں اس کو کتابی صورت میں شائع کروانا چاہتا ہوں۔ ضخامت ۱۰۰ صفحہ تک ہو۔ اور اپنے مسکن سے آگاہ کریں

پتہ:۔ عبدالغفور بمقام جنگ دیو ڈاکخانہ چوچک تب نکوڑی

اہلیہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی لکھتی ہیں:۔

بابو لیاقت حسین صاحب داماد مولانا رحیم آبادی کی حالت بارہ ماہ سے سخت خراب ہے۔ آپ کی بابرکت ذات سے امید کرتی ہوں کہ آپ اپنے خاص وقتوں میں صحت تامہ کی دعا کرتے رہیں گے۔

حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی جہاں بھی ہوں فوراً تشریف لائیں۔ کیونکہ ان کی سخت ضرورت ہے منتظر:۔ اہلیہ مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی مرحوم محلہ راجوپٹی سیتا مڑھی ضلع مظفر پور۔

اہلحدیث اللہ تعالیٰ بابو صاحب کو صحت عاجلہ بخشے۔ مولانا رحیم آبادی مغفور کا نام دیکھ کر بے ساختہ مونہہ سے نکلا ؎

واحسرتا یاما من تنہا مرا بگذاشتند

خدا ممدوح کو اور ان کے ساتھ ان کے جملہ احباب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہم دونوں (ابوالوفا۔ ابراہیم) مرحوم کے انتقال سے گویا یتیم ہوگئے۔ ابھی تک باہوش بالغ نہیں ہوئے۔

درخواست اخبار امسال ہمارے ہاں اولے اس قدر پڑے ہیں کہ فصل کا ایک دانہ میسر نہیں ہؤا مکانات کا سخت نقصان ہؤا۔ انجمن اہل حدیث کے نام پر کوئی صاحب خیر اخبار "اہلحدیث" جاری کراکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نوٹ) مولوی حکیم عبداللہ ابن مولانا محمد صاحب دبکاوی جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں

ناظم انجمن اصلاح المسلمین اہل حدیث موضع تکریا۔ ڈاک خانہ گورا بازار۔ ضلع بستی۔

نظمیں مطلوب ہیں ناظرین کرام ایک زمین افتادہ پڑی ہوئی تھی۔ جس میں تعزیہ، ہیپل وغیرہ کے ترتیب اور شرک وبدعت کا اکھاڑہ جمایا جاتا تھا۔ میں نے مالکوں سے زمین خرید لی۔ اور شرک وبدعت کے روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں۔ چند سال سے لگی ہوئی فصل لوٹ لی جاتی ہے۔ چنانچہ ناظرین سے استدعا ہے کہ اس شرک وبدعت کی روک تھام اور خاکسار کی بہبودی کے لئے ہاتھ بٹائیں۔

اہل قلم حضرات بزبان اردو تعزیہ کی مذمت اور عرس کی تردید میں نظمیں ارسال فرمائیں۔ نظم و امداد زر ارسال فرمانے کا پتہ:۔ محمد ابوذر۔ موضع رسولپور فتح۔ ڈاکخانہ سلیم پور ڈھوریا ضلع مظفر پور بہار

انتقال پرملال ۹۔ مارچ کو نا گہاں خبر آئی کہ نواب سر محمد شاہ نواز آف ممدوٹ (پنجاب) حملہ قلب رک جانے سے فوت ہوگئے۔ مرحوم قومی اور مذہبی کاموں سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مسلمانوں کے ہمدرد۔ مسلم لیگ پنجاب کے صدر تھے۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔

ملکی مطلع

غلہ کا قحط!

امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں قریباً دو مہینے بیوپاریوں نے بکری ٹیکس کے خلاف ہڑتال جاری رکھی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ ضروریات زندگی خصوصاً غلہ نہ ملنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہوئی۔ ہڑتال ختم ہونے کے باوجود غلہ اور آٹا نہ ملنے کی شکایت بحال رہی۔ دوکانداروں نے پورے ظلم پر کمر باندھ لی۔ سرکاری حکم جو گندم کا آٹا ۸ سیر فی روپیہ فروخت کرنے کے متعلق تھا۔ اس سے بچنے کے لئے یہ حیلہ نکالا کہ سرے سے آٹا بیچنا ہی بند کر دیا۔ ہاں پوشیدہ طور پر بعض دکاندار گراں نرخ پر فروخت کرتے رہے۔ جو لوگ ناداری کی وجہ سے روزانہ آٹا خرید کر کھاتے ہیں ان کو سخت تکلیف ہوئی۔ شہر میں آہ و بکا شروع ہو گیا متعدد پارٹی نے جلسے کر کے اعلان کرنا شروع کر دیا کہ ہم لوگ تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول پر عمل کریں گے۔ دفتر "اہلحدیث" سے بھی ڈپٹی کمشنر امرتسر کو ایک خط کے ذریعہ اس خطرہ سے اطلاع دی گئی۔ بارے شکر ہے کہ ۶ مارچ کو ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے شہر میں منادی کرائی گئی جس کا مضمون یہ تھا کہ آٹا فی روپیہ ۷ سیر دس چھٹانک اور چاول فی روپیہ ۶ سیر ملیں گے، اس مطلب کے لئے شہر میں ۳۲ ڈپو کھولے جائیں گے، جہاں سے سرکاری نرخ پر آٹا اور چاول ملیں گے۔ اس منادی سے شہر میں قدرے سکون ہو گیا۔

دوکانداروں کا ظلم یہاں تک ترقی کر گیا کہ ایک شخص کو ۲۲ روپے قیمت پر آٹے کی ایک بوری ملی۔ اس نے حکام کو اطلاع دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس نے دوکان پر چھاپہ مار کر تمام بوریوں پر قبضہ کر لیا۔ جنکی تعداد آٹھ سو بتائی جاتی ہے۔

صدق رسول اللہ قربان ہوجائیں دنیا کے مصلح اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جنہوں نے احتکار کرنے سے سخت منع فرمایا۔ احتکار غلہ بند رکھنے کو کہتے ہیں سچ ہے ؎

جو منطقیوں سے حل نہ ہوا جو فلسفیوں سے وا نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا ایک اشارے میں

پنجاب اسمبلی میں بعض مسلم ممبروں کی اسلام دشمنی

اسمبلی میں دو اصلاحی بل پیش ہوئے۔ پہلے بل کا مضمون یہ تھا کہ بیاہ شادی کے موقع پر رقاصہ یا بازاری عورتوں کا ناچ نہ کرایا جائے۔ نیز شادی غمی کی تقریب میں شراب نہ پلائی جائے وغیرہ۔ دوسرا بل یہ تھا کہ خانقاہوں پر باجہ کے ساتھ عورتوں کا گانا یا ناچنا جرم قرار دیا جائے۔

یہ دونوں بل نہ صرف مذہبی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ اخلاقی بھی۔ باوجود اس کے غیر مسلموں کی طرف سے تو انکی مخالفت نہ ہوئی۔ ہاں ہوئی تو بعض مسلم ممبروں کی طرف سے ہوئی۔ پہلے بل کی مخالفت کرتے ہوئے باجی رشیدہ لطیف (مسلم خاتون ممبر اسمبلی) نے کہا کہ مسلمانوں کا مکمل نظام معاشرت موجود ہے، قرآن کے ہوتے ہوئے انہیں کسی مجلسی اصلاح کے قانون کی ضرورت نہیں۔ (انقلاب ۲۰ فروری ۴۳ء)

ہم باجی صاحبہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قرآن مجید میں ہر جرم اور بدی کی سزا کا قانون نہیں ہے۔ پھر کیا مسلمان ان برائیوں سے باز آ گئے ہیں۔ شرعی احکام کے ساتھ سیاست کی ضرورت نہیں ہے؟ افسوس ہے کہ یہ بل مخالفت کی وجہ سے پاس نہ ہو سکا۔

قادیانی مرید ممبر اسمبلی پر سب سے زیادہ افسوس ہے۔ کیونکہ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس جو اسلام ہے وہ کسی اور فرقہ اسلام کے پاس نہیں۔ مگر اسکے باوجود قادیانی مرید پیر اکبر علی فیروز پوری نے دوسرے بل کی مخالفت ان الفاظ میں کی کہ یہ بل بے معنی ہے اور اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر اس سے مداخلت فی الدین ہوتی ہے۔ نیز آیہ کریمہ لا اکراہ فی الدین کی خلاف ورزی اور دوسروں پر جبر ہوتا ہے۔ (انقلاب ۲۵ فروری ۴۳ء)

سبحان اللہ! یہ ہے ان لوگوں کی اسلام دوستی اور یہ ہے ان کی قرآن دانی۔

خلیفہ قادیان ایسے مریدوں پر جتنا فخر کریں بجا ہے۔ سچ ہے ؎

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

شکر ہے اس قادیانی ممبر کے علی الرغم یہ بل پاس ہو گیا۔

رفتار جنگ

موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ سردی کی شدت سے جو جنگی محاذ ٹھنڈے پڑ گئے تھے اب پھر گرم ہونے والے ہیں۔ چنانچہ روسی محاذ جہاں جرمن فوجیں شدید سردی کی وجہ سے پسپا ہو گئی تھیں۔ اب پھر پوری تیاری کے بعد زور شور سے حملہ کرنے والی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ روس نے بھی اس عرصہ میں کافی تیاری کر لی ہے۔ اس لئے ان دونوں ملکوں میں بہت جلد سخت خوفناک تصادم ہونیوالا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ آج کل کی جنگ کا مدار فوجوں کی تعداد کی بجائے سامان جنگ کی کثرت پر ہے۔ پھر سامان جنگ (ہوائی جہاز، سمندری جہاز اور ٹینک وغیرہ) کا استعمال تیل پر موقوف ہے۔ اس لئے ہر جنگجو فریق کی کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ تیل اس کے قبضہ میں ہو تاکہ اپنے مدمقابل کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکے۔

تیل سے دوسرے درجے پر لوہے کا نمبر آتا ہے جس سے سامان جنگ تیار کیا جاتا ہے۔ آغاز جنگ میں جرمنی کے پاس تیل اور لوہے کے ذخائر تھوڑے تھے مگر جلدی ہی اس نے اس کمی کو پورا کر لیا یعنی ناروے کو فتح کر کے اور سویڈن کو اپنے زیر اثر لاکر لوہے کی ضرورت پوری کر لی۔ اور رومانیہ

پر قبضہ کرکے اس کے تیل کے چشموں سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے باوجود عالمگیر جنگ ہونے کے لئے تیل کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔ جزائر شرق الہند میں تیل بہت بڑی مقدار میں برآمد ہوتا تھا مگر پچھلے دنوں ڈچ حکام نے خود ہی تیل کے چشمے تباہ کر دئیے تاکہ کہیں یہ تیل جاپان کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ ان جزائر میں تیل تلف کرنے سے جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ۱۴ کروڑ بیس لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے۔

روس کے علاقہ کاکیشیا کے علاوہ ایران اور عراق میں بھی تیل بکثرت نکلتا ہے۔ ہٹلر کی حریصانہ نظر ان علاقوں پر پڑ رہی ہے۔ اس لئے بعض [illegible] کا خیال ہے کہ شاید جرمن فوج ترکی میں سے گزر کر کاکیشیا میں پہنچنے کی کوشش کرے [illegible] اور پھر وہاں سے ایران اور عراق میں داخل ہو جائے۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہو گیا تو اس کو نہر سویز تک پہنچنا بھی آسان ہو گا اور مصر کی مغربی جانب (لیبیا کی طرف) سے جرمن جنرل رومیل کی فوج بھی [illegible] اور نہر سویز کی طرف پیشقدمی کرے گی۔ اس طرح نہر سویز پر دونوں طرف سے حملہ ہو سکیگا۔ ظاہر ہے کہ بر[illegible] کی اس صورت حال سے اسلامی ممالک (ترکی، ایران، عراق، شام، مصر وغیرہ) براہ راست جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گے۔

ادھر انگریز بھی اس خطرہ سے غافل نہیں ہیں ایک طرف وہ روس کو امداد دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف انہوں نے ان ملکوں میں حتی المقدور دفاعی انتظام کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ایران کے ساتھ جدید معاہدہ کی رو سے روس اور برطانیہ کی مشترکہ افواج ایران میں مقیم ہیں۔ تاکہ جرمن فوج اگر کاکیشیا کے راستے ایران میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اس کو روکا جائے۔

جنگ کی تازہ صورت حالات معاصر "پرتاپ" کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:-

"معلوم ہوتا ہے کہ جاوا کی جنگ ایک نازک مرحلے پر پہنچ رہی ہے۔ جاپانی اپنی فوجوں کی بھاری تعداد اور سامان جنگ کے بل بوتے پر آگے بڑھ رہے ہیں اس وقت ایک لاکھ جاپانی سپاہی وہاں لڑ رہے ہیں۔ اتحادیوں کے مقابلہ میں اُن کے پاس ۵ گنا زیادہ سامان جنگ ہے۔ اتحادیوں کے پاس اتنی فوج اور سامان جنگ ہوتا تو برابر کی چوٹ ہوتی۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ اب جاوا سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ چونکہ باہر سے امداد پہنچنے کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ حالات بہت نازک ہیں۔ جاوا پر قبضہ کی صورت میں آسٹریلیا پر جلد حملہ کا امکان اور بھی زیادہ ہو جائیگا۔ آسٹریلیا کی مشکل یہ ہے کہ رابول پر جو نیو برٹن کی راجدھانی ہے۔ جاپانیوں کا قبضہ ہے۔ اور یہ بندرگاہ آسٹریلیا سے ۷۰۰ سو میل دور ہے۔ خدشہ ہے کہ جاپانی آسٹریلیا پر حملہ کرنے کے لئے اسے اڈے کے طور پر استعمال کرینگے۔ اگر شمال مشرقی اور مغربی ساحل پر آسٹریلیا کا ڈیفنس بہت مضبوط ہو اور رابول سے جاپانی کوئی حملہ کریں تو اسے ناکام بنایا جا سکتا ہے [illegible] برما کے [illegible] کوئی خاص خبر نہیں آرہی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس سے بھی جاپانیوں کے اس دعوی کی تردید ہوتی ہے کہ رنگون پر انکا قبضہ ہو گیا ہے۔

جاوا کے لفٹنٹ گورنر کے ان الفاظ سے کہ اتحادی دوسری طرف سے جاپانیوں کے خلاف کارروائی کرنے والے ہیں۔ اشارہ ملتا ہے کہ بحرالکاہل .... میں کوئی دوسرا محاذ بننے والا ہے۔

اگر اتحادی بیڑہ جاپانیوں کے کسی مقبوضہ مقام پر حملہ کر دے۔ تو جہاں آسٹریلیا کو خطرہ کم ہو جائے وہاں جاوا اور سماٹرا پر بھی دباؤ کم ہو جانے کا بھاری امکان ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ماسکو کے محاذ پر جرمنوں کی سرگرمیاں پھر کچھ تیز ہونے لگی ہیں۔ ۲ ماہ بعد جرمن ہوائی جہازوں نے ماسکو پر حملہ کیا۔ کچھ بم گرائے جس سے چند اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ دوسرے محاذوں پر اگرچہ روسیوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے مگر جرمنوں کی مزاحمت تیز ہو گئی ہے۔ جس سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ موسم بہار تک روس میں جرمن سرگرمیاں تیز ہو جائیں گی۔" (پرتاپ لاہور صفحہ ۵ مورخہ ۹۔ مارچ ۱۹۴۲ء)

اراکین مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء کے متعلق

ایک ضروری اعلان

مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء ہند کے رکن بننے کی میعاد ۱۵۔ مارچ ۴۲ء تک مقرر کی گئی ہے۔ جن حضرات نے مجلس استقبالیہ کی رسید بکیں دفتر سے حاصل کی ہیں۔ ان سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ ۱۵۔ مارچ تک ممبر بنا کر فیس ممبری اور رسید بکیں بہت جلد دفتر مجلس استقبالیہ کو بھیج دیں۔ ۱۵۔ مارچ کے بعد کسی صاحب کو مجلس استقبالیہ کا ممبر بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔

اراکین مجلس استقبالیہ کے آرام اور سہولت کے لئے یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ وہ جن حضرات کی وساطت سے دائرہ رکنیت میں داخل ہوئے ہیں وہ ان سے اپنے ٹکٹ حاصل کر لیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ لاہور۔ امرتسر اور دوسرے شہروں میں مختلف حلقے قائم کرکے ٹکٹ تقسیم کر دیں تاکہ انعقاد کانفرنس سے پہلے اراکین مجلس استقبالیہ کو ٹکٹ پہنچ جائیں۔

نوٹ ا۔ مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء کے دفتر واقع جہازی بلڈنگ بیرون دہلی دروازہ میں ٹیلیفون لگوا لیا گیا ہے۔ جس کا نمبر ۳۳۹۴ ہے۔
(پروپگنڈہ سکرٹری)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ عہ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۸۰ر۔ بقایا ۹۰ر

وصولی داخلہ ۱۵ فخر الحسن۔ ۲۴ محمد ظہیر الدین۔

عزیز اصحاب کو غریب فنڈ کی ضرور مالی امداد کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے غربا کے نام اخبار بھیجا جاتا ہے

صحت کے اٹھارہ اصول جوابی کارڈ بھیج کر

پر قبضہ کر کے اس کے تیل کے چشموں سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے باوجود عالمگیر جنگ ہونے کے لئے تیل کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔ جزائر شرق الہند میں تیل بہت بڑی مقدار میں برآمد ہوتا تھا مگر پچھلے دنوں ڈچ حکام نے خود ہی تیل کے چشمے تباہ کر دیئے تاکہ کہیں یہ تیل جاپان کے ہاتھ نہ آ جائے۔ ان جزائر میں تیل تلف کرنے سے جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ۱۴ کروڑ بیس لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے۔

روس کے علاقہ کاکیشیا کے علاوہ ایران اور عراق میں بھی تیل بکثرت نکلتا ہے۔ انگریزی جرنیلوں کی نظر ان علاقوں پر پڑ رہی ہے۔ اس لئے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید جرمن فوج ترکی میں سے گذر کر کاکیشیا میں پہنچنے کی کوشش کرے اور پھر وہاں سے ایران اور عراق میں داخل ہو جائے۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہو گیا اور اس کو نہر سویز تک پہنچنا آسان ہو گا اور مصر کی مغربی سرحد لیبیا کی طرف سے جرمن جنرل رومیل کی فوج بھی مصر اور نہر سویز کی طرف پیشقدمی کرے گی۔ اس طرح نہر سویز پر دو طرف سے حملہ ہو سکے گا۔ ظاہر ہے کہ بر تقدیر اس صورت حال کے اسلامی ممالک (ترکی، ایران، عراق، شام، مصر وغیرہ) براہ راست جنگ کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔

ادھر انگریز بھی اس خطرہ سے غافل نہیں ہیں ایک طرف وہ روس کو امداد دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف انہوں نے ان ملکوں میں حتی المقدور دفاعی انتظام کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ایران کے ساتھ جدید معاہدہ کی رو سے روس اور برطانیہ کی مشترکہ افواج ایران میں مقیم ہیں۔ تاکہ جرمن فوج اگر کاکیشیا کے راستے ایران میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اس کو روکا جائے۔

جنگ کی تازہ صورت حالات معاصر "پرتاپ" کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ جاوا کی جنگ ایک نازک مرحلے پر پہنچ رہی ہے۔ جاپانی اپنی فوجوں کی بھاری تعداد اور سامان جنگ کے بل بوتے پر آگے بڑھ رہے ہیں اس وقت ایک لاکھ جاپانی سپاہی وہاں لڑ رہے ہیں۔ اتحادیوں کے مقابلہ میں ان کے پاس دگنا زیادہ سامان جنگ ہے۔ اتحادیوں کے پاس اتنی فوج اور سامان جنگ ہوتا تو برابر کی چوٹ ہوتی۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ اب جاوا سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ چونکہ باہر سے امداد پہنچنے کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ حالات بہت نازک ہیں۔ جاوا پر قبضہ کی صورت میں آسٹریلیا پر جلد حملہ کا امکان اور بھی زیادہ ہو جائیگا۔ آسٹریلیا کی مشکل یہ ہے کہ رابول پر جو نیو برٹن کی راجدھانی ہے۔ جاپانیوں کا قبضہ ہے۔ اور یہ بندرگاہ آسٹریلیا سے ۷-۸ سو میل دور ہے۔ خدشہ ہے کہ جاپانی آسٹریلیا پر حملہ کرنے کے لئے اسے اڈے کے طور پر استعمال کریں گے۔ اگر شمال مشرقی اور مغربی ساحل پر آسٹریلیا کا ڈیفنس بہت مضبوط ہو اور رابول سے جاپانی کوئی حملہ کریں تو اسے ناکام بنایا جا سکتا ہے × برما کے متعلق کوئی خاص خبر نہیں آئی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس سے بھی جاپانیوں کے اس دعویٰ کی تردید ہوتی ہے کہ رنگون پر انکا قبضہ ہو گیا ہے۔

جاوا کے لفٹنٹ گورنر کے ان الفاظ سے کہ اتحادی دوسری طرف سے جاپانیوں کے خلاف کارروائی کرنے والے ہیں۔ اشارہ ملتا ہے کہ بحر الکاہل .... میں کوئی دوسرا محاذ بننے والا ہے۔

اگر اتحادی بیڑہ جاپانیوں کے کسی مقبوضہ مقام پر حملہ کر دے۔ تو جہاں آسٹریلیا کو خطرہ کم ہو جائے وہاں جاوا اور سماٹرا پر بھی دباؤ کم ہو جانے کا بھاری امکان ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ماسکو کے محاذ پر جرمنوں کی سرگرمیاں پھر کچھ تیز ہونے لگی ہیں۔ ۲ ماہ بعد جرمن ہوائی جہازوں نے ماسکو پر حملہ کیا۔ کچھ بم گرائے جس سے چند اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ دوسرے محاذوں پر اگرچہ روسیوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے مگر جرمنوں کی مزاحمت تیز ہو گئی ہے۔ جس سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ موسم بہار تک روس میں جرمن سرگرمیاں تیز ہو جائیں گی" (پرتاپ لاہور صفحہ ۵ مورخہ ۹۔ مارچ ۱۹۴۲ء)

اراکین مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء کے متعلق

ایک ضروری اعلان

مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء ہند کے رکن بننے کی میعاد ۱۵۔ مارچ ۱۹۴۲ء تک مقرر کی گئی ہے۔ جن حضرات نے مجلس استقبالیہ کی رسید بکیں دفتر سے حاصل کی ہیں۔ ان سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ ۱۵۔ مارچ تک ممبر بنا کر فیس ممبری اور رسید بکیں بہت جلد دفتر مجلس استقبالیہ کو بھیج دیں۔ ۱۵ مارچ کے بعد کسی صاحب کو مجلس استقبالیہ کا ممبر بنانے کی اجازت نہ ہو گی۔

اراکین مجلس استقبالیہ کے آرام اور سہولت کے لئے یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ وہ جن حضرات کی وساطت سے دائرہ رکنیت میں داخل ہوئے ہیں وہ ان سے اپنے ٹکٹ حاصل کر لیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ لاہور۔ امرتسر اور دوسرے شہروں میں مختلف حلقے قائم کر کے ٹکٹ تقسیم کر دیں تاکہ انعقاد کانفرنس سے پہلے اراکین مجلس استقبالیہ کو ٹکٹ پہنچ جائیں۔

نوٹ:۔ مجلس استقبالیہ جمعیۃ علماء کے دفتر واقع جہازی بلڈنگ بیرون دہلی دروازہ میں ٹیلیفون لگوا لیا گیا ہے۔ جس کا نمبر ۳۳۹۴ ہے۔

(پروپیگنڈہ سکرٹری)

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ عہ۔ سابقہ بند فنڈ ۶۰ر۔ بقایا ۹۰ر

وصولی داخلہ | ۱۵ فخر الحسن۔ ۲۶ محمد ظہیر الدین۔

مخیر اصحاب کو غریب فنڈ کی ضرور مالی امداد کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے غربا کے نام اخبار بھیجا جاتا ہے

صحت کے اٹھارہ اصول | جوابی کارڈ بھیج کر

...ی نمبر ۳۵۲ | یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز امرتسر سے شائع ہوتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

جلد ۳۹ — نمبر ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گڑھ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

...اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام ...اشاعت کرنا۔

...مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث ...خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ...گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

...قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ ...جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ...مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ...ہوں گے۔ ...وی پی واسطے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ...واپس نہ ہوگا۔ ...مضامین اور خطوط واپس نہ ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے " " لـہ
عام خریداران سے " " ـہ
" " " ششماہی ۲/۴
اہل برما سے سالانہ لـہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

...نمبر | یکم ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ابراہیم علیہ السلام

(از محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری متعلم دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

اے وہ کہ جان و دل سے خدا پر تھا تو نثار
تعمیل حکم رب میں بہت ہی تھا ہوشیار

اے وہ کہ آگ ہوگئی تیرے لئے چمن
آتش میں بار ہا تھا گلستاں کی نو بہار

اے وہ کہ تیرے جذبۂ کامل کو دیکھ کر
شیطان رو سیاہ تھا ہر وقت خوار و زار

اے وہ کہ تیرے وصف میں ثانی نہیں ترا
نور نظر کا غم نہ ہوا تجھ کو زینہار

اے وہ کہ نور چشم کو صرف اک ماں تھی ساتھ
چھوڑا وہاں کہ تھا نہ جہاں گل نہ کوئی خار

اُس پر بھی یہ کمال کہ ثابت قدم رہا
شیرازۂ سکوں میں کچھ آیا نہ انتشار

اس امتحاں میں بھی ہوا جب کامیاب تو
پھر ملتفت ہوا تری جانب وہ کردگار

پیہم دکھایا خواب میں بیٹے کو ذبح کر
عشق خدا ہے دل میں اگر تیرے پائدار

پھر کیا تھا نور چشم کو قربان کردیا
سچ کر دکھایا خواب کو اے مرد کامگار

کب تک یہ اتفاق عناصر جہاں میں
اے نشتر کرلے آج نہ کر کل کا انتظار

انتخاب الاخبار

—— ۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء ——

—— لندن کے سرکاری اعلان مورخہ ۱۰ مارچ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ چھ ہفتوں سے برطانیہ کا جنگی خرچ روزانہ ایک کروڑ ۴۵ لاکھ پونڈ ہو رہا ہے۔

—— نئی دہلی سے وائسرائے ہند نے ہندوستانی مردوں اور عورتوں کے نام پیغام دیا ہے کہ آیندہ چند ہفتوں کے دوران میں آپ لوگ جنگی خدمات کے لئے اپنے آپ کو بھرتی کرائیں۔ آج ہم میں سے ہر شخص سپاہی بن سکتا ہے۔ چھپے ہوئے غداروں کی جڑیں اکھیڑ دو۔

—— محکمہ بحری واشنگٹن نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کا ایک تباہ کن جہاز اور ایک جہاز [illegible] جہاز غرق کئے گئے ہیں۔ ایک طیارہ بردار پر دو تارپیڈو لگے۔ نیز تین کروزر تارپیڈو کا نشانہ بنائے گئے۔

—— ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجیں جنوب مغربی محاذ پر دشمن کی زبردست مزاحمت کو توڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ دشمن کو کئی مقبوضہ علاقوں سے نکال دیا گیا ہے اور اسکی فوجوں اور سامان کا بھاری نقصان ہوا ہے۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ ہندوستان میں اطالوی قیدیوں کی تعداد ۶۵ ہزار ہے۔ ان قیدیوں سے سڑکوں کی تعمیر، پارچہ بافی، سبزیوں کی کاشت اور انسداد ملیریا کا کام لیا جاتا ہے۔

—— لندن کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہانگ کانگ میں پچاس برطانوی افسروں کو ہاتھ پاؤں باندھ کر سنگینوں سے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے جاپانیوں نے بتایا تھا کہ ہانگ کانگ میں ۵۰۷۲ برطانوی ۱۶۸۹ کینیڈین اور ۳۸۲۹ ہندوستانی جنگی قیدی ہیں۔

—— پنجاب گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ گورنر پنجاب نے بکری ٹیکس ایکٹ کی منظوری دیدی ہے۔

—— لندن کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے

کہ سال رواں میں برطانیہ کی مالی ضروریات کا اندازہ ۱۶ ارب ۷۳ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ ہے۔

—— کونسل آف سٹیٹ دہلی میں بتایا گیا ہے کہ رنگون پر دو ہوائی حملوں میں ۱۱۰۳ اشخاص ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہوئے اور مولمین پر ہوائی حملہ میں ۳۸ اشخاص ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔

—— روس کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے کالینن اور خارکوف کے محاذ پر کئی جرمن مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بے خبر نہ رہیئے

جملہ ناظرین "اہلحدیث" کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ مہربانی فرما کر اہلحدیث ۲۷ فروری سن رواں میں حساب دوستاں ضرور ملاحظہ کیجئے۔ اگر اسمیں آپ کا نمبر درج ہو تو آج ہی فیس منی آرڈر وضع کر کے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ بصورت مہلت طلبی یا انکار اطلاع بھیجدیجئے ورنہ ۲۷ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اور وی پی کو واپس کر کے دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔

جو صاحب گرانی کاغذ کا لحاظ رکھ کر اپنی جیب سے منی آرڈر کی فیس ادا کر کے اخبار کا چندہ پورے پانچ روپے بھیجیں گے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ مہلت یافتگان وغریب فنڈ کے خریداروں کا پرچہ ۲۷ مارچ کے بعد بند کر دیا جائیگا۔ (مینیجر)

—— لندن کا اخبار نیوز کرانیکل لکھتا ہے کہ تین ماہ کے اندر بحرالکاہل کی لڑائی میں جاپانیوں نے ۱۴ لاکھ مربع میل رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسیطرح دس کروڑ چالیس لاکھ انسانی آبادی جاپان کے قبضہ میں آگئی ہے۔ اور مادی ذرائع میں سے کل دنیا کا ۹۰ فیصدی ربڑ، تین فیصدی تیل اور ۹۰ فیصدی [illegible] جاپانیوں کے قبضہ میں [illegible]

—— نئی دہلی کا سرکاری [illegible] فوج برما میں بسین کی طرف [illegible] بسین رنگون سے ۹۰ میل مغرب [illegible] پاس برما کی واحد بندرگاہ ہے۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے [illegible] انتباہ کیا ہے کہ گندم کا ایسا ذخیرہ جو [illegible] سے زیادہ ہو اور جسکی اطلاع حکومت کو [illegible] قبضہ میں لے لیا جائیگا اور اس کی قیمت [illegible] من کے حساب سے دی جائیگی۔

—— بیوپار منڈل کی جنرل کمیٹی نے ایک [illegible] پاس کیا ہے کہ بکری ٹیکس کے نفاذ [illegible] اس اجلاس میں پنجاب کے ۲۴ اضلاع کے ۱۲۵ نمایندے شریک ہوئے تھے۔

—— ہندوستان کے ہوائی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ جاپان پر زبردست ہوائی حملوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ اس غرض [illegible] چین اور روس کے ہوائی اڈے استعمال [illegible]

—— روس کے ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۷ مارچ اور ۱۲ مارچ کے درمیان [illegible] محاذوں پر دس ہزار جرمن سپاہی ہلاک [illegible] زخمی ہوئے ہیں اور بیشمار سامان جنگ روسیوں کے ہاتھ لگا ہے۔

—— امرتسر میں سرکاری طور پر گندم کے [illegible] برآمد کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد گندم اور آٹے کا سرکاری نرخ اس طرح مقرر ہوا ہے۔ گندم درجہ اول تھوک قیمت ۴ روپے [illegible] اور آٹا درجہ اول کی قیمت ۵ روپے [illegible]

—— برطانیہ کے ہوائی بیڑہ میں [illegible] سے ۵۰ ہوائی جہاز دیئے جا چکے ہیں [illegible] انگلستان کے وزیر طیارہ سازی نے [illegible] پنجاب کے نام ایک بجری پیغام میں [illegible]

—— محکمہ بحریہ لندن نے [illegible] روبار انگلستان [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں

کہتے ہیں کہ مولٰنا اسماعیل شہید قدس اللہ سرہ کے زمانے میں ایک مولوی صاحب تھے جو کہا کرتے تھے کہ اسماعیل جو کچھ کہیگا میں اس کے خلاف کہونگا اور کرونگا۔ گویا مولوی صاحب مذکور کا اصول وہی تھا جو مولٰنا حالی مرحوم نے ان کی طرف سے یوں بیان کیا ہے ؎

بو نکلے جہاز ان کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

جب مولٰنا شہیدؒ کو خبر ہوئی تو آپ نے ہنس کر فرمایا اسکو کہہ دو کہ اسماعیل والدہ اور مولود کا باہم نکاح حرام کہتا ہے، پھر دیکھا جائیگا یہ صاحب اس کے خلاف بھی کرتے ہیں یا نہیں؟

یہ قصہ پرانا ہو کر اب ایک نئی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جماعت حنفیہ کی بریلوی شاخ جس کا آرگن آج کل اخبار الفقیہ امرتسر ہے۔ جماعت اہلحدیث کے مقابلہ میں اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ اہل قرآن کی طرح حدیثوں پر بھی اعتراض کرنے میں نہیں جھجکتی حالانکہ حنفیہ کے اصول فقہ میں حدیث شریف کو بھی حجت شرعیہ مانا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتب اصول فقہ حنفیہ) اس کے باوجود اخبار الفقیہ کے نامہ نگار (صاحب سنی، حنفی، چشتی، مجددی، سہروردی وغیرہ کہلا کر حدیث نبوی کے منہ آتے ہیں۔ چنانچہ الفقیہ ۷ فروری سنہ رواں میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی یہ ہے:-

"اہل حدیث کہوں یا منکر حدیث؟"

اس کے نیچے تمہیدی عبارت یوں شروع ہوتی ہے:-

"ہر فرقہ کے پاس علیحدہ علیحدہ حدثیں موجود ہیں، شیعوں کے پاس علیحدہ مرزائیوں کے پاس علیحدہ حنفیوں کے پاس علیحدہ اہل حدیثوں کے پاس علیحدہ۔ ہر ایک فرقہ دوسرے فریق کی حدیث کا منکر ہے۔ اگر بجائے اہل حدیث کے منکر حدیث ہی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اگر کہا جائے کہ حدیث صحیح پر ہمارا عمل ہے تو میں کہتا ہوں کہ محدثین کے کہنے پر غیر صحیح تو چھوڑتے ہو۔ صحیح اور ضعیف معلوم کرنے کے لئے کسی اسماء الرجال کی کتاب میں دیکھو گے سو وہ بھی تقلید ہے۔ کیا اعتبار اس کتاب والے نے عداوت سے ثقہ کو غیر ثقہ اور کسی وجہ خاص سے ضعیف کو قوی لکھ دیا ہو کیونکہ جب لوگوں نے صدہا بلکہ لاکھوں جھوٹی حدثیں بنانے سے خوف نہ کیا تو کسی ثقہ اور غیر ثقہ لکھنے میں کیا باک ہے۔ بلکہ اس میں تو اکثر دھوکہ تو بلاقصد بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے اقوال سے کما ینبغی مطلع ہونا بہت ہی مشکل ہے۔ ضعیف حدثیں اگر لائق عمل نہ تھیں تو پھر کتابوں میں درج کیوں کرتیں حالانکہ حضور نے خود منع فرمایا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرءِ کذباً ان یحدث بکل ما سمع - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے مرد کو جھوٹ یہ کہ حدیث بیان کرے ہر وہ جو سنی روایت کیا مسلم نے مغیرہ بن شعبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حدث عنی حدیثا وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ الترمذی روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہو گیا کہ جس حدیث میں ذرہ بھی گمان ہو کہ یہ جھوٹی ہے۔ اس کو لکھنے والا یا سنانے والا دونوں کاذب ہیں کاذب کا حکم سب کو یاد ہے۔ ایک مسئلہ میں ایک حدیث میں کچھ ہے دوسری میں کچھ اور ایک صحیح ہے دوسری ضعیف۔ اب ضرور ضعیف کو جھوٹی تصور کر کے چھوڑا جائے گا۔"

(الفقیہ امرتسر ۷ فروری ۱۹۴۲ء ص ۳)

اہلحدیث ناظرین! یہ الفاظ جو حنفی نامہ نگار نے لکھے ہیں بعینہ وہی ہیں جو اہل قرآن بولا کرتے ہیں ان کو غور سے پڑھ کر بتائیے کہ مثل مشہور "سوت کو جلانے کیلئے اپنی ناک کٹوائی" ایسے ہی لوگوں کے حق میں صادق آتی ہے یا نہیں؟ مقام تعجب ہے کہ یہ لوگ اہل حدیث کے حق میں ضدی ہوتے تو خیر ایک بات تھی مگر حدیث کے حق میں ایسے ضدی کیوں ہو گئے۔ اگر کہیں ان لوگوں کا مقابلہ اہل قرآن سے ہو جائے تو خطرہ ہے کہ قرآن مجید پر بھی ایسی ہی نکتہ چینی کرینگے جیسی حدیث پر کرتے ہیں۔ اس موقع پر اُن کی حالت کیا ہوگی؟

نہ حدیث ہاتھ میں رہیگی نہ قرآن اس وقت ہم اُن کے حق میں یہ کہاوت سنا دیں گے تو بہت موزوں ہوگا

ع دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

ہاں صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ مرزا یوں کے پاس کونسی مُصدّس حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ ایسے ہی حنفیوں کے پاس کونسا حدیثی مجموعہ ہے جس کو اہل حدیث نہیں مانتے۔ آپ نے کہا [illegible] اہل حدیث [illegible] کتاب میں پڑھا ہے [illegible] حدیث [illegible] حدیث کو مانتے ہیں، چاہے وہ شیعہ ہو یا کوئی اور

مشورہ [illegible] مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ایک [illegible] ہوکر دو ۵ حدیث ختم کرلیں [illegible] کیونکہ اُن کے [illegible] لئے [illegible] لکھیں۔ لیکن موجودہ حالات میں تو مشہور

من [illegible] شیا عاداہ

ان پر صادق آتی ہے۔

اچھا صاحب اسماء الرجال کی کتابوں سے تحقیق کرنے کا نام تو آپ نے [illegible] ہے مگر آپ نے راویوں کے حالات کی تحقیق [illegible] کیا کرتے ہیں؟ یا یہ اصول ہے کہ جو راوی کسی حدیث کو نقل کردے اسی [illegible] روایت کرنے والا شخص [illegible] حدیث [illegible] غلط۔ الالزام ہی لیجئے [illegible] آپ نے محدثین کرام کے اس فعل پر [illegible] کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنی صحاح میں ضعیف حدیثیں [illegible] نقل کر دیتے ہیں[1] اے جناب! اہل حدیث کا یہ فعل قرآنی تعلیم کے ماتحت ہے [illegible] قرآن مجید میں مندرجہ ذیل غلط خبریہ جملے نہیں پڑھتے؟

(۱) انا ربکم الاعلیٰ۔ (۲) عزیر ابن اللہ

(۳) المسیح ابن اللہ۔

پھر یہ غلط جملے قرآن مجید میں کیوں نازل ہوئے؟ اگر آپ جواب میں کہیں کہ اس لئے نازل ہوئے

[1] جو شخص کسی بات کو نہیں جانتا اس سے دشمنی رکھتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

کہ ان کی تردید بھی ساتھ ہی ہے ۴۴ اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے؟ اگر محدثین کا طرز عمل قابل اعتراض ہے تو خدائی فعل پر بھی اعتراض کیجئے۔

ناظرین! یہی وہ بے علمی ہے جس کے حق میں کہا گیا ہے

ع آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابد الدہر بماند

——— (باقی آیندہ) ———

قادیانی مشن

قادیان میں موسم بہار

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

مارچ کا مہینہ بہار کا موسم ہے صوبہ پنجاب میں شالا مار باغ کا میلہ اسی مہینے میں ہوتا ہے جس میں بڑی چہل پہل ہوتی ہے۔ اس موقع پر شائقین لوگ تفریح کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی ماہ مارچ میں قادیان میں بھی بڑی چہل پہل نظر آرہی ہے۔ مگر ان دونوں خوشیوں میں فرق وہی ہے جو کہ بوندی کے لڈوؤں اور بُورے کے لڈوؤں میں ہوتا ہے۔

قادیانی اخباروں نے خوشی کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مارچ کے مہینہ میں حضرت صاحب کے دو الہام بڑے زور شور سے صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ ایک پنڈت لیکھرام کے قتل سے متعلق ہے جو ۶ مارچ کو پورا ہوا۔ اور دوسرا موسم بہار میں جنگ تیز ہوجانے کے بارہ میں ہے۔ "الفضل" نے اس خوشی میں عنوانوں کے چٹخے لگا مارے ہیں۔ ہمارے خیال میں مرزا صاحب کی یہ دونوں پیشگوئیاں اُن کی دوسری پیشگوئیوں کی طرح بالکل غلط ثابت ہوئی ہیں۔ پس احمدی دوستو! ؎

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

الفضل مرزا صاحب کا الہام "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" کی تاریخ نزول ۹ مئی ۱۹۰۵ء ہے (البشریٰ حصہ دوم ص۹۶) اس کے متعلق پہلے ہم الفضل قادیان کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہیں:-

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار

اب ہر وہ شخص جو عقل و سمجھ سے کام لیکر اور خدا کے خوف کو دل میں جگہ دیکر موجودہ جنگ اور ایام بہار کے تعلق پر غور کرے۔ اسے تسلیم کرنا پڑیگا کہ فی الواقعہ یہ وہی المناک عذاب ہے جس کی خبر آج سے کئی سال پہلے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے دی تھی اور فرما دیا تھا کہ بہار کے ایام میں وہ عذاب خاص شدت اور وسعت اختیار کرلے گا۔ چنانچہ گذشتہ دو سال میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ سردی کے ایام میں جنگ ہر محاذ پر مدہم پڑ جاتی رہی ہے۔ اور پھر ایام بہار آتے ہی اس میں غیر معمولی شدت پیدا ہوجاتی رہی ہے۔ اب کے بھی ایسا ہی ہونے والا ہے اور پہلے کی نسبت بہت زیادہ زور کے ساتھ ہونیوالا ہے۔ جیسا کہ ایک طرف اتحادی اور دوسری طرف ہٹلر بڑے زور شور سے کہہ رہا ہے۔" (الفضل یکم مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ اول)

اہلحدیث سب سے پہلے ہم اس بات کی تحقیق کرتے ہیں کہ مرزاجی صاحب الہام نے اس الہام کی تشریح کیا فرمائی تھی۔ اس کے لئے ہمیں اپنے الفاظ پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود مرزا صاحب ضمیمہ براہین حصہ پنجم میں زلزلہ شدیدہ کی بابت اپنے الہام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ کا ایک الہام یہ بھی ہے

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہونگے۔ (حاشیہ ص۹۶)

یہ عبارت مرزا صاحب کی طرف سے کمل تصریح ہے

۴۴ مذکور ہے۔ تو ہمارا جواب بھی یہی ہے کہ اسی اصول کے ماتحت محدثین کرام بھی ضعیف حدیثوں کو درج کرکے ان کی تردید بھی ساتھ ہی لکھ دیا کرتے تھے

کہ یہ الہام زلزلہ موعودہ کے متعلق ہے جو بقول انکے موسم بہار میں آنا مقدر تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا موسم بہار کا موعودہ زلزلہ دنیا میں آیا؟ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں آیا۔ کیونکہ مرزا صاحب صفحہ مذکور پر لکھتے ہیں کہ

بار بار وحی الہیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ (زلزلے والی) پیشگوئی میری زندگی میں میرے ملک میں اور میرے ہی فائدے کیلئے ظہور میں آئے گی۔ (حوالہ مذکور)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے مریدوں سے پوچھئے کہ اس الہام کے بعد مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے ملک میں اور موسم بہار میں زلزلہ شدیدہ کب آیا؟

ایک اور طرح سے | مرزا صاحب کا یہی الہام دوسرے لفظوں میں بھی آیا ہے۔ حقیقۃ الوحی میں دونوں الہام اکٹھے مرقوم ہیں۔ اس لئے ہم بھی یہ دونو الہام یکجا دکھاتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

(۱) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

(۲) پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔

ان دونوں الہاموں کی تشریح خود مرزا صاحب جن الفاظ میں فرماتے ہیں وہ ان الہاموں کے بین السطور مرقوم ہیں۔

بہار جب دوبارہ آئیگی تو ایک اور زلزلہ آئیگا پھر جب بار سوم آئے گی تو اس وقت اطمینان کے دن آجائینگے۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۹/۱۰۰)

یہ تشریح باواز بلند پکار رہی ہے کہ پھر بہار آئی والا الہام اس شدید زلزلہ کے متعلق تھا جس کے بعد اطمینان کا زمانہ آنا مقدر تھا۔ اور بقول مرزا صاحب ان کی زندگی ہی میں ان سب واقعات کا وقوع پذیر ہونا ضروری تھا۔

احمدی دوستو! | کیا ایسا ہوا؟ ہم سے پوچھو تو ہم اس کے متعلق عرب کا یہ شعر پیش کرتے ہیں

لا تعزنك ما منت و ما وعدت
ان الامانی والاحلام تضلیل

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے اپنے الفاظ میں اس الہام کی تشریح کافی ہوچکی ہے۔

اب ہم ان چہیتے بھتیوں (مخلص مریدوں) کے ہتھکنڈے ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے دلیر اور من چلے ہیں کہ ان کو اپنی بات کہتے ہوئے مرزا صاحب کی مخالفت کا خوف بھی نہیں ہوتا۔ یا یہ وجہ ہے کہ ان کو اقوال مرزا یاد نہیں رہتے۔ ان کی دلیری ملاحظہ کیجئے!

مرزا صاحب تو اس زلزلہ بہار کو اپنے منکرین کے لئے عذاب بتاتے ہیں مگر یہ قادیانی چہیتے بھتیجے جوش میں آکر اس کو قادیاں پر بلکہ اپنی ہی جماعت پر وارد کرلیتے ہیں۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حکیم نورالدین خلیفہ اول قادیان کی وفات ہوئی ان کی جگہ میاں محمود احمد خلیفہ ثانی مقرر ہوئے۔ جس پر لاہوری جماعت الگ ہوگئی۔ الفضل میں ان تینوں واقعات کو یکجا دکھا کر اس زلزلہ بہاری الہام کا مصداق بتایا ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں:-

ایک زلزلہ تو ہمارے اپنے گھر میں ہی آیا (۱۳) مارچ کو حضرت خلیفہ اول کی وفات کی صورت میں آیا۔ اس کے بعد خلافت کے تقرر پر شمر الذین انعمت علیھم[1] کی حالت میں آیا۔ خدا کے مسیح کی مرادیں خلافت ثانی کے رنگ میں پوری ہوئیں۔ خدا تعالیٰ اپنا نکہ فوجوں کے ساتھ آیا اور فتح نمایاں کا ظہور ہوا۔ اور یہ سب کچھ موسم بہار ہی میں ہوا۔ (اخبار الفضل قادیان ۲۹-اپریل ۱۹۲۷ء ص۱۹ کالم اول)

مرزائی دوستو! کیا بہاری الہام کی یہی تفسیر ہے جسکو آپ لوگ اپنے اوپر وارد کررہے ہیں۔ کیا خوب کہا ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

[1] بینائی میرد کیا کہتے ہو؟ (اہلحدیث)

اس الہام کے متعلق ابھی ہمارے پاس لکھنے کو بہت کچھ ہے مگر ؎

اندکے باتو بگفتم وبدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(نوٹ) پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی کی بابت انشاءاللہ آئندہ ہفتے کچھ لکھا جائیگا۔

اتباع سنت وراہ جنت

(از مولوی نور الہٰی صاحب گھر جاکھی)

(۱) اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بعد حمد وصلوٰۃ کے جاننا چاہئے کہ سب سے بہتر کلام کلام الہیٰ ہے۔ اور سب سے بہتر و عمدہ طریقہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر فرد و بشر پر اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع فرض کردی ہے۔ سوائے اس کے نجات کا ملنا محال درمحال ہے ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

(۲) فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ط

پس ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ ان پر دنیا میں کوئی مصیبت نہ آن پڑے یا آخرت میں ان کو دردناک عذاب پہنچے۔ (قرآن مجید ۲/۶)

معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے ادھر ادھر تاکنا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی مخالفت کرنا۔ اور آپ کو چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے لگنا مسلمان کی شان سے بعید ہے ؎

کرو دوستو دل سے طاعت نبی کی
نہیں فرض تقلید تم پر کسی کی

(۳) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الآیۃ

اے پیغمبر! ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو دلی محبت کے ساتھ میری پیروی کرو تو اللہ پاک تم کو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہوں کو بھی بخش دیگا۔ کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم والا ہے۔

(۴) قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ٥

اے پیغمبر علیہ السلام! یہ بھی کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اگر وہ نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ ایسے کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ جو اتباع سنت سے نفرت کرے اور گریز کرے وہ کافر ہے۔

یہی فیصلہ ہے کتاب ہدیٰ کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

(۵) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اُمرت امتی ان یاخذوا بقولی ویطیعوا امری ویتبعوا سنتی۔ (شفاء للعیاض جلد ۲ صفحہ ۹)

کہ میری امت کو (آیت بالا میں) حکم دیا گیا ہے کہ میرے حکم کو مان لیں اور میرے امر کی اطاعت کریں۔ اور میری سنت کی اتباع کریں۔

ممن رضی بقولی فقد رضی بالقرآن۔

پس جو شخص خوش ہو کر میری بات کو مانتا ہے، وہی قرآن کو مانتا ہے اور جو شخص میرے فرمان کو خندہ پیشانی سے قبول نہیں کرتا وہ قرآن مجید کا منکر ہے۔

مَنِ اقتدیٰ بی فھو منی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ (شفاء جلد ۲ صفحہ ۹)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے اور میری اقتدا کرکے میرا ہی مقتدی بنتا ہے وہ ہی میری امت سے ہے اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرتا ہے وہ میری امت سے خارج ہے۔

افسوس کہ آج کل نام کے مسلمان غیروں کی اقتدا کرکے اور سنت نبوی بلکہ خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردان ہوکر اپنی نسبت بھی انہی کی طرف کر دیتے ہیں ؎

تعجب ہے کہ کلمہ سید الابرار کا پڑھنا
اور انکے زمرہ امت کے اندر آپ کو کہنا
پھر انکا امر ہوتے دوسرے کے قول پر چلنا
اور اپنے آپکو انکی طرف منسوب کر رکھنا

معاذ اللہ یہ کیسی ہی نبی سے بے وفائی ہے

(۶) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابیٰ کہ میری سب امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اسکے جو انکار کرے۔ پوچھا گیا کہ انکاری کون ہے آپ نے فرمایا (من اطاعنی دخل الجنۃ و من عصانی فقد ابیٰ) جو شخص میری اطاعت کرے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص میری بے فرمانی کرے وہ انکاری ہے۔

معلوم ہوا کہ جو شخص آپ کی پیروی و اطاعت سے منہ پھیرتا ہے وہ جہنمی ہے ؎

حدیث مصطفےٰ سے کیوں ہوا ظالم تو روگرداں
رسول انس و جاں سے کون افضل ہے بتا نادان
نہ موسیٰ کا نہ عیسیٰ کا چلے اس جائے پر فرمان
ولی غوث و قطب سارے ادب سے سرنگوں ہیں دان
نبی کے حکم پر مومن بدل قربان ہوتے ہیں
جو بد باطن منافق ہیں وہ روگرداں ہوتے ہیں

(۷) چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے (نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم و ساءت مصیرا) ہم اس کو اسی طرف پھیر دیتے ہیں جس طرف وہ پھرا۔ اور ہم اس بے فرمان کو جہنم میں داخل کرینگے جو بہت بڑی جگہ ہے۔

(۸) اور فرمایا۔ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ ٥ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ط

کہ جو حکم تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیں اس کو مان لو اور جس کام سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ کہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرے گا ؎

فلک ٹوٹے۔ زمیں پھٹ جائے۔ موت آئے یا دم نکلے
مگر ہرگز نہ ہادی کی اطاعت سے قدم نکلے
فقط خوشنودیٔ خالق، اسی پر ہے مسلمانو
کہ پیغمبر کرے جو حکم لازم اس کو گردانو
پیمبر جس عمل کا حکم دے کرنے پہ جھک جاؤ
پیغمبر روک دے جس کام سے فی الفور رک جاؤ

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہیں:-

کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتبون من التوراۃ فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان احمق الحمق واضل الضلالۃ قوم رغبوا عما جاء بہ نبیھم الیھم الی نبی غیر نبیھم والی امۃ غیر امتھم (مجموعۃ الحدیث)

کہ بعض صحابہ تورات سے کچھ باتیں نقل کرکے لے آئے۔ جب یہ بات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کی یہی حماقت اور ضلالت بڑی ہے کہ اپنے نبی کی باتوں کو چھوڑکر جو وہ اللہ کے پاس سے لایا ہے دوسروں کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے اور کتابوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو چھوڑکر کسی اور شخص یا کتاب کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ پہلے درجہ کا احمق اور گمراہ ہے ؎

ہوا کیا تجھ کو اے ظالم جو یوں الفت کو توڑا ہے
نبی کا وہ نہیں واللہ جو دل غیروں سے جوڑا ہے

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ فرماتے ہیں

لو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وفی روایۃ لکفرتم (مسلم)

کہ اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو گمراہ بلکہ کافر ہو جاؤگے ؎
....

مسئلہ قصر نماز

از مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب ریاستی جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

اخبار اہلحدیث نمبر ۷ جلد ۹ ۳ صفحہ ۱۴ مورخہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ میں آپ نے بجواب سوال نمبر ۵ ۳ تحریر فرمایا ہے کہ سفر میں (دینی ہو یا دنیاوی) قصر کرنا جائز ہے فرض واجب نہیں - آپ کا یہ فرمانا کہ قصر فرض واجب نہیں احادیث صحیحہ صریحہ کے خلاف ہے - احادیث صحیحہ سے فرضیت ثابت ہوتی ہے - جیسا کہ حبر الامۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۴۱ میں مروی ہے - فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین الحدیث حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے نسائی شریف صفحہ ۲۱۱ ج ۱ میں مروی ہے صلوٰۃ الجمعۃ رکعتان والنحر رکعتان والسفر رکعتان تمام غیر قصر علی لسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور آپ کا آیہ کریمہ فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم الآیۃ سے عدم فرضیت قصر پر استدلال کرنا صحیح نہیں - کیونکہ آیہ کریمہ میں رفع جناح کا کیا گیا ہے - اور رفع جناح عن الفاعل کو عدم وجوب لازم نہیں - جیسا کہ آیہ کریمہ فلا جناح علیہ ان یطوف بھما الآیہ کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا گیا تھا - بخاری مع فتح الباری صفحہ ۱۲۶ ج ۶ میں ہے - قال عروۃ سألت فقلت لھا أرأیت قول اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما فواللہ ما علی احد جناح ان لا یطوف بالصفا والمروۃ قالت بئسما قلت یا ابن اختی ان ھذہ لو کانت کما اولتھا علیہ کانت لا جناح علیہ ان لا یطوف بھما الحدیث - حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری صفحہ ۱۲۶ ج ۶ میں فرمایا ہے - محصل جواب عائشۃ ان الآیۃ ساکتۃ عن الوجوب و عدمہ مصرحۃ برفع الاثم عن الفاعل واما المباح فیحتاج الی رفع الاثم عن التارک (الی ان قال) واما الوجوب فیستفاد من دلیل آخر ولا مانع ان یکون الفعل واجبا ویعتقد انسان امتناع ایقاعہ علی صفۃ مخصوصۃ فیقال لہ لا جناح علیک فی ذلک ولا یستلزم ذلک نفی الوجوب ولا یلزم من نفی الاثم عن الفاعل نفی الاثم عن التارک فلو کان المراد مطلق الاباحۃ لنفی الاثم عن التارک انتہی بلفظہ مع الشویش.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ رفع جناح عن الفاعل کو عدم وجوب لازم نہیں - اس لئے آیۃ فلیس علیکم جناح سے قصر کا واجب نہ ہونا ثابت نہ ہوگا۔ آپ نے اسی سوال نمبر ۵ ۳ کے جواب میں لکھا ہے کہ محدثین کے نزدیک ۱۲ میل سفر پر قصر کر سکتا ہے آپ نے محدثین میں سے کسی ایک محدث کا نام بھی نہیں لکھا - اگر بالفرض کسی محدث کا مذہب ہو تو صحیح حدیث کے خلاف ہے -

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او فراسخ صلی رکعتین رواہ مسلم (بلوغ المرام مع سبل السلام صفحہ ۶۳ ج ۲)

اس حدیث کے ہوتے ہوئے کسی محدث کا فرمان قابل قبول نہیں ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اہلحدیث | یہ حدیثیں جو آپ نے لکھی ہیں وہ اس وجوب قصر کے لئے مثبت نہیں ہیں بلکہ اس کے معارض حدیث ہے کہ جنگ ذات الرقاع میں آنحضرت ؐ سے چار کا پڑھنا ثابت ہے۔ مقتدیوں نے [illegible] حضور [illegible] دو پڑھیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کی حالت میں چار پڑھیں اور اہل علم پر یہ مخفی نہیں کہ فرض اور وجوب کا مفہوم قضیہ دائمہ مطلقہ ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل قضیہ مطلقہ عامہ ہے - مطلقہ عامہ نقیض دائمہ ہے -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ نماز پہلے دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں [illegible] سفر کی چار کر دی گئیں [illegible] سفر کی بحال رکھی گئی [illegible] جب کہ آپ نے حضرت ابن عباس اور فاروق [illegible] رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے - یہ بھی [illegible] سے خالی نہیں [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتمام کرتی تھیں [illegible] راوی [illegible] کہتا ہے ما بال عائشۃ تتم [illegible] اتمام کیوں کرتی ہیں [illegible] مخاطب جواب دیتا ہے تاولت کما تاول عثمان (جیسے عثمان نے کیا) یعنی وہ اتمام کرتے تھے - اگر ان اقوال صحابہ کے وہی معنی ہوتے جو آپ نے سمجھے ہیں تو ان کا فعل ان کے اقوال کے خلاف نہ ہوتا - آپ نے آیت کا جواب جو دیا ہے [illegible] میری تائید کی ہے - منطقی اصطلاح میں آیت [illegible] عامہ ہے - مطلقہ عامہ کا تحقق ضرورت کے مادہ میں ہو سکتا ہے مگر ثبوت کا محتاج ہے چنانچہ آپ کے قلم سے بھی صرف قدرت سے یہ فقرہ نکل گیا ہے اما الوجوب فیستفاد من دلیل آخر - پس ہمارا اور آپ کا اتفاق ہے - قرآن مجید کی آیت [illegible] مطلقہ عامہ کی شکل میں ہونے کی وجہ سے عام سلب گناہ کے لئے ہے - رہا وجوب قصر [illegible] دلیل [illegible] ثبوت ہے جو قائلین وجوب سے کسی نے پیش نہیں کی۔

اہلحدیث | حدیث صدقۃ فاقبلوھا آپ نے پیش نہیں کی [illegible] اگر کوئی صاحب پیش کریں گے تو اس کا جواب بھی دیا جائیگا انشاء اللہ

آپ نے جو مقدار مسافت سفر کے لئے تین میل کی روایت نقل کی ہے میرے نزدیک بھی صحیح ہے اسکی تائید دوسری روایات سے پاکر اسکو قبول

کرتا ہوں۔ مگر چونکہ قائلین بالوجوب اسکی تاویل کیا کرتے ہیں کہ تیمن میں انتہائی سفر نہ ہوتا تھا اس لئے میں نے اس کو ذکر نہیں کیا اور احتیاطاً یاد میں رکھا۔ اسکی مفصل بحث مسلم کی شرح نووی میں ملتی ہے۔ واللہ اعلم!

اہل حدیث حضرات سے ایک اہم اور ضروری اپیل

[illegible] آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مالی حالت نازک ترین ہے اور مولانا حافظ حمید اللہ صاحب تاجر دہلوی کے جیب کی مالی اعانت کے بل پر چل رہی ہے اور خدانخواستہ چراغ سحری ہو رہی ہے۔ نیز میں آل انڈیا اہل حدیث [illegible] کانفرنس کے لئے [illegible] [illegible]

[illegible]

اس کانفرنس اور اخبار اہلحدیث [illegible] کو [illegible] نہیں دیکھ سکتا [illegible] ہندوستان کے ہر صوبہ میں دورہ کروں اور اپنے دورہ میں پہلا کام یہ کروں کہ کانفرنس [illegible] سالانہ والے ممبر [illegible] اور کانفرنس کے [illegible] چندہ [illegible] کروں اور [illegible] ممبری و چندہ کی رقم جمع کردہ کو میں مقامی اہل حدیث کے سامنے [illegible] کی طرف سے دفتر اہلحدیث کو منی آرڈر کر کے رسید مقامی اہل حدیث کو دوں۔

دوسرا کام یہ کروں کہ اخبار "اہلحدیث" کے لئے خریدار بناؤں اور ہر اہل حدیث مسجد کے نام چندہ سے اخبار جاری کراؤں اور رقم جمع کردہ کو مسجد کے امام یا مؤذن کی طرف سے دفتر "اہلحدیث" کو منی آرڈر کر کے رسید امام مسجد کو دیدوں۔ اور خریدار اخبار اہلحدیث سے جو نئے خریدار بنیں اُن سے قیمت اخبار وصول کر کے خریدار کے نام سے منی آرڈر اخبار کے نام کر کے رسید خریدار صاحب کے حوالہ کر دوں[1]

تیسرا کام یہ کروں کہ آل انڈیا اہل حدیث ڈائرکٹری کے لئے ہر اہل حدیث مرد و زن، تاجر عالم، ملازمت پیشہ، زراعت پیشہ وغیرہ کے نام پتہ قومیت سکونت ولدیت تو بت ضلع صوبہ [illegible] خصوصیات قابلیت کیفیت وغیرہ معلومات حاصل کر کے یہی کتاب آل انڈیا اہل حدیث ڈائرکٹری کے لئے مرتب کرتا جاؤں اور معلومات دفتر "اہلحدیث" اور کانفرنس کو بھیجتا چلا جاؤں نیز [illegible] مطابع اور بکڈپو کیلئے کام فراہم کروں۔

یہ سب کام میں خالصاً لوجہ اللہ لا نرید [illegible] جزاء و لا شکورا کے ماتحت بلا معاوضہ کرنا چاہتا ہوں (انشاء اللہ) ہر ضلع کے اہل حدیث کا فرض ہے کہ وہ مجھے جلد از جلد [illegible] بھیج کر طلب کر لیں [illegible] مندرجہ بالا خدمات انجام دے سکوں اور کانفرنس و اخبار کی حالت درست ہو جائے۔ کیا مجھے امید کرنا چاہئے کہ اہل حدیث حضرات مجھے بلائیں گے۔

(مرسلہ [illegible] سید عبدالغفار رضوی محمدی معرفت سردار اہل حدیث مولوی سید احمد حسین رضوی مترجم [illegible] کورٹ لکھنؤ (یو پی)

---

[1] باوجود گرانی کاغذ کے اخبار کی سالانہ خریداری پر فی خریدار ہم آپ کے نیک کام میں دیئے جائینگے۔ (اہلحدیث)

کتاب التوحید مترجم۔ مولفہ شیخ الاسلام مولانا عبدالوہاب صاحب مرحوم نجدی۔ اصل عربی عبارت با اعراب مع اُردو ترجمہ بالمقابل دی گئی ہے۔ کارآمد ہے۔ قیمت ۸/ ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔

ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

علمائے حقانی کے ساتھ پرستاران باطل کا سلوک

از مولوی محمد ابوالخیر صاحب پرتاب گڈھی مدرس جامعہ رحمانیہ مدنپورہ بنارس شہر

حق اور باطل کی معرکہ آرائی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اللہ کے باغیوں نے، حق کے دشمنوں نے ہمیشہ پرستاران رب کعبہ کو ستایا آج آپ کے سامنے چند واقعات پیش کرتا ہوں جس سے اس بات کا بخوبی طور پر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابویزید کو سات مرتبہ شہر سے جلاوطن کیا گیا اور ہر مرتبہ لوگ اُن کے خلوص اور پاک باطنی سے متاثر ہو کر اُن کو شہر میں واپس لاتے سب ان کے جلا وطن کرنے میں اُن مولویوں کا ہاتھ کام کرتا رہا جنہوں نے اپنا مقصد وحید شکم پروری بنا لیا تھا جن کو اشاعت مذہب سے کوئی غرض نہ تھی۔ یہ مولوی نہ تھے بلکہ ابن الوقت اور بھروپیئے تھے جنہوں نے اپنے ذاتی اغراض و مفاد کی بنا پر ایک حامی حق کی مخالفت میں ایڑی اور چوٹی کا زور لگا دیا۔ آج بھی ہر جگہ اس قسم کے لوگ موجود ہیں جو صدائے حق کو دبانا چاہتے ہیں کیونکہ ہر وقت اُن کو یہ خطرہ رہتا ہے کہ کہیں ہماری دنیاوی عزت میں نقصان نہ آ جائے۔ یہ اُن کی نفس پرستی اور ناعاقبت اندیشی ہے۔ ایک موحد اور عالم ربانی ان تمام باتوں سے بے پروا ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سعی پیہم کیا کرتا ہے اگرچہ ساری دنیا بگڑ جائے۔

حضرت ذوالنون مصری کو مصر سے طوق و زنجیر ڈال کر نکالا گیا۔ حضرت جنید بغدادی پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ محمد بن فضیل بلخی کو محض تبع حدیث ہونے کی وجہ سے گلے میں رسی ڈال کر بلخ سے نکالا گیا۔ ابو عثمان مغربی کو ایک اونٹ پر سوار کر کے مکہ کے بازاروں میں گشت کرا کر مکہ سے نکال

دیا گیا حالانکہ وہ بڑے عالم و عابد تھے۔ سبکی پر جو بڑے عالم اور متقی تھے کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ امام ابو حنیفہ رح پر کوڑوں کی بارش کی گئی اور قید کر دیا گیا اور غالباً وہیں فوت بھی ہوئے۔ امام مالک رح کا ہاتھ اس لئے توڑ دیا گیا کہ ایک فتویٰ خلیفۂ وقت کے منشا کے خلاف لکھ کر دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل رح کو زبردست اذیت دی گئی، کوڑے لگائے گئے قید کئے گئے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور اُن کے شاگرد امام ابن قیم رح کو جلاوطن کیا گیا، قید کیا گیا بڑی بڑی مصیبتیں دی گئیں۔ امام نسائی صاحب نسائی کو اس قدر زدوکوب کیا گیا کہ وہ ختم ہی ہو گئے۔ سرتاج محدثین امام بخاری رح کو بخارا سے نکال دیا گیا۔ مجدد الف ثانی رح کو سجدہ تعظیمی نہ کرنے کی وجہ سے قید کر دیا گیا۔

یہ چند واقعات نہایت ہی مختصر طور پر مورخ اسلام مولانا اکبر خان نجیب آبادی مرحوم کی تصنیف سے نقل کئے گئے ہیں۔ آپ نے دیکھا کون کون اور کس کس قسم کے مصائب سے علمائے حق کو دوچار ہونا پڑا۔ اور یہ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ ہوائے نفس کے پرستار حق کی للکار کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ جن کے دل میں تبلیغ کی تڑپ ہوگی، جسے اعلائے کلمۃ اللہ کا خیال ہوگا وہ بے شک مذہب حقہ کی نشر و اشاعت میں سر دھڑ کی بازی لگا دیگا کیونکہ اس راہ میں آنے والی مصیبتیں درحقیقت باعث رحمت ہُوا کرتی ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ علمائے حقانی جنہوں نے دنیا کی عزّ و جاہ کو ٹھوکر لگا کر ہر طرح کے عیش و آرام سے بے پروا ہو کر حق کی راہ میں مصائب جھیلتے ہیں۔ اُن کو صراطِ مستقیم سے کوئی طاقت اور نہ کوئی لالچ برگشتہ کر سکتی ہے اور نہ اُن کے پائے ثبات و استقلال میں کوہ آلام تزلزل پیدا کر سکتے ہیں۔ ان واقعات سے ہم کو سبق اور عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ کلمۃ اللہ کے بلند کرنے میں ہم نے کونسی تکلیف اٹھائی۔ ہم نے کونسا مذہب کا کام کیا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

معاصر مقلدین کا جدید طرز تصنیف

(از ملک ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی)

ظاہر ہے کہ موجودہ دور (۱۳۳۵ھ سے لیکر ۱۳۶۰ھ) کے آخری ۲۵ سال بلکہ اس سے بھی کچھ زمانہ سے دیوبندی حضرات نے قلم سنبھالا ہے ان کے اس دور تصنیف میں عربی و اردو دونوں زبان میں کتابیں نکل رہی ہیں۔ حدیث میں مثلاً فتح الملہم (عربی) از مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و بذل المجہود (عربی) از مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی مرحوم و فیض الباری از مولانا سید انورشاہ صاحب مرحوم و تعلیق الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح از مولانا محمد ادریس کاندھلوی و شرح ترمذی مصنفہ مولانا اشفاق احمد صاحب کاندھلوی۔ ان میں سے سلسلہ کا تذکرہ راقم نے اپنی حقیر تالیف (تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول صفحہ ۳۶) پر اس تمہید و تعریف کے ساتھ کیا،

"مدرسہ دار العلوم دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم میں ممتاز ہے اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا

گفتہ آید در حدیث دیگراں

ہو رہا ہے۔ اس کے بانی جناب مولانا محمد قاسم صاحب نے شاہ عبدالغنی صاحب (خلف حضرت حجۃ اللہ) سے حدیث پڑھی۔ اور اندازہ کر لیجئے کہ دیوبند کا سلسلۂ تحدیث ایک طرف کشمیر کی پُر فضا وادیوں میں پھیل رہا ہے تو دوسری طرف ساحل سمندر کے دامن پر ڈابھیل (سورت) میں۔ ان دونوں سمتوں کے درمیانی حصہ میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی مجالس قائم ہونگی۔

سلسلۂ تحدیث دیوبند کے ثمرات کتب احادیث کی اُن شروح کی صورت میں بھی نمایاں ہوئے جو بعنوان "العرف الشذی علی جامع الترمذی (از مولانا السید انور شاہ رح) و بذل المجہود فی شرح ابی داؤد (از مولانا خلیل احمد سہارنپوری) و فتح الملہم ... از مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی) شائع ہوئیں۔ ان "ثلاثیات" کے سوا دیوبند کا لٹریچر حدیث اور بھی تو ہے اور یہ تمام فیضان جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ صاحب ہی کی ذات سے پہنچا" (منقول از تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول (مولفہ راقم مضمون نگار) صفحہ ۳۹-۴۰)

اسی طرح راقم الحروف نے علمائے دیوبند کی خدمات حدیث کا تذکرہ اپنی دوسری تالیف (ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات) میں اسی قسم کے مدحیہ الفاظ میں کیا۔ سہ

ہم نے تو چاہ چاہ کے یوسف بنا دیا
اب کیا رقیب اور پیمبر بنائیں گے

اور یہ جو راقم نے صرف فتح الملہم و بذل المجہود و عرف الشذی کا تذکرہ کیا۔ تو ہماری کتاب (تراجم) کی اشاعت تک ہمارے علم میں صرف یہی زیور طبع سے مرصع ہوئی تھیں۔ حالانکہ ان اظہار کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جن مخلصانہ الفاظ میں ہم نے دیوبند کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی بریت کی حاجت نہیں (وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی لغفور الرحیم)

اس تمہید کے بعد؟ مگر اس سے قبل (میری کتاب کے) یا بعد جو کتابیں سلسلہ عالیہ دیوبند کے منسلکین حضرات کی طرف سے حدیث و تفسیر بلکہ سیاست پر بھی شائع ہوئیں۔ اُن میں ہندی عامل بالحدیث جماعت کا ذکر کس طرح ہو رہا ہے؟ ان کے مشہور و معروف عالم دین جو حیدرآباد دکن کے جامعہ عثمانیہ میں صدر شعبۂ دینیات ہیں فرماتے ہیں:-

"ولی اللہی مکتب خیال کے علماء کی کوششوں کا

آج یہ نتیجہ ہے کہ شتی من شیئ پر تفلیل کے سوا بے عمل اہلحدیث کے مدعیوں کی آبادیاں اپنے اندر اور کچھ نہیں رکھتیں۔"

(از مولنا سید مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبہ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن۔ بحوالہ شاہ ولی اللہ نمبر الفرقان بریلی صفحہ ۱)

آپ کو معلوم ہوا کہ یہ تشتی من شیئ [illegible]
کس کو کہا ہے اور کس نے کہا ہے
بات کرنی بھی نہ آتی تھی جنہیں محفل میں
آ گئیں عہد جوانی میں وہ اتیں کیونکر

اور کس صاحب نے [illegible] رسالہ میں یہ پیش کیا۔ منظور [illegible] صاحب نعمانی کے رسالہ الفرقان میں

مشرقی [illegible] شیوۂ ہر کس برابر است
با ماشراب [illegible] کرد

جنہوں نے شاہ ولی اللہ نمبر کے مضامین میں بعض حصوں پر انتقادی نوٹ لکھے ہیں حتیٰ کہ مولنا عبید اللہ صاحب سندھی تک کو نہیں بخشا مگر سید ہر تفلیل تو تفلیل ہی تھا۔ اس پر ان کی نگاہ کیوں پڑتی۔

مولنا نعمانی صاحب (مدیر الفرقان) کا بڑا کرم ہے کہ اس شاہ ولی اللہ نمبر کے آخر میں اپنے مضمون "حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے کام کا مختصر تعارف" فرماتے ہوئے داخلی اہلحدیث جماعت ہند کی قدر سے تالیف قلب فرما دی ہے۔ جس کے متعلق بعض مخلصین کا خیال ہے کہ "الفرقان" کو اہل حدیث میں کھپانے کے لئے ہے واللہ اعلم بالصواب!

مگر اسی شاہ ولی اللہ نمبر میں مولنا خیر محمد صاحب جالندھری کے مضمون کا جواب جناب مدیر اہلحدیث کے قلم سے قارئین پڑھ چکے ہیں۔ جس سے سا۔ "الفرقان" کے متعلق مذکورہ نظریہ صحیح ہونے میں مدد مل رہی ہے۔ (باقی باقی)

خلافت اور امارت

(از قلم مولوی محمد عبد الغفار صاحب خیری دھلی)

خلافت اور امارت کی تشکیل نظام اگرچہ ایک ہے مگر کاموں میں فرق ہے مثلاً کانگریس کا نظام اگرچہ جمہوریت کے نظام کے بالکل مثل ہے مگر کانگریس حکومت نہیں ہے بلکہ حکومت جمہوری حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی تنظیم کرنا اور اہلیت پیدا کرنا ہی اس کے فرائض ہیں۔

خلافت کا منصب عطیہ الہیٰ ہے۔ جب کوئی جماعت اللہ اور رسول پر ایمان لائی اور اللہ و رسول کے احکام کی تعمیل اور تابعداری کے لئے کمربستہ اور متحد ہو کر اہلیت پیدا کر لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا خلیفہ بنا کر زور اور قوت بھی اور راہ آسان فرما دیتا ہے۔ (وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض۔ پ ۱۸۔ ع ۱۳) معلوم ہوا کہ منصب خلافت اکتسابی نہیں کہ جس کا جی چاہے خلیفہ بن بیٹھے بلکہ عطیہ رحمانی ہے۔

ہمارے لئے جو چیز اکتسابی ہے وہ ایمان اور عمل صالح کی تکمیل ہے اور یہ دونوں باتیں بغیر نظام جماعتی کے ناممکن ہیں۔ جیسا کہ مشاہدہ میں آرہا ہے کہ قرآن بھی پڑھتے ہیں وعظ بھی سنتے ہیں مدارس دینی بھی بکثرت موجود ہیں۔ مگر ایمانی اور عملی قوت روز بروز رو بانحطاط ہے۔ اور یہ سب نظام جماعتی کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اسلام نے اس نظام جماعتی کی اس قدر تاکید کی کہ سفر میں بھی غیر آباد جنگل کے ایک کونے میں تین مسلمانوں کے لئے بھی امیر پر زور دیا۔ امیر جماعت معلوم ہوا کہ کئی ہو سکتے ہیں مگر خلیفہ ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا [1]

اس امارت کا نظام خلافت کے نظام کی طرح ہوگا۔ یعنی ایک جگہ ایک ہی امیر ہوگا۔ اگر ملک میں یہ نظام امارت قائم ہو جائے تو لازم ہوگا کہ سب امیر مل کر کسی کو سارے ملک کا امیر الامراء بنالیں مگر پھر بھی یہ امیر الامراء خلیفہ نہ ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ وہ زور اور قوت عطا نہ فرمائے جو اللہ اور رسول کے خلیفہ کے لئے مقدر ہے۔

اس نظام امارت کا کام یہ ہے کہ جماعت کی ترقی، جماعت کی ایمانی، عملی اور اخلاقی صلاح کی کوشش میں رہے۔ اچھی باتوں پر آمادہ کرے اور بری باتوں سے باز رکھے۔ اقتصادی اور تعلیمی حالت کو سنوارنے کی تدابیر اختیار کرے۔ ان امور میں امیر کی اطاعت فرض ہے۔

ہم مسلمان نظام امارت کے قائم کرنے کے لئے مامور ہیں۔ اگر قائم نہ کریں تو ہمارا اپنا خسران اور بدبختی ہے۔ جس کو ہم بھگت رہے ہیں۔ اور اسلام سے نکلے جا رہے ہیں۔

اکثر مقامات پر امیر بنا لئے گئے ہیں مگر مقصد امارت مفقود ہے۔ لہذا حقیقتاً یہ نظام جو بنائے گئے ہیں شرعی حیثیت نہیں رکھتے۔ مقصد اصلی ہے لوگوں کی ایمانی قوت کو بڑھانا۔ اللہ اور رسول اللہ صلعم کی اطاعت اور اتباع پر آمادہ کرنا، عمل صالح کی طرف راغب کرنا، اعمال سیئہ سے باز رکھنا۔ اقتصادی اور تعلیمی حالت سنوارنا۔ افراد جماعت کے خیالات میں انتشار پیدا نہ ہونے دینا۔ جو جماعت یہ کام کرے وہ ہی شرعی جماعت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی میں اسی نظام امارت کی بنیاد ڈالی جس کو مدینہ منورہ میں تھوڑے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت میں تبدیل فرما دیا۔ ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ فقط

[1] یہ دعویٰ دلیل کا محتاج ہے۔ (اہلحدیث)

فتاویٰ

س نمبر ۵۱ } تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن میں لکھا ہے۔ انی آمنت بربکم فاسمعون فقتلوہ قیل له بعد الموت ادخل الجنة قال یالیت قومی الذین قتلونی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین (ص ۲۸۸) اس کا ترجمہ یہ ہے۔ یقیناً میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں پس تم میری سنو (پس اُس کو قتل کر دیا) کہا گیا (اُس کو بعد موت کے) تو جنت میں داخل ہو جا اُس نے کہا اے کاش میری قوم کو (جس نے مجھے قتل کیا) معلوم ہو جو خدا نے مجھ پر بخشش کی اور مجھے اپنے مقرب بندوں میں کیا۔

اس آیت مبارکہ اور تفسیر کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات ہیں:۔ (اوّل) قتل کا واقعہ قرآن مجید میں کس جگہ مذکور ہے۔ یا یہ تفسیر کسی حدیث کی بنا پر ہے اور وہ کونسی ہے۔ صحیح ہے یا ضعیف؟ یا کسی معتبر تاریخ سے لیا گیا ہے۔ اُس کا حوالہ۔

(دوم) اگر قتل ثابت بھی ہو جائے تب بھی اس تفسیر میں ایک بہت بڑی مشکل پیش آتی ہے جو یہ ہے کہ جنت و دوزخ کا ملنا تو بعد از حشر و نشر ہے۔ جس کے متعلق عام اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ قیامت کے پہلے حصے میں تمام دنیا و مافیہا فنا ہو جائیگی دوسرے حصے میں بندوں کا حساب و کتاب ہوگا۔ تب جنت و دوزخ کا حکم لگیگا۔ لیکن اس تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل ہوتے ہی جنت مل گئی جو عقاید مذکورہ بالا کے صریح خلاف ہے۔ (راقم محمد حسین صابری قدیر یلی)

ج نمبر ۵۱ } قتل کا واقعہ اس آیت کی دلالت النص سے ثابت ہوتا ہے۔ جیسے ماں باپ کو مارنا اور گالی دینا آیت لَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ کی دلالة نص سے منع مفہوم ہوتا ہے۔ اعلم عند اللہ!

جنت و دوزخ میں ایک قسم کا داخلہ مرتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے ارشاد ہے فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ اور فرعونیوں کے حق میں آیا ہے۔ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا (فرعونی لوگ صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں) اللہ اعلم!

(۳ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۵۲ } عقیقہ کا جانور نر و مادہ دونوں ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر کان وغیرہ کٹا ہو یا اسکی عمر ایک سال سے کم ہو تو جائز ہے یا نہیں؟

(عبد الرزاق از ریاست میسور)

ج نمبر ۵۲ } عقیقہ کا جانور نر ہو یا مادہ دونوں قسم کا جائز ہے۔ جو جانور قربانی میں جائز نہیں وہ عقیقہ میں بھی جائز نہیں۔

س نمبر ۵۳ } فطرے کے متعلق اختلافی مسائل نظر آتے ہیں۔ بعضوں کے نزدیک چار سیر بعضوں کے نزدیک پونے تین سیر وغیرہ ہے۔ صحیح مسئلہ کیا ہے۔ اور سیر کی مقدار آیا تول ہے یا ناپ کیونکہ ہر ملک کا وزن اور مقدار الگ الگ ہے۔ اور ہمارے یہاں ملک میسور میں چار یا ٹو کا ایک سیر ناپواں اور تولواں سیر چوبیس تولہ بعض جنس اسی تولہ کا ہوتا ہے۔ اس لئے صحیح مقدار کیا ہے

(سائل مذکور)

ج نمبر ۵۳ } میں نے حج کے دنوں میں مدینہ شریف کے بازاروں میں پھر کر مدنی مد تلاش کیا جو ایک جگہ مل گیا۔ یہاں کی حیثیت سے آٹھ آنے کا ہوگا۔ انہوں نے تین روپے وصول کئے۔ اس میں ہندوستانی تول سے دس چھٹانک گیہوں آتے ہیں۔ اس حساب سے صاع مدنی اڑھائی سیر کا ہوتا ہے۔ پنجاب کے مشہور عالم حافظ محمد صاحب لکھو کے ضلع فیروزپور والے اور مولنا عبد الحی لکھنوی کی تحقیق کے مطابق مدنی صاع اڑھائی سیر کا ہے۔ اس سے زیادہ کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۵۴ } کیا سرکس کا تماشہ دیکھنا جائز ہے جس میں تماشہ رات کے وقت ہوتا ہے اور جس میں جانوروں اور مردوں کے علاوہ عورتیں بھی انگریزی اور عریاں لباس پہن کر کام کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں شروع تماشا سے اخیر تماشا تک باجے بجتے رہتے ہیں۔ (شمس الدین احمد مہدی دیوریا)

ج نمبر ۵۴ } اگر صرف جانور کھیل کرتے ہوں تو سرکس وغیرہ دیکھنا جائز ہے۔ اگر ساتھ ہی غیر محرم عورتوں پر نظر پڑتی ہو تو ناجائز ہے۔

س نمبر ۵۵ } کیا صف بندی نماز کی ترتیب میں داہنے طرف مقتدی بائیں طرف سے کچھ زیادہ رہنے چاہئیں یا برابر؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۵۵ } حدیث شریف میں آیا ہے کہ امام کو درمیان میں رکھو۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طرف برابر ہونے چاہئیں۔ اگر بائیں طرف کمی ہے تو اس کو پورا کرنے والے کے لئے بھی حدیث شریف میں زیادہ ثواب کا ذکر آیا ہے۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

معتمد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

مولنا عبد الوکیل صاحب خطیب دہلوی ۷ محرم ۱۳۶۱ھ کو دار العلوم حمید یہ شکرادہ تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری پر شکرادہ رہپوہ گلالتہ جھنڈہ ساکرس جلالپور۔ کوہانہ وغیرہ مواضعات اہل حدیث میں تبلیغی جلسے کئے گئے۔ اساتذہ و طلباء دار العلوم بھی شریک ہوتے رہے۔ ہر مقام پر سینکڑوں مردوں عورتوں نے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ایمان افروز مواعظ حسنہ سے اپنے ایمان کو تازہ کیا۔ جماعت اہل حدیث میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ مولنا موصوف کا جوش تبلیغ و مخلصانہ خدمات اس قابل ہیں کہ ان کی جس قدر داد دیجائے کم ہے جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ ایسے مخلص نفوس ابھی تک موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اہل حدیث کانفرنس کو ترقی بخشے اور مولنا کے جوش تبلیغ کو زیادہ کرے

(دیکے از شرکائے جلسہ)

متفرقات

درس ثنائی جو ہر روز [illegible] صاحب اپنے محلہ کی [illegible] کو ختم ہوا۔ حاضری بکثرت [illegible] کی طرف سے [illegible] کی دعوت کی گئی [illegible] قرآن [illegible] خوبی و عظمت اور تعلیم کے متعلق [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] قرآن [illegible] تقریر کی۔

[illegible]

[illegible]

یادرفتگاں اطلاع [illegible] کے ایک [illegible] حافظ [illegible] صاحب [illegible] جان دہلی بعارضہ [illegible] انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون [illegible] اہل حدیث تھے [illegible] صاحب مرحوم [illegible] کی تولیت [illegible] جماعتی امور میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔

[illegible] بابو محمد یوسف صاحب [illegible] مرحوم [illegible] سے بیمار تھے [illegible] کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم [illegible] کے مالک، منکسر المزاج اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (ابو رضا عطاء اللہ مالک ثنائی برقی پریس امرتسر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰہم اغفر لہما وارحمہما

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مد میں دفتر ہذا میں جو رقوم ۱۳۶۰ھ میں وصول ہوتی رہیں ہیں۔ ان میں سے مبلغ یکصد روپیہ صدر دفتر دہلی میں حافظ حمید اللہ صاحب کو روانہ کر دیا گیا۔

مدرسہ مدینہ منورہ کی امداد کے سلسلہ میں جو رقوم دفتر ہذا میں وصول ہوئی تھیں۔ ان میں سے مبلغ پچاس روپے حافظ حمید اللہ صاحب سوداگر دہلی کی معرفت بھیجے گئے۔

اخبار جاری کرادیں ہمارے علاقہ میں اخبار "اہلحدیث" نہیں آتا۔ ہم لوگ خود منگوا نہیں سکتے کوئی صاحب خیر اخبار جاری کرادیں۔ (مولوی عبد الرحمٰن [illegible] مقام بگوڈا کی نہچلو براستہ کرگل ریاست کشمیر)

بابا نہیں نانا اہلحدیث ۶ مارچ ۴۲ء تولد فرزند کے [illegible] میں لفظ "بابا" کی بجائے "نانا" پڑھا جائے (مولوی محمد موسیٰ از نیما سرائے)

مولوی عبد السبحان صاحب کی طرف سے ایک منی آرڈر ۱۲ مارچ کو موصول ہوا ہے مگر آپ نے کوپن پر نمبر خریداری تحریر کیا ہے نہ ہی مکمل پتہ۔ اس لئے اس کی تعمیل نہیں ہو سکی۔ مہربانی فرما کر وہ اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

علیٰ ہذا القیاس جملہ حضرات منی آرڈر و دیگر خط وکتابت کرتے وقت اپنا مکمل پتہ اردو یا انگریزی میں منی آرڈر کے کوپن پر یا خط پر تحریر فرمایا کریں۔

آج کل رعایت کا زمانہ نہیں بوجہ گرانی و کمیابی کاغذ بعض حضرات قیمت اخبار یا کتب میں رعایت طلب کرتے ہیں۔ ان کو واضح رہنا چاہیئے کہ موجودہ حالات ہمیں ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے کسی قسم کی رعایت اخبار یا کتب میں نہیں دی جائیگی۔

احباب صوبہ سرحد و پشاور توجہ فرمائیں آریہ سماج چندوسی نے اپنے سالانہ جلسہ کا اشتہار دیا ہے۔ جس میں جلی قلم سے یہ لکھا ہے کہ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان صاحب کے عزیز قریب مولانا اسلام خان صاحب نو آریہ جن کا آریہ نام ٹھاکر دھرم سنگھ ہے۔ تشریف لائیں گے۔ چنانچہ یہ صاحب آج کل یہاں تقریریں کر رہے ہیں اور آریہ مذہب کی موافقت اور اسلام کی مخالفت میں بول رہے ہیں۔ جلسہ ختم ہونے پر چلے جائیں گے آریہ صاحبان ان کے آریہ ہونے پر فخر کر رہے ہیں اور ان کے نام کے ساتھ خان عبد الغفار خان صاحب کا نام اچھال رہے ہیں۔ پس براہ کرم اصحاب صوبہ سرحد و پشاور تحقیق فرما کر حقیقت حال سے بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمائیں کہ کیا جناب خان عبد الغفار خان صاحب سرحدی گاندھی کے خاندان کے کسی شخص نے مرتد ہو کر آریہ مذہب اختیار کیا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان صاحب کا حال تحریر فرمائیں۔ سرحدی صاحب سے کس قسم کا رشتہ ہے۔ قریب کا یا دور کا۔ اور ان کی علمی و اخلاقی حالت کیا ہے۔ وہ کس وجہ سے آریہ ہوئے؟ خادم اسلام ابو مسعود خان قمر بنارسی۔ محلہ ساہوکاران۔ چندوسی یوپی

تبلیغی جلسہ انجمن اتحاد المسلمین [illegible] ضلع گورداسپور کا تیسرا سالانہ جلسہ بتواریخ ۳-۴-۵ اپریل ۴۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں اتوار کے روز "مذاہب کانفرنس" کا انتظام ہے۔ جس کا مضمون "عالمگیر مذہب" ہے دیگر مذاہب کے لیکچرار بھی تقاریر فرمائینگے۔ برادران اسلام و دیگر برادران وطن سے درخواست ہے کہ شمولیت فرما کر رونق بڑھائیں۔ قیام و طعام بذمہ انجمن بستر ہمراہ لائیں۔ (محمد شریف سکرٹری انجمن مذکور)

غالی کے معنی ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ غالی کے لفظ سے کیا مراد ہے۔ ان کو واضح ہو کہ غالی شخص یا غالی گروہ وہ ہوتا ہے جو غلط عقائد میں حد سے بڑھ کر اپنے سوا دوسروں کی تکفیر یا تضلیل کرے۔

ناظرین توجہ فرمائیں ناظرین میں سے کسی صاحب علم کے پاس اگر پرانے مذہبی، علمی یا ادبی اخبارات، رسائل یا کتب ہوں جن کو وہ بغیر قیمت وصول کئے علیحدہ کر سکتے ہوں تو مجھے مطلع فرمائیں۔ صرف

ملکی مطلع

ہندوستان کو کچھ ملنے والا ہے

غالباً ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ملک کی دو بڑی جماعتوں (کانگرس اور مسلم لیگ) کا جماعتی فیصلہ حکومت کی جنگی مساعی میں عدم تعاون پر مبنی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ان جماعتوں نے اپنے اپنے ممبروں کو جنگ کی دفاعی کونسل میں شرکت کی اجازت بھی نہیں دی چنانچہ جب سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب مسلم لیگ کے ممبر ہوتے ہوئے دفاعی کونسل میں شریک ہو گئے تو آخر لیگ کے کہنے پر ان کو استعفا دینا پڑا۔ لیکن مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال مستعفی نہ ہوئے۔ اس لئے لیگ نے انکو علیحدہ کر دیا۔ ان جماعتوں کی وجہ ناراضگی یہ تھی کہ پہلے ان کے سیاسی مطالبات منظور کئے جائیں پھر وہ حکومت کو اپنا سرگرم تعاون پیش کرینگی۔ انکے جواب میں حکومت یہی کہتی رہی کہ کانگرس اور مسلم لیگ دونوں جماعتیں مل کر کوئی متفقہ مطالبہ پیش کریں تو حکومت اس کو منظور کریگی۔

اس جگہ ناواقف ناظرین کو یہ بتا دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کا بنیادی اختلاف کیا ہے؟

اس سوال کا جواب مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ جہاں تک آزادئ ہند کا تعلق ہے دونوں جماعتیں اس امر پر متفق ہیں کہ ملک کو کامل آزادی ملنی چاہئے چنانچہ اپنے عظیم الشان اجتماعوں میں ان جماعتوں نے اسی مفہوم کی قرار دادیں پاس کی ہیں لیکن کامل آزادی کی تفصیل بیان کرنے میں دونوں جماعتیں باہم مختلف ہیں۔

کانگرس کا دعویٰ ہے کہ چونکہ وہ ملک کی تمام جماعتوں کی نمایندہ ہے۔ اس لئے جو اختیارات ملیں اسی کو ملیں پھر وہ آگے اقلیتوں (کم تعداد جماعتوں) کو کچھ تحفظات اور مراعات دیکر مطمئن کریگی اس کے مقابلہ میں مسلم لیگ کہتی ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے بولنے کا حق صرف لیگ کو حاصل ہے جو مسلمان کانگرس میں شامل ہیں وہ کانگرس کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی صحیح نمائندگی نہیں کرتے۔ اسلئے کانگرس کا فرض ہے کہ وہ مطالبۂ اختیارات سے پہلے لیگ سے سمجھوتہ کرے جس میں لیگ کی قرارداد لاہور کو منظور کرے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان دو مستقل قومیں ہیں، جنکی تہذیب و تمدن جدا مذہب جدا، حتیٰ کہ ملکی زبان جدا۔ ان حقائق کے پیش نظر سارے ملک کو ایک مرکز کے ماتحت کرنا جس میں ۷۵ فیصدی غیر مسلم اکثریت کے مقابلہ میں مسلم اقلیت صرف ۲۵ فیصدی ہوگی قرین انصاف نہیں کیونکہ یہ طرز حکومت یورپین جمہوریت کی نقل ہے جہاں کثرت آراء سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ نیز یہ طرز عمل یورپین حکومتوں میں تو راست آسکتا ہے کیونکہ وہاں سب قوموں کی تہذیب اور طرز معاشرت قریب قریب یکساں ہے۔ لیکن یہاں ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہندو اور مسلم تہذیبوں کا فرق بالکل نمایاں ہے۔ اس لئے اس مشکل کا واحد حل یہ ہے کہ جس صوبہ میں جس قوم کی کثرت پائی جاتی ہے وہاں اسی کو کارفرمائی کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ مثلاً پنجاب، صوبہ سندھ، صوبہ سرحد اور بنگال میں جہاں مسلمان بکثرت آباد ہیں۔ مسلم قوم کو اپنے دائرہ عمل میں پوری آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ جس میں کوئی مرکزی طاقت مخل نہ ہو سکے۔ ان صوبوں میں غیر مسلم اقلیتوں کو مناسب مراعات دی جائینگی۔ اسی طرح غیر مسلم اکثریت والے صوبوں (یوپی سی پی، مدراس وغیرہ) میں ہندو اصحاب اپنے دائرہ عمل میں آزاد ہونگے اور دوسرے صوبوں کے مسلمان انکے معاملات میں دخل انداز ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ بشرطیکہ وہاں کے مسلمانوں کو مذہبی و تمدنی آزادی حاصل ہو۔ یہ تجویز عرف عام میں پاکستان کے نام سے مشہور ہے مسلم لیگ اسکی متبادل دوسری تجویز یہ پیش کرتی ہے کہ کانگرس کو اگر لیگ کی پاس کردہ قرارداد لاہور منظور نہیں ہے تو لیگ سارے ملک کا ایک مرکز اس صورت میں منظور کر سکتی ہے کہ مسلمانوں کو مرکز میں پچاس فیصدی نمائندگی دیجائے۔

ادھر کانگرس کو لیگ کی مذکورہ بالا دونوں تجویزیں منظور نہیں ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ جس طرح مسلم لیگ مسلم اکثریت والے صوبوں میں غیر مسلم اقلیتوں کو تحفظات اور مراعات دیکر مطمئن کر سکتی ہے اسیطرح کانگرس بھی مسلمانوں کو اطمینان دلا سکتی ہے۔ لیکن مسلم لیگ ایسی رعایتوں کو کافی نہیں سمجھتی بلکہ مسلمانوں کے لئے ان کی اکثریت والے صوبوں میں بالاستقلال حکومت کرنے کا حق حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کے حق میں لیگ کا مطالبہ بہت مفید ہے لیکن آزادئ ہند جیسا اہم مسئلہ اسی کشمکش میں مزید عرصہ تک ملتوی نہیں رہنا چاہئے۔ پہلے ہی اس نزاع میں کافی وقت ضائع ہو چکا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر ان دونو جماعتوں کے لیڈر مخلصانہ رنگ میں کوشش کریں تو باہم تصفیہ کی کوئی نہ کوئی راہ نکل سکتی ہے۔

اب جبکہ جنگ ملایا اور سنگاپور کے سقوط کی وجہ سے ہندوستان کے بالکل قریب آگئی ہے امریکہ اور برطانیہ کے ممالک دور دراز واقع ہونے، راستوں کے مخدوش ہونے اور کچھ مقامی ضروریات کی وجہ سے ہندوستان میں کافی کمک نہیں بھیج سکتے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان اسی طریق سے جاپان کے مقابلہ میں صف آراء ہو جائے جس طریق سے روس جرمنی کا اور چین جاپان کا مقابلہ کر رہا ہے۔ یعنی باقاعدہ جنگ کے علاوہ گوریلا طریق جنگ۔ جس میں ملک کا ہر باشندہ دشمن کے مقابلہ میں کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اور مختلف طریقوں سے دشمن فوج کو اور اسکے ذرائع و وسائل کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مگر ایسا

مقابلہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کوئی ملک جنگ سے مقصد اپنے ملک کی آزادی سمجھتا ہو۔ جیسا کہ معاصر ویر بھارت بار بار اس حقیقت کا اعادہ کرتا رہتا ہے۔ کانگرس اور مسلم لیگ اسی شرط سے اپنا مشروط تعاون پیش کرنے کو تیار ہیں۔

ملک کی تیسری بڑی سیاسی جماعت جس کو لبرل پارٹی کہا جاتا ہے اور جس کے مشہور لیڈر سر تیج بہادر سپرو ہیں۔ وہ بھی مطالبہ آزادی میں کانگرس کی ہمنوا ہے۔ کچھ تو ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کے مطالبات کا اثر ہے اور کچھ انگلستان کی رائے عامہ کا اثر سمجھنا چاہئے کہ وزیر اعظم برطانیہ نے ۱۱ مارچ کو پارلیمنٹ انگلستان میں اعلان کر دیا کہ برطانوی حکومت ہندوستان کے متعلق فیصلہ کر چکی ہے لیکن سردست اس کا اظہار مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے مختلف جماعتوں میں تلخی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے جو زمانہ جنگ میں کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ اس لئے عنقریب ہندوستان میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر سر سٹیفورڈ کرپس (سابق سفیر برطانیہ مقیم روس) ہندوستان جا کر وہاں کی مختلف سیاسی جماعتوں سے تبادلہ خیالات کر کے انکو برطانوی نقطۂ نگاہ سے آگاہ کرینگے۔ سر موصوف ہندوستان آکر غالباً یہ بتائیں گے کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ ہندوستان کی مشہور سیاسی جماعتیں آپس میں کوئی سمجھوتہ کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو حکومت کے طریق فیصلہ کو منظور کریں۔ اس کے بعد سب متفق ہو کر حکومت کی جنگی مساعی میں اس کے ساتھ سرگرم تعاون کریں۔ خدا کرے یہ بیل منڈھے چڑھ جائے۔

گرانی کاغذ کی شکایت عموماً اخباروں میں چھپتی رہتی ہے جو وقتاً فوقتاً ناظرین کے گوش گذار بھی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں شیخ عنایت اللہ صاحب منیجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمٹیڈ لاہور کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"بلاشبہ کاغذ جنگ کی وجہ سے گراں ہوا۔ لیکن گرانی کا باعث کاغذ کے سوداگروں کی ناجائز منافع بازی تھی۔ جس سے حکومت نے متاثر ہو کر کاغذ کے نرخوں پر کنٹرول کر لیا۔ عام پرنٹنگ کا کاغذ جو جنگ سے قبل ۳/- رفی پونڈ فروخت ہوتا تھا اب ۱۴/ رفی پونڈ فروخت ہونے لگا۔ اس وقت بیشمار کاغذ شاکسٹوں کے پاس موجود تھا۔ جتنا کوئی چاہے ۱۴/ رفی پونڈ پر مل سکتا تھا۔ اب حکومت نے اس کاغذ کا نرخ ۷/- رفی پونڈ مقرر کر دیا ہے۔ جو جنگ کے باعث کافی بڑھی ہوئی شرح ہے۔ باقی اضافہ حکومت نے محض منافع بازی کا خیال کر کے مسترد کر دیا۔

پبلک حکومت کے اس احسان کی ممنون ہے لیکن حکومت نے کنٹرول کے احکام فرما کر یہ نہیں دیکھا کہ کیا دوکاندار اس حکم پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ حکومت کی اطلاع کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ حکومت کے مقررہ نرخوں پر کاغذ کا دستیاب ہونا مشکل ہے۔ کاغذ کے دکانداروں نے اپنا نرخ ۸/- راور ۹/ رفی پونڈ مقرر کر رکھا ہے لیکن کیش میموں حکومت کے مقررہ نرخوں پر یعنی ۷/- رفی پونڈ کے حساب سے دیتے ہیں۔ اگر خریدار اعتراض کرے تو پھر ان کی طرف سے یہی جواب ملتا ہے کہ ہمارے پاس کاغذ ہی نہیں ختم ہو گیا ہے۔ پرائیویٹ خریدار تو اس جعلسازی کو برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن جن فرموں کو اپنا حساب باقاعدہ رکھنا ہوتا ہے اور رسیدات پوری رقم کی دکھانا ہوتی ہیں۔ ان کے لئے سخت مشکل ہو رہا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ جہاں قیمتوں پر کنٹرول کر کے پبلک پر احسان کیا ہے وہاں پبلک کو کاغذ دلانے میں اپنے اختیارات سے کام لے اور جس قدر جلدی ممکن ہو توجہ کرے۔ ورنہ دکاندار اپنے اپنے کاغذ کے سٹاک چھپاتے چلے جا رہے ہیں اور غالباً عنقریب سب سٹاک پوشیدہ کر لئے جائیں گے۔ جہاں آٹے اور گندم کی قیمتوں کے کنٹرول سے آٹا اور گندم ناپید ہو گیا تھے وہاں کاغذ بھی بہت جلد ناپید ہونیوالا ہے۔ حکومت کو بہت جلد توجہ فرما کر پبلک کی اس تکلیف کو رفع کرنا چاہئے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کنٹرول ہٹا دیا جائے تاکہ کاغذ ملتا تو رہے۔"

(زمزم لاہور ۱۱ مارچ ۱۹۴۲ء ص)

اہلحدیث اس بارے میں اپنے دکھڑے دل کی داستان اگلے ہفتے سنائیگا۔ انشاء اللہ!

سرکاری اعلان

پنجاب میں گندم کے ذخیروں کا حال ہی میں جو جائزہ لیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ میں گندم اور گندم کے آٹے کی شدید قلت ہے اور جب تک نئی فصل آئے موجودہ ذخیروں کے کفیل ہونے میں بہت کافی دقت پیش آئیگی۔ لہذا حکومت پنجاب جملہ طبقات کے اشخاص سے اپیل کرتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ گندم کے آٹے کی کھپت کو محدود کریں اور گندم کے آٹے میں دوسری اجناس کے آٹوں کی ملاوٹ اور گندم کی بجائے دوسرے غلوں کے استعمال سے موجودہ ذخیروں کو زائد عرصہ کے لئے برقرار رکھیں۔ غالباً بہت سے خوشحال اشخاص کے پاس اسوقت تک جبکہ آئندہ ماہ کے ختم ہونے کے قریب نئی فصل آئے انکی اصل خانگی ضروریات سے زائد آٹے کا ذخیرہ ہے۔ اگر ایسے اشخاص اپنی ضروریات سے فالتو گندم یا آٹے کو اپنے اپنے ضلعوں کے ڈپٹی کمشنروں کے حوالے کر دیں تو وہ غریب لوگوں کی مصیبت کم کرنے میں صحیح طور پر مدد دینگے۔ جو غلہ یا آٹا اس طرح حوالے کیا جائیگا اسکی متعلقہ ضلع میں مقررہ نرخ کے حساب سے پوری قیمت ادا کی جائیگی۔ ڈپٹی کمشنران ذخیروں کو غریب طبقات کیلئے مقررہ شرحوں پر فروخت کی غرض سے دستیاب ہونے کیواسطے انتظامات کرینگے۔

موجودہ وقت میں غلے یا آٹے کا جمع کرنا سخت معیوب ہے اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ ایک بھاری ذمہ داری اور امن عامہ میں خلل ڈالنے کا سنگین خطرہ اپنے سر لیتا ہے۔ (نور احمد ڈائرکٹر

حیرت انگیز رعایت

مندرجہ ذیل کتب ناظرین اہلحدیث کی خاطر رعایتی قیمت پر دیجا رہی ہیں۔ بعض کتابیں چند عدد باقی رہ گئی ہیں اسلئے جلد منگوالیں۔

[illegible] مجید مع محشی حاشیہ دو ترجمے والا۔ اصلی قیمت چھ روپیہ - رعایتی چار روپیہ۔

[illegible] والی حمائل شریف۔ مترجم محشی حاشیہ۔ اصلی قیمت چار روپیہ - رعایتی دو روپیہ۔

[illegible] ترجمہ صحیح بخاری مترجم نواب وحید الزمان صاحب۔ پہلے پانچ پارے حاشیہ و محشی۔ قیمت فی پارہ [illegible] رعایتی ایک روپیہ۔ (۴) فتنہ خلق قرآن۔ مسئلہ خلق قرآن پر مباحثہ۔ قیمت [illegible]

[illegible] نسل انسانی قیمت عہ رعایتی ۱۲ (۵) لطف شباب ترجمہ ضیاء الابصار [illegible]

ایک روپیہ سے کم وی پی نہ کیا جائیگا۔ محصول ڈاک وفیس منی آرڈر وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ دار السلام نمبر ۲۵ ریلوے روڈ لاہور۔

تفسیر ترجمان القرآن مکمل

از نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ

قرآن مجید کی یہ تفسیر بالکل کمیاب ہے۔ ہمارے کتب خانہ میں اس کے چند مکمل نسخے موجود ہیں۔ شائقین حضرات قیمت کا بذریعہ خط و کتابت طے کر کے منگا سکتے ہیں۔ جن حضرات کو اس کے الگ الگ حصوں کی ضرورت ہو یا فروخت کرنا ہو مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔

[illegible] تاجر کتب مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ

مؤلفہ مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم جے پوری۔ اس کتاب میں کتب فقہ کی اصل عبارتیں مع اردو ترجمہ پیش کی گئی ہیں۔ یہ کتاب مع مقدمہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں حالات جاہلیت اور بعثت کے [illegible] السلام کے ۷۲ فرقوں کی تفصیل مع تعیین فرقہ ناجیہ کی گئی ہے۔ حصہ اول میں کتب فقہ کے وہ مسائل مذکور ہیں جو قرآن حدیث یا اجماع صحابہ کے خلاف ہیں۔ حصہ دوم میں وہ مسائل صحیحہ درج کئے گئے ہیں جن پر اہل حدیث کا عمل ہے اور جو علماء احناف کے نزدیک بھی مسلم ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ ضخامت و سائز ۲۰×۲۶ کے ۲۱۸ صفحات۔ علاوہ سرورق قیمت عہ (محصول ڈاک

کتاب التوحید

مؤلفہ شیخ الاسلام علامہ محمد بن عبدالوہاب نجدی مرحوم [illegible] بذمہ خریدار ہوگا)

اصل کتاب عربی میں تھی لیکن اب با اعراب عربی عبارت کے بالمقابل اس کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ علامہ موصوف توحید کے بہت بڑے علم بردار تھے۔ چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بڑے زور سے توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے چند عنوانات حسب ذیل ہیں:۔

صحیح توحید کی خوبی۔ شرک کی برائی۔ تعویذ گنڈا وغیرہ۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔ غیر اللہ کی نذر۔ نجومی اور کاہن کی حقیقت۔ شفاعت کا بیان۔ غیر اللہ سے فریاد کرنا۔ قبروں کی تعظیم۔ مسلمانوں میں جادو کا بیان۔ فال اور شگون لینے اور متعدی مرض کا بیان وغیرہ وغیرہ۔

کتابت دیدہ زیب، کاغذ نہایت عمدہ۔ ضخامت و تقطیع ۲۰×۲۶ کے ۱۸۰ صفحات۔ علاوہ سرورق۔ قیمت عہ (محصول ڈاک ۶ بذمہ خریدار ہوگا)

نوٹ:۔ نیز طبی، علمی، اخلاقی، ادبی اور کتب سیرۃ و تواریخ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

قیمت فی چھٹانک ... ایک ماہ کیلئے کافی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) عہ۔ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ۵ے مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک لعہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہیں ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ ترین شہادات ماہ جنوری ۱۹۴۳ء

جناب حافظ محمد نور اللہ صاحب قنوج۔ ایک مرتبہ میری کمر میں درد تھا آپکے یہاں سے مومیائی منگوائی تھی۔ خدا کے فضل سے درد کمر جاتا رہا۔ اب میرے دونوں گھٹنوں میں درد ہے جسکی وجہ سے چلنا دشوار ہوتا ہے۔ عمر ساٹھ سال ہے۔ ایک چھٹانک بھیجدیں۔ (۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء)

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب منصورپور۔ مولوی شیث محمد کیواسطے ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرما دیں۔ بارہا اس کو استعمال کر چکا ہوں۔ فائدہ مند اور مجرب دوا ہے۔ (۱۳ جنوری ۱۹۴۳ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تصانیف مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

شہادت القرآن قرآن اور حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو دلائل
کتاب میں ثابت کیا گیا ہے - حصہ اول میں لفظ توفی
کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام
قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے - جو مرزا صاحب
نے براہین احمدیہ میں اپنے دعوے (وفات مسیح)
پر بطور استدلال پیش کی تھیں مرزائیوں نے
آج تک اس کا جواب نہیں دیا - حیات مسیح کے
ثبوت میں یہ بڑی زبردست کتاب ہے - حصہ اول
۱۲ - حصہ دوم ۱۲ - مکمل ۱/۸

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام
کی قبر پر مفصل کرکے قادیانی خیالات
کی تردید کی گئی ہے - قیمت ۲ر

تفسیر واضح البیان (اردو) کہنے کو تو یہ سورہ
فاتحہ کی تفسیر ہے مگر
حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب
پیش کیا گیا ہے - اور سینکڑوں علمی مباحث پر
فاضلانہ تنقید کی گئی ہے - سائز ۲۰×۳۰/۸ تقطیع
ضخامت ۴۰۰ صفحات - لکھائی چھپائی عمدہ - کاغذ
نفیس - قیمت بے جلد ۲ - مجلد ۳ -

تفسیر سورہ کہف یہ مولانا صاحب کی حال
ہی کی تصنیف ہے - جو
اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی
ہے - مسئلہ شریعت، طریقت اور حضرت موسیٰ
اور حضرت خضر علیہما السلام کا مفصل ذکر کیا
گیا ہے اور بھی اہم مسائل تصوف کو حل کیا ہے۔
لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ - قیمت ۱۲

سیرت محمدیہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
کی مختصر مگر جامع سوانح عمری۔
نہایت دلچسپ طرز پر تحریر فرمائی ہے - جس سے
بچے - بوڑھے، سب قسم کے لوگ لطف حاصل
کر سکتے ہیں - قابل دید ہے - قیمت ۲ر

حلاوۃ الایمان بتلاوۃ القرآن یہ رسالہ حال میں
قرآن مجید کی فضیلت - تلاوت کا ثواب، قرأت قرآن
برکات قرآن - فن تجوید - ادائیگی حروف، آیات
رحمت وعذاب - سجدہ تلاوت کے اذکار کے
متعلق اپنی مخصوص طرز نگارش میں تحریر فرمایا ہے
کتاب جامع اور جدید ہے - قیمت ۴ر

انارۃ المصابیح لادا صلوٰۃ التراویح
نماز تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں - علماء احناف
کی طرف سے اسکی تردید کی جاتی ہے - مولانا نے اس
تالیف میں بیس رکعت والی روایت کو ضعیف
قرار دیتے ہوئے چند علماء احناف و دیگر ائمہ عظام
کے اقوال کو اپنی تائید میں پیش کرکے آٹھ رکعت
کا مسنون ہونا ثابت کیا ہے - قیمت ۳ر

فرقہ ناجیہ اس رسالہ میں دلائل وبراہین اور
واقعات کی روشنی میں ثابت کیا ہے
کہ اسلام کے موجودہ فرقوں میں سے صرف فرقہ ناجیہ
مذہب اہلحدیث ہی ہے - قیمت ۱ر

منگوانے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج [illegible]

(۴) جس مر[illegible]ٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۱۳



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرہ بھاگی

مدیر مسئول ابو الوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عند

رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]

عام خریداران سے [illegible]

ششماہی [illegible]

اہل برما سے سالانہ [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر — ۹ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۲ء — یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

اہل حدیث کا ترانہ

(از [illegible] صاحب صدیقی گیاوی)

پیش خدا ہمیشہ ہم سر اپنا کرتے خم ہیں — لاریب بت شکن ہیں اور دشمن صنم ہیں

لہرانے والے ہم ہی توحید کا علم ہیں — پروا نہیں ہے ہم کو تعداد میں جو کم ہیں

مسلم ہیں فرقہ بندی سے دور سو قدم ہیں۔ اہل حدیث ہم ہیں اہل حدیث ہم ہیں

ہم پیرو محمد اللہ کی قسم ہیں — کل پیشوا ہمارے نزدیک محترم ہیں

سارے ائمۂ دیں کی قدر کرتے ہم ہیں — مکہ، مدینہ دونوں کو مانتے حرم ہیں

مسلم ہیں فرقہ بندی سے دور سو قدم ہیں - اہل حدیث ہم ہیں اہل حدیث ہم ہیں

رہبر کسی کو مانیں کیوں مصطفےٰ کے ہوتے — سمجھیں کسی کو رب کیوں اپنے خدا کے ہوتے

بدعت کی راہ لیں کیوں راہ ہدیٰ کے ہوتے — رسم و رواج پکڑیں کیوں مثلا کے ہوتے

مسلم ہیں فرقہ بندی سے دور سو قدم ہیں - اہل حدیث ہم ہیں اہل حدیث ہم ہیں

اجماع اور قیاس و قرآن پاک و سنت — یہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو ہیں ہے الفت

درجہ بدرجہ ان پر ہم چلتے ہیں بہمت — ان چار کے علاوہ جو ہیں وہ ہیں ضلالت

انتخاب الاخبار

۲۳ مارچ

—— نیویارک (امریکہ) کی اطلاع ہے کہ عنقریب بحرالکاہل میں امریکہ جاپان کے خلاف جارحانہ اقدامات شروع کردیگا۔ اس طرح ملایا اور جزائر شرق الہند اور برما میں جاپانی فوجوں کو جاپان کے اڈوں سے منقطع کردیا جائیگا۔

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ فلپائن کے امریکن کمانڈر جنرل میک آرتھر آسٹریلیا پہنچ گئے ہیں۔ آپ کو آسٹریلیا میں اتحادی افواج کا سپریم کمانڈر مقرر کردیا [illegible]

—— امریکن آبدوزیں جاپان کے [illegible] میں پہنچ گئی ہیں اور جاپانی جہازوں کو [illegible] نقصان پہنچارہی ہیں۔

—— چین کے سفیر مقیم امریکہ نے کہا ہے کہ برما روڈ بند ہوجانے کے باوجود چین کو [illegible] کی طرف سے برا[illegible]

—— مرکزی اسمبلی دہلی میں بتایا گیا ہے کہ ملایا سے پانچ ہزار اور برما سے [illegible] ہندوستانی نکالے جاچکے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جاوا سماٹرا میں ابھی تک لڑائیاں جاری ہیں۔

—— کراچی کی اطلاع ہے کہ مسٹر سٹیفورڈ کرپس ایک سمندری ہوائی جہاز کے ذریعے ۲۲ مارچ کو شام کے چار بجے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ گورنر سندھ نے ان کا استقبال کیا۔

—— خبر آئی ہے کہ خارکوف پر روسیوں کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ روسی فوجیں شہر کے شمالی مورچوں میں داخل ہوگئی ہیں اور جرمن اپنے سامان جنگ کو تباہ کرکے پسپا ہورہے ہیں۔

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ بحرالکاہل کی جنگ میں جاپان کے ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی کام آچکے ہیں۔

—— مرکزی اسمبلی میں فنانس بل ۴۹ ووٹوں کی کثرت اور ۱۶ ووٹوں کی مخالفت سے پاس ہوگیا نمک پر ڈیوٹی ختم کرنے اور مٹی کے تیل پر ڈیوٹی بڑھا[نے] کی تجویزیں مسترد ہوگئیں۔

—— لارڈ ہیلی فیکس (سفیر برطانیہ مقیم امریکہ) نے ایک ریڈیو پیغام میں کہا ہے کہ گذشتہ اگست کے مقابلہ میں فوج انگلستان دوگنا اور جولائی [illegible] کے مقابلہ میں پانچ گنا سامان جنگ تیار کررہا ہے۔

—— آسٹریلیا اور دوسرے جزائر میں ہوائی [illegible] لڑائیاں ہورہی ہیں دشمن نے ابھی تک [illegible] حملہ نہیں کیا۔

[illegible] برطانوی سفیر نے ترکی سفیر سے ملاقات [illegible] میں کہا کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے [illegible] کے مقام پر غلطی سے بم گرائے تھے۔ اظہار افسوس کے بعد نقصان کی تلافی کرنے کا [illegible] کیا۔

[illegible] میں چینی اور جاپانی تصادم کے نتیجہ میں ایک سو سے کچھ زائد چینی ہلاک ہوئے ہیں۔

[illegible] قاہرہ کی اطلاع ہے کہ تیمی کے علاقہ [illegible] اتحادی دستوں نے دشمن پر اچانک حملہ کرکے ۱۵۰ آدمی قید کرلئے اور بہت سا سامان جنگ برباد کردیا گیا۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ دو دن کی جنگ میں لینن گراڈ کے محاذ پر ۱۶ سو جرمن ہلاک ہوئے اور بہت سا اسلحہ روسی فوج کے ہاتھ لگا۔

—— پنجاب میں بیوپاریوں نے عام طور پر بکری ٹیکس کے نقشے پُر نہیں کئے۔ آخری تاریخ ۲۰ مارچ تھی۔ اب حکومت محکمہ انکم ٹیکس کی مدد سے بکری کی تشخیص کرائے گی۔

—— امرتسر اور لاہور وغیرہ پنجاب کے شہروں میں ۲۲ مارچ کو پونے آٹھ بجے صبح زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ تاحال کسی جگہ سے نقصان کی اطلاع نہیں آئی [illegible]

مطابق اس کا مرکز کوہ [illegible] بیان کیا جاتا ہے۔

—— نئے نصاب کے مطابق [illegible] کتابیں پیش کرنے کی آخری تاریخ حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم نے ۳۱۔ اگست ۱۹۴۲ء مقرر کی [illegible] اسے بڑھا کر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء کردیا [illegible]

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو اور دیگر بڑے بڑے صنعتی شہروں پر بم برسانے کا سامان اب امریکہ کے پاس موجود ہے۔ یہ انکشاف امریکہ کے ایک فوجی ہوا باز نے کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ امریکہ کی ہوائی فوج میں اب نئی قسم کے ایسے ہوائی جہاز اور [illegible] والی کشتیاں ہیں۔ جن کا پرواز کا دائرہ ۸ ہزار میل ہے۔

—— ڈائرکٹر جنرل شعبہ اطلاعات و کوائف تجارت کلکتہ نے ہندوستان میں فصل گندم کا دوسرا تخمینہ یوں مرتب کیا ہے۔ ۴۲-۱۹۴۱ء میں رقبہ زیر کاشت گندم ۳ کروڑ ۴۲ لاکھ ۴۴ ہزار ایکڑ ہے۔ اس کے بالمقابل سال ماسبق کا رقبہ ۳ کروڑ ۳۳ لاکھ ۴۶ ہزار ایکڑ تھا۔ گویا تین فیصدی کی کمی ہوئی۔ فصل کی حالت بحیثیت مجموعی خاصی اچھی ہے۔

—— گورنمنٹ انڈسٹریل ریسرچ لیبارٹریز لاہور میں مقامی خام مصالحوں سے مویشیوں کے لئے ایک مرکباتی خوراک تیار کی گئی ہے جو ڈیری اور زراعتی فارموں کے لئے موزوں ہے۔ اس خوراک کی کیمیائی ترکیب کے بعد ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ عزت نگر میں اس کو مفید قرار دیا گیا ہے۔ جو لوگ اسے تیار کرنا چاہیں، وہ انڈسٹریل کیمسٹ سے خط و کتابت کریں۔

ضروری اطلاع | حساب دوستاں اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ ناظرین ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

مضامین آمدہ | مولوی نذیر احمد صاحب بستوی محمد علی صاحب۔ حبیب الرحمٰن صاحب خلیل۔

غیر مقبولہ | منکرین حدیث اور [illegible] شبہات۔ بشیر المصطفیٰ [illegible] تنقیدی نظر۔ افشوا السلام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۹ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

اہل فقہ اہل قرآن کی شکل میں

(۲)

گذشتہ پرچے میں ہم تمہید کے طور پر لکھ چکے ہیں کہ اخبار "الفقیہ" امرتسر جو بریلوی احناف کا آرگن ہے حدیث کو چھوڑ کر اہل قرآن کی شکل میں آگیا ہے آج ہم وہ حدیثیں مع جواب درج کرتے ہیں جن کو سامنے رکھ کر اس نے حدیث پر حملہ کیا ہے۔

چنانچہ "الفقیہ" کے نامہ نگار مولوی امام الدین صاحب نے متعارضہ حدیثیں سرخی قائم کرکے اس کے نیچے پہلی حدیث یہ لکھی ہے:۔

عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبها الاربع ثم جهدها وجب الغسل وان لم ینزل۔

ترجمہ۔ جب بیٹھے کوئی درمیان چار شاخوں کے اور کوشش کرے واجب ہے غسل اس پر اگرچہ انزال نہ ہووے۔ روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الماء من الماء

ابو سعید روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں پانی سے پانی ہے" (الفقیہ، فروری ۱۹۴۲ء)

(صفحہ ۲۔ کالم ۲-۳)

اہلحدیث | راقم مضمون نے ان دو حدیثوں میں تعارض کی وجہ نہیں بتائی۔ اچھا اس کی طرف سے ہم خود ہی تعارض کی تشریح کئے دیتے ہیں۔

بقول راقم مضمون پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب زوجین زفاف کریں تو دونوں پر غسل واجب ہے چاہے انزال نہ ہو۔

دوسری حدیث کا مطلب وہ یہ سمجھے ہیں کہ غسل پانی نکلنے سے واجب ہوتا ہے۔

پھر اس کا نتیجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ دوسری حدیث کا حکم پہلی حدیث کے خلاف ہے۔

محدثین نے اس کے جواب میں دو مسلک اختیار کئے ہیں۔ شاید ان لوگوں کو اس کی اطلاع نہیں یا اگر ہے تو حدیث شریف کی عظمت دل میں جاگزیں نہ ہونے کی وجہ سے معترض ہوتے ہیں۔ اب جواب غور سے سنئے!

ان دو حدیثوں کی تطبیق میں محدثین کے دو قول ہیں۔ ایک گروہ پہلی حدیث کو بحال رکھ کر دوسری کی تاویل یوں کرتا ہے کہ حدیث انما الماء میں غسل کا فرد کامل مراد ہے۔ ان کا یہ مسلک قرآن مجید سے مستنبط ہے۔ قرآن مجید میں مومنوں کا ذکر دو طرح سے آیا ہے۔

ایک وہ مومن ہیں جو کلمہ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ ارشاد ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ (پ ۲۷۔ ع ۱۸)

یہ آیت بتا رہی ہے کہ مومن کا لفظ صادق آنے کے لئے اللہ رسول پر ایمان لانا کافی ہے۔

دوسری آیت بقول نامہ نگار اس کے خلاف یہ ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (پ ۹۔ ع ۱۵)

اس آیت میں انسان کے مومن بننے کے لئے حصر کرنے کو لفظ انما کے ساتھ چند اور فعلوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ کیا الفقیہ پارٹی کے نزدیک یہ دونوں آیتیں باہم متعارض ہیں۔ اگر متعارض ہیں تو ان میں تطبیق کی صورت کیا ہے؟

خدا نہ کرے کہ یہ لوگ حدیث کی طرح قرآن پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگ جائیں۔ جس سے ان پر کسی ہندی محبوب اور مظلوم عاشق کا وہ واقعہ صادق آئے جس کا ذکر اس مصرع میں ہے ع

میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہوگیا

دوسرا مسلک | ان دو حدیثوں کی تطبیق کے متعلق امام بخاریؒ نے دوسرا مسلک اختیار کیا ہے۔ امام موصوف دوسری حدیث (انما الماء) کو بحال رکھ کر پہلی حدیث کی تاویل کرتے ہوئے فرماتے ہیں

الغسل احوط

یعنی عدم انزال کی صورت میں غسل کرنا بہتر ہے ضروری نہیں۔

یہ تاویل حنفیہ کے مسلک کے مطابق ہے:

حدیث شریف میں آیا ہے:۔

الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم

یعنی ہر بالغ شخص پر جمعہ کے روز غسل واجب ہے۔

اس کے باوجود حنفیہ جمعہ کے دن وجوب غسل کے قائل نہیں ہیں بلکہ اس کو سنت یا مستحب کہتے ہیں۔ صاحب ہدایہ حنفیہ کے اس مسلک کی تائید میں ایک حدیث لاتے ہیں۔ جو یہ ہے :۔

من اغتسل فهو افضل

(جمعہ کے روز غسل کرنا افضل ہے)

جس طرح حنفیہ نے اس حدیث کے ساتھ پہلی حدیث کے وجوب کی تاویل کر دی بعینہٖ اسی طرح امام بخاریؒ نے دوسری حدیث کو بحال رکھ کر پہلی حدیث کی تاویل کر دی۔

نقیبی ممبرو! اگر تم لوگ آئندہ بھی اس اعتراض کو دہراؤ گے تو جواب میں ہم یہی کہیں گے کہ

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(باقی باقی)

قادیانی مشن

مرزا صاحب کا پنڈت لیکھرام سے مباہلہ

اور

اسکی موت

ہم نے گذشتہ پرچے میں اعلان کیا تھا کہ آئندہ ہفتے ہم پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی پر مفصل بحث کرینگے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اس پیشگوئی پر مرزا صاحب اور اُن کے اتباع نے خوب ملمع کیا ہے۔ ملمع بھی ایسا کہ پیتل کو سونا کر کے دکھایا ہے۔ لیکن اس پر پوری بحث ایک سوال کا جواب آنے پر موقوف ہے۔ یہ سوال ہم مرزا صاحب کے اتباع سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ مرزا صاحب متوفی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں پنڈت لیکھرام کے ساتھ اپنے مباہلے کی عبارت اسی کے الفاظ میں نقل کر کے لکھا ہے کہ پنڈت لیکھرام نے میرے ساتھ مباہلہ ان لفظوں میں کیا

اے پرمیشور! ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پاتا۔ راقم لیکھرام شرما۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۹)

سوال | مرزا صاحب کے اتباع قادیانی ہوں یا لاہوری سب ہی سوال کے مخاطب ہیں۔ دونوں فریق بتائیں کہ مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام کے نام سے جو عبارت نقل کی ہے اس میں لفظ "کیونکہ" کس جملے کی دلیل ہے۔ اور کیا اصل کتاب میں یہ عبارت اسی طرح مرقوم ہے یا درمیان سے کچھ حذف کر دی گئی ہے۔

اخبار "الفضل" اور "پیغام صلح" کے مدیر صاحبان پنڈت مذکور کی ساری عبارت شائع کر کے بتائیں کہ مرزا صاحب نے جتنا حصہ چھوڑا ہے وہ کیوں چھوڑا؟ اور جس حصہ کو جلی الفاظ میں نقل کیا ہے اس کو کس غرض سے جلی کیا ہے۔ اس کے بعد اصل بحث چلیگی۔ اگر یہ عبارت بعینہٖ پنڈت لیکھرام کی نہ ہوئی بلکہ اس میں مرزا صاحب کی طرف سے کچھ تحریف پائی گئی تو آپ لوگوں پر دوسرا سوال یہ ہوگا کہ مرزا صاحب فن روایت میں ثقہ تھے یا غیر ثقہ؟۔ ہم تو انکی نسبت یہی کہیں گے

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

موجودہ جنگ کے متعلق

قادیانیوں کی رائے

قادیان کے ایک ذمہ دار رکن مولوی زین العابدین صاحب کا مضمون موجودہ جنگ کے متعلق اخبار الفضل کے کئی ایک نمبروں میں نکلا ہے۔ جس میں سورہ کہف کی تفسیر کرتے ہوئے خصوصاً لفظ "بأساً شديداً" پر غائر نظر ڈالی ہے۔ اسی سلسلۂ مضمون میں موجودہ جنگ کو بأس شدید کا مصداق قرار دیکر اس کو یاجوج ماجوج کی باہمی جنگ بتایا ہے۔ ساری بحث کا خلاصہ راقم مضمون کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے :۔

" **سورہ کہف کی پیشگوئی کا خلاصہ**

وہ دس معین نشانات جو بأس شدید والی پیشگوئی سے مخصوص ہیں۔ اور جن کا ذکر سورہ کہف میں فصیح و بلیغ پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ میں خلاصۃً ان سب کو دہرائے دیتا ہوں تا آپ کے لئے مابعد کی بیان ہونیوالی تفصیلات کے ساتھ ان نشانات کو مطابقت دینے میں سہولت پیدا ہو۔

اول یہ کہ اس بأس شدید کا تعلق ان عیسائی اقوام سے ہے جو یاجوج ماجوج کی نسل میں سے ہونگی۔

دوم۔ ان کی دنیاوی ترقی کے انتہائی دور میں یہ بأس شدید والاخطرہ پیدا ہوگا۔

سوم۔ اس وقت تمام عیسائی اقوام یاجوج و ماجوج ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گی اور وہ سمندروں کی موجوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرائیں گی اور لپٹینگی۔

چہارم۔ یہ بأس شدید آگ کی جنگ ہوگی جو آسمان سے بھی برسے گی اور چاروں طرف سے بھی گھیرنے والی ہوگی۔

پنجم۔ یہ جنگ کسی خاص ملک یا قوم تک محدود نہ ہوگی بلکہ تمام قومیں اسمیں حصہ لینگی۔

ششم۔ اس وقت قومیں اپنی طرف سے اس بأس شدید سے بچنے کی کوشش کرینگی مگر وہ اس میں کودنے کے لئے مجبور کر دی جائیں گی۔

ہفتم۔ عیسائی اقوام کا انجام اس بأس شدید سے نہایت خطرناک ہوگا۔ وہ دن ان کے لئے گویا یوم الحساب ہوگا۔ جس میں ان کا اسی دنیا میں فیصلہ کر دیا جائیگا۔

ہشتم۔ یہ بأس شدید (ما علی الارض) روئے زمین کو (صعیداً جرزاً) ویران

کر دیگا - زمین کی آرائش و زیبائش اس جنگ کے باعث کھنڈرات میں تبدیل ہو جائیگی -

نہم - اس باس شدید کی ہیبت ناک تجلی سے عیسائی اقوام میں آخر اپنی غلطیوں کا احساس پیدا ہوگا اور وہ یہ فکر کریں گی کہ حقیقی نجات کی راہ دراصل کیا ہے لقد جئتمونا کما خلقنا کم اول مرۃ -

دہم - اس باس شدید سے عیسائی ضلالت کا خاتمہ ہوگا -

یازدہم - اور اس میں مسلمانوں کے لئے جہاں خطرات پیدا ہونگے - وہاں بشارت کے سامان بھی مقدر ہیں - نئی دنیا ہوگی اور نیا نظام ہوگا اور ایک ایسی آسمانی بادشاہت کا قیام ہوگا - جسے زوال نہ ہوگا "

(الفضل قادیان ۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ)

اہلحدیث باس شدید کا لفظ قرآن مجید میں کئی ایک جگہ آیا ہے - چنانچہ ملکہ بلقیس کے اعیان دولت کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :-

نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَّأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ[1] (پ ۱۹ - ع ۱۸)

دوسری آیت وہ ہے جس میں بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے :-

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ (پ ۱۵ - ع ۱)

ملکہ بلقیس کے ارکان دولت کا اپنے آپ کو اولی باس شدید کہنا اور خدا تعالیٰ کا اعداء بنی اسرائیل کو اولی باس شدید بتانا قادیانی دعوے کی تردید کرتا ہے - مگر ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے - کیونکہ ہمیں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ جس صورت میں اقوام یورپ نہ صرف یاجوج ماجوج ہیں بلکہ دجال کی مصداق بھی ہیں ان میں سے

[1] ہم بڑی قوت والے ہیں اور بڑے لڑاکے ہیں -

کسی ایک کی فتح کے لئے دعا کرنا اور مریدوں کو تن من دھن سے جنگ میں مدد دینے کی سخت تاکید کرنا کفر کی امداد ہے یا اسلام کی ؟ نیز ایسا کہنا دل سے ہے یا صرف زبانی لسانی -

مہربانی کرکے قادیانی اور لاہوری پریس اس سوال کا جواب ضرور دے -

اگر ہمیں جواب مل گیا تو ہم اس پر کچھ اور بھی لکھیں گے - اگر نہ ملا تو ہم استاد غالب مرحوم کا یہ شعر صحیح سمجھیں گے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب !
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ایک ضروری سوال مولوی زین العابدین صاحب کے مضمون میں ہمیں یہ فقرہ بھی ملتا ہے :-

موعودہ عالمگیر محشر (جنگ) میں عیسائی اقوام بھی اور ناخلف مسلم اقوام بھی شریک ہونگی - اس بارہ میں حتمی فیصلہ ہو چکا ہے جو تیرے رب کو پورا کرنا ہے - (الفضل ۱۹ - مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

مہربانی کرکے قادیانی پریس ہمیں بتائے کہ وہ کونسی ناخلف مسلم اقوام ہیں جو اس جنگ میں شریک ہیں تاکہ ہم فیصلہ کر سکیں کہ اس معقول مقولہ

قضی الرجل علی نفسہ

کا مصداق کون کون ہے ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ - جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزا) سے مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت موعودہ کی تردید کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایکہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا تھا - قیمت ۴ر پتہ
مینیجر اہلحدیث امرتسر

الفضل ۸ فروری ۱۹۴۲ء

حسینی یادگار کے سلسلہ میں کیا ہوا؟

وہی ہوا جو ہمارا گمان تھا - وہ کام نہ ہوا جو ہمارا اندیشہ تھا کہ واقعہ کربلا کی مورخانہ تحقیق و تنقید کرکے کتاب کی صورت میں لکھا جائے - آج ہم اخبار "شیعہ" لاہور سے ایک مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں - ناظرین بغور پڑھیں -

(مدیر)

"ماہ محرم و ماہ صفر ختم ہوگیا - ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں حسینی یادگار کے عظیم الشان اجلاس ہوئے تمام مذاہب کے مقررین نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت پر تقاریر کیں - جس کا عوام پر اچھا اثر ہوا - نیز حسینی یادگار کے سلسلہ میں حسینی لٹریچر میں بھی اضافہ ہوا - حسین ڈے کمیٹی بمبئی و کراچی نے اس کام میں نمایاں حصہ لیا و دیگر قومی انجمنوں نے بھی اس کام میں حصہ لیا مختلف رسائل و کتب شائع ہوئیں - قومی اخبارات نے بھی خاص نمبر شائع کئے - غرضیکہ حسینی کارناموں کی خوب اشاعت ہوئی - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اپنے فرائض سے سبکدوش ہوگئے اور اس محسن انسانیت شہید اعظم کی تیرہ سو سالہ یادگار کو اس کے شایان شان منایا گیا - ممکن ہے کہ اکثریت اس کی حامی ہو کہ اس سال حسینی مشن کا تحریری و تقریری زبردست پروپیگنڈا ہوا - لیکن سوال یہ ہے کہ محض پروپیگنڈا سے تو مقصد حاصل نہیں ہوتا - اس طرح تو ہر سال محرم الحرام میں حسینی کارناموں کی نشر و اشاعت ہوتی رہتی ہے - اس سال حسینی یادگار سے کیا فائدہ حاصل ہوا - میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس یادگار منانے سے مقصد شہادت کے سنہری اصولوں کا کس قدر پرچار کیا گیا - اس یادگار سے حسینی مشن میں کس قدر ترقی ہوئی -

یادگار سے حسینی جماعت میں کس قدر اضافہ ہوا۔ کیا اس یادگار سے مظلوموں سے ہمدردی اور ظالموں سے نفرت کا جذبہ پیدا کیا گیا۔ کیا سرمایہ پرستی اور امارت پسندی کے بتوں کو ڈھانے کی کوشش کی گئی۔ کیا غریب نوازی اور یتیم پروری کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا گیا۔ ظاہر ہے کہ جس اعلیٰ مقصد کے لئے حضرت امام حسین رضؓ نے شہید ہونا قبول کیا تھا۔ عوام نے اسے نظر انداز کر کے محض واقعات کو سامنے رکھ کر حسینؓ سے ہمدردی اور یزید اور ان کے ساتھیوں سے نفرت کو دل میں جگہ دی ہے۔ ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا پیرو ہو اسے حسینؓ سے محبت اور یزید سے نفرت ہے۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ کتنے لوگ ایسے ہیں جو کہ عملی طور پر حسینؓ کے پیرو، اور یزیدی افعال سے پرہیز کرتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو بہت کم لوگ اس معیار پر پورے اتریں گے کہ وہ حضرت امام حسینؓ کے سچے پیروکار ہیں۔ آج دنیا میں محض زبانی ہمدردی کرنے کا عام دستور ہو گیا ہے۔ آج دنیا میں زیادہ تعداد ان کی ہے جو کہ شہادت کو محض رونے اور خوشی منانے تک محدود رکھے ہوئے ہیں۔ اور تیرہ سو سال سے یہ طے نہ ہو سکا کہ محرم میں خوشی منانا چاہئے یا غم۔ حالانکہ رونا اور خوشی منانا ایک فطری فعل ہے اور بوقت مصیبت غمگین ہونا اور بوقت خوشی خوش ہونا ہر انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ لیکن قطع نظر اس کے ہمارے غم اور خوشی کرنے سے حسینی مشن کو کیا تقویت پہنچی ہے۔ اگر مجھے معاف فرمائیں تو میں یہ کہوں گا کہ تیرہ سو سال تک یزید کے خلاف اس قدر پروپیگنڈا کیا گیا کہ آج دنیا میں کوئی یزید کا حامی و مددگار نظر نہیں آتا لیکن یزیدیت کو کچلنے کے لئے ایک قدم بھی نہ اٹھایا گیا۔ یزید سے تو ہر ایک کو نفرت ہے لیکن اس کے افعال سے سب کو محبت ہے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دنیا میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے کہ جو احکام خدا کی پابندی نہیں کرتے قمار بازی، شراب نوشی، زناکس کی تعلیم ہے؟ یتیموں اور بیوگان پر ظلم کرنا کس کا شیوہ ہے؟ میں مجبوراً کہوں گا کہ آج تمام دنیا کی زبان پر تو حسین حسین ہے لیکن دلوں میں یزید کی پرستش کی جا رہی ہے۔ دعویٰ تو ہر ایک کا یہ ہے کہ دنیا سے یزیدیت کا قلع قمع ہونا چاہئے۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہے۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جو کہ غریبوں سے ہمدردی اور یتیموں کی پرورش کرتے ہیں۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جو کہ حق کی خاطر جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ میری رائے میں تو ہم معمولی سے معمولی دنیاوی مفاد کے لئے جھوٹ بولنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ہمارے سامنے ہر روز بے کسوں پر ظلم ہوتے ہیں اور یتیموں اور بیوگان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ لیکن ہم جاہ و جلال یا تعلقات کی بنا پر خاموش رہتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات ظالم کا ساتھ دیتے ہیں۔ کیا اسی کا نام حسینؓ سے محبت اور یزید سے نفرت ہے۔ شہادت حضرت امام حسین رضؓ کو تیرہ سو سال گذر گئے۔ لیکن ہم نے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ شہادت سے لیکر اس وقت تک ایک ہی خبط ہمارے دماغ میں سمایا رہا کہ یزید ظالم اور حسینؓ مظلوم تھا۔ اسی کا پروپیگنڈا کرتے رہے۔ اگرچہ اس میں ہم کامیاب ہوئے۔ لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ سرکار شہادت کی عملی تعلیم کو دنیا میں پیش کیا جائے تاکہ اسکی صحیح یادگار قایم ہو۔"

(شیعہ لاہور ۱۶ مارچ ۱۹۴۲ء ص)

اہلحدیث | جلے ہوئے اور بس۔ ؎

نشستند و گفتند و برخاستند

تحفہ اثنا عشری۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رح کی فارسی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ جس میں شیعوں کے بارہ فرقوں کی تردید کی ہے۔ قیمت ۳ روپے ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

علماء دیوبند اور فرقہ بریلویہ

(از مولوی نور الٰہی صاحب گمرجاکھی)

حزب الاحناف لاہور کا ایک رسالہ "دیوبندیوں کے عقائد کا کچا چٹھا" نظر سے گزرا۔ جس میں علماء دیوبند خصوصاً مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا خلیل احمد صاحب اور مولانا اشرف علی صاحب کا نام لیکر ان پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"یہ لوگ بظاہر حنفی درپردہ تقیہ کرنے والے، فریبی، صورت کے سنی، گمراہ، فاسق، اولیاء اللہ اور رسول خدا بلکہ اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے والے، عبدالوہاب نجدی کے متبع، حنفیت کے پردہ میں سنیوں کا شکار کرنے والے، ظالم، نص قرآنی کے منکر، دین و ایمان کو تباہ کرنے والے، لامذہب، بیٹ دھرم، رنگ آمیزیاں کرنے والے، رافضی، وہابی، خانہ ساز شریعت پر عمل کرنیوالے گستاخ، بے ادب، احمق، بے باک، مخلوق خدا کو گمراہ کرنے والے، دھوکہ دہ دروغ گو، اضلال، بددین، بدمذہب، دریدہ دہن، اعدائے دین، برہم کن دین و ایمان، تفرقہ انداز بین المسلمین ہیں، اور ان کے پیچھے نماز درست نہیں"

(دیوبندیوں کا کچا چٹھا ص۱ تا ص۱۴)

اس ناراضگی کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ دیوبندی

(۱) محمد بن عبدالوہاب کو حنبلی مذہب کہتے ہیں حالانکہ وہ شیطان کا سینگ ہے۔

(۲) اور سید نذیر حسین صاحب دہلوی کو اہل سنت سے جانتے ہیں حالانکہ وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں۔"

(۳) اور جمع بین الصلوٰتین کو بوقت ضرورت

جائز قرار دیتے ہیں۔

(۴) اور کہتے ہیں کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی نہیں۔ حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔

(۵) اور صحابہ کرام کو گالیاں دینے والا طعون اور کمینہ گدا کا مرتکب ہے لیکن اہل سنت سے خارج نہیں۔

(۶) اور جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب دان جانے اُس کو کافر کہتے ہیں۔

(۷) اور مولود شریف کو بدعت کہتے ہیں۔

(۸) اور بوقت ذکر ولادت آنحضرت قیام کرنے کو بدعت جانتے ہیں۔

(۹) اور تیجے، دسویں اور چالیسویں کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

(۱۰) اور گیارھویں دینے سے منع کرتے ہیں *

یہ ہے لاہوری یا دیدار بخشی حنفیت۔ جس کے متعلق مولوی احمد علی صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ "آج کل لاہوری حنفیت میں بجائے اتباع کتاب اللہ وسنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے، اتباع بدعات کا بڑا زور ہے۔ اگر کوئی مسلمان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کردہ اسلام کا بھی تارک ہو (توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) لیکن بعد کے ایجاد کردہ وظائف یا رسموں کا پابند ہو، تو اسے سچا حنفی مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کردہ اسلام کا پورا پابند ہو۔ مثلاً توحید و رسالت کا معتقد ہے، نماز کا پابند ہے، رمضان میں روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ سالانہ ادا کرتا ہے، حج کر آیا ہے، اسی طرح تمام امور شرعیہ کو صحیح مانتا ہے لیکن پنجاب کے (خصوصاً لاہوری اور علی پوری) اسلام کا پابند نہیں، وہ وہابی ہے، کافر ہے، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے، بزرگوں کا دشمن ہے، جو چاہو اسے گندہ سے گندہ لقب دے لو۔ (جیسا کہ شروع مضمون میں بتائے گئے ہیں)

اس کے بعد مولوی احمد علی صاحب فرماتے ہیں:

اسلام پنجاب کے ضروری ارکان

(۱) قیام مجلس میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۶۰۴ھ میں ایجاد ہوا۔

(۲) نمازوں کے بعد بلند آواز سے صلوٰتیں پڑھنا ۱۲۸۲ھ سے شروع ہوا۔

(۳) گیارھویں دینا ۱۰۰۰ھ کے بعد جاری ہوا۔

(۴) وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنا ۱۱۵۶ھ کے بعد ایجاد کیا گیا۔

(۵) وظیفہ امداد کن امداد کن وغیرہ ۱۲۰۰ھ کے بعد بنایا گیا۔

(۶) مرنے کے بعد تیجہ، چالیسواں، اسقاط وغیرہ کرنا، اس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں۔

(۷) رسول اللہ کو بشر کہنے والے کو کافر سمجھنا یہ عقیدہ چودھویں صدی کا ہے۔

یہ ہیں پنجابی[1] اسلام کے ضروری ارکان جن کا ماننا ہر ایک حنفی بریلوی پر لازم ہے۔

یہ ارکان نقل کرنے کے بعد مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"چونکہ یہ تمام رسمیں بعد کی ایجاد ہیں۔ ان کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں ہے۔ اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہے۔ اور نہ آئمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان ان کو ماننے کے لئے مجبور نہیں ہے پس کوئی شخص ان کی فرضیت تسلیم نہ کرے تو وہ بھی پکا مسلمان رہ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ چیز (یں) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا جزو ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ سلف صالحین کے اقوال کے رو سے ان رسومات کا مرتکب بدعتی کہلاتا ہے۔" (اصلی حنفیت ص۸-۹)

اہل بدعت کے متعلق جو وعید آئی ہے ایک صوفی کی کتابوں سے نقل کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد طرفین کے عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھ کر ہم اپنی رائے قائم کریں گے کہ دونوں میں سے اصلی حنفی کون ہے:

(۱) فرماتے ہیں۔ اھل البدعۃ کلاب النار۔ بدعتی جہنم کے کتے ہیں (محکم الفقرا ص۱)

(۲) نیز فرماتے ہیں بدعت کی باتیں قہر الٰہی اور جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ناخوشی کا سبب ہیں" (حجۃ الاسرار ص۳۶)

(۳) اہل بدعت کا مرتبہ مردود ہے اور انکی عبادت بھی مردود ہے۔ (کشف الاسرار ص۵)

(۴) جو شخص باوجود علم کے بھی مشرب اہل بدعت میں پڑ جاتا ہے وہ خبیث ہے۔ (عین الفقر)

(۵) صاحب بدعت لائق دوزخ و نار کے ہیں۔ (محک الفقر ص۱۳۹)

(۶) لا تجلسوا مع اھل البدعۃ۔ اہل بدعت کے پاس بھی نہ بیٹھو (عین الفقر)

(۷) اہل بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں۔ (عین الفقر ص۱۳۶)

(۸) حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں کہ:- "اکثر آدمی بدعت میں رزق کے واسطے پڑتے ہیں" (محک الفقر ص۳۱۵)

سلطان صاحب کی آخری بات نہایت وزنی ہے کیونکہ پنجابی اسلام کا پہلا، تیسرا اور چھٹا تینوں ارکان صرف کھانے اور پیٹ بھرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ اگر یہ لوگ مولود کی شیرینی گیارھویں کا حلوہ، تیجے اور چالیسویں کے چاول اور اسقاط کا روپیہ بدعتی ملاؤں کو نہ دیں بلکہ غرباء اور مساکین پر خرچ کریں تو بھی ملاں ان

---

[1] فاضل مضمون نگار نے پنجابی اسلام کا برائی سے ذکر کیا ہے۔ شیخ سعدی کے مقولہ کہ
"چو الا ئمہ ہمہ کار دانی رہ را"
پر عمل کیا ورنہ سارا پنجاب تو ایسا نہیں ہے (اہلحدیث)

فلسفۂ توحید

از اے۔ ایم۔ محمد معظم صاحب بشیر انصاری
بھیت گڑا مٹی

کیسا مبارک تھا وہ زمانہ جبکہ افق عرب سے آفتاب ہدایت طلوع ہوا۔ اور اس کی عالم افروز مقدس شعاعوں نے قلوب وارواح کی دنیا کو بقعۂ نور بنا دیا۔ کتنا محترم تھا وہ وقت جبکہ سرزمین عرب میں دنیا کا ہادی اعظم جلوہ افگن ہوا۔ اور اس نے اپنی پاک تعلیمات سے عابد و معبود کے تعلقات ذہن نشین کرائے۔ اس ہادی اعظم نے بتلا دیا کہ انسان دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ وہ اپنی عبدیت کا سچے دل سے اقرار کرلے۔ اللہ ہی کی عبادت کرے، اس سے محبت کرے۔ اسی سے ڈرے۔ اسی کو معبود حقیقی اور کائنات و موجودات کا مالک و مختار یقین کرلے۔ اس کے تمام احکام پر خلوص دل کے ساتھ عمل کرے، اپنے امتحان کو خوش اسلوبی کے ساتھ ختم کرے اور ارفع و اعلیٰ مزاج پر سرفراز ہو۔ اسی ہادی اعظم کے مذہب کا نام اسلام ہے۔ اس کی پاک اور مقدس تعلیم نے تمام باطل پرستوں اور گمراہوں کی بنیادیں متزلزل کردیں۔ فسق و فجور کے طوفان کو چشم زدن میں روک دیا۔ خدا فراموش اصنام اور طواغیت کے پجاری پکے موحد اور خدا پرست بن گئے۔ تمرد و عصیان کی جگہ زہد و اتقاء، راست بازی اور پرہیزگاری نے لے لی۔ یہاں تک کہ ۲۳ سال کی مسلسل جد و جہد کے بعد دنیا کے ہر گوشہ میں حکومت الٰہی کا ڈنکہ بجنے لگا اور زمین کے ہر حصے میں عبدیت الٰہی کا دور دورہ ہوگیا۔ جس جماعت نے توحید الٰہی کا پیغام سنا، دعوتِ حق پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا اور جماعت مسلم کے نام سے مشہور ہوئی آسمان سے اس پر رحمتوں کی بارش ہوئی۔ زمین نے اپنے خزانے اُگل کر انکے قدموں پر ڈھیر کردیئے چار دانگ عالم میں اس کی عظمت و رفعت کے جھنڈے لہرانے لگے۔ جس وقت کہ مسلمانوں کی مجاہدانہ زندگی حضرت حق جل مجدہٗ کو اس درجہ پسندیدہ معلوم ہوئی کہ کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کا پروانۂ خوشنودی عطا ہوا تاریخ و سیر کی کتابیں اس بات پر شہادت دے رہی ہیں کہ قرن اول کے مسلمان خدا پرست تھے ہر لمحہ خدا پر توکل اور بھروسہ رکھتے تھے۔ توحید الٰہی کا ان کے دل و دماغ پر تسلط تھا۔ اور ان کے اخلاق فاضلہ و اعمال صالحہ کی بنیاد ایمان باللہ پر قائم تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ظاہر و باطن یکساں تھا، وہ خدا کے تھے اور خدا اُن کا تھا، ان میں اخوت و ہمدردی اور امداد باہمی کا جذبہ موجزن تھا۔ مکر و فریب ریا و نمود کا ان کے اعمال میں شائبہ تک نہ تھا۔ وہ نہایت ہی محنتی اور جفاکش تھے۔ روحانی اصلاح اور دینی ترقی کے ساتھ ہی دنیاوی ترقی اور حصول معاش کے لئے بھی کافی جد و جہد کرتے تھے۔ حق کی حمایت اور باطل کی مدافعت میں بے خوف ہوکر سرفروشانہ سعی کرتے تھے۔ اور جان و مال قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ یہی ان کے اعمال و اخلاق کا مرقع اور ان کی ترقی و کامیابی کا راز جس سے آج کل مسلمان محروم ہیں۔ قرن اول کے موحدوں نے اپنے اعمال سے آنے والی نسلوں کو سبق دیدیا کہ توکل و اخلاص، اولوالعزمی، ثابت قدمی، حق پر استواری اور راہ حق میں جان دیدینا شعار اسلام اور مومن کی پہچان ہے۔ موحد کے جذبہ خدا پرستی پر کسی قسم کا دباؤ غالب نہیں سکتا بشرطیکہ وہ صحیح معنوں میں موحد اور خدا پرست ہو۔ نیز مسلمان وہی ہے جس کی زندگی کا خاص جزو شکر اور صبر و رضا ہے۔

دین اسلام کا رکن یہ ہے کہ توحید کی صیقل سے عقول انسانیہ کو پاک کیا جائے اور اس میں ایک فولادی قوت پیدا کر دی جائے جو اسکو ارتکاب معاصی سے باز رکھ سکے۔ اسلام نے جو توحید پر حد سے زیادہ زور دیا ہے۔ اس کو اپنا پہلا رکن قرار دیا اور اس پر تمام اشیاء کی بنیاد رکھی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے بغیر انسان شرف و کمال حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ خدا اور بندے کا تعلق صحیح معنوں میں استوار ہی نہیں ہوتا۔ توحید کا ثمرہ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے انسان اپنے درجات معلوم کرلیتا ہے۔ اپنی قوتوں و استعداد کا اندازہ معلوم کرلیتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ تمام دنیا میرے لئے ہے اور میں خدا کے لئے ہوں۔ اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ تمام مخلوق کا سردار ہے ہر چیز پر اس کی حکومت ہے۔ تمام کائنات اسکی مطیع و مسخر ہے۔ کوئی مخلوق ایسی نہیں جسکے سامنے اُسے جھکنا پڑے۔ الغرض توحید ہی سے انسان کو اپنے شرف اور علو جاہ کا پتہ لگتا ہے، توحید سے انسان کو اپنا مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ وہاں مالک الملک رب الارباب اور خالق کی عظمت و جبروت کا صحیح نقشہ بھی اس کے ذہن میں جم جاتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے سامنے ایک قطرۂ ناچیز ایک ذرۂ حقیر اور ایک کمزور مچھر سے زیادہ وقعت نہیں دیتا، اس کے جسم کی حرکت اور ہر سانس مالک الملک کے قبضہ اور اختیار میں آجاتی ہے، اس کا دل اپنے پیدا کرنے والے کی عظمت سے بھر جاتا ہے، اس کی روح عرفان سے، اس کے ارادے ذوق اطاعت سے، اور اس کا دماغ خدا کی عظمت و کبرائی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ گویا جب تک مسلمان سچی عبدیت کے مالک نہ بنیں گے اس وقت وہ اپنا گذشتہ عروج حاصل نہیں کرسکتے۔

پس اگر وہ ان برکتوں سے متمتع ہونا اور دنیوی رفاہیت سے فائدہ حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو انہیں توحید الٰہی پر قائم ہونا چاہئے۔ آمین!

وما علینا الا البلاغ!

تصوف کی ایک عظیم گمراہی

تاریکی تصوف میں جو بھٹک رہا ہے
حیرت ہے کیوں وہ آتا قرآن کی روشنی میں

قرآن شریف اور حدیث شریف کی تعلیم یہ ہے کہ جو کسی آدمی کی بات قرآن شریف اور حدیث شریف کے خلاف ہو تو اس کی بات مت مانو۔ خواہ وہ کوئی بڑا عالم یا بڑا عابد و زاہد ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عورت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر ایک موقع پر اعتراض کر دیا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ باوجودیکہ خلیفہ وقت تھے۔ اس اعتراض سے رنجیدہ نہیں ہوئے بلکہ خوش ہوئے۔

قرآن شریف میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے:۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (پ۱۰-ع)

ترجمہ:۔ ان لوگوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنایا حالانکہ ان کو حکم ہوا تھا کہ صرف ایک خدا کو پوجیں۔ اس ایک خدا کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں۔ یہ لوگ اس کے ساتھ غیروں کو جو شریک کر دیتے ہیں تو اللہ اس سے پاک ہے۔ (اس کا کوئی شریک نہیں)

اس کی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دی ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ابواب التفسیر میں سورۃ البراءۃ یعنی سورہ توبہ کی تفسیر میں روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت شریف تلاوت کرتے سنا، تو حاتم طائی کے بیٹے حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا تو نہیں بنایا تھا (پھر آیت شریف کا کیا مطلب ہے؟) حضورؐ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ لوگ تم سے کہہ دیتے تھے یہ فلاں چیز حرام ہے، تم لوگ ان کی بات مان لیتے تھے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ہاں ایسا تو ہم لوگ کرتے تھے (حضورؐ نے فرمایا یہی مطلب ہے)۔

یہ روایت تفسیر بیضاوی، کشاف، تفسیر مدارک وغیرہ تفسیروں میں بھی موجود ہے۔

تفسیر بیضاوی میں قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ کے ضمن میں ہے اور ترمذی شریف میں سورہ توبہ کی تفسیر میں ہے۔

آیت شریف اور حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بے سوچے سمجھے عالموں اور پیروں کی باتوں کو مان لینا عالموں اور پیروں کو خدا سمجھنا ہے اور شرک ہے۔

غور کیجئے تو اس شرک میں بہت سے علماء بھی مبتلا ہیں جو اپنے استادوں اور پیشواؤں کے کہنے کی وجہ سے بعض جائز کام کو ناجائز اور بعض ناجائز فعل کو جائز سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن یہ گمراہی تصوف میں بہت زیادہ ہے۔ تصوف کا ایک سبق ہے کہ پیر اگر شریعت کے خلاف بھی کوئی کام کرنے کو کہے تو پیر کی بات مان لو۔ کیونکہ اس میں کوئی نہ کوئی راز ہے۔ یہ قاعدہ صوفیوں میں بہت مشہور ہے۔ اسی لئے یہ لوگ پیر کے کہنے کے مطابق ناجائز کاموں کو جائز اور جائز کاموں کو ناجائز سمجھ لیتے ہیں۔ اسی قاعدے کی بنا پر یہ شعر ہے

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود زراہ و رسم منزلہا

میں نے قرآن شریف اور حدیث شریف سے یہ واضح کر دیا کہ اس طرح کی پیروی شرک ہے اور جب پیروں اور عالموں کی باتوں کو بے سمجھے بوجھے مان لینا ایک طرح کا شرک ہے تو پیروں کو ہمہ اوست کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کا مظہر سمجھنا، قبروں کی قدمبوسی کرنا اور مزاروں سے مدد مانگنی بھی بدرجہ اولیٰ شرک ہے۔

صوفیوں کے عقیدت مندوں کو بڑا دھوکہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ مزاروں کی قدمبوسی اور پیروں کی باتوں کے ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور قیامت کے دن جنت ملیگی۔ یہ سب شیطانی دھوکے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان ملعون نے سمجھا دیا کہ تم اس درخت کا پھل کھا لو تو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام اس کا پھل کھانے کی وجہ سے جنت سے نکال دئیے گئے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام شیطان کے دھوکے میں آ گئے تو صوفیہ کی کیا بساط ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام شیطان کے دھوکے میں آ گئے اور اسی واسطے جنت سے نکال دئیے گئے۔ لیکن اگر ان سے کہا جائے کہ تمہارے پیر شیطان کے دھوکے میں آ گئے جبھی ناجائز کام کرتے ہیں۔ یہ کوئی راز نہیں ہے بلکہ دھوکا ہے تو یہ سن کر یہ لوگ کہیں آپے سے باہر نہ ہو جائیں۔

قرآن شریف غور سے دیکھو تو معلوم ہو کہ یہودی اپنے کو اولیاء اللہ سمجھتے تھے مگر وہ ہرگز اولیاء اللہ نہیں تھے۔ (قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ الآیہ)

گمراہ پیرانِ طریقت بھی اپنے کو اولیاء اللہ سمجھتے ہیں مگر سراسر دھوکے میں ہیں۔ ان لوگوں نے بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کر کے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کو غور سے پڑھیں۔ عربی نہیں جانتے ہوں تو ترجمہ پڑھیں۔ اور اپنا کوئی عقیدہ قرآن شریف یا حدیث شریف کے خلاف پائیں تو وہ عقیدہ فوراً چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف اور حدیث شریف کی پیروی سے خوش ہوتا ہے۔ پیروں کی ناجائز پیروی سے نہیں خوش ہوتا۔

چھوڑ دے اپنا عقیدہ گر ہو قرآں کے خلاف۔

گرانی کاغذ کی کہانی

"اہلحدیث" کی زبانی

آج کل "اہلحدیث" اور دوسرے مذہبی اخبارات جس مشکل راستے سے گزر رہے ہیں۔ اس کا کچھ ذکر ناظرین گزشتہ پرچوں میں دوسرے اصحاب کی زبانی سن چکے ہیں۔ آج "اہلحدیث" کی داستان بھی سنئے۔ اس کی مفصل کیفیت بیان کرنا تو مشکل ہے مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے کہ چوگنی قیمت ادا کرنے پر بھی کاغذ آسانی سے نہیں ملتا۔ مزید تکلیف دہ امر یہ ہے کہ گورنمنٹ حکم تو جاری کر دیتی ہے مگر اس کی تعمیل کی نگرانی نہیں کرتی۔ مندرجہ ذیل مراسلہ اس تکلیف پر کچھ روشنی ڈالتا ہے جو "اہلحدیث" کی طرف سے حکومت کے کامرس ممبر کو انگریزی میں ترجمہ کرا کر بھیجا گیا ۔

"بخدمت جناب کامرس ممبر حکومت ہند

جناب عالی!

گورنمنٹ نے از راہ مہربانی اخباری کاغذ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر کوٹہ سرٹیفکیٹ دینے کا طریقہ جاری کیا۔ مگر گورنمنٹ کے حکم پر جو عمل ہوتا ہے اُسے میں جناب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

اخبار "اہلحدیث" امرتسر کے لئے پہلے کوٹہ سرٹیفکیٹ کی آخری تاریخ دسمبر ۱۹۴۱ء تھی۔ اس مدت میں جتنا کاغذ لینے کا حق مرقوم تھا اس کا ایک ثلث (تیسرا حصہ) دیکر فرم سجے۔ این سنگھا اینڈ سنز لاہور نے ہمیں کاغذ دینا بند کر دیا۔ آخر تقاضا کرنے پر ۳۰ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جواب دیا کہ مال کراچی سے روانہ ہو گیا ہے پہنچنے پر دیا جائیگا۔ پھر ۶ جنوری ۱۹۴۲ء کو خط آیا کہ دوسرا کوٹہ سرٹیفکیٹ بھیج دو۔ ہم نے وہ بھی بھیج دیا۔ اس کی آخری مدت اخیر جون ۱۹۴۲ء تک ہے۔ اس پر بھی ۱۷ جنوری کو صرف ۱۴ بہم دیکر باقی کاغذ دینے سے انکار کر دیا۔ آخر ۲ فروری کو صاف جواب آیا کہ ہم کاغذ نہیں دے سکتے نہ ہم نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ حالانکہ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۱ء کو لکھا تھا کہ کراچی سے مال چل پڑا ہے وصول ہونے پر دیا جائیگا۔ باوجودیکہ مبلغ پچیس روپیہ پیشگی بھیجے ہوئے ہیں جو ان کے پاس درج رجسٹر ہیں۔

آخر کار کاغذ کے چیف کنٹرولر صاحب کی خدمت میں یہ سارا حال پہنچا کر ان کو توجہ دلائی گئی۔ ان کی طرف سے جواب آیا کہ ہم اس معاملہ میں دخل نہیں دے سکتے۔ اب ہمارے ہاتھ میں نہ کاغذ ہے نہ سرٹیفکیٹ۔

جناب من! میں یہ واقعات آپ کے سامنے پیش کر کے پوچھنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اس کام میں گورنمنٹ کے دخل دینے اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا مقصد کیا ہے اگر کچھ مقصد ہے تو کیا وہ حاصل ہو رہا ہے۔

اخیر میں میں اس سمع خراشی پر معافی چاہتا ہُوا جواب کا منتظر ہوں۔"

ابوالوفا ثناء اللہ

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر $\frac{۳}{۴۲}$ ۱۶"

ناظرین کرام! بعض بہی خواہ اصحاب تحریک کرتے ہیں کہ گرانی کاغذ کے لئے ایک فنڈ کھولا جائے تاکہ اخبار کو کسی قسم کا ضعف نہ پہنچے۔ مگر سردست میری رائے یہی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ اس سے دو فائدے ہونگے ایک تو تبلیغ خوب ہوگی دوسرے اخبار کو بھی تقویت پہنچیگی۔ بہرحال ایسے بہی خواہوں کا مشورہ قابل شکریہ ہے۔

اس سال حج کے لئے

۲ لاکھ حاجی مکہ میں جمع ہوئے

(سرکاری اطلاع)

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ امسال حج کے لئے مکہ معظمہ میں تقریباً دو لاکھ حاجی دنیا کے مختلف حصوں سے جمع ہوئے۔ صرف ہندوستان سے زائد از دس ہزار حاجی حجاز گئے تھے۔ ان میں سے ۵ ہزار واپس آچکے ہیں۔ اور باقی ۵۴۰۰ واپس آرہے ہیں۔ جنگ کے بعد گزشتہ دو سال میں ہنگامی حالات کے باعث نسبتاً کم حاجی گئے تھے مگر اس سال گورنمنٹ نے زیادہ تعداد کے لئے انتظام کر دیا تھا۔

گزشتہ چند دنوں میں جو حاجی یہ مقدس فریضہ ادا کرنے کے بعد بمبئی اور کراچی کی بندرگاہوں میں واپس پہنچے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد بنگالیوں کی تھی۔ ان میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ چینی بھی تھے جو ہندوستان کی مختلف زبانوں سے نا آشنا ہونے کے باوجود تبت کی راہ سے یہ مقدس فرض ادا کرنے کی غرض سے حجاز جانے کے لئے ہندوستان پہنچے۔

جدہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال سے امیر فیصل بھی آئے تھے۔ علاوہ لوگوں کی اس کثیر تعداد کے سمندر کے راستے جو حاجی آئے۔ ان میں ۱۰۴۴۴ ہندوستانی ۳۶۱۳ مصری ۱۳۰۷ سوڈانی اور ۱۵۱ فلسطینی تھے یہ سمندر کے راستے آنے والے کل عازمان حج امسال ۲۳۸۶۳ تھے۔ اسکے مقابلے میں گزشتہ سال صرف ۱۱۳۲۰ آدمی آئے تھے۔

دعاء صحت | عزیزم سید فاروق حسن کے سینہ پر پھوڑا نکل آیا ہے۔ بہت علاج کئے گئے۔ مگر

فتاویٰ

س ۵۶ } غیر مقلد اہل حدیث یا مقلد دیوبندی کو وہابی کہے وہ کون ہوتا ہے؟ (سائل مولا بخش از ریاست بہاولپور)

ج ۵۶ } وہابی کے معنے ہیں رحمان والا۔ کیونکہ وہاب اللہ کا نام ہے۔ ان معنی سے اہل حدیث یا دیوبندیہ کو وہابی کہنا بُرا نہیں۔ اگر اس سے قائل کی مراد مولوی عبدالوہاب نجدی کا پیرو ہے تو یہ غلط ہے۔ ایسا کہنے والے کو توبہ کرنی چاہئے۔

س ۵۷ } حنفی لوگ اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز سمجھتے ہیں۔ کس کتاب میں کس امام کا قول ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۷ } حنفیوں کا یہ فعل اپنے امام کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ ہے صلوا خلف کل مسلم بر و فاجر (شرح فقہ اکبر) انہی الفاظ میں ایک حدیث شریف بھی آئی ہے واللہ اعلم!

س ۵۸ } روٹی پر ختم دینے کا حکم کس کتاب میں ہے اکس امام کا قول ہے۔ فرض ہے یا سنت یا مستحب؟ (سائل مذکور)

ج ۵۸ } کسی امام کا قول نہیں نہ سنت ہے نہ مستحب۔ لہذا بدعت ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۹ } جیسی تقلید آج کل جاری ہے امام ابوحنیفہؒ سے پہلے ایسی تقلید کس نے کس کی کی؟ (سائل مذکور)

ج ۵۹ } کسی نے نہیں کی۔ نہ کسی امام نے اپنی تقلید کا حکم دیا بلکہ اس سے منع کیا ہے۔

س ۶۰ } غیر مقلد کی نجات نہیں مقلد ہی ناجی ہے۔ کس کتاب کا فتویٰ ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۶۰ } کسی امام کا فتویٰ نہیں بلکہ تلک اَمانیّھم کے ماتحت ہے۔ اس بارے میں صحیح فتویٰ وہی ہے جو قرآن شریف میں ارشاد ہے:۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (پ ۱ - ع ۱۳)

س ۶۱ } ادلی بدلی یعنی جس کو بٹہ کہا جاتا ہے کیا ایسا رشتہ جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۱ } بٹے کا نکاح حدیثوں میں منع آیا ہے۔ اس کو نکاح شغار کہتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۶۲ } ایک مجلس میں ایک ہی جگہ ایک ہی دفعہ تین طلاق دینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲ } زمانہ رسالت اور زمانہ خلافت اولیٰ میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ روایت ابن عباس (صحیح مسلم)

س ۶۳ } بعض جگہ پیروں فقیروں کی قبروں پر سے لکڑ کاٹ لینے سے جو تکلیف ہوجاتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ پیر کی نذر بھینٹ نہ دینے سے پیر نے ایسا کردیا۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۳ } ایسا کہنے والے پہلے بھی ہوئے ہیں جنہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کو کہا تھا:۔ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ (پ ۱۲ - ع ۵) (ہمارے بعض معبودوں نے تیرے دماغ کو ماؤف کردیا ہے جس سے تو بہکی بہکی باتیں کرتا رہتا ہے)

اگر پیروں فقیروں کو کسی کے حق میں نفع نقصان کا کچھ اختیار ہوتا تو خدا تعالیٰ آنحضرت کی زبان مبارک سے یہ الفاظ کیوں کہلواتا:۔ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (پ ۲۹ - ع ۱۲) (کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے نہ نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ نفع کا)۔ کونسا پیر یا فقیر آنحضرت صلعم سے بڑھ کر ہے۔ جو ایسا کہے وہ رسالت مآب کی توہین کرتا ہے۔

س ۶۴ } مسافر کے واسطے سنتوں کا کیا حکم ہے۔ پڑھے یا نہ پڑھے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۴ } مسافر کے حق میں سنتیں بمنزلہ نوافل کے ہیں۔ اگر پڑھ لے تو موجب ثواب ہے نہ پڑھے تو گنہگار نہیں۔ فعل نبوی سے ترک اور عمل دونوں باتیں ثابت ہیں۔

س ۶۵ } جس درود میں آل کا لفظ نہیں وہ درود مقبول ہے یا مردود ہے۔ بریلوی جماعت کے پاس الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کی کوئی دلیل ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۵ } حدیث شریف میں ایسا درود پڑھنے سے منع آیا ہے جس میں آل کا لفظ نہ ہو وہی درود منقول ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ سوال میں مذکورہ درود کی کوئی دلیل نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۶۶ } بیس تراویح کے متعلق احناف کے پاس کیا دلیل ہے۔ کسی صحابی کا قول ہے یا امام کا؟

ج ۶۶ } حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بعض صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے بعض اس سے بھی زیادہ چھتیس یا چالیس رکعت پڑھتے تھے خود آنحضرت صلعم نے آٹھ رکعات پڑھائیں اسی لئے حضرت عمرؓ نے مع تین وتروں کے گیارہ رکعت پڑھنے کا حکم دیا تھا (موطا امام مالک) بنیت نوافل اگر زیادہ پڑھ لے تو مضائقہ نہیں مگر مسنون آٹھ رکعت ہی ہیں۔

س ۶۷ } حنفیوں کے پاس جماعت ثانی کے متعلق کونسی دلیل ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۷ } حدیث کی کتاب ترمذی میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلعم کی ترغیب سے ایک صحابی نے نماز کی دوسری جماعت کرائی۔ جس میں حضرت ابوبکرؓ بھی شامل ہوئے۔

س ۶۸ } قربانی میں گائے، بیل، بکری، بکرا، دنبہ وغیرہ کے علاوہ بھینسا کا کیا حکم ہے۔ کسی نے ہرن پال رکھا ہو تو کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۸ } قربانی میں ہرن بکری کے حکم میں ہے اور بھینس گائے کے حکم میں ہے (ومن البقر اثنین) لہذا ہرن اور بھینس کی قربانی جائز ہے (فتاویٰ نذیریہ)

س ۶۹ } حضرت علیؓ کے کل کتنے لڑکے تھے

۶۹ } میری تحقیق میں ہاروت ماروت انسان ساحر تھے۔ (مفصل تحقیق تفسیر کبیر وغیرہ میں ملاحظہ ہو)

نوٹ | سائلین ایک آنہ فی سوال برائے اعلانات

متفرقات

ہمدردان "اہلحدیث" کو معلوم ہے کہ جنگ کی وجہ سے اخبار کا کاغذ باہر سے آنا بند ہو گیا ہے۔ جو کاغذ ملک میں بنتا ہے وہ تگنی چوگنی قیمت پر بھی بمشکل دستیاب ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں مذہبی اخبارات (جن کا حلقہ اشاعت محدود ہوتا ہے) موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہو جاتے ہیں چنانچہ بعض اخبارات بند ہو گئے ہیں مگر اہلحدیث نامساعد حالات کے باوجود خدا کے فضل اور اپنے قدردانوں کی کوشش سے زندہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی اس کے بہی خواہاں توسیع اشاعت کے سلسلہ میں اپنی مساعی جاری رکھیں گے۔ (منیجر)

نوٹ :- کاغذ کی گرانی کے متعلق مفصل نوٹ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا حافظ محمد صاحب گوندلانوالہ اپنی بریت کا حال مندرجہ ذیل خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"الحمد للہ کہ بندہ مع تین رفقاء جن میں ایک میرا بھائی محمد شفیع، دوسرا محمد ولد فتح الدین کشمیری، تیسرا احمد الدین ولد محمد بخش کابی ساکنان گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب ہیں۔ ۱۳ مارچ کو مقدمہ قتل سے سشن کورٹ سے بری ہو گئے ہیں۔ مگر نہایت افسوس کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ دو رفیقوں (ایک عبد الاحد جس کا والد عبد اللہ ٹھیکیدار کشمیری ساکن گوندلانوالہ نہایت مخلص اہل حدیث تھے۔ دوسرا مستری محمد اسماعیل) کو سزائے موت سنائی گئی۔ اس لئے امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی دعاء میں ان کو بھی یاد رکھیں گے۔ اور جماعت کے برگزیدہ احباب کو دعا کی استدعا بذریعہ اخبار فرمائیں گے بندہ جناب کی کوشش و دیگر احباب کی سعی دعا و اعانت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ آئندہ بھی دو رفیقوں کی خلاصی و نجات کے متعلق دعاء وغیرہ سے اعانت فرما دیجئے اپیل کے متعلق کوشش شروع کر دیگئی ہے۔

والسلام خیر الختام! (محمد گوندلانوالہ)

تبدیلی پتہ کی اطلاع بدھ وار تک پہنچ جائے تو اس کی تعمیل ہو سکتی ہے ورنہ جمعرات کو پرچہ روانہ کرنے کے بعد تبدیلی نہ صرف ناممکن ہوتی ہے بلکہ اگر مکرر پرچہ بھیجا جائے تو دفتر کو دہرا نقصان ہوتا ہے۔ آج کل بوجہ گرانی اخبار کی روانگی نہایت احتیاط سے کی جاتی ہے۔ اس لئے خریدار صاحبان اس امر کی طرف ضرور توجہ فرمائیں

غریب فنڈ میں سابقہ ۱۴/۶ از عہ۱۳ حافظ محمد عبد اللہ جودھ پور سے، عہ۱۲ ابو عبد الغنی از بنارس سے۔ میزان ۳/۸/۔ ہر دو سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا بذمہ فنڈ عہ/۳۔

وصولی داخلہ عہ۱۶ ظفر الدین کھاریہ عہ۱۲ ولی محمد بھامڑی عہ۱۸ عبد الکریم لائل پور۔

آخری اطلاع

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اپریل میں ختم ہو جائیگی اگر ۳۰ اپریل تک وصول نہ ہوئی تو وی پی بھیجا جائیگا۔ جس کا وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہے۔

۶۱ - ۷۹۹ - ۱۱۲۸ - ۲۱۷۸ -
۲۹۸۸ - ۳۱۹۱ - ۴۷۵۳ - ۴۸۰۷۔
۵۰۴۸ - ۶۰۴۶ - ۶۲۴۹ - ۶۹۰۳-
۶۹۳۲ - ۷۳۹۲ - ۷۴۴۲ - ۷۶۴۱
۷۸۷۴ - ۷۸۸۱ - ۸۴۶۹ - ۹۳۲۳
۹۴۳۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۶۲۸
۱۰۶۶۰ - ۱۰۷۸۴ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۱۶۰
۱۱۲۷۳ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۵۰۷ - ۱۱۸۶۹
۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۳۷ - ۱۲۰۳۵
۱۲۰۴۰ - ۱۲۱۷۷ - ۱۲۱۸۰ - ۱۲۲۱۷
۱۲۲۶۰ - ۱۲۳۱۳ - ۱۲۳۶۱ - ۱۲۴۴۳ -
۱۲۴۵۸ - ۱۲۴۶۷ - ۱۲۴۶۹ - ۱۲۵۲۰
۱۲۵۸۲ - ۱۲۵۹۸ - ۱۲۶۷۱ - ۱۲۶۷۲
۱۲۷۰۶ - ۱۲۸۱۷ - ۱۲۸۱۸ - ۱۲۸۱۹
۱۲۸۲۱ - ۱۲۸۲۲ - ۱۲۸۲۵ - ۱۲۸۴۷

مہلت یافتگاں ۷۷۹۳ - ۸۳۴۵ - ۸۵۳۱ - ۱۰۱۲۸ - ۱۰۴۰۹ - ۱۲۷۹۱ - ۱۲۷۹۳۔

غریب فنڈ ۲۹۸۰ - ۱۲۴۸۲ - ۱۲۶۴۱ - ۱۲۸۱۱ -

نوٹ اگر کسی صاحب کا نمبر مکرر درج ہو جائے تو وہ اطلاع بھیج کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ پڑتال کر کے حساب درست کر لیا جائے۔

اطلاع ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بندہ انجمن اہل حدیث لودیانہ سے چند وجوہات کی بنا پر جدا ہو گیا ہے۔ اب میرا پتہ بجائے لودیانہ کے یہ ہے۔ بمقام ہمبڑ ڈاکخانہ خاص ضلع لودیانہ

مولوی ابو سعید عبد العزیز صدر مدرس و خطیب جامع مسجد۔ (یہ گاؤں لودیانہ سے قریب ہے)

پتہ مطلوب ہے میرے ایک برادر عبد الحمید ساکن رام دیوالی مسلماناں ضلع امرتسر کئی سال سے سندھ میں مقیم ہیں مگر ان کا پتہ نہیں کہ کہاں ہیں نہ ہی ان کا کبھی کوئی خط آیا ہے۔ وہ پہلے پہل جھڈ و گودام کے قریب میر صاحب کے منشی مقرر ہوئے تھے۔ بعد میں خدا معلوم کہاں ہیں۔ اہل سندھ بھائی مجھے اطلاع دیں۔ راقم ناظم مکتبہ دار السلام ۴۵ ریلوے روڈ لاہور

التواء جلسہ حمایت اسلام انجمن کی جنرل کونسل کے اہم اجلاس خصوصی منعقدہ ۱۵ مارچ ۴۲ء میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ لاہور میں آٹے کی افسوسناک قلت، یکم اپریل سے ۱۵ اپریل تک شہر میں بلیک آؤٹ ہونے کے متعلق حکومت کے احکام اور عام ناسازگار حالات کی بنا پر انجمن کا آئندہ سالانہ جلسہ جو ۳، ۴، ۵ اپریل ۴۲ء کو ہونے والا تھا۔ مجبوراً ملتوی کیا جاتا ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ اکتوبر ۴۲ء

ملکی مطلع

سر سٹیفورڈ ہندوستان آرہے ہیں

گذشتہ ہفتے ہم نے لکھا تھا کہ برطانوی حکومت نے ہندوستان کو درجہ نوآبادیات کی قسم کی آزادی دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ (حکومت کے ماتحت اندرونی اختیارات)۔ اور پارلیمنٹ انگلستان میں بحث تمحیص کے بعد ایک ریزولیوشن پاس ہو گیا ہے۔ مگر اس کی تفصیل کو مصلحۃً صیغہ خفا میں رکھا گیا ہے۔ تاکہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں بددلی نہ پھیل جائے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے پارلیمنٹ کے معزز رکن سر سٹیفورڈ کرپس (سابق سفیر برطانیہ مقیم روس) کو بھیجا ہے جو ملک کی سیاسی جماعتوں اور مشہور اشخاص سے تبادلہ خیالات کر کے سیاسی پیچیدگیوں کا حل حکومت کے نقطۂ نگاہ سے پیش کریں گے۔ سر موصوف انگلستان سے جو پیغام لا رہے ہیں اس کو سننے کے لئے بمصداق

چوں گوشِ روزہ دار براللہ اکبر است

سارے ملک کے کان اسی طرف لگ رہے ہیں اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ سر موصوف ۲۵ مارچ تک دہلی پہنچ جائیں گے۔ انکی تشریف آوری کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو جائیگا حکومت ہند نے فی الحال تین سیاسی جماعتوں (کانگرس، مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا) کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ کانگرس اور مسلم لیگ کو چھ چھ نمائندے بھیجنے کی اجازت دی گئی ہے اور ہندو مہا سبھا کو تین نمائندے۔ اس پر ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ لاہور خفگی کا اظہار ان لفظوں میں کرتے ہیں کہ:-
"کانگرس کی ڈانواں ڈول پالیسی اور پاکستانی شورش کے خلاف اس کے کمزور رویہ کی وجہ سے ہندوؤں کی بھاری تعداد کو کانگرس پر اعتماد نہیں رہا۔ انہیں اس بات کا بھاری خدشہ ہے کہ کسی بھی قیمت پر کسی سیاسی تصفیہ پر پہنچنے کے لئے کانگرس ہندو اکثریت کے جائز حقوق کو بیچنے میں تامل نہیں کریگی ×× میں برطانوی گورنمنٹ اور سر سٹیفورڈ کرپس سے اپیل کرونگا کہ انہیں سیاسی رجعت پسندوں کے مبالغہ آمیز دعووں سے گمراہ نہیں ہونا چاہئے۔ آیندہ مشوروں کے سلسلہ میں یہ کتنا افسوسناک آغاز ہے کہ ہندو مہا سبھا کو جو ہندو اکثریت کے حقوق کی محافظ ہے اس طرح پس پشت ڈال دیا جائے۔ اگر رائے عامہ حاصل کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اسوقت کانگرس کو نہیں بلکہ ہندو مہا سبھا کو ہندوؤں کا اعتماد حاصل ہے" (پرتاپ لاہور مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۲ء صٹ)

اب خود اڈیٹر صاحب "پرتاپ" کی رائے ملاحظہ ہو۔
گورنمنٹ ہند نے سر سٹیفورڈ کرپس کی آمد کے سلسلہ میں تین پولٹیکل جماعتوں کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ کانگرس، ہندو مہا سبھا اور مسلم لیگ۔ (حکومت سے) بجا طور پر پوچھا جا سکتا ہے کہ آزاد مسلمانوں کی جماعت کو بطور جماعت کیوں دعوت نہیں دی گئی۔ (اسکے جواب میں) کہا جا سکتا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش، مسٹر فضل الحق اور سر سکندر حیات کو بھی دعوت دی گئی ہے[۱]۔ لیکن یہ دعوت انہیں ذاتی حیثیت میں دی گئی ہے۔ کسی جماعت کے نمایندہ کی حیثیت میں نہیں۔ حکومت کو اس فریب میں مبتلا رہنا پسند ہو کہ مسٹر جناح ہی مسلمانانِ ہند کے نمایندہ ہیں تو اس کی مرضی ورنہ اُسے آزاد مسلم بورڈ کو بھی دعوت دینی چاہئے"۔ (پرتاپ ۲۳ مارچ)

اس سلسلہ میں اخبار "شیعہ" لاہور کی رائے زنی بھی قابل شنید ہے۔ معاصر موصوف لکھتا ہے:-
"ہمیں تعجب ہے کہ جہاں ملک کی تمام سیاسی جماعتوں اور قومی کارکنوں کو سر کرپس سے ملاقات کی دعوت دی گئی ہے۔ وہاں شیعوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تک نہ تو آل انڈیا شیعہ کانفرنس و پنجاب شیعہ کانفرنس کے کسی رکن کو دعوت نامہ وصول ہوا اور نہ ہی کسی شیعہ لیڈر کو ملاقات کیلئے بلایا گیا ہے۔ اندریں حالات ہم حکومت ہند سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان اور ہندوستانیوں کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ شیعہ اقلیت کے حقوق کے تحفظ نیز انہیں ہندو مسلم اکثریت کے ہاتھوں جو تکالیف پہنچتی رہتی ہیں اس کے انسداد کے پیش نظر شیعہ لیڈران کو بھی اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ ملک کے آزاد ہونے پر جماعت شیعہ بھی مساویانہ حقوق حاصل کر کے آزادی کا سانس لے سکے۔
چنانچہ حال ہی میں آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے ایک اجلاس منعقد کر کے یہ تجویز پاس کر دی ہے کہ
"کوئی ایسا تصفیہ جو کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین یا حکومت اور ملک کی کسی سیاسی پارٹی کے درمیان ہو۔ جس میں شیعہ بحیثیت فرقے کے شریک نہ ہوں اور جو ہندوستانی قوم کے مشترکہ مفاد میں نہ ہو شیعوں کیلئے قابل قبول نہ ہوگا اور کوئی ایسا تصفیہ جس میں شیعوں کا کافی لحاظ بحیثیت ایک فرقے کے نہ کیا گیا ہو شیعوں کے لئے لائق پابندی نہ ہوگا" (شیعہ لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۴۲ء ص۳)

اہلحدیث | یہ مختلف اقتباسات پیش کرنے سے ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے کہ مثل مشہور ہے:-

[۱] اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو بھی ملاقات کی دعوت دی گئی ہے۔ (اہلحدیث)

سعدیکہ نگو است از بہارش پیدا است

اس اصول پر ہمیں خطرہ ہے کہ ملکی لیڈروں کے اختلاف کی وجہ سے لیلۃ القدر کی طرح آزادی کی نعمت بھی کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

جمعیۃ العلماء ہند کا اجلاس لاہور

امسال جمعیۃ العلماء ہند کا تیرھواں سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ جو بتواریخ ۲-۲۱-۲۲ مارچ تین دن تک جاری رہا۔ باوجود اس کے کہ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ جس کی قیمت دو آنے سے لیکر پانچ روپے تک تھی تاہم حاضرین کی تعداد بہت تھی۔ دور دراز مقامات سے علماء اور شائقین آئے ہوئے تھے مولنا حسین احمد صاحب مدنی کے خطبہ صدارت کے دوران میں پہلے دن بعض مخالف خیال اشخاص کی طرف سے جلسہ میں کچھ گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ جس پر پولیس کی بروقت امداد سے قابو پالیا گیا، اور جلسہ کی کاروائی بدستور جاری رہی۔ مولنا موصوف کے خطبہ صدارت کا ضروری اقتباس درج ذیل ہے :-

آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن

اسکے بعد مولنا نے آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن کے متعلق اظہار خیال کیا اور کہا کہ ہندوستان میں تین قسم کے پولیٹکل مفکر ہیں۔ پہلے گروپ میں وہ لوگ شامل ہیں جو مرکز میں اکثریت رکھنے والے فرقہ کی مضبوط گورنمنٹ کے قیام کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں لیکن یہ ایک ایسا نظریہ ہے جسکے شرمندہ تعبیر ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ ہندوستان اور اس میں بسنے والے لوگوں کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس قسم کا خیال جتنی جلدی ہوسکے دل سے نکالدیا جائے۔ دوسرا گروپ ان لوگوں کا ہے جن کے خیالات پہلے گروپ کے نظریوں کا رد عمل ہیں۔ یہ لوگ ہندوستان کے اتحاد اور یک جہتی کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے ہندوستان میں علیحدہ علاقہ حاصل کر کے اپنا تعلق ہندوستان کی مرکزی حکومت کی بجائے براہ راست برطانوی حکومت سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ تقسیم ہند کے حامیوں کے نزدیک مجوزہ اسلامی منطقہ میں قائم ہونیوالی حکومت کا دستور اساسی بھی اسلامی اور دلیسی حکومت کا دستور نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ جہاں ہندو منطقے میں مسلمانوں کی تعداد ۱۴ فیصدی اور اکثر طور پر ۷ یا ۵ فیصدی رہ جائیگی اور اس طرح ان منطقوں کے مسلمان بے دست و پا ہوجائینگے۔ اور مسلم منطقوں میں غیر مسلم جن کی تعداد اکثر حالتوں میں ۴۵ فیصدی ہوگی۔ مسلم حکومت کے لئے وبال جان بنے رہیں گے۔

تباہی کا رستہ پس مسلم منطقے ہندو منطقوں کے تقریباً ساڑھے تین کروڑ مسلمانوں کی تباہی اور ہلاکت کی دستاویز پر خود دستخط کر کے اور اپنی جگہ ایسی حکومت جن میں غیر مسلم متعصب اقلیتیں ان کیلئے وبال جان بن جائینگی۔ حاصل کر کے مسلمانوں کیلئے کونسا اچھا کام کرینگے۔ دوسرے الفاظ میں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی اکثریت کو بھی خطرے میں ڈال لیا جائے اور اقلیت کے علاقوں کے ۳½ کروڑ مسلمانوں کو ہندو حکومت کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔

فیڈریشن کے حامی تیسرا گروہ ان سیاسی مفکرین کا ہے جو فیڈرل آئین کا حامی ہے۔ اور اسے تمام صوبوں اور قوموں کیلئے مفید اور قابل سمجھتا ہے۔ فیڈریشن میں شامل ہونیوالی حکومتیں اپنی اپنی جگہ آزاد اور خود مختار ہونگی اور مرکزی حکومت انکی آزادی میں مداخلت نہ کریگی۔ مرکز کو صرف وہی اختیارات حاصل ہونگے جو فیڈریشن کے اجزا انکو اتفاق رائے سے سپرد کرینگے یہ حکومت اقلیتوں کے شہری سیاسی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کریگی۔ گویا اکثریت اپنے حقوق باکثریت سے مستفید ہوگی۔ اور اقلیتیں امن و امان کی زندگی بسر کرسکیں گی۔ چنانچہ ہندوستان کے ذی بصیرت اصحاب اس تجویز کو موجودہ حالات میں قابل عمل اور ہندوستان کے پیچیدہ مسائل کا واحد حل سمجھتے ہیں۔ آزاد مسلم کانفرنس نے بھی اس قسم کے آئین کی حمایت کی ہے اور ہندوستان کے آئندہ آئین کے لئے مندرجہ ذیل اصول وضع کئے ہیں :- (۱) مسلمانوں کے شخصی قانون (پرسنل لاء) اور انکے مذہب اور تہذیب کی حفاظت۔ (۲) مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور انکی حفاظت۔ (۳) آئندہ حکومت میں صوبوں اور مرکز کے حقوق اور اختیارات کی حفاظت۔ (۴) مسلمانوں کے اقتصادی معاشرتی اور تمدنی حقوق اور سرکاری ملازمتوں میں مناسب۔

نظارت امور شرعیہ اخیر میں مولنا نے کہا کہ ہندوستان کا آئندہ نظام حکومت کس قسم کا ہو۔ جمعیۃ العلمائے ہند یہ ضروری خیال کرتی ہے کہ مسلمانوں کی عام شرعی، معاشرتی۔ اقتصادی اور مجلسی اصلاح کے لئے ایک نظارت شرعیہ قائم کی جائے۔ جس کا نظام اسلامی شریعت کے مطابق ہو۔ (پرتاپ لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء ملخصاً)

اس جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے :-

(۱) جمعیۃ العلماء ہند محسوس کرتی ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی جماعتیں اقتصادی اور سیاسی مسائل میں اختلاف کی صورت میں باہم تبادلہ خیالات کیا کریں۔ اپنا اختلاف ایسے طریق سے ظاہر نہ کریں کہ سرپھٹول تک نوبت پہنچ جائے۔

(۲) ممالک اسلامیہ ایران، عراق اور فلسطین وغیرہ کا یورپین طاقتوں کے قبضہ کی وجہ سے تشویش کا اظہار کیا گیا (۳) ہندوستان کی کامل آزادی کے بغیر مسلمان مطمئن نہیں ہوں گے۔

(۴) جدید قانون خلع کے متعلق مسلمان جج کی ضرورت پر موافق مخالف تقریریں ہوتی رہیں۔ سید کاظمی صاحب نے (جو تجویز مذکور کے محرک تھے) کہا کہ میں نے اسمبلی میں ترمیم بھیجی ہوئی ہے اس کا انتظار کر لیجئے۔

(۵) صوبہ بلوچستان کو اصلاحی سکیم دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۶) عربی نصاب کی اصلاح کے لئے ایک سب کمیٹی

مومیائی

خوش قسمتی سے ... حضرات خریداران اہلحدیث
... تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
... قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
... کھانسی - ریزش - کوہ دی سینہ کو نفع
... اعضاء کو طاقت دیتی ہے - جریان یا
... کی گرمی ودرد ہیوان کیلئے اکسیر ہے
... درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو طاقت
... اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے - چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد - عورت -
بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی
قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۴ر
آدھ پاؤ ۱۲ - پاؤ بھر ۲۴ مع محصولڈاک - ممالک غیر
سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا - (مالی برہما سے ایک پاؤ
کی قیمت مع محصولڈاک ۲۵ پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی -

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی عبداللہ صاحب بڑی کوٹھی (مظفرگڑھ)
اس سے قبل کئی بار آپکے یہاں سے مومیائی بمقام کلکتہ
منگوا کر استعمال کر چکا ہوں - خدا کے فضل وکرم
سے مفید صحت بخش ثابت ہوئی - اب ایک چھٹانک
بہت جلدی وی پی کر بھیجدیں ۲۳ فروری ۱۹۳۳ء
جناب ... صاحب شاہگنج - آپکے دوا خانہ
سے ... خدا کے فضل سے بہت فائدہ مند ثابت
... کمر میں تقریباً دس برس سے درد تھا بالکل
جاتا رہا - میرے ایک دوست کو درد کمر کی شکایت ہے
ایک چھٹانک بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں (۶ مارچ)

منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خاں
پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز رعایت

مندرجہ ذیل کتب ناظرین اہلحدیث کی خاطر رعایتی قیمت پر دیجارہی ہیں
بعض کتابیں چند عدد باقی رہ گئی ہیں اس لئے جلد منگوالیں -

(۱) ہدایت نما قرآن مجید مجلد محشی حاشیہ دار ترجمے والا - اصلی قیمت چھ روپیہ - رعایتی چار روپیہ -
(۲) گیارہ خوبیوں والی حمائل شریف - مترجم محشی حاشیہ دار - اصلی قیمت چار روپیہ - رعایتی دو روپیہ -
(۳) تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مترجم نواب وحیدالزماں مرحوم - پہلے پانچ پارے حاشیہ ومحشی - قیمت فی پارہ
ڈیڑھ روپیہ رعایتی ایک روپیہ - (۴) فتنہ خلق قرآن (مسئلہ خلق قرآن پر مباحثہ) قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر
(۵) قواعد بقائے نسل انسانی قیمت ۱۲ر رعایتی ۲ر (۶) لطف شباب ترجمہ ... قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر
ایک روپیہ سے کم وی پی نہ کیا جائیگا - محصول ڈاک وفیس رجسٹری وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا -

ملنے کا پتہ :- مکتبہ دار السلام ۴۵ ... روڈ لاہور

تفسیر ترجمان القرآن عربی

از نواب صدیق حسن خاں مرحوم

قرآن مجید کی یہ تفسیر بالکل کمیاب ہے - ہمارے
کتب خانہ میں اس کے چند مکمل نسخے موجود ہیں -
خواہشمند حضرات قیمت کا بذریعہ خط وکتابت طے
کر سکتے ہیں - جن حضرات کو اس کے الگ
الگ حصوں کی ضرورت ہو یا فروخت کرنا چاہیں
مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کریں -
عبدالعزیز تاجر کتب مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ

غنیۃ الطالبین

مترجم - کتاب کی اصل عربی عبارت باعراب ہے - جس کے ساتھ
ساتھ بین السطور میں سلیس اردو میں عربی عبارت
کا ترجمہ کیا گیا ہے - حواشی پر فتوح الغیب کا ترجمہ
مرقوم ہے - اخیر میں فہرست مضامین لکھی ہے - مبتدعین
پر اتمام حجت کرنے کے لئے پیر صاحبؒ کا اصل کلام
پیش کردینا کافی ہے - لکھائی چھپائی عمدہ - کاغذ اعلیٰ
ڈمی ضخامت وتقطیع ۲۲×۲۹/۸ کے ایک ہزار صفحات
قیمت صہ روپے مع محصولڈاک ہے

فقہ محمدیہ کلاں

جس میں مذہب اہل حدیث کے تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان
... جلدوں میں - قیمت چار روپے -

چند نئی کتابیں

اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل
سوانح عمری مرتبہ مولانا مولوی محمد عاشق الٰہی
صاحب - شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند -
اس کتاب میں آنحضرت صلعم کے جد امجد حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے زمانے سے لیکر ۸ھ غزوہ حنین
تک مفصل ومستند واقعات وحالات درج ہیں -
لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ نہایت عمدہ -
تقطیع ۲۰×۲۶/۸ - ضخامت ۴۰۰ صفحات - قیمت
۱۲ر - مع محصول ڈاک ۳ر

تاریخ اہل الحدیث عربی

مؤلفہ مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی حال وارد
مدینہ طیبہ - رسالہ ہذا عربی زبان میں ہے - جسمیں تاریخ
اہل حدیث بیان کرتے ہوئے فاضل مؤلف نے بعض
معرکۃ الآرا مسائل کو ثابت کیا ہے - مثلاً فرقہ ناجیہ کا
مصداق طائفہ اہل حدیث ہی ہے اور ائمہ اربعہ
بھی اہل حدیث ہی تھے - لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ
ہے - قیمت ۱۰ر محصولڈاک بذمہ خریدار

تاریخ تبلیغ اسلام

المعروف مبلغین اسلام - اس رسالہ میں آغاز اسلام
کے واقعات متعلقہ تبلیغ واشاعت اور جہاد بالکفار
کا ذکر ہے - قیمت ۱۰ر - رعایتی ۱۲ر
منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مؤلفہ مولانا محمد یوسف صاحب

حقیقۃ الفقہ

مرحوم [illegible]ی۔ اس کتاب میں کتب فقہ کی اصل عبارتیں مع اُردو ترجمہ پیش کی گئی ہیں۔ یہ کتاب مع مقدمہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں حالات جاہلیت اور بعثت کے علاوہ اسلام کے ۷۲ فرقوں کی تفصیل مع تعیین فرقہ ناجیہ کی گئی ہے حصہ اول میں کتب فقہ کے وہ مسائل مذکور ہیں۔ جو قرآن، حدیث یا اجماع صحابہ کے خلاف ہیں۔ حصہ دوم میں وہ مسائل صحیح درج کئے گئے ہیں جن پر اہل حدیث کا عمل ہے اور جو علماء احناف کے نزدیک بھی مسلم ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ ضخامت و سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ کے ۵۰۰ صفحات۔ علاوہ سرورق قیمت [illegible]۔ محصول ڈاک [illegible] علیحدہ ہے۔

مؤلفہ شیخ الاسلام علامہ محمد

کتاب التوحید

بن عبد الوہاب نجدی مرحوم۔ اصل کتاب عربی میں تھی لیکن اب با اعراب عربی عبارات کے بالمقابل اس کا اُردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ علامہ موصوف توحید کے بہت بڑے علم بردار تھے۔ چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بڑے زور سے توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے چند عنوانات حسب ذیل ہیں:-

صحیح توحید کی خوبی۔ شرک کی برائی۔ تعویذ گنڈا وغیرہ۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔ غیر اللہ کی نذر۔ نجومی اور کاہن کی حقیقت۔ شفاعت کا بیان۔ غیر اللہ سے فریاد کرنا۔ قبروں کی تعظیم۔ مسلمانوں میں بت پرستی۔ جادو کا بیان۔ فال اور شگون لینے اور متعدی مرض کا بیان وغیرہ وغیرہ۔

کتابت، طباعت دیدہ زیب، کاغذ نہایت عمدہ۔ ضخامت و تقطیع $\frac{20 \times 26}{8}$ کے ۱۸۰ صفحات۔ علاوہ سرورق۔ قیمت [illegible]۔ محصول ڈاک [illegible] علیحدہ ہے۔

امام ابن تیمیہؒ کے عربی رسالہ

فتویٰ شرک شکن

کا اُردو ترجمہ۔ اس میں کئی ایک معرکۃ الآرا مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند جلی عنوان حسب ذیل ہیں:- (۱) قبور کے پاس دعا۔ (۲) روضہ اطہر کے آداب۔ (۳) توسل کا طریقہ۔ (۴) بت پرستی۔ (۵) شیخ عبد القادر جیلانی کا روضہ۔ (۶) قبر کے واسطہ سے دعا۔ (۷) استجابت دعا کے اوقات و مقامات وغیرہ۔ قیمت ۶ر

امام ابن تیمیہؒ نے اختلافی مسائل

خلاف الامت

کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۵ر

مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے

خطبات احمد علی

تیرہ خطبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف مذہبی مباحث کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

یہ ایک تازہ اور نئی تصنیف ہے۔ جو

دیدار الٰہی

آپ نے شاید پڑھی ہوگی۔ اس کتاب میں حدیث اختصام ملاء اعلیٰ جس میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حق تعالیٰ کا دیدار فیض آثار پانے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اصل حدیث شریف کی تشریح حافظ الحدیث امام ابن رجب حنبلیؒ نے عربی میں کی ہوئی ہے۔ جس کا یہ اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت بے جلد ۹ر۔ مجلد ۱۳ر

نوٹ:- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ [illegible]

ملنے کا پتہ:- [illegible] اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) [illegible] سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) [illegible] کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) [illegible] گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۱۸



دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ کڑہ بھائی

تاریخ اجراء ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عللہ
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۲/۱۲
اہل برما سے سالانہ سے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر | ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

تعزیہ پرست سے خطاب

(از محمد حبیب اللہ نشتر گورکھپوری)

اے مسلماں شرک و بدعت اور تیرا مشغلہ
لا الٰہ جان کر بھی پوجتا ہے تعزیہ
مانتا ہوں میں حسینؓ ابن علیؓ مارے گئے
مجھ کو بھی ہے درد۔ ہو جاتا ہوں میں بھی مضطرب
چند کاغذ کے ورق۔ کچھ کھپچیاں ہیں بانس کی
حق بجانب فرطِ الفت۔ قدرِ انساں اک طرف
قبر پہ باجے بجیں توہین ہے یہ قبر کی
یہ حسین ابن علی کی بدترین توہین ہے
سینہ کوبی سے ترے حاصل؟ نہیں کچھ بھی نہیں
غیر پوجیں رام لیلا تو وہ کافر بالیقیں
شیشۂ دل صاف کر لے مان لے فرمانِ حق

تو ہی یہ مجبور کو بتا دے ہو گیا ہے تجھ کو کیا
اے علمبردارِ وحدت تجھ کو آخر کیا ہوا
زہر دھوکہ سے حسنؓ کو بھی کسی نے دے دیا
یاد کر لیتا ہوں جس دم واقعاتِ کربلا
تو نے اے ناداں سمجھا ہے انہیں حاجت روا
بڑھ نہیں سکتے محمدؐ سے شہیدِ کربلا
اور پھر قبر جگر گوشۂ حبیب کبریا
باز آ۔ اے دشمن ایماں خدا را باز آ
آنے والا ہے مگر سر پر ترے قہر خدا
پوج کر تعزیہ کب مسلم صادق رہا
نشتر کے ہر شعر میں اک درس ہے توحید کا

انتخاب اخبار

(۲۰ - اپریل)

—— برما میں جاپانیوں کا ایک فوجی دستہ مانڈلے سے ایک سو میل جنوب مشرق میں لڑ رہا ہے۔ ایک دوسرا دستہ ٹانگو سے آگے سو میل دور ایک مقام پر چینی فوجوں نے گھیر رکھا ہے۔

—— قاہرہ، سکندریہ اور نہر سویز کے رقبہ میں ہوائی حملوں کے الارم دیئے گئے۔ اور دریائے نیل کی وادی میں بھی الارم دیا گیا۔

—— چینی فوجوں نے جوابی حملے کرکے برما میں ریاستہائے شان کے صدر مقام ٹاؤن جی پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

—— بحیرہ بالٹک کی جرمن بندرگاہ راسٹاک پر تیسری مرتبہ بمباری سے سخت آگ بھڑک اٹھی جس سے بہت سا نقصان [illegible]

—— امریکن فوج بحر الکاہل کے جنوب مغرب میں واقع فرانسیسی جزیرہ نیو کیلے ڈونیا میں مقامی افسروں کی رضامندی سے داخل ہوئی ہے۔ آزاد فرانسیسی جرنیل مسٹر ڈیگال نے اس اقدام پر امریکن کمانڈر کو مبارکباد دی ہے۔

—— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ہوائی ڈاک جو ۲۹ مارچ سے ۵- اپریل تک ہندوستان سے ارسال کی گئی تھی۔ انگلستان میں تقسیم ہوگئی ہے۔

—— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ماہ مئی میں روشنی پر پابندیاں عائد کرنے کا حکم نافذ نہیں کیا جائے گا۔ (انقلاب لاہور)

—— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ جنگی اسلحہ کی نمائشی ٹرین سارے ملک میں ۸ ہزار میل کا سفر طے کرکے لاہور پہنچ گئی ہے۔ اثنائے سفر میں اس ٹرین کی ۱۰۰۵ جگہ دیہات، قصبات اور شہروں میں نمائش کی گئی۔ آٹھ لاکھ سے زیادہ اشخاص نے اس کو دیکھا۔

—— لیبیا (طرابلس) میں آندھیوں کے باعث کوئی قابل ذکر معرکہ نہیں ہؤا۔ گشتی دستوں میں جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں اور فریقین کے لیارے دیکھ بھال کے لئے پرواز کرتے رہتے ہیں۔

—— میلبورن (آسٹریلیا) کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ایک بین الاقوامی کمیشن اس مقصد کے لئے ملایا جانا چاہتا ہے کہ وہاں جاکر برطانوی جنگی قیدیوں کے ساتھ جاپانیوں کے سلوک کی تحقیقات کرے۔ مگر جاپانی حکام نے اسکی اجازت نہیں دی۔ ایسا کرنا بین الاقوامی جنگی قانون کے خلاف ہے۔

—— مدراس اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے جس کے صدر راجگوپال آچاریہ ہیں۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ملک کے نازک حالات کے پیش نظر مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان منظور کرکے مرکز میں قومی حکومت قائم کرے۔ اسپر پنجاب کے ہندو اور سکھ سخت ناراض ہوگئے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے کانگرسی نمائندے کانگرس کے اجلاس الہ آباد میں اس تجویز کی سخت مخالفت کریں گے۔

—— لندن کے ایک سرکاری اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی ہوائی جہاز یورپ کے مغربی ساحل پر اور جرمنی پر فضائی حملے کرکے فوجی اہمیت کے مقامات کو سخت نقصانات پہنچا رہے ہیں۔

—— نئی دہلی کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت قانون دفاع ہند کے ماتحت حفاظت عامہ حفاظت امن یا جنگ کو مؤثر طریقہ سے لڑنے کے لئے اگر ضرورت محسوس کریگی تو وہ تحریری حکم کے ذریعہ کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پر قبضہ کریگی۔ بشرطیکہ وہ جائداد کسی فرقہ کی عبادتگاہ نہ ہو

—— مدراس کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جس فوری خطرہ کے پیش نظر مدراس گورنمنٹ نے سرکاری دفاتر باہر بھیجے تھے۔ وہ خطرہ ٹل جانے کی وجہ سے انکو شہر میں واپس بلا لیا۔

—— امریکہ کے بعض جنگلات میں ایسے درخت ملتے ہیں۔ جن سے بڑا مفید دودھ ملتا ہے۔ جو کافی مقدار میں ہونے کے علاوہ بو باس اور طاقت کے لحاظ سے بکری یا گائے کے دودھ سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ (پنجابیت لاہور)

—— امریکہ کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ اگر حالات خراب ہوگئے تو ممکن ہے کہ امریکہ میں فرانس کا محفوظ سونا ضبط کر لیا جائے اور امریکی نوآبادیات پر قبضہ کر لیا جائے۔

—— امریکہ نے وسط مشرق میں سامان پہنچانے کے لئے افریقہ میں سے ہوائی راستہ نکال لیا ہے۔

—— سورت میں ایک سوداگر غلہ کو ۔۔۔ روپیہ جرمانہ اور دو ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر گندم فروخت کی تھی۔ خریدار ایک سب انسپکٹر پولیس تھا جو بلا وردی آیا تھا۔

—— جاپانیوں کی بحری پیشقدمی روکنے کے لئے اتحادیوں کا بیڑا مشترکہ کاروائی کریگا۔ اس مقصد کے لئے ہندوستان اور لنکا سے دشمن کی بحری طاقت پر جارحانہ حملے کئے جائینگے۔

—— کالی نن (روس) کے علاقے میں تین دن کی لڑائی کے بعد روسیوں نے ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس محاذ پر جرمنوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

—— جنوبی چین میں سخت زلزلہ آنے کی وجہ سے ایک شہر بالکل تباہ ہوگیا۔

—— جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ امریکہ ۹۰ جنگی جہاز سمندر میں اتار چکا ہے۔

—— آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر ۲۴ جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں کچھ نقصان ہؤا اور گیارہ جاپانی جہاز برباد ہوئے

—— [illegible] اپریل کو ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے حسب عادت برطانیہ کو برا بھلا کہا

سلب الدوام اور تغیبہ وقتیہ مطلقہ جمع ہوسکتے ہیں۔ ان دو قضیوں کو باہم ملا کر پڑھئے۔

(۱) لا ینخسف القمر دائمًا

(۲) القمر ینخسف وقتاما

یہ منطقی اصطلاح آپ کو معلوم نہ ہو تو کسی منطقی سے پوچھ لیجئے۔ اور ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیجئے۔

؎ بگوش بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

قادیانی مشن

"الفضل" اور "زمزم"

قادیان کے اخبار الفضل اور لاہور کے اخبار زمزم میں اس امر پر تکرار ہو رہی ہے کہ مرزا صاحب کے مرید بھی اصلاح یافتہ نہیں ہیں۔ زمزم نے ایک حوالہ اشتہار ملحقہ بہ شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب سے پیش کیا۔ جس کا مفہوم یہ بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد بداخلاق ہیں۔ الفضل نے اس کے جواب میں کہا کہ حضرت صاحب کا یہ ارشاد ان لوگوں کی اصلاح کے لئے ہے جو بیعت میں داخل ہو کر بھی پابند اخلاق نہیں ہوتے تھے۔ سب کے لئے نہیں۔

چونکہ اس قسم کی نزاعات میں دخل دینا "اہلحدیث" کا مسلمہ حق ہے۔ اس لئے ہم دونوں فریقوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ دونو اس نزاع کے تصفیہ کے لئے خلیفہ قادیان کو منصف مان لیں۔ چونکہ یہ منصف بڑے معتبر ہیں اس لئے امید ہے کہ دونوں فریق ان کو تسلیم کر لیں گے۔ پس ہم ان کا فیصلہ فریقین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

خلیفہ قادیان خاص قادیان کے رہنے والوں کی شکایت کرتے ہیں کہ کام کے وقت کئی بہانے کر کے جی چرا جاتے ہیں لیکن حضرت صاحب کے الہامات سن کر خوب سر گھستے ہیں۔ خلیفہ صاحب مسجد فضل قادیان کے نمازیوں کا خاص ذکر ان لفظوں میں کرتے ہیں:۔

"مجھے رپورٹ ملی ہے کہ جہاں باقی سب محلوں نے کام ختم کر لیا ہے وہاں مسجد فضل سے تعلق رکھنے والے تعاون نہیں کر رہے (اس سے مراد دار الفضل والے نہیں بلکہ محلہ ہے جسے محلہ ارائیاں کہتے ہیں) اس محلہ کے لوگ نہ تو نمازوں کے لئے باقاعدہ جمع ہوتے ہیں نہ پڑھانے کے لئے جاتے ہیں اور نہ ہی پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس طرح مجھے منتی لوگوں کی ایسی لسٹ دی گئی ہے جنہیں اس محلہ کے ان پڑھوں کو تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا گیا مگر کسی نے کوئی عذر کر دیا اور کسی نے کوئی اور۔ جس نے مان بھی لیا وہ بھی پڑھانے کے لئے نہیں گیا۔ اور جب ان میں سے بعض کو کہا گیا کہ تمہیں اس جرم کی سزا دی جائیگی تو ان میں سے دو نے کہا کہ ہم خدام الاحمدیہ سے استعفا دیدینگے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئیے کہ وہ خدام الاحمدیہ سے استعفا نہیں دے سکتے بلکہ انہیں احمدیت سے استعفا دینا پڑے گا۔" (اخبار الفضل یکم اگست ۱۹۴۱ء صفحہ ۱)

اہلحدیث: اس قسم کی خرابیوں کا مفصل ذکر اسی پرچہ میں ص۳ سے ص۵ تک مسلسل کیا گیا ہے۔ امید ہے اب دونوں فریق (الفضل اور زمزم) خلیفہ جی کے فیصلے کو مان کر نزاع ختم کر دینگے۔

آہ میرے سہ صدی دوست چل بسے

قادیانی اخبار "الفضل" نے اطلاع پہنچائی ہے کہ منشی قاسم علی قادیانی ستر (۷۰) سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ افسوس ان کی وفات پر نہیں کیونکہ وہ عمر طبعی کو پا چکے تھے اور قادیانی مشن کا کام بھی انہوں نے اپنی ہمت کے مطابق خوب کیا۔ ہاں افسوس اس امر کا ہے کہ الفضل نے متوفی کے بہت سے کام بڑے فخر سے گنے ہیں۔ مگر ایک تاریخی واقعہ جو ان کے سوانح میں لکھنے کے قابل تھا اسے چھوڑ گئے۔ وہ واقعہ انعامی مباحثے کا ہے جس میں موصوف نے بڑی جرأت دکھائی تھی۔ جماعت قادیانی سے چندہ کر کے تین سو (۳۰۰) روپیہ درصورت فتح میرے لئے انعام مقرر کیا تھا۔ مباحثہ مرزا صاحب کے آخری فیصلے کے متعلق تھا۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۲ء کو مقام لدھیانہ میں مباحثہ ہوا جس میں حسب دعا مرزا صاحب و حسب فیصلہ ثالث انعامی رقم مبلغ تین سو مجھے مل گئی۔ اس وجہ سے میں منشی قاسم علی کو اپنا سہ صدی دوست لکھا کرتا تھا۔ آہ! آج وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے روپوش ہو گئے۔ اور دار الجزا میں پہنچ کر اہل قادیان کو یہ پیغام بھیج رہے ہیں

ع من نکردم شما حذر بکنید

؎ کریں جدائی کا کس کس کی رنج ہم اپنے ذوق
کہ ہونے والے ہیں ہم سب بھی عنقریب جدا

معاصر مقلدین کا جدید طرز تصنیف

(۴)

(از ملک ابو یحیٰی امام خان صاحب نوشہروی)

مضمون ہذا کی قسط سوم "اہلحدیث" ۱۷۔ اپریل میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں قاضی عبدالصمد صاحب صارم سیوہاروی کی تالیف "تاریخ التفسیر" سے ملک امام خان صاحب ایسے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جن میں مؤلف تفسیر نے نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کا تذکرہ نامناسب طور پر کیا ہے۔ ناظرین سابقہ قسط کو مکرر ملاحظہ کر کے آج کا بقایا حصہ مطالعہ کریں۔ (مدیر)

مصنف "تاریخ التفسیر" (قاضی صارم صاحب) تفسیر بیضاوی پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے

ہیں کہ :-

" کسی تفسیر کے معتبر کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس میں بہت کم نقائص ہیں۔ تفسیر بیضاوی ایک مقبول و معتبر و مشہور تفسیر ہے۔ لیکن اس میں بھی ضعیف بلکہ موضوع روایات ہیں۔ علماء نے اس کے اس نقص کو افسوس کے ساتھ ظاہر کر دیا ہے۔ اکثر مفسرین نے محدثین کی طرح روایات لینے میں احتیاط نہیں کی۔ اس لئے قرآن کی وہ تفسیر جو کتب صحاح میں موجود ہے۔ یا جو ائمہ ستہ کی شرائط پر ہے قابل اعتماد ہے۔ ان کے سوا جو کچھ ہے۔ اس کی ذمہ داری مفسر پر ہے " تاریخ التفسیر قاضی صارم صاحب ؒ)

بالآخر مولف تاریخ التفسیر کا اصول تفسیر یہ ہے کہ

" بعض مفسرین نے صحیح روایات کے جمع کرنے میں سعی کی ہے۔ اور بعض نے بایں خیال کہ ناظرین کے پیش نظر ہر قسم کی معلومات رہے۔ رطب و یابس سب کچھ جمع کر دیا ہے بعض نے ضرورت سے زیادہ اپنے اجتہاد و رائے کو دخل دیا ہے۔ اس لئے کسی تفسیر کے متعلق یہ کہنا کہ اس کا ہر قول صحیح و مستند ہے مشکل ہے۔ پس وہ روایات صحیح ہیں جو صحیح ثابت ہو جائیں " (تاریخ التفسیر مدے)

قاضی صارم صاحب کا آخری فیصلہ

اس لئے آخری فیصلہ یہی ہے اور صحیح ہے کہ احادیث صحیحہ سے جو روایت ثابت ہو جائے یا ائمہ ستہ کے معیار پر اتر جائے یا وہ قول و روایت مسلمات اہل حق کے خلاف نہ ہو۔ صحیح ہے۔ باقی غلط ہے۔ خواہ وہ کسی کی طرف منسوب ہو۔ ایسے معاملہ میں کسی بزرگ کا نام سن کر مرعوب ہونا یا تساہل کرنا سخت غلطی ہے "

میں عرض کرتا ہوں کہ یہی اصول تفسیر میں نواب صدیق حسن خان کا ہے جنہیں آپ نے ان کا تصور

بخشنے میں اس قدر ابقدلی سے کام لیا۔ فقط !

درس حدیث

از زبدۃ الحکماء مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی

(نمبر چہارم)

اس مضمون کی تیسری قسط اہلحدیث ۱۳ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔

ایک حدیث میں جو حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- اِضْمَنُوْا لِیْ سِتَّةً مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ

یعنی اے لوگو تم اپنی طرف سے مجھے ان چھ چیزوں کی طرف سے مطمئن کر دو یعنی ان چھ خصلتوں کی مجھے از خود ضمانت دو کہ ایسا کرو گے میں اس کے بدلہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جنت میں لے جاؤنگا بشرطیکہ ان چھ عادات کو اپنے میں راسخ کرو۔ (۱) جب کسی سے بات کیا کرو تو سچی کیا کرو کسی سے جھوٹ مت بولا کرو۔ (۲) اور اگر کسی سے وعدہ کرو تو پورا کیا کرو۔ (۳) اور اگر کوئی تمہیں امین سمجھ کر کوئی امانت تمہارے پاس رکھے تو وقت پر اسے واپس بجنسہ ادا کر دیا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کو زنا سے اور افعال بد سے محفوظ رکھو۔ (۵) اور اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو کیونکہ یہ شرم و حیا اور وقار کی علامت ہے اور کسی پر ظلم و ستم کرنے یا کسی کو ستانے سے ہاتھ روکے رکھو یا یہ کہ تمہارے ہاتھ سے کوئی فعل ناپسندیدہ نہ ہو اور ہر برائی کے کام سے ہاتھ روکو۔ اگر تم میں یہ چھ عادتیں ہو گئیں تو تم جنت کے حقدار ہو گے۔ انشاء اللہ !

ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن الحرث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اطعموا الطعام وافشوا السلام تورثوا الجنان ۔ کہ غرباء و مساکین و حاجت والوں کو حسب توفیق کھانا کھلایا کرو اور اسلام کی اشاعت کیا کرو یا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو میل و ملاقات کے وقت السلام علیکم کہا کرو۔ ان افعال کے کرنے سے تم جنت کے وارث بنو گے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسم الاعظم الذی اذا دُعی بہ اجاب فی ثلاث سورۃ القرآن (۱) البقرۃ۔ (۲) وآل عمران و (۳) طٰہٰ یعنی اسم اعظم پڑھ کر دعا کرنے سے دعا مقبول ہو جاتی ہے۔ قرآن میں تین جگہوں میں ہے اسکو ڈھونڈھ لو اور کامیابی حاصل کرو۔ (۱) سورہ بقرہ میں۔ (۲) سورہ آل عمران میں اور سورہ طٰہٰ میں ہے اسی کے متعلق ایک اور حدیث میں ذرا مزید توضیح فرما دی کہ اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین (۱) الٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم (۲) وفاتحۃ آل عمران۔ الٓمّٓ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم - فرمایا کہ ان دو آیتوں میں اسم اعظم نمبر ایک اور نمبر ۲ میں۔ ان آیات کو اگر تخلیہ میں پڑھا جائے تو دل صاف ہوتا ہے اور رقت قلب پیدا ہوتی ہے اگر خدا سے دعا کی جائے تو مستجاب ہوتی ہے۔ اگر کسی بھائی کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو وہ سحر کے وقت نماز تہجد کے بعد ان آیات کو خصوصاً ۲ کو کثرت سے بحضور قلب پڑھے تو پھر دیکھے کہ کیا انوار الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ خاکسار کا تجربہ ہے من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔ خصوصاً تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کے لئے عجیب چیز ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۵- ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

عدم علم غیب رسالت مآب علیہ السلام

(۲)

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں اس مضمون کی تمہید درج ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے مخاطب رسالہ "انوار الصوفیہ" کے اڈیٹر اور اسکے نامہ نگار صاحب ہیں۔ ناظرین کی یاددہانی کے لئے یہ بتانا مفید ہوگا کہ یہ رسالہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری کی زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں جو کچھ لکھا جاتا ہے پیر صاحب قانوناً اور شرعاً اس کے ذمہ دار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت دینے کو مضمون نگار لکھتا ہے

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مطلق بنص قرآنی (عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول اور وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے) جو انشاء اللہ تعالیٰ مفصل عرض کیا جاوے گا۔" (انوار الصوفیہ بابت نومبر دسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۹)

اہلحدیث ہماری مخاطب پارٹی اپنے علم کے ادعا میں اہلحدیث کو قل اعوذیے کہا کرتی ہے مگر اپنا یہ حال ہے کہ ان کی کوئی بات علم کے مطابق نہیں ہوتی۔ سنئے!

اس آیت میں دو مستثنیٰ ہیں۔ ایک مَنِ ارْتَضٰی جس کا مستثنیٰ منہ احدًا ہے جو نکرہ ہے اور نفی کے ذیل میں ہونے کی وجہ سے عام ہے دوسرا مستثنیٰ منہ غیبہ ہے جس کا مستثنیٰ محذوف ہے۔ جو آیت سے مفہوم ہوتا ہے۔ پوری آیت کے الفاظ یہ ہیں:-

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ (رَبِّهِمْ ۔۔۔ پ ۲۹ ۔ ع ۱۲)

ترجمہ: خدا تعالیٰ اپنے علم غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر رسولوں کی طرف اور غیب میں سے کچھ بطور پیغام رسالت بھیجدیتا۔

پس ان دونوں مستثناؤں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد وہ علم غیب ہے جس کی تبلیغ رسول اللہ نے کر دی۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ (پ ۶ ع ۱۴)

اے پیغمبر! آپ کی طرف جو کچھ نازل ہوا ہے اُسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔

اس کے ساتھ ہی فرمایا:-

وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

اگر آپ نے اس میں سے ایک ذرہ بھی چھوڑ دیا تو سمجھا جائیگا کہ آپ نے خدائی پیغام کچھ بھی نہیں پہنچایا۔

پس ثابت ہوا کہ اس آیت میں آنحضرتؐ کو جس علم غیب کے ملنے کا ذکر ہے (از قسم احکام ہو یا از قسم اخبار) آپ نے ہمیں سارا پہنچا دیا۔ جو قرآن حدیث کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے نہیں پہنچایا وہ ان کو خدا کی طرف سے ملا ہی نہیں۔

اب ہم ان مدعیان سے پوچھتے ہیں کہ ایک چیونٹی کو سامنے رکھ کر بتائیے کہ کسی آیت یا حدیث میں یہ ذکر ملتا ہے کہ اس چیونٹی کی رگیں اتنی ہیں، اس کا پھیپھڑہ اتنی مقدار کا ہے، اسکا معدہ اتنا ہے۔ اس کے ماں باپ کون تھے اور اس کے نانا نانی کون تھے، اس کی نسب کیا تھی اور نسل کیا ہوگی۔ اسی طرح ہر ایک جاندار کے متعلق سوال ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد ایک مربع گز مزروعہ زمین کو سامنے رکھ کر پوچھتے ہیں کہ اس سال اس زمین میں کتنی بالیں نکلیں اور ہر ایک بال میں کتنے دانے پیدا ہوئے۔ گذشتہ سال کتنی پیداوار ہوئی آئندہ سال کتنی ہوگی۔ مدعیان علم غیب ہمیں بتائیں کہ کسی آیت یا حدیث میں بالاجمال یا بالتفصیل ان سوالوں کا جواب ملتا ہے؟ اگر نہیں ملتا تو یہ لکھنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ

"صرف فرق علم بالاستقلال و بالذات اور علم باعلام اللہ تعالیٰ کا ہے جو آگے بیان ہوگا پس ثابت ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیر استقلالی ہے اور اس میں فرق ظاہر ہے اور کوئی شرک نہیں۔

(۱) علم غیب بالذات جو تمام کلیات وجزئیات

ممکن الوجود و غیر ممکن الوجود کو شامل و حاوی ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔

(ب) علم غیب بالعرض و علم بالامور جو اللہ تعالیٰ کے اعلام اور سکھلانے سے حاصل ہو وہ انبیاء کا علم قرار دیا گیا ہے۔ یعنی خداوند تعالیٰ کو تو علم غیب بالذات اور بالاستقلال ہے۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خداوند کریم نے حسب مراتب اپنی طرف سے عطا کیا ہے۔ ثنا تھم و تدبر" (رسالہ مذکور صفحہ ۹)

اہلحدیث اللہ اللہ کیسی جرأت ہے اور کتنی دلیری ہے۔ اب خدائی علم کا ثبوت سنئے جس کا ذکر اس آیت میں بڑی وضاحت سے ملتا ہے ارشاد ہے:۔

يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (پ۷-ع۱۳)

جنگل اور سمندر میں جو کچھ ہے خدا سب کو جانتا ہے اور جو پتا گرتا ہے اس کو بھی جانتا ہے اور جو خشک اور تر ہے، سب اس کے علم میں ہے"

کیا کسی مومن کا ایمان یہ شہادت دیتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اتنا وسیع تھا۔ ایسا دعویٰ کرنے سے پہلے خدا کا خوف دل میں رکھ کر آیت ذیل پڑھ لیجئے تو بہت جلد اور آسانی سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہے:۔

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ (پ۹-ع۱۳)

(اگر میں (پیغمبر) غیب جانتا ہوتا تو ہر قسم کی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی)

اہل علم سے مخفی نہیں ہے کہ یہ قضیہ شرطیہ قیاس استثنائی کو متضمن ہے اور یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ تحصیل خیر اور دفع ضرر کو علم ذاتی سے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح یہ دونوں باتیں علم ذاتی پر متفرع ہوتی ہیں اسی طرح علم غیر ذاتی پر بھی متفرع ہو سکتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص راستہ میں شیر کو پھرتے ہوئے دیکھ کر کسی کو بتا دے اور سامع کو یقین ہو جائے تو جس طرح شیر کو اپنی آنکھ سے دیکھنے والا اس سے بچیگا اسی طرح سننے والا بھی بچیگا۔

پس یہ آیت موصوفہ علم غیب ہر دو قسم مستقل اور غیر مستقل کی نفی کرنے میں نص صریح ہے۔

ہم مدعیان علم غیب کو سمجھانے کے لئے ایک اور آیت پیش کرتے ہیں۔ جو اثبات توحید کے متعلق ہے۔ ارشاد ہے:۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (پ۱۷-ع۲)

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور معبود بھی ہوتے تو یہ دونو مدت سے برباد ہو گئے ہوتے۔

دیکھئے! یہ آیت اللہ تعالیٰ کی توحید کے ثبوت میں نص صریح ہے۔ لیکن اگر کوئی مشرک اس صریح آیت میں مستقل اور غیر مستقل کا فرق پیدا کرے تو آیت کا سارا زور ٹوٹ جائیگا۔

مثلاً ہندوستان کے بت پرست جو مختلف معبودوں کو پوجتے ہیں۔ مدعیان علم غیب کی پیروی میں کہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور بھی مستقل معبود ہوتے تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ مگر ہمارے معبود چونکہ مستقل نہیں ہیں بلکہ خدا کی مخلوق ہیں۔ اس لئے دنیا تباہ نہیں ہوئی۔ اب مدعیان علم غیب ایسا کہنے والوں کو کیا جواب دینگے؟ جو جواب ان کو دیں وہی جواب ہماری طرف سے اپنے حق میں سمجھ لیں۔

ہماری تمنا ہے کہ کوئی ایسا مشرک ان لوگوں کے سامنے آجائے تو ان کو قدر عافیت معلوم ہو جائے۔ اور یہ شعر ان کی زبان پر جاری ہو:

کبھی معشوق بنتے ہم بھی جو اب عاشق کہلاتے ہیں
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

اہل فقہ اہلقرآن کی شکل میں

(۶)

اس سلسلہ مضمون کی پانچ قسطیں پہلے درج ہو چکی ہیں۔ آج چھٹی قسط درج ہے۔ ناظرین اس مضمون کو غور سے پڑھا کریں۔

آگے چل کر اخبار "الفقیہ" کا معترض نامہ نگار لکھتا ہے کہ

"عن حذیفہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم تبال علیھا قائما"۔

ترجمہ:۔ فرمایا حذیفہ رض نے تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پہ آئے۔ پس پیشاب کیا حضور نے وہاں کھڑے ہو کر۔

خلاف اس کا

عن عائشۃ قالت من حدثکم ان النبی کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا" (رواہ احمد و ترمذی و نسائی) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں جو شخص حدیث بیان کرے تم سے آنحضرت کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے سو تم اس کو سچا نہ سمجھنا۔ نہیں پیشاب کرتے تھے حضرت صلعم مگر بیٹھ کر" (الفقیہ ۷ فروری ۱۹۴۲ء صفحہ ۔)

اہلحدیث ہائے تعصب اور ضد تیرا برا ہو۔ سنئے! اس اختلاف کا جواب دو طرح سے ہے پہلا جواب یہ ہے کہ پہلی حدیث میں مذکورہ واقعہ بیرون آبادی سے متعلق ہے۔ اس لئے صدیقہ کو اس کا علم نہیں ہوا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ

ملکی مطلع

حالاتِ جنگ

جنرل ویول کی تقریر اس ہفتے افواج ہند کے کمانڈر اعلیٰ جنرل ویول (انگریز) نے آل انڈیا ریڈیو سٹیشن دہلی سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کی کامیابی اور آخری فتح میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ دنیا کے چار بڑے ممالک (برطانیہ، امریکہ، روس اور چین) ہندوستان کو بچانے اور اس کی امداد کرنے کا پختہ ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ جاپانی ہندوستان پر فضائی حملے کر سکتے ہیں اور کسی جگہ عارضی قبضہ بھی کر سکتے ہیں۔ مگر ہندوستان کی فضائی طاقت اور بری فوج اس قدر طاقتور ہے کہ دشمن کو قدر عافیت معلوم ہو جائے گی۔ سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ملایا اور برما میں جو کچھ ہوا ہے ہندوستان میں اس کا اعادہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ آج جو انتظامات موجود ہیں وہ پہلے کی نسبت بہت مضبوط ہیں اور آئندہ اس سے زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اگر ہندوستانی اپنے ملک کے خیر خواہ رہیں اور ہمت وحوصلہ قائم رکھیں تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

اتحادیوں کا آئندہ پروگرام امریکہ کے ایک فوجی مبصر نے ایک امریکن اخبار میں اتحادیوں کے آئندہ جنگی پروگرام [illegible] مندرجہ ذیل پانچ باتیں بطور پیشگوئی شائع کی ہیں:۔

(۱) اتحادی قومیں (برطانیہ وغیرہ) یورپ میں اپنی فوجی قوتیں وسیع پیمانہ پر جمع کریں گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اٹلی میدان جنگ سے بھاگ جائیگا اور جرمنی پر کاری ضربیں لگا کر اس کے وسائل تباہ کر دئیے جائیں گے اس کے بعد جاپان پر پوری توجہ مبذول کی جائے گی۔

(۲) جرمنی اور اس کے مقبوضہ علاقوں پر بڑی شدت سے ہوائی حملے کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی روس کو فوجی سامان مہیا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

(۳) اتحادیوں کی امداد سے روس سائبیریا کے محاذ پر جاپان کی فوجی قوتوں کو منتشر کرنے کے لئے کاری ضرب لگائیگا۔

(۴) اتحادی قومیں جرمنی کے مقبوضہ ملکوں (یوگوسلاویہ، ناروے، ہالینڈ، پولینڈ اور مفتوحہ فرانس) میں جرمنوں کے خلاف بے چینی اور اضطراب سے پورا فائدہ اٹھائینگی

(۵) اتحادی قومیں آزاد فرانسیسی جرنیل ڈیگال اور اس کی پارٹی کی ہر ممکن امداد کرینگی اور اس طرح غیر مفتوحہ فرانس کی حکومت (وشی گورنمنٹ) کے جرمنی سے اتحاد اور اشتراک کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کرینگی

اخیر میں اس فوجی مبصر نے کہا ہے کہ اس کی یہ پیشگوئی محض قیاسی نہیں ہے بلکہ اتحادیوں کی جنگی تیاریوں اور امریکہ اور برطانیہ کے اعلیٰ ذمہ دار افسروں کی تقریروں اور اعلانات پر مبنی ہے۔

جرمنی کا پروگرام دوسرے سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ اتحادی سکیم کے مقابلہ میں جرمنی کا پروگرام یہ ہے کہ سب سے پہلے روس کی قوتِ مزاحمت کو ختم کیا جائے۔ اس کے بعد اتحادیوں سے نپٹنا آسان ہوگا۔ بلکہ جرمنی کو مزید چار فائدے حاصل ہونگے۔

(۱) مشرق کی طرف سے اس پر حملے کا کوئی خطرہ نہیں رہیگا۔

(۲) جرمنی کا ساتھی جاپان بے خوف ہو کر اپنی ساری طاقت ایشیا کے جنوب مشرق میں امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ کے خلاف صرف کریگا۔

(۳) روس میں جرمنی کو بڑی مقدار میں تیل، اناج اور ایسی دھاتیں مل جائیں گی جو جنگی ضروریات کیلئے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔

(۴) جرمنی کے لئے ایران، عراق اور ہندوستان کے راستے کھل جائیں گے۔

مندرجہ بالا مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جرمنی مستقبل قریب میں روس پر بہت بڑا حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اس خوفناک تصادم کیلئے فریقین موسم سرما میں وسیع پیمانہ پر تیاریاں کرتے رہے ہیں۔ سر دست وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ فریقین میں سے کون کامیاب ہوگا۔ کیونکہ روس بذات خود کافی فوج اور حسب ضرورت بہت بڑے ذرائع ووسائل کا مالک ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ اور امریکہ کی امداد بھی اسے حاصل ہے۔ دوسری طرف جرمنی بھی قریباً سارے یورپ کے وسائل سے مستفید ہونے کے علاوہ فرانس کے ساتھ جدید معاہدہ کی رو سے فرانس کے بحری بیڑہ اور اسکی نوآبادیات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

جرمنی کی فوجی طاقت کے پیش نظر اتحادیوں کے حامی ان کو مشورہ دے رہے ہیں کہ روس کی مؤثر امداد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ اتحادی مغربی یورپ میں جرمنی پر اور بحرالکاہل میں آگے بڑھ کر جاپان پر جارحانہ حملہ کر دیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یورپی روس پر جرمنی کا دباؤ کم ہو جائیگا اور ایشیائی روس جاپان کے متوقع حملہ سے محفوظ ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ بحرالکاہل کی جنگ میں جاپانی دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے اتحادیوں کا پلڑا بھاری ہو جائیگا۔ دیکھئے اتحادی حکومتیں اس مشورہ پر عمل کرتی ہیں یا نہیں؟ ع

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

برما کا محاذ اس محاذ کے متعلق تفصیلی حالات اخباروں میں نہیں آئے۔ مختصر یہ ہے کہ برما میں برطانیہ اور چین کی متحدہ فوجیں جاپان سے لڑ رہی ہیں۔ تازہ خبروں سے اتنا معلوم ہوا ہے کہ جاپانی ریاستہائے شان کے راستے شمالی برما میں پیشقدمی کر رہے ہیں۔ لندن کے ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ جاپانی فوجیں برما میں تین مقامات سے داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔

رائٹر کا فوجی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ جاپانیوں کے بڑے حملے کا رُخ دریائے سالوین کے مغرب میں شہر لوکاف کی طرف ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ چینی فوج کے بائیں بازو پر دباؤ ڈال کر اس چینی فوج کو جو ریلوے لائن پر پنمانا کے قریب ہے پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا جائے۔ پنمانا کا شہر دریائے سیتانگ کے کنارے لوکاف کے مغرب میں واقع ہے۔ اسی ہفتہ یہ اطلاع بھی آئی ہے کہ ایک محاذ پر اتحادی فوجوں نے جاپانیوں کو تین میل پیچھے دھکیل دیا اور مانڈلے وغیرہ پر بمباری سے معمولی نقصان ہوا ہے۔

سرکاری اطلاع

سٹالن کی خفیہ فوج میدان جنگ میں

سویڈن کے فوجی نامہ نگاروں کے بیان کے مطابق تازہ دم تربیت یافتہ روسی فوجیں جو ہر طرح کے سامان جنگ سے مسلح ہیں۔ محاذ پر ان فوجوں کے دوش بدوش پہنچنا شروع ہو گئی ہیں۔ جو شدید سردیوں میں جرمنوں کو پسپا کرتی رہی ہیں۔

ایک اور نامہ نگار کا بیان ہے کہ مارشل بڈونی کو ۵ نئی رسالہ فوجیں مہیا کی گئی ہیں۔ ہر ایک فوج میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار افسر اور سپاہی ہیں۔ ان فوجوں کے ہر ایک آدمی کو تین تین گھوڑے دیئے گئے ہیں۔ ایک سواری کے لئے دوسرا بوقت ضرورت کام آنے کے لئے اور تیسرا سامان اٹھانے کے لئے۔ ان گھوڑوں کو بھی جنگ کیلئے خاص طور پر سدھایا گیا ہے۔ فالتو گھوڑا اور سامان اٹھانے والا گھوڑا دونوں اپنے سپاہی کے دائیں اور بائیں رہتے ہیں۔ یہ فوجی تیاریاں روس کے مشہور فوجی افسر جنرل ماؤلی بلیوشر کی نگرانی میں کی گئی ہیں۔ اور یہ فوجیں یورال کی پہاڑیوں میں دن رات ایک کر کے تیار کی گئی ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب شدید برفباری میں جرمنوں کے لئے چلنا مشکل تھا۔ جنرل بلیوشر کے ... برف پر پھسلنے والے چھوٹے چھوٹے مسلح ٹینک بنائے گئے۔ جنہوں نے جرمنوں کے لئے آفت بپا کر دی تھی۔ اب نئے حملوں میں گھوڑ سوار کاسک فوجیں مشینی فوجوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار کی گئی ہیں۔

ہٹلر نے سنسر کا عہدہ بھی سنبھال لیا

روس کے محاذ پر جنگ کی نئی صورت حالات کے پیش نظر ہٹلر نے کمانڈر انچیف کے علاوہ سنسر انچیف کا عہدہ بھی سنبھال لیا ہے۔ سویڈن کے ایک نامہ نگار کا برلین سے ایک پیغام مظہر ہے کہ کسی فوجی افسر کا بیان اس وقت تک اخبارات میں شائع نہیں ہو سکتا۔ اور نہ غیرملکی اخبار نویسوں کو مل سکتا ہے۔ جب تک ہٹلر خود اس بیان کو دیکھ نہ لے۔

اپنے پیغام میں اس نے اس سلسلے میں ایک واقعہ یہ بیان کیا ہے کہ سٹاک ہالم میں جرمن اخبار والکیسچر بیوباختر کا نامہ نگار فن لینڈ کے محاذ پر جرمن کمانڈر جنرل ڈیٹل سے انٹرویو کے لئے گیا۔ جرمن جنرل کا بیان اس نے ہدایت کیمطابق ہٹلر کو اس کے ہیڈ کوارٹر میں منظوری کے لئے بھیجا جہاں سے ۴۸ گھنٹوں کے بعد اسے جواب ملا کہ یہ بیان شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مورمانسک کے محاذ پر جنرل ڈیٹل کو حال ہی میں روسی فوجوں کے ہاتھوں شدید ناکامیاں ہوئی ہیں۔ سویڈن میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر غالباً مورمانسک کے محاذ کو جرمن عوام کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاہتا ہے۔

سرکاری اعلان

لاہور ۱۸- اپریل- بحری ملازمت کی تعلیم اور تربیت ۱۴ سال سے ۱۷ سال تک کی عمر کے لڑکوں کو دلانے کی غرض سے بھرتی کرنے کیلئے بحری ریکروٹنگ افسر مئی اور جون میں پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ۱۴ سے ۱۵½ سال کی عمر کے لڑکوں کو ایک سال تعلیم و تربیت دی جائے گی اور اس دوران میں انہیں ۱۰ روپے ماہوار تنخواہ وردی اور خوراک کے علاوہ دی جائے گی۔ اور ۱۵ سے ۱۷ سال کی عمر کے لڑکوں کو اسی طرح پندرہ روپے ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔ جہازی تربیت کے علاوہ ان کی تعلیم کا بھی بندوبست ہوگا۔ جس سے فراغت کے بعد انہیں بحری ملازمت میں لے لیا جائے گا۔

ریکروٹنگ افسروں کے دورے کا پروگرام حسب ذیل ہے :-

رہتک ۹ مئی- گجرات ۱۱ مئی- جہلم ۱۲ مئی- گوجرخان ۱۴ مئی- کہوٹہ ۱۵ مئی- مری ۱۶ مئی تلہ گنگ ۲۵ مئی- چکوال ۲۶ مئی- پنڈدادن خان ۲۷ مئی- کھیوڑہ ۲۸ مئی- چوہا سیدن شاہ ۲۹ مئی ڈلوال ۳۰ مئی- کلرکہار یکم جون- خوشاب ۵ جون میانوالی ۷ جون- شاہ پور ۸ جون- سرگودھا ۹ جون- نارووال ۱۰ جون- ظفروال ۱۱ جون- اور لاہور ۱۲ جون۔

والدم مرحوم نماز تہجد کے بعد اکثر یہ پڑھا کرتے تھے

ایک اور حدیث جو حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کبھی آنکھوں نے دیکھی نہیں اور کانوں نے اُن کا ذکر تک نہیں سُنا اور جن کا دل میں کبھی خیال تک بھی نہیں آیا - (اللّٰھم ارزقنا)

حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ خصلتان لا یجتمعان فی مؤمن یعنی یہ دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتیں - البخل وسوء الخلق یعنی ایک تو وہ بخیل نہیں ہوتا اور دوسرے یہ کہ مؤمن بدخلق نہیں ہوتا - یعنی مؤمن کی نشانی یہ ہے کہ وہ خوش خلق ہوتا ہے اور کریم النفس اور فیاض دل ہوتا ہے -

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ان اللہ یرضی لکم ثلاثا ویکرہ لکم ثلاثا فیرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئًا وان تعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا وان تناصحوا من ولاہ اللہ امرکم - یعنی یہ باتیں خدا کی کمال رضامندی کا باعث ہیں اور رب العالمین ایسے بندوں پر خوش ہوتا ہے جن میں یہ خوبیاں ہوں - وہ یہ کہ تم خالص اللہ کی عبادت کیا کرو اور اسکے ساتھ کوئی شریک نہ کرو - یعنی خدا کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہیں کرنا چاہئے - جیسے بعض لوگ پیروں اور بزرگوں کی قبروں پر جا کر سجدے کرتے اور اُن سے مدد مانگتے ہیں اور اُن کو نفع و نقصان کے لئے پکارتے ہیں - یہ شرک ہے - اللہ تعالےٰ مومن بندے سے یہ چیز پسند نہیں فرماتا - بلکہ جو شخص شرک سے بچے اور خالص اس کی عبادت کرے اسپر راضی ہوتا ہے - دوسرے یہ کہ تم سب مسلمان اکٹھے ہو کر خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں تفرقہ اور بے انصافی سے بچو سب مل کر قرآن و حدیث پر عمل کرو اور باہمی عداوت اور جھگڑوں سے بچتے رہو - تیسرے یہ بات خدا کی رضامندی کا سبب ہے کہ اپنے میں سے حکمران کے خیرخواہ رہو اور ہر ایک بہتری کی بات سے اُسے آگاہ کرتے رہو - اور جن تین باتوں پر خدا تعالےٰ ناراض ہوتا ہے وہ یہ ہیں کہ قیل وقال وکثرۃ السوال - واضاعۃ المال - بہت باتیں کرنا ادھر اُدھر کی فضول باتیں کرنے سے خدا ناراض ہوتا ہے - بات جو ہو کام کی ہو

سہ دل ز پُر گفتن بمیرد در بدن
گرچہ گفتارت بود دُرِّ عدن

(۲) کثرت سوال سے خدا ناراض ہوتا ہے - کثرۃ السوال سے مراد یا تو یہ ہے کہ احکام شریعت پر بار بار اعتراض کرنا اور اعتراضًا ہر بات پر سوال کرنا اور عمدًا کٹ حجتیاں کرنا - یا یوں مانگتے پھرنا جیسے بعض لوگوں نے اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے کہ کھاتے پیتے، خاصے مالدار ہیں، لیکن بہانے بنا بنا کر مانگتے پھرتے ہیں - یا یہ کہ بعض لوگ عادی سائل ہو جاتے ہیں اور در بدر مانگتے پھرتے ہیں - اس سے رسول اللہ نے منع فرمایا کہ اس میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے -

(۳) اللہ کے دئیے ہوئے مال کو اسراف اور فضول خرچی میں بیہودہ جگہوں پر ضائع کر دینا خدا کی ناشکری اور اس کی ناراضگی کا باعث ہے - (باقی)

خریداران کتب کو اطلاع | چند پیسوں یا چند آنوں کی کتاب منگانے والے ویلو طلب نہ کیا کریں - بلکہ قیمت مع محصول لفافہ میں بصورت ٹکٹ بھیجدیا کریں - کیونکہ ایسی حالتیں ویلو کا خرچ اصل قیمت سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے - نیجر اہلحدیث

(بقیہ متفرقات)

اعتراف تقصیر | "اہلحدیث" ۱۰ میں مولانا سامرودی صاحب نے مجھے تراجم علمائے حدیث" کی اس تاریخی غلطی کہ

"مولنا محمد قاسم نے شاہ عبد الغنی صاحب خلف حجۃ اللہ سے حدیث پڑھی"

پر متنبہ فرمایا ہے کہ یہ شیخ عبد الغنی صاحب مجددی دہلوی ہیں نہ کہ شاہ عبد الغنی خلف شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی -

میں اس فروگذاشت پر "اعتراف تقصیر" کرتا ہوں - ممدوح نے ایک مرتبہ اس سے قبل بھی بمعرفت دفتر "اہلحدیث" اس غلطی کے ساتھ چند اور اغلاط سے مطلع فرمایا تھا جس پر راقم نے اپنی کتاب کے طبع ثانی کے لئے اصلاحیں کر لی تھیں مگر سفر میں مبیضہ ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے اس مرتبہ پھر لغزش ہو گئی - اسی طرح کچھ عرصہ ہوا - الفقیہ امرتسر نے بھی اس غلطی پر مضمون شائع فرمایا تھا میں دونوں کا مشکور ہوں - (ابو یحیٰی امام خان)

تنظیم یتیم خانہ امرتسر | واقعہ جی - ٹی - روڈ سترہ سال سے جاری ہے اور بفضل خدا دن بدن ترقی کر رہا ہے - یتامیٰ کا بیشتر حصہ درسگاہوں میں تعلیم حاصل کر رہا ہے - اور باقی دستکاری کا کام سیکھ رہے ہیں - یتامیٰ تنظیم یتیم خانہ میں اسی طرح رہتے ہیں جس طرح بچے اپنے والدین کے گھر میں رہتے ہیں - ان یتامیٰ سے چندہ وغیرہ اکٹھا کرنے کا کام نہیں لیا جاتا - چھ اور بارہ سال کی درمیانی عمر کے بچے داخل کئے جاتے ہیں -

اگر کوئی صاحب کسی یتیم بچے کو یتیم خانہ میں داخل کرانا چاہیں تو باقاعدہ درخواست بنام شیخ صادق حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ایم - ایل - اے پریذیڈنٹ تنظیم یتیم خانہ امرتسر بھیج دیں -

راقم :- خواجہ غلام حسن بی - اے - وکیل
جنرل سکرٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر -

متفرقات

شکریہ بہی خواہان | مندرجہ ذیل حضرات نے اہلحدیث کے لئے جدید خریدار بنا کر اور اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیکر ادارہ اہلحدیث کو ممنون کرم فرمایا ہے۔ ادارہ ان کی اس کوشش و ہمت کا بدل مشکور ہے۔ امید ہے دیگر حضرات بھی اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرماتے رہیں گے۔ کیونکہ آج کل بوجہ گرانی و نایابی کاغذ اخباری اخراجات پورے نہیں ہو رہے۔

اس لئے بہی خواہان کا خصوصاً اور جملہ ناظرین اخبار کا عموماً فرض ہے کہ وہ کم از کم ایک ایک جدید خریدار اخبار ضرور بنائیں۔

مولوی محمد یوسف صاحب۔ مولوی عبد المجید صاحب ۲-۲ خریدار۔ ماسٹر عطا محمد صاحب و مولوی سکندر خان صاحب ایک ایک خریدار۔

حساب دوستاں | ماہ مئی میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ختم ہو جائے گی۔ اگر آیندہ اخبار جاری رکھنا مطلوب ہو تو مہربانی فرما کر ۲۸ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر وضع کر کے) بھیجدیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع آنی چاہئے۔ دیگر یاد رہے کہ ایک ماہ سے زیادہ مہلت کسی حالت میں نہیں دیجائیگی اور میعاد وعدہ ختم ہونے پر اخبار بند کر دیا جائے گا) ورنہ ۲۹ مئی کو پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ نمبر حسب ذیل ہیں:-

۱۹۵۴ - ۲۷۸۲ - ۲۷۹۰ - ۴۸۲۸
۶۰۲۵ - ۷۴۲۵ - ۷۴۲۶ - ۷۴۲۹
۸۴۷۱ - ۸۸۹۲ - ۹۰۲۰ - ۹۴۷۲
۹۹۰۸ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۵۵۵
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۷۵۱

۱۱۸۷۴ - ۱۱۸۷۵ - ۱۱۸۷۷ - ۱۲۰۰۷
۱۲۱۲۰ - ۱۲۲۹۳ - ۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۸۱
۱۲۵۴۰ - ۱۲۵۴۱ - ۱۲۵۴۴ - ۱۲۵۴۶
۱۲۵۵۳ - ۱۲۶۷۶ - ۱۲۶۸۳ - ۱۲۶۸۴
۱۲۶۸۹ - ۱۲۸۱۶ - ۱۲۸۲۴ - ۱۲۸۲۶
۱۲۸۲۷ - ۱۲۸۲۸ - ۱۲۹۲۲ -
۱۲۹۲۵ - ۱۲۹۲۷ - ۱۲۹۲۹ -

مہلت ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ماہ مئی میں ختم ہو جائے گی۔ قیمت اخبار ۱۵ مئی ضرور وصول ہو جانی چاہئے ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۵۶ - ۶۹۶۱ - ۸۵۶۳ - ۸۷۵۹
۹۴۳۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۵۸۹ - ۱۱۳۵۱ -
۱۱۸۷۳ - ۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۱۱ - ۱۲۰۱۹ -
۱۲۰۷۴ - ۱۲۷۰۶ - ۱۲۷۹۱ - ۱۲۸۰۹ -
۱۲۹۰۹ -

نوٹ | اگر کسی صاحب کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع ملنے پر درستی ہو سکتی ہے۔

اخبار جاری کرا دیجئے | مدرسہ محمدیہ مدار گنج ضلع سیمن سنگھ کے نام کوئی صاحب خیر اخبار اہلحدیث جاری کرا کر عنداللہ اجر کے مستحق ہوں۔ مدرسہ کی مالی حالت قیمت ادا کرنے سے قاصر ہے۔

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے از محترم محمد سعید صاحب مروت پور۔ صہ۔

مدرسہ مکہ مکرمہ | کے لئے از موصوف صہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ | کے لئے از موصوف صہ۔

غریب فنڈ | از فتویٰ فنڈ عہ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۹۰ر - بقایا ۶۰ر

وصولی داخلہ | عـــہ۲ عبد الحق پشاوری۔ عـــہ۲۲ شاہ دین۔ عـــہ۲۳ محمد شفیع ڈیروی۔

ضرورت مدرس | مدرسہ تعلیم القرآن میں ایک ایسے ٹیچر کی ضرورت ہے جو فی الحال صرف دو لڑکوں کو جماعت پنجم سے اینگلو ورنیکلر مڈل تک تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ دس روپے ماہوار خشک۔ ایک سال بعد مناسب ترقی دی جائے گی۔

پتہ:- محمد عالم مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن۔ کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ۔

ضرورت رشتہ | نہایت نیک و صالح رشتہ (رفیقہ حیات) کی ضرورت ہے۔ عقیدۃً اہل حدیث ہونا لازمی ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ پتہ ذیل پر مفصل خط و کتابت کریں:-

پتہ:- ایس۔ ایم حسن۔ جی۔ ٹی روڈ لدھیانہ پنجاب

ضرورت دولہا | ایک لڑکی اہل حدیث عمر تیرہ سالہ قوم مومن کے لئے ایک نوجوان اہل حدیث بالغ عمر بیس بائیس ۲۲ سال قوم مومن کی ضرورت ہے۔ لڑکا خواندہ باکار ہو جس کی آمدنی تیس پینتیس روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو۔ پابند شریعت ہو۔ پہلے دوسری بیوی نہ ہو نہ اس سے کوئی اولاد ہو۔ شادی شریعت کے موافق ہوگی۔ لڑکی پڑھی لکھی اور ظاہری باطنی محاسن رکھتی ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:-

ایس عبد المجید معرفت حافظ عبد الحلیم پارچہ فروش گھنٹہ گھر کوٹہ۔ راجپوتانہ۔

تلاش دولہن | ہمارے خطیب مسجد تیجہ کلاں نوجوان عمر تقریباً پچیس ۲۵ سالہ جو حافظ قرآن شریف ہونے کے علاوہ علوم دینیہ ضروریہ تفسیر و حدیث صرف و نحو منطق وغیرہ کے ماہر و عالم ہیں۔ کسی دیندار لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ ذات پات کی پابندی نہیں ہے۔ لڑکی دیندار پابند صوم و صلوٰۃ ہو۔ خط و کتابت کا پتہ:- بدر الدین از تیجہ خورد۔ ڈاک خانہ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

مسجد اہل حدیث لائل پور | دو سو اٹھتر روپے چار آنے تا حال وصول ہوئے ہیں۔ جنکی تفصیل آیندہ دی جائے گی۔ اصحاب کرم اس کار خیر میں شرکت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(عبد الواحد لائل پوری)

ضرورت دعا | میں نے امسال انٹرنس کا امتحان دیا ہے۔ ناظرین میری کامیابی کیلئے دعا کریں (محمد حسین امرتسری)

مومیائی

قیمت فی چھٹانک ... آٹھ آنہ

معزز ممبران اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

مدت دراز سے روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ جسم میں خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ کھانسی۔ پیچش۔ کمزوری سینہ کو مفید ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان وغیرہ سے جنگی کمریں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ کبیر العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸؍ (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر للعہ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ والی برہا سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک للعہ ۹ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالحی صاحب کریم پور دلیتی ۱۸ ابھی حال ہی میں آپ سے دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ یعنی بارہ برس کا مرض بفضلہ تعالیٰ اچھا ہوگیا اور بدن کا درد وغیرہ موقوف ہوگیا۔ اور ... کے راستہ سے لیسدار اور کبھی غلیظ منی کا اخراج ہوتا تھا۔ خدا کے فضل سے بالکل بند ہوگیا۔ اللہ پاک آپ کو اور آپ کی دوا کو بہت ترقی دے۔ میرے اور میرے دوستوں کے لئے چھ چھٹانک ارسال فرمائیے۔ (۱۸ مارچ ۱۹۴۲ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بھائی آنکھیں امانت ہیں

لیکن بہت لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کردیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہوجاتی ہیں۔ صحت میں مہینے لگ جاتے ہیں۔ اسپر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔

اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیجکر منگوا لیجئے جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کرلینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہوجائیں گی۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہورہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بھورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ:- ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد۔ یوپی

انتخاب صحیحین

یعنی حدیث شریف کی دو مستند کتب بخاری و مسلم شریف کا خلاصہ جس میں ہر مسئلہ پر دو دو چار چار احادیث درج ہیں۔ اصل کتاب عربی میں تھی۔ یہ صرف اردو ترجمہ ہے تاکہ اردو خوان ناظرین اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ بہت فائدہ مند ہوگا۔ حدیث نبوی کے قدردان متوجہ ہوں۔ قیمت ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بالکل مفت

طبی دنیا کا نچوڑ اور مایہ ناز نسخہ اگر کرامت کہوں تو روا ہے اور معجزہ کہوں تو بجا ہے۔ طرفہ یہ کہ تین آنہ کی لاگت سے یکصد روپیہ کی پوری بوتل تیار۔ جو بخار موسمی و مطبقہ تیا و چوتھا۔ دائمی قبض۔ اپھارہ پیٹ درد۔ اسہال۔ قولنج۔ نمونیا۔ ذات الجنب خرابی خون وغیرہ کیواسطے تریاق۔ صرف آٹھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر نسخہ بمعہ ترکیب و طریقہ استعمال و خواص ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر:- حکیم عبدالکریم طبیب یونانی سکنہ دولوکی ڈاکخانہ پھلورہ۔ ضلع سیالکوٹ

حدیث کی پہلی کتاب

اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھائیس احادیث مبارکہ جو کہ مختلف احکامات کے متعلق ہیں درج ہیں۔ جن کا ہر مسلمان مرد۔ عورت بچے۔ بوڑھے کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہر حدیث شریف کے بعد اس کی تشریح و تفصیل کرکے اس میں نئی شان پیدا کردی ہے۔ خوشخط آسان با اعراب کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴؍

رہبر کامل

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع کتاب ہے جس کے مطالعہ کرنے والے کے دل پر ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ ہر شخص کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے کیونکہ اس میں تمام حالات اس طرز پر لکھے گئے ہیں۔ جن سے باپ بیٹا، بیوی، خاوند، آقا، غلام حاکم، محکوم، تاجر، مزدور، جج، مجرم، قاضی، مفتی، خطیب، طبیب، زاہد، عابد، پیر، مرید، جرنیل، فاتح، غرضیکہ تمام حضرات اس سے سبق حاصل کرسکتے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍

نوٹ:- محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا

پتہ ملنے کا:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خطبات سلیمان

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم منصور پوری کے

خطبات جو آپ نے مختلف انجمنوں میں [illegible] جذبہ تبلیغ پیدا ہو کر خدا اور رسول کی سچی محبت بڑھتی ہے۔ یہ خطبے خطیب و مبلغین حضرات کے لئے نہایت مفید معلومات کا مجموعہ ہیں۔ قیمت ۸/

تاریخ المشاہیر

جس میں امام ابو حنیفہؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام محمدؒ۔ امام ابو یوسفؒ۔ امام غزالیؒ سید عبد القادر جیلانیؒ ایسے پچاس بزرگان اماماں دین، صوفیائے کرام و اولیائے عظام شانِ اسلام کے حالات مندرج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ ۱/۸

شرح اسماء الحسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء الحسنیٰ قرآن کریم و احادیث نبویہ سے ایسے انداز میں جمع کر کے ان کا ترجمہ، تشریح۔ ان کے خواص و فوائد اس خوبی سے قلم بند کئے گئے ہیں کہ ناظرین ان کے مطالعہ سے بے حد محظوظ و مسرور ہونگے۔ قیمت ۸/

تفسیر سورہ یوسف

جس کا دوسرا نام الجمال والکمال ہے۔ قاضی صاحب پٹیالوی کی پر از معلومات تصنیف ہے۔ ضرور منگوا کر پڑھیں۔ قیمت ۸/

مکاتیب سلیمان

قاضی صاحب مرحوم کے ۴۴ علمی خطوط کا مجموعہ جو آپ وقتاً فوقتاً سائلین کے جواب میں تحریر فرماتے رہے۔ ان میں مرزائی۔ شیعہ۔ آریہ۔ دہریہ اور عیسائیت کی تردید میں بہت سے معلومات ہیں یہ ایک تازہ اور نئی تصنیف ہے جو آج تک ناظرین کے مطالعہ سے نہیں گزری۔ قاضی صاحب کی تصانیف کے قدر دانوں کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت ۱۲/

دولت مند صحابہ

اس نئی اور چھوٹی کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اسلام میں کیسے کیسے دولت مند صحابہ کرام ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے دین حنیف کی تبلیغ کے لئے اپنی دولت راہ خدا میں قربان کر دی۔ دولت کمانے کے صحیح طریقے، ادائے قرض کی مسنون دعائیں بھی درج ہیں۔ قیمت ۳/

استقامت

عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

معراج المؤمنین

اسمیں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمد۔ قیمت ۲/

مہر نبوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری درج کی ہے۔ قیمت ۴/

نمائت المرام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت بدلائل دیا ہے۔ قیمت ۶/

تائید الاسلام

یہ نمائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶/

تبلیغ الاسلام

تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے [illegible] اسلام کو سچا [illegible] کیا ہے۔ قیمت ۴/

تبلیغ الاسلام

واعظین و مبلغین کے لئے [illegible] مضامین [illegible]

ایک عیسائی پادری کے سوالات کا [illegible] ہے۔ قیمت ۲/

[illegible]

جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل بکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور۔ جامعہ ملیہ دہلی دار العلوم دیوبند اور ملک کی دیگر ممتاز درسگاہوں کے نصاب میں داخل ہے۔ [illegible] طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۶/۔ جلد دوم ۸/۔ جلد سوم [illegible]

حکایات صحابہ

یعنی سچی کہانیاں۔ جس میں صحابہ کرامؓ کے [illegible] عفو بخشش۔ رحم کے بیسیوں واقعات جو بالکل صحیح اور مستند ہیں درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲/

اسرار العلوم

ترجمہ منظوم احیاء العلوم۔ حضرت امام غزالیؒ کی مشہور و معروف کتاب احیاء العلوم کا مثنوی مولانا روم کے وزن پر نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ واعظوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲/

کیمیائے سعادت اُردو

امام غزالیؒ کی تصنیف ہے۔ اگر آپ فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی دلائل اور موجودہ سائنس کے خیالی نکتہ ادراک کے مطابق جانچنا چاہتے ہیں۔ تو امام صاحب موصوف کی یہ کتاب مطالعہ فرماویں جس کا یہ اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۱۲/

نوٹ [illegible] جملہ کتب کا ذمہ [illegible]

ملنے کا پتہ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی بہبودی میں کوشش کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

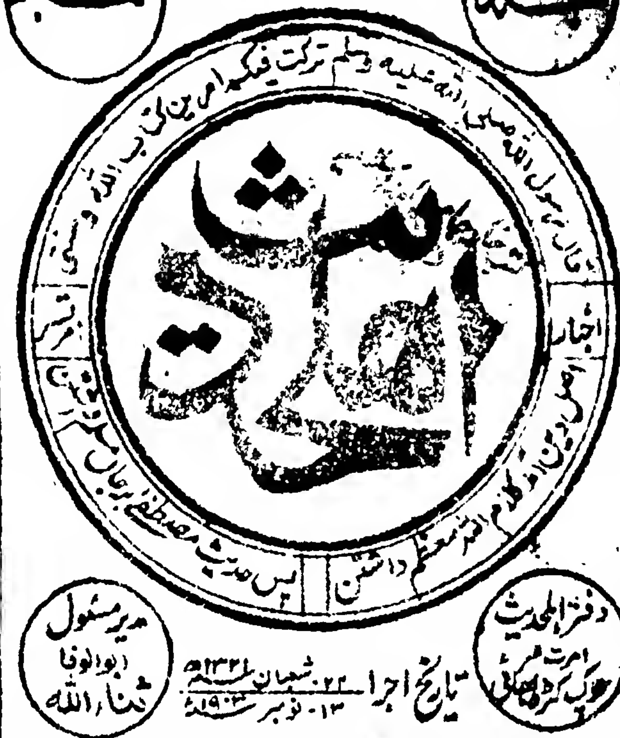
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے



بسم اللہ الرحمن الرحیم







تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء



شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

... ششماہی ...

اہل برما سے سالانہ ...

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولوی ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر — ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۴۲ء — یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

علم نحو المفولیہ (؟) قیمت ۳ مرتبہ نمبر اہلحدیث امرتسر

قومی غزل

بھارت پاکستان ہے ۔ مسلموں کی شان ہے ۔ یارب کا یہ دان ہے
علَم مسلم شان کا

بھارت سب کا پیارا ہے سب دیسوں سے نیارا ہے ۔ قوم کا سہارا ہے
علَم مسلم شان کا

مسلم ایسا بیر ہے ۔ بجلی جیسا تیر ہے ۔ جنگ میں نا دلگیر ہے
علَم مسلم شان کا

کا فرنے یہ مانا ہے ۔ مسلم نے یہ جانا ہے ۔ قوم کا یہ ترانہ ہے
علَم مسلم شان کا

موقعہ کی انتظاری ہے ۔ جنگ کی خبرداری ہے ۔ لڑنے کی تیاری ہے
علَم مسلم شان کا

سر کو در پہ جھکایا ہے ۔ مدد کو تیری تقاضہ ہے ۔ ترنم ...
علَم مسلم شان کا

(ماسٹر محمد اسماعیل قوم کشمیری)

انتخاب الاخبار

(۲۔ مئی ۱۹۴۲ء)

—— سرکاری طور پر تصدیق ہو گئی ہے کہ جاپانی برما کے مشہور شہر مانڈلے میں داخل ہو گئے ہیں۔

—— امریکہ کے ہوائی جہازوں نے شمالی برما کے مشہور شہر مانشیو پر سخت بمباری کی ہے جہاں ابھی ہی اس پر جاپان کا قبضہ ہوا ہے۔

—— چنگ کنگ کا سرکاری اعلان [illegible] سنوئی (چین) کے شمال میں جاپانی فوجوں کو بھاری نقصان جان پہنچا کر پسپا کر دیا گیا ہے۔

—— نیوگنی میں جاپانی ہوائی اڈے پر حملہ کر کے اتحادی ہوائی جہازوں نے جاپان کے تیس ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔

—— جرمن پارلیمنٹ نے جنگ کے سلسلہ میں ہٹلر کو کلی اختیارات دیئے ہیں۔ جن کی مدد سے وہ پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر جو کام قوم کے مفاد میں سمجھیگا کر سکے گا۔ اسے بڑے سے بڑے جرمن افسر کو علیحدہ کرنے یا سزا دینے کا حق بھی ہوگا۔

—— چین میں شمالی مغربی محاذ پر جاپان کے خلاف چھ ہزار سات سو چینی مسلمان افسر مختلف فوجوں کی کمان کر رہے ہیں۔

—— برطانوی عورتیں آج کل جنگی کاموں میں مردوں کا ہاتھ بٹا رہی ہیں۔ حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ سولہ برس سے زیادہ برس کی لڑکیوں کو جبری طور پر بھرتی کیا جائیگا۔

—— بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ مسلمانوں کے خیرخواہ حاجی سر عبداللہ ہارون کراچی والے فوت ہو گئے۔ (غفر اللہ لہٗ ورحمہٗ)

—— جرمنوں نے ڈنمرک میں برطانیہ پر چڑھائی [illegible] رائل ایر فورس نے [illegible] کیا جس سے اس قدر شدید دار [illegible] دوسری طرف انگلستان کا ساحل بھی گونج اٹھا۔ آگ کے شعلے سو میل سے نظر

آپ نے سنا

—— دہلی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فوجی مہمات کے لئے ریل گاڑیوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے یکم مئی سے گاڑیوں میں مزید کمی کی گئی ہے تاکہ فوجوں اور سامان جنگ کو آسانی سے محاذ پر بھیجا جا سکے۔

—— ایک چینی مبصر نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت برما میں جاپانی فوج کے پانچ ڈویژن (قریباً ایک لاکھ سپاہی) لڑ رہے ہیں۔ بکتر بند اور مشینی [illegible] علاوہ ہے۔ جاپانی کوشش کر رہے [illegible] شروع ہونے سے پہلے ہی [illegible] لیں۔ (برما میں دو تین [illegible] والی ہے)۔

کراچی [illegible] اور کلکتہ

[illegible] والے احباب

اپنی اپنی خیریت [illegible]

خدا تعالیٰ سب کو خیریت [illegible]

(ابوالوفاء)

—— حکومت ہند ایک قسم کی شناختی تختی بہت بڑی تعداد میں تیار کروا رہی ہے۔ جس کی قیمت فی تختی ایک آنہ ہوگی۔ ان تختیوں کے ذریعہ سے ہوائی حملوں میں ہلاک ہونے والوں کی شناخت آسانی سے ہو سکیگی اور ہلاک شدگان کے وارثوں کو معاوضہ طلب کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔

—— ضلع گورداسپور پنجاب نے ستر ہزار روپے کی رقم رائل ایر فورس (برطانیہ کے ہوائی بیڑہ) کے لئے ایک جنگی جہاز خریدنے کے لئے دی ہے۔ گورنر پنجاب کی معرفت اس عطیہ کے لئے بذریعہ بحری تار شکریہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

—— پنجاب میں زیادہ اشیائے خوردنی اور چارہ پیدا کرنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اس مقصد کے

[illegible] تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو حکومت نے ہدایت کی ہے کہ [illegible] جماعتوں [illegible] اخبارات کی امداد حاصل کریں۔ انہیں یہ امر ذہن نشین کروانے کی کوشش کی جائیگی کہ اشیاء خوردنی کی پیداوار بڑھانا، نہ صرف زمیندار [illegible] مفاد کی خاطر ہوگا۔ بلکہ صوبے کی جنگی کوشش [illegible] مخصوص حصہ لینے کے مترادف ہوگا۔

طبیب حضرات غور فرمائیں | میرے عزیز صاحب کو تین چار سال سے موسم گرما میں پاؤں میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ چلنا پھرنا درکنار لیٹے رہنے سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ دو سال ہوئے علاج بھی کرایا جس سے صرف ایک سال آرام رہا۔ امسال پھر پہلی سی حالت ہے۔ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب مودودی، حکیم عبدالرحمن صاحب خلیق، پیر عبدالرحیم صاحب لقمان اور مولوی عبدالمجید صاحب خادم و [illegible] الکرام سے استدعا ہے کہ کوئی مجرب نسخہ مع ترکیب استعمال ارسال فرما کر ممنون فرمائیں نیز ناظرین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

نیازمند:۔ قاضی منظور [illegible] بازار ٹوکریاں امرتسر

حساب دوستاں | اہلحدیث یکم مئی میں ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ تاکید ہے۔

غریب فنڈ | میں از بابو محمد زکریا صاحب شکر گڈھ ۶؎۔ سابقہ ۶۰۔ از سائیں علا ظفرالدین ہے ۸؎ محمد یعقوب ۱؎۔ جملہ [illegible] ہر دو سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ [illegible] از خلیل احمد [illegible] داخلہ وصول۔

انتقال پُرملال | چودھری شمس الدین ممبر میونسپل کمیٹی و صدر انجمن اہل حدیث جھنگ (پنجاب) عمر طبعی پا کر فوت ہو گئے۔ مرحوم توحید و سنت کی اشاعت کے بڑے شائق تھے۔ غفر اللہ لہٗ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ مرحوم کا

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۲ - ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

مسیحیت اور راہِ نجات

(۲)

اس عنوان سے اہلحدیث ۱۷ - اپریل میں ایک مضمون نکلا تھا - جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل سوال تھا کہ :-

کفارہ میں مسیح کی انسانیت کام آئی یا الوہیت یا دونوں کا مرکب؟ الوہیت تو کفارہ ہو نہیں سکتی - کیونکہ وہ کفارہ قبول کرنے والی ہے نہ کہ خود کفارہ بننے والی - محض انسانیت بھی کفارہ نہیں ہو سکتی - کیونکہ انسان گنہگار ہے - اسی طرح مرکب پر بھی یہی حکم ہے کیونکہ اس کے دونو اجزا الگ الگ ناقابل کفارہ ہیں - (ملخص)

اہلحدیث | اس سوال کے جواب سے ہمارا اصل مخاطب عیسائی رسالہ "اخوت" تو خاموش رہا - البتہ ایک اور عیسائی اخبار "نور افشاں" نے جواب پر توجہ کی ہے - ہم آپ کی توجہ فرمائی کے شکرگزار ہیں - امید ہے کہ اس طرح مسئلہ کفارہ حل ہو جائے گا - جواب کے الفاظ یہ ہیں :-

"[illegible] سے کام لیا جائے - تو یہ سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے - مسیح میں الوہیت اور انسانیت کا تعلق مصاحبت کا تھا - جیسے روح اور جسم میں مصاحبت کا علاقہ ہے - اگر کوئی کسی شخص سے یہ کہے کہ تم من حیث الروح کھاتے پیتے ہو یا من حیث الجسم - اگر یہ کہا جائے کہ من حیث الروح تو یہ ظاہر ہے کہ روح کھاتی پیتی نہیں ہے - اگر یہ کہا جائے کہ من حیث الجسم - تو بھی اس کا بطلان ثابت ہے - کیونکہ پتھر جو کہ محض جسم ہے بھوک پیاس سے مستغنی ہے - اسی طرح مرکب پر بھی یہی حکم ہے - کیونکہ اس کے دونوں اجزا ناقابل خورد و نوش ہیں - مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان کے کام روح مع الجسد کے ہوتے ہیں نہ محض جسم کے کام ہوتے ہیں نہ محض روح کے - پس ایسے ہی مسیح بھی من حیث الشخصیت کفارہ ہوئے - صلیب پر مادی جسم کھینچا گیا اور مسیح کی روح اذیتوں سے بالواسطہ متاثر ہوئی"

(نور افشاں لدھیانہ ۲۴ - اپریل ۱۹۴۲ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | یہ جواب بچند وجوہ غلط ہے :-

پہلی وجہ | مجیب نے مسیح کی ذات اور الوہیت میں مصاحبت کا تعلق بتایا ہے جو غلط ہے - مصاحبت کی مثال دو مسافروں کی ہے جو اکٹھے سفر کرتے ہیں یا اہل اسلام اور مسیحیوں کی اصطلاح میں دو نمازیوں کی ہے جو ساتھ مل کر نماز پڑھتے ہیں مگر اپنی اپنی نماز میں ہر ایک نمازی مستقل ہوتا ہے - کسی کا فعل دوسرے پر نہ مؤثر ہوتا ہے نہ موقوف - عدم تاثیر یا عدم توقف کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے اگر ایک شخص اپنی نماز کو ختم کر دے تو دوسرا شخص جاری رکھ سکتا ہے -

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ چند آدمی امرتسر سے دہلی تک باہم مصاحبت میں سفر کرتے ہیں - اس سفر میں کسی کو اتفاقاً کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے تو وہ راستے ہی میں اتر پڑتا ہے - جس سے دوسروں کا فعل رُک نہیں جاتا بلکہ جاری رہتا ہے - ان مثالوں کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ روح اور جسم کا تعلق محض مصاحبت کی قسم کا نہیں ہے ورنہ ان دونوں کی علیحدگی کی صورت میں انسانی افعال ختم ہونے کی بجائے جاری رہتے - لیکن ایسا نہیں ہے - بلکہ روح کے جسم سے پرواز کرتے ہی انسان کے سب افعال بند ہو جاتے ہیں -

دوسری وجہ | عیسائیوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ جس طرح نفس ناطقہ اور جسم مل کر ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان مل کر ایک مسیح ہے - جس نے ہماری نجات کے واسطے دکھ اٹھایا اور عالم ارواح میں چلا گیا - پھر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھا - (عقیدہ اتھاناسیس مندرجہ دعائے عمیم ص ۲۶)

اہلحدیث | یہ عبارت بڑی قابل غور ہے - کیونکہ ایک مرکزی نقطہ پر اطلاع دیتی ہے - اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ کفارہ میں کام آنے والی چیز وہ ہے جو انسانیت اور الوہیت سے مرکب ہے - اور اسی مرکب کا نام مسیح ہے - اس کی مثال میں اگر شربت بنفشہ کو پیش کیا جائے تو غالباً سمجھانے کے لئے کافی ہوگا - سنئے! شربت بنفشہ مرکب ہے گل بنفشہ اور چینی سے - ان دونوں جزؤں میں ترشی نہیں ہے - اس لئے شربت بنفشہ ترش دوا کی جگہ کام نہیں دے سکتا - مگر ہوشیار عطار یرقان کے

مریض کو کہتا ہے کہ گو علیحدہ علیحدہ ہر ایک جزو میں ترشی نہیں ہے لیکن اس کے مرکب میں ترشی ضرور ہے اس لئے آپ اس کو پی لیجئے۔ پس جس طرح ایسے عطار کا مریض یرقان کو شربت بنفشہ پینے کی ترغیب دینا غلط ہے اسی طرح عیسائیوں کا دنیا کو کفارہ مسیح کی طرف دعوت دینا بھی غلط ہے۔

ہم نے اپنے سوال میں یہ بھی کہا تھا کہ انسان گنہگار ہونے کی وجہ سے دوسرے انسان کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔

مسیحی مجیب نے اسکے جواب میں کہا ہے کہ

"انسان کو گنہگار ہونا لازم نہیں ہے۔ بلکہ گنہگار بشر کی اولاد میں ہونے سے انسان کی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ جس میں گناہ کی استعداد ہوتی ہے گنہگار انسان اسی وقت ہوتا ہے جبکہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ خداوند مسیح چونکہ روح القدس کی قدرت سے پیدا ہوا اس لئے وہ طبعی بگاڑ سے پاک تھا۔ پس مسیح کے کفارہ میں تقدم و تاخر زمانی کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔" (نور افشاں تاریخ مذکور صفحہ کالم ۲)

اہلحدیث | یہ جواب عیسائیوں کے مسلم مذہبی عقیدہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایوب نبی کا قول ہے کہ :-

وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کہ صادق ٹھیرے (ایوب باب ۱۵ : ۱۴)

پس مسیح چاہے روح القدس کے اثر سے پیدا ہوا ہو مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ اور اسی وجہ سے ابن مریم کہلایا۔ پس عورت سے پیدا ہونے والا مذکورہ فقرے کے ماتحت صادق نہیں ٹھیر سکتا۔ اس لئے مسیح کا کفارہ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا

علاوہ اس کے انجیل سے ثابت ہے کہ مسیح کی جان ایسی حالت میں نکلی کہ الوہیت اس سے جدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ وہ کہتا تھا :-

اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (انجیل متی باب ۲۷ : ۴۶)

اسکے بعد اس نے چلا کر جان دی۔ (انجیل متی ۲۷ : ۵۰) اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی مصلوبیت محض انسانیت کی حالت میں واقع ہوئی۔ جس کی مصاحبت میں الوہیت نہ تھی۔ لہذا کفارۂ مسیح کسی طرح صحیح نہیں ٹھیرتا۔ (باقی)

اہل فقہ اہلقرآن کی شکل میں

(۶)

آج سے پہلے اس سلسلہ مضمون کی پانچ قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ آج چھٹی درج ہے :-

اخبار "الفقیہ" کا نامہ نگار متضاد حدیثوں کے سلسلہ میں لکھتا ہے کہ :-

"عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الشوم فی ثلثۃ فی الفرس والمرأۃ والدار (رواہ البخاری باب الجھاد)

یعنی ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ شومیت تین چیزوں میں ہے گھوڑا عورت اور گھر یعنی ان تینوں میں شومیت ہے۔

خلاف اس کا { عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کان الشوم فی شیء ففی الدار والمرأۃ والفرس۔ (رواہ البخاری باب الجہاد)

یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر کسی چیز میں شومیت ہوتی تو ان تینوں میں ہوتی گھر عورت گھوڑا۔ طرہ یہ کہ ان دونوں حدیثوں کا راوی بھی ایک ہی ہے۔"

(الفقیہ امرتسر مورخہ ۷ فروری ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | ان دونوں حدیثوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ اختلاف نہیں ہے۔ پہلی حدیث میں حصر ہے۔ دوسری میں یہ حصر مشروط ہے۔ اس لئے دونو حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر شومی اور نحوست ہو سکتی تو صرف ان تین چیزوں میں ہوتی ان کے سوا چوتھی چیز میں نہ ہوتی پس اس تشریح کے مطابق دونوں روایتوں کا مضمون جمع ہو سکتا ہے۔ یعنی شرط اور حصر دونو چیزیں بحال رہ سکتی ہیں۔ اس کی مثال ہم قرآن مجید سے پیش کرتے ہیں۔ ایک آیت میں آنحضرتؐ کا منصب حصر کے ساتھ یوں بتایا گیا ہے :-

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ (پ ۳۰ ع ۱۴)

(اے پیغمبر! نصیحت کیا کرو سوائے اسکے نہیں کہ تم نصیحت کرنے والے ہو)

اس کے علاوہ دوسری جگہ یوں ارشاد ہوا ہے :-

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ (پ ۳۰ ع ۱۲) (نصیحت کیا کرو اگر نصیحت کارگر ہو)

"الفقیہ" کے معترض نامہ نگار کی نظر میں اگر صرف شرط آجانے کی وجہ سے یہ دونو حدیثیں اعتبار سے ساقط ہو گئی ہیں تو وہ اپنے کسی اہلقرآن دوست سے پوچھے کہ اسی اصول سے کیا یہ دونو آیتیں بھی ناقابل اعتبار ٹھیریں گی؟

اسی لئے ہم معترض کو شروع سے مشورہ دیتے آئے ہیں کہ وہ حدیثوں پر اعتراض کرنے سے پہلے مدرسہ دیوبند میں کسی قابل استاد سے علم حدیث پڑھ لے۔ تاکہ مجیب کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ ؎

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی روش

اور

ان کا ایک مرید

ناظرین اہلحدیث آگاہ ہونگے کہ امت مرزائیہ دو جماعتوں میں منقسم ہے۔ ایک قادیانی جماعت دوسری لاہوری۔ لاہوری جماعت میں سے ایک شخص مسمی شیخ غلام محمد صاحب نکلے ہیں۔ جو مرزا صاحب کے روحانی فرزند ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر لاہوری جماعت نے ان کو اپنے سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اسی طرح قادیانی جماعت بھی اُن سے بے تعلق ہے۔ اس لئے اب وہ مستقل اور نڈر ہو کر اپنے کام میں سرگرم ہیں۔ آپ الہام الہٰی کے دعویدار ہیں بلکہ منصب مہدویت کے بھی مدعی ہیں اور اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے رسائل شائع کرتے رہتے ہیں۔ آج تک تو ان کی تحریرات کا رُخ قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی طرف رہا ہے۔ مگر ماہ اپریل سنہ رواں میں آپ نے جو تبلیغی رسالہ شائع کیا ہے۔ اس میں ہندو اور عیسائی اقوام کو بھی مخاطب کیا گیا ہے آپ کے الفاظ قابلِ دید وشنید ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدا میں مرزا صاحب متوفی کی بھی یہی روش تھی کہ آپ ہندو عیسائی اور آریہ وغیرہ غیر مسلم اقوام کو مخاطب کر کے اشتہارات وغیرہ شائع کیا کرتے تھے۔ اس روش کے ماتحت ہم شیخ صاحب کو پکا مرزائی یا بالفاظ دیگر احمدی سمجھتے ہیں۔

قادیانی جماعت مرزا صاحب کی روش کو چھوڑ کر سیاسیات میں مشغول ہو گئی ہے۔ چنانچہ ان کی زیادہ توجہ سیاسیات پر لگی رہتی ہے۔ اس لئے ہم خوش ہیں کہ شیخ صاحب بانئ جماعت ثالثہ مرزا صاحب کی راہ پر گامزن نظر آتے ہیں۔ آپ ہندو قوم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"ہندو قوم کو معلوم ہے کہ ہندوستان ہی تمام ممالک میں سرسبز اور شاداب ہے اور دنیا کی تمام نعمت کی دولتیں اسی میں محفوظ رکھی گئی ہیں۔ اور اس میں صوبہ پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس میں پانچ دریاؤں اور بے شمار انہار سے ہندو قوم سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتی ہے۔ پس اس کے مطابق اللہ تعالےٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلامی روحانیت کی تمام سرسبزی و شادابی اور بے شمار قیمتی خزانوں کو میرے واحد وجود میں اکٹھا اور محفوظ فرما کر ملک پنجاب میں پہنچا دیا ہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ آزمائے کہ ہندو قوم کتنی عقلمندی اور ہشیاری سے مجھے جلدی سے جلد قبول کر کے مجھ پر اپنا قدیمی قبضہ پا کر آسمانی دولتوں سے مالا مال ہو جاتی ہے۔ یا پنجاب کی مسلمانوں کی اکثریت اور ہندوستان کی انگریزی حکومت کے نمایاں کے مقابل میرے معاملہ میں وہ پیچھے رہ کر اپنی اکثریت و آزادئ حکومت کو برباد کر دیتی ہے۔ کیونکہ وہ قدرت اور اس کے کاموں و بہترین انتخاب سے بے فائدہ اور جاہلانہ مقابلہ کرنے کی عادی و مجرم ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ اگر اُس نے اپنی پرانی عادت کو نہ چھوڑا تو مجھے انگریزوں کی دانشمند قوم ہی سب سے پہلے اس طرح خرید لیگی۔ جس طرح ایک مومن مسلمان جنت کو اپنی جان و مال کی مکمل قربانی سے خرید لیتا ہے۔ اگر ایسا ہی ظہور میں آیا تو جو قوم سب سے پہلے میرا خیر مقدم کرے گی میرا آسمانی رحمانی خدا اُس سے جو اسلامی صلح حدیبیہ کا فیصلہ کرے گا اُسے سب پر مقدم رکھا جائے گا۔

میری پیاری ہندو قوم کے بزرگو و دانشمندو! آپ کو تمام اقوام عالم کے مقابل قدیمی ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس کے مقابل اسلام اور مسلمانوں کو سب سے آخر گذشتہ ۱۳۰۰ صدیوں سے پیدا ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور اب آپکے قدیمی مذہب اور اُس کے عمر رسیدہ علم برداروں کا اسلام کے بالکل تازہ اور نوجوان فرزند غلام محمد کی آسمانی روحانیت سے اسی طرح مقابلہ درپیش ہے جس طرح منٹو پارک کے میدان میں دوشنبہ مبارک کے دن دو نامی گرامی پہلوانوں کا مقابلہ ہؤا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کشمیری تازہ دم نوجوان کو محض غیرتِ توحید اور اسلام کی مفید و بہترین اور طاقت ور جسمانی غذاؤں کے سبب ہندو مشرک پہلوان پر فتح مبین عطا فرمائی۔ اور اب اُس سے بھی بڑھ کر نہایت صفائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ میرے روحانی وجود میں اسلام کی توحید کو ہندو قوم کے شرک پر فتح مبین عطا فرمانیوالا ہے۔ تم سوچ لو اور خوب غور کر لو کہ اس مقابلہ میں کیسی بدمزگی ہوگی۔ جب ایک طرف ہندوستان کی قدیم قوم کے عمر رسیدہ نامی گرامی لیڈر جو میرے قدیمی تعلقات کے لحاظ سے میرے جسمانی باپ ہیں۔ وہ میرے مقابل زور آزمائی کے لئے نکل کر شرمندہ ہونگے۔ کیونکہ ان کے ایسا کرنے پر اسلام کی آسمانی توحید میری روحانیت کو سخت جوش اور غیرت دلائے گی کہ میں اپنے تازہ دم اور نوجوان وجود سے اپنے بوڑھے بزرگوں اور باپوں کے مقابل نکل کر اُنہیں خاک میں لیٹا ہؤا دکھاؤں۔ اور اپنے مقابل اُنہیں ذلیل و خوار بنا کر حسرت و نامرادی کی نیند سلاؤں۔ پس میں اُنہیں اُن کی قدیمی عزتوں اور پدری تعلقات کو ملحوظ رکھ کر نہایت خلوص دل سے یہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں کشتی لڑنے کا نام تک نہ لیں۔ بلکہ

جو انہیں اس بات کے لئے اکسائے اور جوش دلائے کہ اُسے شیطان اور اپنا خطرناک دشمن یقین کریں۔ اُن کے لئے بہترین صورت صرف یہ ہے کہ وہ مجھے اپنا ہی نوجوان بچہ اور اپنا ہی جسم و جان اور اپنے ہی ہندوستان کے اکھاڑے کا پہلوان سمجھ کر اپنی گود میں بٹھالیں۔ اور مجھ پر فخر اور خوشی کرتے ہوئے مجھے ہر میدانِ مقابلہ میں غیروں کے سامنے پیش کریں۔ اور میری عظیم الشان کُشتی کا اپنی طرف سے انعامی اشتہار دیکر میری بیشمار آمدنیوں سے اپنے گھروں کو مالا مال کریں۔ کیا تم نہیں اُن کی ہندو قوم کا فرزند ہوں۔ جس نے اسلام کے اندر پہنچ کر اُس کے انتہائی کمال کے انعام سے اُس کے تمام روحانی خزانوں کا ورثہ پایا ہے۔ اور عنقریب میں اسلام کے روحانی خزانوں کے کثیر ورثہ کی تقسیم اس کے قریبی اور مناسب حقداروں میں عدل و انصاف سے کرنے والا ہوں۔"
(رسالہ ہندو قوم اور کانگرس کے نام" ص۱۰-۱۵)

اہلحدیث | مرزا صاحب کی ایک تحریر مندرجہ "ازالہ اوہام" کے پیش نظر بہت عرصہ سے ہمیں ایک سوال کھٹکتا ہے۔ جس کو مرزا صاحب کی دونوں جماعتوں میں سے کسی نے آج تک حل نہیں کیا لیکن ہمیں امید ہے کہ شیخ صاحب اس کو حل کردیں گے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ عنقریب ہندو قوم نظر نہیں آئے گی، کوئی پڑھا لکھا ہندو نہیں کہلائیگا۔ مرزا صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں:-
"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دیگا۔ سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کر نومید مت ہو کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں۔" (ازالہ طبع اول ص۱۳۲)

اہلحدیث | شیخ صاحب بتائیں کہ اگر مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے تو وہ کونسی ہندو قوم ہے جس کو آپ مخاطب کر رہے ہیں۔ اگر پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو ایسے پیرو مرشد کو آپ چھوڑتے کیوں نہیں؟ خیر آپ کی مرضی۔ بہرحال ہم بھی اس کا نتیجہ دیکھنے کے متمنی ہیں ؎

یاں کے آنے کا مقرر قاصد وہ دن کرے
جو تو مانگیگا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(نوٹ) عیسائیوں کے متعلق آپ کے خطاب کا ذکر آئندہ ہفتے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

مقلدین حضرات کا جدید طرز تصنیف

(۴)

(مرقومہ ملک امام خان صاحب سوہدروی)

(نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں)

ناظرین اہلحدیث نے اس مضمون کی پہلی تین اقساط اہلحدیث ۱۷ اپریل و یکم مئی میں ملاحظہ فرمائی ہونگی جن میں راقم مضمون نے بتایا ہے کہ حضرات مقلدین مذہبی تصانیف کو عوام سے روشناس کراتے ہوئے صرف اپنے ہم مشرب مصنفین کرام کا ہی تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے مقابل اہلحدیث اصحاب قلم کا اول تو نام ہی لینا گوارا نہیں کرتے لیکن جہاں کہیں بادل ناخواستہ ذکر کرنا پڑتا بھی ہے تو ان کے نام و تصنیف کے ذکر میں ہجو ملیح مدنظر رہتی ہے۔ چنانچہ پہلی اقساط میں اس کا نمونہ ظاہر کیا گیا ہے۔ آج کی قسط بھی قسط سوم کا تتمہ ہے۔ (مدیر)

قاضی محمد علی صاحب صارم مصنف تاریخ التفسیر نے نواب صاحبؒ پر یہ الزام جو عائد فرمایا ہے کہ
"نواب صاحب کی نگاہ میں اپنی تصنیف اپنے خاندان کی تصانیف اور اپنے شیخ الشیوخ کی تصانیف کے سوا کسی کی تصنیف نہیں جچتی۔" (تاریخ التفسیر ص۱۲۷)

تو بندہ پرور التماس یہ ہے کہ نواب صاحب نے بڑی بھی کتابیں ۲۲۳ لکھیں۔ جن میں اکثر بڑے ضخیم مجلدات پر ہیں۔ اور ہر فن پر۔ مگر اس کو کیا کیا جائے کہ مقلدین حضرات انہیں عامل بالحدیث ہونے کی پاداش میں معاف فرمانا ہی نہیں چاہتے۔ مقلدین معاصرین نواب صاحب نے انہیں آرام نہ لینے دیا۔ اب ان کی وفات کو نصف صدی[1] ہو گئی۔ اب بھی ان کی تردید و تفضیح لازمہ تقلید شخصی سمجھ رکھا ہے۔ ورنہ یہی آپ (مصنف تاریخ التفسیر) ہیں کہ اسی فن (حدیث) میں ذرا سی رسالچی بنام "اربعین اعظم" مرتب کرلی، اور صفِ محدثین میں آکھڑے ہوئے۔ متعدد مقامات پر اس عظیم الشان تصنیف کا تذکرہ بڑے فخر و مباہات سے فرمایا جا رہا ہے۔ مثلاً سرورق کتاب تاریخ الحدیث و سرورق کتاب حسنات الاخبار دونوں پر خود کو "مصنف اربعین اعظم"، لکھا جا رہا ہے۔ اسیطرح آپنے جہاں "ہندوستان میں جو چند تصانیف ہوئیں اُن کے نام مجھے معلوم ہیں" (تاریخ التفسیر ص۱۲۸)

کے بعد صرف علمائے دیوبند کی تصانیف قلم بند فرما کر اپنی اربعین بھی وہیں چپکا دی ہے۔ یعنی اس طرح "بذل المجہود۔ شرح ترمذی۔ فتح الملہم۔ تعلیق الصبیح۔ اربعین اعظم مولفہ راقم السطور" (تاریخ التفسیر ص۱۲۹)

سبحان اللہ! فن حدیث میں یہ "اربعین اعظم" لکھ کر آپ نے کس قدر کمی کی تلافی فرما دی ہے۔ اس پر غریب صدیق حسن کو کوسنے دیئے جا رہے ہیں اسی طرح آپ (مصنف تاریخ التفسیر) اس کتاب میں اپنے والد کا ذکر خیر اور ان کی ایک

---

[1] مولانا شہیدؒ کو اس سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا۔ لیکن وہ ابھی تک نہیں چھوٹے۔ کیوں؟ ؎

کیوں نہ ٹھیریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اٹھا لاتے ہیں گر تیر خطا ہوتا ہے

(اہلحدیث)

نادر روزگار کتاب تاریخ التفسیر کا تذکرہ وبشارت قدم قدم پر قلم بند فرماتے ہیں - اور حسنات الاخبار (ص۹۰ تا ص۹۸) میں تو "علم حدیث اور مصنف کا خاندان" کے عنوان سے ۸ صفحوں میں اپنے خاندان کے حدیثی کارناموں کا ذکر زریں الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے ۔ کسی ایک تصنیفِ حدیث کا نام نہیں بلکہ ان میں سے بعض کی معمولی تدریس کا ذکر - کہیں گورنمنٹ انگریز میں ملازمتوں کی حکایات، کسی مقام پر سرکار دکن کی وظیفہ خواری پر اظہار تشکر ہے -

اس پر نواب صدیق حسن خان کو ملعون کیا جا رہا ہے کہ اپنے خاندان کی تصانیف کا ذکر کرتے ہیں -

اسی طرح آپ نے نواب صاحب کو اپنے شیخ الشیوخ قاضی شوکانی کی تصانیف پر ملزم گردانا ہے - تصرفِ قدرت نے یہ تصور بھی آپ سے علانیہ کرا ہی دیا -

آپ نے اپنے شیوخ میں مولنا حسین احمد صاحب دیوبندی کو شمار فرمایا ہے - (حسنات الاخبار ص۹۵) پھر تاریخ التفسیر ص۲۸ میں مفسرین کے ذکر میں نصف صفحہ کے قریب ممدوح کا تعارف و مدح فرمائی ہے - مگر ان کی کسی تصنیف کا نام نہیں لکھا - اور لکھتے بھی کیا - ہے ہی نہیں پس سوال یہ ہے کہ یہ اپنے شیخ کی تعریف وہ بھی بیمحل نہیں ؟ صاحب ! غیر مصنف علماء کا ذکر مصنفین کی فہرست میں لانا یہ دیوبندی طرز تصنیف ہو سکتا ہے مگر فنی لحاظ سے غیر مقبول و قابل اعتراض ہے اپنے ممدوح مولانا عبد اللہ العمادی[1] سے دریافت فرما لیجئے گا -

اسی طرح آپ نے مولنا اشرف علی صاحب کی تفسیر پر (ص۲۸ میں) لکھا ہے کہ

"بہترین تفسیر ہے"

سوال یہ ہے کہ اسے بہترین تفسیر کس نے قرار دیا ؟ یا صرف ؎ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

[1] عمادی صاحب نے آپ کی تصنیف "حسنات الاخبار" پر مقدمہ لکھا ہے - (منہ)

اسی مقام پر مولنا اشرف علی صاحب کی تصانیف چھ سو لکھی ہیں - (تاریخ تفسیر ص۳۲) جو مرزا صاحب قادیانی کے علم الحساب کی طرح ہے کہ انہوں نے اپنے دعویٰ میں کہا براہین احمدیہ ۵۰ جلدوں میں لکھوں گا - مگر جب ۵ جلدیں لکھ کر سرمایہ نبوت ختم ہو گیا اور معترضین نے سوال کیا تو فرمایا کہ اس میں غلطی کی کونسی بات ہے ۵۰ میں سے صفر اڑا دو، حاصل جو کچھ رہ جائے اُسے بھی پچاس ہی سمجھو -

اسی طرح مولنا اشرف علی صاحب کی ۶۰۰ تصنیف کا قصہ ہے - بلکہ یہاں تو ایک صفر اڑانے کے بعد بھی صحت کا بحال رہنا مشکل ہے پس کیا اپنے شیخ الشیوخ کی مدح سرائی نہیں ؟ پھر نواب صاحب کی مذمت کیا معنی رکھتی ہے -

یہ تو الزامی جوابات ہیں - جن میں سے بہت کچھ حذف بھی کر دیئے گئے ہیں کہ مبادا آپ حضرات برہم نہ ہوں - آئیے اب آپ کی تصانیف میں علمائے اہل حدیث ہند سے بغض و عناد کا ثبوت پیش کریں -

قاضی صارم صاحب نے ان دونوں کتابوں میں اپنی، اپنے خاندان کی، اپنے شیوخ کی مدحت میں جو مبالغے فرمائے ہیں ان کا ذکر تو ہو چکا - اب ملاحظہ فرمائیے کہ تاریخ التفسیر میں بے محل و بے موقعہ علمائے دیوبند کی مصنفات حدیث کا تذکرہ تو جا بجا فرماتے ہیں - مثلاً یہی کہ

"ہندوستان میں جو چند تصانیف ہوئیں ان کے نام مجھے معلوم ہیں" (تاریخ التفسیر ص۱۲۸)

اس کے بعد دیوبندی حضرات ہی کی تصانیف پر اکتفا فرما لیا گیا - مگر نواب صدیق حسن خان ہی کی مشہور شروح حدیث کے نام نہیں آنے دیئے مثلاً :-

(۱) عون الباری لحل ادلۃ البخاری

(۲) السراج الوہاج شرح مسلم ابن الحجاج

(۳) اتحاف النبلاء المتقین

(کتاب مذکور سے تو آپ نے بہت سا اقتباس بھی فرمایا ہوگا - مگر تذکرۂ تصانیف میں اسے بھی قلم انداز فرما دیا)

اسی طرح سنن ابی داؤد کی مشہور شرح عون المعبود (مصنفہ شمس الحق ڈیانوی) کی بھی آپکو اطلاع نہیں ہوئی - کیونکہ وہ بھی تو عامل بالحدیث ہی تھے - اسی طرح غایۃ المقصود شرح سنن ابی داؤد (ایک پارہ) سے بھی جناب اطلاع نہیں پا سکے کہ اس کے مولف بھی مقلد نہ تھے -

اسی طرح تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی (لابی العلیٰ عبد الرحمٰن مبارک پوری) بھی آپ سے مستور رہی کہ یہ غریب شارح غیر مقلد تھا -

کتب تفسیر میں تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی تفسیر ثنائی اردو، تفسیر بالرائے وغیرہ (از ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری) کا نام معلوم نہیں ہو سکا - کیونکہ وہ تو عرفاً اہل حدیث، عملاً اہل حدیث، قولاً اہل حدیث اور مدیر اخبار "اہلحدیث" بھی ہیں - مگر ابو محمد طاہر کی لغت الحدیث کا ذکر تفسیر میں کر دیا گیا یعنی مجمع البحار کا - (ملاحظہ ہو تاریخ تفسیر صفحہ ۶۲)

اسی طرح مولوی محمد مرحوم دہلوی مدیر محمدی کی تفسیر محمدی بھی آپ کی نظر سے اوجھل ہو گئی - کیونکہ مولوی محمد مرحوم تو دیوبند میں غیر معروف تھے خصوصاً مقلدین کی طرف سے اُن پر کلکتہ میں مقدمہ چلنے کے بعد تو تمام مقلدین انہیں بھول چکے تھے ؎

ال کو میرے نکال کے پہلو سے دیکھ لے
میں خوب جانتا ہوں ارے بدگماں تجھے

اہلحدیث | ایسے لوگ اگر کشف الظنون کے مصنف ہوتے تو وہ ذخیرہ ہم تک نہ پہنچتا -

---

فتاویٰ

س ۸۳} کہا جاتا ہے کہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم اہل حدیث تھے۔ ملاحظہ ہو محمدی ۱۵-اپریل ۱۹۳۲ء کے قرآن شریف کے اشتہارمیں۔ لیکن صاحب موصوف نے اپنے ترجمہ بخاری صرف اُردو میں جابجا مسائل اہل حدیث کے خلاف نوٹ لگائے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۸۳} مرزا حیرت آزاد خیال تھے۔ علوم عربیہ دینیہ (تفسیر، حدیث، فقہ) میں مہارت تامہ نہیں رکھتے تھے۔ تراجم اپنے ملازموں سے کراتے تھے۔ جس مذہب کا کوئی مترجم ہوتا اپنے مذہب کے مطابق ترجمہ کر دیتا۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا ترجمہ قرآن بھی دوسرے علماء (مولوی محمد ابو یحییٰ صاحب شاہ جہانپوری وغیرہ) کا کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ترجمہ قرآن جو مولوی مقبول شیعہ کے نام پر چھپا ہے بقول سابق نواب صاحب رام پور وہ بھی ان کا کیا ہوا نہیں ہے اور علماء کا کیا ہوا ہے۔ ایسے واقعات میں ناواقفوں سے حقیقت مخفی رہ جاتی ہے۔ بہرحال مسئلہ نماز کسوف وخسوف وہی ہے جو احادیث بخاری وغیرہ میں آیا ہے۔ ایک رکعت میں دو دو رکوع ہوتے تھے۔ واللہ اعلم!

س ۸۴} مولٰنا وحید الزماں صاحب مترجم صحاح ستہ بخاری شریف میں سماع موتیٰ کے قائل ہیں اور حافظ سیوطی کے رسالہ سے استدلال کرتے ہیں۔ سماع موتیٰ نہ ماننا گویا ان احادیث کی تردید کرنا ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر جواب شافی عنایت ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۸۴} سماع موتیٰ بنصوص قرآن وحدیث واقوال سلف صالحین منفی ہے۔ جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے وہ اپنی ذاتی رائے سے کہتا ہے جو دوسرے پر حجت نہیں ہے۔ مشاہدہ بڑی دلیل ہے۔ میت کو دیکھ لیں اس میں کسی قسم کی قوت باقی ہے؟ حرکت کی، بولنے کی یا سونگھنے کی یا دیکھنے کی جب ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے تو سماعت کہاں رہ گئی۔ ان سب قوتوں کا تعلق روح سے ہے۔ جب جسم میں روح نہیں ہے تو باقی کیا رہا؟

س ۸۵} ابو داؤد میں جو زیر ناف حدیث ہے اسکے متعلق اہل فقہ کہتے ہیں یہ ترجمہ مولٰنا وحید الزماں کا ہے اس لئے انہوں نے فائدہ کا نوٹ لکھ کر ضعیف ثابت کی ہے، اگر کوئی حنفی لکھتا تو یہ نہ لکھتا۔ اس کا کیا جواب ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۸۵} اہل فقہ کا ایسا اعتراض کرنا درست نہیں۔ خود تخریج ہدایہ والے نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ مترجم ابوداؤد میں یہ حدیث نہیں ملتی۔

نوٹ:- سائلین فی سوال کم از کم ایک آنہ کا ٹکٹ غربت فنڈ کیلئے بھیجا کریں۔

متفرقات

گرانی کاغذ بلکہ گیا ہی دن بدن ترقی پذیر ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ اس ناگہانی قحط کو جلد رفع کرے۔

قحط گندم گرانی کاغذ کے علاوہ عام گرانی گندم کی ہے۔ اس موسم میں بفضلہ تعالیٰ جتنی پیداوار ہوئی اس کے پیش نظر امید تھی کہ گندم دو روپے من ملے گی۔ مگر ناظرین سُن کر حیران ہونگے کہ حکومت کی طرف سے گندم کا نرخ تقریباً پونے چھ روپے فی من مقرر کر دیا گیا ہے۔

تعجب اس بات کا ہے کہ حکومت جس چیز کا نرخ مقرر کرتی ہے اسکی نگرانی نہیں کرتی۔ اس لئے پبلک یہ کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ حکومت اپنا کنٹرول ہٹا لے۔

انجمن اہل حدیث قصور کا سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰ مئی کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے علماء کرام و واعظان خوش بیان تقریریں فرمائینگے۔

ضرورت رشتہ نہایت نیک وصالح رشتہ (رفیقہ حیات) کی ضرورت ہے۔ عقیدۃً اہل حدیث ہونا لازمی ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ پتہ ذیل پر مفصل خط وکتابت کریں:- پتہ- ایس۔ ایم۔ حسن۔ جی۔ ٹی روڈ لدھیانہ پنجاب

مضامین آمدہ از محمد خان گوندل۔ از مولوی محمد ایوب۔ ماسٹر عبدالرحیم (نظم)

مہم توحید پر بڑا لمبا سلسلہ جاری رہا۔ اس آواز کی قبولیت تو ہر طرف ہوئی، عمل بھی بعض مقامات میں شروع ہوا مگر ترقی نہ ہوئی۔ حالانکہ اہل شرک دن بدن ترقی پر ہیں۔ تو کیا اہل توحید اس طرح خاموش رہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ (قابل غور ہے)

تبلیغی جنتری مولٰنا سیالکوٹی کی تبلیغی جنتری آپ کی گوناگوں مصروفیتوں کی وجہ سے شائع نہیں ہوئی۔ جن اصحاب نے دفتر اہلحدیث میں جنتری کے لئے ٹکٹیں بھیجی تھیں وہ چاہیں تو ٹکٹیں واپس منگوا لیں اور چاہیں تو مولٰنا موصوف کی کوئی اور تصنیف طلب کر لیں۔ ٹکٹیں واپس منگوانے کی صورت میں لفافے کی قیمت وضع نہیں کی جائے گی۔

نوٹ:- ایک چھٹانک وزن تک پیکٹ کا محصول تین پیسے لگتا ہے۔ اس سے آگے دو پیسے فی چھٹانک۔ (منیجر اہلحدیث)

دعاء قنوت۔ ناظرین تمام نمازوں میں مندرجہ ذیل دعا قنوت پڑھا کریں

اَللّٰهُمَّ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ رَبَّنَا اجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا۔ آمین!

ملکی مطلع

برما کی جنگ نازک مرحلہ میں

برما کی جنگ ہندوستان اور چین کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ شمالی برما کی ایک حد چین سے ملتی ہے اور دوسری حد ہندوستان کے صوبہ آسام سے۔ اس لحاظ سے خدانخواستہ اگر یہ ملک دشمن کے ہاتھ میں پڑ جائے تو ہندوستان اور غیر مقبوضہ چین دونوں ملکوں میں اس کے لئے پیشقدمی کرنا آسان ہوگا۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی برما کے مشہور شہر لاشیو پر جاپان کا قبضہ ہوگیا ہے۔ بلکہ اس سے بھی پچپیس میل شمال میں ایک اور شہر پر دشمن قابض ہوگیا ہے۔ برما کے سابق صدر مقام مشہور شہر مانڈلے پر بھی دشمن کے قبضہ کی اطلاع آگئی ہے۔ مگر برطانوی یا چینی ذرائع سے آج ۳ مئی تک اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ جنرل ویول نے جو اس جنگ کے انچارج ہیں۔ جاپانی پیشقدمی کی یہ وجوہات بتائی ہیں:۔

علاقہ دشوار گذار ہے ہمیں کمک بہت کم پہنچی ہے۔ نئی فوج کی تربیت ناکافی ہے۔ اس کے علاوہ ہم پہلے ہی سے جانتے تھے کہ اگر برما پر حملہ ہوا تو بیرونی امداد پر انحصار کرنا پڑیگا، برمیوں کو فوج میں بھرتی کرنے کے سلسلہ میں تین بڑی رکاوٹیں تھیں، ایک یہ کہ بدھ مت والے عموماً لوگوں کی جان لینے کے خلاف ہیں دوسرے برمی سپاہیوں کے لئے تنخواہ کا وہی معیار مقرر کیا گیا جو ہندوستانی سپاہیوں کے لئے ہے مگر برمی لوگ عموماً فضول خرچ واقع ہوئے ہیں اس لئے اتنی تنخواہ کو کافی نہیں سمجھتے تیسرے برمی فوجی پابندیوں کو گوارا نہیں کرتے، ان حالات کی وجہ سے برمی فوج بہت تھوڑی تھی اور ہندوستان سے بھی کچھ زیادہ کمک نہیں پہنچائی جا سکی، اس لئے ہم کوئی مضبوط ڈیفنس لائن قائم نہیں کرسکے؛

اسی طرح سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ برما کی جنگ سے اتحادیوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ دشمن کو زیادہ سے زیادہ عرصہ تک روک کر اس کی فوجی قوت کو کمزور کیا جائے تاکہ ہندوستان پر حملہ کی نوبت آنے تک اتحادی اچھی طرح تیار ہو جائیں اور اس اثنا میں امریکہ اور برطانیہ سے حسب ضرورت کمک پہنچ جائے۔ امریکہ اور برطانیہ کے کارخانوں میں سامان جنگ کی تیاری کی رفتار بیشک تسلی بخش ہے مگر ایک تو وہ مختلف محاذات مثلاً ماسکو (روس) تامُم روسط مشرق، چنگنگ (چین)، آسٹریلیا اور ہندوستان میں حصہ رسدی بھیجا جاتا ہے۔ دوسرے یہ مقامات امریکہ اور برطانیہ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر واقع ہونے کی وجہ سے سامان بہت دیر میں پہنچتا ہے۔ تیسرے راستے میں سمندر کے اندر دشمن کی ڈوبنی کشتیاں پانی کے اوپر جنگی جہاز اور فضا میں ہوائی جہاز حملے کرتے ہیں۔ جس سے کمک کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے خلاف جاپان سے برما وغیرہ کا محاذ اتنی دور نہیں ہے اور نہ اس کو راستے میں اس قدر مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ناظرین برما کی تازہ صورت حال سمجھنے کیلئے "دیر بھارت" کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ کریں:۔

"برما کی جنگ واقعی نازک حالت میں پہنچ گئی ہے۔ اس سے زیادہ نازک حالت اور کیا ہوگی کہ جاپانیوں کی فوجیں، وکٹوریہ پوائنٹ سے لے کر رنگون تک، رنگون سے ماگوے تک اور وہاں سے لاشیو کے جنوب تک کے وسیع علاقہ پر بڑھتی ہی چلی گئیں۔ ماگوے کے مغرب میں اکیاب کی بندرگاہ ہے۔ اگرچہ اس پر دشمن کا قبضہ ابھی نہیں ہوا۔ خبر آئی تھی جو بعد میں غلط نکلی۔ لیکن جنگی صورت حالات کو سمجھنے کے لئے اگر اکیاب سے لاشیو تک ایک سیدھی لکیر کھینچی جائے۔ تو اس کے جنوب کا سارا ملک جاپانیوں کے قبضہ میں آجانا تسلیم کرنا پڑیگا۔ ایسی لکیر برما کے وسط سے ہوکر گذرے گی۔ آدھا اس سے شمالی علاقہ اور آدھا اس سے جنوبی۔ شمالی میں لڑا جاری ہے۔ برطانوی فوجیں دشمن کا مقابلہ کرنے کی تیاریوں میں ہیں۔ جاپانیوں نے ابھی اس کا رُخ نہیں کیا۔ لیکن جنوبی علاقہ پر وہ قابض ہو چکے ہیں۔ زیادہ ریلیں بھی اسی علاقہ میں ہیں اور تجارت کے مرکز بھی۔ اسی لئے تو کہا جا رہا ہے کہ جاپانیوں نے یہاں کی اقتصادی لوٹ شروع کر دی ہے۔ یہاں کی اقتصادی پیداوار سے وہ اپنی فوجوں کو اور بھی مضبوط کرتے ہیں۔

اس لکیر کے دو سرے ہیں۔ ایک مغرب میں دوسرا مشرق میں۔ مغربی سرا دریائے ایراوتی سے بنا ہے اور مشرقی دریائے سالوین سے۔ لیکن اس وقت جاپانیوں کا دباؤ مشرقی سرے پر ہے۔ محاذ ایراوتی میں ماگوے وغیرہ شہروں پر قابض ہو لے کے بعد انکی پیشقدمی رُک گئی ہے۔ ممکن ہے یہ نتیجہ برطانوی مزاحمت کی سختی کا بھی ہو۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہ فوجی چال چل رہے ہیں۔ انہیں علم ہے کہ اتحادی فوجیں برما میں اگر داخل ہوسکتی ہیں تو برما روڈ کے رستے۔ کم از کم فی الحال کسی دوسرے رستہ کا امکان نہیں۔ بنگال یا آسام سے رستے سے داخل ہونے کے لئے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اس لئے جاپانیوں نے سوچا۔ ایراوتی محاذ کو ابھی رہنے دو پہلے سالوین محاذ پر قسمت آزمائی کر لو۔ ایسا کرنے میں ان کے مقصد دو ہیں۔ ایک یہ کہ ملک کی دارالخلافہ مانڈلے پر قبضہ۔ اور دوسرا چین سے آنے والی چینی فوجوں کا دروازہ بند کرنا۔ یاد رہے کہ برما روڈ اسی محاذ پر ہے۔ مانڈلے سے لاشیو تک ریلوے جاتی ہے اور اس سے آگے پختہ سڑک۔ جسے چینیوں نے امریکہ اور برطانیہ سے سامان جنگ منگانے کیلئے بنایا تھا۔ اگر جاپانی اپنی تازہ چال میں کامیاب ہوگئے تو یہ دونوں مقصد انہیں حاصل ہو جائینگے اسی لئے انہوں نے برما کے اسی شمال مشرقی کونے

میں سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے۔ لیکن جاپانی فوجوں کو بھی زبردست کمک پہنچ رہی ہے۔ چنگنگ کے ایک جنگی افسر نے درست کہا کہ ہماری جنگ چین کی جنگ ہے، ہندوستان کی جنگ ہے اور سارے ایشیا کی جنگ ہے۔" (بشکریہ وربھارت لاہور ۲۰ مئی ۴۲ء)

جمعیۃ العلماء کا جلسہ لاہور

گذشتہ مارچ میں جمعیۃ العلماء کا جلسہ لاہور میں بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ جسکی ابتدائی انشر واشا کافی ہونے کی وجہ سے علماء و سامعین بکثرت شریک ہوئے۔ چند ریزولیوشن بھی پاس ہوئے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض برادران اسلام کی مخالفت کے باوجود جلسہ کامیاب رہا۔ مگر جلسے کے بعد کی مفصل کارروائی اور ریزولیوشن ہم نے کسی اخبار میں نہیں دیکھے۔ اور دفتر اہلحدیث میں کوئی مراسلہ نہیں آیا۔ حالانکہ جلسہ سے پہلے ہر کاغذ بغرض اشاعت آتا رہا۔ نہ اس بات کی اطلاع آئی کہ مرکزی جلسہ صوبہ پنجاب کے لئے کیا انتظام کر گیا۔ اس خاموشی سے شبہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی کارروائی شاید جلسے تک ہی محدود تھی اس کے بعد کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ پنجاب کا مرکز لاہور ہے۔ لاہور ہی میں جب کوئی منظم جماعت نہیں ہوگی تو شاخیں کس کے ساتھ تعلق رکھیں گی۔ ہمیں سابقہ تجربہ کی بنا پر کہنا پڑتا ہے کہ صوبہ پنجاب جمعیۃ العلماء کی تحریک کیلئے موافق نہیں ہے۔ کئی دفعہ اس امر کی کوشش ہوئی کہ صوبہ پنجاب میں مرکزی جمعیۃ العلماء کی شاخ قائم کی جائے جو کافی مضبوط ہو مگر کامیابی نہ ہوئی۔ بڑے اخلاص سے دردمندانہ لہجے میں کہتا ہوں کہ علماء مسلم لیڈروں کو دنیاداری کی وجہ سے بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ مگر لیڈروں کی مضبوطی اور علماء کی کمزوری دیکھ کر مجھے مجبوراً اس شعر کی تصدیق کرنی پڑتی ہے ؎

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

مسلم لیگ ہر صوبے میں مع اپنی شاخوں کے موجود ہے۔ لیکن جمعیۃ العلماء کا وجود معلوم نہیں ہوتا۔ جلسہ جو ہزاروں روپے کی لاگت سے منعقد ہوا جس میں دور دراز سے مہمان سفر کر کے آئے اس کا نتیجہ ہمیں بجز اس کے نہ ملا کہ ؎

نشستند و گفتند و برخاستند

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جواب میں کافی جوابات پیش کرکے تردید کی جائے۔ مگر تردید معرفی نہ ہو بلکہ واقعات صحیح پیش کرکے ہماری تسلی کی جائے تو ہم ممنون ہونگے۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ پنجاب پر جلسہ جمعیۃ العلماء کا کیا اثر رہا اور آئندہ کے لئے کیا انتظام ہوا۔ جلسے کے منتظمان کو ہم اس آیت قرآنی پر توجہ دلاتے ہیں:-

إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ؕ

مہینوں کے انتظار کے بعد یہ چند سطور حوالہ قلم کی گئی ہیں۔ زیادہ لکھنے سے مثال دیوار گوش دارد مانع ہے۔

کیا ضمیر کی آزادی اسی کا نام ہے؟

مسٹر راجگوپال آچاریہ (لیڈر مدراس) کی تجویز سے مدراس اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو مشورہ دیا کہ مرکز میں قومی حکومت قائم کرنے کے لئے مسلم لیگ کے مطالبۂ پاکستان کو منظور کر لیا جائے۔ پس پھر کیا تھا تمام ملک کے کانگرسی اور مہا بھائی موصوف پر پل پڑے کہ ہیں! تم نے یہ بات کیوں کہہ دی؟ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ تم گویا مرتد، واجب القتل اور خارج الملک ہونے کے لائق ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ موصوف کو کانگرس کی ورکنگ کمیٹی سے مجبوراً استعفا دینا پڑا۔ مگر چونکہ آپ اپنی دھن کے پکے تھے اس لئے یہ ریزولیوشن آپ نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں پیش کر دیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کا ریزولیوشن پاس نہ ہوا نہ سہی، کیونکہ یہ ایک آئینی مسئلہ ہے۔ مگر یہ کیا بات ہے کہ کانگرسی ہندو مسلمان سب بھڑوں کی طرح موصوف کے گلے کا ہار ہو کر چمٹ گئے۔ چاروں طرف سے بدگوئی کی صدا آنے لگی کیا ضمیر کی آزادی اسی کا نام ہے؟ کیا قومی حکومت کے زمانہ میں حزب مخالف (اپوزیشن) کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا جائیگا؟ کیا کانگرسی لوگ حکومت سے جو اظہار ضمیر کی آزادی مانگتے ہیں وہ یہی ہے۔ جس کا نمونہ انہوں نے خود دکھایا ہے۔ ؎

حیرتے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

اس کے علاوہ مولانا آزاد صدر کانگرس کا یہ مقولہ اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ "پاکستان کی تجویز اسلام کے خلاف ہے"۔ ہم باور نہیں کرتے کہ مولانا موصوف نے یہ فقرہ کہا ہو۔ اگر کہا ہے تو ہم بھی وہ دلیل سننا چاہتے ہیں جسکے پیش نظر آپ نے عدم جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ؕ

سرکاری اطلاع

اے۔آر۔پی (ہوائی حملہ سے بچاؤ) کی سروسوں کے متعلق کئی ایک افواہیں ابھی تک پھیل رہی ہیں۔ ایک افواہ یہ ہے کہ ان ملازمتوں کے افراد کو اپنے گھر کے شہروں سے دور جا کر کام کرنا پڑیگا۔ یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ ان سروسوں میں کام کرنیوالے افراد کو صرف انہی شہروں میں لگایا جائیگا جہاں وہ ملازمت میں شامل ہوتے ہیں اور حتی الامکان انہیں اپنے گھروں کے قریب متعین کیا جائیگا۔ تاکہ وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے پڑوسیوں کی حفاظت کا کام کریں۔ البتہ اگر وہ خود اپنی رضا و رغبت سے چاہیں تو دوسرے شہروں کے لوگوں کی امداد کے لئے جا سکتے ہیں۔

ایک اور افواہ یہ ہے کہ آرڈیننس کے ماتحت باقاعدہ ناموں کے اندراجات اس مقصد کے لئے ہو رہے ہیں کہ فوج میں بھیجنے کے لئے لوگوں کی

موميائی

[illegible]

مستند علماء [illegible] ہزار ہا خریداران اہلحدیث
[illegible] روزانہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں
[illegible] پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے
ابتدائی سل ودق [illegible] کھانسی - نزلہ - کمزوری سینہ کو
[illegible] گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان
[illegible] جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو
طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو
[illegible] سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد
عورت بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) عہ/
آدھ پاؤ عہ/ پاؤ بھر للعہ/ مع محصولڈاک - ممالک غیر سے
محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ دہلی برہما سے ایک پاؤ کی
قیمت مع محصولڈاک [illegible] پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد امین صاحب ششنبیاں (دہلی)

"معرفت مولوی امیر علی صاحب متعدد بار مومیائی
منگوائی گئی۔ حسب منشا مفید ثابت ہوئی۔ ایک
پاؤ مومیائی میرے پتہ سے ارسال فرمائیں"
(۲۰- اپریل ۱۹۴۲ء)

جناب مولوی امیر علی صاحب ششنبیاں (دہلی)

"جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی
[illegible] - حسب منشا مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ سیر
بھیجنا [illegible] فرمائیں [illegible]"

مومیائی منگوانے کا پتہ:- [illegible] محمد سرور خاں
[illegible] ایجنسی امرتسر

بھائی آنکھیں بڑی قیمتی ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب
شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں
استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت
کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں یا صحت میں دیر
لگ جاتی ہے۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں
ہوتا بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا
ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔

اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں
کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے
کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیجکر منگوا لیجئے جو آنکھوں
کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا ۱۵ دن
نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم
ہو جائیں گی۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے
زمانہ [illegible] سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح
فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں
و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط معمولی
ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ
تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ
ایک روپیہ تولہ [illegible] امراض چشم کی اکسیر و
لاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ:- ڈاکٹر ابو نعیم پی محمد خاں - یونانی
سنبھلی دروازہ - شہر مراد آباد - یوپی

چالیس حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی چالیس حدیثیں انکا
عام فہم ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۴/

علاج الغرباء اس کتاب میں تمام انسانی
امراض کا علاج بتایا گیا ہے
ادویات ایسی درج ہیں جو بالکل سستے داموں
مل سکیں۔ اس لئے غرباء کو چاہئے کہ وہ اس کا
ایک نسخہ خرید کر اپنے پاس رکھ چھوڑیں قیمت ۱۲/

قابل دید کتابیں

(تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب [illegible] جامعہ ملیہ)

حمائل یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں
الوہیت مسیح - معجزات ابن مریم اور وفات
و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے
احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے
لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ۔ قیمت [illegible]

صراط المستقیم اس میں سورۃ انفال و توبہ
کے حقائق و معارف کو دلکش
انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے
ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قیمت ۲عہ/

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب - ارکان
کے انتخاب اور صدر جمہوریہ
اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔
خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے
لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۰/

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و
حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان
ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ ۶/

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز
اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔
ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت [illegible]

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر
امت اسلامیہ کے لئے مکمل دستور عمل ہے
قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں
جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے
سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۲عہ/

خلفائے اربعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
چاروں خلیفوں کے حالات
زندگی اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسان
اور مختصر پیرائے میں بیان کئے ہیں۔ قیمت ۱۰/

جملہ کتب منگوانے کا پتہ:- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ضرورت امام وخطیب

پنجاب کے ایک مشہور قصبہ کی جامع مسجد اہلحدیث کے لئے ایک عالم باعمل، خوش الحان، مستند اور خوش بیان مقرر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت وتجربہ۔ درخواست کنندہ حضرات اپنی عمر بھی لکھیں۔ خط وکتابت کا پتہ:

زبدۃ الحکماء حکیم مولوی عبدالرحمن خلیل نظام آبادی۔ قلعہ دیدار سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ پنجاب

پبلک اعتماد نے ہی اورنٹیل

کو ہندوستان کی سب سے بڑی بیمہ کمپنی بنا دیا ہے۔

جس کی پالیسیاں ... زائد از ۴۳ کروڑ روپیہ

جس کے فنڈ ۳۱ تک زائد از ۲۷ کروڑ روپیہ

سالانہ آمدنی ۳۱ تک زائد از ... کروڑ روپیہ

اس کے متعلق مزید حالات دریافت کرنے کے لئے ... جس میں انشورنس سکیم کی مکمل وضاحت ... ذیل پتہ سے طلب کریں۔

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

نیشنل بنک بلڈنگ۔ ہال بازار امرتسر

خواص کوڑی ۱۰ر خواص تمباکو

کنز المجربات جلد اول۔ قیمت ...

جلد دوم ...

کنز المرکبات۔ قیمت ...

کنز المفردات

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں۔ ...

ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مختلف افعال وخواص کو سالہا سال کی محنت وجانفشانی، ہزارہا کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، صدریات، مخفیات، سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ قیمت ...

پھلوں سے علاج۔ اس کتاب میں بیماریوں کا علاج پھلوں سے بتایا ہے۔ ہر پھل کے استعمال کے طریقے بتائے ہیں۔ قیمت ...

کنز الاطباء۔ مختلف حکماء اور ویدصاحبان کے مجرب نسخہ جات۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی

خواص پھٹکڑی ۸ر	خواص آک ۸ر
خواص دودھ ۱۲ر	خواص سونف ۸ر
خواص گھیکوار ۹ر	خواص لیموں ۸ر
خواص نیم ۷ر	خواص ریٹھہ ۶ر
خواص دھتورہ ۶ر	خواص سرس ۵ر
خواص ستیاناسی ۵ر	خواص اندرائن ۵ر
خواص لہسن ۴ر	خواص پیاز ۴ر
خواص ہلدی ۴ر	خواص مرچ ۴ر
خواص بادام ۴ر	خواص کھی ۴ر
خواص مولی ۴ر	خواص برگد ۴ر
خواص پیپل ۴ر	خواص کیکر ۴ر
خواص ارنڈ ۸ر	خواص مہندی ۴ر
خواص انار ۳ر	خواص انگور ۳ر
خواص گاجر ۳ر	خواص کشنیز ۳ر
خواص کدو ۲ر	خواص تربوز ۲ر
خواص سیب ۳ر	خواص سنگترہ ۳ر
خواص نمک ...	خواص دہی ۱ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ ... رنگ دار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ رجسٹر۔ لیٹر فارم۔ چٹھیاں اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آرڈر یا خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

مجربات سیوطی

مصنفہ مولنا جلال الدین عبدالرحمن سیوطی۔ مصنف ممدوح کے نام نامی سے کون مسلمان واقف نہیں۔ یہ آپ کی کتاب الرحمۃ فی الطب فی الحکمۃ کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں ممدوح نے ہر مرض کا علاج ادویات وعملیات سے بتایا ہے۔ شائقین کو چاہئے کہ کتاب ہذا منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب جامعہ قرول باغ۔ دہلی

Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۲۰



مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گڑھ بھائی

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ۸ روپے
عام خریداران سے ۵ روپے
ششماہی ۲ روپے ۱۲ آنے
اہل ہند سے سالانہ ۶ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولوی ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر — ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت شریف

(نتیجۂ فکر جناب عبدالمجید صاحب انجد مالیگانوی)

ہے دل معمور جن کا شافع محشر کی الفت سے
ہزاروں ہوگئے کافر مسلماں جن کی سیرت سے
اگر آکر نہ ہم کو خواب غفلت سے جگا جاتے
نظر آتے ہیں اکثر عالم دیں آج کل مجھ کو
مسلماں سرخرو اسوقت تک ہوں غیر ممکن ہے
ہر اک اہل بصارت کو بصیرت کی ضرورت ہے

یہ ناممکن کہ وہ محروم ہوں ان کی شفاعت سے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کی صداقت سے
نہ ہوتے ہم مشرف آپ کی تعلیم وحدت سے
نہیں ہے واسطہ کچھ جنکو تبلیغ صداقت سے
کریں جب تک نہ خوشہ چینی باغ رسالت سے
کلام اللہ کا ہر لفظ ہے معمور حکمت سے

اس محبوب کی انجد بھی کرتا ہے ثنا ہر دم
کیا ہے مطلع دنیا کو جس نے دین فطرت سے

انتخاب الاخبار

(۱۱-مئی تک)

—— لندن کی اطلاع منظر ہے کہ جزیرہ مڈگاسکر میں فرانسیسی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور برطانوی فوج ڈیگو سوریز کے بحری اڈہ پر قابض ہو گئی ہے۔ اس مہم میں برطانوی فوج کے تخمیناً پانچ سو آدمی ہلاک یا مجروح ہوئے ہیں۔

—— پنجاب گورنمنٹ نے [illegible] ذریعہ اظہار افسوس کیا ہے کہ بعض شہروں کے لوگ اے۔آر۔پی کے کاموں میں [illegible] نہیں لیتے۔ اگر اس سلسلہ میں کافی رضاکار بھرتی نہ ہوئے تو حکومت ان شہروں سے [illegible] کے اصول پر اخراجات وصول کریگی۔

—— حکومت برطانیہ آج کل ۱۵ کھرب روپیہ سالانہ جنگی تیاریوں پر خرچ کر رہی ہے [illegible] کی سالانہ آمد ۵۷ کھرب روپیہ ہے۔ اس کا چالیس فیصدی حصہ ٹیکسوں سے وصول ہوتا ہے

—— وزیر ہند نے دارالعوام لندن میں کہا ہے کہ برما سے تین لاکھ ہندوستانی نکالے جا چکے ہیں۔ پناہ گزینوں کے کیمپوں میں کسی قسم کا امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ اب شمالی برما سے ہندوستانیوں کو نکالنے کا کام بہت مشکل ہو گیا ہے۔

—— روس کی سرکاری ایجنسی کا بیان ہے کہ [illegible] کے محاذ پر روسی فوجوں نے جرمنوں کو بھاری شکست دی۔ جس کے بعد چار سو جرمن سپاہیوں نے لڑنے سے انکار کر دیا [illegible] ان سب کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

—— لندن کی وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن بیڑے نے بحر منجمد شمالی میں روس کو سامان جنگ لے جانے والے ایک برطانوی قافلے پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں چار برطانوی جہاز ڈوب گئے اور ایک جرمن جہاز غرق ہو گیا۔

—— واشنگٹن (امریکہ) کا ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ کوریجیڈور (فلپائن) کی امریکن فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ افسروں اور ملاحوں سمیت اس فوج کی تعداد ۵۶۰۰ تھی۔ جو کئی ماہ تک دشمن کا مقابلہ کرتی رہی۔ کوریجیڈور کو فلپائن کا جبرالٹر سمجھا جاتا تھا۔

—— رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ امتحان میٹرک (انٹرنس) کا نتیجہ ۲۲ مئی کی بجائے ۲۹ [illegible]

[illegible] ہزار روپے کی رقم منظور [illegible] مالی سال رواں کے دوران میں نوجوان تعلیم یافتہ پنجابیوں کو صنعتی ذرائع سے معاش پیدا کرنے میں مدد دی جائے گی [illegible] سلسلہ میں چند افراد کے مجموعہ کو [illegible] باہمی کو ترجیح دی جائیگی۔

—— پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ الیکٹرسٹی ایمرجنسی پاور بل کو گورنر جنرل نے منظور کر لیا ہے اس کی رو سے حکومت کو اختیار ہوگا کہ جس بجلی گھر پر چاہے دو سال کے لئے قبضہ کر سکے گی۔ بشرطیکہ حکومت کو یقین ہو کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو عوام کو بجلی مل سکیگی یا اسکی رسد میں کمی ہو جائیگی۔

—— سندھ گورنمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہوائی جہازوں سے ہزاروں چھوٹے چھوٹے بم گرنے سے جگہ جگہ آگ لگ سکتی ہے آتش زدگی کے ایسے واقعات پر فائر بریگیڈ قابو نہیں پا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر گھر میں ریت کی بوریاں اور پانی [illegible] ہوئی بالٹیاں رکھی جائیں تا کہ آگ پر فوراً قابو پایا جا

—— وائسرائے ہند نے پنجاب اسمبلی کے اس قانون کو منظور کر لیا ہے۔ جسکی رو سے جملہ اسلامی خانقاہوں اور مزاروں کی حدود میں عورتوں کا گانا یا ناچنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

—— چنگ کنگ (چین) [illegible] منظر ہے کہ جاپانی فوجیں یونن اور برما کی سرحد پر [illegible] کمک لا رہی ہیں انہوں نے پیشقدمی کرتے ہوئے دریائے سالوینگ کو عبور کر لیا ہے۔

—— نئی دہلی کا سرکاری اعلان [illegible] فوج مغربی برما کی بندرگاہ اکیاب میں داخل ہو گئی ہے جو پہلے کلکتہ اور رنگون کے درمیان ہوائی راستے کا ایک سٹیشن تھا۔

—— ہندوستان کی عدالت اعلیٰ (فیڈرل کورٹ) نے بے نامی قانون اراضیات کو ناجائز قرار دیا۔

—— آسٹریلیا کا ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ جاپانیوں کے بھاری حملہ آور بیڑے کے اٹھارہ جہاز غرق کر دیئے گئے اور چار کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ دشمن کے باقی جہاز بھاگ رہے ہیں۔ اتحادی جہاز ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔

—— نئی دہلی کا سرکاری اعلان منظر ہے کہ گورنر برما اور ان کے وزراء ملک معظم کی حکومت کے احکام کے ماتحت ہندوستان واپس آ گئے ہیں۔

—— حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے روزانہ اخباروں کی قیمت ایک پیسہ فی صفحہ کے لحاظ سے مقرر کی جائے گی اور اخبارات کی ضخامت زیادہ سے زیادہ آٹھ صفحات ہوگی۔

—— مسٹر چرچل وزیر اعظم نے تقریر میں کہا ہے کہ اگر ہٹلر نے روسی فوجوں پر زہریلی گیس استعمال کی تو ہمارے طیارے جنکو اب فضا میں برتری حاصل ہے جرمنی میں یہ گیس استعمال کر کے روس کا بدلہ لیں گے۔

دعائے صحت | شیخ محمد ایوب صاحب بنارسی۔ اہلیہ مولوی عبدالواحد صاحب۔ سید فاروق حسن و عزیز الرحمن سکنائے کانپور۔ مولوی محمد شہادت اللہ صاحب تیرودی ضلع مونگیا علیل ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

اللھم اشفھم بشفائك و داوھم بدوائك

—— حکومت ہند کے فیصلے کے مطابق اخباروں کے لئے کاغذ کا جتنا حصہ مقرر ہوا تھا۔ پہلے اس میں ۲۵ فیصدی کی تخفیف کی گئی تھی [illegible] تخفیف کی گئی ہے۔ گویا اخباروں کو پہلے جتنا کاغذ ملنا منظور ہوا تھا اب اس کا صرف پچاس فیصدی حصہ ملا کریگا۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۹- ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

اہل فقہ اہلقران کی شکل میں

(۸)

اس سلسلہ مضمون کے سات نمبر شائع ہو چکے ہیں- آج آٹھواں نمبر درج ہے-

"الفقیہ" امرتسر کا معترض نامہ نگار (بزعم خود متضاد) حدیثوں کے سلسلہ میں آگے چل کر لکھتا ہے-

عن ابن عباس رض اذا زنا بھسا لا یحرم علیہ امرأۃ[1]

یعنی جو ساس سے زنا کرے زانی پر عورت حرام نہیں ہوتی - (رواہ البخاری)

خلاف اس کا | عن ابن عباس حرمتہ رواہ البخاری پ۲۱ جلد ۳ یعنی فرماتے ہیں ابن عباس کہ جو ساس سے زنا کرے اس پر عورت حرام ہوجاتی ہے کیا ابن عباس ایسے شخص تھے کہ کسی کو تو کہیں کہ یہ چیز حرام ہے کسی کو کہیں حلال ہے- بخاری پرستوں کو سوچنا چاہیئے کہ بخاری میں کہاں تک صحیح روایتیں ہیں- اگر سب صحیح ہیں تو صحابہ کو برا کہو بخاری کو سچا-

اہلحدیث | یہ ہے اصل بیماری جس کا اظہار خود مضمون نگار نے کر دیا ہے- اپنی بے سمجھی سے حدیثوں پر بلکہ حدیثوں کی وجہ سے امام بخاری اور قائلین حدیث پر حملے کرتے ہیں- اور کہلانے کو حنفی بلکہ اہل سنت اور متبع قرآن و حدیث کہلاتے ہیں جن کے ہاں ادلہ اربعہ شرعیہ میں سے دوسری دلیل حدیث ہے- اب اصل جواب سنئے!

اوّل تو یہ دونو قول حضرت ابن عباس رض کی طرف منسوب ہیں مرفوع احادیث نہیں ہیں - ابن عباس مجتہد تھے ایک مجتہد کے ایک ہی مسئلہ میں بعض دفعہ دو قول ہوتے ہیں- ایسی کئی ایک مثالیں ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہیں مگر آپ کے حق میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اجتہاد کی مثال مفید ہوگی - پس غور سے سنئے!

امام صاحب کا قول ہے کہ نماز عصر کا وقت دو مثل سایہ ڈھلنے کے بعد ہوتا ہے- آج کل حنفیہ کا عمل عموماً اسی قول پر ہے اس کے باوجود صاحب درمختار امام صاحب سے ایک مثل سایہ کا قول بھی نقل کرتے ہیں اور اسی کو راجح کہتے ہیں - اسی طرح دوسرے کئی ایک مسائل ہیں ہر امام کے دو دو قول ملتے ہیں- اس سے نہ ائمہ کرام کی شان پر دھبہ لگ سکتا ہے اور نہ ناقلین پر اعتراض وارد ہو سکتا ہے-

دوم حضرت ابن عباس رض سے دوسری روایت ابونصر کے ذریعہ سے آئی ہے- جس کی نسبت امام بخاری رح نے لکھا ہے کہ

ابونصر ھذا لم یعرف بسماعہ عن ابن عباس (بخاری مطبوعہ ہند پ۱۲ ص ۷۶۵)

یعنی اس ابونصر نے ابن عباس سے کبھی کوئی روایت نہیں سنی-

پس ثابت ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک پہلی روایت صحیح ہے اور دوسری غلط-

اب ہمارا بھی حق ہے کہ الفقیہ پارٹی کو سمجھائیں کہ اللہ کے بندوں سے بدگمان ہونا، امام بخاری رح پر حملے کرنا اور صحیح بخاری ماننے والوں کو بخاری پرست کہنا اس حدیث کا مصداق بننا ہے- جسکے الفاظ یہ ہیں-

من عادلی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب

یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی رکھے میرا اس سے اعلان جنگ ہے،

اللہ کے بندو! | خدا کے نیک بندوں کے حق میں بدگوئی کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کرو- یاد رکھو وہ دن جلد آنے والا ہے- جس کے حق میں کہا گیا ہے ؎

قریب ہے یارا روز محشر چھپیگا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکاریگا آستیں کا

معترض آگے چل کر لکھتا ہے -

عن ابن عباس قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ (رواہ البخاری) (یعنی دھوتے تھے وضوء کے اعضا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک بار)

خلاف اس کا | عن ابی زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین (رواہ البخاری) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء میں دو دو بار اپنے اعضا دھوئے-

اہلحدیث | کس قدر تعصب یا بے خبری ہے کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ مختلف اوقات میں

[1] یہ حدیث الفقیہ میں اسی طرح مطبوع ہے- (اہلحدیث)

نفس مختلف ہو سکتا ہے۔ باصطلاح اہل منطق یوں
کہہ سکتے ہیں کہ ایک قضیہ مطلقہ عامہ دوسرے
مطلقہ عامہ کی نقیض نہیں ہوتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ
ایک شخص نماز عصر کے وقت پہلا وضوء بحال ہونے
کی وجہ سے جدید وضوء نہیں کرتا مگر مغرب کی نماز
کے وقت بوجہ نقض نیا وضوء کر لیتا ہے۔ یہ
دو واقعات بچشم خود دیکھنے والا شخص دفتر
الفقیہ میں جاکر بیان کرے تو ایسے مضمون نگار کو
سے تعجب نہیں جو ان دونو واقعات پر بھی
تناقض کا حکم لگا دیں۔ میں ایسے معترض کو مشورہ
دونگا کہ وہ کم از کم ترمذی کے ابواب الوضوء کو
غور سے پڑھ لے تو وہیں اس کو تین حدیثیں
ایسی ملیں گی جن کو وہ متخالف قرار دیکر اعتراض
کریگا۔ دو حدیثیں تو یہی ہیں۔ تیسری حدیث وہ
ہے جس میں اعضاء وضو کو تین تین بار دھونے
کا ثبوت ملتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر معترض یہ
تیسری حدیث بھی نقل کر دیتا۔ ان کے علاوہ ایک
چوتھی حدیث اور بھی ملے گی۔ جس میں ایک ہی
وضو میں بعض اعضاء کو ایک ایک بار، بعض کو
دو دو بار اور بعض کو تین تین بار دھونے کا ثبوت
ملتا ہے۔ کیوں؟ اصول فقہ والوں سے پوچھو
الامر لا یقتضی التکرار۔ پہلے اس کو سمجھئے
پھر جرح میں آئیے گا۔ مگر اس کا خیال رکھئے
کہ یہی اعتراض کتب فقہ پر بھی وارد نہ ہو جائے۔

عجیب چالاکی یا غفلت ناظرین دونو حدیثوں
میں لفظ توضاء ماضی مطلق کا صیغہ ہے۔ معترض
نے دوسری حدیث میں ماضی مطلق کا ترجمہ کیا ہے
اگر وہ پہلی میں بھی اس لفظ کا ترجمہ یہی کرتا۔ تو
اعتراض کا نام بھی اسے نہ آتا۔ مگر پہلی حدیث
کا ماضی استمراری سے ترجمہ کرکے اس کو قضیہ
دائمہ مطلقہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ (شاید
معترض جانتا بھی نہ ہو کہ قضیہ دائمہ مطلقہ کیا ہوتا
ہے) ایمانداری تو یہی تھی کہ ایک ہی لفظ (جو دو
جگہ آیا ہے) کا ترجمہ بھی ایک ہی کرتا۔ اس طرح
ان دونوں حدیثوں کا ترجمہ یوں ہوتا ہے:-

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضوء میں
ایک ایک دفعہ ہاتھ پاؤں دھوئے۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضوء میں
دو دو دفعہ ہاتھ پاؤں دھوئے۔

اس کا مطلب ہر طالب علم سمجھ لیتا ہے کہ یہ
دونو فعل دو مختلف اوقات میں واقع ہوئے۔
لیکن معترض ایسا کیوں کرتا۔ اس کی غرض تو حدیثوں
میں تعارض بتا کر حدیثوں کا اعتبار اٹھانا تھا
جیسا کہ اس کے ہم مشرب اہل قرآن کرتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ مختلف اوقات میں مختلف افعال
کا صادر ہونا تضاد یا تخالف نہیں کہلاتا۔ خود
مضمون نگار کو یہ واقعہ کئی دفعہ پیش آیا ہوگا کہ
کبھی اس نے چاول کھائے ہونگے اور کبھی روٹی۔
اگر ایسے واقعات کو کوئی متضاد سمجھ کر اعتراض
کرے تو خود معترض ایسے شخص کے حق میں یہی
کہیگا ؎

آنکہ سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

ہم دیکھتے ہیں کہ الفقیہ پارٹی اہل القرآن کی کاسہ لیسی
کرکے لوگوں کو حدیثوں سے نفرت دلا رہی ہے
اس لئے ہم قرآن شریف سے چند آیتیں پیش کرکے
ان کو توجہ دلاتے ہیں:-

(۱) إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ (پ ۲۰)

(۲) إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (پ ۲۵ - ع ۶)

(۳) لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ (پ ۳ - ع ۵)

ان آیات میں کہیں ہدایت کا اثبات ہے اور کہیں
نفی ہے۔ پس جس طریق سے آپ ان آیات میں
تطبیق دیتے ہیں۔ اسی طریق سے ہم بھی احادیث میں
تطبیق دینے کا حق رکھتے ہیں۔ ورنہ ہم یہ کہنے
میں حق بجانب ہونگے۔ ع

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

مولانا سامرودی اور صحیفہ دہلی

توجہ سے جواب دیں

(یہ سوال صحیفہ بابت ماہ صفر ۵۲ھ صفحہ ۱۰ پر مبنی ہے)
جس کتاب کے دیباچہ میں آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو مخاطب کرکے یوں دعا کی گئی ہو۔

فیا شفیع العصاة توسل الخلق بشل
هذا الی ذی سلطان بمال او الجاه
والیك رسول الله هذا وسیلتی ومالی
سؤل سوی القبول والقرب من الله
تحته بیدی فانی ها ثم فی مهالك
البعاد ولا تنهر سائلك فانك انت
الرسول الجواد یا من الوذ به فیما اؤمله
ومن اعوذ به فیما احاذره انت ملاذی
بك الوذ وانت عیاذی بك اعوذ اعوذ
من خزیك وكشف سترك ومن نسیان
ذكرك والانصراف عن شكرك۔

کیا یہ کتاب با تفسیر سلف صالحین کے عقیدہ
کے موافق اور قابل درس ہو سکتی ہے؟

صحیفہ سے خاص سوال حافظ صاحب
روپڑی پر جس غیرت اور جوش توحید میں آپ نے
فتویٰ لگوایا تھا۔ اس غیرت سے کام لیکر جواب
دیجئے۔ (مستفتی ابو الوفاء)

قادیانی مشن

آسمانی نکاح میں پھر تازگی

ع پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی
نے اپنی برادری میں ایک شخص کو اس کی لڑکی
کے ساتھ اپنے نکاح کا پیغام دیا تھا۔ لڑکی کے
ولی کے انکار کرنے پر آپ نے الہامی پیشگوئی کی

کہ خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ زوجنا کھا (ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا) اس کا نام ہے آسمانی نکاح۔ مگر مرزا صاحب کے انتقال تک یہ نکاح نہیں ہؤا۔

اس نکاح کے متعلق اخبارات اور رسائل میں مضامین بکثرت لکھے گئے۔ اس لحاظ سے یہ نکاح ایک معنی سے تقویم پارینہ ہوگیا تھا۔ مگر اخبار الفضل قادیان نے اس کے متعلق ایک نوٹ شائع کرکے اس کو نئے سرے سے تازہ کر دیا اس پر اہلحدیث کا خاموش رہنا کیونکر مناسب ہوتا۔ جس کا قول ہے کہ ؎

غالب! ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوش اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے

اخبار الفضل مورخہ ۳ مئی میں جو کچھ لکھا گیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کے والد مرزا احمد بیگ کی وفات کے بعد اس کے عزیز و اقارب متوجہ الی اللہ ہو گئے۔ خصوصًا مرزا سلطان محمد بیگ ناکح منکوحہ آسمانی بہت کچھ خائف ہؤا وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ پیشگوئی کا اصل مقصد مرزا احمد بیگ کے بے دین گھرانے کو خدا کی طرف متوجہ کرنا تھا اور بس۔ جو حاصل ہوگیا۔ اس لئے نکاح بھی فسخ ہوگیا۔

اس پیشگوئی کے متعلق ہماری طرف سے متعدد تحریریں شائع شدہ ہیں۔ یہاں تک کہ ایک مستقل رسالہ (نکاح مرزا) بہت مشہور ہؤا ہے۔ مگر آج ہم ایک حدیث سے آسمانی نکاح کا فیصلہ سناتے ہیں۔ پہلے قرآن مجید کا ارشاد سنئے!

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (پ ۵-ع ۱۶)

اے پیغمبر! واللہ یہ کلمہ گو لوگ ہرگز مؤمن نہیں ہوں گے جب تک آپ کو اپنے تمام جھگڑوں میں منصف نہ ٹھیرائیں۔

اس ارشاد خداوندی کے ماتحت ہم ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ جو اس نزاع میں فیصلہ کن ہے۔ خود مرزا صاحب نے اس حدیث کو اس مخصوص امر میں پیش کیا ہؤا ہے۔ اس لئے ہم یہ حدیث مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں :-

"اس پیشگوئی (آسمانی نکاح) کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ يتزوج ويولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان (بصورت آسمانی نکاح) ہوگا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ کا حاشیہ)

قادیانی اور لاہوری ممبرو! یہ حدیث نبوی مرزا صاحب کی پیش کردہ ہے۔ اس کا مطلب آپ لوگوں کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ مرزا صاحب کا آسمانی نکاح کوئی معمولی نکاح نہیں بلکہ یہ نکاح ایسا عظیم الشان ہے جو مدینہ کے دربار رسالت میں رجسٹری ہو چکا ہے۔ اس کے دو جزو ہیں۔ ایک اصل نکاح کا وقوع دوسرے منکوحہ آسمانی سے اولاد پیدا ہونا۔ کیا تم لوگ بتا سکتے ہو کہ یہ دونو واقعات جو حدیث میں مذکور ہیں ظہور پذیر ہو گئے ہیں۔ اگر ہو گئے ہیں تو وہ اولاد کہاں ہے؟ اگر تاویل یا تحریف کرو تو غلط ہوگی۔ تھوڑے سے تغیر کے ساتھ مرزا صاحب کے الفاظ سن لو!

گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو تنبیہ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں اپنے وقت پر ضرور وقوع میں آنے والی ہیں۔ پس جس مدعی میں یہ نشانات نہ ہوں وہ سچا مسیح موعود نہیں ہے

ناظرین کرام! کیا ہمارا یہ استنباط غلط، یا نص صریح کے موافق ہے۔ اس کے باوجود اگر اخبار الفضل اور پیغام وغیرہ کچھ ٹیڑھی ترچھی باتیں کہتے جائیں تو ہم یہ کہنے میں مجبور رہوں گے کہ ان لوگوں کو حق پسندی سے مطلب نہیں بلکہ مرزا پرستی کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

ناظرین! کس قدر ظلم اور کجروی ہے کہ ایک شخص کو مہدی مسعود اور مسیح موعود مانتے ہیں قرآن و حدیث کے صحیح معنی بتانے میں اسکو حکم و عدل کہتے ہیں۔ مگر جب وہ اپنے منصب کے ثبوت میں کسی آیت یا حدیث سے استدلال کرتا ہے اور اسی دلیل سے اس کا منصب غلط ٹھیرتا ہے تو بھی اس کو نہیں چھوڑتے۔ کوئی قادیانی یا لاہوری ممبر ہے کہ مرزا صاحب کے استشہاد کے ماتحت اس حدیث کا جواب دے۔ ہاں جس قسم کا جواب وہ دیتے ہیں، ہم پہلے ہی بتا دیتے ہیں یہ لوگ اپنے ناظرین کے حواس پر قبضہ کرنے کیلئے پہیلیوں اٹھایا کرتے ہیں :-

امرتسری ناکام دشمن ہمیشہ کٹ حجتیں کرتا ہے اور منہ کی کھاتا ہے اور اپنی جہالت کی پردہ دری کرتا ہے، حضرت مسیح موعود کے نشانات جو بارش کی طرح برس رہے ہیں دیکھ کر انکار اور استہزا کرتا جاتا ہے، جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اس کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔ وہ رات دن کتنہ بکا کرتا ہے، کوئی اس کی بات نہیں سنتا، چنانچہ اس دفعہ بھی اس نے "اہلحدیث" میں ایک عظیم الشان سچی پیشگوئی (آسمانی نکاح والی) کے متعلق ہرزہ سرائی

کی ہے ۔ جس کا جواب سلسلہ عالیہ کی طرف سے بارہا دیا گیا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین ! یہ ہے ان لوگوں کا علم کلام یا ہذیری ہم اجازت دیتے ہیں کہ ہمارے حق میں جو چاہو کہو ۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ مرزا صاحب سے زیادہ درشت کلامی نہیں کر سکتے ۔ وہ اس فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے ۔ یا ابن بغائی ۔ او بد ذات فرقہ مولویاں وغیرہ الفاظ ان کے ورد زبان رہتے تھے ۔

ہماری درخواست تو صرف یہ ہوئی کہ مرزا صاحب نے اس حدیث کو جو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کیا ہے ۔ آخر اس کا کیا مطلب ہے ۔ گالیاں دو یا بد کلامی کرو ہم اس سے منہیں روکتے نہ گھبراتے ہیں ۔ ہاں صحیح جواب کے خواستگار ہیں ۔ ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ دونوں تینوں بلکہ چاروں[1] پارٹیوں سے اس کا جواب نہیں ہو سکیگا کیوں ؟ ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

الفقیہ اور علم غیب

(۲)

(بقلم مولوی نور الٰہی صاحب گوجرانوالہ)

اہلحدیث ۱۷ - اپریل سن رواں میں اس مضمون کی قسط اول شائع ہو چکی ہے ۔ ۲۴ - اپریل و یکم مئی میں چونکہ افتتاحیہ مضمون ہی علم غیب کے متعلق تھا ۔ اس لئے اس مراسلہ کو ملتوی کرکے آج شائع کیا جا رہا ہے :-

(۸) ایک عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا کئی دن کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا تو صحابہؓ نے کہا (انہا ماتت) یا رسول اللہ وہ تو کئی دن سے فوت ہو گئی ہے ۔ اس پر آپ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی ۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر پہ لے چلو ۔ (فصلی علیہا) پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھا۔

اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو کیوں دریافت فرماتے

(۹) یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع میں گئے ۔ (فاذا ھو بقبر جدید) آپ نے وہاں ایک نئی قبر دیکھی (فسال عنہ) آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے ۔ صحابہؓ نے کہا یہ فلاں عورت کی قبر ہے ۔ ان کے بتانے سے آپ کو یاد آ گئی ۔ تو فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں اطلاع نہ دی تا کہ میں بھی جنازہ میں شامل ہو جاتا۔

اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو خود بخود معلوم کر جاتے کہ فلاں کی قبر ہے ۔

(۱۰) غزوہ اوطاس میں ابو عامر تیر سے شہید ہوئے ۔ فوت ہونے کے وقت ابو موسےٰ کو کہا (یا ابن اخی اقری ء النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام) اے میرے بھتیجے میری طرف سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرنا ۔ تمام صحابہ کرام کا یہی عقیدہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اور نہ ہماری باتیں سن سکتے ہیں ۔ ورنہ خود ہی کہہ دیتے ۔ (السلام علیک یا رسول اللہ) مگر یہ بات ان کے وہم میں بھی نہ تھی ۔

(۱۱) ایک دفعہ کفار نے مسلمان بن کر آپ کو دھوکا دیا ۔ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور ہمارے علاقہ میں تبلیغ کی سخت ضرورت ہے ۔ آپ نے ستر (۷۰) صحابہ ساتھ کر دئیے ۔ دور جا کر کفار نے سب کو شہید کر ڈالا ۔

اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو صحابہ کو کیوں دشمنوں کے ساتھ بھیجتے ۔

(۱۲) اسی طرح ایک دفعہ دس صحابی دھوکے سے شہید کر دئیے گئے ۔

اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو کیوں ظالموں کی شرارت سے آگاہ نہ ہوئے ۔

(۱۳) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضؓ کا واقعہ مشہور ہے ۔ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو اتنی تکلیف اور پریشانی کیوں اٹھاتے ۔

(۱۴) جنگ تبوک میں صحابہؓ کو سخت تکلیف ہوئی اس وقت عبد اللہ بن اُبَیّ منافق نے اپنے رفیقوں کو کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے ساتھ ہیں ان پر خرچ مت کرو ۔ یہ خود بخود ان کا ساتھ چھوڑ دیں گے اور تتر بتر ہو جائیں گے اور ساتھ ہی کہا کہ جب ہم مدینہ میں جائیں گے تو ان ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے ۔ حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں اس منافق کی یہ باتیں سن کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ۔ اور کہا کہ عبد اللہ اس طرح بکواس کر رہا ہے ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کو بلا کر پوچھا ۔ تو عبد اللہ اور اس کے ساتھی قسمیں کھا کر مکر گئے ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات پر یقین کر لیا کہ سچ کہتے ہیں اور مجھے جھوٹا قرار دیا کہ شاید اس نے اپنے پاس سے ہی بات بنا لی ہے ۔ پھر میں نہایت پریشان ہوا اور مجھے بے حد رنج پہنچا ۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں مارے شرمندگی کے گھر سے نہ نکلتا ۔ یہ دیکھ کر میرے چچا سعد بن عبادہ نے کہا ۔ ارے تم نے خواہ مخواہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھوٹ بولا ۔ جس کی وجہ سے وہ تم پر ناراض ہیں ۔ میں نے کوئی جواب نہ دیا ۔ پھر سورہ منافقون اللہ تعالےٰ نے نازل فرمائی پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا ۔ اے زید اللہ نے تجھے سچا کر دیا ۔

اس واقعہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا ۔

مگر حیرانی کی بات ہے کہ یہ عقیدہ تمام کے

[1] پہلی قادیانی، دوسری لاہوری، تیسری شیخی (مسرب شیخ غلام محمد لاہوری) چوتھی تیماپوری (دکنی) ۔ (اہلحدیث)

فاتح قادیان ۔ لودیانہ کے مباحثہ آخری فیصلہ کی مصدقہ تاریخ فیصلہ نعمان ۔ قیمت ۔ پتہ ۔ منیجر اہلحدیث

مسلمانوں میں کس طرح آگیا۔ آخر تلاش کرنے پر سراغ مل ہی گیا۔ جو آئندہ قسط میں ہدیہ ناظرین کیا جائے گا۔

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

(۱۲)

از مولوی ابو طیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری
مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڈھ

(۲۴-اپریل سن رواں کے بعد)

چوہدری غلام احمد صاحب پرویز لکھتے ہیں:۔
"ایک فرعی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر دو جلیل القدر امام یعنی امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم نے خود امام بخاری کی ثقاہت پر اعتراض کیا ہے اور ان سے روایت ترک کردی ہے × امام مسلم امام بخاری کو نحل الحدیث (جھوٹ موٹ حدیث بنانیوالا) قرار دیتے ہیں" (حوالہ مذکور)

جواب حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں:
"محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ الجعفی ابو عبد اللہ البخاری جبل الحفظ و امام الدنیا فی ثقۃ الحدیث"
یعنی امام بخاریؒ حفظ کے پہاڑ اور ثقاہت حدیث میں تمام دنیا کے امام ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امام ہمام کی توثیق و تعدیل کرنیوالے اور ان کی مدح و توصیف کرنے والے اس کثرت سے ہیں کہ جن کا شمار قطعاً ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری پڑھنے والے تلامذہ کی تعداد لاکھوں کے قریب پہنچ گئی۔ اور ان کے فضائل و مناقب اس قدر بے شمار ہیں کہ تلامذہ و اساتذہ کے علاوہ متعدد اماموں نے ان کے مناقب میں کتابیں لکھیں۔ چنانچہ حافظ ذہبی نے ایک ضخیم کتاب امام صاحب کے فضائل میں لکھی۔ حافظ ذہبی امام بخاری کے حالات بیان کرتے تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۱۲۳ ج ۲ میں لکھتے ہیں:۔
"افردت مناقب هذا الامام فی جزء ضخم فیها العجب"۔ میں طول نہیں دینا چاہتا۔ امام بخاریؒ پر کسی محدث نے جرح نہیں کی ہے نہ ان کی ثقاہت پر کسی نے اعتراض و کلام کیا ہے یہ پرویز صاحب کی غلط فہمی ہے اور احوال رواۃ سے بے خبری۔ امام ابو زرعہ سے امام بخاریؒ کے متعلق کوئی جرح ثابت نہیں۔ اسی طرح امام ابو حاتم سے بھی کوئی جرح منقول نہیں بلکہ انہوں نے تو امام بخاری کی مدح و ستائش کی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ پرویز صاحب کا اس غلط بیانی سے کیا نفع ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق خیر عطا فرمائے۔ امام مسلمؒ امام بخاریؒ کی جس قدر تعظیم و تکریم کرتے اور جس قدر خدمت اور ادب کا لحاظ فرماتے شاید ہی تلامذہ میں کوئی ایسا نکلے۔ امام مسلمؒ کی ذات گرامی ہے کہ امام بخاریؒ کے قدم چومنے کے واسطے بے قرار ہوتی ہے اور بے ساختہ آپ کی آنکھوں کو بوسہ دیتی ہے۔ اور یوں عرض کرتے ہیں:۔
"دعنی حتی اقبل رجلک یا استاذ الاستاذین وسید المحدثین وطبیب الحدیث فی علله" (مقدمہ فتح الباری ص ۴۸۹)
کہئے پرویز صاحب! آپکے بیان کو صحیح مانا جائے یا ان کتابوں کو۔ ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی۔

اس کے بعد پرویز صاحب لکھتے ہیں:۔
"اب صورت معاملہ یوں ہوئی کہ ثقہ رواۃ کی جماعت سے وہ احادیث امت کو ملیں جو سنی حضرات کے یہاں صحیح ہیں۔ اور ثقہ رواۃ ہی کی دوسری جماعت سے وہ احادیث ملیں جو شیعہ کے ہاں صحیح ہیں اور دونوں آپس میں متضاد ہیں متناقض۔ اب کہئے کہ کونسی تسلیم رسول اللہ کی قرار دی جائے اور اسے جزو دین سمجھا جائے اور کونسی غلط" (طلوع اسلام ص ۳۹)

جواب یہ کوئی مشکل سوال نہیں ہے۔ ان آپ اصول سے ناواقف ہیں۔ اس لئے اسے لاینحل سمجھ رہے ہیں۔ جواب عرض کرنے سے پہلے ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ سنیوں کے یہاں کی کل حدیثیں جو ثقہ راویوں کے ذریعہ سے پہنچی ہیں شیعوں کی کل ایسی ہی روایتوں کے مخالف و متناقض ہیں یا بعض۔ اگر کل ہیں تو اس کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے اور اگر بعض ہیں تو اس کی فہرست پیش کیجئے تاکہ اس کی تحقیق کی جائے اور بہت ممکن ہے بصورت صحت تطبیق دیدیجائے جس سے اختلاف دور ہو جائے۔ پھر جس قدر حدیثیں دونوں فریق کی باہم موافق ہیں ان کے تسلیم و تصدیق میں تو جناب کو کوئی عذر نہیں کرینگے؟ اور ذرا توجہ سے یہی سوال بعینہٖ ہماری طرف سے آپ پر قرآن کے متعلق ہے کہ شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن محرف ہے سنیوں نے اسمیں کمی و زیادتی کردی ہے اور بعض کے نزدیک دس پارہ غائب ہے، اور بعض شیعہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید بقدر بار یک شتر کے تھا جو غائب ہوگیا اور صرف موجودہ حصہ رہ گیا۔ پس آپ اس موجودہ قرآن کو کامل و غیر محرف مانیں گے؟ (جیسا کہ سنی لوگ کہتے ہیں) یا ناقص و تحریف شدہ؟ جیسا کہ شیعوں کا اعتقاد ہے۔ اگر آپ قرآن مجید کو مکمل مانتے ہیں تو اسی طرح احادیث کو مانئے۔ ورنہ وجہ معقول بیان کیجئے۔ اس سوال کے بعد مجھے جواب عرض کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر بطور ایفاء وعدہ گذارش ہے کہ جس آزادی اور کشادہ دلی سے محدثین نے حدیثوں کو تمام دنیا (شیعہ۔ مرجیہ قدریہ۔ خوارج فرقوں) کے سامنے پیش کیا اور ہر ہر راوی کا حال شائع و مشہور کیا۔ اسیطرح کی آزادی و فراخدلی تخصیص و اخذ حدیث میں بھی ملحوظ رکھی یعنی ہر فرقہ (روافض۔ خوارج۔ مرجیہ۔ قدریہ وغیرہ) سے حدیث اخذ کی۔ پس شیعہ سنی راویوں کے اختلاف روایت کا قصہ ہی بے سود اور لغو ہے۔ جو اہتمام و تشدید درباره تحقیق و طلب حدیث محدثین رضی اللہ عنہم نے اپنے اوپر لازم کیا دوسرے فرقے بھی یہ اہتمام

فتاویٰ

س ۸۶ } عمرو کہتا ہے کہ اب بھی آیت قرآنی فاقتلوھم حیث ثقفتموھم پر عمل ہوسکتا ہے؟ جواب دیں۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۸۶ } بے شک عمل ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ امام وقت موجود ہو۔ کیونکہ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ط۔ اس کے علاوہ حدیث شریف میں صراحتہً مذکور ہے:۔ اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ۔ یعنی جہاد اور تنفیذ احکام امام وقت کے حکم کے ماتحت ہونی چاہئے۔

س ۸۷ } زید نے ہندہ سے زنا کیا۔ جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا کیا اب یہ (ولد الزنا) لڑکا زید کے ترکہ سے حصہ دار بن سکتا ہے یا نہیں؟ اگر سکتا ہے تو کس قدر؟ (سائل مذکور)

ج ۸۷ } حرامی بچہ زانی کا وارث نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے الولد للفراش وللعاھر الحجر (بچہ ناکح کا ہوتا ہے زانی کے لئے زنا کاری کی سزا سنگسار ہے)۔ واللہ اعلم!

س ۸۸ } وضو کرتے وقت داڑھی کے بالوں میں خلال کرنے سے اکثر اکھڑ جایا کرتے ہیں۔ لہٰذا اکھڑے ہوئے داڑھی کے بالوں کو کیا کرنا چاہئے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟ (خریدار نمبر ۱۲۷۹۳)

ج ۸۸ } اس کے متعلق مجھے کوئی خاص حکم معلوم نہیں۔ جو حکم سر کے بالوں کا ہے وہی داڑھی کے بالوں کا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۸۹ } ہندہ کا عقد زید کے ہمراہ صغیر سنی میں ہوا۔ ہندہ مذکورہ عرصہ ایک برس کا ہوتا ہے کہ بالغہ ہو چکی ہے اور زید ہنوز چار پانچ برس کے بعد بالغ ہوگا۔ ہندہ ہر چند نکاح فسخ کی درخواست اپنے چچا سے کرتی ہے اور زید کے ولی سے بھی کہتی ہے کہ ہم کو خلاصی کردو تو زید کا ولی کہتا ہے کہ پانچ سو روپیہ دو جو زید کی شادی میں خرچ ہوا ہے۔ تب ہندہ جواب دیتی ہے کہ نہ تو مجھ کو نکاح کا علم ہے نہ پانچسو روپیہ خرچہ و مہر کی ہم کوئی چیز دے سکتے ہیں اگر خلاصی کردو تو بہتر نہیں تو میں دوسرے سے عقد کرا لونگی۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ حکم شریعت و گورنمنٹ کے قانون کی رُو سے خرچہ دوپیہ و مہر نہ دیکر کے کہیں دوسری جگہ ہندہ مذکورہ اپنی مرضی سے عقد کرلے تو شریعت و قانون انگریزی میں مواخذ نہیں ہوگا۔ چونکہ زید کا ولی طلاق دیتا نہیں تو کب تک ہندہ معلق رہیگی۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۷۶۹)

ج ۸۹ } صورت مرقومہ میں لڑکی کا نکاح نابالغی میں ہوا ہے۔ بلوغت کے بعد اسے فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ حدیث میں آیا ہے البکر تستامر فی نفسھا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے یستاذنھا ابوھا۔ ان سے ۴

متفرقات

روئداد جلسہ | انجمن محمدیہ مئو ائمہ کا پانچواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۰۔ اپریل و یکم مئی ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد ابو القاسم صاحب بنارسی، قاری احمد سعید صاحب بنارسی و مولانا عبد الغفار صاحب حسن و مولانا عبد المجید صاحب دھولپوری و مولوی محمد ابو الخیر صاحب پرتابگڈھی و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب پریوائی، قاری عبد الوہاب صاحب بنارسی نے تشریف فرما ہوکر اپنے مواعظ حسنہ سے شرکائے جلسہ کو مستفیض و محظوظ فرمایا۔ آخری اجلاس میں انجمن و مدرسہ کی روئداد سالانہ سنائی گئی کہ مولانا محمد شفیع صاحب انصاری مئوی برابر درس قرآن دیتے ہیں عورتیں بھی بکثرت شریک ہوتی ہیں اور جمعہ میں بھی کافی عورتیں آتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کے لئے جگہ اور وسیع کی جائے۔ نیز تبلیغی دورہ مقامات ذیل میں کیا:۔ پرتاب گڈھ و دلیپ پور ضلع پرتاب گڈھ۔ کذا ضلع پرتاب گڈھ۔ خانجہان پور ضلع پرتاب گڈھ۔ باگھی ضلع الہ آباد۔ مولانا مذکور جب سے یہاں آئے جماعت میں بہت کچھ ترقی ہوئی اور آئندہ بہت کچھ ترقی کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے۔ اور چند طلباء عربی کے بھی تعلیم پا رہے ہیں اور ان کے جملہ اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔ (حاجی) عبد الرؤف سرپرست انجمن و مدرسہ ضیاء العلوم مئو ائمہ ضلع الہ آباد۔ (معہ اشاعت فنڈ وصول)

ضرورت رشتہ | نہایت نیک و صالح رشتہ (رفیقہ حیات) کی ضرورت ہے عقیدہ اہل حدیث ہونا لازمی ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ پتہ ذیل پر مفصل خط و کتابت کریں:۔ پتہ۔ ایس۔ ایم۔ حسن۔ جی۔ ٹی روڈ لدھیانہ (پنجاب)

مولوی عبد اللہ صاحب رحیم آبادی | جماعت اہل حدیث چمپوا ضلع بالاسور کی بابت لکھتے ہیں کہ:۔ چمپوا ضلع بالاسور کی جماعت کی حالت جس قدر ناگفتہ بہ ہو چکی تھی اب بفضلہ تعالیٰ اسی قدر قابل ستایش ہوگئی ہے بلکہ روزانہ ترقی پذیر اور رو بہ اصلاح ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ یہاں فی الحال نوخیز لڑکوں کی ایک "جمعیۃ الصلوٰۃ چمپوا" قائم ہے جسکے پانچ نصب العین ہیں:۔ (۱) نماز کی بلکہ جماعت کی پوری پابندی۔ (۲) فیشن نہ رکھنا۔ (۳) داڑھی نہ منڈانا۔ (۴) ٹخنے کے نیچے کپڑوں کا استعمال نہ کرنا۔ (۵) صداقت و سچائی کو شعار بنانا۔ دیگر آنکہ ایک "انجمن اسلامیہ چمپوا" بھی مشترکہ قائم ہوئی ہے۔ جس کا نصب العین

---

۴ معلوم ہوتا ہے کہ استیذان لڑکی کا حق ہے۔ نابالغی میں وہ اسکی محل نہیں شریعت نے یہی حق اسکو بعد بلوغت دیا ہے۔ خرچہ لڑکی کے ذمہ کوئی نہیں ہوگا باقی عدالتی کارروائی قانون دانوں سے دریافت کیجئے۔

ملکی مطلع

حالات جنگ

جزیرہ مدغاسکر جب سے غیر مقبوضہ فرانس (وشی گورنمنٹ) کی باگ ڈور مشہور فرانسیسی وزیر مسٹر لاول کے ہاتھ آئی ہے۔ اسی وقت سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ نہ صرف فرانس کا بحری بیڑہ جرمنی کے ہاتھ لگ جائے گا بلکہ اسے شمال مغربی افریقہ کا علاقہ (جس میں ڈاکر کی اہم بندرگاہ پائی جاتی ہے) بھی مل جائیگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمنی اور اٹلی کے لئے لیبیا میں کمک بھیجنا آسان ہو جائیگا۔ ادھر برطانیہ میں امریکہ سے جو سامان جنگ بحر اوقیانوس کے راستہ آ رہا ہے۔ جرمنی ڈاکر کو بحری اور ہوائی اڈہ کے طور پر استعمال کرکے اس سامان کو سمندر میں غرق کرنے کی کوشش کریگا۔ اسکے علاوہ یہ بھی خدشہ تھا کہ جرمنی کے زور دینے پر حکومت فرانس اپنا مشہور جزیرہ مدغاسکر جاپان کے حوالے کر دیگی اور جاپان بحر ہند میں پیشقدمی کرتا ہوا اس جزیرے پر قابض ہو جائیگا۔

یہ جزیرہ جنوب مشرقی افریقہ کے ساحل سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور تمام کے چار بڑے جزائر میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس کا رقبہ ۲ لاکھ ۲۸ ہزار مربع میل ہے۔ ۱۸۹۶ء میں فرانس نے یہاں کے وحشی حبشیوں کو شکست دیکر اس پر قبضہ کیا تھا۔ زرعی اور معدنی پیداوار کے لحاظ سے بھی اس کو اہمیت حاصل ہے۔ لیکن اس کی سب سے بڑی خصوصیت جس نے اتحادی حکومتوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا وہ اس کا محل وقوع ہے۔ جنگ کی وجہ سے برطانیہ یا امریکہ سے فوج یا سامان جنگ بحیرہ روم کے راستے سے نہیں آ سکتا۔ کیونکہ اس سمندر کے نیچے اوپر بلکہ فضا میں بھی جرمنی اور اٹلی کی ڈبکنی کشتیاں جنگی جہاز اور ہوائی جہاز منڈلا رہے ہیں۔ ان حکومتوں کو جواب دینے کے لئے اتحادیوں کے پاس بھی اس قسم کا سامان موجود ہے۔ چنانچہ فریقین جنگ کے مابین بحری اور فضائی تصادم بھی ہوتا رہتا ہے۔ جسکی خبریں اخباروں میں آتی رہتی ہیں۔ اس لئے بحیرہ روم کا قریبی راستہ اتحادیوں نے ترک کر دیا ہے۔ اس کی بجائے وہ طویل راستہ اختیار کیا ہے جو جنوبی افریقہ کے گرد گھوم کر آتا ہے۔ نہر سویز بننے سے پہلے مشرق اور مغرب کے درمیان تجارتی جہازوں کی آمد و رفت اسی راستے ہوتی تھی۔

پس جزیرہ مدغاسکر کی سب سے بڑی اہمیت یہی ہے کہ یہ اس بحری شاہراہ کے قریب واقع ہے جس پر وہ تمام جہاز گزرتے ہیں جو برطانیہ یا امریکہ سے سامان جنگ لیکر وسط مشرق ہندوستان اور بحر الکاہل کے جزائر آسٹریلیا وغیرہ میں پہنچتے ہیں۔ اگر جاپان اس جزیرہ پر قابض ہو جاتا تو تین بڑی خرابیاں لازم آتیں۔ اول یہ کہ جنوبی افریقہ اور ٹانگانیکا وغیرہ انگریزی علاقوں پر جاپان آسانی سے بمباری کر سکتا (کیونکہ فضائی اڈہ اگر قریب ہو تو پٹرول کی بچت کے علاوہ ہوائی جہازوں کی آمد و رفت میں بھی آسانی ہوتی ہے)۔ دوسری خرابی یہ ہوتی کہ بحر ہند پر جاپان کا قبضہ کامل ہو جاتا۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستان کا سلسلہ رسل رسائل برطانیہ اور امریکہ سے منقطع ہو جاتا۔ تیسری خرابی یہ ہوتی کہ اتحادی ممالک سے جو سامان جنگ مشرقی ملکوں کو مل رہا ہے وہ نہ مل سکتا۔ ان خرابیوں کا سد باب کرنے کے لئے غالباً ۴ مئی کو برطانوی فوج اس جزیرہ میں داخل ہو گئی۔ اگرچہ اکیلی برطانوی فوج داخل ہوئی ہے۔ مگر امریکہ کی تائید اور حمایت سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ شروع میں ایک دو روز تک تو مرکز کے حکم کے ماتحت مقامی حکام نے خوب مزاحمت کی۔ جس سے فریقین کا جانی اور مالی نقصان ہوا۔ مگر بعد میں کچھ اس وجہ سے کہ مرکز (فرانس) سے کافی کمک نہیں پہنچ سکی اور کچھ برطانیہ کے اطمینان دلانے پر کہ صرف دوران جنگ میں برطانوی فوج اس جزیرہ پر قابض رہے گی۔ جنگ کے بعد مدغاسکر بدستور حکومت فرانس کے ماتحت ہوگا۔ مقامی حکام نے مزاحمت بے فائدہ جان کر ترک کر دی۔

محاذ برما برما کے متعلق اس ہفتے اہم خبر یہ آئی ہے کہ مغربی برما کی بندرگاہ اکیاب پر جاپان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ یہاں کچھ ہوائی اڈے تھے، جن کو اتحادی فوجوں نے شہر چھوڑتے وقت تباہ کر دیا تاکہ دشمن اُن سے مستفید نہ ہو سکے۔ اکیاب چٹاگانگ سے ۱۹۰ میل دور ہے اور کلکتہ کی بندرگاہ سے ۴۰۰ میل۔ خطرہ تھا کہ جاپان کے ہوائی جہاز اس شہر سے پرواز کرکے آسام اور بنگال کے شہروں پر بمباری کریں گے۔ چنانچہ ۱۰ مئی کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے (بنگالی شہر) چٹاگانگ پر بمباری کی ہے۔ جس سے کچھ نقصان ہوا ہے۔ برما کے سرکاری اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہماری فوجیں وسطی برما سے باقاعدہ پسپا ہو کر شمال میں پہلے سے طے شدہ مورچوں میں آ گئی ہیں۔

دوسری طرف جاپانی فوج برما کی چینی سرحد کو عبور کرکے چین میں داخل ہو گئی ہے۔ جہاں چین کی بے شمار فوج اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔

سرکاری اطلاع

روس جنگ کے وسیع محاذ روس سے اس ہفتہ کے دوران میں جو اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک وہاں کوئی بڑی لڑائی

شروع نہیں ہوئی۔ سویڈن کے ایک اخباری نمایندے نے اندازہ کیا ہے کہ گذشتہ چار مہینوں میں کم از کم ۲۰ لاکھ جرمن روس کی مخالف لڑائیوں میں ہلاک، زخمی اور گرفتار ہوئے ہیں۔ نیز ۱۵ ہزار جرمن ہوائی جہاز روسی محاذ پر اب تک تباہ ہو چکے ہیں۔ اور اس اندازے کے مطابق روس سے جنگ شروع ہونے سے اب تک ۲۵ لاکھ سے زائد جرمن ہلاک زخمی یا گرفتار ہو چکے ہیں۔ گذشتہ چار مہینوں میں روسیوں نے فوج کے ۵۰ نئے ڈویژن تیار کر لئے ہیں جو کیل کانٹے سے پوری طرح لیس ہیں اور ہٹلر کے بڑے حملے کا انتظار کر رہے ہیں۔

یکم مئی کو سٹالن نے ایک فرمان کے ذریعہ سرخ فوج کے تمام بحری اور بری بہادروں، سیاسی کارکنوں، چھاپہ مار دستوں، کسانوں اور مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

رفیقو! جرمنی کے ساتھ جنگ کے دوران میں یہ ہمارا پہلا "یوم مئی" ہے۔ ہم نے گذشتہ دس مہینوں میں دنیا پر اپنی طاقت کا اچھی طرح مظاہرہ کیا ہے۔ آج جرمنی کی فوجی طاقت دس ماہ پہلے کی بہ نسبت کہیں زیادہ کم ہے۔ یہ جنگ جرمن کے لوگوں کو دن بدن مایوسی کی طرف لے جا رہی ہے۔ ان میں سے لاکھوں آدمی قربان کئے جا چکے ہیں۔ اور لاکھوں بھوک اور افلاس کا شکار ہو رہے ہیں، ان لوگوں کو اب اپنی شکست کا زیادہ سے زیادہ احساس ہو رہا ہے۔ اور اب وہ اس بات کو دن بدن زیادہ وضاحت سے سمجھ رہے ہیں کہ ان کی نجات اسی صورت میں ہے کہ وہ ہٹلر اور گوئرنگ کی چنڈال چوکڑی کے پنجوں سے اپنے ملک کو آزاد کرائیں

آگے چلکر سٹالن نے بیان کیا کہ

ہم انصاف اور آزادی کے تحفظ کے لئے لڑ رہے ہیں۔ سرخ فوج نے جرمنوں کے ناقابل شکست ہونے کے دعوے کو پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے۔

سٹالن نے یہ بھی کہا کہ ابھی اور سخت لڑائیاں ہونگی مگر انجام کار میدان ہمارے ہاتھ رہیگا۔ دشمن کے فوجی ذخائر ختم ہو رہے ہیں اور ہمارے بڑھ رہے ہیں، ہم جرمنی کی طاقت کو ختم کر کے دم لینگے

آخر میں آپ نے زوردار الفاظ میں اہل ملک سے اپیل کی کہ وہ ۱۹۴۲ء میں جرمنی کو مکمل طور پر شکست دیدیں۔

جرمنی پر بمباری | جرمنی اور مقبوضہ یورپ پر برطانوی طیاروں کی بمباری اس ہفتے بھی نہایت کامیاب رہی۔ ۵ مئی کی رات کو سکوڈا کے کارخانوں کی پھر خبر لی گئی۔ اس سے پہلے ۲۰ اپریل کو رائل ایر فورس کے بمباروں نے پیرس کے نزدیک گوڈرتیج کے بڑے کارخانوں اور نوم اون کے انجن سازی کے کارخانے پر شدید بمباری کی تھی۔ ٹرانڈہیم پر برطانوی بمباری سے وہاں کے باشندوں میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوگئی ہے۔ "نیویارک ٹائمز" کے ایک مراسلہ سے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی بمباری سے راسٹوک میں سات اور آٹھ ہزار کے درمیان لوگ ہلاک ہوئے ہیں اور اس بمباری سے برلین میں عام بے چینی پیدا ہوگئی ہے، لوگ پوچھ رہے ہیں کہ "ہماری باری کب آئیگی؟"

برطانوی بمباروں نے ہالینڈ اور ناروے کے ساحل پر چند جرمن جہازوں کو بھی بموں کا نشانہ بنایا

امریکہ کی جہاز سازی | ماہ اپریل میں امریکہ کے جہاز ساز کارخانوں نے جہاز سازی میں سرعت کا ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ ۱۹۴۲ء کے چار مہینوں میں ۱۰۶ نئے جہاز جنگی بیڑے میں شامل کئے گئے۔ یہ تعداد ۱۹۴۱ء کے تمام سال کی پیداوار سے زیادہ ہے۔ صرف اپریل میں ۱۵ جہاز سمندر میں ڈالے گئے۔ اور یہ تعداد جنوری کی تعداد سے دگنی ہے۔

(بقیہ متفرقات)

قیام انجمن | قصبہ شوپیاں جنوبی کشمیر اہل حدیثوں کا پرانا مرکز ہے۔ الحمد للہ اب یہاں انجمن اہل حدیث مستحکم طریقہ پر قائم ہوگئی ہے۔ کارکن حسب ذیل افراد مقرر ہوئے ہیں:-

(۱) خواجہ عبدالعزیز کوٹے صاحب سرپرست انجمن۔
(۲) خواجہ غلام محمد صاحب وانیں صدر۔
(۳) عبدالعزیز صاحب بٹ جنرل سیکرٹری۔

انجمن اہل حدیث شوپیاں قائم ہونے کے وقت مبلغ ۲۴/۶ چندہ جمع ہو گیا جو کہ بافذ رسید حضرت میر صاحب خزانچی کے حوالہ کیا گیا۔

(راقم۔ غلام محمد وانیں صدر انجمن)

انتقال پُرملال | میری خالہ جو کہ صوم و صلوٰۃ کی حد درجہ پابند مومنہ تمام شب باہ میں انتقال کر گئیں، انا للہ! مرحومہ لڑکیوں کو مفت پڑھاتی تھیں ناظرین دعائے مغفرت کریں۔ (غمگین:- محمد ابوالحسن پرپوائی مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس)

غریب فنڈ | از فتوی فنڈ ۱۲/۶ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۰ر بقایا ۱۱/۶ از سائل ۱۸/۱ عبدالکریم لاہور سے ۱۹/۱ محمد خان چیلیانوالہ ۶ جلد ۷/۱۰ ۱۸/۱ کے نام ایکسال اور ۱۹/۱ کے نام آٹھ ماہ کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۰ر بقیہ سائلین ابھی پانچ ہیں۔ ارباب کرم صدقہ و خیرات کرتے وقت اس فنڈ کی طرف بھی خیال رکھا کریں۔

مضامین آمدہ | ملکی محمد خان گوندل ۲ عدد۔ مولوی محمد ابوالخیر صاحب ۲ عدد۔ ظفر الاسلام صاحب

مضامین غیر مقبولہ | آزر۔ یا ایھا النبی جاھد الکفار۔ ایک مغالطہ یا تحریف۔ خدا کا بیٹا اور توحید باری تعالیٰ۔ ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے۔ عیسائی دوستوں سے چند سوال۔ کیا دنیا قدیم بالنوع ہے۔ کیا آریہ سماج آستک ہے؟

"اہلحدیث" کے بہی خواہوں | کا فرض ہے کہ "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت میں خوب کوشش کریں۔

[illegible] مومیائی

خالص بحر مصفا [illegible]

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث

[illegible] تازہ شہادات آتی رہتی ہیں

[illegible] اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے

[illegible] سل دق ۔ دمہ کھانسی ۔ ریزش ۔ کمزوری سینہ

[illegible] گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان

[illegible] کمر میں درد ہونے کیلئے اکسیر ہے

[illegible] دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد

استعمال کرلینے سے طاقت بحال رہتی ہے ۔ دماغ کو

طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے ۔ چوٹ لگ جائے تو

تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ مرد ۔

عورت ۔ بچے ۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ۔

ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ۔ ہر موسم

میں استعمال ہو سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال

نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی

ہے) [illegible] ۔ آدھ پاؤ للعہ ۔ پاؤ بھر ستے مع محصولڈاک

علاوہ ازیں محصولڈاک علیحدہ ہوگا ۔ اہلی برہاسے

ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک [illegible] پیشگی بذریعہ منی آرڈر

نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کیجائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ ترین شہادات

جناب راؤ عبدالواسع خاں صاحب گیڑی

"میں عرصہ دراز سے آپ کے یہاں سے مومیائی

منگا رہا ہوں اور مریضوں کو تقسیم کرتا ہوں جنکو

استعمال کرائی خدا کے فضل سے آرام ہو گیا ۔ بہت

ہی زیادہ مفید ثابت ہوئی ۔ واقعی قابل تعریف ہے

ایک چھٹانک اور ارسال فرما کر مشکور فرمایئے "

(۲۳ ۔ اپریل [illegible])

جناب مولوی امیر علی صاحب ششنبیاں دبتی ، جناب کے

یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی منگایا ماشاءاللہ

مفید ثابت ہوئی ۔ اب آدھ سیر بھیجدیں " (۱۸ ۔ اپریل [illegible])

منگوانے کا پتہ :۔ **حکیم محمد سردار خان**

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بیہاتی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے ۔ جب

شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں

استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ جن سے بجائے صحت

کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں صحت میں فرق

لگ جاتے ہیں ۔ اسپر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا

نہیں ہوتا ۔ بلکہ دو [illegible] علاج بدل دیا

جاتا ہے جو اور [illegible]

[illegible] آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی

کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ممیرے

کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے جو

آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا

۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں

بخوبی معلوم ہو جائیں گی ۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت

حاصل کیجئے ۔ زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ

بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے ۔ قیمت قسم اعلیٰ

سفید سچے موتیوں اور ممیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ

قسم اوسط بھورا ممیرے و دیگر بیش قیمت ادویات

کا مرکب پانچ روپیہ تولہ ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی

ممیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ ۔ تمام امراض چشم کی

اکسیر ولاثانی دوائیں ہیں ۔

پتہ :۔ ڈاکٹر ابونعیم نبی محمد خان ۔ نیو فارمیسی

سنبھلی دروازہ ۔ شہر مراد آباد ۔ یو ۔ پی

ضرورت امام وخطیب

پنجاب کے ایک مشہور قصبہ کی جامع مسجد اہل حدیث

کے لئے ایک عالم باعمل ، خوش الحان ، مستند اور

خوش بیان مقرر کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ حسب لیاقت

دیجائیگی ۔ درخواست کنندہ حضرات اپنی عمر بھی لکھیں

خط وکتابت کا پتہ :۔ زبدۃ الحکماء حکیم

مولوی عبدالرحمن خلیل نظام آبادی

قلعہ دیدار سنگھ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ پنجاب

قابل مطالعہ کتابیں

کتاب الروح (اردو ترجمہ) مصنفہ امام ابن قیم ۔ عذاب قبر و

روح کی حقیقت کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و

نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی قیمت

ایک روپیہ چار آنے [illegible]

بادشاہ بننا چاہئے ہو یا ولی ؟ امام

غزالی ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے

معمولی آدمی بھی ترقی کرکے معراج کمال تک پہنچ

سکتا ہے ۔ علم کیمسٹری ۔ سحر ، طلسم وکرامت وغیرہ

پر روشنی ڈالی ہے ۔ قیمت [illegible]

الترغیب والترہیب (جلد اول) مصنفہ امام عبدالعظیم

صاحب منذری ۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع

کی ترہیب پر مرفوع احادیث لاکر ان کے ثواب

وعذاب کی تشریح کی گئی ہے ۔ قیمت [illegible]

ستینی امام رازی کی مشہور کتاب "ستینی"

کا اردو ترجمہ ۔ ساٹھ علوم کے بعض

مشہور مسائل پر بحث کی ہے ۔ قیمت [illegible]

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب

دیوبندی ۔ جس میں مستند

حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح

میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا ۔ قیمت ۱ر

کائنات روحانی قرآن حکیم کا انسان کی

روحانی ضروریات کو پورا

کرنے کا ثبوت دیا گیا ہے ۔ قیمت ۵ر

حیات المسلمین رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی

دینی ودنیوی بہبودی کا

حال درج کیا ہے ۔ جس کا مطالعہ بہت مفید ہے

قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

نوٹ :۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا ۔

ملنے کا پتہ :۔ **مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

کتب تفاسیر و احادیث

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) مؤلفہ مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ جو بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے سب پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ [illegible] آیات سے [illegible] استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ رنگ بہت عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸ ۔ ضخامت [illegible] صفحات۔ قیمت [illegible]

تفسیر ثنائی اردو۔ یہ تفسیر بہت مستعمل اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیری ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ مگر پوری تفسیر (سارا سٹ) خریدنے والے سے بارہ روپے۔ [illegible]

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

یہ صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر ہے جو عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات [illegible] کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲/

تفسیر بالرائے (حصہ اول) اس تفسیر کی تصنیف کی بہت ضرورت

تھی۔ کیونکہ اردو میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے [illegible] مثلاً تفسیر بیان [illegible]۔ بیان الفرقان لاہوری، گنجینہ عرفان قادیانی۔ قرآن مترجم مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعہ۔ [illegible] مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم اغلاط کی

اصلاح کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ حصہ اول میں دو سورتیں (سورہ فاتحہ و بقرہ) درج ہیں۔ [illegible]

نوٹ:۔ تفسیر ہذا کے باقی حصے بھی کاغذ کی گرانی کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکے۔

تفسیر واضح البیان اردو۔ مصنفہ مولنا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے کتابت، طباعت [illegible]

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما رنگ دار سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ رجسٹر۔ لیٹر پیپر۔ چٹھیاں اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بنفس خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

آرڈر یا خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

[illegible] ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]۔ مجلد [illegible]۔

تفسیر سورہ کہف مصنفہ مولنا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ آپ نے اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے جس میں مسئلہ شریعت، طریقت اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا [illegible] ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت [illegible]

تبویب القرآن نواب وحید الزمان [illegible] حیدرآبادی کی [illegible] جس میں قرآن مجید کی آیات کی بحالہ ابواب بندی کر دی ہے۔ ترجمہ اردو ساتھ ہے۔ واعظوں کے لئے نادر تحفہ ہے۔ قیمت [illegible]

المسویٰ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مؤطا کی شرح عربی زبان میں [illegible] مکرمہ۔ جلد اول۔ قیمت [illegible]

علل الحدیث (ہر دو حصہ) علم حدیث کی مشہور و معروف کتاب ہے عاشقان حدیث نبوی کو ضرور اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ قیمت ہر دو جلد چھ روپے

تفسیر محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی مرحوم۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اور اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ لکھا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول [illegible]۔ دوم [illegible]۔ سوم [illegible]۔ چہارم [illegible]۔ پنجم [illegible]۔ ششم [illegible]۔ ہفتم [illegible]۔ مکمل [illegible]

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۔۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹

نمبر ۲۱



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرد بھائی

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

روساو جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

" " " ششماہی ...

اہل برما سے سالانہ ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسالِ زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر | ۶ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء | یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

مسلم سے خطاب

(از حکیم محمد عبدالرحمن صاحب ... آزاد)

غور کر مسلم! غنی سائل کو کس نے کر دیا ... ایک بحرِ بیکراں ساحل کو کس نے کر دیا

تین سو اور ساٹھ بت کو خاص بیت اللہ میں ... حق کے آگے سرنگوں باطل کو کس نے کر دیا

تھے تمدن سے جو یکتا ماہرانِ علم و فن ... ان کے اوپر حکمراں جاہل کو کس نے کر دیا

سو رہے تھے مدتوں سے خواب غفلت میں پڑے ... باخبر ہشیار ہاں غافل کو کس نے کر دیا

ہاں یہی اسلام تھا ہشیار جس نے کر دیا
سونے والے کو سدا بیدار جس نے کر دیا

مفلس و کنگال کو زردار جس نے کر دیا ... وحشیوں کو ہاں علمبردار جس نے کر دیا

لات و عزیٰ نائلہ کو اور مناتِ دھر کو ... لا الٰہ کے گرز سے مسمار جس نے کر دیا

ماسوی اللہ سے سب کا تعلق توڑ کر ... ایک حبل اللہ کے کا ہار جس نے کر دیا

ہاں عرب کے ایشوں اور ساربانوں کے لئے ... قیصر و کسریٰ کو تابعدار جس نے کر دیا

ہے وہی اسلام مگر اب وہ مسلماں نہ رہے
ہے وہی قرآن لیکن اہل قرآں نہ رہے

(آزاد)

کھیپ گئی | کنز المجربات، مصنف کے پاس بھی کچھ عرصہ ختم ہو گئی تھی ... ادھر شائقین کا تقاضا ... مصنف نے ...

انتخاب الاخبار

(۱۸ مئی تک)

—— کراچی کی اطلاع ہے کہ ۱۵ مئی کی درمیانی رات کو کراچی سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر ٹنڈو آدم اور لودیروال کے [illegible] سندھ پنجاب میل کو حادثہ پیش آیا۔ انجن [illegible] کے ڈبے لائن سے نیچے اتر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اخباری بیان کے مطابق ۲۲ اشخاص ہلاک اور [illegible] زخمی ہوئے۔ یہ حادثہ ڈاکوؤں کی کارروائی کے نتیجہ میں [illegible] جنہوں نے مسافروں پر گولیاں چلائیں اور [illegible] مال لوٹا۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ خارکوف پر روسیوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور روسیوں نے خارکوف کے کئی ایک مضافات پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— لندن کے لارڈ میئر نے ایک لاکھ پونڈ کی رقم وائسرائے ہند کو ان ہندوستانیوں کی امداد کے لئے ارسال کی ہے جو جنگ زدہ علاقوں سے بھاگ کر ہندوستان آ گئے ہیں۔

—— جنگ سے پہلے ہندوستان میں صرف ۲۵ فیصدی انگریزی دوائیں تیار ہوتی تھیں مگر آج کل ۶۵ فیصدی تیار ہوتی ہیں۔ بلکہ ہسپتالوں میں کام آنے والے بعض اوزار بھی تیار ہو رہے ہیں۔

—— بنگال گورنمنٹ نے ہوڑہ اور بردوان کے اضلاع میں سپیشل عدالتیں قائم کر دی ہیں جو جنگ کی صورت میں امن و امان میں خلل ڈالنے والوں کے مقدمات کی فوری سماعت کر کے سزائیں دیں گی۔

—— لندن کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اپریل میں دشمن کے ہوائی حملوں سے برطانیہ میں ۹۳۸ اشخاص ہلاک اور ۹۹۸ مجروح ہوئے۔

—— جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں برطانیہ کا خرچ ۱۹ کروڑ روپیہ روزانہ ہے۔

—— ایک امریکی مبصر نے اپنی تازہ تصنیف [illegible] روس و جاپان میں لکھا ہے کہ روس و جاپان کے مابین جنگ ضرور ہوگی، جس میں انجام کار جاپان کو شکست ہوگی۔ آج تک اس مبصر کی کئی ایک سیاسی پیشگوئیاں [illegible] ثابت ہوئی ہیں۔

—— واشنگٹن کی ایک اطلاع [illegible] چار انجنوں والے بمبار ہوائی جہاز [illegible] مشرق بعید (آسٹریلیا وغیرہ) تک [illegible] میدان جنگ میں پہنچ رہے ہیں۔

امتحان کا وقت ہے

آج کل جو بہ گرانی و نایابی کاغذ اخباری اخراجات کا پورا کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ ایسے وقت میں بہی خواہ حضرات اور معاونین کرام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنے اس دیرینہ خادم کو لغزش قدم سے بچائیں۔ خود خریدار حضرات بلا یاد دہانی قیمت اخبار روانہ کر دیا کریں۔ مہلت لینے والے بہت کم طلب کریں اور وی پی منگوانے والے حضرات وی پی واپس نہ کیا کریں کیونکہ ایسے نقصانات باعث تکلیف ہوتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ سے دعا بھی فرمائیے [illegible] وہ اس ابتلاء کو جلد از جلد دفع کرے۔

اخبار اہلحدیث کی اصل ضخامت بیس صفحے ہے۔ مگر آج کل گرانی کاغذ کی وجہ سے بمشکل بارہ صفحات پر شائع ہو رہا ہے

(منیجر)

—— پنجاب میں جنگی اغراض کے فنڈ میں اور جنگ سے متعلقہ دوسرے کاموں میں چندوں کی میزان ایک کروڑ روپیہ کے قریب پہنچ گئی ہے۔

—— نیویارک کی اطلاع ہے کہ امریکہ میں چین کے لئے امداد [illegible] کرنے والی کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ساٹھ لاکھ روپے کی مالیت کی دوائیں اور طبی امداد کا سامان عنقریب چین کو بھیجا جائے گا۔

—— نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ [illegible] جاپانی فوج ایسی جگہ پہنچ گئی ہے جہاں ان کے محصور ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ جاپانیوں نے [illegible] کو کئی دفعہ محصور کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

—— نئی دہلی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ چینیوں نے کنگ ٹانگ کے شہر سے جاپانیوں کو نکال دیا ہے۔ اس معرکہ میں ایک ہزار جاپانی ہلاک ہو گئے۔

—— دہلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ چینی فوج کے چھوٹے چھوٹے دستے بھامو روڈ کے ہر طرف لڑ رہے ہیں اور [illegible] جنگ شروع کر دی ہے۔

—— چنگکنگ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما میں جاپانی فوجوں کے پیچھے چینی دستے مانڈلے اور لاشیو نیز بھامو اور میکیانا کے درمیان جاپانیوں کے آمد و رفت کے سلسلہ کو درہم برہم کر رہے ہیں۔

—— حکومت پنجاب نے حکومت ہندوستان کے مشورہ سے ۹ لاکھ ٹن گندم اور اس کا آٹا وغیرہ پنجاب سے باہر بھیجنا منظور کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ پنجاب کی گزشتہ سالوں کی اوسط برآمد اور [illegible] کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے [illegible] چالیس ہزار ٹن گندم حکومت خود خرید کرے گی جو گندم کی قلت محسوس ہونے پر پبلک کو دی جائے گی۔

مولانا سیالکوٹی | اس ہفتے مولانا سیالکوٹی امرتسر تشریف لائے اور چند روز قیام کیا۔ دوران قیام میں ترجمہ قرآن کا درس دیتے رہے۔ جزاہ اللہ۔

انجمن اہلحدیث قصور | کا جلسہ ۸-۹ مئی کو بڑی رونق سے ہوا۔ علماء اہلحدیث نے مختلف عنوانوں پر تقریریں فرمائیں۔

مضامین آمدہ | مولوی محمد صاحب - مولوی عبدالمجید صاحب - قاضی محمد اکبر صاحب - مولوی عبدالصمد صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ

دینِ اسلام واقعی آخری دین ہے

بہائیوں کے رسالہ پیامبر دہلی بابت اپریل سنہ ۴۲ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یوں مرقوم ہے :-

کیا دین ناقابل تغیر یا آخری ہو سکتا ہے ؟

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ اس مضمون کو لکھنے والی ایک محترمہ خاتون ہے جنکا نام شیریں نوجدار مرقوم ہے۔ اس مضمون کا ملخص حسب ذیل ہے :-

دین کی حقیقت یہ ہے کہ خدا کی محبت اور عظمت کا سکہ انسان کے دل پر بٹھایا جائے تاکہ انسان کے دل میں صفات الٰہیہ پوری طرح جلوہ گر ہوں۔ اس حقیقت پر جب کبھی رسم و رواج غالب آجاتا ہے تو خدا نبیوں کو بھیج کر اصل حقیقت واضح کرتا رہا ہے۔

پھر اس مضمون سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسی طرح ہر نبی کے بعد دوسرا نبی آتا رہے گا اور کوئی دین آخری دین نہیں ہو سکتا۔

راقمہ محترمہ کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

"جب کبھی بھی ایک سچی روحانی قوت انسانوں کی زندگیوں پر موثر ہوتی ہے تو یہ قوت ایک سچا دین ہوتی ہے جس کی ہم سب کو عزت کرنی چاہئے۔ اور جب کوئی دین فقط رسوم و رواج کا ایک بنڈل بن کر رہ جاتا ہے تو وہ دین اپنا اصلی عمل کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔

دین کا اصلی مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں خدا کی ہستی کا یقین پیدا کیا جائے۔ اُن میں مشیت الٰہی کے سامنے تسلیم ہونے کی خصلت پیدا کی جائے اور خدائی اخلاق و صفات کے ذریعے دلوں کو زندہ کیا جائے۔

دین دنیا میں محض اتفاقاً پیدا نہیں ہوئے یہ روحانی طور پر ارتقائے انسانی کے غیر منقطع سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ جب کبھی ایک دین اپنا کام پورا کر چکتا ہے تو فوراً دوسرا دین ظاہر ہو جاتا ہے اور اپنے ساتھ امید اور اطمینان کا پورا پیمانہ لاتا ہے۔ روحانی قوت سے بھرپور ہوتا ہے۔ جس سے وہ اپنے ماننے والوں کی زندگیوں کو نئے سانچوں میں ڈھالتا ہے اور انہیں دوبارہ حیوانی عادتوں کی طرف رجوع کرنے سے روکتا ہے۔

بنیادی طور پر تمام دین ایک ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ حق مختلف اور متصادم نہیں ہو سکتا تمام انبیاء اور اوتاروں کا مقصد ایک تھا۔ کسی ایک نبی یا اوتار کی دوسرے نبی یا اوتار سے دشمنی نہ تھی۔ خدا کی عبادت اور بندوں کی محبت سب میں ایک سی تھی۔ اور کامل انقطاع کے سبب اُن کی زندگیاں، انسان میں صفاتِ الٰہی کے جلوہ دکھانے کی پاک و صاف آئینوں کی مانند تھیں۔

جیسے جیسے نوع انسانی ترقی کرتی جاتی ہے یہ نئے اور اعلیٰ حق کے سمجھنے کی استعداد حاصل کرتی جاتی ہے۔ جوں جوں اس کی استعداد لگاتار بڑھتی جاتی ہے توں توں وقتاً فوقتاً اس کی روحانی زندگی کے اصول پر عمل کرنے کی لیاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ گویا عمل اور ردِ عمل کا ایک سلسلہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور رہیگا پس جب کبھی ردِ عمل اپنی انتہائی حد تک پہنچ جاتا ہے تو خدا کا پیغامبر ظاہر ہوتا ہے تاکہ وہ انسانوں کے بجھے ہوئے دلوں کو دوبارہ جلا کرے۔ جس سے ان میں صفاتِ الٰہیہ کے انعکاس قبول کرنے کی قوت پیدا ہو ہر ایک بڑے دین کے بانی نے اپنے ماننے والوں کو آگاہ کیا۔ اس نے انہیں رجعت یا دوبارہ آنے کی خوشخبری دی۔ اور انہیں نصیحت کی کہ جب کبھی حق دوبارہ ظاہر ہو اُسے قبول کرنا۔ اور یہ بھی کہا کہ حق کا دوبارہ ظاہر ہونا ضروری ہے کیونکہ دین کا رسوم و رواج بن جانا اور بگڑ کر انسانی خواہشاتِ نفسانی کا مجموعہ ہو کر رہ جانا لازمی ہے۔" (پیامبر دہلی بابت اپریل سنہ ۴۲ء صفحہ ۹ و ۱۰)

اہلحدیث یہاں تک جو کچھ لکھا ہے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے نہ اس کو تسلیم کرنا ہمیں مضر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم بھی یہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے :-

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (پ ۵ - ع ۱۹) (ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو

اور تم کو بھی حکم دیا ہے اور خدا سے ڈرتے رہنا)

لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں کہ آنحضرت کے بعد بھی کسی جدید نبی کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اقتباس ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔ راقمہ محترمہ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"لیکن حضرت محمدؐ کے ظہور سے امید کی ایک نئی صبح ظاہر ہوئی اور دنیا میں ایک نئی روشنی چمک اٹھی۔ اہل عرب جو ظہور اسلام سے پہلے جہالت اور بربریت میں مشہور تھے ساری دنیا کی ... قوموں میں علوم و فنون، درس و تدریس، فلسفہ، سیاسیات، اخلاقیات، صنائع اور ایجادات میں صف اول میں ہو گئے۔ اتحاد نے انہیں ایسا طاقت ور بنا دیا کہ وہ ساری دنیا پر حاکم ہو گئے۔ لیکن آج جو نقشہ اسلام پیش کر رہا ہے وہ بالکل ایک علیحدہ بات ہے۔ وہ پہلے کی عزت اور اتحاد اب ذلت اور نفاق سے بدل گیا ہے۔ مسلمانوں نے اپنی گمراہی سے اپنے دین کے جمال کو گھٹا دیا ہے۔ فرقوں اور جماعتوں میں بٹ کر مسلمان بت پرست ہو گئے ہیں اور ان کے بت گوشت اور پوست کے چلتے پھرتے انسان ہیں جو مٹی اور پتھر کے بتوں سے بہت زیادہ مضرت رساں ہیں۔ پیروں اور قبروں کی پرستش نے بانی اسلام کی عزت اور محبت کو ان کے دلوں سے مٹا دیا ہے۔ اگر انسانی گمراہی اور برائی آج بھی ویسی ہی ہے جیسی دو ہزار برس پہلے تھی تو آج کل کے مسلمان ان عیسائیوں سے کسی طرح کم نہیں جو ابتدا اسلام کے زمانہ میں تھے۔ پر اگر انسانی برائیوں اور گمراہی میں کچھ اضافہ ہوا ہے تو آج کل کے مسلمان ان عیسائیوں سے اتنے ہی بدتر ہیں۔

ایک رحم کرنے والے خدا سے یہ کس طرح توقع کی جا سکتی ہے کہ انسان تو برائیوں اور گناہوں کی تاریکی میں ٹھوکریں کھاتا پھرے اور وہ اس کی ہدایت اور نجات کے لئے پیغمبر نہ بھیجے" (پیامبر تاریخ مذکور مطلع)

اہلحدیث راقمہ موصوفہ نے مسلمانوں کی جس قدر شکایت کی ہے ہم مانتے ہیں کہ سب صحیح ہے بلکہ مولانا حالی مرحوم نے اس بارے میں مسلمانوں کی شکایت اس سے زیادہ کی ہے۔ چنانچہ مرحوم فرماتے ہیں ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان اشعار کے مضمون کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ راقمہ محترمہ کی طرف سے ہمارے کانوں میں کوئی نئی آواز نہیں آئی۔ ہاں ہمیں تعجب ہے شاید راقمہ محترمہ کو اس کا علم نہ ہو۔ مگر فاضل مدیر "پیامبر" کو ضرور معلوم ہوگا کہ یہ سارا مضمون ان کے مدمقابل اور اصلی حریف قادیانیوں کو مفید ہے۔ کیونکہ خود مرزا صاحب اور ان کے اتباع یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ

"قادیانی نبی فیج اعوج (سخت گمراہی کے زمانہ) میں تشریف لائے ہیں۔ (لکچر سیالکوٹ)

معلوم نہیں کہ رسالہ پیامبر کے اڈیٹر صاحب اس کا کیا جواب دینگے۔ ہمارا جواب تو یہ ہے کہ دین الٰہی قرآن اور سنت نبویہ میں مدون ملتا ہے باقی رہا مسلمانوں کا غلو اور گمراہی۔ اس کو زائل کرنے کے لئے جماعت علماء کافی ہے۔ کیونکہ آپ بھی جانتے ہیں کہ محترمہ خاتون نے مسلمانوں میں جو خرابیاں بتائی ہیں۔ قرآن مجید ان سب کی تردید کرتا ہے اور علمائے حق بھی ان کی اصلاح کے درپے ہیں۔ مزید تسلی کے لئے کتاب "التوحید" نجدی اور "تقویۃ الایمان" دہلی ملاحظہ کریں۔ اس کے علاوہ کوئی اور واقعہ اس امر کا مقتضی ظاہر نہیں ہوا کہ

کسی جدید نبی کی ضرورت ہے

اہل بہاء کا یہ عقیدہ بجائے خود قابل غور ہے کہ نبی کی تعلیم کی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہزار سال کے اندر ہی دین میں بہت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً یہی خرابیاں جو راقمہ مضمون نے مسلمانوں میں بتائی ہیں یہ سب ہزار سال کے اندر ہی پیدا ہو گئی تھیں۔ پھر ہزار سال کا عرصہ پورا ہونے تک نئے دین کو کیوں ملتوی رکھا گیا۔

بنی اسرائیل کے سلسلہ انبیاء میں اس مدت کا ثبوت نہیں ملتا۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانوں میں چودہ سو سال کا عرصہ پایا جاتا ہے جس میں کئی ایک نبی مبعوث ہوئے دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف بری کو چھ سو سال کا عرصہ بھی پورا نہ ہوا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گیا۔

مختصر یہ ہے کہ دین اسلام جو دراصل تقویٰ و پرہیزگاری، محبت الٰہی اور تعلق باللہ کا نام ہے نہ قابل تغیر ہے اور نہ لائق اختتام۔ لہذا جدید نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس لئے ہماری دعا ہے ؎

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

قادیانی مشن

قادیانی نبی کی دوسری زبردست پیشگوئی

اخبار "الفضل" میں ایک سلسلۂ مضمون جاری ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے :-
"حضرت مسیح موعود کی تین زبردست پیشگوئیاں"
ان تین پیشگوئیوں میں سے پہلی پیشگوئی (آسمانی نکاح والی) کا ذکر "اہلحدیث" کی گذشتہ اشاعت مورخہ ۱۵ مئی میں ہو چکا ہے۔ آج ہم دوسری پیشگوئی پر نظر کرتے ہیں۔ اس سے مراد وہ پیشگوئی ہے جو مرزا صاحب نے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کے متعلق کی تھی۔ اس پیشگوئی کی تقریب یہ ہوئی تھی کہ مئی ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کا مباحثہ عیسائیوں سے پندرہ (۱۵) روز تک ہوتا رہا۔ اس کے اخیر میں مرزا صاحب نے اپنا الہامی حربہ چلاتے ہوئے اعلان کیا کہ آتھم پندرہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ (جنگ مقدس)

یہ میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوگئی۔ چنانچہ چھٹی ستمبر کو لدھیانہ سے ایک نظم شائع ہوئی۔ جس کے پہلے دو شعر یہ تھے ؎

غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تونے نکل کر چھٹی ستمبر کی*

اس پیشگوئی کا کذب نمایاں ہونے کے بعد مرزا صاحب نے جتنے عذرات تراشے تھے ان سب کے جوابات ہم نے رسالہ "الہاماتِ مرزا"[1] میں دیئے ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ "الفضل" کے نامہ نگار نے اس بحث کو پھر سے چھیڑا ہے۔ اس لئے ہم اس کا مختصر جواب دیتے ہیں۔ نامہ نگار مذکور نے کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ اسی مغالطہ اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ جس سے مرزا صاحب لے چکے تھے۔ کیسے عمدہ انداز میں لکھا ہے کہ

"ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی کہ چونکہ آتھم صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں دجال کا لفظ (نعوذ باللہ) استعمال کیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ مقدر کیا گیا ہے کہ اگر آتھم نے اس بات سے رجوع نہ کیا تو وہ پندرہ ماہ کے عرصے میں ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اُسے سخت ذلت نصیب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی اس پیشگوئی کا آتھم پر اس قدر اثر ہوا کہ باوجودیکہ اس نے اپنی کتاب "اندرونہ بائیبل" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے تھے اور آپکو نعوذ باللہ دجال قرار دیا تھا۔ لیکن اس پیشگوئی کو سُن کر اس پر اتنی ہیبت طاری ہوئی کہ اس نے بھرے مجمع میں اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس نے ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ اور پھر اس کے بعد اس پر اتنا خوف مسلّط ہوا کہ اس پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ تک اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔" (اخبار الفضل مورخہ ۷ مئی ص۳ کالم ۲)

اہلحدیث ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ اتنی دلیری سے جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔ جو واقعہ تحریر میں آکر پبلک میں شائع ہو چکا ہے اس کو بگاڑ کر پیش کرنا بکف چراغ دلبشتہ چوری کرنے کا مصداق ہے۔ مضمون نگار نے اس پیشگوئی کی بنا آنحضرت کو دجال کہنا بتائی ہے۔ اس کی تردید کے لئے ہمیں کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب کے اصل الفاظ پیش کر دینا کافی ہے۔
سنئے! مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسّہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا، زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی (جنگ مقدس ص۱۸۹)

اہلحدیث ناظرین غور فرمائیں کہ اس عبارت میں مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو ڈپٹی آتھم کے عقیدۂ تثلیث پر مبنی قرار دیا ہے۔ نامہ نگار صاحب اگر اپنا منقولہ جملہ (آنحضرتؐ کو دجال کہنا) مرزا صاحب کی پیشگوئی کے الفاظ میں دکھا دیں تو ہم ان کو مبلغ پانچ روپے نقد انعام دیں گے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ جھوٹے منتروں سے یہ مُردہ زندہ نہیں ہوگا۔ نامہ نگار نے یہ بھی غلط کہا ہے کہ مباحثہ مذکور کے بعد آتھم نے اسلام کے خلاف کوئی لفظ نہیں کہا۔ حالانکہ اس نے اس مباحثہ کے بعد خلاصۂ مباحثہ کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا تھا۔ جس میں توحید خالص کو مجنون کی بڑ بتایا۔ اس رسالہ کے اقتباسات ہم نے اپنے رسالہ "الہاماتِ مرزا" میں نقل کئے ہوئے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ اس پیشگوئی نے مرزا صاحب کو ایسا خفیف کر دیا جس کا ذکر اس شعر میں ہے ؎

جاب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

[1] قیمت ۱۲ ار پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

* ہے قادیانی نبی جھوٹا مرا نہیں آتھم — یہ گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی

اہل فقہ اہلقرآن کی شکل میں

(۹)

یہ سلسلہ مضمون اہلحدیث ۲۰ مارچ میں شروع ہوا ہے۔ اب تک اس کے آٹھ نمبر نکل چکے ہیں آج نواں نمبر درج ہوتا ہے۔ اخبار الفقیہ امرتسر کا معترض نامہ نگار آگے چل کر لکھتا ہے:۔

عن الحسن قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر الحاجم والمحجوم۔ رواہ البخاری۔ یعنی حجامت لینے والا اور حجامت کرنے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

خلاف اس کا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم رواہ البخاری یعنی حجامت کی رسول اللہ نے اس حالت میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے اور روزہ دار بھی تھے۔ (الفقیہ، فروری ۳۶ء)

اہلحدیث معترض صاحب نے پہلی حدیث کو دوسری کے خلاف سمجھا ہے۔ اس شبہ کے دو جواب ہو سکتے ہیں۔

پہلا جواب یہ ہے کہ "افطر" باب افعال سے فعل ماضی کا صیغہ ہے۔ باب افعال کے جو خواص کتب صرف میں لکھتے ہیں ان میں سے ایک خاصہ داخل فی الوقت ہونا بھی ہے۔ اسی محاورہ میں یہ جملہ مستعمل ہوتا ہے "اصبحنا واصبح الملک" یعنی ہم صبح کے وقت میں داخل ہوگئے۔ اس اصل نکتہ کو ملحوظ رکھ کر حدیث افطر الحاجم والمحجوم کے معنے یہ ہوئے کہ

حاجم اور محجوم افطار روزہ کے وقت میں داخل ہوگئے۔ حاجم (پچھنے لگانے والا) اقدام فعل کے سبب اور محجوم (پچھنے لگوانے والا) ضعف جسمانی کی وجہ سے۔

چنانچہ محی السنہ امام بغوی کے قول مندرجہ مشکوٰۃ شریف سے اسی معنی کی تائید ہوتی ہے امام موصوف فرماتے ہیں:۔

ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لایا من ان یصل شئی الی جوفہ بمص الملازم (مشکوٰۃ شریف باب تنزیہ الصوم)

اس عبارت کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ یعنی حاجم اور محجوم دونوں شخص روزہ افطار کرنے کے درپے ہوگئے۔ مگر حقیقۃً مفطر نہیں ہوئے۔ ۔۔۔

اس جواب کی تائید بخاری شریف کی روایت ذیل سے بھی ہوتی ہے:۔

سئل عن انس ابن مالک اکنتم تکرھون الحجامۃ الصائم قال لا الا من اجل الضعف (بخاری مطبوعہ ہند صفحہ ۲۶۰)

حضرت انسؓ صحابی سے پوچھا گیا کہ کیا تم (صحابہ) روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانا مکروہ جانتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر ضعف کے خوف کی وجہ سے۔

پس معلوم ہوا کہ معترض کی پیش کردہ دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ محض معترض کے فہم کا قصور ہے۔ ایسے معترضین کو ہم شروع سے مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ حدیث شریف کو کسی ماہر استاد سے پڑھ کر میدان عمل میں آئیں۔ کیوں؟ سے

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو
کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

بریلوی مشن

ایک بزرگ کی انوکھی تحقیق

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

مدراس سے ایک ماہوار رسالہ "رفیق" نکلتا ہے۔ جس کے ایڈیٹر صاحب کا اسم گرامی قاضی عبدالرحمٰن صاحب ہے۔ جولائی ۱۹۳۶ء کا پرچہ ہمارے پاس کسی دوست نے اسی وقت بھیجا تھا مگر بعض حالات کے باعث یہ پرچہ نظر سے اوجھل ہوگیا۔ اس میں "رفع یدین اور آمین بالجہر کی حقیقت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس پر مضمون نگار صاحب نے علماء کی توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ دوسرے علماء کرام نے اس پر کچھ لکھا ہو ہمارے علم میں نہیں۔ مگر بحیثیت ناظم جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب ہمیں حق پہنچتا ہے کہ اس پر کچھ لکھیں۔ مضمون نگار صاحب کو یہ تلاش ہے کہ انہیں رفعیدین و آمین بالجہر کی حکمت سمجھ میں آئے۔ اور ان کو مولانا محمد دہلوی مرحوم سے بھی کچھ جواب نہ مل سکا۔ بہرحال اب وہ خود ہی ایک نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ جو انہوں نے حوالہ قلم کیا ہے۔ اس بارے میں آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

رفعیدین اور آمین بالجہر کی حقیقت

یہ مسلم ہے کہ پیغمبر کی کوئی حرکت یونہی نہیں ہوتی کسی نہ کسی سبب کے ماتحت ہی ہوتی۔ پس رفع یدین کی بھی کوئی وجہ ضرور ہونی چاہئے رہا آمین اس کا پتہ ہی نہیں۔ قرآن کا حکم بھی ہے کہ نماز میں قرآن پڑھو اور آمین قرآن کا جزو نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جو قرآن کا جزو نہیں ہے اس کو پیغمبر نے نماز میں کیوں ضروری قرار دیا۔ خواہ آہستہ ہو یا زور سے۔ یہ بات ہم نے مولانا محمد صاحب کی زندگی میں بھی حوالہ رفیق کی تھی۔ مگر

مرحوم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ تاہم ان دونوں امور کے متعلق ہمیں جو معلومات بہم پہنچی ہیں ذیل میں درج کئے ہوئے ہیں امید ہے کہ علماء اس پر کافی روشنی ڈالیں گے

رفع یدین ابتدائے اسلام میں کفار و مشرکین جوق جوق مسلمان ہوتے اور آنحضرت کے پیچھے نمازیں بھی ادا کرتے تھے۔ ان میں چند ایسے تھے جن کے دلوں سے بتوں کی محبت نہ گئی تھی۔ نماز کے لئے حضور شریف کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے مگر چھوٹے چھوٹے بت بغلوں کے نیچے رکھے ہوتے۔ آنحضرتؐ کو الہام یا وحی کے ذریعہ اس کی خبر ہو گئی تو آپ نے رفع یدین کیا یعنی دست مبارک اوپر اٹھائے۔ مقتدیوں کو بھی آنحضرتؐ کی تقلید کرنی پڑی۔ جن کی بغلوں میں بت تھے نیچے گر پڑے۔

آمین بالجہر۔ اب انہوں نے بہت چھوٹے چھوٹے بت بنا کر زبانوں کے نیچے رکھ لئے تو حضور اکرمؐ نے بعد قرأت سورہ فاتحہ زور سے آمین کہا۔ ان کو بھی کہنا پڑا۔ منہ کھلنے کی دیر تھی کہ زبانوں کے نیچے کے بت گر پڑے۔"

(رفیق مدراس بابت جولائی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

ثنائی سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ قاضی صاحب کو اس سے توبہ کرنی ضروری ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کی پاک باز جماعت پر بہت بڑا بہتان ہے یہ خبر نقلاً تو ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔ اس حکایت کا ذکر حدیث کی کسی کتاب یا تاریخ کے کسی ورق میں قطعاً نہیں ملتا۔ عقلاً بھی یہ بات محض بے بنیاد ٹھیرتی ہے۔

بغلوں میں بت رکھ کر رفع یدین کیا جاوے تو بت بغلوں سے نہیں گرتے۔ اگر گرتے ہیں تو نیت کے وقت پہلے رفع یدین پر ہی گر جاتے ہیں پھر دوبارہ سہ بارہ رفع یدین کی ضرورت نہیں رہتی آمین کی وجہ بھی فضول بتائی ہے۔ زبان کے نیچے چیز دبا کر آمین کہی جا سکتی ہے اور زبان کے نیچے سے چیز بھی نہیں گرتی۔ یہ باتیں ایسی لایعنی اور فضول ہیں کہ کوئی عقلمند ان پر توجہ نہیں دے سکتا۔

رفع یدین کی حکمت قرین قیاس یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رفع یدین کے معنی دست برداری کے ہیں۔ نمازی کو حکم ہوتا ہے کہ جس طرح تم نماز میں شامل ہوتے ہی دنیا و ما فیہا سے دستبردار ہو جاتے ہو عملاً بھی اشارہ کرو کہ میں ماسوی اللہ سے دست بردار ہوتا ہوں۔

قیام کے ابتدا میں رکوع جاتے وقت اور پھر اٹھتے ہوئے تین مرتبہ دست برداری کا اظہار کرو تاکہ قلبی کیفیت کے ساتھ عملی حالت بھی مطابق ہو جاوے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح التحیات پڑھتے ہوئے، کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ بھی کیا جاتا ہے کہ جو کلمہ زبان سے کہتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اسی طرح ایک انگلی سے بھی اشارہ کرتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور بس!

آمین بالجہر کی حکمت وہی ہے جو قرأۃ بالجہر کی ہے۔ یعنی جس نماز میں بلند آواز سے فاتحہ پڑھنی ضروری ہے اس کے آخر میں بلند آواز سے آمین کہنا بھی مسنون ہے کہ خدایا اس دعا کو قبول کر

امید ہے کہ ہمارے دوست اس مختصر تحریر پر کافی غور کریں گے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بدگمانی سے بھی توبہ کا اعلان کریں گے تاکہ قیامت کو وہ دربار خداوندی میں دعوے دائر نہ کر دیں کہ خدایا ہم تو وہ لوگ تھے کہ جب مسلمان ہوتے تھے یک قلم ماسوی اللہ سے ہٹ جاتے تھے مگر تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد ہم پر یہ جھوٹے الزامات تراشے گئے۔ (انا للہ!)

اہلحدیث اس علمی روشنی کے زمانہ میں کوئی ادنیٰ طالب علم بھی اس روایت کو باور نہیں کر سکتا دنیا کی لائبریری میں بڑی کتاب البحر ہے اس میں بھی یہ روایت نہیں ملتی سے

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

قنوت نازلہ

(بقلم مولوی یوسف ابراہیم صاحب پٹیل نڑیاد)

ناظرین اہلحدیث پر پوشیدہ نہیں کہ کئی برس ہوئے چین اور جاپان کی جنگ جاری تھی۔ مگر اب تو جاپان نے ملک برما میں جو طوفان جنگ بچایا ہے اس سے ناظرین بے خبر نہیں ہیں۔ اخبار اہلحدیث چونکہ جماعت اہل حدیث کا ترجمان ہے۔ اس لئے خاصکر جماعت حقہ اہل حدیث ہی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شہر رنگون میں جماعت اہل حدیث کے بہت سے لوگ آباد تھے جو آباؤ اجداد سے ورثۃً قرآن و حدیث کے پیرو کہلاتے ہیں۔ تقدیر الٰہی جاپان نے غالباً ۲۳ دسمبر ۱۹۴۱ء کو رنگون پر بمبار شروع کیا لوگوں نے جو بھی بن سکا نقدی و زیورات لے کر جوق در جوق وطن آبائی کی طرف مراجعت کی۔ اور وہاں پر تجارت کے مالوں سے بھرے ہوئے گودام فرنیچر اور اثاثہ کثیرہ سے سجے ہوئے محلات کو اپنے پیچھے چھوڑ کر جان بچائی۔ اب ملک میں آکر دعائے قنوت نازلہ کو اپنا بچاؤ اور بہبودی کا ذریعہ سمجھا اب ہر مسجد حنفی اہل حدیث میں دعا قنوت نماز جہری میں پڑھی جاتی ہے۔ راقم الحروف دعائے قنوت خود پڑھتا ہے اس کا منکر نہیں نازلہ کے علاوہ فجر کی نماز میں ہمیشہ پڑھتا ہے۔ کبھی چھوڑ دیتا ہے صاحب درمختار نے کہا ہے :-

قیل فی الکل۔ یعنی جہریہ ہو یا سریہ سب میں پڑھنی جائز ہے۔" لہذا ایسے حالات میں قنوت نازلہ ضرور پڑھنی چاہئے۔

فتاوی

س عنو } ہندہ زید کی بی بی ہے اور عمرو زید ہندہ اپنا خالو ہے زید سفر میں برسوں سے تھا۔ اور ہندہ کو حمل قرار ہے۔ زید کے مکان میں عمرو کے سوا کوئی مرد نہیں ہے اور ہندہ کسی کا نام نہیں بتاتی ہے۔ اس لئے عمرو کے ساتھ زنا کا شبہ پایا جاتا ہے۔ اگر زید ہندہ کو رکھنا چاہے تو اسکا شرع شریف میں کیا حکم ہے۔ (سائل محمد اسماعیل از موضع مین جھیم)

ج عنو } مرد منسوب الیہ کے حق میں زنا ثابت نہیں ہے۔ عورت کے حق میں ہے۔ زید ہندہ کو نکاح میں رکھ سکتا ہے۔ عورت کے زنا کرانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایک شخص نے آنحضرت علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میری عورت کسی کا ہاتھ نہیں روکتی۔ اس کا اشارہ اس کے زنا کی طرف تھا۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔ اس نے کہا اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے اس کو اجازت فرمائی۔ چاہے رکھ چاہے چھوڑ دے۔ اللہ اعلم!

س عـ۹۱ } ایک عورت اکیلی آرہی تھی کہ کسی ہندو یا مسلمان نے زبردستی اس عورت سے زنا کیا۔ اس عورت کا شوہر عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ اسکو کیا کرنا چاہئے۔ جدید نکاح کرے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج عـ۹۱ } صورت مرقومہ میں نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ ایک تو یہ عورت کا فعل ہے۔ جس کا نکاح پر کوئی اثر نہیں ہے۔ دوسرے جبر ہے۔ لہذا جدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔

س عـ۹۲ } خلیری بھانجی یعنی اپنی خلیری بہن کی لڑکی سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج عـ۹۲ } جب خلیری بہن (خالہ زاد بہن) سے نکاح جائز ہے تو خلیری بھانجی سے بطریق اولیٰ جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س عـ۹۳ } دو رکعت نماز جمعہ سے پہلے نفل ہیں یا سنت مؤکدہ؟ زید ان کو نفل کہتا ہے اور عمر سنت مؤکدہ۔ لہذا دونوں میں سے کس کا قول صحیح ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج عـ۹۳ } دو رکعت قبل نماز جمعہ سنت مؤکدہ ہیں۔ سنت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی کام آنحضرت ؐ نے خود کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو۔ نماز جمعہ سے پہلے دو رکعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور آپ نے پڑھنے کے متعلق بھی حکم فرمایا ہوا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ دخل رجل یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت قال لا قال قم فصل رکعتین۔ اللہ اعلم!

متفرقات

اظہار حق | ایک اشتہار چند بٹالوی احرار کی طرف سے بعنوان "مولنا ثناء اللہ کا اعلان" چھپا ہے۔ جو ۱۴ مئی کو میرے دیکھنے میں آیا۔ اس میں میرا بیان مرقوم ہے:-

"میں نے مولوی عنایت اللہ کو ہرگز کسی قسم کی امداد کا یقین نہیں دلایا میرا مولوی عنایت اللہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں اس کو سخت بُرا سمجھتا رہا ہوں وغیرہ"

یہ الفاظ میرے نہیں ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ میں سب سوالوں کے جوابات بابا فتح محمد سیکرٹری انجمن اہل حدیث بٹالہ کے خط کے جواب میں لکھ چکا ہوں آپ اس کو شائع کر سکتے ہیں۔ (ابوالوفاء)

میری بھی سنئے! | رسالہ جات ذیل (۱) شمع توحید۔ نور توحید۔ روبڑی زبانی روبڑی مظالم۔ رسالہ فتویٰ شرک شکن۔ ولی اللہ۔ خلاف الامت۔ حسین و یزید۔ اکٹھے بستے میں باندھ کر مسجد میں رکھے تھے۔ کوئی خدا کا بندہ چرا کر لے گیا۔ باوجود تلاش دستیاب نہ ہوئے۔ کوئی صاحب للہ یہ رسالہ جات منگوا دے تو بہت مشکور ہونگا۔ ان رسالوں کو میں ہر وقت ساتھ رکھتا تھا۔ (۲) تفسیر ثنائی اردو کی مدت سے خواہش ہے مگر آج تک زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی۔ کم سے کم ایک جلد تفسیر مذکورہ اگر کوئی بندہ خدا منگوا دے تو میری علمی پیاس بجھانے کو کافی ہو سکتی ہے۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست

(راقم:- ابو نعیم محمد عبد الرحیم متعلم محل حسن خان ڈاک خانہ کوٹ سمابہ ریاست بہاولپور)

ضرورت رشتہ | نہایت نیک وصالح رشتہ (رفیقہ حیات) کی ضرورت ہے عقیدہ اہل حدیث ہونا لازمی ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ پتہ ذیل پر مفصل خط و کتابت کریں۔ پتہ۔ ایس۔ ایم۔ حسن۔ جی۔ ٹی روڈ لدھیانہ (پنجاب)

مولوی محمد موسیٰ صاحب اطلاع دیں | جس وقت سے آپ سفارت کے لئے تشریف لے گئے ہیں آج تک کوئی اطلاع نہیں دی۔ آپ کا یہ فعل شرائط سفارت کے خلاف ہے۔ لہذا فوراً مفصل کارگذاری سے دفتر کو اطلاع دیں۔

(سلطان محمد سیکرٹری انجمن اہل حدیث علیگڈھ)

یاد رفتگاں | جس بیٹی کا بیاہ گذشتہ سال کیا تھا وہ چند روز بیمار رہ کر ۵ مئی کو فوت ہو گئی۔ انا للہ! (شیخ دین محمد ٹیلیگرافسٹ تاج منزل شمس آباد امرتسر)

(۲) میرے ہم زلف منشی عبد الوحید صاحب جوہری بنارسی بعالم جوانی بمرض تپ کہنہ انتقال کر گئے۔ انا للہ! چار بچے اور ایک بیوہ اپنے پیچھے چھوڑی (ذکر بندرسی از چند دسی) (۳) متولی مسجد اہل حدیث جناب مخدوم صاحب بھوپالی فوت ہو گئے انا للہ! مرحوم نہایت جماعت کے خدمتگار تھے۔ اللہ نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین! (عبد الغفار ابن مخدوم صاحب بھوپالی) - ناظرین مرحومین کا جنازہ

ملکی مطلع

روس پر جرمنی کا بڑا حملہ

اس ہفتہ کی اہم اطلاع یہ ہے کہ ۸ مئی کے دن جرمن فوج نے روس میں یوکرین کے جنوب میں واقع جزیرہ نما کرچ پر زبردست حملہ بول دیا یہ محاذ اڑھائی سو میل لمبا بتایا جاتا ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق بیس لاکھ جرمن فوج جن کے پاس کافی جنگی سامان (طیارے اور ٹینک وغیرہ) ہیں اس حملہ میں حصہ لے رہی ہے۔ جزیرہ نما کرچ گویا تیل کے مرکز کاکیشیا کا دروازہ ہے اسی لئے جرمن ہائی کمانڈ نے اس بڑے حملے کے لئے جس کی عرصہ سے شہرت تھی اس مقام کو منتخب کیا ہے۔ لڑائی اگرچہ روسی بندرگاہ مرمانسک سے لے کر کریمیا تک ہو رہی ہے مگر حملے کی شدت اسی محاذ پر ہے۔ پہلے خبر آئی تھی کہ روسی فوجیں دشمن کے زبردست دباؤ کے مقابلہ میں پیچھے ہٹ کر نئے مورچوں میں آگئی ہیں۔ مگر آج ۱۷ مئی کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ زبردست بارش ہوجانے کی وجہ سے فوجی نقل و حرکت میں مشکل پیدا ہوگئی ہے۔ جس سے لڑائی رک گئی ہے۔ آج کل کی جنگ میں کامیابی کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ فریق مدافع حملہ آور کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے اس کے کسی مقبوضہ مقام پر خود حملہ کر دیتا ہے تاکہ اس کی طاقت ہٹ جائے اس اصول کے ماتحت روسی جرنیل مارشل ٹموشنکو نے جرمنی کے مفتوحہ روسی شہر خارکوف پر فوج کشی شروع کر دی۔ اس شہر کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ یہاں جرمنوں نے اسلحہ سازی کے کارخانے جاری کئے ہوئے ہیں۔ اس پر حملے کا نتیجہ تازہ اطلاعات کے مطابق یہ نکلا ہے کہ روسی فوجیں اس شہر کے قریب پہنچ گئی ہیں اور جرمنوں کی پہلی حفاظتی لائن ٹوٹ گئی ہے۔

پاکستان کی تجویز اسلام کے خلاف ہے

(مرقومہ مولوی ابومسعود صاحب قمر بنارسی)

۸ مئی ۱۹۴۲ء کے پرچہ اہلحدیث کے صفحہ ۶ پر حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد صدر کانگرس کا مندرجہ عنوان مقولہ نقل فرما کر جناب نے صدر کانگرس سے اس کی دلیل دریافت فرمائی ہے۔

اخبار اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ پاکستان کا تذکرہ اہلحدیث میں نہ ہوتا۔[1] جب ہوا ہے تو براہ کرم مضمون ذیل کو درج اخبار فرما کر ممنون فرمائیں۔ انگریزی اخبارات میں اس جملہ کو میں نے بھی پڑھا ہے۔ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے بعض ممبران سے میں نے تقریر کا زیادہ حصہ سنا بھی ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ پاکستان کی تجویز اسلام کے خلاف ہے۔ اصل جواب تو حضرت مولانا آزاد صاحب ہی ارشاد فرمائیں گے۔ میرا نظریہ اس کے متعلق یہ ہے کہ حسب ارشاد خداوندی ایک مسلم کی زندگی و موت اور ان کے جملہ ارادات اللہ کے لئے اور اس کے احکام کے ماتحت ہونے چاہئیں۔[2] میں اس تجویز کو اس کے خلاف سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ مسلم لیگ کی تجویز پاکستان کے لئے ہے نہ اسلامی حکومت کے لئے۔ پاکستان کا مطلب پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ کے ہیں۔ اس لفظ کی ضد ناپاکستان ہے۔ یعنی ناپاک لوگوں کے رہنے کی جگہ۔[3] اب سوال یہ ہے کہ لفظ پاک کا اطلاق کس پر ہے؟ آیا کثرت پر یا تمام ساکنان پر؟ اسی طرح ناپاک کا اطلاق کس پر ہوگا؟ قلت پر یا تمام ساکنان پر؟ یا دونوں صورتوں میں محض کثرت پر؟[4] یعنی جس صوبہ میں مسلمانوں کی کثرت ہے تو وہ پاک ہیں اور جس صوبہ میں غیر مسلموں کی کثرت ہے تو وہ ناپاک ہیں۔ اور پھر ہر صوبہ میں مسلم و غیر مسلم دونوں ہی ہیں۔[5] پس پاک بھی ہیں اور ناپاک بھی۔ ایں چہ بوالعجبیست

اور اس طرح کی نظیر تاریخ اسلامی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ نہ تو خیر القرون میں اس طرح کی مثال ملتی ہے اور نہ غیر خیر القرون میں۔ نیز اس تجویز سے تفریق پیدا ہوتی ہے اور اسلام تفریق کا حامی نہیں۔ اگر اس تجویز کو دار الاسلام و دار الکفر پر قیاس کیا جائے تو یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ دار الاسلام کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی خلافت و حکومت ہو۔ اور علاوہ عبادات کے حدود شرعیہ کا بھی اجرا ہو۔ حالانکہ پاکستان کی اسکیم میں یہ باتیں داخل نہیں ہیں بلکہ پاکستان موجودہ (عیسائی) حکومت کے ماتحت ہوگا۔ اور اسی حکومت کے قوانین ہونگے۔ پس شرعی حیثیت سے کسی طرح یہ تجویز اسلام کے موافق نہیں ہے بلکہ سراسر ناجائز و خلاف ہے۔ اسی کے ساتھ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اس کا ماخذ کیا ہے۔ مدت ہوئی کہ ایک دفعہ آکسفورڈ یونیورسٹی لندن میں یورپ کے طلباء میں بحث ہوئی تھی کہ ہندوستان کے جن صوبوں میں مسلمانوں کی کثرت ہے وہاں پاکستان جاری کیا جائے۔ یہاں سے علامہ اقبال مرحوم نے لیا۔ اور ان سے مسٹر جناح نے لیا۔ یہ ہے اس کا ماخذ۔ جب مذہبی حیثیت سے یہ تجویز ناجائز ہے تو سیاسی حیثیت سے بھلا کیا مفید ہوسکتی ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو سیاسی حیثیت سے بھی اسکے نقائص عرض کرونگا۔

ہاں اگر مسلم لیگ کا یہ مطالبہ ہوتا کہ چونکہ موجودہ حکومت نے مسلمانوں سے حکومت حاصل کی ہے

---

[1] اس کا ملکی مطلع بھی اپنا حصہ چاہتا ہے۔ (اہلحدیث)

[2] جیسے کانگرسی حکومتوں میں تھے یا آئندہ ہونگے۔ (اہ)

[3] کیا ہندوستان صرف ہندوؤں کی جگہ ہے؟ (اہ)

[4] جیسے ہندوستان۔ (اہلحدیث)

[5] جیسے ہندوستان میں ہندو بھی ہیں اور آپ جیسے مسلمان بھی۔ (اہلحدیث)

اس لئے تمام ہندوستان کی حکومت مسلمانوں کے حوالہ کی جائے تاکہ اسلامی حکومت تمام ہندوستان میں جاری کی جاسکے۔ یا کوئی اسکیم اس غرض سے بنائی ہوتی کہ جس سے تمام ہندوستان میں اسلامی حکومت جاری ہوسکے تو بے شک یہ جائز ہوتا اور ہر مسلمان کا فرض ہوتا کہ وہ اس کا ساتھ دیتا۔ اس لئے کہ اس کی اجازت اسلام میں موجود ہے۔ اس وقت اسی قدر عرض کرنا ہے۔ امید ہے کہ میرے اس مضمون کے ہر جزو پر جناب و نیز دیگر حضرات بھی روشنی ڈال کر میری معلومات وسیع فرمائیں گے۔

اہلحدیث ہم اپنی رائے محفوظ رکھ کر مسلم لیگ کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ پاکستان کا لفظ مسلم لیگ کی اصلاح نہیں ہے۔ جہاں تک ہماری تحقیق ہے غیر مسلموں نے اس کو مشہور کیا ہے تاکہ اپنے افراد میں اشتعال پیدا کرسکیں۔ مسلم لیگ نے کبھی یہ لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور وہ کہتی ہے کہ اس کے مافی الضمیر پر توجہ نہیں کی گئی۔ بلکہ اپنی طرف سے ایک مستقل عنوان بنا کر نفرت دلائی گئی ہے۔ جس طرح اہل حدیث کے اصل مفہوم سے توجہ ہٹا کر ان کو وہابی کا نام دیکر نفرت دلائی گئی ہے۔ مسلم لیگ جو کہتی ہے آج بھی اسپر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ ہر صوبہ اسمبلی میں مستقل ہے اکثریت میں مستقل گورنری میں مستقل تعلیمی انتظام میں مستقل کون نہیں جانتا کہ صوبہ مدراس کے احکام پنجاب میں جاری نہیں اور پنجاب کے بنگال میں نہیں۔ جتنے صوبے ہندوستان میں ہیں سب اپنی ہستی میں آزاد و مستقل ہیں۔ مرکز صرف برائے نام رکھا گیا ہے جو ان صوبوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس مرکز کو خواہ کم سے کم اختیارات حاصل ہوں۔ اس میں غیر مسلم اقوام کی اکثریت ہونی لازمی ہے اس لئے مسلم لیگ کہتی ہے کہ مرکز میں غیر مسلم اکثریت ہونے سے مسلم پبلک کی حق تلفی کا امکان ہے۔ اسلئے ایک مرکز نہ ہونا چاہئے بلکہ جن صوبوں میں مسلم اکثریت ہے اُن کا مرکز الگ ہو۔ جن میں غیر مسلم اکثریت ہے اُن کا علیحدہ۔ اس سے نہ قوموں میں تعدد بڑھتا ہے نہ کسی قوم کا نقصان ہے۔ جو لوگ مسلم لیگ کی بایں دلیل مخالفت کرتے ہیں کہ ہندوستان ایک قوم نہیں رہے گا کیا وہ صوبوں کے تعدد کو ملحوظ رکھ کر ہندوستانیوں کو ایک قوم کہہ سکتے ہیں کیا مدراسی اور پنجابی ایک قوم ہیں۔ یہ دونوں تو ایک دوسرے کی زبان بھی نہیں سمجھتے۔

اب ہم منطقی اصطلاح میں اس مسئلے کو حل کریں تو شاید آسان ہو۔ حیوان جنس کے ماتحت کئی ایک انواع ہیں جو باہم ایک دوسرے سے متضاد ہیں اپنی ہستی میں قائم بالذات ہیں۔ تاہم رتبہ جنسیت میں سب شریک ہیں۔ لیکن ان کے احکام بالکل الگ الگ ہیں صرف نام کی شرکت ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے صوبے اپنے اندر استقلال رکھتے ہیں۔ نام مختلف، تمدن مختلف، تہذیبیں مختلف ہیں۔ بایں ہمہ ہندوستان کا لفظ ان سب کو حیوان کی طرح شامل ہے۔ باوجود انواع متعدد ہونے کے جس طرح حیوانیت میں سب شریک ہیں۔ اسی طرح ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہندوستانی ایک قوم ہیں اور سب کے مُنہ پر جاری ہے ؏

ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

پس جس طرح ہندوستان میں گیارہ صوبے ہونے سے تفرق نہیں پیدا ہوا اور نہ ہوگا اسیطرح دو یا زیادہ مراکز قائم ہونے سے تفرق نہیں پیدا ہوتا صرف رواداری کی ضرورت ہے۔

آج کل بعض ہندو اخباروں میں یہ واہمہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح برما میں برمیوں نے جاپان سے مل کر انگریزی حکومت کو نقصان پہنچایا ہے اسی طرح آیندہ بھی امکان ہے کہ مسلمان افغانوں اور ایرانیوں سے مل کر ہندوستان کو نقصان پہنچائیں گے۔ (بہت دُور کی کوڑی ہے) یہ شک اپنا جواب خود دیتا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہندوستان کا مرکز ایک ہونے کے باوجود پنجاب بے وفائی کرکے بیرونی حکومتوں سے مل جائے جیسے برما میں ہوا۔ امکان کا مفہوم بہت دُور تک پہنچتا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مسلم لیگ کے تقاضے کی نظیریں نہ صرف خود ہندوستان میں موجود ہیں بلکہ امریکن بڑی ریاستوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ آیندہ نظام حکومت میں مسلم لیگ کا تقاضا ہے وہ ان نظیروں پر مبنی ہے اس لئے مسلم لیگ غیر مسلم اقوام کو بزبان حال کہتی ہے ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

کاغذ! ہائے کاغذ!

کہتے ہیں تاریخ اپنے اوراق دہرایا کرتی ہے شاید وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جس زمانے میں نوشت خواند اُونٹوں کی ہڈیوں اور چمڑوں پر ہوتی تھی۔ کاغذسازی کی کمی بیرونی مال کی آمد میں رکاوٹ استعمال کی کثرت کی وجہ سے گورنمنٹ نے پہلے تو اخباروں کو حکم دیا تھا کہ پچیس فیصدی کم خرچ کرو۔ اب جدید حکم ہونیوالا ہے (شاید اشاعت پرچہ ہذا تک ہوچکا ہو) کہ پچاس فیصدی کاغذ کم لگاؤ۔ جسکے متعلق معاصر "انقلاب" کے الفاظ یہ ہیں کہ:

"عنقریب ایک آرڈی ننس جاری ہونے والا ہے۔ جس کے رو سے یہ تخفیف پچاس فیصدی کردی جائے گی۔ یعنی اخباروں کو جتنے کاغذ کی ضرورت ہے۔ اس سے صرف نصف تعداد میں دستیاب ہوسکیگا۔ اس کے علاوہ حکومت یہ قاعدہ بھی نافذ کرنے والی ہے کہ کوئی اخبار آٹھ صفحے سے زیادہ ضخامت نہ رکھ سکیگا اور اخبار کے پرچے کی قیمت ایک پیسہ فی صفحہ ہوگی۔ یعنی چھ صفحے کے اخبار کی قیمت چھ پیسے۔ اور آٹھ صفحے کے پرچے کی قیمت دو آنے مقرر کی جائے گی۔"

ان اطلاعات سے اخباری حلقوں میں بے چی

[illegible] رہی ہے ۔ جنگ کی وجہ سے جہاز رانی کی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں ۔ اور جنگی ضروریات کے نقل و حمل کے بعد بہت کم جہاز ایسے رہ جائیں گے جو کاغذ اور دوسری ضروری چیزیں لا سکیں اور منزل مقصود تک پہنچا بھی سکیں ۔ اس لئے حکومت [illegible] ہے ۔ ایسی حالت میں اخبارات اپنے تا [illegible] کہ وہ ان مخصوص حالات میں مالکان اخبارات کی مجبوریوں کے پیش نظر قلیل ضخامت اور زیادہ قیمت کو برداشت کریں گے اور اپنے دیرینہ خادموں کو تباہی سے بچا لیں گے ۔ (انقلاب لاہور ۱۳ مئی [illegible])

اہلحدیث گورنمنٹ نے [illegible] کنٹرول پر جو توجہ فرمائی ہے ۔ اخبارات اس کے شکر گزار ہیں مگر ساتھ ہی اس کے یہ اظہار کرنے سے نہیں رک سکتے کہ کنٹرول کرنے کا فائدہ کچھ نہیں ۔ اس کا مفصل ذکر ہم اہلحدیث ۲۷ مارچ میں گورنمنٹ تک پہنچا چکے ہیں ۔ آج مجمل طور پر عرض کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اخبار والوں کو کوٹہ سرٹیفکیٹ دیتی ہے [illegible] سرٹیفکیٹ کی میعاد اور جس قدر کاغذ انکو مل سکتا ہو اس کا وزن درج ہوتا ہے ۔ مثلاً اہلحدیث کے آخری کوٹہ سرٹیفکیٹ کی میعاد جون ۱۹۴۳ء تک ہے [illegible] کاغذ کا وزن ۱۱ ہنڈرویٹ ہے ۔ جس کے [illegible] ہوتے ہیں ۔ کاغذی ٹھیکہ دار اخبارات کے مالکوں سے کوٹہ سرٹیفکیٹ لیکر کراچی بھیج کر اس مقدار کے مطابق خود کاغذ حاصل کرتا ہے ۔ مگر کاغذ دیتے ہوئے نصف بلکہ چوتھائی بھی نہیں دیتا ۔ باوجودیکہ منہ مانگی قیمت بھی لیتا ہے ۔ اگر سرٹیفکیٹ واپس مانگو تو بگڑ جاتا ہے ۔ چیف کنٹرولر صاحب کی [illegible] تو جواب ملتا ہے ہم ایسے معاملہ میں دخل نہیں دے سکتا ۔ چنانچہ اس کا [illegible] اہلحدیث [illegible] ہو چکا ہے ۔ [illegible] اخبارات [illegible] ہیں تو اخبارات والوں کو کاغذ پورا نہیں دیتے تو کسی قدر کم ہی دیدیں ۔ اگر دیتے ہیں تو کسی [illegible] والے کو دیتے ہیں ۔ لاہور کی فرم جے ۔ این سنگھا اینڈ کو (سوداگران [illegible]) جو بڑا ڈکھایا ہے ۔ اس کی وجہ سے ہم مجبور ہیں [illegible] گورنمنٹ کو توجہ دلائیں کہ کاغذ فروش گورنمنٹ کے کنٹرول کی ایسی توہین کیوں کرتے ہیں ۔ لطف یہ ہے کہ کوٹہ سرٹیفکیٹ واپس مانگو تو واپس بھی نہیں دیتے ۔ شکایت کی خبر پا کر اور بگڑتے ہیں اور مالکان اخبارات کے ساتھ ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ کسی صوبے کا وزیر اعظم بھی نہ کرتا ہو ۔

پس گورنمنٹ نے از راہ مہربانی اگر کاغذ کا کنٹرول اپنے ہاتھ لیا ہے تو اس کی تعمیل بھی کرے ورنہ چھوڑ دے کہ اخبارات اپنی موت خود مر جائیں اور گورنمنٹ کا نام بھی بدنام نہ ہو ۔ جس قدر تکلیف ہم کو کاغذ فروشوں سے ہوئی ہے ۔ ہم اس کا اظہار لفظوں میں نہیں کر سکتے اس کو لکھنا یا دل اور ہمارا خدا جانتا ہے ۔

اے خدا ! ہمارے ملک سے
یہ تکلیف جلد ہی دور فرما آمین

آپ گھر سے دور جا رہے ہیں!
ایک نصیحت ہماری بھی ماننا!

جہاں آپ سب ضروری سامان ساتھ رکھیں گے وہاں امرت دھارا کو ہرگز نہ بھول جائیں۔ وقت بیوقت یہ اتنا کام دیگی کہ آپ مالک کل کے شکر گذار ہونگے اور موجد کو دعائیں دینگے۔ یہ آپ کو سچے دوست کا کام دیگی۔ اتنے سے تھوڑے خرچ سے کئی ہزاروں کا کام کریگی۔

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست — در پریشاں حالی و درماندگی

قیمت

سالم شیشی	نصف شیشی	نمونہ کی شیشی
اڑھائی روپیہ	سوا روپیہ	آٹھ آنے

سب جگہ ملتی ہے یا ہم سے منگوا لیجئے
وی پی منگوانے سے آٹھ آنہ ... ڈاک کی ... آدھ سیر تک کے پارسل پر دس آنہ ڈاک خرچ ضرور لگ جاتا ہے۔

پتہ:۔ امرت دھارا ... لاہور

المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

نوٹ:۔ امرت دھارا کی ایجنسی ... رکھنا چاہیں وہ ہمارے سول ایجنٹ مسٹر ... سے بھی بات چیت کر سکتے ہیں۔

بحالی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر ... شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے ... کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں مہینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج ... نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔

اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیجکر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ... نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔

زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت ... فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ قسم اوسط بھورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ:۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ یونانی طبیب سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد۔ یوپی

شہادت القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قابل دید ہے قیمت حصہ اول ۔ حصہ دوم ۔ مکمل ۔

الخبر الصحیح اس رسالہ میں مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ...

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار۔ سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسید دعوتی خطوط۔ رجسٹر۔ لیٹر فارم۔ چٹھیاں لیبل یا اخبار وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیے یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آرڈر یا خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔
منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

کاویہ علی الغاویہ

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس میں آج تک کے تمام جھوٹے مدعیان نبوت وغیرہ کے حالات بالتفصیل درج کئے ہیں حصہ اول ... حصہ دوم ...
ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد

نمبر ۲۲



تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول
ابوالوفا
ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث
امرتسر
چوک گرو بھائی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلت سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت

والیان ریاست سے
رؤسا و جاگیرداران سے
عام خریداران سے
ششماہی
اہل برما سے سالانہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ دمولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر | ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۹ مئی سنہ ۱۹۴۲ء | یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

مُسلم سے خطاب

از حکیم محمد عبدالرحمن صاحب دہرادون ضلع اروناآباد

بوبکرؓ و فاروقؓ جیسے اہلِ ایماں نہ رہے
مثلِ حیدرؓ بت شکن ہاں مثلِ عثماںؓ نہ رہے

نہ رہے اب صف شکن وہ سیف سیف اللہؓ کے
مثلِ بوذرؓ اور سلماںؓ اہلِ عرفاں نہ رہے

آہ اصحابِ رسول اللہ جیسے آج کل
پیروئے فرمان سنت اور قرآں نہ رہے

گرنے والے لشکرِ اعدا پہ بجلی کی طرح
غازیوں میں اب صلاح الدین سلطاں نہ رہے

حیف ہے مسلم کہ اب تم سے مسلمانی گئی
یعنی اِک اِک کرکے تم سے رسمِ ایمانی گئی

رہ گئی قبری تجارت بزم روحانی گئی
کر لیا دریوزہ گردی شانِ سلطانی گئی

ہے صدا ہر دم زباں پر یا علی مشکل کشا
ہاں ندائے غیر سے امدادِ رحمانی گئی

ہے کہیں قبہ پرستی تعزیہ داری کہیں
شرک و بدعت رہ گئے تعلیم قرآنی گئی

ہو ہزاروں شرک و بدعت مرشدوں کے روبرو
روپیہ کے واسطے تلقین ربانی گئی

آہ مسلم آج تم نادان بن کر رہ گئے
ہو مسلم تارکِ قرآں بن کر رہ گئے

انتخاب الاخبار

۲۰ مئی تک

اخبار سول کے نامہ [illegible] دہلی سے ملاقات کے دوران میں ایک امریکن افسر نے کہا کہ یہ افواہ غلط ہے کہ برطانیہ نے ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت امریکہ سے آنے والی امداد کے معاوضہ میں ہندوستان کو امریکہ کے پاس گرو رکھ دیا ہے۔

——— نئی دہلی کی اطلاع مظہر ہے کہ جنرل الیگزینڈر برما کی برطانوی فوجوں کو نکالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جاپانیوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ کالیوا کے رقبہ میں بیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل برطانوی فوج تباہ کر دی گئی ہے۔

——— پیر پگارو سندھ کے ایک پیر ہیں جن کو حکومت نے نظر بند کر رکھا ہے۔ آپ کے مرید جو حُر کہلاتے ہیں سندھ میں خلاف قانون سرگرمیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے کراچی میل کو پٹڑی سے اتار دیا تھا۔ انکے متعلق تازہ اطلاع آئی ہے کہ انہوں نے سندھ میں ایک نہر کا بند توڑ دیا۔ جس سے ایک گاؤں کو سخت نقصان پہنچا بے شمار مویشی اور مکان تباہ ہو گئے۔

——— حیدرآباد سندھ کے بعض دیہات میں پولیس اور فوج نے چھاپے مار کر دو سو حُروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن کے قبضہ سے اسلحہ اور خاکی وردیاں اور ریلوے لائن کی فش پلیٹیں برآمد ہوئیں۔

——— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امریکی فوج کی ایک بڑی جمعیت شمالی آئرلینڈ میں پہنچ گئی ہے جن کے پاس ٹینک اور ہوائی جہاز بھی ہیں۔

——— وسط امریکہ کی ریاست میکسیکو کی وزارت نے جرمنی اور اٹلی وغیرہ محوری حکومتوں کے خلاف اعلان جنگ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کیونکہ محوری آبدوزوں نے میکسیکو کے دو تین جہاز ڈبو دیئے ہیں۔

——— نئی دہلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کوئی شخص محکمہ تار و ڈاک کے ڈائرکٹر جنرل کی اجازت

حاصل کئے بغیر گاڑی، لاری یا موٹر میں ریڈیو [illegible] نہیں کر سکے گا۔

——— حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ گیہوں، چاول، جوار، جو، چنے، مکی اور ان غلوں کے آٹے [illegible] لینا فروری ہوگا۔ [illegible] اس وقت [illegible] کوئی [illegible] ایسا حکم جاری کریگی۔ تاجروں کو [illegible] ملیگا۔ عام ضرورت مند اصحاب بھی سوائے [illegible] کے بیس من سے زیادہ گندم نہ خرید سکیں [illegible]

——— سڈنی (آسٹریلیا) [illegible] حکام نے چھاپہ مار کر ایک سازش پکڑی [illegible] تھا کہ جب دشمن حملہ کرے تو سرکردہ آسٹریلیوں کو ہلاک کر دیا جائے اور فوجی نوعیت کے مقامات کو تباہ کر دیا جائے

کراچی۔ بمبئی۔ مدراس۔ کلکتہ اور بنگال و آسام میں رہنے والے احباب اپنی اپنی خیریت سے اطلاع دیتے رہیں۔ خدا تعالیٰ انکو محفوظ رکھے۔ (ابوالوفاء)

——— وزیر ہند نے لندن میں ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ہمیں ہانگ کانگ، ملایا، سنگاپور اور برما میں اسلئے شکست نہیں ہوئی کہ عوام حکومت کے وفادار نہ تھے بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ ہم نے لوگوں کو جنگ کے لئے تیار نہ کیا تھا۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۲؎ سابقہ بند فنڈ ۲؎ ۔ ۔ ۔ از سائل فنڈ عبدالستار بکوبر ۶؎۔ از سائل ۱؎ جلیب اللہ طیب پور سے میزان ۲؎ سائل نمبر ۲۰ کے نام ۸ ماہ اور ۱؎ کے نام ایک سال کیلئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقیہ فنڈ ۲؎

مضامین آمدہ مولوی عبدالجلیل صاحب۔ مولوی ابوعبدالغنی مولوی محمد عظیم صاحب۔ مولوی محمد فضل الرحمن صاحب۔

غیر مقبولہ ضلع گجرات میں امام مہدی کا ظہور۔ لمحہ فکریہ اور نیک مشورہ۔ سبز منڈی چاندی کا چمچہ سوختہ کی منڈی۔ اسلام کیونکر پھیلا؟

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ۱۰ جون میں ختم ہو جائے گی۔ ۲۵ جون تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع آنے کی انتظار کرکے ۲۶ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

اخبار بند رہیگا تجربہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ اخبار وی پی کیا ہوا جب تک وصول نہ ہو اس خریدار کے نام پرچہ بند رہے گا۔

مہلت ایک ماہ سے زیادہ کسی صورت میں نہیں دی جائے گی۔ زیادہ مہلت طلب کرنے والے خریدار بے شک پوری قیمت دو قسطوں میں ادا کر دیا کریں۔ حسب ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے :-

۴۳۵ - ۵۶۷ - ۱۴۷۵ - ۳۵۴۷ -
۴۳۰۶ - ۴۷۷۳ - ۵۶۳۸ - ۶۰۶۶ -
۶۴۹۳ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ - ۸۰۴۴ -
۸۵۱۶ - ۸۷۶۲ - ۹۴۳۹ - ۹۴۷۵ -
۹۶۰۹ - [illegible] - [illegible] - ۱۰۳[illegible] -
[illegible] - ۱۰۶۶۵ - [illegible] - ۱۰۶۷[illegible] -
[illegible] - [illegible] - ۱۱۵[illegible] - ۱۱۶۲۵ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۷۸۴ - ۱۲۰۵۸ - ۱۲۱۸۶ -
۱۲۳۶۶ - ۱۲۳۸۸ - ۱۲۴۰۴ - ۱۲۴۲۷
۱۲۵۲۲ - ۱۲۵۴۸ - ۱۲۶۱۶ - ۱۲۶۸۵
۱۲۶۹۴ - ۱۲۷۴۵ - ۱۲۷۶۵ - ۱۲۷۷۱
۱۲۸۰۴ - ۱۲۸۱۴ - ۱۲۸۳۶ - ۱۲۸۳۷ -
[illegible] - ۱۲۸۳[illegible] - ۱۲۸۴۰ - ۱۲۸۴۱ -
۱۲۸۴۳ - [illegible] - ۱۲۸۴۶ - ۱۲۸۵۰
۱۲۸۵۷ - [illegible] - ۱۲۹۳۹ - ۱۲۹۴۱ -

غریب فنڈ ۵۹ - ۱۰۵۵۴ - ۱۰۸۶۲ -
۱۱۶۲۴ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۸۹۱ - ۱۲۰۲۸ -
۱۲۰۵۱ - ۱۲۰۷۱ - ۱۲۳۸۵ - ۱۲۵۵۱ -
۱۲۸۳۱ - ۱۲۸۳۲ - ۱۲۸۳۳ - ۱۲۸۳۵
۱۲۸۴۲ -

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ

کیا حقیقتِ اسلام یہی ہے؟

لاہور سے ایک رسالہ "حقیقت اسلام" نکلتا ہے۔ آج تک تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ رسالہ اسلامی حقیقت کا مبلغ ہوگا۔ مگر فروری اور مارچ کے رسالے دیکھنے سے ہمارے خیال کو سخت صدمہ پہنچا۔ ان رسالوں میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی یہ ہے:۔

"صوفیائے کرام پر علماء کے اعتراضات
اور عوام پر اُن کا اثر"

ماہ فروری کے رسالہ میں شریعت اور طریقت پر بحث کی ہے۔ جس میں بے جا طوالت سے کام لیا ہے۔ ماہ مارچ کے رسالہ میں اصل مضمون پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ جس کی سرخی ہے

"احد اور احمد"

ان دو ناموں میں وحدت بتانے کو جو ثبوت دیا ہے وہ واقعی قابل دید اور شنید ہے۔ چنانچہ مضمون نگار کے دعوے کے الفاظ یہ ہیں:۔

"حضرت بلھے شاہؒ فرماتے ہیں کہ

"احد احمد وِچ فرق نہ کوئی۔ رتی اک بھید مروڑی دا"

یعنی احد اور احمد میں ایک تھوڑے سے راز کے سوا کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح کے اکثر نعتیہ کلام ہیں جن کی بنا پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ صوفیائے کرام اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو برابر کا درجہ دے کر شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے ظاہربین علماء اس عبارت کے معانی پر غور نہیں کرتے"

(حقیقت اسلام بابت مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ ۵)

اہلحدیث ہم سفارش کرتے ہیں کہ اس دعوے کے ساتھ ہی اپنے مخدوم پیر بلھے شاہ کا یہ کلام بھی ملا لیجئے۔

بندرا بن وچ گوآں چراوے
لنکا تے چڑھ ناد بجاوے
مکے دا بن حاجی آوے
عبد اللہ دے گھر جا ٹیدا
ہُن کس توں کی لوکا ٹیدا

اُردو زبان میں ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ بندرا بن میں بشکل کرشن گائے چرانے والا اور لنکا میں بشکل ہنومان ناد بجانے والا اور مکہ شریف میں جا کر حاجی بننے والا اور عبداللہ کے گھر میں پیدا ہونے والا (محمد رسول اللہ) وہ ایک ہے جس کا نام احد (خدا) ہے۔

اس کی تائید میں اپنے دوسرے مخدوم بابا نانک کا کلام بھی سُن لیجئے!

آپے ٹھاکر آپے سیوک۔ نانک جنت وچارا

یعنی خدا خود ہی مخدوم ہے اور خود ہی خادم ہے نانک بے چارا کون ہے جو دخل دے۔

یہ ہے "حقیقت اسلام" والوں کا دعویٰ۔ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل عبارت میں ملاحظہ فرمائیے۔

"واضح رہے کہ احد اُس ایک ذات کا نام ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ تمام تعریفوں کا مالک اور تمام صفات حمیدہ کا خزانہ ہے۔ اس کے جلال و جمال کا مشاہدہ کرنا ان مادی آنکھوں کا کام نہیں۔ آنحضرتؐ کی ذات مبارک جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

مخلوق میں صرف ایک ہی ایسی ہستی ہے جنہوں نے اس کے جمال کا مشاہدہ شب معراج[1] میں اس جسم عنصری کے ساتھ کیا۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک شے کو دیکھ لیا جائے تو دل میں اس طرح منعکس ہو جاتی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بشرطیکہ دل کا آئینہ صاف ہو۔ ظلمت کی وجہ سے زنگ آلودہ نہ ہو۔ بدعملیوں اور گناہوں کی وجہ سے حافظہ میں کمزوری واقع نہ ہوچکی ہو۔ اس بات کو مولانائے رومؒ کی بیان کردہ ایک حکایت خوب واضح کرتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ کسی بادشاہ نے دو دیواروں پر نقش و نگار کرنے کے لئے دو مختلف ملکوں کے بہترین کاریگر بلائے۔ ایک فریق نے نہایت محنت اور بصرف زر کثیر ایک دیوار پر نقش و نگار بنائے۔ دوسرے فریق نے ہر دو دیواروں کے درمیان پردہ ڈلوا کر اپنی تمام محنت دیوار کو پالش یعنی جلا کرنے میں

[1] نوٹ اتنی ارادہ دملم اسکے کیا معنی ہیں۔ (اہلحدیث)

صرف کر دی ۔ اور رنگ و روغن وغیرہ مصالحہ جات کے لئے کچھ بھی طلب نہ کیا۔ جب نقش و نگار والی دیوار مکمل ہو گئی۔ تو بادشاہ حیران تھا کہ ایک فریق نے اس قدر رقم صرف کر دی ہے اور دوسرے نے رنگ وغیرہ کے لئے اخراجات بھی طلب نہیں کئے دریافت کرنے پر فریق ثانی نے جواب دیا کہ آپ ہر دو دیواروں کے درمیان کا پردہ اٹھوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ کیونکہ کام ہمارا بھی تیار ہے۔ جب پردہ اٹھایا گیا۔ اور بادشاہ ملاحظہ کے لئے اندر آیا۔ تو چمک دمک کی وجہ سے پالش شدہ دیوار کے نقش و نگار کی تعریف کرنے لگا۔ جس طرح نقش و نگار ایک ہی دیوار پر تھے اور دوسری پر اُس کا عکس آنے سے وہ تعریف کے قابل ہو گئی۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی ذات اصل اور جمیع اوصاف کا منبع ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح مبارک کو اللہ تعالےٰ نے اس قدر پاک صاف اور شفّاف بنایا۔ اور آپؐ نے اُس کی صفات کا عکس اس خوبی سے لیا کہ قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بار بار مختلف پیرائے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور تعریف بیان فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا اسم مبارک احمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔ یعنی تعریف کے لائق ہستی۔ متذکرہ بالا مثال میں ہر دو دیواریں دیکھنے والی آنکھ اور نقش و نگار وغیرہ سب کچھ مادی اشیاء ہیں۔ لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ اپنے آپ کو نورٌ بلکہ نورٌ علیٰ نور فرماتا ہے۔ اور آنحضرتؐ کی روح مبارک کو اللہ کا نور کہا ہے۔ پس نور کو دیکھنے کے لئے نورانی آنکھ کی ضرورت ہے۔ اور وہ ایک مومن کے دل کی آنکھ ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مومن اللہ تعالےٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے نبی! اگرچہ یہ لوگ بظاہر آپ کو دیکھتے ہیں مگر دراصل یہ دیکھ سکتے ہی نہیں۔ آپؐ کو دیکھنے کے لئے بھی دل کی آنکھ کا روشن ہونا ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دراصل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ اجمعین نے درجہ بدرجہ اپنی حیثیت کے مطابق دیکھا۔ کفار آپؐ کو دیکھ ہی نہیں سکے۔ کیونکہ وہ دل کے اندھے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہے وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔

تجلیاتِ الٰہی کو برداشت کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ کوہ طور کا ایک ذرا سی جھلک سے راکھ سیاہ ہو جانا اور حضرت موسیٰ جیسے اولوالعزم رسول کا بیہوش ہو جانا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شبِ معراج میں بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا آپؐ کی شان کو قدرے ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ اگر یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ خوف کے مارے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ پس آپؐ کے قلب مبارک اور روحانی طاقت کا اندازہ کرنا ہم ایسے اندھوں کا کام نہیں۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہمیں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے اور پہچاننے کے لئے قلب سلیم عطا فرمائے۔

سُورج کی تیز روشنی یا کسی تیز لمپ کا عکس آئینہ میں لیا جائے۔ تو آئینہ میں روشنی کے علاوہ گرمی بھی آیا کرتی ہے۔ لیکن جب اس آئینہ کا عکس کسی دوسرے آئینہ پر ڈالا جائے تو روشنی منعکس ہو جاتی ہے مگر گرمی اُس تیزی سے نہیں آتی۔ تجلیاتِ الٰہی کے براہِ راست حاصل کرنے کی تاب آنحضرتؐ کے سوا کسی کو نہ تھی۔ ہاں آپؐ کے انوار کا پرتو حاصل کرنے سے جیسے قلب انوارِ الٰہی کی روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اُن کی یعنی اولیاء اللہ کی شان بیان کرنا بھی ہم ایسے سیاہ دلوں کی طاقت سے باہر ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں تجلیات کی روشنی یعنی نور ہے۔ مگر گرمی یعنی غضب نہ تھا۔ اسلئے آپؐ کو رحمۃ للعالمینؐ کا لقب عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی اُس کے غضب پر غالب ہے۔ اگر وہ ہر بات پر فوراً مواخذہ کرتا تو یقیناً گناہوں کے سبب ایک شخص بھی زندہ نہ رہتا۔ یہ آپؐ کی رحمت کا سبب ہے کہ کفار سے اس قدر تکالیف اٹھانے کے باوجود آپؐ نے کسی سے اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا۔ اور یہی حال آپؐ کے سچے پیروکاروں یعنی صحابہ کرامؓ رضؓ کا تھا۔ آپؐ نے جہاد کئے تو اللہ تعالےٰ کا دین پھیلانے میں مزاحمت کرنے والوں کے ساتھ اور وہ بھی اس وقت تک جب تک کہ وہ سچائی قبول کرنے یا ذمی بن کر رہنے سے انکار کریں۔ ایمان لانے یا شرائط قبول کر لینے کے بعد معافی اور درگذر کرنا آپکی شانِ رحیمیت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

دیواروں کی متذکرہ بالا مثال سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بھی انسان کی طرح مجسم اور ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء رکھتا ہے۔ بلکہ اس مثال سے روحِ انسانی کی حقیقت کو دل کی آنکھوں سے معلوم کرنا چاہیئے۔ جس طرح اُستاد کا علم شاگرد کو حاصل ہوتا ہے۔ اور استاد نے اپنے استاد سے علم حاصل کیا ہوتا ہے اور اس نے اپنے استاد سے اور دراصل یہ تمام علم اللہ تعالےٰ کی صفتِ علم کا عکس ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی باقی صفات مثلاً حیات، قدرت، ارادہ، سمع، بصر اور کلام وغیرہ کا عکس انسان کے آئینہ دل میں منعکس ہوتا ہے۔ اسی عکس کی بنا پر انسان

میں علم، حیات، قدرت، ارادہ، سماعت، بصارت اور کلام کی طاقت کی موجود ہے۔ جس قدر آئینۂ دل صاف ہوگا اسی قدر یہ طاقتیں یا بالفاظ دیگر روحانی طاقت زیادہ ہوگی۔ اور جس کی روحانی طاقت جس قدر زیادہ ہوگی۔ اسی قدر وہ باقی مخلوق سے سربلند ہوگا۔ اور باقی تمام اشیاء اُس کے مسخر ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ کے نور سے روشنی حاصل کرنے والے دل کے سامنے ظلمت شدہ دلوں کی مثال شیر کے سامنے بکری یا دھوپ کے سامنے چمگادڑ کی سی ہوتی ہے۔ جنگِ بدر کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں ہر قسم کے سامانِ جنگ سے مسلح کفارِ مکہ پر صرف تین سو تیرہ نہتے، غریب مگر روشن دل والے مومنوں کا رعب طاری ہو جانا اور بے سروسامان مسلمانوں کا فتح پانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی کی روحانی طاقت کے باعث تھا۔

ایک مومن ذکرِ الہیٰ اور کثرت نوافل سے جب اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ جب اسکے دل پر انوارِ الہیٰ کی شعاعیں پڑتی ہیں تو اُس سے ایسے اعمال ظہور پذیر ہوتے ہیں جو عام انسانوں کی عقل سے بالاتر ہوا کرتے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ وہ ہستی جو اللہ تعالےٰ کی محبوب ہو۔ جسے قرآن کریم نے نور فرمایا ہو جسکا کلام، اللہ تعالےٰ کا کلام ہو جس کے ایک اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔ جسکے رسولِ برحق ہونے کی کنکر گواہی دیں۔ جس کی اطاعت اور اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں کوئی فرق نہ ہو جسکی محبت شرطِ ایمان قرار دی جائے۔ اور یہ میرا خود ساختہ بیان نہیں بلکہ قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر شاہد ہیں۔ اور اسی حقیقت کو حضرت بُلّھے شاہ اور دیگر صوفیاء کرام نے اپنے نعتیہ کلام میں بیان فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو جاننا ہم ایسے رو سیاہوں کا کام نہیں۔ ایک اُستاد شاگردوں کی لیاقت کا امتحان کرکے یہ معلوم کرسکتا ہے کہ ان میں سے کس کو کس قدر علم ہے۔ لیکن شاگرد اُستادوں کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ بالکل اسی طرح ہم شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے کما حقہٗ واقف نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اللہ تعالےٰ خود آپؐ کو وہی خطاب فرماتا ہے۔ جو کہ اُس کے اپنے اسمائے حسنیٰ میں شامل ہیں۔ ہاں اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا نہیں بلکہ صحیح معنوں میں اللہ تعالےٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ آپؐ ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں۔ تاکہ ہم ہر لحاظ سے آپؐ کی پیروی کرکے اُس کے بندے بن جائیں۔ چنانچہ قرونِ اولیٰ کے وہ بزرگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے عکس حاصل کیا ہے کشف و کرامات کے لحاظ سے کچھ حیثیت نہ رکھتے تھے آج اس گئے گزرے زمانے میں بھی آپؐ کی سنت مبارکہ پر عمل کرنے والے عجیب شان کے مالک ہیں۔ مگر دیکھنے کے لئے دل کی آنکھیں روشن ہونی چاہئیں۔ ابوجہل اور دیگر کفارِ مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ اور آخر دم تک ہی انکار ہی کرتے رہے۔ بالکل یہی حالت آج کل ہماری ہے۔ دعا کریں کہ خداوند تعالےٰ ہمیں حق و باطل، نور و ظلمت اور کھرے کھوٹے میں تمیز کرنے کی طاقت عطا فرمائے تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کو پہچان سکیں۔

مجھے اُن ظاہر بین علماء پر افسوس ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے مخلص بندوں کو مشرک اور بے عمل علماء کو مومن قرار دیکر عوام کو گمراہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ خود تو بے مرشد ہیں اور اپنے آپ کو بزرگانِ دین کی تقلید کرنے سے بے نیاز سمجھتے ہیں مگر دوسروں کو اپنی تقلید پر مجبور کرتے اور خود مرشد یا امیرِ جماعت بننے اور ناواقف لوگوں سے بیعت لینے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ایسے لوگوں اور اُن کے پیروؤں کو سمجھانے کے لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے

؎ علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

یعنی باطن کا علم مکھن کی طرح ہے اور ظاہر کا علم دُودھ کی مانند۔ جس طرح بغیر دُودھ کے مکھن نہیں بن سکتا اسی طرح وہ شخص جس کا خود کوئی مرشد نہ ہو پیر کیسے ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر اور ان کی جماعتیں تعداد میں خواہ کس قدر بھی ترقی کر لیں جھاگ کی طرح اٹھتی اور پھر ختم ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے کونپل کی طرح اُٹھ کر درخت بننے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یا الہیٰ ہمارے ان لیڈروں کے دلوں کی آنکھیں کھول دے۔ تاکہ یہ اپنے آپکو پہچان سکیں۔ اور اللہ کے بندوں کو تلاش کرکے اُن سے انوارِ الہیٰ کی جھلک حاصل کریں۔ تاکہ عوام کو گمراہ کرنے کی بجائے راہ راست پر لانے کے قابل بن جائیں۔ آمین!" (حقیقتِ اسلام بابت مارچ ۱۹۷۳ء صفحہ ۵)

اہلحدیث: ناظرین کرام! راقم مضمون نے کس قدر طوالت سے کام لیا ہے۔ غور کیجئے کہ سارے مضمون میں ہے کیا چیز؟ اس سارے مضمون کی کسی سطر سے بھی یہ مطلب ثابت ہوتا ہے کہ احد اور احمد میں فرق کچھ نہیں ہے۔

اللہ اللہ! یہ اس امت کا حال ہے جس کے کلمہ کے یہ دو جزء موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

ہم سفارش کرتے ہیں کہ ناظرین تکلیف فرما کر پادری فنڈر کی کتاب "میزان الحق" اٹھا کر دیکھیں

۲؎ معجزہ نبی کے اختیار سے ظاہر نہیں ہوتا
مَا کَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط (اہلحدیث)

بعینہ اسی طرح انہوں نے بھی حضرت مسیح کی الوہیت کا ثبوت دیا ہے۔ جس کے جواب میں خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں یہ لاجواب دلیل پیش کی ہوئی

کَانَا یَاْکُلَانِ الطَّعَامَ (پ ۶ ع ۲)

(مسیح اور اُس کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے)

افسوس! جس دلیل کو خدا تعالےٰ نے مسیحیوں کے سامنے برہان قاطع کی شکل میں پیش کیا تھا آج خود مسلمان ہاں کلمہ گو مسلمان وہی مسیحیوں والا عقیدہ اختیار کر کے خدا تعالےٰ کی دلیل کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ یہ کتنی بڑی جرأت ہے۔

ہم حقیقت اسلام کے ایسے نامہ نگاروں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ کیا کلمہ شریف کے دوسرے جزء عبدہٗ و رسولہٗ کی صحیح تشریح یہی ہے جو آپ لوگوں نے پیش کی ہے یا اس کے سوا کچھ اور ہے۔ بس یہ ایک فیصلہ کن سوال ہے؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

قادیانی مشن

مرزا صاحب بحیثیت مصنف

ہم نے "اہلحدیث" ۳-اپریل میں ایک نوٹ لکھا تھا کہ مرزا صاحب کوئی قابل مصنف نہ تھے۔ اس پر قادیانی اور لاہوری اخبارات تو ایک دفعہ بیرونی شہادت پیش کر کے خاموش ہو گئے۔ البتہ قادیانی رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" نے مرزا صاحب کی مریدی کا پورا ثبوت دیا ہے۔

اتباع مرزا کتاب براہین احمدیہ پر مولنا محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے جواب میں لکھا تھا کہ بیرونی شہادت مفید نہیں ہے خود مرزا صاحب کی تصنیفات سے شہادت ہونی چاہئے۔ اگر بیرونی شہادت کوئی چیز ہے تو سر سید احمد خان صاحب علیگڈھی نے مرزا صاحب کی کتب کے متعلق جو رائے دی ہوئی ہے وہ بھی قابل اعتبار ہونی چاہئے۔ سر سید احمد صاحب کی رائے ہماری طرف سے ایک معارضہ تھا۔ اس کو نہ سمجھتے ہوئے ایڈیٹر صاحب ریویو لکھتے ہیں کہ:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو متکلم ہونے کا بڑا دعویٰ ہے اور وہ بار بار اپنے مضامین میں اپنی علم کلام سے واقفیت کا ڈھول پیٹتے رہتے ہیں۔ مگر اتنا نہیں جانتے کہ مخالف کی رائے کو حجت کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا" (ریویو بابت مئی ۱۹۴۲ء ص)

اہلحدیث ایڈیٹر صاحب نے جلدی میں ایسا لکھ دیا۔ ورنہ وہ اگر غور کرتے تو سمجھ جاتے کہ ہم نے سر سید کے کلام کو بطور حجت پیش نہیں کیا تھا بلکہ معارضہ کے طور پر کیا تھا۔ جو شخص ان دو مفہوموں میں فرق نہ جانے اس کا حق نہیں کہ متکلم کہلائے۔

چیلنج بعد اللتیا والتی ہم جماعت مرزائیہ کو پُرزور چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سامنے آ کر اس موضوع پر بحث کریں کہ مرزا صاحب ایک قابل مصنف تھے یا نہیں؟ منفی جانب کے مدعی ہم ہونگے مثبت جانب کے مدعی اتباع مرزا ہونگے۔ ہمیں یہ بھی منظور ہے کہ یہ مباحثہ احمدیہ بلڈنگ لاہور[1] میں ہو۔ اگر اس مباحثہ میں جماعت احمدیہ کی تمام پارٹیاں مل کر ہمارے سامنے آئیں تو ہم بہت خوش ہونگے۔ اگر خدانخواستہ احمدیہ بلڈنگ میں انتظام نہ ہو سکے یا بلڈنگ والے اجازت نہ دیں تو اس کے سامنے ہی مسجد مبارک میں اس مباحثے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ مباحثہ تحریری ہو یا تقریری دونوں صورتیں ہمیں منظور ہیں۔

احمدی دوستو!؎

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور کی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آئیے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے

امید ہے کہ اتباع مرزا خاموش رہ کر ہم کو یہ موقع نہ دینگے کہ ہم اس موضوع پر کوئی رسالہ شائع کر دیں۔

---

[1] میں عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی جو اس وقت اتفاق سے دفتر اہلحدیث میں موجود ہوں۔ اس تجویز مباحثہ کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن اتنی ترمیم عرض کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ بجائے لاہور کے سیالکوٹ میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ لاہور میں آج کل جنگی توجہات کی وجہ سے مباحثہ کا انتظام مشکل ہوگا۔ نیز مرزا صاحب سیالکوٹ میں بسلسلۂ ملازمت سرکاری عرصہ تک اقامت فرما چکے ہیں۔ سیالکوٹ میں مباحثہ ہونے کی صورت میں جملہ انتظامات مجھ عاجز کے ذمے ہونگے۔ (محمد ابراہیم میر بقلم خود نزیل امرتسر ۲۰/۵/۴۲)

ایک سوال کا جواب

از مولوی عبد الصمد صاحب مبارک پوری مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڈھ

اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۳۹ نمبر ۱ میں حضرت مدیر مدظلہ العالی نے روایت موضوع "سعادة المرء خفة لحيته" کی بابت سوال فرمایا ہے کہ تخفیف لحیہ سے کیا مراد اور اس کا کیا مطلب ہے؟ انتظار کیا تھا کہ علماء کرام جواب دیں گے لیکن اب تک جواب دیکھنے میں نہیں آیا۔ ایک عزیز نے تقاضا کیا کہ اس کا جواب لکھ دو۔ بناءً علیہ عرض ہے کہ

داڑھی کے خفیف ہونے کے معنی از روئے لغت و محاورہ عرب یہ ہیں کہ داڑھی کے بال قدرتی و فطرتی طور پر کم اُگے ہوں۔ بعض کتب لغت میں ہے الخفة مصدرٌ ضد الثقل

تکون فی الجسم والعقل والعمل"۔ نیز اسی میں ہے "یقال ھو خفیف العارضین ای قلیل شعر الوجہ" یعنی خفیف العارضین (ہلکے رخسارہ والا) اس کو کہتے ہیں جس کے چہرہ پر بال کم اُگے ہوں"۔ اور خفیف اللحیہ کا بھی یہی معنی ہے۔ اس لئے کہ ہر ایک کا اطلاق دوسری کی جگہ پر کیا جاتا ہے۔

اور بلوغ المرام کی شرح سبل السلام میں تحت حدیث ام سلمہ "انی امرأۃ اشد شعر راسی" الخ مرقوم ہے:- "و یجاب بان شعر ام سلمۃ کان خفیفا"۔ اس کے بعد اس حدیث کے متعلق بحث کرتے ہوئے علامہ امیر اسماعیل یمانی تحریر فرماتے ہیں

"فلا حاجۃ الی ھذہ التاویل التی فی غایۃ الرکۃ فان خفۃ شعر ھذہ ودون ھذہ یفتقر الی دلیل۔ (سبل السلام ۱۴۲/۱)"

اس اعتبار سے بھی ثابت ہے کہ خفت شعر سے مراد قلت باعتبار روئیدگی و نبات شعر ہے ورنہ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ کسی عورت کے خفیف الشعر ثابت کرنے کے لئے دلیل کی احتیاج نہ ہوگی۔ بلکہ جس کی عادت قینچی کے ذریعہ تخفیف شعر کی ہوگی اسے خفیف الشعر قرار دیا جائیگا اور جس کی عادت ایسی نہ ہوگی اس کو ثقیل الشعر یعنی کثیر الشعر کہا جائیگا اور اس کے تسلیم میں کسی کو بھی تامل نہ ہوگا۔ فقط!

الفقیہ اور علم غیب

(۳)

(بقلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

اہلحدیث ۱۷ اپریل و ۵ امئی میں اس مضمون کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں مولوی صاحب نے قرآن و حدیث سے علم غیب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نفی ثابت کی ہے۔ آج یہ ظاہر کریں گے کہ علم غیب رکھنے کا عقیدہ کہاں سے چلا ہے۔ (مدیر)

(۱۵) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام غزوہ بنی مصطلق سے واپس تشریف لا رہے تھے عبداللہ بن ابی مشہور منافق بھی مع اپنے رفقاء لشکر میں شامل تھا۔ راستہ میں آپ کی ناقہ گم ہوگئی، صحابہ وغیرہ تلاش کر رہے تھے۔ (فقال رجل من المنافقین) کہ ایک منافق عبداللہ بن ابی یا اس کے کسی ساتھی نے کہا

کیف یزعم انہ یعلم الغیب ولا یعلم مکان ناقتہ۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا دعویٰ رکھتے ہیں اور اپنی ناقہ کا علم نہیں کہ کس مکان میں ہے۔

یہ ہیں وہ منافقین جو در پردہ کافر تھے۔ جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر علم غیب کا الزام لگایا۔ لیکن کسی مسلمان کی زبان سے ہرگز یہ بات نہ نکلی کہ آپ غیب کے مدعی ہیں۔

فاتاہ جبریل فاخبرہ بقول المنافق واخبرہ بمکان ناقتہ۔

اتنے میں جبرائیل تشریف لائے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو منافق کی بات سے آگاہ کر دیا کہ وہ آپ کی طرف علم غیب کی نسبت کر رہا ہے اور ساتھ ہی ناقہ کا پتہ بھی بتا دیا۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ کو بلایا اور فرمایا

ما ازعم انی اعلم الغیب وما اعلمہ کہ سن لو میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں غیب جانتا ہوں۔ وہ منافق جھوٹ بکتا ہے جو کہتا ہے کہ رسول اللہ غیب کے مدعی ہیں۔ میں ہرگز غیب نہیں جانتا۔ ہاں شائد تم کو بھی یہ وہم گزرے کہ آپ کو منافق کی بات (جو اس نے مجلس خاص میں کی تھی) کا علم کس طرح ہوگیا۔

ولکن اللہ اخبرنی بقول المنافق وبمکان ناقتی۔

سو اس بات کی خبر مجھے اللہ تعالےٰ نے بذریعہ جبرئیل کر دی ہے کہ عبداللہ یا کوئی اور منافق یہ باتیں کر رہا ہے کہ رسول اللہ غیب کے مدعی ہیں اور ساتھ ہی میری ناقہ کا پتہ بھی بتا دیا کہ فلاں جگہ جھاڑیوں میں ہے۔ سو اس بات سے یہ نہ سمجھنا کہ میں غیب جانتا ہوں، یہ منافقین کا مجھ پر الزام اور بہتان ہے۔ لیکن اے مسلمانو میں تم کو کہہ دیتا ہوں (وما اعلمہ) کہ میں غیب ہرگز نہیں جانتا۔

اس سے ثابت ہؤا کہ منافقین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر غیب دان ہونے کا بہتان لگایا ہؤا ہے۔ ایسے لوگوں کو خدا کا خوف کرنا چاہئے کہ انہی سے ان کا اتصال نہ ہو۔

المائدہ کی شکایت اور جواب

"المائدہ" (عیسائی رسالہ) بابت ماہ مئی نے "اہلحدیث" کے ایک مضمون مرقومہ مولوی عبدالخالق صاحب اجمیری کی شکایت لکھی ہے۔

ایڈیٹر صاحب المائدہ نے اس مضمون کو مسیحیوں کے حق میں اسی قدر تلخ سمجھا ہے جس قدر مسلمانوں نے "رنگیلا رسول" کو تلخ سمجھا تھا۔ ہمیں اپنے معاصر کی شکایت سے صدمہ ہؤا مگر مضمون مطبوعہ کو پھر پڑھا اور غور سے پڑھا۔ ہمیں تو کسی قسم کی تلخی معلوم نہیں ہوئی۔ اس لئے معاصر موصوف اگر سخت الفاظ کی فہرست بتائیں تو آیندہ ایسے الفاظ سے احتراز کیا جائے گا۔ کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم ہے:-

قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ط

سید دولہا کی تلاش

میرے احباب میں ایک خاندانی سید اہل علم کو سید دولہا کی تلاش ہے۔ جو خوش عقیدہ اور برسرکار ہو۔ پنجاب کے اضلاع لاہور، امرت سر، فیروز پور وغیرہ کے ساکن کو ترجیح ہوگی۔

(ابوالوفاء)

فتاویٰ

س ۹۴} زید نے اپنی منکوحہ ہندہ کو اپنے مکان سے مار پیٹ کر نکال دیا - عرصہ دو سال کا ہوا کہ ہندہ کو ایک شخص نے رکھ لیا ہے - زید نکاح ثانی کر چکا ہے - ہندہ کو ضد سے طلاق نہیں دیتا - ہندہ نے عدالت میں درخواست دی - زید نے حاضر عدالت ہو کر طلاق سے انکار کیا اور اپنے ساتھ لے جانے پر تیار ہوا - لیکن بغرض تکلیف دینے کے ہندہ جانے پر راضی نہ ہوئی - حاکم عدالت نے کہا کہ میں طلاق کے واسطے دباؤ نہیں ڈال سکتا اور نہ ہندہ کو جبراً زید کے پاس جانے کو کہہ سکتا ہوں لہذا پنچایت میں فیصلہ کرو - پنچایت میں جب یہ معاملہ پیش ہوا تو زید نے طلاق سے انکار کیا اور لے جانے پر بھی راضی نہ ہوا - چونکہ ہندہ اب بکر کے پاس عرصہ دو سال سے زنا میں مبتلا ہے - ایسی صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟ (خریدار نمبر ۷۷۹۳)

ج ۹۴} صورت مرقومہ میں عورت خاوند کو کچھ دیکر خلع کرائے اگر اس صورت میں بھی خاوند راضی نہ ہو تو پھر جدید قانون خلع کے ماتحت سب جج کی عدالت میں درخواست پیش کرکے نکاح فسخ کرا سکتی ہے - عدالت میں جانے کا واقعہ غالباً قانون خلع بننے سے پہلے کا ہوگا -

ج ۹۵ - بجواب محمد شہادت اللہ صاحب خریدار نمبر ۱۱۷۶۹ -

خلع بہاہے تحریری ہو یا زبانی عورت ایک حیض جتنی عدت گذار کر نکاح کرے تو جائز ہے - آپ کی باقی گفتگو قابل اشاعت نہیں ہے -

س ۹۶} ایک شخص نے اپنی بی بی کو دفن کیا - بعد دفن کے شخص مذکور کو معلوم ہوا کہ چاندی کی چوڑی اور سونے کا نتھ بھی قبر میں غلطی سے دفن ہو گیا - تب چند روز کے بعد قبر کھود کر اپنی چیزیں نکال لیں - بعد نکالنے کے برادری نے شخص مذکور کو مبلغ دس روپیہ کفارہ کیا - آیا شخص مذکور نے جائز کیا یا ناجائز - اگر جائز ہے تو برادری نے جو دس روپیہ لیا ہے یہ روپیہ شخص مذکور کو واپس ملیگا یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۹۶} برادری کا ہر وہ فیصلہ جو نصوص صریحہ کے خلاف نہ ہو بحکم حدیث شریف المسلمون علی شروطھم واجب القبول ہے - شخص مذکور نے جو زیورات قبر سے نکال لئے ہیں اس کا یہ فعل جائز ہے - حدیث میں آیا ہے لیس علی مال المسلم توی یعنی کسی مسلمان کا مال ضائع نہیں ہونا چاہئے - اللہ اعلم!

ضروری نوٹ :- فی سوال کم از کم ایک آنہ کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ آنا چاہئے - کیونکہ غریب فنڈ کی آمد سے غرباء کے نام "اہلحدیث" جاری کیا ہے - جس سے توحید و سنت کی اشاعت ہوتی ہے - جو صاحب غریب فنڈ کے لئے ٹکٹ نہیں بھیجیں گے ان کا سوال درج نہیں کیا جائیگا - (مفتی)

متفرقات

گرانی کاغذ سے دن بدن پریشانی بڑھتی جارہی ہے - دو روپیہ کا رِم دس روپیہ پر بھی بمشکل میسّر ہوتا ہے - اس لئے بہی خواہان "اہلحدیث" اگر اس کی زندگی قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی ترقی اشاعت پر توجہ فرمائیں -

یاد رفتگان آہ مولوی مبارک حسین صاحب میرٹھی باوجود حنفی ہونے کے مجھ سے اور مولنا ابراہیم سیالکوٹی سے بلکہ جملہ اعیان اہل حدیث سے محبت رکھتے تھے - موصوف ۱۶ مئی کو فوت ہو گئے - ۳ اولادیں چھوڑیں جن میں سے ایک ۹ سالہ لڑکا ہے - غفر اللہ لہ ورحمہ -

(۲) میرے چچازاد بھائی سلیمان میاں فوت ہو گئے انا للہ! (عبد الغفار ڈاک خانہ نگرہ ضلع چھپرہ) (۳) مولوی علی محمد صاحب ساکن منڈی جلال ضلع فیروز پور فوت ہو گئے انا للہ! (کرم الٰہی) (۴) میری بیوی فوت ہو گئی انا للہ! منشی محمد عبد السبحان - (۵) میرے والد بزرگوار شیخ محمد وحید صاحب جو ایک پرانے اہل حدیث تھے - اور شیخ عبید اللہ مصنف کتاب "تحفۃ الہند" کے داماد تھے - کافی عمر پاکر خدا کی یاد کرتے کرتے جان بحق تسلیم ہو گئے - انا للہ! ڈاکٹر عبد العزیز از مالیرکوٹلہ -

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں - اللھم اغفر لھم وارحمھم -

مقدمہ مولوی عبد اللہ ثانی بہت دنوں سے چلا آرہا ہے - ۱۹ مئی کو شہادت صفائی ختم ہو گئی - مگر وکیل صفائی نے انتقال مقدمہ کی درخواست دیدی جس کے لئے ۴ جون مقرر ہوئی - اس مقدمہ میں مولوی عبد اللہ ثانی نے ہتک عزت کا استغاثہ دائر کیا ہوا ہے - جس میں اڈیٹر "الفقیہ" بھی ایک ملزم ہے -

چوتھیا بخار کی دوا مجھ کو عرصہ چھ ماہ سے چوتھیا بخار آتا ہے - کسی صاحب کو اس کی مجرب دوا یا نسخہ معلوم ہو تو ازراہ مہربانی مطلع فرمائیں -
(مولوی عبد الرحمان مدرس مدرسہ حسین پور چک ۴۹۳ گ - ب ڈاکخانہ چک ۵۰ گ - ب ضلع لائل پور (پنجاب)

دعائے صحت مستری عبد العزیز صاحب نائی ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی علیل ہیں - ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں -

جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ منعقدہ ۲۶ - اپریل میں چند تجاویز پاس ہوئیں - منجملہ ایک یہ ہے کہ مولنا سید سلیمان ندوی - آیندہ ۳ سال کے لئے معتمد دار العلوم مقرر کئے گئے ہیں - (عبد الماجد صدر جلسہ)

ملکی مطلع

حالاتِ جنگ

محاذ روس موجودہ عالمگیر جنگ ہوا، پانی اور زمین تینوں جگہ لڑی جا رہی ہے۔ آج کل زمینی جنگ کے بڑے محاذ دو ہیں۔ یورپ میں روس ایشیا میں چین۔ سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ اس عالمگیر جنگ کا مدار روسی محاذ پر ہے۔ یعنی اگر روس جرمنی کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا تو ایشیا میں بھی اتحادیوں کی کامیابی یقینی ہے کیونکہ اس صورت میں اتحادی طاقتیں یورپ میں جرمنی کو مغلوب کرنے کے بعد اپنی تمام توجہ ایشیا میں جاپان کے خلاف لگا دیں گی۔ بصورت دیگر خطرہ ہوگا کہ ایک طرف جرمنی روس کو پامال کرتا ہوا ایران اور عراق کے تیل پر قابض ہونے کی کوشش کرے۔ دوسری طرف جاپان بحر ہند سے گزر کر بحیرہ عرب میں پہنچنے کی سعی کرے تاکہ براستہ خلیج فارس جرمنی سے اتصال پیدا کر سکے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صرف ایک خطرہ ہے جو روسی مدافعت کمزور ہونے کی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کا سدباب کرنے کے لئے اور نیز نہر سویز کو محوری طاقتوں کے قبضہ سے محفوظ رکھنے کے لئے اتحادیوں نے طرابلس کی سرحد سے لیکر روس کی سرحد تک یعنی مصر، شام، فلسطین، عراق اور ایران میں بے شمار فوج اور سامان جنگ جمع کیا ہوا ہے۔ تاکہ اگر جرمن فوج روسی مزاحمت کو توڑنے میں کامیاب ہو جائے تو جرمنی آسانی سے ایران اور عراق کے تیل کے چشموں پر قبضہ نہ کر سکے اور مزید پیشقدمی کر کے نہر سویز اور ہندوستان کے لئے مزید خطرے کا موجب نہ ہو سکے۔ روس چونکہ بڑا وسیع ملک ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ یورپی روس کا بڑا حصہ ہاتھ سے نکل جانے کی صورت میں بھی روسی حکومت ایشیائی روس میں بیٹھ کر جرمنی کے خلاف جنگ جاری رکھ سکتی ہے

یورپی روس کے علاقہ یوکرین میں خارکوف ایک مشہور صنعتی شہر تھا لیکن روسیوں نے اس کے کارخانے تباہ کر دیئے تھے۔ اس شہر پر گذشتہ سال سے جرمنی کا قبضہ ہے۔ آج کل روسی فوج اس پر حملہ کر رہی ہے۔ تازہ اطلاع آئی ہے کہ روسی فوج نے تین طرف سے خارکوف کا محاصرہ کر لیا ہے۔ کاکیشیا (قفقاز) میں پہنچنے کے لئے جرمنوں نے جزیرہ نما کرچ پر بھی حملہ کیا تھا۔ کئی روز کی شدید مزاحمت کے بعد آخر روسی فوج نے اسے خالی کر دیا۔ لندن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ کرچ پر قابض ہونے کے بعد بھی جرمن فوج آسانی سے کاکیشیا میں داخل نہیں ہو سکتی

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ نئے حملے میں جرمنوں کو کافی نقصان برداشت کرنا پڑا، مثلاً بارہ ہزار جرمن ہلاک ہو گئے قریبًا اتنے ہی زخمی ہوئے۔ بہت سا سامانِ جنگ روسیوں کے ہاتھ لگا اور کچھ جرمنوں نے اپنے ہاتھوں تباہ کر دیا۔ خارکوف کے نواح میں قریبًا تین سو بستیوں پر روسی فوج دوبارہ قابض ہو گئی۔ اسی طرح روسیوں کا جانی اور مالی نقصان بھی کچھ کم نہیں ہوا

محاذ برما و چین برطانوی فوج کا بڑا حصہ تو برما سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کچھ فوج جو پیچھے رہ گئی ہے وہ چینیوں کے ساتھ مل کر گوریلا طریقِ جنگ سے جاپانیوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس وقت جاپان کی فوج چین کے صوبہ یونن پر تین طرف سے حملہ کر رہی ہے۔ تمام چین عمومًا اور صوبہ یونن خصوصًا معدنی دولت سے مالا مال ہے۔ مثلاً یہاں لوہے، کوئلے، تانبے، سکے، جست، چاندی، سونے، نمک اور پٹرول وغیرہ کی بہت سی کانیں پائی جاتی ہیں۔ جاپان کو چین پر حملہ شروع کئے ہوئے قریبًا پانچ سال گزر گئے ہیں۔ آجکل اس نے چین پر بھر خاص توجہ مبذول کر رکھی ہے، اس کا اصلی سبب معاصر "ملاپ" لاہور کے الفاظ میں سنئے!

"جاپانیوں کے لٹریچر سے، ان کی مذہبی روایات سے اور ان کے تازہ اعلانات سے جو نتیجہ نکالا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ جاپان کا اہم ترین مقصد دنیا پر چھا جانا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس چھا جانے کا نام انہوں نے اب "نظام نو" رکھا ہے۔ ایسی حالت میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جاپان سب سے پہلے چین کو ختم کرنے کا جتن کرے گا۔ اگر ہم دھیان سے دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ جاپان نے اب تک جو کچھ کیا اس کا مقصد چین کا گھیرنا ہے۔ اور گھیر کر ختم کرنا تھا۔ چین کے مشرق میں گوام، ہنڈوے، فلیپائن اور ہوائی کی امریکن چھاؤنیاں تھیں۔ یہاں سے چین کو مدد مل سکتی تھی۔ امریکہ انہیں اڈوں سے آگے بڑھ کر جاپان پر حملہ بھی کر سکتا تھا۔ اس لئے جاپان نے سب سے پہلے ان چھاؤنیوں پر حملہ کیا۔ اور ان میں سے کئی ایک پر قبضہ بھی کر لیا۔ دوسرا راستہ جہاں سے امریکہ آگے بڑھ کر چین کی مدد اور جاپان پر حملہ کر سکتا تھا ملایا۔ سنگاپور، جاوا، سماٹرا، بورنیو اور سیلے بیس کے علاقے تھے۔ اس لئے جاپان نے ان پر بھی حملہ کیا۔ اور قبضہ کیا۔ تیسرا راستہ جہاں سے چین کو مدد مل سکتی تھی۔ برما تھا۔ اس لئے جاپانیوں نے یہاں بھی حملہ کیا۔ اور برما کے ایک بہت بڑے حصے پر قبضہ کرنے کے بعد وہ ہندوستان کی طرف نہیں بلکہ چین کی طرف بڑھے چنانچہ چین پر متعدد اطراف سے حملے ہو رہے ہیں شمالی صوبجات شانسی، ہوپے اور ہنونان سے لے کر جنوبی صوبجات چکیانگ، فوکیان، کوانگ ٹنگ، کوانگسی اور یونن پر حملے ہو رہے ہیں چین کی نئی راجدھانی چنگ کنگ۔ یونن کے پڑوسی صوبہ زیچوان میں ہے۔ اغلبًا جاپانیوں کی کوشش یہ ہے کہ ایک طرف چکیانگ، فوکیان

اور کوانگ تنگ کے ساحلی صوبوں سے بڑھ کر۔ دوسری طرف ہند چینی سے بڑھ کر اور تیسری طرف برما سے بڑھ کر یونن پر چھا جائیں اور یونن کے بعد زیچوان کی طرف بڑھ کر چنگ کنگ پر قبضہ کرلیں یا ہوائی حملوں سے اُسے تباہ کردیں۔ چنانچہ رائٹر کے ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ چین سرکار ماچند لاکھ سے غیر ضروری آبادی کو نکالنے کا انتظام کر رہی ہے۔

چینی جاپان کی اس کوشش کا یقیناً بہت سخت مقابلہ کرینگے گذشتہ پانچ برس کی جنگ نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایسا کر بھی سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں آثار امید۔ کرنی چاہئے کہ انہیں ہمیشہ کامیابی ہوگی۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ جاپان اس وقت چین کو فتح کرنے کا جتن کر رہا ہے۔ اگر وہ اس کام کے لئے کوئی بڑا حملہ کرنا چاہتا تھا تو یہ حملہ شروع ہو چکا ہے۔ چین اسکے پہلو میں ایک چبھتا ہوا کانٹا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر اتحادی فوجیں چین میں جمع ہوگئیں، اور ان کے سپلائی کے راستے کھلے رہے تو جاپان کے لئے ان کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اسلئے دنیا میں مزید پیشقدمی کرنے سے پہلے وہ اس کانٹے کو اپنے پہلو سے نکال دینا چاہتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آسٹریلیا اور ہندوستان میں ہونے والی تیاریوں سے متاثر ہو کر ایک ہی بار سارے چین پر چھا جانے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ چین کے شمالی، مشرقی اور جنوبی صوبوں میں ہی آگے بڑھنے کا جتن کرے۔ اگر اس کا یہ جتن سپھل (کامیاب) ہو گیا تو چین کی سپلائی کے قریباً سبھی راستے بند ہو جائیں گے اور تب چین کی طرف سے مطمئن ہو کر جاپان ہندوستان یا آسٹریلیا کا رُخ کرسکیگا۔ یہ حالت یقیناً خوشکن نہیں ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اتحادی طاقتیں جلد از جلد اپنی تیاریوں کو مکمل کرکے ہندوستان، آسٹریلیا یا آلیوشن جزائر میں سے جاپانی طاقت پر حملہ کریں اور اسے مجبور کریں کہ وہ چین میں مزید آگے بڑھنے کا خیال ترک کردے۔

(ملاپ لاہور ۲۵ مئی [illegible])

سرکاری اطلاع

برطانوی پارلیمنٹ میں ۱۹ مئی کو جنگ کے متعلق دو روزہ بحث شروع ہوئی۔ اس بحث کے دوران میں نائب وزیر اعظم میجر ایٹلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لنکا اور ہندوستان میں ہم نے اپنی فوجی طاقت کو بہت مضبوط کرلیا ہے۔ ہم نے فضائی، بحری اور بری فوجوں کو مستحکم کرلیا ہے جاپان جس طرف بھی بڑھے گا ہمیں اپنے مقابلے پر تیار پائے گا۔ اگر اس نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا رُخ کیا تو میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آسٹریلین اور امریکن فوجیں جنرل میک آرتھر کی کمانڈ میں انکا شاندار استقبال کرینگی۔

میجر ایٹلی کا یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے۔ میلبورن سے اطلاع آئی ہے کہ آسٹریلیا میں جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ جاپان کے ۱۸۵ طیارے گرائے جا چکے ہیں۔ اور تین سو جاپانی طیاروں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ۵۵ اور جاپانی جہازوں کو بھی شدید نقصان پہنچایا گیا ہے

چنگ کنگ سے آنے والی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانی ہند چینی اور چین کے صوبہ ینان کی سرحد پر زیادہ سے زیادہ فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چین پر سخت حملے کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں جاپانی برما میں بھی کافی کمک پہنچا رہے ہیں۔ "لندن ٹائمز" نے ۱۹ مئی کی اشاعت میں لکھا ہے کہ اس وقت برما میں جو جنگ جاری ہے اس سے ہندوستان کو تیاری کے لئے پانچ مہینے کی مہلت مل گئی۔ اس وقت ہندوستان اور چین کے درمیان نئی سڑکیں تعمیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چین کو امداد بدستور پہنچ رہی ہے۔ چینی فوجیں برما روڈ کی طرف نہایت تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اور جاپانیوں کو زبردست نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ چینی فوجوں کی گوریلا جنگ سے جاپانی سخت پریشان ہو رہے ہیں۔

جنگ کے دیگر محاذوں سے کوئی اہم قابل ذکر خبر اس ہفتے موصول نہیں ہوئی۔ ایک اطلاع ہے کہ لیبیا میں جرمن کچھ اور فوج جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن برطانوی فوجیں ہر قسم کے مقابلے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل سمٹس نے کیپ ٹاؤن سے ۱۹ مئی کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی برطانوی فوجوں کا معائنہ کرنے اور فوجی استحکامات کو دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اتحادیوں کا بڑا حملہ مشرق وسطیٰ سے شروع ہوگا۔

مالٹا پر دشمن کے ہوائی حملے بدستور جاری ہیں اور ان لڑائیوں میں برطانیہ اور امریکہ کے ہوائی جہاز اپنی ہوائی طاقت کی برتری کا قطعی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ ۱۹ مئی کی اطلاع کے مطابق ۴۸ گھنٹوں میں دشمن کے ۲۶ طیارے تباہ اور ناکارہ کئے گئے۔ اتوار کو ۱۶ دشمن طیارے ٹھکانے لگائے گئے۔ ان تباہ شدہ طیاروں میں زیادہ تعداد جرمن طیاروں کی ہے۔

جرمن کے مقبوضہ علاقوں سے بدامنی کی اطلاعات اکثر آتی رہتی ہیں۔ سٹاک ہالم سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ناروے میں قومی دن اسی ہفتے منایا گیا لوگوں میں جوش و خروش اتنا بڑھ چکا ہے کہ اس کا اگلا مرحلہ کھلم کھلا گوریلا قسم کی جنگ ہوگی۔

۱۴ مئی کو چیکوسلواکیہ کے سابق صدر ڈاکٹر بینش نے لندن میں امید ظاہر کی کہ ہم کرسمس تک واپس اپنے وطن میں ہونگے۔ محوری طاقتیں اب زوال پذیر ہیں۔ ان گرمیوں میں ہٹلر اگر روس کو فتح نہ کرسکا تو جرمنی کی تباہی یقینی ہے

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

بیان مرزا مرزا صاحب قادیانی کے بیانوں میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

فتح ربانی ایک تحریری مباحثہ جو نہایت ہی صحیح ... ابو الوفاء اور مولوی غلام رسول صاحب گڈ راجکی۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۱ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شرکت ... کے متعلق علماء ... منقول بنوی جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اہل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت ۲ر

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف نکات بھی دئیے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۴ر

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوی محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

تعلیمات مرزا مع جواب ... کی تردید ... مگر جامع رسالہ تعلیمات مرزا ... تھا جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن

...ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب بن گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا عربی و اُردو۔ اس میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور آخری فیصلہ کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے ہیں۔ اس کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کیلئے زبردست ترہے ۵ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ فلدیٹے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار۔ سادہ اور ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اخبار۔ رسیدیں دعوتی خطوط۔ رجسٹر۔ لیٹر فارم۔ چٹھیاں، لیبل، رسالے۔ اخبار وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آرڈر یا خط و کتابت کا پتہ:-

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

فیصلہ مرزا مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی ترجمہ۔ قیمت پانچ آنے (۵ر)

علم کلام مرزا - اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور نرالا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۸ر

عجائبات مرزا یہ رسالہ علم کلام مرزا ...

حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی ہے۔ ۴ر

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں مرعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی دراصل شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ...

مکالمہ احمدیہ لاہوری و قادیانی حضرات میں نبوت مرزا پر مناظرہ کرنے، ایک دوسرے کو چیلنج بازی کے متعلق جو مضامین اخبار "پیغام صلح" لاہور و "الفضل" میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵ر

المسیح الموعود مصنفہ ابو صالح مولوی محمد شفیع صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیحؑ کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کرکے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً و نقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

محمدیہ پاکٹ بک مجلد مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ اسے پڑھ کر ایک معمولی اُردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ دوسرا اڈیشن ہے۔ قیمت ۱۲ر

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور متناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کرکے اُنکی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

عالم کباب مرزا - قیمت ایک آنہ

ملنے کا پتہ:- **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر
رسالہ جامعہ
دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۹ | **نمبر ۲۳**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ - شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ششماہی ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر | ۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۵ - جون سنہ ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

تقلید کی حیات سراسر ممات ہے۔

از عبداللہ شاہد

معبود دو جہاں میں وہی ایک ذات ہے — ساجد اُسی کے سامنے کل کائنات ہے

اے تشنگان آبِ بقا غور سے سُنو — اللہ کا کلام ہی آبِ حیات ہے

وہ جس کے لفظ لفظ میں ہے لذتِ عسل — وہ جسکی بات بات میں قند و نبات ہے

شاہانِ سرزمین فنا کا شکار ہیں — اک اُس کی سلطنت کو دوام و ثبات ہے

تحقیق اور دلیل میں ہے رُوحِ زندگی — تقلید کی حیات سراسر ممات ہے

قولِ خدا - کلام پیمبر دلیل ہے — اور بے دلیل بات نری واہیات ہے

جس میں بسے ہوئے ہیں ہوا و ہوس کے بُت
شاہد وہ دل نہیں ہے بس اک سومنات ہے

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار

—— [illegible] اطلاع مظہر ہے کہ [illegible] ڈکٹیٹر، مسولینی نے فرانس کی حکومت وشی سے مطالبہ کیا ہے کہ کارسیکا نانس اور ٹیونس اٹلی کے حوالے کر دئیے جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے فرانس کے موجودہ وزیر اعظم لاوال کو [illegible] کہ اگر ٹیونس پر محوری قبضہ کی اجازت نہ دی گئی تو جرمن جرنیل رومیل ٹیونس پر زبردستی قابض ہو جائے گا۔

—— لزبن (پرتگال) کی اطلاع ہے کہ [illegible] فرانس میں صرف بارہ روز کے اندر [illegible] کے چار حادثات ہوئے ہیں۔ جن میں جرمنی کی جنگی کوششوں کے سلسلہ میں [illegible] اہم گاڑیوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ ایک ٹرین گولہ بارود سے بھری ہوئی تباہ کی گئی۔ ایسی کارروائیاں جرمنی کے مخالفین کر رہے ہیں۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ پچھلے دنوں جرمن طیاروں نے انگلستان پر جو بمباری کی تھی۔ اس سے انگلستان کا شاندار گلڈ ہال تباہ ہو گیا۔ یہ ہال پندرھویں عیسوی میں [illegible] تھا۔ ملک کی عمدہ ترین عمارتوں میں سے تھا۔ اسی طرح سب سے پرانا سکول سینٹ پیرز جو چھٹی صدی عیسوی میں جاری ہوا تھا۔ بمباری سے برباد ہو گیا

—— برما کے برطانوی کمانڈر انچیف جنرل الیگزنڈر نے دہلی میں واپس آ کر ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ہم چار ماہ تک ایسے جزیرے میں رہتے رہے جس کا تعلق بیرونی دنیا سے کٹ چکا تھا۔ ہماری بڑی مشکل یہ تھی کہ جاپانی بمباری کے [illegible] شہری آبادی پریشان ہو کر ادھر ادھر بھاگ گئی تھی۔ تمام سول نظام درہم برہم ہو گیا تھا۔

—— لندن کی اطلاع مظہر ہے کہ ہانگ کانگ میں اتحادیوں کے فوجی [illegible] قیدیوں اور نظر بندوں سے جاپانی حکام اب اچھا سلوک کر رہے ہیں۔ ان کا راشن بڑھا دیا گیا ہے۔ ان کو کمبل اور مچھر دانیاں اور دوائیاں مہیا کی جا رہی ہیں

—— [illegible]ر آباد دکن کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نظام نے حکم دیا ہے کہ تمام [illegible] دفاتر کی زبان اردو قرار دی جاتی ہے۔ صرف انگریزی اداروں کے ساتھ انگریزی میں خط و کتابت کی اجازت دی گئی ہے۔

—— چنکنگ سے چینی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوجیں [illegible] کے جنوب مشرق میں پہنچ گئی ہیں۔ [illegible] مقامات پر چینی گوریلا دستے جاپانیوں پر [illegible] ہیں۔ چیکیانگ کے صدر مقام کے [illegible] ن کی جنگ ہو رہی ہے اور شہر کو خالی کر دیا گیا ہے۔

> کراچی۔ بمبئی۔ مدراس۔ کلکتہ کے احباب اپنی اپنی خیریت سے اطلاع دیا کریں۔ فکر رہتا ہے۔ ([illegible])

—— دہلی کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۰ اور ۲۹ جنوری کے درمیان جو بحری ٹینک انگلستان سے ہندوستان کو روانہ ہوئی تھی وہ دشمن کی کارروائی سے غرق ہو گئی ہے۔

—— امریکن ریاست میکسیکو کی حکومت نے محوری طاقتوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ کیونکہ محوری حکومتوں نے میکسیکو کے کچھ جہاز غرق کر دئیے تھے۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ جاپانی ایک نئی قسم کا ہوائی جہاز استعمال کر رہے ہیں۔ جس کی رفتار تین سو میل فی گھنٹہ ہے۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر پر الہ آباد میں پولیس نے چھاپہ مارا اور بعض ضروری کاغذات اپنے ہمراہ لے گئی۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ ان کاغذوں میں گاندھی جی کی خفیہ سکیم برآمد ہوئی ہے جسے وہ آئندہ ملک میں جاری کرنا [illegible] تھے۔ اس سے ان کی گرفتاری کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

—— کمشنر پولیس کلکتہ نے سائیکلوں پر قبضہ کرنے کے متعلق اعلان کیا ہے۔ صرف ان لوگوں کو مستثنیٰ کیا جائیگا جو ضروری کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنی اے۔ آر۔ پی خدمت دفاع ملکی اور جنگی سامان تیار کرنے والے کارخانوں میں کام کرنے والوں کے سائیکل نہیں لئے جائینگے۔ اور جن لوگوں سے لئے جائیں گے انہیں واپس نہیں دئیے جائینگے۔

—— نئی دہلی کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہند نے گندم اور نخود کا سٹہ بند کر دیا ہے۔ اگر دوسرے اناجوں کے نرخوں میں کمی نہ ہوئی تو ان کے سودے بھی بند کر دئیے جائینگے۔ اور سٹہ بازوں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے [illegible] تعداد ایک ہزار تھی جرمنی کے علاقہ (روہر اور رائن لینڈ وغیرہ) پر سخت بمباری کی۔ ہمارے ۴۴ جہاز واپس نہیں آئے

—— لاہور کے آریہ اخبار "پرکاش" سے حکومت پنجاب نے ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے [illegible] پریس میں یہ اخبار چھپتا ہے اس کی [illegible] روپیہ کی پہلی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔ پرکاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اخلاقی حملہ کیا گیا ہے جو بالکل بے بنیاد ہے۔

—— پیر پگاڑو کے خلیفہ محمد علی اور اس کے بیٹے کو حکومت نے گرفتار کر لیا ہے۔ جن حروں نے کراچی میل لائن سے اتاری تھی ان میں سے گیارہ حر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان پر مقدمہ چل رہا ہے۔ ایک کو وعدہ معاف گواہ بنایا گیا ہے۔

اخوت لاہور بابت اپریل ۴۲ء الحدیث ۳۔ اپریل میں مندرج مضمون (تثلیث کے خواہاں پریشاں) کی شکایت کرتا ہے۔ مگر شکایت میں غلط فہمی اور مبالغہ ہے۔ تاہم انشاء اللہ آئندہ اس کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ

کتاب "اسلام اور مسیحیت" پر پادری برکت اللہ کا غیظ و غضب

کتاب "اسلام اور مسیحیت" (مصنفہ خاکسار) پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جسے علماء اسلام اور ملکی جرائد نے بہت پسند کیا۔ اور ناظرین میں سے جن صاحبوں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے ان کو معلوم ہوگا کہ یہ کتاب بھی اپنی شیریں زبانی میں کتاب "مقدس رسول" جیسی ہے۔ جو آریوں کے زہریلے رسالہ "رنگیلا رسول" کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ بایں ہمہ پادری صاحب اس کتاب کے باعث ہم سے بہت کچھ بگڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس بنا پر آپ ہمیں الزام دیتے ہیں کہ ہم نے حضرت عیسیٰ مسیح روح اللہ کی توہین کی ہے۔ (دیکھو رسالہ اخوت بابت اپریل ص ۱۳/۱۴)

یہ اعتراض ہمارے کانوں میں کوئی نیا نہیں آیا۔ شروع اسلام میں نجران کے جو عیسائی مدینہ شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے بھی یہی اعتراض کیا تھا کہ آپ مسیحؑ کی توہین کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیسے توہین کرتے ہیں؟ بولے کہ آپ ان کو بندہ کہتے ہیں یہ مسیح کی توہین ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا مسیح ماں کے پیٹ میں نہیں رہا؟ کیا عام بچوں کی طرح پیدا نہیں ہوا؟ ایسے ہی کئی سوالات کئے۔ جب عیسائیوں نے ان سوالوں کا جواب "ہاں" میں دیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر مسیح کے بندہ ہونے میں کیا شک ہے۔ (تفسیر معالم شروع سورہ آل عمران)

چونکہ پادری برکت اللہ صاحب نے بھی نجران کے نصاریٰ والا اعتراض کیا ہے۔ اسلئے ہم بھی وہی رسولی جواب دیکر سبکدوش ہوتے ہیں۔ ہاں پادری صاحب کی مزید تشفی کے لئے ایک مثال دیتے ہیں کہ

کوئی لڑکا میٹرک پاس ہے۔ اس کے عزیز اقارب محبت کی وجہ سے اس کو بی۔ اے سمجھتے ہیں۔ اور اسی کا اظہار کرتے ہیں۔ اسکے مخالف اس کو میٹرک سے بھی کم درجہ دیتے ہوئے مڈلچی کہتے ہیں۔ لیکن واقف حال لوگ اس کو انٹرنس پاس کہتے ہیں۔ پہلے گروہ کے لوگ جو محبت کی وجہ سے اس کو بی۔ اے پاس سمجھتے ہیں دوسرے اور تیسرے گروہ کے لوگوں کو اس کی توہین کرنے والے قرار دیتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ بی۔ اے پاس کہنے والے غالی حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور مڈلچی کہنے والے توہین کے مرتکب ہیں۔ لیکن انٹرنس پاس کہنے والے حق بجانب ہیں

قرآن مجید سے اس مثال کا ثبوت ملتا ہے مسیح کو عبودیت کی حد سے بڑھانے والوں کے حق میں فرمایا :-

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ[1] (پ ۶ - ع ۳)

مسیح کا مرتبہ کم کرنے والے یہود کے حق میں فرمایا

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا[2] (پ ۶ - ع ۱)

مسیح کا اصلی مرتبہ بتانے کو فرمایا :-

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ (پ ۲۵ - ع)

یعنی مسیح ہمارا بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا ہے اور ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہادی بنایا ہے مسیح کو اصل مرتبہ (عبودیت) پر رکھنے والوں کی تحسین کی اور ان کو غالی گروہ کے متعلق ان لفظوں میں اطلاع دی :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ[3] (پ ۶ - ع ۱۴)

---

[1] اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو خدا کے متعلق حق بات کے سوا کچھ نہ کہو۔ سوائے اسکے نہیں کہ مسیح تو اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہے۔ ۱۲ منہ

[2] یہودی انکار حق کرنے اور مریم صدیقہ پر جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے مغضوب الٰہی ٹھیرے۔ ۱۲ منہ

[3] کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ ۱۲ منہ

اس لئے ہم پادری برکت اللہ صاحب کو اس خفگی میں معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کی نظر میں مسیح کی شان اس سے ارفع ہے جو قرآن شریف بتاتا ہے اور واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں

(نوٹ) یہاں پہنچ کر ہم اپنے مسلم برادران کا شکوہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو عیسائیوں کی روش دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہی عقیدہ ظاہر کرتے ہیں جو عیسائی مسیح کے حق میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی جماعت کے رسالہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ میں اس عقیدہ کا اظہار اس شعر میں کیا گیا ہے ؎

پردۂ انساں میں آکر خود دکھانا تھا جمال
رکھ لیا نام محمد تا کہ رسوائی نہ ہو

(انوار الصوفیہ بابت ماہ جنوری ۱۹۴۰ء)

اہل توحید جب ایسے عقیدہ کو کفر کہہ کر اس سے نفرت کرتے ہیں اور صحیح عقیدہ عبدہٗ و رسولہٗ کا اظہار کرتے ہیں تو یہ لوگ اہل توحید کو توہین رسالت کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔

اس تمہید کے بعد ہم پادری صاحب کے اصل اعتراض پر توجہ کرتے ہیں۔ عیسائیوں نے مسیح کے مصلوب ہونے کی وقت کی تصویر شائع کی ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے رسالہ "اسلام اور مسیحیت" کے صفحہ ۱۰۹ پر اس کو نقل کر کے اسکے نیچے یہ مصرع لکھا تھا ع

دیکھے مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہے

اس تصویر کے اوپر ہم نے انجیل متی کا یہ نقرہ لکھا تھا :-

اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷ : ۴۶)

اس پر پادری برکت اللہ صاحب بہت بگڑے ہیں۔ چنانچہ آپ ہم پر اظہار خفگی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

• مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ آیت بہت مرغوب ہے۔ کیونکہ ان کے زعم میں اس آیہ شریفہ سے ابن اللہ کی عاجزی اور زاری ثابت ہوتی ہے۔ اس آیت کی آڑ میں آپ خداوند مسیح کی توہین اور تضحیک کرنے سے ذرا نہیں جھجکے

× × ہم ان کریہہ المنظر اور زشت رو تصویر بنانے والے وہابی مولوی کی ذہنیت پر حیران ہیں (اس کے بعد کچھ قتل وغیرہ کی دھمکی دیتے ہیں) × مسلمان حضرت روح اللہ کی شان کے خلاف توہین و تمسخر کلمات سُن کر نہ صرف ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ اُلٹا خوش ہو کر ایسے ایمان فروش مولویوں کو قائد مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ابھی تک بنی و دوگوش امرتسر میں سلامت بیٹھے ہیں۔ (دیکھئے یہ قتل کی دوسری دھمکی ہے) × × کیا آپ کو خیال نہ آیا کہ آپ مسیح کی توہین کرنے سے محمد کی تعظیم نہیں کرتے بلکہ اس کی۔ اس کے اللہ کی اور اس کی کتاب کی بھی توہین کر رہے ہیں × آپ منتی ہیں آپ ہی فتویٰ صادر فرمائیں کہ حضرت روح اللہ کی توہین کر کے آپ قرآن اور اسوہ حسنہ کو ترک کرنے اور اہل یہود کی جمعیت العلماء کے زمرہ میں شامل ہونے کے جرم کے مرتکب نہیں ہوئے؟ حق تو یہ ہے کہ آں خداوند کا مضحکہ کرنے اور ٹھٹھا اڑانے میں آپ مؤمنین کے گروہ سے نکل کر یہودی کاہنوں، فقیہوں مجرم مصلوبوں، بلکہ بت پرست رومی سپاہیوں کے زمرہ میں جا شامل ہوئے۔ فاعتبروا یا اولوا الابصار

ع پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

اہلحدیث ناظرین! یہ ہے مسیح کی بھیڑوں کی شیریں کلامی۔ شاید مولنا حالی انہی کے حق میں کہہ گئے ہیں ؎

لیکن ان بھیڑیوں سے واجب ہے حذر
بھیڑوں کے لباس میں جو ہیں جلوہ نما

ہم نے اپنی کتاب "اسلام اور مسیحیت" میں مسیح کی تصویر کے اوپر انجیل متی کا جو مذکورہ بالا نقرہ نقل کیا تھا۔ اس سے ہماری جو غرض تھی اسے ہم منطقی اصطلاح میں بتاتے ہیں۔

عیسائیوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ خدا اور مسیح میں غیر منفک اتصال چلا آیا ہے۔ یہ مفہوم قضیہ دائمہ مطلقہ کا ہے۔ ہم نے یہ نقرہ نقل کر کے قضیہ مطلقہ عامہ کا ثبوت دیا تھا جو دائمہ مطلقہ کی نقیض ہے اس کے جواب میں پادری صاحب نے تین راستے اختیار کئے ہیں۔

پہلا راستہ یہ اختیار کیا ہے کہ انجیل وغیرہ سے چند نقرے نقل کر کے نتیجہ نکالا ہے کہ خدا اور مسیح میں دائمی محبت اور رفاقت کا رشتہ تھا۔ چنانچہ آپ کے اصل انفاظ یہ ہیں :-

"**خداوند مسیح کے اقوال** کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ من آنم کہ من دانم۔ اس معیار سے جب ہم ابن اللہ کے اقوال پر نظر کرتے ہیں تو ہم کو یہی دکھائی دیتا ہے کہ خدا میں اور آپ میں رفاقت۔ اتحاد اور محبت کا رشتہ ہمیشہ قائم رہا۔ چنانچہ ابن اللہ فرماتے ہیں کہ باپ بیٹے سے محبت کرتا ہے اور اس کی عزت کرتا ہے (یوحنا ۳۵/۳ ـ ۱۷/۱۰ ـ ۲۰/۵ ـ ۵۴/۸ ـ ۱/۱۷ ـ ۹/۱۵ ـ ۲۴/۱۷) اور بیٹا باپ سے محبت کرتا ہے" (یوحنا ۳۱/۱۴) "جو کچھ میرا ہے وہ باپ کا ہے اور جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے" (یوحنا ۱۵/۱۶ ـ ۱۰/۱۷) "میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے۔ اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے اور اُس کے جس پر بیٹا ظاہر کرنا چاہے" (متی ۲۷/۱۱ ـ لوقا ۲۲/۱۰ ـ یوحنا ۵۵/۸ ـ ۱۵/۱۰) آنخداوند فرماتے ہیں "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا" (یوحنا ۹/۱۴) "کیونکہ میں اور باپ ایک ہیں" (یوحنا ۳۰/۱۰) آپ نے فرمایا کہ باپ کی رفاقت (ور

جوابات نصاریٰ ۔ عیسائیوں کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ۔ نمبر ۱۱ ۔ مطبوعہ اہلحدیث امرتسر

اُس کے کام کو پورا کرنا آپ کا کھانا پینا ہے (یوحنا ۴/۳۴ - ۵/۳۰ - ۶/۳۸) اور کہ آپ خدا کیطرف سے آئے ہیں اور خدا کے پاس واپس لوٹ جائیں گے (یوحنا ۱۳/۳ - ۸/۴۲ - ۱۶/۲۸ - ۱۷/۲۹ - ۸/۲۲ - ۲۰/۱۷ وغیرہ) کیا یہ الفاظ کسی ایسے شخص کی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کو یہ خیال ہو کہ خدا اُس سے ناراض ہے یا وہ مغضوب قہر الٰہی ہے یا کہ خدا نے اُس کو ترک کر دیا ہے" (ا نور ت لاہور بابت مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۳)

اہلحدیث معلوم نہیں پادری صاحب نے کالج کی تعلیم میں لاجک (منطق) پڑھی تھی یا نہیں۔ ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہتے۔ کیونکہ ہمیں آپ کی خفگی کا خطرہ ہے۔ ہاں اتنا کہتے ہیں کہ آپ مندرجہ بالا اقوال کے ساتھ انجیل کا وہ فقرہ بھی ملا لیجئے جو ہم نے نقل کیا تھا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ذاتِ الوہیت سے مسیح کا انفصال قضیہ دائمہ مطلقہ کی صورت میں ثابت نہیں ہے، اس کے برعکس قضیہ مطلقہ عامہ کی شکل میں ثابت ہے۔ جو پہلے قضیہ کی نقیض ہے۔

دوسرا راستہ جو آپ نے اختیار کیا یہ ہے کہ انجیل کا مذکورہ فقرہ دراصل مسیح کا اپنا قول نہیں بلکہ زبور ۲۲ کا پہلا فقرہ ہے۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ہم مان لیتے ہیں کہ یہ فقرہ زبور کا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسیح نے صلیب پر جان دیتے ہوئے اِسے کیوں پڑھا؟ قاعدہ ہے کہ کوئی کلام سابق اس وقت پڑھا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنی حالت کو اُسکے مطابق سمجھے۔ ہم اس کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت مسیح کا قول بجواب سوال خداوندی یوں منقول ہے:۔

میں نے اپنی قوم کو نہیں کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لینا۔

اس کے بعد یوں عرض کرتے ہیں:۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پ ۷ - ع ۶)

(اے خدا اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اگر ان کو بخش دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے) ایسا کہنا انکے حق میں گویا ضمنی سفارش ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نے ایک رات نماز تہجد میں یہ آیت تلاوت فرمائی تو آپ کا ذہن اپنی امت کی طرف منتقل ہو گیا۔ پس آپ اس آیت کو بار بار تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

دوسری مثال ہم اس زمانے کے مسیح کی پیش کرتے ہیں۔ جس کو ہمارے اور پادری صاحب کے ساتھ برابر کی نسبت ہے۔ پس پادری صاحب توجہ سے سنیں:۔

قرآن مجید میں قیامت کے ذکر میں ارشاد ہے:۔

يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (پ ۱۱ - ع ۱۰)

مسیح قادیان نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے خلاف ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا مضمون تھا کہ ہم دونو (مرزا و ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا۔ اس اشتہار کی پیشانی پر آپ نے آیت موصوفہ لکھی۔ کیوں لکھی؟ محض تبرکاً نقل نہیں کی بلکہ اپنے واقعہ کو اصل واقعہ کے مطابق تصور کر کے آپ نے ایسا کیا تھا۔

اسی اصول کے ماتحت استشہاد کے موقع پر اشعار بھی نقل کئے جاتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جب تک کسی واقعہ کو گزشتہ واقعہ کے مماثل نہ قرار دیا جائے پہلے واقعہ پر بولا ہوا کلام دوسرے واقعہ میں نقل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے کلام بے تعلق ہو جاتا ہے جو علم معانی کے خلاف ہے۔ مثلاً میں آپ کی خفگی کو کسی شاعر کے محبوب کی خفگی کے مماثل جان کر یہ شعر پڑھوں ؎

اس نازنیں کو دیکھنا جودت نہ چھوڑنا
گر روٹھ بھی گیا تو منایا نہ جائے گا

تو بالکل موزوں ہوگا۔ لیکن اس مماثلت کے بغیر بالکل غیر موزوں۔

اسی طرح حضرت مسیح کا تکلیف کے وقت زیر بحث انجیلی فقرہ اپنے حال پر چسپاں کئے بغیر پڑھنا بالکل غیر موزوں ہوگا۔

تیسرا راستہ آپ نے یہ اختیار کیا ہے کہ انجیلی فقرہ ایلی ایلی لما سبقتنی کی مختلف قراتیں لکھی ہیں۔ اختلاف قرات تحریر کرنے سے پہلے میرے حق میں بہت سی طعن و تشنیع کی باتیں لکھی ہیں۔ جن میں میری تجہیل کر کے اپنے دل کو خوب خوش کیا ہے۔ میں ان سب باتوں کے جواب میں وہی کہوں گا جو ایک بڑے حلیم سلیم مقرب خدا نے کہا تھا کہ

ظالم کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا

آگے چل کر پادری صاحب فقرہ مذکورہ کی مختلف قراتوں کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

(الف) ارآمی قرات۔ ہم اوپر بتلا چکے ہیں کہ آنخداوند کی مادری زبان ارآمی زبان تھی۔ پس جو انجیل اس زبان میں لکھی گئی۔ وہ کلمۃ اللہ کے کلماتِ طیبات پر خاص طور پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس انجیل میں یہ آیہ شریفہ یوں ہے:۔

"اَے میرے خدا۔ اَے میرے خدا۔ میں اس گھڑی کے لئے پیدا ہوا تھا"

(Lamsa, The Four Gospels from Aramaic, Holman Co 1933 P. 62)

یہ ظاہر ہے کہ آپ کا اعتراض اس قرات پر سرے سے وارد ہی نہیں ہو سکتا۔

(ب) اَے میرے خدا۔ اَے میرے خدا۔ تو نے مجھے جلال بخشا ہے"

(ج) اَے میرے خدا۔ اَے میرے خدا۔ تُو نے مجھے کیوں رُسوا ہونے دیا۔

مذکورہ بالا دونوں قراتیں کتاب

Mission Message of Jesus کے صفحہ ۱۹۶ پر درج ہیں۔ آپ کا اعتراض ان دونوں قراتوں پر بھی وارد نہیں ہو سکتا۔

(۲) ایک اور قرات ہے۔ جو یہودی عالم ڈاکٹر مونٹی فیوری نے اپنی تفسیر اناجیل ثلاثہ کی جلد اول ۱۹۲۷ء پر لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ "اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں طعن و تشنیع کا نشانہ ہونے دیا" مرحوم لکھتے ہیں کہ اس قرات کو جرمن نقاد ڈاکٹر ہارنیک درست تسلیم کرتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کا اعتراض اس قرات پر بھی وارد نہیں ہوتا۔

(۳) "اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تھا۔ ہم نے سطور بالا میں ثابت کر دیا ہے کہ مولوی صاحب کا اعتراض جو آپ اس قرات پر کرتے ہیں باطل ہے۔ کیونکہ آپ نے اس اعتراض کے کرنے میں ہر صحیح اصول تفسیر کو طاق نسیان پر رکھ دیا ہے۔ مولوی صاحب!

چوں نشنوی سخن اہل دل۔ مگو کہ خطا ست
سخن شناس نہ۔ دلبرا خطا اینجا ست"

(اخوت لاہور مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | آج ہم نے پادری صاحب کی زبان سے سنا ہے کہ انجیل کی وہ تفسیر معتبر ہے جو ایک یہودی عالم نے کی ہوئی ہے۔ ع

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں

ہم اپنے دعوے پر مختلف شہادتیں پیش کرنے سے پہلے ایک سوال پوچھتے ہیں۔ اور پادری صاحب موصوف اور ان کی پارٹی سے جواب کی توقع رکھتے ہیں

سوال | یہ مختلف قراتیں مختلف ترجموں کی ہیں یا اصل عبارت کی؟ امید ہے کہ پادری صاحب جواب باصواب دیکر ہمیں مشکور فرمائیں گے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ انجیل کا فقرہ زیر بحث (ایلی ایلی لما سبقتنی) جس کو ہم نے نقل کیا تھا۔ ہمارے پاس اس کی صحت کا ثبوت کہاں تک موجود ہے۔ امریکن بائیبل سوسائٹی نے ۱۸۸۲ء میں بائیبل کا جو اردو ترجمہ ہندوستان میں شائع کیا ہے۔ اس میں یہ فقرہ اس طرح مرقوم ہے:-

اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷: ۴۶)

کیتھولک ٹرکٹ سوسائٹی نے لاہور سے ۱۹۱۹ء میں عہدنامہ جدید کا جو اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں بھی یہ فقرہ اسی طرح لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:-

اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷: ۴۶)

مطبع ایڈن برگ سے ۱۸۴۵ء میں بائیبل کا جو فارسی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس میں اس فقرے کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:-

اے خدائے من اے خدائے من از معاونت من و از کلمات فریاد من دور شدہ چرا مرا واگذاشتی؟ (مزمور بیست و دوم، فقرہ اول ایضاً متی ۲۷: ۴۶)

ان سب تراجم کے لئے فیصلہ کن وہ انگریزی ترجمہ ہے۔ جو اصل انجیل کو سامنے رکھ کر بادشاہی حکم سے لندن میں شائع ہوا۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

My God, My God, why hast thou forsaken me?
(Mathew 27 46)

(میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟)

پادری صاحب | کی کتنی ہوشیاری ہے کہ ایسے بے شمار تراجم کے ہوتے ہوئے غیر معروف فقروں کو نقل کر کے حق کو دبانا چاہتے ہیں۔ اور مجھے کم علمی کا الزام دیتے ہیں۔ میں پادری صاحب کے اس طعنہ کے جواب میں وہی کہتا ہوں جو مجھے میرے خدا نے تعلیم دی ہے کہ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا (اے میرے خدا میرا علم زیادہ کر)۔

پادری صاحب! ؎

اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

قادیانی مشن

مسیح موعود نمبر

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" نے ۲۶ مئی کو یعنی مرزا صاحب کی وفات کے روز ایک خاص نمبر (مسیح موعود نمبر) نکالا ہے۔ اس نمبر میں مشہور مصرع "پیراں نمے پرند مریداں ہمیں پرانند" کی پوری تصدیق کی گئی ہے۔ اس قسم کا ہوائی قلعہ بنا کر دکھایا ہے کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے باوجود طول کلامی کے ایک ضروری واقعہ چھوڑ گئے۔ حالانکہ یہ واقعہ بہت مختصر تھا غالباً اہلحدیث کے لئے چھوڑ گئے ہونگے۔

واقعہ یہ ہے کہ چھبیس (۲۶) مئی کا دن خدائی فیصلے کا دن تھا۔ جسکو مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اعلان میں یوم الفصل قرار دیا تھا۔ جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مرزا اور ثناء اللہ میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مر جائیگا۔

لیجئے جو بات آپ لوگوں نے اہلحدیث کے لئے چھوڑی تھی ہم نے اسے پیش کر کے کمی پوری کر دی۔ اس نمبر میں مرزا صاحب کے فضائل و کمالات بہت کچھ لکھے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ اتنا ہی ہے۔ کہ مرزا صاحب عام انسانوں کی خصوصاً مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ چنانچہ آپ نے بہت بڑی اصلاحیں کیں۔ اس بارے میں اصل الفاظ یہ ہیں۔ ایڈیٹر صاحب پیغام لکھتے ہیں:-

"جب حضور علیہ السلام (مرزا صاحب) احیائے اسلام کے لئے مامور ہوئے تو اس وقت مسلمانوں میں اسلام سے تغافل اور تساہل کے

٭٭ مطبع بیروت میں ۱۸۹۹ء میں بائیبل کا جو عربی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اسمیں یہ فقرہ اس طرح مرقوم ہے:۔ الٰہی الٰہی لماذا ترکتنی (متی ۲۷: ۴۶) ایلی ایلی لما سبقتنی [illegible] ۱۹۲۱ء میں لندن سے شائع ہوا ہے۔

علاوہ ایسی اخلاقی اور روحانی بیماریاں پیدا ہوچکی تھیں جو مُردہ اقوام میں پیدا ہوجایا کرتی ہیں۔ ہر لحاظ سے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ حضرت سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم اما مکم منکم

اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا جس حالت میں کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔

اس ارشاد نبوی میں زوال کا وہ نقشہ کھینچا گیا ہے جو آج سے نصف صدی قبل تھا۔ ان عوارض کو دور کرنے کے لئے ایک مسیحا کی ضرورت تھی۔ اور اس کی آمد کا مسلمانوں سے وعدہ بھی تھا۔" (پیغام صلح مسیح موعود نمبر ۲۷ مئی ۱۹۴۲ء صٓ)

اہلحدیث | اس کے متعلق کسی اپنے غیر کے نہیں بلکہ خود مرزا صاحب ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں تاکہ ان کا دعویٰ اور مقصد بالفاظ دیگر فرض منصبی پوری روشنی میں آجائے۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱) میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہوجائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (مقولہ مرزا مندرجہ الحکم ۷ جولائی ۱۹۰۵ء صٓ)

(۲) پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صٓ)

ناظرین! | اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب اس فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہوئے یا بالفاظ دیگر اس امتحان میں کامیاب ہوئے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ مولانا حالی نے مسلمانوں کی جو شکایت کی ہوئی ہے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اسے بھی ہم نظرانداز کرتے ہیں۔ ہاں بحکم شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا خود مرزا صاحب کے گھر کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ قادیان کا سرکاری آرگن "الفضل" مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ یوں دکھاتا ہے:۔

"آج نہ مسلمانوں کے کسی معاہدے کا اعتبار ہے نہ کسی معاملے کا۔ لین دین ان کا خراب ہوچکا ہے۔ کسی سے قرض لیں گے تو واپس نہ دیں گے۔ مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ان لوگوں کا سلوک ہمدردانہ نہیں۔ ہمسایوں سے بھی سلوک اچھا نہیں۔"

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۴۱ء صٓ)

کیا یہ اصلاح شدہ قوم کا حال ہے۔ یہ نہ کہئیگا کہ یہ حالت مرزا صاحب کے منکروں کی ہے خود قادیان میں بھی اس وقت ایسے لوگ ہیں جن کا نقشہ اسی کے قریب قریب ہے۔

ممکن ہے "پیغام صلح" "الفضل" کی شہادت غیر معتبر سمجھے۔ کیونکہ اس کے نزدیک وہ فرقہ غالیہ کا آرگن ہے۔ اس لئے ہم پیغام صلح ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح رقمطراز ہیں:۔

"مسلمانوں کی افسوسناک حالت

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس قدر بلند مقصد اسلام نے پیش کیا تھا۔ اسی قدر مسلمان اس سے دُور جا پڑے ہیں۔ ان کی نظریں تنگ ہوگئی ہیں۔ عقائد کی اسقدر پیچیدگیاں اُن میں پیدا ہوگئی ہیں۔ اور اسلام کی سادہ تعلیم سے اس قدر دُور نکل گئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ کیا یہ وہی مسلمان ہیں جن کی طرف اسلام جیسا اعلےٰ مذہب آیا تھا۔" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۲ء صٓ)

اہلحدیث | پس یہ دو شہادتیں اور واقعات صحیحہ بتا رہے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں بُری طرح فیل ہوئے۔ باوجود اسکے مرزا صاحب کی جماعت ان کو کامیاب سمجھے تو ان کے حق میں کہا جائیگا ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

کاغذ کی گرانی

یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اخبارات کے لئے موت وحیات کا سوال پیدا ہوگیا ہے۔ معاصر زمزم لاہور کے الفاظ اس بارے میں درج ذیل ہیں:۔

"کاغذ کی کمیابی اور گرانی نے ہندوستان کے بڑے بڑے اخبارات خصوصًا ورنیکلر (اردو اور ہندی) کو موت وحیات کی کش مکش میں مبتلا کردیا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری کاغذ کے چیف کنٹرولر پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس معاملے میں نہایت غیر ذمہ داری اور نااہلیت کا ثبوت دیا ہے × × اب حالت یہ ہے کہ کاغذ تو بازار میں ہر دوکان پر موجود ہے لیکن کنٹرول نرخ پر قطعًا نہیں ملتا۔ اس وقت لاہور میں دیسی کاغذ دس آنے پونڈ فروخت ہورہا ہے اور قانونی گرفت سے بچنے کے لئے دوکاندار کیش میمو درسید وصولی قیمت نہیں دیتے۔ ضرورت مند گاہک بغیر کیش میمو کے کاغذ لے جانے پر مجبور ہیں۔ اگر حکومت اس پر کڑی نگرانی کرے تو ان لوگوں کو لوٹنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ کاغذ کے نرخوں پر کڑی نگرانی کرے۔ اور اخبارات کو موت وحیات کی کشمکش سے دوچار نہ ہونے دے۔" (زمزم ۳ مئی ۱۹۴۲ء)

سندھ کے حر اور پیر پگاڑو

آج کل ملک سندھ میں حروں کی شورش کی وجہ سے ان کی اور ان کے پیر کی جن کو پیر پگاڑو کہا جاتا ہے۔ بہت شہرت ہو رہی ہے۔ پگاڑو کے معنی ہیں (دستار) باندھنے والا۔ موجودہ پیر صاحب کے مورث اعلےٰ غازی محمد بن قاسم کے ساتھ پہلی صدی ہجری میں ملک سندھ میں وارد ہوئے تھے۔ آپ کا نام سید علی مکی تھا۔ انہوں نے یہاں ایک نومسلم ہندو لڑکی سے شادی کر کے رہائش اختیار کر لی۔ آپ کے سید اور صالح ہونے کی وجہ سے اردگرد کے علاقوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ انہی کی نسل میں سے ایک صاحب پیر محمد راشد صاحب اثر بزرگ ہوئے ہیں۔ ان کی جانشینی کے متعلق ان کے صاحبزادوں میں جھگڑا ہوا۔ آخرکار ان کے صاحبزادے پیر صبغت اللہ کے سر پر دستار باندھی گئی۔ اسی روز سے گدی نشین کا نام پیر پگاڑو مشہور ہو گیا۔ انہی کی نسل سے موجودہ پیر صاحب ہیں۔ جن کو پیر پگاڑو کہتے ہیں۔ آج کل ان کو حکومت نے زیر حراست کیا ہوا ہے۔ مشہور ہے کہ ان کے مریدوں کا شمار چھ لاکھ یا کچھ زیادہ ہے۔ جن میں بعض جان فروش بھی ہیں جو حر کہلاتے ہیں۔ آج کل سندھ میں شورش انہی حروں کی وجہ سے ہے۔

اے کاش مسلمانوں کی اتنی بڑی جماعت کو کسی اچھے کام (دینی خدمت) پر لگایا جاسکتا۔ (ابوالوفاء)

کارروائی بزم توحید بنارس | بنارس میں تقریباً دو سال سے زیر صدارت مولنا عبدالغفار صاحب حسن بزم توحید قائم ہے۔ جسکی اطلاع بذریعہ اہلحدیث دی گئی تھی۔ اس اثنا میں ہماری بزم نے بہت سے کام انجام دیئے۔ محلہ مدن پورہ۔ ریوڑی تالاب۔ بجرڈیہہ۔ سریاں۔ جلالی پورہ۔ چوک اور سکرول میں خصوصیت سے ممبر ہیں۔ جو حسب استطاعت ماہانہ چندہ دیا کرتے ہیں۔ جس سے دیہاتوں، محلوں، مزاروں اور درگاہوں پر مبلغ بالخصوص جامعہ رحمانیہ کے بعض اساتذہ اور طلبہ جاتے ہیں اور حسب ذیل ہدایتوں کو مدنظر رکھ کر کام انجام دیتے ہیں۔ (۱) کسی سے تقریر کی اجرت یا کرایہ وغیرہ کیلئے روپیہ پیسہ نہ لیں۔ (۲) خورد و نوش کا انتظام انجمن کی جانب سے کریں۔ (۳) شرک و کفر کی تردید اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ کے طریق پر کریں۔ (۴) جھگڑا اور فساد سے دور رہیں اور جاہلوں کا جواب خاموشی سے دیں۔

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ہدایتوں پر عمل کرنے سے بہت جگہ کے لوگ سدھر گئے۔ اور شیر پور۔ بینی پور۔ چنگھارہ۔ نئی بستی سے پیر پرستی کی بیخ کنی ہو گئی۔

ناظرین اپنے اطراف میں جلد تر بزم توحید قائم کر کے دنیا سے قبر پرستی و پیر پرستی کا خاتمہ کر دیں۔ اور پروردگار عالم سے دعا کریں کہ ہماری بزم توحید کو روز افزوں ترقی دے۔ آمین! ابتک کی کل آمدنی اور خرچ کا مجموعہ یہ ہے۔

آمدنی ما عـــــہ ۔ خرچ ـــــ ۔ بقایا ـــــ ۔

(محمد اسید نائب ناظم کھرایاں دربھنگوی)

متفرقات

گلدستۂ نماز | اس کتاب میں نماز کے اوراد کے ساتھ ہی سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ بچوں اور اردو خواں اشخاص کے لئے مفید ہے۔ بعض اذکار دعاء قنوت وغیرہ حنفی مذہب کے مطابق لکھے ہیں۔ اس عہدنامہ پر دستخط کر کے مفت حاصل کریں۔

میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے نماز کی حقیقت سے واقفیت حاصل کرنا اور اس کو پابندی سے ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

ملنے کا پتہ:- شیخ فضل الرحمان کلیم گڑھی اعوان۔ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

یاد رفتگاں | میرے چھوٹے بھائی کے خسر منشی عبدالعظیم خان ساکن مرولا ضلع بستی طویل علالت کے بعد ۱۸ مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم بڑے پختہ اہل حدیث تھے۔

(۲) میرے مخلص دوست حاجی بدیع الرحمن صاحب بہاری کلکتہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ! مرحوم باعمل اہل حدیث تھے۔ (عزیز ابوالقاسم بنارسی)

(۳) میاں اللہ دتا صوفی کئی روز بیمار رہ کر ۱۹ مئی کو فوت ہو گئے۔ انا للہ! (نظام الدین چک ۵۵ رام دیوالی ضلع لائلپور)

(۴) میری لڑکی ایک خرد سال بچی گود میں چھوڑ کر ۲۷ مئی کو ۵ ماہ سخت بیمار رہ کر اس دار فانی سے رخصت ہو گئی۔ انا للہ! (محمد اسلام جالپور نگریم)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے لئے دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

ایک مصیبت زدہ اہل حدیث | عبدالمجید صاحب موضع بھٹیا ڈاکخانہ مردٹیا بازار ضلع بستی لکھتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت کی وجہ سے میرے مخالفوں نے مجھے بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔ بمشورہ احباب قانونی چارہ جوئی کی گئی ہے۔ آپ اس نواح کے اہل حدیثوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس مصیبت میں اصحاب خیر ان کی امداد کریں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے گا۔

اہلحدیث | دوسرے مقامات کے اصحاب بھی اپنے اپنے قصبوں اور شہروں میں بزم توحید قائم کر کے شرکیہ رسوم کی تردید اور توحید کی اشاعت کریں تقریراً یا تحریراً یا دونوں طرح حالات اور ماحول کے مطابق۔ جس طرح بھی اشاعت ممکن ہو۔ اس بارے میں کوتاہی ہرگز نہ کریں۔ ع ۔ جاذ کوشش

ملکی مطلع

رفتار جنگ

جرمنی نے کاکیشیا (قفقاز) میں پہنچنے کیلئے جزیرہ نما کرچ پر چڑھائی کی تھی۔ مگر روسیوں نے جرمنی کی توجہ دوسری طرف پھیرنے کے لئے کرچ کے شمال میں خارکوف پر حملہ کر دیا۔ جرمنوں نے روسیوں کو خارکوف پر روکنے کے علاوہ اس کے جنوب میں دو سو میل لمبے محاذ پر پیشقدمی شروع کر دی۔ آخر اس محاذ کے متعلق اطلاع آئی کہ روسیوں نے اس پیشقدمی کو (جو کاکیشیا کی طرف ہو رہی تھی) روک دیا ہے۔ اخبارات کا بیان ہے کہ اس جنگ میں بے شمار فوجوں کے علاوہ ہزاروں ہوائی جہازوں اور ٹینکوں نے حصہ لیا۔ جس سے فریقین کا جانی اور مالی نقصان بے اندازہ ہؤا۔ مگر تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اس محاذ پر فریقین کی سرگرمیاں بڑی حد تک رُک گئی ہیں۔ کیونکہ فریقین نئے سرے سے حملہ کرنے کے لئے تازہ دم ہو رہے ہیں۔

محاذ لیبیا کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ جرمنوں کے ٹینکی دستے جنہوں نے بیرحکیم اور عزالہ کے اتحادی مورچوں کے عقب میں ساحل کی طرف حملہ کیا تھا۔ برطانوی بکتر بند فوجوں کے متواتر دباؤ کی وجہ سے نائٹسبرج کے جنوب میں کچھ پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ طبروق کے جنوب مغرب میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اور جرمن فوج طبروق سے ۳۳ میل دور ہے۔

ادھر جاپان نے آج کل چین کے صوبہ چیکیانگ پر زبردست حملہ شروع کر رکھا ہے جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ اس صوبہ کے صدر مقام کنہوا پر اُن کا قبضہ ہو گیا ہے۔ مگر چینی اس کی تردید کرتے ہیں۔ حقیقت حال خواہ کچھ ہی ہو اس میں شک نہیں کہ چینی افسروں کے بیان کے مطابق جاپانی اس علاقے پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ آیندہ چند روز میں جاپانی اس شہر پر قابض ہو جائیں۔ یہ ایک اہم مقام ہے جہاں سے چینی ہوائی جہاز جاپان اور اس کے مفتوحہ علاقے پر کامیاب بمباری کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ چین کے پاس اسی اہمیت کے کئی ایک اور مقامات بھی ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ چینیوں کے پاس سامان جنگ کافی نہیں ہے۔ سامان جنگ پہنچنے کی بڑی شاہراہ برما روڈ تھی۔ جس پر آج کل جاپان قابض ہے۔ جو نئی سڑک چین اور ہندوستان کے درمیان تعمیر ہو رہی تھی وہ ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اس کے باوجود ہوائی جہازوں کے ذریعے تھوڑا بہت سامان جنگ چین میں پہنچایا جا رہا ہے۔

تقریر ملک خضر حیات خان ٹوانہ

ملک صاحب موصوف وزیر تعمیرات عامہ پنجاب نے ۲۴ مئی کو لاہور ریڈیو سٹیشن سے ہوائی حملوں سے شہروں اور قصبوں کی حفاظت اور انتظام کے متعلق ایک مفصل تقریر نشر کی جو اپنی افادی حیثیت سے اس قابل ہے کہ اس کا ضروری حصہ ناظرین تک پہنچایا جائے۔ اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:-

"جنگ اب ہمارے ملک کے دروازوں پر پہنچ چکی ہے۔ اس لئے عوام کی حفاظت کے سوال نے خاص اہمیت اختیار کر لی ہے۔ جس کی طرف ہر شہری کی خاص توجہ ہونی چاہئے۔

موجودہ جنگ ایک لحاظ سے پچھلی تمام لڑائیوں سے مختلف ہے۔ گذشتہ لڑائیوں میں جنگی ہتھیاروں سے ہلاک ہونے کا خطرہ محاذ جنگ پر لڑنے والے فوجیوں تک محدود ہوتا تھا۔ لیکن اس جنگ میں میدان جنگ سے سینکڑوں کوس دُور پُرامن شہریوں کو بھی ہوائی جہازوں اور بموں کا اتنا ہی خطرہ ہے۔ جتنا محاذ جنگ پر لڑنے والوں کو۔ دشمن کے ہوائی جہاز محاذ جنگ سے دُور دُور اُڑ کر شہری آبادیوں کو تباہی اور بربادی کی آگ میں دھکیل سکتے ہیں۔ ہمارے ملک کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ ہمیں جب کسی بڑی وبا یا بلا آتشزدگی یا سیلاب کا سامنا کرنا پڑے تو ہم فوراً متحد ہو کر ایک عارضی انتظام کے ماتحت ایک دوسرے کے بچاؤ کی تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے لئے ضروری امداد مہیا کرتے ہیں۔ لیکن ہماری شہری آبادیوں کو جس قسم کا خطرہ اس وقت دشمن کے ہوائی حملوں کی صورت میں درپیش ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وقت سے بہت پہلے تنظیم کی ضرورت ہے اس خطرے سے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے شہری آبادیوں کو نہ صرف کئی جدید قسم کے آلات اور سازو سامان کی ضرورت ہے۔ بلکہ ایک ایسی منظم جماعت کی بھی ضرورت ہے جو اس سامان کا صحیح استعمال جانتی ہو۔ گذشتہ دو سالوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ جن ملکوں میں شہریوں نے اس قسم کی بچاؤ کی تدبیریں اختیار نہیں کیں۔ وہاں جان و مال کا نقصان بہت زیادہ ہؤا۔ اور لوگوں کے حوصلے دشمن کی ایک دو ضربوں سے ہی چکنا چور ہو گئے۔

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے تنظیم کا نام انگریزی میں مختصراً A-R-P ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یہ ہے کہ ہوائی حملے کی صورت میں شہریوں کا جان و مال کا نقصان کم ہو۔ دنیا کے جن شہروں میں اس قسم کا انتظام کافی پیمانے پر موجود تھا وہاں سخت سے سخت ہوائی حملوں کے باوجود بہت کم نقصان ہؤا ہے۔ اور شہری ہوائی حملوں کی مصیبت کا مقابلہ حوصلے اور استقلال کے ساتھ کرتے میں کامیاب رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس

تنظیم کا میدان جنگ سے یا قتل وخونریزی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تو صرف اپنے اور اپنے پڑوسیوں کے بچاؤ کا انتظام کرنے کے لئے ہے۔ اور مصیبت کے وقت انسانی ہمدردی کا ایک منظم اور عملی طریقہ ہے۔

اس قسم کی تنظیم کافی پیمانے پر قائم کرنا عوام کا اپنا فرض ہے۔ حکومت عوام کی ایک نمائندہ جماعت ہونے کی حیثیت سے عوام کو اپنے فرض سے خبردار کرنے کے لئے اور اسکی بجا آوری میں ان کی پوری امداد کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس تنظیم کی کامیابی اسی بات پر منحصر ہے کہ اسے پورا کرنے کے لئے حکومت اور عوام ایک دوسرے کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہر اور قصبے جہاں ہوائی حملوں کا امکان ہے A - R - P کی تنظیم کے لئے منتخب کر لئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض شہر ایسے ہیں جہاں ہوائی حملے کا امکان بہت کم ہے۔ بعض ایسے ہیں جو ہوائی حملے کے اغلب راستے پر واقع ہیں۔ حکومت پنجاب نے تمام منتخب شدہ شہروں اور قصبوں کے لئے خواہ وہ ہوائی حملے کے راستے پر واقع ہیں یا نہیں A - R - P کا سامان اور تربیت دینے والے استاد اپنے خرچ پر مہیا کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ اب یہ ان شہروں کے باشندوں کا کام ہے کہ وہ بطور رضاکار A - R - P کی تنظیم میں شامل ہونے کے لئے پیش ہوں۔ اور حکومت کی طرف سے مقرر کئے ہوئے انسٹرکٹروں (معلموں) سے تربیت حاصل کریں۔ تاکہ اگر خدانخواستہ ان پر کبھی ہوائی حملے کی مصیبت نازل ہو تو اپنے اور اپنے پڑوسیوں کا بچاؤ کامیابی کے ساتھ کر سکیں۔

منتخب شدہ شہروں میں سے جو شہر عین خطرے کے راستے میں ہیں۔ یا صوبائی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے حکومت نے ایک اور خاص تجویز منظور کی ہے۔ تاکہ وہاں اے۔ آر۔ پی کی تنظیم میں شہروں کو خاص سہولت حاصل ہو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ زمانہ قدیم سے پنجاب کے دیہات میں چوروں اور دیگر خطروں سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے عوام اس طریقے پر عمل کیا کرتے ہیں کہ گاؤں کے ہر گھر کا ایک آدمی گاؤں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر پیش کرتا ہے۔ اگر کوئی باشندہ کسی وجہ سے اپنی خدمات پیش نہ کر سکتا یا نہ کرنا چاہتا۔ تو وہ اس کے عوض دام ادا کر دیتا۔ تاکہ اس کے داموں سے اس کے بدلے کوئی دوسرا شخص اُجرت پر اس کا فرض پورا کر دے۔ یہی اصول اے۔ آر۔ پی کی تنظیم مکمل کرنے کے لئے ان خاص شہروں میں رائج کیا جائے گا جن کا بچاؤ تمام صوبے کے بچاؤ کے لئے خاص طور پر اہم ہے۔ جو لوگ بطور رضاکار اے۔ آر۔ پی کی تنظیم میں شامل ہو جائیں گے ان کے متعلق یہ سمجھ لیا جائے گا۔ کہ اپنے آپ کو اپنے شہر کو اور اپنے صوبے کو آفت سے بچانے کا فرض ان پر عائد ہوتا تھا۔ وہ انہوں نے پورا کر دیا۔ لیکن جو لوگ کسی وجہ سے بطور رضاکار اپنی خدمات اے۔ آر۔ پی کے لئے پیش نہ کر سکتے ہوں۔ ان سے روپیہ لیا جائے گا۔ تاکہ ان کے بدلے تنخواہ دار لوگوں سے کام لیا جائے۔ اور اس طرح انہیں بھی اس فرض کی ادائیگی کا موقع مل جائے۔ جو ان پر عائد ہوتا ہے۔

مَیں نے سنا ہے کہ بعض لوگ اے۔ آر۔ پی کی تنظیم میں شامل ہونے سے اس لئے گھبراتے ہیں کہ اس میں شامل ہوتے وقت داخلے کے فارموں پر دستخط کروائے جاتے ہیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اے۔ آر۔ پی فوجی بھرتی کے لئے پہلا قدم ہے۔ حکومت پہلے بھی کئی مرتبہ ایسی بے بنیاد افواہوں کی تردید کر چکی ہے۔ ایسی غلط فہمیاں شرارت پسند لوگوں کی پھیلائی ہوئی ہیں۔ فارموں پر دستخط کرنا تو ویسے ہی ہے جیسے سوک گارڈ (شہری پہرے دار) کرتے ہیں۔ اور فوج میں جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ اے۔ آر۔ پی کا تعلق صرف شہری حفاظت سے ہے۔ اے۔ آر۔ پی کے افراد کو صرف اپنے ہی شہروں بلکہ زیادہ تر اپنے ہی محلوں اور بازاروں میں کام کرنا ہوگا۔ البتہ اگر وہ اپنی خواہش سے کسی دوسرے مقام پر خدمات سرانجام دینا چاہیں تو حکومت کی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت ہوگی۔

حکومت ہر قسم کی تیاریاں مکمل کر رہی ہے بہت سا سامان اور عملہ مہیا ہو چکا ہے۔ اور لوگوں کو ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدابیر پر یعنی اے۔ آر۔ پی پر عمل کرنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ آپ نے اکثر مقامات پر کنوئیں کی شکل کے تالاب دیکھے ہونگے۔ جو شہر ہوائی حملوں کا شکار ہو چکے ہیں وہاں کا تجربہ بتاتا ہے کہ ہوائی حملوں سے پانی کے نل وغیرہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور آگ بجھانے کے لئے پانی آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا۔ یہ تالاب اس مقصد کے لئے تیار کئے گئے ہیں کہ ان میں پانی جمع رکھا جا سکے۔ ان کے متعلق ایک دلچسپ افواہ یہ سننے میں آئی ہے کہ ان تالابوں میں شہروں کو آگ لگانے کے لئے پٹرول بھر دیا جائے گا۔ آپ اس قسم کی بیہودہ افواہوں سے متاثر نہ ہوں۔ اور اپنی حفاظت کی ضروری تدابیر کی طرف فوراً توجہ دیں۔

ہمارے صوبہ کی جنگی روایات کی دھوم ہے پنجابی سپاہیوں نے ہر میدان میں اپنی بہادری کے لئے ہر قوم سے خراج تحسین وصول کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے بہادر فوجی جوانوں کو اس بات کا اطمینان ہوگا کہ ان کی عدم موجودگی میں ہم سب لوگ مل کر اپنے شہروں کی پوری پوری حفاظت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ہم پوری سرگرمی، ہمت اور استقلال سے ہر مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے کہ اپنے وطن اپنے شہر، اپنے گھر بار اور اہل وعیال کو بچانا ہمارا فرض ہے۔ مَیں پنجاب کے ہر فرد وبشر سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس فرض کو پہچانتے ہوئے

تصانیف مولانا محمد صاحب دہلوی مرحوم

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ـ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

جن لوگوں کو مولانا موصوف کی تقریر سننے یا ان کی تحریر پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مرحوم احقاقِ و ابطال باطل میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اگرچہ آپ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ مگر آپ کی شہرۂ آفاق تصانیف رہتی دنیا تک طالبانِ حق کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔ اور مرحوم کی یہ علمی و دینی خدمات باقیات الصالحات کی شکل میں ہمیشہ ان کے لئے ایصالِ ثواب کا کام دیں گی۔ ذیل میں آپکی بعض تصانیف کی فہرست مع مختصر مضمون کتاب درج کی جاتی ہے۔ شائقین طلب کرکے استفادہ حاصل کریں۔

شمع محمدی اس کتاب میں ڈیڑھ سو سے زائد حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک کو بھی حنفی مذہب نہیں مانتا۔ ہر ایک حدیث اصل عربی عبارت باعراب اور ترجمہ و حوالہ کتاب مرقوم ہے۔ اس کے بالمقابل فقہ حنفیہ کا جو مسئلہ ہے وہ بھی اصل عبارت مع ترجمہ و حوالہ لکھا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

نور محمدی اس کتاب میں آیتوں۔ حدیثوں۔ اقوال صحابہ، تابعین، مجتہدین و محدثین ائمہ و فقہاء و صوفیاء سے تراویح کی [illegible] کی تردید کی گئی ہے [illegible] کے تمام دلائل کا رد کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک کارآمد مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت بارہ آنے (۱۲/)

امام محمدی اس رسالہ میں امام ابو حنیفہ رح کی سوانحعمری اور آپ کی نسبت بڑے بڑے بزرگ محدثین اور فقہاء کی موافق، مخالف درج ہیں۔ قیمت ۴/

ذمۂ محمدی قرآن، حدیث اور فقہ حنفی سے اور ملفوظات و ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رح سے شرک، بدعت، گیارھویں، روشنی ہندی، صلوٰۃ غوثیہ، وظیفہ یا شیخ وغیرہ کی تحقیق کرکے مسائل و مذہب اہل حدیث کی نسبت بھی شاہ صاحب کے ارشادات مع آپ کی سوانح عمری کے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۶/

تعلیمِ محمدی اس رسالہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے وہ ملفوظات گرامی درج ہیں۔ جن سے توحید و سنت کا اثبات اور بدعتوں اور خلاف شرع مسائل کی تردید ثابت ہوتی ہے۔ (یہ رسالہ گویا ذمۂ محمدی کا دوسرا حصہ ہے) قیمت فی نسخہ ۶/

نوٹ:۔ تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ [illegible] مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کلیات احسانی علم طب کی مشہور کتاب موجز القانون کا بامحاورہ اردو ترجمہ از حکیم احسان الحق صاحب امرتسری۔ شائقین علم طب کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible] جلد [illegible] ملنے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

عمل کے میدان میں آئیے۔ اے۔ آر۔ پی کی تنظیم میں فوراً شامل ہو جائیے۔ اور پوری تندہی سے اپنی حفاظت کی تدابیر مکمل کرے۔ اب حالات ایسے ہو چکے ہیں کہ ایک لمحہ بھی انتظار و غفلت میں نہیں گزارا جا سکتا۔ ہمارے شہری حفاظت کے تمام انتظامات فوراً مکمل ہو جانے چاہئیں اور ہمیں ہر مصیبت [illegible] طور پر مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ خدا ہمیشہ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں جینے تک جا [illegible] علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔

اگر آپکو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ ہمراہ ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔

زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بھورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم فائق سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ:۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خاں۔ نیو فارمیسی سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد۔ یو۔پی

[illegible] مومیائی

[illegible] مصدقہ علماء اہل حدیث [illegible]

علاوہ ازیں روز انہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ چند دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ کے استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ اثر ہے۔ چوٹ لگ جانے تو تھوڑی کسی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے [illegible] پاؤ بمعہ [illegible] محصول ڈاک علاوہ [illegible] نہیں ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی [illegible] بذریعہ وی پی [illegible]

تازہ ترین شہادات

جناب [illegible] امین صاحب شہنیاں (دہلی) تحریر فرماتے ہیں مولوی امیر علی صاحب متعدد بار مومیائی منگوا چکی حسب منشا مفید ثابت ہوئی۔ ایک پاؤ مومیائی میرے پتہ سے ارسال فرمائیں " ۲۶-اپریل [illegible]

جناب مولوی امیر علی صاحب شہنیاں دہلی

جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی منگایا۔ ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ سیر پھر ارسال فرمائیں " ۱۷-اپریل [illegible]

منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم [illegible]** پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

اسلام کی پہلی کتاب

[illegible] فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ)

نماز روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت [illegible]

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ)

[illegible] طلاق۔ [illegible]

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ)

[illegible]

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے وغیرہ زبان کی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ عمدہ اور خوشنما رنگ دار و سادہ گاہک کے حسب منشا اور حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی [illegible] اشتہار۔ رسالہ۔ رسیدیں۔ رجسٹر۔ لیٹر فارم۔ دعوتی خطوط۔ چٹھیاں اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذریعہ خط و کتابت [illegible] وغیرہ طے کریں۔

پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار۔ امرتسر

خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت۔ شرکت وقف۔ نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان کئے ہیں۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ [illegible]

اسلام کی چھٹی کتاب

[illegible] قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اذکار درج ہیں۔ [illegible]

اسلام کی ساتویں کتاب

اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع [illegible] سنت [illegible] کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت [illegible]

اسلام کی آٹھویں کتاب

جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا احسن پیرایہ میں ذکر ہے۔ [illegible]

[illegible] بہشتی گوہر

اس کے دس [illegible] ہیں جو لڑکیوں اور عورتوں کے لئے [illegible] کو پڑھ کر طبقہ نسواں کو تمام ضروریات دین سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ گیارھویں حصہ بہشتی گوہر میں مردوں کے متعلق ضروری مسائل بھی اختصاراً درج کر دیئے گئے ہیں۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت [illegible]

اصلاح الرسوم

اس کتاب میں ان فضول [illegible] کی نہایت تفصیل کے ساتھ تشریح کی گئی ہے۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کی قوم تباہ ہو رہی ہے۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۸ر

زواجر [illegible]

[illegible] جس میں [illegible] کی باتیں درج ہیں۔ قیمت [illegible]

علامات قیامت

سے قیامت کی علامتیں درج کی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

ملنے کا پتہ:۔ منیجر [illegible] الحدیث [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ :- یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۰ سے
عام خریداران سے ۰ صہ
۰ ۰ ۰ ششماہی ؏
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ
خط وکتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام
مولنا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۲۵

جلد ۳۹



مدیر مسئول
ابوالوفا
ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث
امرتسر
چوک کٹڑہ کہنائی

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر | ۴ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹ جون ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

خواب میں ہو تیرا دیدار رسول عربی

(از محمد فضل الرحمن صاحب عنبر مبارکپوری اعظمی)

کیا مبارک ترا دربار رسول عربی
سب سے شیریں تری گفتار رسول عربی
تم کو اللہ نے دیا "رحمت عالم" کا لقب
تیرے اخلاق کے قائل ہیں مخالف بھی تمہیں
کچھ نہیں میکدۂ دہر سے مطلب اُس کو
انبیاء سے لیا میثاق اطاعت کا تری
تم پہ نازل کرے اللہ درود اور سلام
قلب مضطر کی تمنا ہے یہی صبح و مسا
عنبر ہر وقت کہے صلِّ علی صلِّ علی

کیا ہی عالی قدری سرکار رسول عربی
سب سے اعلیٰ ترے اطوار رسول عربی
جملہ نبیوں کا تو سردار رسول عربی
مدح خواں بلکہ ہیں اغیار رسول عربی
جو ترے در کا ہے سرشار رسول عربی
سب نے دل سے کیا اقرار رسول عربی
یہ دعا ہے مری ہر بار رسول عربی
خواب میں ہو ترا دیدار رسول عربی
نعت گوئی ہو مرا کار رسول عربی

انتخاب الاخبار

(۱۰ - جون تک)

—— کراچی کی اطلاع ہے کہ جب سے حکومت نے سندھ میں مارشل لا نافذ کیا ہے دو ہزار حر گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— حکومت سندھ نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے حروں کو کسی قسم کی امداد دی تو اُسے گولی سے اُڑا دیا جائے گا۔

—— واشنگٹن (امریکہ) کی سرکاری اطلاع مجریہ ۹ جون مظہر ہے کہ آج کل ریلاسکا کی بندرگاہ ڈچ ہاربر کے قریب شدید بحری جنگ لڑی جا رہی ہے۔ مگر بحری محکمہ تفاصیل بتانا مناسب نہیں سمجھتا۔

—— لندن کے دار العوام میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہم ترکی کے راستے خوراک سے بھرے ہوئے جہاز بحیرہ ایجین کے جزائر میں بھیج رہے ہیں۔ تاکہ یہ خوراک فاقہ کش یونانیوں کو پہنچ جائے۔ (یونان میں جنگ کی وجہ سے خوفناک گرانی ہو گئی ہے)

—— چنکنگ کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایک چینی دستہ نے جنوبی شانسی کے علاقہ میں اچانک حملہ کر کے شہر پانشاؤ پر قبضہ کر لیا ہے اور بہت سا جنگی سامان بھی انکے ہاتھ لگا ہے صوبہ یونن کے گورنر نے اعلان کیا ہے کہ جاپانیوں کو یونن کی مہم میں مکمل ناکامی ہوئی ہے۔

—— آسٹریلیا کے وزیر ہوا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہماری ہوائی طاقت تسلی بخش طور پر بڑھ رہی ہے۔ ملک میں ہوائی اڈوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز ۱۲ ہزار میل لمبے ساحل کے ساتھ ساتھ جاپانی آبدوزوں کو تلاش کر کے برباد کرتے رہتے ہیں۔

—— سیباسٹوپول میں جرمنی کی تازہ یورش پر ایک ہفتہ گزر گیا ہے مگر روسی فوج ابھی تک مقابلے پر ڈٹی ہوئی ہے اور دشمن کو شدید نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس کے باوجود دشمن لگاتار کمک اور رسد لا رہا ہے۔ بکتر بند دستوں کے علاوہ ایک لاکھ پیدل فوج بھی اس محاذ پر جھونک دی ہے۔ نومبر ۱۹۴۱ء کے آخر میں جرمنوں نے اس بندرگاہ کا محاصرہ کیا تھا۔

—— لیبیا میں بیر الحکیم کے مشہور شہر کو اتحادی فوج نے چھوڑ دیا ہے۔ اب اس پر محوری فوج کا قبضہ ہے

—— لندن کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مئی کے مہینہ میں برطانوی طیاروں نے بحیرہ روم اور بحیرہ شمالی میں محوریوں کے ۴۷ جہاز ڈبوئے یا ان کو نقصان پہنچایا۔

—— چند روز ہوئے کہ بحرالکاہل کے امریکن جزیرے مڈوے پر جاپان نے بحری حملہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں اس کے قریباً پندرہ جہاز یقینی طور پر تباہ ہو گئے۔ جن میں جنگی جہاز، کروزر، طیارہ بردار اور رسد رساں ہر قسم کے جہاز شامل تھے اور دس ہزار سے زیادہ جاپانی اس جنگ میں ہلاک ہوئے۔ اسکے مقابلہ میں ۳۳ ہزار ٹن کا ایک امریکن طیارہ بردار، ایک تباہ کن اور ایک تیل لے جانے والا جہاز غرق ہوئے۔

—— قاہرہ کی ایک اطلاع مجریہ ۱۴ جون مظہر ہے کہ اکرومہ (واقع لیبیا) کے جنوب میں کل سے جو لڑائی شروع ہوئی ہے وہ شدت سے جاری ہے۔ ہمارے دستوں نے عقب سے حملہ کر کے دشمن کی بہت سی لاریاں برباد کر دیں اور دشمن کے متعدد سپاہی گرفتار کر لئے۔

—— واشنگٹن میں اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جاپانی فوج جزائر آلیوشن میں اُتر پڑی ہے۔ جاپانیوں نے روس کو یقین دلایا ہے کہ ان جزائر میں اُترنے کا مقصد سائبیریا پر حملہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ جزائر مذکور کے ان ہوائی اور بحری اڈوں پر قبضہ کرنا مقصود ہے۔ جہاں سے جاپان پر حملے کئے جا سکتے ہیں۔

—— تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ خارکوف میں لڑائی پھر تیز ہو گئی ہے۔

(بقیہ متفرقات)

مطلع رہیں ماہ جون میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے ان کے نمبر خریداری ۲۹ مئی میں صفحہ پر شائع ہو چکے ہیں۔ یکم جولائی تک انتظار کر کے ۲ جولائی کو وی پی بھیجے جائیں گے۔ اور وی پی بھیج کر تا وصولی ہر خریدار کا اخبار بند رہیگا۔ قیمت وصول ہونے پر تمام پرچے بھیج دئیے جائیں گے۔ اس لئے یکم جولائی تک تمام خریدار اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بھیجدیں۔

وی پی واپس نہ کیجئے کیونکہ آج کل اخبار کو پہلے ہی ہر ماہ کافی خسارہ ہو رہا ہے۔ اس پر واپسی کا نقصان ایسے وقت میں سخت تکلیف دہ ہے جن صاحب کے نام وی پی کیا جائے مہربانی فرما کر وہ وصول کر لیا کریں۔ اگر گھر پر موجود نہ ہوں تو کم از کم امانت ہی رکھ لیا کریں۔

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ عہ/۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۲۰۰ بقایا عہ/۔ تفصیل آیندہ۔

اصحاب خیر اس فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ بیرونی امداد نہ ملنے کے باعث سائلین کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ فتویٰ فنڈ کی آمد بھی بالکل محدود ہے۔ اس لئے اصحاب خیر صدقات جاریہ کرتے وقت ضرور خیال رکھیں۔

بزم توحید کے حامی معلوم نہیں کس شغل میں ہیں یا جنگ کے اثر سے متاثر ہیں۔ کیونکہ اپنے فرض اشاعت توحید سے بالکل بے خبر ہیں صرف بنارس کی بزم توحید کی رپورٹ آئی ہے اہل توحید دنیاوی اثر سے ایسے متاثر نہ ہوا کریں کہ اشاعت توحید سے بے خبر ہو جائیں

—— لندن میں آزاد فرانسیسیوں کے ہیڈ کوارٹر سے مصدقہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ پیرس میں جرمنوں کے خلاف خفیہ سازشوں اور مزاحمت کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ اور جرمن خفیہ پولیس ایسے لوگوں کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۴ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

شیخ بہاء اللہ اور لقاء اللہ

تاریخ اسلام میں ایسے لوگ ملتے ہیں جنہوں نے مختلف قسم کے دعوے کئے۔ ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دعویٰ کرنے سے پہلے اپنا نام **لا** مشہور کیا۔ جب علماء اسلام کی طرف سے اعتراض ہوا کہ حدیث میں آیا ہے لا نبی بعدی (آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) تو ہوشیار مدعی نے جواب دیا کہ آپ لوگوں نے حدیث کے لفظ نبی پر غور نہیں کیا۔ اس کی اصل قرأت یوں ہے:۔ لا نبیٌ بعدی یعنی آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ایک شخص لا نامی میرے بعد نبی ہوگا۔ اس حدیث کی ترکیب در اصل مبتدا و خبر ہے۔

اسی طرح کئی ایک مدعیان نبوت عباسی زمانے میں پیدا ہوئے اور چلتے بنے:

آج دو مدعیان نبوت ہمارے مخاطب ہیں ایک شیخ بہاء اللہ ایرانی۔ دوسرے مرزا صاحب قادیانی۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ دونوں مدعی پہلے تمام مدعیان نبوت سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ نبوت و رسالت کی حد سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں ان دونو کے دعاوی عجیب قسم کے ہیں۔ ان کے ماننے والوں کو شاباش ہے۔ جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ مان لیتے ہیں۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ ہم سلسلۂ انبیاء کے معیار پر آئے ہیں۔ حالانکہ سلسلۂ انبیاء میں کسی نے وہ دعویٰ نہیں کیا جو ان دونوں نے کیا ہے۔ مثلاً مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ

"مجھے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی قوت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص۲۳ طبع اول)

اس کا ثبوت یہ ہے کہ خود فنا ہوگئے۔ جس پر پبلک نے یہ آوازہ کسا ہے

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ جو اُن کے اتباع بیان کرتے ہیں۔ اصل الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"قرآن کریم اور احادیث میں خدا کے آنے اور اس سے ملاقات کرنے کی پیشگوئیاں بکثرت ہیں۔ توراۃ اور انجیل میں بھی خدا کے آنے اور اس سے ملاقات کی بے شمار پیشگوئیاں ہیں۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے چند ایک لکھی جاتی ہیں:۔

(۱) احبار۔ باب ۲۶۔ آیت ۱۱ میں ہے:۔

"میں اپنا مسکن تم میں رکھونگا۔ اور میری روح تم سے نفرت نہ کریگی اور میں تمہارے درمیان سیر کرونگا۔ اور تمہارا خدا ہونگا اور تم میری قوم ہوگے۔"

(۲) یسعیاہ باب ۲۵۔ آیت ۹ میں ہے:۔

"اُس روز کہا جائیگا۔ لو یہ ہمارا خدا ہے ہم اسی کی راہ تکتے تھے۔"

(ب) اُس دن خداوند اکیلا سربلند ہوگا۔"

(یسعیاہ $\frac{2}{11}$)

(۳) مکاشفات یوحنا $\frac{21}{3}$ آیت ۳ میں ہے:۔

"میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے۔ وہ ان کے ساتھ خیمہ کریگا اور اُن کا خدا ہوگا۔"

کیا ساڑھے تیرہ سو برس میں کسی شیعہ یا سُنی نے بالہام الٰہی اپنے آپ کو ان پیشگوئیوں کا مصداق ٹھیرایا؟ اگر ایسا ہے تو بدء اسلام سے لیکر آج تک کسی مُسلم صوفی کا یہ الہامی دعویٰ دکھائیے کہ خداوند عالم نے فلاں صوفی کو اپنے الہام کے ذریعے اسے یہ اطلاع دی ہو کہ کتب مقدسہ میں لقاء ربانی کی پیشگوئیوں کا تو مصداق ہے۔ اور اگر ایسا نہیں دکھایا جا سکتا جیسا کہ یقیناً نہیں دکھایا جا سکتا تو پھر حضرت بہاء اللہ جل اسمہ الاعلیٰ پر نازل شدہ کلام کو کسی مسلم صوفی کے حالت سکر کے الہام کے مشابہ قرار دیکر اس کی تاویل کرنا کہاں تک جائز ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ کتب مقدسہ میں آخری زمانہ میں ظہور خداوندی اور لقاء ربانی کی پیشگوئیاں بکثرت ہیں۔ جن کا تعلق آخری زمانہ سے ہے۔ اس لئے یہ پیشگوئیاں نہ تو آنحضرت سے پہلے کسی پیغمبر پر چسپاں کی جا سکتی ہیں اور نہ کسی حال کے راہب اور صوفی پر۔ پیغمبروں پر تو اس لئے چسپاں نہیں ہو سکتیں کہ پیغمبروں نے خود

اپنے آپ کو ان پیشگوئیوں کا مصداق نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ انہیں آخری زمانہ سے متعلق کردیا۔ پس جو مقام کسی گذشتہ پیغمبر کا بھی نہیں ہے کیونکر ممکن ہے کہ کوئی راہب یا صوفی یا عالم اس مقام کا ادّعا بھی کرسکے؟

پس یا تو کسی مسلم صوفی کا الہامی دعویٰ پیش کیجئے کہ تیرہ سو برس کے اندر کبھی کسی جگہ پر کسی صوفی نے ایسا ادعا منجانب اللہ کیا ہو کہ آخری زمانہ میں ظہور الٰہی کی پیشگوئیوں کا مصداق میں ہوں۔ یا جو عین وقت پر ظاہر ہوا اُسے تسلیم کیجئے۔ حضرت بہاء اللہ کا دعویٰ یہی ہے کہ جمیع کتب مقدسہ میں خدا کی طرف سے جس لقاء الٰہی کا وعدہ تھا وہ میں ہوں۔" (چابہر دلی بابت مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۵/۱۸)

اہلحدیث علمائے کلام میں یہ اصول مسلم ہے:۔

تاویل الکلام بمالا یرضیٰ بہ قائلہ باطل

یعنی متکلم کے خلاف منشا اس کے کلام کی تشریح کرنا باطل ہے۔

قرآن مجید میں لقاء اللہ اور لقاء نا کئی جگہ آیا ہے۔ ایک آیت سارے نزاع کے لئے فیصلہ کن ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (پ ۱۶۔ ع ۳)

اس کا صاف ترجمہ یہ ہے جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہے وہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

اس آیت پر صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین نے یقیناً عمل کیا ہوگا۔ یعنی وہ اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتے ہونگے۔

اس کی تفصیل حدیث میں یوں آئی ہے:۔

من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ (مشکوٰۃ شریف)

خود آنحضرتؐ نے اس حدیث کی تشریح اس طرح فرمائی ہے

جو شخص مرتے وقت خوش ہو کہ میں خدا سے ملوں گا خدا بھی اس سے مل کر خوش ہوتا ہے اور جو شخص اس وقت خدا سے ملنا ناپسند کرے خدا بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

کسی صحابی یا تابعی مجتہد یا محدث چھوٹے یا بڑے کے دل میں کبھی یہ واہمہ تک نہیں گزرا کہ اس لقاء الٰہی سے مراد شیخ بہاء اللہ ایرانی کا ظہور ہے۔

پھر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ مضمون نگار بڑی دلیری سے لکھتے ہیں کہ کسی شیعہ یا سنی صوفی یا غیر صوفی نے اپنے کو اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھیرایا صرف شیخ بہاء اللہ نے اپنی ذات کو اس کا مصداق ٹھیرایا ہے۔ لہذا وہ سچے ہیں۔

کیا خوب دلیل ہے۔ اگر آج کوئی یہ دعویٰ کردے کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کا مصداق میں ہوں۔ چونکہ میرے سوا کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ اس لئے میں اپنے دعوے میں سچا ہوں۔

غالباً خود مضمون نگار صاحب بھی اس پر ہنسیں گے۔ اور ایسے شخص کو مخاطب کرکے کہیں گے ؎

نہ پہنچی ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہوچکے ہیں گرچہ تم کو فتنہ گر پہلے

پس ان آیات اور احادیث میں لقاء اللہ سے مراد اللہ کی لقاء ہے جو بعد الموت ہر مؤمن کو حاصل ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی۔ خاص اُن لوگوں کو حاصل ہوگی۔ جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (پ ۲۴۔ ع ۱۸)

حیرت ہے کہ کل ادیان خصوصاً دین اسلام کو منسوخ قرار دیکر موعود ادیانِ کل ہونے کا دعوے دار اتنے بڑے دعوے کے ثبوت میں صرف دعویٰ ہی پیش کرتا ہے۔

الی اللہ المشتکیٰ

قادیانی مشن

مولنا محمد حسین بٹالوی اور مرزا صاحب قادیانی

خلیفہ قادیانی اپنے باپ سے بڑھ گئے

دنیا کے اخلاق نویسوں نے اس بات کو بہت بُرا منایا ہے کہ کسی شخص پر بہتان لگایا جائے خاصکر فوت شدہ شخص پر جو اس دنیا میں آکر جواب دینے کے قابل نہیں ہے۔ مگر قادیانی اصطلاح میں یہ سب کچھ جائز ہے۔ مرزا صاحب کی زندگی میں ان پر ایک مقدمہ ہوا تھا۔ جس میں مستغیث ایک عیسائی ڈاکٹر تھے۔ اور مرزا صاحب ملزم تھے۔ مستغیث نے اپنے دعوے کے اثبات کے لئے مولنا محمد حسین صاحب مرحوم کو گواہ لکھوا دیا تو مجبوراً ان کو عدالت میں پیش ہونا پڑا۔

مرزا صاحب نے اس شہادت کے متعلق ایک افسانہ تراشا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ عدالت میں مجھے تو کرسی ملی ہے مگر مولوی محمد حسین کو نہیں ملی۔ اس کا ذکر مرزا صاحب کی کتاب کتاب البریہ میں ملتا ہے۔ اس غلط بیانی کا تردیدی جواب مولنا موصوف نے اسی زمانہ میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں دیدیا تھا[1]۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب کو ایک چھٹی بھی لکھی تھی جس کے چند الفاظ خود مرزا صاحب نے بھی نقل کئے ہیں جو یہ ہیں

---

[1] ضرورت ہوئی تو ہم اشاعۃ السنۃ کی اصل عبارت بھی شائع کردیں گے بشرطیکہ اس میں جو حق ہے اسپر گلہ نہ کیا جائے۔ جو صاحب خود ملاحظہ کرنا چاہیں وہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۸ نمبر ۹ صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۲ ملاحظہ فرمائیں۔

میاں غلام احمد خدا آپکو راہ راست پر لائے۔ آپ نے کتاب البریہ صفحہ ۰۰۰ میں تین دعوے کئے ہیں۔ اول یہ کہ محمد حسین نے صاحب ڈپٹی کمشنر سے کرسی طلب کی اور کہا کہ اسکو عدالت میں کرسی ملتی تھی اور اس کے باپ کو بھی ملتی تھی۔ جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو تین جھڑکیاں دیں اور کہا کہ تو جھوٹا ہے بک بک مت کر۔ دوسرا یہ دعویٰ کہ پھر وہ باہر کے کمرے میں ایک کرسی پر جا بیٹھا تو کپتان صاحب پولیس کی نظر اس پر جا پڑی اس وقت کنسٹبل کی معرفت جھڑکی کے ساتھ اس کرسی سے اٹھایا گیا۔ تیسرا یہ دعویٰ کہ پھر وہ ایک شخص کی چادر لے کر اس پر بیٹھ گیا تو اس شخص نے چادر نیچے سے کھینچ لی۔ یہ تینوں دعوے محض دروغ ہیں۔ جن میں راستی کا شمہ دخل اور شائبہ تک نہیں۔ الخ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۲۰)

اس کے بعد بات آئی گئی ہوگئی۔ مگر خلیفہ قادیان کو گڑے مردے اکھاڑنے کا شوق ہوا تو آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس واقعہ کو دہرایا اور نہایت کردہ الفاظ میں اس کا ذکر کیا۔ آپ کے پاکیزہ اور شستہ کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

"ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مولوی محمد حسین کے کرسی مانگنے پر کہا۔ "بک بک مت کر پیچھے ہٹ جوتیوں میں کھڑا ہو جا۔" (الفضل ۳۰ مئی ۴۳ء)

یہ کلام ایسا جھوٹ اور مکروہ افترا ہے کہ باپ کو بھی نہ سوجھا تھا۔ کیا خلیفہ قادیان کے مرید ہمیں بتا سکتے ہیں کہ عدالت میں جوتیوں کے لئے کوئی خاص جگہ ہوتی ہے۔ جہاں مولنا مرحوم کو کھڑا ہونے کو کہا گیا۔ خلیفہ صاحب تو ان دنوں نابالغ بچے کی صورت میں پھدکتے پھرتے ہونگے۔ پھر کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ یہ روایت اُن سے کس نے بیان کی ہے۔ تاکہ ہم بھی اُن راوی کا جائزہ لے سکیں کہ وہ جابر جعفی ہے یا اس سے کچھ کم وبیش ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس واقعہ کو مرزا صاحب کے اس الہام کا مصداق بتایا گیا ہے۔ جس میں بقول ان کے خدا ان کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔

انّی مھین من اراد اھانتك

- - - - - - - - -

(اے مرزا جو تیری اہانت کا ارادہ بھی کرے میں اس کو ذلیل کرونگا)

یہ الہام پیش کرکے نتیجہ نکالا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب چونکہ مرزا صاحب کے خلاف عدالت میں گواہی دینے گئے تھے۔ اس لئے خدا نے ان کو ذلیل کیا (جل جلالہ)

یہ واقعہ صحیح ہو یا غلط مگر اتنی بات تو بالکل صحیح ہے کہ اسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے مولنا محمد حسین کے حفظِ امن کا دعویٰ دائر کرنے پر مرزا صاحب سے یہ وعدہ لیا تھا کہ

میں (مرزا) اپنے الہام کی بنا پر کسی کی موت کی پیشگوئی نہیں کرونگا اور مولوی محمد حسین کے حق میں توہینی الفاظ بطالوی وغیرہ ہرگز نہیں لکھونگا۔

اس واقعہ کے بعد مرزا صاحب اپنے مخالفوں کے حق میں موت کی پیشگوئی نہیں کرتے تھے بلکہ کسی کو مباہلے کی دعوت دینے کی جرأت بھی نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ آپ "اعجاز احمدی" میں لکھتے ہیں کہ

ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کرسکتے۔ کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے (صفحہ ۱۴)

آہ! موت مرزا چھن گئی۔ مخالفین کی موت کی پیشگوئیاں بند ہوگئیں۔ آتھم کی موت کے متعلق میعاد پوری ہونے پر پبلک نے نعرے لگائے کہ

عضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

آسمانی منکوحہ کے ساتھ مرزا صاحب کا نکاح نہ ہونے پر عدالتوں میں ہنسی اڑائی گئی۔ مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی زندگی مرزا صاحب کے لئے موجب ہتک ہوکر ان کی موت کا باعث بنی آخرکار نوبت یہاں تک پہنچی کہ مطابق دعاء آخری فیصلہ (۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء) ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو لاہور میں جب آپ کا انتقال ہوا تو لاہور شہر میں آپ کی نعش مبارک کی جو توہین کی گئی خدا کسی کی نہ کرے۔ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ "آخری فیصلہ" پر مباحثہ ہوکر ساری جماعت احمدیہ کے لئے موجب ہتک اور ندامت ہوا۔ (اس کے متعلق پورے الفاظ دیکھنے ہوں تو پیغام صلح لاہور ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء ملاحظہ کیجئے۔ جس میں لکھا ہے کہ قاسم علی نے ساری جماعت احمدیہ کو ذلیل کیا) وغیرہ ذالک۔

مگر پھر بھی مرزا صاحب کی فتح کے نقارے بجائے جاتے ہیں۔ غالباً ایسے موقع کے لئے یہ پنجابی ضرب المثل مشہور ہے کہ

جاٹ کی پینتالیس عزتیں

جب مذکورہ بالا واقعات ظاہر کئے جاتے ہیں تو سر ظفراللہ خان جیسے معزز رکن جماعت احمدیہ بھی اپنی تقریر میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس قسم کے توہینی واقعات انبیاء کے ساتھ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ سچ ہے کہ ؎

ہم جو چپ ہوں تو سڑی کہلائیں
شیخ چپ ہو تو نوکل ٹھہرے

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل جواب دیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ قیمت ۵ر

نوٹ:- مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی ترجمہ۔ قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ:- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حجیت حدیث

(از قلم مولنا اشرف علی صاحب تھانوی)

ناظرین کرام! سرتاج علماء دیوبند حضرت مولنا المحترم محمد اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک رسالہ نئی روشنی والوں کے شبہات کے جواب میں لکھا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت ممدوح نے الوہیت نبوت، معاد و اصول اربعہ قرآن۔ حدیث۔ اجماع۔ قیاس پر معقولات سے خوب روشنی ڈالی ہے۔ اس رسالہ کا نام "الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ" ہے۔ اس کے انتباہ پنجم میں حدیث پر بحث کی ہے۔ حدیث کی حجیت کو ثابت کرتے ہوئے درایت سے حدیث پر تنقید کرنے کو غلط بتایا ہے۔ لہذا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ داشتہ آید بکار۔

(راقم۔ احقر محمد علی تارکش بج پور)

انتباہ پنجم متعلق حدیث منجملہ اصول اربعہ شرع

حدیث کے متعلق یہ غلطی ہے کہ اس کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حدیثیں محفوظ نہیں ہیں نہ لفظاً نہ معنیً۔ لفظاً تو اس لئے کہ عہد نبوی میں حدیثیں کتابتہً جمع نہیں کی گئیں محض زبانی نقل در نقل کی عادت تھی تو ایسا حافظہ کہ الفاظ تک یاد رہیں فطرت کے خلاف ہے۔ اور معنیً اس لئے کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا لامحالہ اوس کا کچھ نہ کچھ مطلب سمجھا۔ خواہ وہ آپ کے مراد کے موافق ہو یا غیر موافق ہو اور الفاظ محفوظ نہ رہے۔ جیسا اوپر بیان ہؤا۔ پس اسے اپنے سمجھے ہوئے کو دوسروں کے روبرو نقل کر دیا۔ پس آپ کی مراد کا محفوظ رہنا بھی یقینی نہ ہؤا۔ جب نہ الفاظ محفوظ ہیں نہ معانی تو حدیث حجت کس طرح ہوئی۔ اور یہی حاصل ہے شبہ فرقہ قرآنیہ کا۔ اور حقیقت میں یہ غلطی محدثین و فقہاء سلف کے حالات میں غور نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اون کو ضعف حافظہ و قلت رغبت و قلت خشیت میں اپنے اوپر قیاس کیا ہے قوت حافظہ اون کا اون کے واقعات کثیرہ سے جو متواتر المعنے ہیں ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کا سو شعر کے قصیدہ کو ایک بار سن کر یاد کر لینا اور حضرت امام بخاری رح کا ایک مجلس میں سو حدیثیں منقلب المتن والاسناد کو سن کر ہر ایک کی تغلیط کے بعد اون سب کو بعینہ سنا دینا پھر ایک ایک کی تصحیح کر دینا اور امام ترمذیؒ کا بحالت نابینائی ایک درخت کے نیچے گذر کر سر جھکا لینا اور وجہ دریافت کرنے پر وہاں درخت ہونے کی خبر دینا جو کہ اس وقت نہ تھا اور تحقیق سے اس خبر کا صحیح ثابت ہونا۔ اور محدثین کا اپنے شیوخ کے امتحان کے لئے گاہ گاہ احادیث کا اعادہ کرنا اور ایک حرف کی کمی بیشی نہ نکلنا۔ یہ سب سیر و تواریخ و اسماء الرجال میں مذکور و مشہور ہے۔ جو قوت حافظہ پر دلالت کرنے کے لئے کافی ہے۔ اسماء الرجال میں نظر کرنے سے سئی الحافظہ رُوات کی روایات کو صحیح سے خارج کرنا کافی حجت ہے اس باب میں محدثین کی کاوش کی۔ اور علاوہ قوت حافظہ کے چونکہ اللہ تعالیٰ کو اون سے یہ کام لینا تھا اس لئے غیبی طور پر بھی اس مادہ میں اون کی تائید کی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کا قصہ ذکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے چادرہ میں کچھ کلمات پڑھ دئیے اور انہوں نے وہ چادرہ اپنے سینے سے لگا لیا۔ احادیث میں وارد ہے اور اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ خود حدیث ہی میں کلام ہو رہا ہے اور پھر حدیث سے ہی استدلال کیا جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ کلام تو احکام کی حدیثوں میں ہے۔ اور یہ تو ایک قصہ ہے۔ ایسی احادیث قسم ہیں علم تاریخ کی جو بلا اختلاف حجت ہے۔ اگر اس قصے پر خلاف فطرت ہونے کا شبہ ہو تو اوس کا جواب انتباہ سوم بحث معجزہ میں ہو چکا ہے۔ پھر خود ہم کو اس میں بھی کلام ہے کہ یہ خلاف فطرت ہے۔ اہل مسمریزم معمول کے متخیلہ میں ایسے تصرفات کر دیتے ہیں۔ جن سے اشیاء غیر معلومہ منکشف اور اشیاء معلومہ غائب و نسی ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ آپ کا تصرف اسی قبیل کا تھا۔ بلکہ صرف یہ تبلانا ہے کہ خلاف فطرت کہنا مطلقاً صحیح نہیں ہے اگر مسلم بھی ہو تو معجزہ ہے۔ جس کا فیصلہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ اور علاوہ اس کے ہم نے خود اپنے زمانہ کے قریب ایسے حافظے کے لوگ سُنے ہیں۔ چنانچہ حافظ رحمت اللہ صاحب الہ آبادی کے حافظے کے واقعات دیکھنے والوں سے ہم خود ملے ہوں اور حکایتیں سُنی ہیں۔ یہ تو حافظے کی کیفیت ہوئی اور رغبت ان کی یاد رکھ کر بعینہ پہنچانے میں اس لئے تھی کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو دعا دی ہے۔ بقولہ نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظها و وعاها واداها كما سمعها الحديث۔ اس دعا کے لینے کو وہ حضرات نہایت کوشش کرتے تھے کہ حتی الامکان بعینہ پہنچا دیں اور خشیت تغیر اس لئے تھی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا کہ من كذب على ما لم اقله فليتبوا مقعده من النار۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ مارے خوف کے حدیث ہی بیان نہیں کرتے تھے۔ پھر محدثین کا احادیث طویلہ میں بعض الفاظ میں تردید کرنا او نحوہ وغیرہ کہنا صاف دلیل ہے۔ اہتمام حفظ الفاظ و احتیاط کی اس باب میں اسی حالت میں کتابتہً حدیثوں کا مدون نہ ہونا اُن کی حفاظت میں کچھ مضر نہیں ہو سکتا بلکہ غور کرنے سے مفید و معین معلوم ہوتا ہے کیونکہ کاتبین کے حافظ کو کتابت پر اعتماد ہونے سے ریاضت کا موقع کم ہو جاتا ہے۔ اور ہر قوت ریاضت سے بڑھتی ہے۔ ہم نے ان پڑھ لوگوں کو بڑے بڑے طویل و عریض جزئیات کا حساب

زبانی بتلاتے اور جوڑتے دیکھا ہے۔ بخلاف خواندہ لوگوں کے کہ بے لکھے اون کو خاک بھی یاد نہیں رہتا اور یہ بھی ایک وجہ ہے اوس وقت کے لوگوں کے حافظے کے ضعف کی دوسری وہ بھی وجہ ہے جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا کہ اون سے اللہ تعالیٰ کو یہ کام لینا تھا اور اب تدوین احادیث و احکام کی جو کہ تدوین احادیث کا ثمرہ تھا اس سے نفی ہوگئی اور یہ امر بھی فطرۃً جاری ہے کہ جس وقت جس چیز کی حاجت ہوتی ہے اوس کے مناسب قویٰ پیدا کئے جاتے ہیں چنانچہ اس وقت صنائع وایجادات کے مطابق دماغوں کا پیدا ہونا اس کی تائید کرتا ہے۔ اور حکمت عدم کتابت میں اس وقت یہ تھی کہ حدیث و قرآن کا خلط نہ ہوجاوے جب قرآن کی پوری حفاظت ہوگئی اور وہ احتمال خلط کا مرتفع ہوا اور نیز مختلف فرقوں کے اہواء کا ظہور ہوا اوس وقت سنن کا جمع ہوجانا اقرب الی الاحتیاط ناعون علی الدین تھا۔ پس نہایت احتیاط سے حدیثیں جمع کی گئیں۔ چنانچہ اسانید و متون و اسماء الرجال کے مجموعہ میں امعان نظر سے قلب کو پورا یقین ہوجاتا ہے کہ اقوال و افعال نبویہ بلا تغیر و تبدل محفوظ ہوگئے ہیں۔ یہ تقریر تو اخبار آحاد میں بھی جاری ہوتی ہے۔ اور اگر کتب حدیث کو جمع کرکے اون کے متون اور اسانید کو دیکھا جاوے تو اکثر متون میں اتحاد و اشتراک اور اسانید میں تعدد و تکثر نظر آئے گا۔ جس سے وہ احادیث متواتر ہوجاتی ہیں۔ اور متواتر میں شبہات متعلقہ بالرواۃ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ متواتر میں راوی کا صدق یا ضبط یا عدل کچھ بھی شرط نہیں۔ اب بعد اثبات حجیت حدیث کے درایت سے اس کی تنقید کرنے کا غلط ثابت ہونا بھی معلوم ہوگیا ہوگا کیونکہ حدیث صحیح کا ادنیٰ درجہ وہ ہے۔ جو ظنی الدلالت و ظنی الثبوت ہو۔ اور جس چیز کا درایت نام رکھا ہے اوس کا حاصل دلیل عقلی ظنی ہے اور اصول موضوعہ میں تقدیم نقلی ظنی کی عقلی ظنی پر ثابت ہوچکی ہے۔ رہا قصہ روایت بالمعنی کا۔ سو اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اول تو بلا ضرورت ابکی عادت نہ تھی اور اون کے حافظے کو دیکھتے ہوئے ضرورت نادر ہوتی تھی۔ پھر ایک ایک مضمون کو اکثر مختلف صحابہ نے سن سن کر روایت کیا ہے۔ چنانچہ کتب حدیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر ایک نے روایت بالمعنی کیا تو دوسرے نے روایت باللفظ کردیا اور پھر دونوں کے معنی موافق ہونے سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ جنہوں نے روایت بالمعنی بھی کیا ہے انہوں نے اکثر صحیح ہی سمجھا ہے اور واقعی جنکو خشیت اور احتیاط ہوگی وہ معنی فہمی میں بھی خوف سے کام لیگا۔ بدون شرح صدر مطمئن نہ ہوگا۔ اور اگر کہیں الفاظ بالکل ہی محفوظ نہ رہے ہوں گو ایسا نادر ہے مگر پھر بھی ظاہر ہے کہ متکلم کا مقرب مزاج شناس جس قدر اوس کے کلام کو قرائن مقالیہ اور مقامیہ سے صحیح سمجھ سکتا ہے۔ دوسرا ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ اس بنا پر صحابہ کا فہم قرآن و حدیث میں جس قدر قابل وثوق ہوگا۔ دوسروں کا نہیں ہوسکتا۔ پس بعد سمروں کا اون کے خلاف قرآن سے یا محض اپنی عقل سے کچھ سمجھنا۔ اور اوس کو درایت مخالف حدیث ٹھہراکر حدیث کو رد کرنا کیونکر قابل التفات ہوسکتا ہے اور ان تمام امور پر لحاظ کرتے ہوئے پھر اگر کسی شبہے کی گنجائش ہوسکتی ہے تو وہ شبہ غایت ما فی الباب بعض حدیث کی قطعیت میں مؤثر ہوسکتا ہے۔ سو بہت سے بہت یہ ہوگا کہ ایسی احادیث سے احکام قطعیہ ثابت نہ ہوں گے۔ لیکن احکام ظنیہ بھی چونکہ جزو دین و واجب العمل ہیں لہٰذا وہ ظنیت بھی مضر مقصود نہ ہوگی۔ فقط:

علماء دیوبند کی نرالی تقلید

(از ابو المرجان محمد فضل الرحمٰن مبارکپوری الاعظمی)

علماء دیوبند کی تقلید نئی اور نرالی ہے۔ اور ہم اسکو اپنی طرف سے نہیں بلکہ بعض اکابر علماء دیوبند کی تصریح کی بنا پر کہتے ہیں۔ چنانچہ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولنا انور شاہ مرحوم عرف الشذی ص۵۳ میں لکھتے ہیں۔ الا ان تقلید السلف کان التقلید فی الاجتهادیات التی لم یثبت فیها المرفوع والموقوف لا التقلید نا یعنی سلف اُن اجتہادی مسائل میں تقلید کرتے تھے۔ جو حدیث مرفوع اور موقوف سے ثابت نہیں ہوتے تھے۔ اور انکی تقلید ہماری جیسی تقلید نہ تھی۔ میں کہتا ہوں شاہ صاحب مرحوم کا یہ کہنا کہ "سلف تقلید کرتے تھے" بالکل بے ثبوت اور واقعہ کے سراسر خلاف ہے۔ سلف صالحین کے زمانہ میں تقلید شخصی کا نہ رواج تھا اور نہ اس کا وجود اور نہ انہوں نے کسی کی تقلید کی۔ حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی تقلید شخصی کا کوئی نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اسکے برعکس ترک تقلید کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ مقلد کا طرز استدلال کتب اصول فقہ حنفی میں یوں لکھا ہے۔ هذا عندی صحیح لانه ادی الیه رای ابی حنیفة یعنی مقلد وہ ہے جو کہے میرے نزدیک یہ مسئلہ اسلئے صحیح ہے کہ امام ابو حنیفہ کی رائے کے موافق ہے۔" اور یہاں یہ حالت ہے کہ امام صاحب کے فیصلہ کے بعد بھی لوگ اپنی اپنی رائوں پر قائم رہتے تھے۔ (سیرۃ النعمان)

اور اس بات کا ثبوت کہ سلف صالحین کے زمانہ میں نہ تقلید شخصی کا رواج تھا اور نہ اس کا وجود۔ یہ ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ کے بعد چوتھی صدی میں تقلید شخصی کی بنیاد پڑی۔ (ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ) اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو چیز سلف صالحین کے زمانہ کے بعد پیدا ہو وہ ان کے زمانہ میں ہرگز نہیں ہوسکتی۔ علاوہ اسکے سلف کے طریق استدلال و طرز عمل سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مجتہد تھے مقلد نہ تھے

پس مولنا انور شاہ صاحب کا یہ قول کہ "سلف تقلید کرتے تھے" ناقابل تسلیم ہے۔ ہاں آپ کا یہ فرمانا کہ "اور ان کی تقلید ہماری جیسی تقلید نہیں تھی" بزبان خود صاف اقرار ہے کہ سلف صالحین کسی کے مقلد نہ تھے اور نہ انکے زمانہ میں مروجہ تقلید شخصی کا وجود تھا۔ اُولٰئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔ مولنا انور شاہ صاحب کے قول مذکورہ سے ثابت ہوا کہ علماء دیوبند کی تقلید بالکل نئی اور نرالی ہے۔ جو سلف صالحین کے اندر نہ تھی۔ الحمد للہ کہ شاہ صاحب کا یہ اقراری بیان ہمارے لئے مفید اور فیصلہ کن ہے۔ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ۔

فتاویٰ

س ۱۰۰ } کیا ایسا بکرا جس کے کان صرف ایک یا پون انچ کاٹے ہوئے ہوں۔ قربانی پر جائز ہوسکتا ہے؟ (شیخ نور محمد از چونیاں)

ج ۱۰۰ } ایسے بکرے کی قربانی جائز نہیں۔ کیونکہ ایسے عیبوں والوں کو حدیث میں منع فرمایا ہے۔ وعنہ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نضحی باعضب القرن والاذن۔ رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ باب فی الاضحیہ) اللہ اعلم!

س ۱۰۱ } رمضان شریف کی پانچ طاق راتوں میں تراویح آخر ۳ بجے رات پڑھنا اور ۲۷ویں شب پر دس بجے پڑھ کر شیرینی تقسیم کرنا پھر گھر جا کر سو کر رات کے تین بجے آکر وتر پڑھنا درست ہے یہ زید کا فرمان ہے۔ بکر کہتا ہے یہ بدعت ہے ۲۷ویں شب بھی آخر رات (۳ بجے) تراویح اور وتر پڑھنا چاہئے۔ یہ نیا طریقہ اور مضمون کی تقلید ہے۔ دونوں میں کون صحیح ہے زید یا بکر؟ زید کے کہنے کے مطابق اہل حدیث کی مسجد میں بدعات ہوگیا کیا اس کو بند کرنا چاہئے یا نہ؟ (حبیب الحفیظ از مدراس)

ج ۱۰۱ } آنحضرت علیہ السلام سے سب کچھ ثابت ہے نماز تراویح اول وقت بھی پڑھی اور آخری وقت بھی پڑھی (کل اللیل ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نیک کام میں شیرینی تقسیم کرنا اظہار خوشی کے لئے جائز ہے۔ ان باتوں میں جھگڑا کرنا درست نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۲ } امہات المومنین اور صحابہ کرام کی مستورات کا لباس کیا اور کیسا تھا۔ اور مسلمانوں کی عورتوں کے لئے ساڑھی کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ (خلیل احمد انصاری)

ج ۱۰۲ } امہات المومنین کا لباس وہی تھا جو عرب میں مروج تھا۔ ساڑھی پہننا ہندوانہ طریقہ ہے۔ اشتباہ ہو تو نہ پہنے۔ کسی شہر یا ملک میں اگر ساڑھی پہننے کا رواج مسلمانوں میں بھی ہو تو اشتباہ نہ ہوگا۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ منع کا مدار اشتباہ پر ہے۔ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۳ } ایک شخص کے دو بیٹے تھے۔ ایک بیٹا انتقال کر گیا اور وہ اپنے پیچھے ایک لڑکا چھوڑ گیا۔ اب شخص مذکور پوتے کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ اسکو کچھ دے یا فقیر سمجھ کر گھر سے نکال دے۔ (فضل الدین جالندھری حال امرتسر)

ج ۱۰۳ } شخص مذکور پوتے کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ زندگی میں بھی اسکی مدد کرے اور وصیت میں بھی اسکو ثلث مال تک فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خالی ہاتھ گھر سے نہ نکالے۔ گو اسکی وراثت میں چچا حائل ہے مگر مروت اور احسان کیلئے کوئی آیت یا حدیث مانع نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

نامہ نگاروں کو اطلاع | آپ جانتے ہیں کہ اخبار "اہلحدیث" کی روش مرنج و مرنجان ہے۔ اس لئے نامہ نگار صاحبان مضمون بےشک پرزور اور مدلل لکھا کریں مگر توہین اور دل آزاری سے الگ رہیں۔ ۳-۱ اپریل کے اہلحدیث کے ایک مراسلہ کے متعلق بعض پرچوں کو شکایت پیدا ہوئی ہے آئندہ ایسا نہ ہو۔ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ ٥

اہلحدیث کا ماہواری حساب | گرانی کاغذ کے اثر سے اخبار اہلحدیث بجائے ۲۰ صفحات کے ۱۲ صفحات پر نکل رہا ہے۔ خریداروں کا شکریہ ہے کہ وہ ۱۲ صفحات کو قبول کر رہے ہیں ——— اصل حالت بتانے کو ماہوار حساب درج ہوا کریگا۔ تاکہ بہی خواہان اہلحدیث اپنے خادم کی کمزوری پر توجہ کریں

ماہ جنوری میں کمی	۷۹	روپیہ	۱۰/
″ فروری میں بچت	۱۳	″	۸/
″ مارچ میں کمی	۵۱	″	۷/
″ اپریل میں کمی	۱۳	″	۶/
″ مئی میں کمی	۴۳	″	۷/

اللّٰھم احفظنا

اتنی کمی کی تلافی کا طریق یہی ہے کہ ناظرین کرام اپنے اپنے حلقہ اثر میں خریدار پیدا کرکے اخبار کو قوت پہنچائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

انتقال پر ملال | قاری احمد سعید اطلاع دیتے ہیں کہ مولانا ابوالقاسم بنارسی خود علیل رہتے ہیں۔ اس تکلیف میں ان کی بیوی صاحبہ عرصہ طویل علیل رہ کر فوت ہوگئیں۔ انا للہ۔ ——— دفتر "اہلحدیث" اور اعیان اہل حدیث کو موصوف کے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ غفر اللہ لہا۔

قبول اسلام | اخبار "اہلحدیث" پڑھ پڑھ کر ایک عیسائی مسمی ڈاکٹر کلیمنٹ مسلمان ہوا۔ خدا استقامت بخشے۔ (بابو فضل احمد خان خریدار اہلحدیث)

مدرسہ جامعہ عربیہ دارالسلام مدراس | عرض یہ ہے کہ ہمارے جامعہ سے مشرقی امتحانات میں جو طلباء بٹھائے گئے۔ ان کا عدد اشاعت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔

افضل العلماء پرسیڈنسی (ابتدائی) ایک۔ افضل العلماء فائنل (انتہائی) تین۔ منشی فاضل پریسیڈنسی (ابتدائی) سات۔ منشی فاضل فائنل (انتہائی) دو۔ ایم اے (انگریزی و عربی) ایک۔ جملہ چودہ طلباء پاس ہوئے۔

(کے محمد اسمٰعیل عفی عنہ سکرٹری مدرسہ مذکور)

مولوی عبداللہ ثانی | کے مقدمہ کی تاریخ ۱۳ جون کے بعد ۲۰ جون مقرر ہوئی فریق مخالفین نے ہائیکورٹ میں انتقال مقدمہ کیلئے درخواست دی ہے۔ جس کا فیصلہ ۱۳ جون تک نہیں آیا۔

ملکی مطلع

ہوائی حملہ سے بچاؤ کسطرح کیا جائے

ملایا۔ سنگاپور اور برما کے سقوط کے بعد

عام خیال یہ تھا کہ جاپان ہندوستان کا رُخ کریگا یا آسٹریلیا کا یا بیک وقت دونو طرف توجہ کریگا مگر خلاف توقع جاپانی پیشقدمی کا رُخ چین کی طرف ہوگیا۔ جس سے اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ چین کے اس علاقے پر قابض ہوجائے جو فوجی اور اقتصادی نقطۂ نگاہ سے اس کے حق میں زیادہ مفید ہے۔ تاکہ خام اجناس حاصل کرنے کے علاوہ چین کو بیرونی دنیا سے منقطع کردے اور اُن ہوائی اڈوں پر قبضہ کرلے جہاں سے اتحادی جہاز پرواز کرکے جاپان پر حملے کرسکتے ہیں۔ اگر جاپان چین کو مغلوب کرنے میں کامیاب ہوگیا تو اس سے اپنے حسب منشا صلح نامہ پر دستخط کرواکر اس کو اتحادیوں سے علیحدہ کردیگا۔ اس کے بعد اسکے سامنے دو راستے ہونگے۔ (۱) مزید پیشقدمی کرکے ایشیائی روس کے علاقہ سائبیریا پر حملہ کردے۔ (۲) برما روڈ کے راستے ہندوستان کا رُخ کرے۔ ان دونوں صورتوں میں جاپان سے عہدہ برا ہونے کے لئے اتحادی طاقتیں طیار ہیں۔ سائبیریا میں جاپان کے متوقع حملے کو روکنے کے لئے کئی لاکھ روسی فوج کئی ماہ سے مقیم ہے۔ جو ہر طرح کے ساز و سامان سے مسلح ہے۔ یہ فوج روس کی اس فوج کے علاوہ ہے جو یورپی روس میں محوری فوجوں سے برسرپیکار ہے۔ اس لحاظ سے اگر روس کو ایشیا اور یورپ دو محاذوں پر لڑنا پڑا تو جرمنی کے لئے چنداں مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ روس اس کے لئے پہلے سے طیار ہے۔ چین کے بعد جاپان کا اگلا قدم ہندوستان کی طرف پیشقدمی کی صورت میں بھی اُٹھ سکتا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے بھی اتحادیوں نے وقفہ مہلت میں کافی طیاری کرلی ہے اور مزید جاری ہے۔ امریکہ اور انگلستان سے سامان جنگ کے علاوہ یہاں فوج بھی پہنچ چکی ہے۔ ہندوستان کے ذمہ دار فوجی افسر بارہا اعلان کرچکے ہیں کہ ملایا اور برما میں اتحادی فوج کو پسپائی کے جن اسباب سے دوچار ہونا پڑا وہ ہندوستان میں نہیں ہیں۔ بلکہ بقول ان کے ملایا اور برما میں اتحادیوں نے صرف اس واسطے جنگ لڑی کہ ہندوستان کو جنگی طیاریوں کے لئے مہلت مل سکے۔ ورنہ ان جنگوں کا انجام ان کو پہلے سے معلوم تھا۔

قطع نظر اس بات کے کہ دشمن ہمارے ملک کی طرف متوقع پیشقدمی کب کرتا ہے۔ اور ملک کی دفاعی قوت کس حد تک اس کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ ہوائی حملے کا خطرہ ملک کے ہر حصے میں محسوس کیا جا رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدبیروں پر عمل کرنے سے نقصان بہت کم ہوتا ہے۔ رنگون کی آبادی کو جاپان کے پہلے ہوائی حملے میں زیادہ نقصان صرف اس لئے برداشت کرنا پڑا کہ لوگ ہوائی جنگ کا نظارہ دیکھنے کے لئے گھروں سے نکل کر باہر کھلے میدان میں جمع ہوگئے۔ جن پر جاپانی طیاروں نے دل کھول کر بمباری کی۔ یورپ کی طرح ہمارے ملک میں وسیع پیمانے پر پناہ گاہیں نہیں ہیں۔ تاہم عام تدبیروں پر عمل کرنے سے بھی کافی بچاؤ ہوسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں سرکاری رسالہ مرکزی اطلاعات دہلی سے اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جس پر عمل کرنے سے ناظرین حسب ضرورت فائدہ اٹھا سکتے ہیں:-

"ہوائی حملہ کے وقت اگر کوئی شخص میدان میں ہو تو اس کو کہنیوں کے سہارے فوراً اوندھا لیٹ جانا چاہئے۔

سب سے زیادہ اہم بات جسے یاد رکھنا چاہئے یہ ہے کہ جب بم پھٹتا ہے تو زور کا دھکا ہوتا ہے اور عمارتوں کا ملبہ نیز بم کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوا میں پھیلتے اور اوپر کی طرف اڑتے ہیں۔ اس وجہ سے جب دھماکے سے پھٹنے والے بموں کا زور ہو اور آس پاس کہیں پناہ گاہ نہ ہو تو سطح زمین پر ہونے کے مقابلہ میں گڑھے میں ہونا بہتر ہے چاہے وہ موری یا نالہ ہی کیوں نہ ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کے مقابلہ میں نیچے دبک جانا یا اوندھا لیٹ جانا اچھا ہے۔

سب سے محفوظ طریقہ اوندھا لیٹ جانا ہے۔ اس طرح کہ کہنیاں زمین پر ٹکی رہیں۔ دونوں ہاتھ ملاکر سر کے پیچھے رکھ لئے جائیں اور سینہ زمین سے کچھ اُٹھا رہے۔ تاکہ زمین کے جھٹکے سے پسلیوں پر چوٹ نہ لگے۔ تہ کئے ہوئے رومال یا ایسی ہی کسی دوسری چیز کو دانتوں میں مضبوط دبا لینے سے جبڑا ٹوٹنے اور زبان کٹنے سے محفوظ رہتی ہے۔

اگر قریب ہی بم پھٹے تو اس کا دھماکا اتنے زور کا ہوسکتا ہے کہ اس سے نہ صرف عمارتوں کو نقصان پہنچے بلکہ عمارتیں گر بھی سکتی ہیں مگر انسانی جسم پر اس کا اثر بحیثیت مجموعی اس سے ہلکا ہوتا ہے۔ جسمانی تصادم سے پھیپھڑوں اور بعض مرتبہ دیگر اندرونی اعضاء کو صدمہ پہنچ سکتا ہے مگر براہ راست شدید یا مہلک صدمہ اسی وقت پہنچ سکتا ہے اگر بم بہت ہی قریب پھٹے۔

یہ خیال کہ دھماکے سے منہ اور ناک کے اندرونی حصے متاثر ہوتے ہیں یا ایسی حالت میں منہ اور ناک کے ذریعہ ہوا کا نکلنا جسم کے اندرونی اعضا کو صدمہ پہنچاتا ہے۔ غلط ثابت ہوچکا ہے۔

کان کے پردے بچانا دھماکے سے کان کے پردوں کو چوٹ آسکتی ہے۔ ان کی حفاظت اسطرح کرنی چاہئے کہ روئی کان میں رکھ لی جائے۔ روئی بہت دبا دبا کر نہ ٹھونسی جائے۔ اور

اگر ممکن ہو تو اس کو ویسلین میں تر کر لیا جائے۔ اس سے دھماکے کی آواز اور جھٹکے کا زور دھیما پڑ جاتا ہے۔

عمارتوں کے قریب اور دوسری جگہوں میں حفاظت

دیوار یا محراب بم کے ٹکڑوں۔ ملبہ اور بم کے اندر بھرے ہوئے دھار رکھنے والے فولادی ٹکڑوں تیز طیارہ شکن توپوں کے گولوں کے نیچے گرتے ہوئے ٹکڑوں سے محفوظ رکھتی ہے مگر آدمی چاہے کسی عمارت کے اندر ہو یا باہر اُسے یہ نہ بھولنا چاہئے کہ جو جھٹکا دیوار یا مٹی کی کسی اور تعمیر سے منتقل ہوتا ہے اس سے شدید جسمانی چوٹ پہنچتی ہے۔ اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ عمارت یا خندق کے کسی حصہ سے ٹیک لگانا بہت خطرناک ہے۔ ہاں اگر اپنے اور تعمیر کے درمیان تکیہ یا کوٹ لپیٹ کر رکھ لیا جائے تو حفاظت ہو جائے گی۔

__کھڑکیاں کھلی رکھو__ مکان کے اندر ہو تو باہر والی دیواروں کے پیچھے رہنے سے بیرونی دیواروں کے پیچھے رہنا اور دروازوں کھڑکی کی سیدھ میں نہ ہونا زیادہ اچھا ہے۔ چمنی کے آگے نکلے ہوئے حصے یا اسی طرح کی دیگر چیزوں سے جو کونے بن جاتے ہیں وہ اچھی جگہیں ہیں۔ ایک خاص خطرہ شیشوں کے اڑتے ہوئے ٹکڑوں سے ہوتا ہے۔ کھلی ہوئی کھڑکیاں جھونکے کی مزاحمت زیادہ نہیں کرتیں اس لئے کھڑکیاں کھلی ہوں تو ان کے ٹوٹنے کا امکان کم ہے۔ مگر شیشے کے اڑتے ہوئے ٹکڑوں سے بچاؤ کی مزید احتیاطیں برتنے کی بھی سخت تاکید کی گئی ہے اور ان سے بچاؤ کے مجوزہ طریقوں کی تفصیلات دستی کتاب[1] میں درج ہیں۔

چھپ جانے کے بعد وہیں ٹھہرے رہو۔ یہ دیکھنے کے لئے باہر نہ نکلو کہ بم کہاں گرا تھا۔ ایسا کرنے میں بہت سے آدمی دوسرے گرنے والے بم سے مارے گئے ہیں۔

(مرکزی اطلاعات دہلی ۱۹۵/۱۹۶)

محاذ روس آج کل بحیرہ اسود کی بندرگاہ سبستاپول پر سخت خوفناک جنگ ہو رہی ہے باوجود اس کے کہ جرمنی اس شہر کو فتح کرنے کے لئے پوری طاقت صرف کر رہا ہے۔ مگر ابھی تک اس مقام پر روسی فوج ہی قابض ہے۔ جرمنی نے دعویٰ کیا تھا کہ سبستاپول کے بیرونی مورچے توڑ دیئے گئے ہیں مگر روسی خبر رساں ایجنسی نے اس دعوے کی تردید کی ہے۔ بلکہ اطلاع دی ہے کہ سبستاپول کے محاذ پر صرف تین دن کے اندر ۶۰ ہزار جرمن ہلاک ہوئے ہیں۔ سامان جنگ کا نقصان اس کے علاوہ ہے۔

جرمنی اس مقام پر لگاتار ہوائی اور بحری حملے کر رہا ہے۔ تاکہ بحیرہ اسود پر کنٹرول مکمل کر کے کاکیشیا میں آسانی سے پہنچ سکے۔ چند روز ہوئے خبر آئی تھی کہ جرمن فوج کاکیشیا (قفقاز) میں اُتر آئی ہے۔ اس کے بعد اطلاع آئی کہ وہاں سے واپس چلی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقامی حالات کا جائزہ لینے گئی ہوگی۔ غالباً حالات ناسازگار پا کر واپس آگئی۔ ورنہ مزید کمک طلب کر کے پیشقدمی کرتی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک سبستاپول پر روسی قابض ہیں کاکیشیا میں جرمن چین سے نہیں رہ سکتے۔

محاذ لیبیا اس محاذ پر اس ہفتے کا اہم واقعہ یہ ہے کہ اتحادی فوجوں نے بیر الحکیم کو خالی کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مقام کے تخلیہ سے محوری فوج کے راستہ میں سپلائی کی جو مشکلات تھیں وہ دُور ہو گئی ہیں۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجیں طبروق کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں۔ طبروق کی بندرگاہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ برطانوی فوج نے اب تک بڑی جانفشانی سے اس کو اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ ادھر دشمن بھی اسکو حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی دینے پر آمادہ نظر آتا ہے۔ بحیرہ روم میں برطانوی بیڑے کی نگرانی اور مزاحمت کے باوجود دشمن لیبیا میں کمک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

لیبیا کی جنگ کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ محوری فوج شمالی افریقہ کی ساحلی بندرگاہوں پر قبضہ کرنے کے بعد مصر کی طرف پیشقدمی کرتی ہوئی نہر سویز تک پہنچنا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مقصد بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ اتحادی فوجوں کو لیبیا میں مشغول رکھا جائے تاکہ وہ کاکیشیا میں پہنچ کر روس کی امداد نہ کر سکیں بہرحال مبصرین کی رائے میں یہ موسم گرما فریقین جنگ کے لئے فیصلہ کن ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس موسم میں جس کا پلڑا بھاری ہو گیا آخری فتح اسی کی ہوگی۔ (اللہ اعلم!)

سرکاری اطلاع

مشرق بعید کے محاذ (مشرقی چین) پر جاپانیوں کے حملوں کا زور ابھی جاری ہے۔ ۵ جون سے چینی فوجیں صوبہ کیانگ سی کے شمالی حصہ میں مصروف عمل ہیں۔ نان چنگ کے قریب چینیوں کے استحکامات بہت بڑھ گئے ہیں اور جاپانیوں کو وہاں سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی اس ریلوے لائن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جو مشرق سے مغرب کو صوبہ چی کیانگ اور کیانگ سی میں سے گذرتی ہے چنگ کنگ سے اطلاع پہنچی ہے کہ برطانوی اور امریکن ہوائی طاقت کے نئے دستے چین کی امداد کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ چین کے ایک صوبہ کے گورنر جنرل لنگ یون نے جنگ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"اگر یہ کہا جائے کہ یتان میں جاپانی مہم مکمل طور پر ناکام رہی ہے تو بے جا نہ ہوگا اسی صوبے کے ۴۳ اضلاع میں سے ۴۰ میں شہریوں کے حفاظتی دستے مرتب ہو چکے ہیں"

---

[1] یہ کتاب حکومت ہند کے شہری دفاع کے محکمہ نے "ہوائی حملہ کی گھریلو پناہ گاہ" کے نام سے شائع کی ہے۔ پہلے حصے کی قیمت ۲ر دوسرا حصہ زیر طباعت ہے۔

موّمیائی

تفسیر سورۂ اخلاص جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کیلئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ قیمت ۲/

زیارت القبور (مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیروں کی منتیں مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹

الوسیلہ اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں۔ بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پُرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت وتقلید کے گلے پر چھُری ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ ۱۲/ قسم دوم ۸/

اسوۂ حسنہ شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم رحؒ کی مشہور کتاب زاد المعاد فی ھدی خیر العباد کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اُردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضورؐ کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۶/

اسلامی تصوف از علامہ ابن قیمؒ موصوف۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے اقوال سے سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی گئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سے تصوف سے واقفیت حاصل ہوجاتی ہے۔ قیمت ۸/

فتویٰ شرک شکن شیخ الاسلام نے اس رسالہ میں کئی ایک معرکۃ الآرا

مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند ایک عنوان حسب ذیل ہیں (۱) قبور کے پاس دعا۔ (۲) روضہ اطہر کے آداب۔ (۳) توسل کا طریقہ۔ (۴) بت پرستی۔ (۵) شیخ عبدالقادر جیلانی کا روضہ۔ (۶) قبر کے واسطے سے دعا۔ (۷) استجابت دعا کے اوقات ومقامات وغیرہ۔ قیمت ۶/

خلاف الامت شیخ الاسلام نے اختلافی مسائل کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی اور پرجوش اسلوب سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۵/

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان

ترجمہ اُردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب وسنت کے دلائل پیش کرکے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء ومشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں۔ شعبدہ بازوں اور اصل واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ ۱/۸

البدر الطالع النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی شوکانی رحؒ کا اُردو ترجمہ۔ اس کتاب میں

امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلۂ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کرکے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اُردو سکھانیوالی کتابیں

تاثرات اقبال علامہ اقبال کی شاعری اور سیرت پر مفصل تبصرہ۔ شرح طلب اشعار کی تشریح۔ امیدواران ادیب عالم، منشی فاضل (اختیاری مضمون) اور عقیدتمندان اقبال کے لئے تحفہ بے نظیر۔ قیمت ۱۰/

گلستان مضامین اُردو۔ اس میں ہر قسم کے مفید عام مضامین۔ خصوصاً امتحانات میٹرک ادیب۔ ادیب عالم اور ادیب فاضل میں آنے اور آنے والے مضامین درج ہیں۔ مضمون نویسی کی صحیح [illegible] کتاب [illegible] شائقین اُردو [illegible] مضمون اور [illegible] کے [illegible] نہایت مفید ہے۔ قیمت مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible]

اصول مضمون نگاری اس کتاب کی مدد سے ابتدائی مضمون نویسی کے ابتدائی قواعد ذہن نشین کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اچھے سے اچھا اور مشکل سے مشکل مضمون بھی لکھ سکتا ہے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۶/

گلدستہ محاورات میٹرک۔ ادیب اور ادیب فاضل کے لئے نہایت مفید۔ اُردو کی تقریباً تمام مشہور جدید وقدیم ضرب الامثال درج ہیں جنکے معانی واستعمال ساتھ ہی لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰/ ۱/۲

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۹ — نمبر ۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۶ ئے
عام خریداران سے " ۵ عہ
" " ششماہی ۳ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر — ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۶ جون ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(راقم قلم محمد مسیح الزمان صاحب مسیحؔ از عظیم آباد۔ ضلع آرہ۔ شاہ آباد)

خدا نے کیا نوازا تجھ کو احمد مجتبیٰ کہہ کر !
کیا مشہور دنیا میں محمد مصطفیٰ کہہ کر

شب معراج جب تیری سواری چرخ پر پہنچی
مچایا غل فرشتوں نے تجھے بدر الدجیٰ کہہ کر

بصد ناز و طرب ہر دم چمن میں بلبلیں ہر سُو !
مچاتی شور ہیں انت نبی صل علیٰ کہہ کر

دی حق نے فضیلت جب تجھے سارے خلائق پر
پکاریں پھر نہ کیوں حور و ملک خیر الوریٰ کہہ کر

کبھی نکلا کبھی ڈوبا کبھی سورج گہن میں ہے
بنایا تجھ کو سورج بے گہن شمس الضحیٰ کہہ کر

کیا روشن جہاں میں تو نے جب شمع رسالت کو
صحابہ مثل پروانہ گرے نور الہدیٰ کہہ کر

مسیحؔ کی یہ دعا ہے اور یہی دل میں تمنا ہے
کہ نکلے دم میرا یارب محمد مصطفیٰ کہہ کر

سیرت سید احمد شہیدؒ رائے بریلوی۔ آپ کے خاندان کے ایک ذی علم صاحب نے حال میں تصنیف کی ہے۔ آپ کے حالات نہایت عمدہ پیرایہ

انتخاب الاخبار

جون سمہ

مقامی کے دو لڑکے امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ ایک لڑکا بہاء اللہ (پوتا) پاس ہوگیا۔ الحمدللہ! مگر دوسرا لڑکا عبد التوحید (نواسہ) فیل ہوگیا۔ انا للہ!

——— آج کل گرمی بڑے زوروں پر ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

——— جرمن ہوائی جہاز بحیرہ منجمد شمالی کی روسی بندرگاہ مرمانسک پر لگاتار حملے کر رہے ہیں تاکہ روس کو امریکہ اور برطانیہ سے کمک نہ پہنچ سکے۔

——— نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ عنقریب وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کی از سرنو تشکیل کی جائیگی اور اس میں سکھ اور اچھوت نمائندے شامل کئے جائینگے نیز لندن کے جنگی کابینہ میں بھی ایک ہندوستانی نمائندہ شامل کیا جائیگا۔

——— لندن میں ۱۲ جون کو قاہرہ سے اطلاع آئی ہے کہ ہماری فوجوں کی سخت مزاحمت کے باوجود دشمن طبروق میں ہمارے مورچوں کے اندر گھس آیا ہے اور استحکامات کے اندر بہت سے علاقہ پر قابض ہوگیا ہے، اسوقت جنگ ہو رہی ہے۔

——— چنکنگ (چین) کی اطلاع مظہر ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے جاپانی فوجوں کی سپلائی لائن کے کمزور حصوں پر زبردست حملے کرکے چین میں جاپانیوں کا حملہ روک دیا ہے۔

——— پنجاب اسمبلی کی اتحاد پارٹی اور اکالی پارٹی میں ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ جس کی رو سے سردار بلدیو سنگھ وزارت میں لئے جائیں گے جو سکھ مفاد کی حفاظت کریں گے۔ اسکے علاوہ بعض دوسرے فرقہ داری مسائل کا فیصلہ بھی ہوگیا ہے۔

——— واشنگٹن میں صدر امریکہ مسٹر روزولٹ نے کہا کہ امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار سیلاب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ صرف امریکہ ہی اتحادیوں کو سامان نہیں بھیجتا بلکہ اتحادی بھی اسے ضروری سامان دے رہے ہیں ماہ مئی میں ختم ہونے والی سہ ماہی میں امریکہ نے پچاس کروڑ پونڈ کا سامان اتحادیوں کو بھیجا ہے،

——— واشنگٹن میں ایک جرمن پناہ گزین مسٹر فرشنر سٹرن برگ نے بیان کیا ہے کہ روس میں جرمنی کے ہوائی جہاز اور ٹینک اس سے زیادہ تباہ ہوئے ہیں جتنے کہ گزشتہ سال جرمنی میں تیار ہوئے تھے۔

——— امسال لکھنؤ اور بنارس وغیرہ میں شدت کی گرمی کی وجہ سے بہت سے لوگ سن سٹروک کے مرض سے مر گئے۔ (اناللہ!)

——— پیرس میں ایک جرمن افسر کے بیان کے مطابق گزشتہ چھ مہینوں میں بم پھینکنے اور جرمنوں پر گولی چلانے کے ۳ سو واقعات مقبوضہ فرانس میں وقوع پذیر ہو چکے ہیں۔

——— بیلتاپول ریڈیو کی ایک اطلاع لندن میں موصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تمام راستوں پر گھسان کی لڑائیاں ہو رہی ہیں اور دشمن کو روک لیا گیا ہے۔ ایک دوسری اطلاع مظہر ہے کہ روسی توپیں گولہ باری کرکے جرمنوں کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔

——— آسٹریلیا کے صوبہ نیو ساؤتھ ویلز کے ایک گاؤں میں ایک کسان کو اپنے گھر والوں کیلئے پناہ گاہ کھودتے ہوئے سونے کی کان مل گئی۔ یہ خبر پاتے ہی اس علاقہ میں لوگوں نے اپنے گھروں میں پناہ گاہیں بنانے کیلئے زمین کھودنی شروع کردی

——— قاہرہ کی ایک اطلاع محررہ ۱۸ جون مظہر ہے کہ جرمنوں نے طبروق اور مصر کی درمیانی سڑک کو کاٹ دیا ہے اور ہماری فوجیں الآدم اور سیدی رزاق سے ہٹ آئی ہیں۔

——— واشنگٹن کی اطلاع مورخہ ۱۹ جون مظہر ہے کہ مسٹر چرچل چند اعلیٰ برطانوی افسروں کے ساتھ امریکہ پریزیڈنٹ روزولٹ سے ملاقات کرنے گئے ہیں۔*

یاد رفتگان (۱) میری رفیقہ حیات علالت طویلہ کے بعد ۷ جون کو رحلت کر گئیں۔ اللھم اغفرلھا۔ (۲) مرحومہ کے معالج خاص مولوی حکیم حافظ محمد عمر صاحب بنارسی مرحومہ کی وفات سے ۵ یوم پیشتر انتقال کر گئے۔ (۳) حافظ سلیمان صاحب مرحوم بنارسی کی اہلیہ محترمہ ۱۰ جون کی شدید باد سموم متاثر ہوکر وفات پاگئیں۔ انا للہ!

غمزدہ (مولوی) ابوالقاسم بنارسی

(۴) استاذی المکرم مولانا یعقوب صاحب نبوی شاگرد مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی سابق ہیڈ مدرس گورنمنٹ مڈل سکول چند روز بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ مولانا موصوف ہمہ صفت بزرگ تھے۔ (محمد ثناء اللہ صدیقی سندر پوری)

(۵) ۱۱ جون کو میری اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ اناللہ! مرحومہ نہایت نیک، متبع سنت، پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ (ملک عبد الرحمن ساکن گرھیا ضلع گونڈہ)

(۶) میرے والد مکرم مولوی عبد العزیز صاحب ۲۸ مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! (محمد ثناء اللہ موضع مشرک۔ ضلع چھپرا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

——— مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال نے کلکتہ میں ایک نئی مسلم لیگ قائم کی ہے۔ اس کا نام پروگریسو آل انڈیا مسلم لیگ رکھا ہے۔ آپ نے اس نئی لیگ میں تمام ملک کی اسلامی جماعتوں (جمعیت العلماء، احرار اسلام۔ خاکساروں اور خدائی خدمتگاروں) کو شمولیت کی دعوت دی ہے، اور مسٹر جناح کو مغرور انسان اور ان کی لیگ کو غیر ترقی پسند اور غیر جمہوری ادارہ بلکہ اسلامی مفاد کے خلاف قرار دیا ہے۔ (مسلمانوں میں نفاق کی بنیاد ہے)

* یہ ملاقات سیاسی امور کے تصفیہ کے لئے نہایت ضروری بتائی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

مسیح ابن اللہ بلکہ اللہ ہے؟

بجواب اخوت لاہور

دنیا کے مذاہب میں جتنا اختلاف پایا جاتا ہے اتنا اختلاف شاید کسی اور امر میں نہ ہوگا۔ خدا پرستی اور بت شکنی ایک طرف، خدا کی تسلیم اور بت پرستی دوسری طرف دونوں باتیں ایک دوسرے کے بالمقابل جلوہ نما ہیں۔ بت پرستی ایک ایسا فعل ہے جو جملہ اہل کتاب مسلم، یہودی اور عیسائی وغیرہ کے نزدیک بالبداہت عقل کے خلاف ہے۔ ان تینوں گروہوں کے بت پرستی کے خلاف متحد ہونے کے باوجود ان میں سے ایک گروہ (عیسائی مذہب) ایک ایسے عقیدے کا قائل ہو رہا ہے جو دوسرے دو گروہوں کے نزدیک بت پرستی سے بھی بڑھ کر ہے۔ وہ عقیدہ کیا ہے؟ الوہیت مسیح۔ جس پر آج ہم کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔

"مسیح ابن اللہ" کی سرخی کے نیچے فاضل نامہ نگار "اخوت" نے اپنے مضمون کی دلیل ان لفظوں میں لکھی ہے:-

"مسیح کی الوہیت پر آپکے کام اور کلام کی گواہی"

اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے پاس الوہیت مسیح کے دعوے پر کوئی عقلی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ صرف مسیح کا اپنا قول ہے (قرآن شریف جس کا منکر ہے)۔ تفصیلی جواب سے پہلے ہم اس مضمون پر اجمالی نقض کرکے نامہ نگار سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس کا جواب دینگے۔

دعویٰ رسالت اور دعویٰ الوہیت میں سے کونسا دعویٰ اہم ہے۔ کچھ شک نہیں کہ دعویٰ رسالت دعویٰ الوہیت سے کم درجہ ہے۔ کیونکہ سچے مدعیان رسالت تو دنیا میں پائے جاتے ہیں مگر سچا مدعی الوہیت سوائے ذات باری کے اور کوئی نہیں پایا جاتا۔

پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی الوہیت تو ان کے کلام ہی سے تسلیم کی جائے مگر کسی مدعی رسالت کے محض دعویٰ کرنے سے اس کی رسالت کو تسلیم نہ کیا جائے۔

اگر آپ کو کسی ایسے مدعی رسالت کی تلاش ہو تو کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہم پنجاب ہی میں اس کا نشان بتادیں گے۔ باقی رہا ثبوت بذریعہ فعل سو وہ بجائے خود مشکوک ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

قولی ثبوت جو صاحب مضمون نے دیا ہے وہ ان کے الفاظ میں یہ ہے:-

"کلمۃ اللہ کے تجسم[1] کی تعلیم ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ مسیح کی ذات واحد ہے اور انسانیت و الوہیت آپ کی ذات وحدت میں پائی جاتی ہے۔ آپکے اس قول میں کہ میں زندہ ہوں میں مرگیا[2] تھا اور دیکھو ابدالآباد زندہ رہونگا" پوری ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اور ہمیں کوئی بے تالا محسوس نہیں ہوتی۔ اور نہ ایسا معلوم پڑتا ہے۔ کہ گویا خداوند کی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف ہمارے خیالات منتقل ہوتے ہیں۔ بلکہ آپ کی انسانیت اور الوہیت آپ کی ذات واحد میں اس طرح متحد ہیں کہ جب ان دونوں حالتوں کا ذکر ایک ساتھ آتا ہے تو پورا توازن اور کامل آہنگی ان میں پائی جاتی ہے۔ "باپ کی گود سے لیکر چرنی اور صلیب سے ہوتے ہوئے خدا کے تخت پر وہی ایک میں ہوں۔ (یہوداہ) کی ہستی عظیم اپنی سادگی اور اپنی تجلی میں قائم اور موجود معلوم پڑتی ہے۔ اور یوں ہم آپ کی انسانیت کو آپ کی الوہیت سے جدا کرکے علیحدہ علیحدہ ان پر غور و فکر نہیں کر سکتے۔ ہمارا خداوند کامل انسان اور کامل خدا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ "کلام مجسم ہوا"

(اخوت لاہور بابت مئی ۱۹۴۲ء صـ)

اہلحدیث علماء منطق کے ہاں ایک اصطلاح ہے کہ جو فقرے اپنے صدق یا کذب کی دلیل اپنے اندر رکھتے ہیں وہ انکو قضایا قیاسا تہا معہا کہا کرتے ہیں۔ یعنی ایسے فقرے جن کے صدق یا کذب کی دلیل ان کے اندر ہی موجود ہے۔ ہم اپنے لفظوں میں ایسے فقروں کی ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً یہ فقرہ کہ

"باپ بیٹے کے لئے واجب الاطاعت ہے"

اپنے اندر صدق کی دلیل رکھتا ہے۔

لیکن دوسرا فقرہ کہ

"بیٹا باپ کے لئے واجب الاطاعت ہے"

اپنے اندر کذب کی دلیل رکھتا ہے۔

---

[2] مرنے والا بھی الٰہ؟ (اہلحدیث)

[1] عیسائیوں کے نزدیک تجسم کے معنی ہیں خداتعالیٰ کا انسانی جسم اختیار کرنا۔ (اہلحدیث)

کسی ایسے انسان کا اپنے حق میں دعویٰ الوہیت کرنا جو سب کے سامنے پیدا ہو کر عاقل بالغ ہوا ہو اور ساری عمر کھاتا پیتا رہا ہو۔ اہل دانش کے نزدیک دوسرے نقرہ کے مشابہ ہے۔ اسی لئے قرآن شریف نے کسی مخلوق کے منہ سے خدائی کا دعویٰ نکلنا مستبعد بلکہ محال قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ؕ (پ۳-ع۱۶)

جس انسان کو خدا اپنی کتاب دے، پیغمبری سے سرفراز کرے اور نور ایمان بخشے۔ اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگوں سے کہے کہ میرے پرستار بن جاؤ یعنی مجھے معبود ٹھیرا لو۔ ہاں یہ کہیگا کہ اپنی تعلیم و تعلم کے ذریعہ سے اللہ والے بن جاؤ۔

خاص مسیح کے حق میں ارشاد ہے:۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ط (پ۶-ع۳)

(مسیح کو خدا کا بندہ بننے میں ہرگز عار نہیں ہے)

پھر ایک اور مقام پر مسیح کی عبودیت (بندگی) کا اظہار ان لفظوں میں فرمایا:۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ط (پ۲۵-ع۱۲)

(مسیح ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا تھا اور اسکو بنی اسرائیل کیلئے رہنما بنایا تھا)

ناظرین غور فرمائیں کہ کیسے صاف لفظوں میں مسیح کی عبودیت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ منطقی جملہ قضایا قیاساتہا معہا کا پورا مصداق ہے۔

مضمون نگار پادری صاحب کے قلم سے تصرفِ قدرت کے ماتحت یہ فقرہ نکل گیا کہ

"باپ کی گود سے لیکر چرنی[1] اور صلیب تک خدا کے تخت پر دیکھ لیں میں ہوں" لعنیا

ہم اس کو تصرفِ قدرت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ صلیب پر چلا کر جان دینے والا اور خدا کو مخاطب کر کے کہنے والا کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ باآواز بلند اعلان کرتا ہے ؎

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

ہاں پادری صاحب کی پیش کردہ صلیب کے آئینہ میں مسیح کی صلیبی موت کے سارے واقعات ہمارے سامنے آجاتے ہیں جو ان کی عبودیت کے واضح نشانات ہیں۔

(نوٹ) عیسائیوں نے مسیح کی تصویر بحالت صلیب شائع کی ہوئی ہے۔ اس کو دیکھتے ہی ادنیٰ عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں مصلوب ہونے والے انسان میں الوہیت نہیں ہو سکتی ہم نے اس تصویر کی نقل رسالہ "اسلام اور مسیحیت" کے ص۱۰ پر شائع کردی ہے۔ جس کے متعلق پادری برکت اللہ صاحب نہایت غیظ و غضب کے لہجے میں فرماتے ہیں:۔

"ہم ان کریہہ النظر زشت رو تصویر بنانے والے وہابی مولوی صاحب کی ذہنیت پر حیران ہیں"
(اخوت بابت اپریل ص۱۳)

اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب نے سمجھا ہے کہ یہ تصویر ہم نے بنائی ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ عیسائیوں کی شائع کردہ اصل تصویر ہمارے پاس موجود ہے۔ جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

ہاں پادری صاحب نے اس تصویر کو کریہہ النظر اور زشت رو شاید اس لئے کہا ہے کہ اس میں مسیح کو مونویانہ شکل میں دکھایا گیا ہے۔ مثلاً ڈاڑھی گھنی، مونچھیں شرعی اور سر پر بال رکھے ہوئے اچھی خاصی صالحانہ شکل نظر آتی ہے۔

لطیفہ | کسی مباحثہ میں ایک ڈاڑھی منڈے پادری صاحب میرے مخاطب تھے۔ آپ نے مجھے بطور طعن کہا کہ خضاب (حنا) لگا کر جوان بنتے ہیں۔ میں نے کمال متانت سے جواب دیا کہ میں تو اپنے پیغمبر علیہ السلام کی سنت پر عمل کر کے جوان بنتا ہوں مگر آپ کس نبی یا کس خدا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ڈاڑھی منڈوا کر جوان بننے کی کوشش کرتے ہیں؟ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ۔

نامہ نگار | صاحب نے "میں ہوں" کے لفظ سے خدا جانے کیا سمجھا جو لفظوں میں ظاہر نہیں کیا غالباً اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مسیح ان سب حالتوں میں اپنے اندر الوہیت رکھتا تھا۔ حالانکہ مسیح کے کلام میں اس کی نقیض ملتی ہے۔ جہاں ہمیشہ کی نجات کے ذکر میں آپ نے فرمایا:۔

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" یوحنا ۱۷/۳

اہل اسلام کے نزدیک مسیح کے اس قول کا عنوان بیان یہ ہے:۔

لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ رسول اللہ

باقی جو کچھ ہے عیسائیوں کی زیادتی ہے۔ جس کے حق میں پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے:۔

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم انما انا عبد اللہ و رسولہ۔

مولانا حالی مرحوم نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح میں بھی ہوں اک اس کا بندہ

(باقی)

---

[1] یہ چرنی کیا چیز ہے؟ (اہلحدیث)

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی کامیابی

اپنی بعثت کی اغراض میں

قادیانی پریس شروع سے آج تک یہی کہتا چلا آیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی بعثت کی اغراض میں پورے کامیاب ہو کر فوت ہوئے ہیں۔

آپ کی بعثت کی اغراض کیا تھیں۔ بقول الفضل ۱۴ جون یہ تھیں:-

(۱) اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنا۔

(۲) کسر صلیب کرنا یا بالفاظ دیگر عیسائیت کو شکست فاش دینا۔

(۳) مسلمانوں کے باہمی اختلافات کا فیصلہ کرنا۔

(۴) ایمان جو اٹھ چکا ہے، اس کو دلوں میں دوبارہ پیدا کرنا۔ (وغیرہ وغیرہ)

ان سب اغراض کی تکمیل کا عملی جواب خلیفہ قادیان کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"ابھی تو مرزا صاحب کے مقاصد کا ادنیٰ حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔" (الفضل مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

ناظرین! اب خود مرزا صاحب کا ارشاد بھی سن لیجئے اور بتائیے کہ کیا واقع میں ایسا ہو گیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ

"مسیح[1] کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں کثرت سے پھیل جائیگا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی اور راستبازی ترقی کریگی"

(کتاب ایام الصلح صفحہ ۱۳۶)

قادیانی ممبرو! بتاؤ تو سہی کہ ہندو مذہب، عیسائی مذہب، یہودی مذہب وغیرہ مذاہب باطلہ دنیا سے نابود ہو گئے ہیں؟ جواب دیتے ہوئے سمجھ لینا کہ دنیا میں باخبر اصحاب بھی موجود ہیں، سب قادیانی ہی نہیں ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں صرف قادیان کا حال ہی بتائیے؟ کیا وہاں سب ملل باطلہ فنا ہو گئی ہیں؟ کیا ہندو نہیں ہیں؟ آریہ نہیں ہیں؟ عیسائی اور سکھ وغیرہ نہیں ہیں؟ ذرا اوپر نظر کر کے بتائیے کہ ضلع گورداسپور میں ان مذاہب کا شمار کتنا ہے؟ پھر پنجاب میں کتنا اور سارے ہندوستان میں کتنا؟ ہاں یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ زمانہ کب آئے گا جس کی بابت آپ کے مسیح موعود فرما گئے ہیں کہ

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دیگا" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۔۔۔)

کیا ہم خواب میں یہ الفاظ سنتے ہیں:-

ہندو کالج، ہندو یونیورسٹی اور ہندو مہاسبھا وغیرہ۔ کیا ان الفاظ میں ہندو کا معنی وہی ہے جو اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے۔ ؎

چو ہندو ۔۔۔ نست درکعبہ مسلماں گشتہ بے ایماں

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ناظرین کرام! اتباع مرزا اپنا شمار چھ لاکھ بتا کر اس پر فخر کیا کرتے ہیں۔ آج کل اخبارات میں سندھ کے حالات شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں پیر پگاڑو کے مریدوں (حروں) سے بڑا اودھم مچا رکھا ہے ان کا شمار بھی چھ لاکھ بتایا جاتا ہے۔ گویا یہ تعداد قدرت کی طرف سے اتباع مرزا کو جواب ہے کہ محض چھ لاکھ کا شمار کوئی قابل فخر بات نہیں۔ پیر پگاڑو کے مریدوں کے حالات کو ہم جب اس نظر سے دیکھتے ہیں تو قادیانیوں کی تعلّیوں کے جواب میں بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ شعر نکل جاتا ہے ؎

آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا

روبرو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

مرزا صاحب نے مسلمانوں کے اختلافات کیا مٹائے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ خود مسلمانوں میں ایک بہت بڑا اختلاف پیدا کر دیا کہ میرے ماننے والوں کے سوا باقی سب کافر ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

کیا اچھا اختلاف رفع ہوا۔ غالباً اس کا بدلہ خدا نے ان کو یہ دیا کہ ان کے اتباع میں اس مسئلے پر وہ سر پھٹول ہو رہا ہے کہ الامان والحفیظ۔ یعنی یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہ؟ منکرین نبوت مرزا (لاہوری جماعت) نبوت مرزا کے قائلین کو سخت گمراہ اور غالی وغیرہ الفاظ یاد کرتی ہے۔ قائلین نبوت مرزا، منکرین نبوت کو بدترین الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی کئی ایک اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ جس پر استاد داغ کا یہ شعر تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ صادق آتا ہے ؎

کبھی مستحق تھے وہ بھی جواب عاشق کہاتے ہیں

کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

ہاں کسر صلیب جو کیا۔ اس کے جواب میں عیسائی رسائل سرگرم ہیں۔ دیکھیں اپنا ۔۔۔ اخبار نور افشاں، مسیحی مزدور اور ۔۔۔ وغیرہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

ہاں اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہدایت المسلمین کی تصنیف کے زمانے میں بقول مرزا صاحب سارے ہندوستان میں عیسائی پانچ لاکھ تھے۔ لیکن تازہ مردم شماری میں پچاس لاکھ سے بھی متجاوز ہیں اگر اتباع مرزا اس کا یہ عذر کریں کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

تو ہم بھی جواب میں کہیں گے کہ یہ عذر ٹھیک ہے

شہادات مرزا ملقب بہ عشرۂ مرزائیہ

جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قابل مطالعہ ہے لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴ر محصولڈاک علیحدہ۔ ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر۔

---

[1] مسیح سے مراد خود بدولت ہیں۔ (اہلحدیث)

سیرت المصطفےٰ کا التوا اور دوبارہ اجرا

(از قلم حقائق رقم مولانا ابوتمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

قبل ازیں مضمون بالا کے ۲۴ قسطیں ۹ فروری ۱۹۴۲ء سے شروع ہو کر ۲۷ فروری ۱۹۴۳ء تک اہلحدیث میں درج ہو چکے ہیں۔ آخری اشاعت کے بعد یہ سلسلہ کیوں نہ جاری رہا۔ اس کا جواب خود صاحب مضمون کی قلم سے ملاحظہ فرمائیے۔

۲۷ فروری میں حضرت زید بن حارثہ کے متعلق بیان ہو رہا تھا۔ جس کا بقایا آج کی اشاعت میں درج ہے۔ (اڈیٹر)

ناظرین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ نماز تہجد سے (بتوفیقہ تعالیٰ) فراغت ہو چکی ہے۔ ابھی چار نہیں بجے۔ ۳ مئی ۱۹۴۳ء کی صبح ہونے کو ہے۔ سیرت المصطفےٰ کے مضامین کا سلسلہ ۲۷ فروری سنہ رواں سے معرض التوا میں ہے۔ اس کا افسوس اس وقت دل میں ہے یعنی ان دو مہینے کے عرصہ میں گوناگوں پریشان کن مصروفیتوں میں بند رہا۔ جن کی تفصیل ناظرین کے لئے بھی موجب پریشانی ہوگی۔ اس سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ وہ سب مصروفیتیں آخرت میں کام آنے والی نہ تھیں۔ بلکہ سب دنیوی امور کی تھیں۔ فانا للہ!

اس افسوس کو دل میں رکھتے ہوئے دو رکعت نفل استغفار اور استعانت کے ادا کئے ہیں کہ میری وہ خطائیں جن کی وجہ سے یہ مفید سلسلہ رک گیا ہے حق تعالیٰ اپنی مہربانی سے معاف کرے اور آیندہ اس سلسلہ کے اتمام کی توفیق بخشے آمین!

سحور ۳ مئی ۱۹۴۳ء۔

سر ولیم میور کے اوہام اور انکے جوابات

سر ولیم میور باایں ہمہ علم وفضل اور وسعت مطالعہ وہم کا شکار ہیں۔ کیسی بھی دور از قیاس بات ہو، عقل اس کے خلاف شہادت دیتی ہو، تجربہ ومشاہدہ اُسے باطل قرار دیتا ہو۔ علمی تحقیق و تنقید اُسے افسانہ کہتی ہو۔ لیکن صاحب موصوف کی قوت واہمہ اُس کا بھی ڈھانچہ بنا کر سامنے کھڑا کر دیتی ہے۔ گذشتہ نمونوں کے علاوہ تازہ نمونہ دیکھئے کہ زید بن حارثہ کا ذکر کرتے کرتے ایک عنوان قائم کرتے ہیں۔ "زید کا مسیحی اثر"۔ اوّل تو اس موقع پر یہ عنوان فن تصنیف کے لحاظ سے بے موقع ہے۔ اس کا موقع حالات نبوت کے ضمن میں چاہئے، اور وہ بھی بعد از ہجرت مدینہ کے حالات میں ہونا چاہئے۔ جب قرآن شریف کا روئے سخن اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی طرف بھی ہو گیا۔

خیر! صاحب موصوف اپنی عادت سے مجبور ہو کر عنوان "زید کا مسیحی اثر" کے ذیل میں فرماتے ہیں:

"عیسویت زید کے ننھیال اور ددیال ہر دو قبیلوں میں شائع ہو چکی تھی۔ اور اگرچہ وہ اپنے گھر سے بہت چھوٹی عمر میں جدا کیا گیا تھا کہ اس عمر میں اصول عیسویت کا وسیع اور مکمل علم نہیں ہو سکتا۔ لیکن تاہم غالب وہ اپنے ساتھ اُس کی تعلیم کا کچھ اثر اور بعض مذہبی روایات وواقعات کی بعض باتیں لایا ہوگا نوجوان (زید) اور اُس کے متبنیٰ بنانے والے باپ (آنحضرت ﷺ) میں ان باتوں کا تذکرہ اور گفتگو نتیجہ خیز ہوا۔ جس کا دل اُس وقت ہر پہلو سے مذہبی صداقت کی تلاش میں تھا۔" (صفحہ ۵۱ لائف آف محمد جلد ۲)

سر ولیم میور کے ان اوہام کی تردید کے لئے اُن کے اپنے شکی الفاظ اور ان کا اپنا طریق بیان کافی ہے۔ لہٰذا ہمیں کسی مزید حاشیہ کی ضرورت نہیں۔

موحدین عرب۔ سابقاً ہم آیت وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (زخرف پ ۲۵) کی تفسیر میں بہ بسط تمام دلائل و براہین اور تواریخی حوالجات اور ائمہ عظام کی تصریحات سے بیان کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آل ابراہیمؑ اور اولاد اسمٰعیلؑ میں ہر زمانہ میں کلمۂ توحید کے قائلین موجود رکھے۔ اور یہ بھی کہ عمود نسب نبوی کے سب افراد کلمۂ توحید کے اقرار کرنے والے اور سلسلہ رسالت کے ماننے والے اور روز قیامت پر یقین رکھنے والے تھے[1] اور یہی تین باتیں اصول ایمان ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ بنائے کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی مشترکہ دعا تھی۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ۔ یعنی خداوندا! ہم دونوں کی اولاد میں سے ایک ٹولہ اپنا فرمانبردار بنائے رکھنا۔

اس میں تو کسی کو بھی کلام نہیں کہ حضرت اسمٰعیلؑ کے بعد عمرو بن لحی کے تغلب واشاعت مراسم شرک سے پہلے حضرت اسمٰعیلؑ کی تمام اولاد توحید پر قائم تھی۔ عمرو بن لحی کے بعد گو عرب میں عام طور پر شرک پھیل گیا تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد کے تمام افراد گمراہ نہیں ہو گئے تھے۔ بلکہ اُن میں ہر زمانہ میں بعض پائے گئے ہیں جو موحد اور حنیفی کہلاتے تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے قریب بھی اُن کا وجود پایا گیا ہے۔

سر ولیم میور نے چار کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔

(۱) **ورقہ بن نوفل۔** ان کا ذکر علامات نبوت کے بیان میں آگے آئے گا۔ انشاء اللہ!

(۲) **عبیداللہ بن جحش۔** جو آنحضرت صلعم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ زمانہ اسلام میں مسلمان ہوئے۔ ہجرت کر کے حبشہ میں گئے۔ وہاں پر عیسائی ہو کر یا زہر سے فوت ہو گئے۔ ابوسفیان کی دختر نیک اختر ام حبیبہ انہی کے نکاح میں تھیں۔ اور اس سفر ہجرت میں ان کی رفیق سفر تھیں۔ ان کی موت کے بعد حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح آنحضرت صلعم سے ہوا۔ یہ نکاح حضرت ام حبیبہ کے لئے بہتر دلداری اور تلافی کا موجب تھا۔ آپ کا مہر چار سو نجاشی شاہ حبشہ نے اپنی گرہ سے ادا کیا۔ (باقی باقی)

---

[1] بعض احباب کو ان میں سے بعض کے متعلق کچھ خدشات بھی گزرے ہیں۔ انہوں نے انکی اشاعت میں قبل از وقت جلدی بھی کی اور بیجا بھی کیا۔ ان خدشات کا ازالہ انشاء اللہ سیرت المصطفےٰ کی جلد اول کے اختتام کے بعد بالاستقلال کیا جائیگا۔ امید ہے کہ اُس سے مطلع صاف ہو جائیگا۔

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

(۳)

(بقلم مولوی ابو الطیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ سلسلہ مضمون ہذا ۱۶ مئی ۱۹۳۲ء سے جاری ہوکر ۱۵ مئی ۱۹۳۲ء تک اہلحدیث کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہوتا رہا۔ اس کے بعد بوجہ کم ضخامت و دیگر مراسلات شائع ہونے کے باعث یہ مضمون درج نہیں ہوسکا۔ اب چونکہ قریب الختم ہے۔ اس لئے چند اشاعتوں میں مسلسل درج ہوتا رہیگا۔ انشاء اللہ۔ (ادیٹر)

چودھری غلام احمد صاحب پرویز اپنے مضمون شخصیت پرستی مندرجہ رسالہ طلوع اسلام دہلی میں مجموعہ احادیث پر اعتراض فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"خود امام بخاری اور دوسرے جامعین حدیث جن بزرگوں کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہیں اور ان کی روایات مردود ٹھہراتے ہیں خود انہی کی روایات سے اپنے مجموعوں میں روایات درج کر دیتے ہیں" (دیکھئے میزان الاعتدال وتدریب الراوی وغیرہ) (حوالہ بالا)

جواب یہ اعتراض بھی اصطلاح و اصول محدثین سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ رُواۃ کے درجات مختلف ہوتے ہیں۔ صحت و عدالت کے لحاظ سے بھی اور ضعف و جرح کے اعتبار سے بھی۔ بعض راویوں میں جرح خفیف اور ضعف قلیل ہوتا ہے اس لئے ایسے راوی کی روایت تائید و استشہاد کے محل میں محدثین وارد کرتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے کہ محدثین جس کی روایت کو مردود و غیر معتبر قرار دیتے ہیں پھر اسی سے روایت کو بھی درج کرتے ہیں۔ محدثین کبھی ایسا نہ کرتے تھے۔ بلکہ ایسے راوی کی روایت سے خود بھی پرہیز کرتے تھے اور دوسروں کو بھی منع کرتے تھے۔ ہاں بعض وقت لوگوں کی آگاہی کے لئے ان کی روایت کو بیان کرکے اس کا ضعف ظاہر فرما دیتے تھے۔ لیکن اس مقصد کے لئے ان سے اخذ روایت کرنے میں کیا حرج ہے؟ اس کے بعد پرویز صاحب نے اعتراض کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کام منصب رسالت کی حیثیت سے ہوتے تھے اور بعض ذاتی حیثیت سے۔ اور احادیث میں کوئی تعیین و تخصیص نہیں ہے کہ آپ نے کس حیثیت سے کہا ہے یا کیا ہے۔ پس ہم کس کو ذاتی حیثیت سے قرار دیں اور کس کو منصب رسالت سے سمجھیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:-

"حضور کے بعض کام بہ منصب رسالت ہوتے تھے اور بعض بالکل ذاتی حیثیت سے۔ (ان احادیث) میں یہ تخصیص کہیں نہیں کی گئی کہ حضور نے کس حیثیت سے ایسا کہا ہے۔ لہذا ظاہر ہے کہ جن اقوال کا پہلے اقوال رسول ہونا ہی ظنی ہو پھر یہ بھی یقینی نہ ہو کہ حضور نے کس حیثیت سے فرمایا تھا اسے دین قرار دے دینا کس قدر زیادتی ہے" (حوالہ مذکور ص ۴۶)

جواب قطعیت احادیث کا ثبوت مفصل بیان کیا جا چکا ہے۔ ظنیت احادیث پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ لہذا ظنی کہنا زیادتی ہے۔ رہا اتباع و عمل بالا حادیث سو اس کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اور دیگر سلف صالحین اور بزرگان دین نے جس حدیث کو جس منصب پر رکھا اسی منصب پر آپ بھی سرمو ادھر اُدھر نہ جائیے۔ راستہ بالکل صاف ہے اگر کسی حدیث کی حیثیت کی تخصیص میں مشکل ہو۔ تو اس کی بہت سی صورتیں موجود ہیں۔ جن کے ذریعہ یہ مشکل حل ہوسکتی ہے۔ اہل حدیث ادارے جا بجا قائم ہیں ان سے تمام دشواریاں آسان ہوسکتی ہیں۔ فللہ الحمد!

اب آپ بہت قریب آگئے ہیں اور نمائندہ حیثیت احادیث معلوم ہو جانے کے بعد آپ کو احادیث کے دین ماننے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ سہ

راہ پر ان کو تو لے آئے ہیں باتوں میں
اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتوں میں

اس کے بعد پرویز صاحب لکھتے ہیں:-

"لیکن ان سب سے بڑھ کر داخلی شہادات خود ان مجموعوں کے مشمولات ہیں۔ ان میں کس کس قسم کی باتیں لکھی ہیں۔ ان کے ذکر سے میری روح کانپتی ہے۔ ہاتھ میں قلم لرزتا ہے" (حوالہ مذکور ص ۴۸)

جواب علم حدیث کی نسبت بشر بن السری السقطی رح فرماتے ہیں۔ "فوجدت فی الحدیث ذکر النبیین والمرسلین وذکر الموت وذکر ربوبیۃ اللہ تعالیٰ سبحانہ وجلالہ وعظمتہ وذکر الجنۃ والنار وذکر الحلال والحرام والحث علی صلۃ الارحام وجماع الخیر" یعنی میں نے احادیث میں نبیوں اور رسولوں کا ذکر پایا اور موت کا ذکر پایا اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و جلال و عظمت کا بیان پایا اور جنت و جہنم کا بیان پایا اور حلال و حرام کا ذکر پایا۔ اور موت کا ذکر پایا اور تمام بھلائیوں کا بیان پایا۔

اسی طرح علم حدیث کی فضیلت و مدح میں بکثرت علماء کے اقوال و ملفوظات موجود ہیں۔ پس ان بزرگوں کی شہادت حقہ صادقہ کو ہم صحیح سمجھیں یا آپ کی تنہا تحریر کو درست جانیں۔ آپ ہی دیانتاً ارشاد فرمائیں ع

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(باقی)

ایک اہل حدیث ادارہ میں عرصے سے علیگڈھ میں ایک ایسے ادارہ کی بنیاد ڈالنے کی فکر میں ہوں جس سے ضرورتمند اور غریب اہل حدیث کی معاش کا سلسلہ جاری ہو جائے۔ جملہ اہل حدیث اور خریداران اخبار اہلحدیث اپنی اپنی نیک رائے سے مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع کریں کہ تشکیل و نوعیت ادارہ کیا ہونی چاہئے۔ خیر اندیش محمد یونس آتالیق صاحبزادگان جناب خان بہادر مولوی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی ضلع علی گڈھ۔

فتاوی

س ۱۰۳} زید کا اپنی بیوی ہندہ کو قطعی طلاق دینے کا ارادہ نہیں تھا چونکہ ہندہ سے حد درجہ کی محبت ہے اور اس کی طرف سے زید کی کئی اولاد بھی ہے۔ لیکن اپنے والد کے مجبور کرنے پر لاچار ہو کر طلاق دے دی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ جواب دیا فرمائیں۔ (عبدالمنان ضلع مرشد آباد۔ خریدار اہلحدیث)

ج ۱۰۴} صورت مرقومہ میں جبر نہیں ہے۔ اس لئے طلاق واقع ہو گئی اگر کچھ جبر ہے بھی تو باپ کی طرف سے ہے۔ جس کی اطاعت فرض ہے۔ حدیث میں آیا ہے تین چیزیں ... جد ... منہا الطلاق (طلاق ہر طرح واقع ہو جاتی ہے ہنسی مذاق سے ہو یا قصداً)

س ۱۰۵} ... کہتا ہے بکری جب ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں پہنچے تو ... قربانی جائز ہوگی اور ... کے یہی معنی ہیں۔ اور بکر کہتا ہے کہ ... جانور ... اور ... کے دو دانت ہونے چاہئیں اور یہی فتویٰ ... معنی ہیں ... ارشاد فرمائیں کہ ... کے ... معنی ... (سائل مذکور)

ج ۱۰۵} ... دونوں معنی کا احتمال رکھتا ہے۔ دوسرے سال میں داخل ہو کر ... آتے ہیں۔ اس لئے دونوں ... صحیح ہیں۔

س ۱۰۶} ... زید نے اپنے ایک مولود کا عقیقہ مسنونہ ... دن یا بطور ... یا اکیسویں دن ... حدیث شریف ... بعد گزرنے ... ماہ کے مولود نے انتقال کیا۔ زید اب ... ہے کہ اگر کسی صورت میں ... حدیث عقیقہ ہو جاوے تو کر دوں تاکہ مولود ہمارا شافع ہو سکے۔ (... قصبہ بانسڈیہ ...)

ج ۱۰۶} بچہ فوت ہو گیا۔ ساتھ ہی عقیقہ کا ... ختم ہو گیا۔ شافع ہونے کے لئے صبر کی ضرورت ہے۔

س ۱۰۷} عمر نے باوجود استطاعت ہونے کے اپنے ایک مولود کا عقیقہ نہ کیا۔ ... مولود بالغ ہو گیا۔ اب عمر ... زمانہ بالغیت میں عقیقہ ادا کرے تو اس حدیث کی زیر باری سے ... کا ترجمہ ہے کہ ہر ایک مولود عقیقہ کے اندر رہن ہے سبکدوش ہو سکتا ہے؟ (عبدالکریم قصبہ بانسڈیہ)

ج ۱۰۸} اصلی وقت گزر جانے کی وجہ سے بہ نیت قضاء بالغ کا عقیقہ بھی درست ہے۔

اگلا پرچہ وی پی ہوگا | ماہ جون میں جن خریداروں کو قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع مل چکی ہے انہوں نے اگر قیمت اخبار روانہ نہ کی ہو تو انکی خدمتیں آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

... سے مراد ... پاکستان ہیں۔ (اہلحدیث)

متفرقات

ماہ جولائی | میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہو جائے گی اگر ۳۰ جولائی تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی۔ بصورت مہلت یا انکار کی اطلاع بھی نہ ملی تو یکم اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ اور وی پی بھیج کر اخبار بند کر دیا جائیگا۔ جب وی پی وصول ہوگا تب تمام بندشدہ پرچے بھیجے جائیں گے۔ ناظرین مطلع رہیں۔

۱۴۷۵ - ۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۳۴ - ۴۵۳۵ - ۵۱۰۹
۵۲۰۹ - ۶۵۴۵ - ۶۹۲۲ - ۷۴۴۲ - ۷۴۶۱ - ۸۵۵۴
۸۹۷۸ - ۸۷۶۲ - ۸۷۶۷ - ۹۰۶۸ - ۹۱۰۰ - ۹۲۵۴
۹۳۹۸ - ۹۵۱۳ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۹۶۱
۱۰۹۹۲ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۹ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۱۸۷
۱۲۱۹۰ - ۱۲۲۰۰ - ۱۲۲۰۷ - ۱۲۲۷۰ - ۱۲۴۰۷ - ۱۲۵۴۰
۱۲۵۶۱ - ۱۲۵۶۳ - ۱۲۵۶۸ - ۱۲۶۶۰ - ۱۲۶۹۰ - ۱۲۶۹۱
۱۲۶۹۶ - ۱۲۷۰۷ - ۱۲۷۷۶ - ۱۲۷۸۹ - ۱۲۷۹۱ - ۱۲۷۹۹
۱۲۸۵۱ - ۱۲۸۵۲ - ۱۲۸۵۳ - ۱۲۸۵۶ - ۱۲۸۵۸ - ۱۲۸۵۹
۱۲۸۶۱ - ۱۲۸۶۳ - ۱۲۸۶۴ - ۱۲۸۶۵ - ۱۲۸۶۷
۱۲۸۶۸ - ۱۲۸۶۹ - ۱۲۸۸۱ - ۱۲۹۱۸ - ۱۲۹۴۸
۱۲۹۵۱ - ۱۲۹۸۴

غریب فنڈ ... جن کے نام اخبار جاری ہوتا ہے۔ بعد میعاد بند کر دیا جاتا ہے۔ نیا داخلہ وصول ہونے پر نمبروار جاری ہوتا ہے:-

۹۹۵۲ - ۱۱۷۰۰ - ۱۱۷۹۹ - ۱۲۸۵۴ - ۱۲۸۶۲

شکریہ معاونین | اخبار "اہلحدیث" کے معاونین کرام میں سے بعض حضرات نے اخباری اخراجات کی زیادتی کا از خود اندازہ کرتے ہوئے چھ چھ ماہ کی قیمت اخبار پیشگی ارسال فرمائی ہے۔ بعض احباب نے ششماہی قیمت بجائے ۲ کے پورے تین روپے بھیجی۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے "اہلحدیث" کے لئے ایک ایک سال کے لئے نئے خریدار بنا کر ان کی قیمت بھجوا دی۔ ادارہ ان تمام مخلصین کا صمیم قلب سے مشکور و ممنون ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر ... سے بھی ایسی توجہات کی توقع ہے۔

برخلاف اسکے | بعض کرمفرماؤں نے باوجود بار بار سمع خراشی کے ماہ مئی کی قیمت اخبار ارسال نہیں فرمائی بلکہ مہلت یا انکار کی اطلاع تک نہ بھیجی۔ جب دفتر نے وی پی بھیجا تو نہایت بے دردی سے واپس کر دیا۔ جس سے دفتر کو نقصان ہوا۔ اگر کسی خریدار کا وی پی غیر حاضری میں واپس ہو گیا ہو منی آرڈر بھیجدیں۔ اخبار جاری کر دیا جائے گا۔

(باقی متفرقات صلا پر)

ملکی مطلع

حالات جنگ

محاذ لیبیا لیبیا یا طرابلس الغرب کا محاذ جنگ بھی روس یا چین کے محاذوں سے اہمیت میں کچھ کم نہیں ہے۔ کیونکہ اسی راستے دشمن مصر اور نہر سویز کی طرف پیشقدمی کر کے اتحادیوں پر مشرقی ممالک (ہندوستان اور آسٹریلیا وغیرہ) کے دروازے بند کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ ہندوستان کے لئے بھی خطرہ بن سکتا ہے۔ نیز اس کا یہ مقصد بھی معلوم ہوتا ہے کہ نہر سویز سے آگے بڑھ کر عراق اور ایران کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرے کیونکہ کاکیشیا کے تیل کو حاصل کرنا اس کے لئے فی الحال بہت مشکل ہو رہا ہے۔ روس کی بحری، ہوائی اور فوجی طاقت اپنے حریف کو خوب جواب دے رہی ہے۔

اگرچہ آغاز جنگ کے بعد اتحادیوں نے بحیرہ روم کا قریبی راستہ بڑی حد تک ترک کر کے راس امید کا طویل راستہ اختیار کر لیا ہے۔ جو نسبتاً محفوظ ہے۔ مگر پھر بھی لیبیا میں کمک پہنچانے اور مشرق اور مغرب میں سلسلہ رسل و رسائل قائم رکھنے کے لئے بحیرہ روم کا قریبی راستہ اتحادیوں کے لئے کھلا رہنا ضروری ہے۔ ہندوستان سے انگلستان جانے یا انگلستان سے ہندوستان آنے کے لئے بحیرہ روم کے دو دروازوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ مشرقی دروازے کا نام نہر سویز ہے اور مغربی دروازے کا نام آبنائے جبرالٹر ہے۔ ان دونوں دروازوں پر برطانیہ کی فوجی طاقت قابض ہے۔ ہمارے خیال میں نہر سویز کی اہمیت آبنائے جبرالٹر سے زیادہ ہے، کیونکہ مشرق اوسط (مصر، شام، عراق اور ایران وغیرہ) کی اتحادی افواج کے لئے کمک اور رسد مغربی ممالک سے عموماً، مشرقی ممالک سے خصوصاً اسی راستے پہنچ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محوری طاقتیں بہت عرصہ سے مصر کی طرف پیشقدمی کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ عام ناظرین کے لئے بتایا جاتا ہے کہ نہر سویز کی حفاظت مصر کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔ اسی لئے برطانیہ نے مصر کو اندرونی آزادی دینے کے باوجود ایک معاہدہ کے ذریعہ سے اس کو اپنے زیر اثر رکھا ہوا ہے۔ گو آج تک اس جنگ میں مصر کی خارجہ پالیسی غیر جانبدارانہ پر مبنی ہے۔ مگر پھر بھی مصر کا صدر مقام قاہرہ برطانیہ کی جنگی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

محوری طاقتوں نے فرانس کی شکست کے زمانہ سے آج تک جو اقدامات کئے اور اتحادیوں کی طرف سے ان کے جواب میں جو کاروائیاں کی گئیں ان کا کچھ ذکر معاصر "پرتاپ" کے الفاظ میں سنئے!

"زوال فرانس سے چند دن پہلے میسولینی نے بھی فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اعلان سے پہلے ہی لیبیا میں وہ متعدد فوجیں جمع کر چکا تھا۔ تاکہ فوراً ہی پیشقدمی شروع کر دی جائے۔ برطانیہ ان حالات کے لئے تیار نہ تھا۔ جو کہ یک فرانس کی شکست سے اس کے درپیش آئے۔ نتیجہ ہوا کہ اطالوی جنرل گریزیانی برطانوی فوجوں کو دھکیلتا ہوا ۷۰ میل کے قریب مصری علاقہ میں آ گھسا۔ ساتھ ہی اس نے افریقہ کے دوسرے علاقوں میں بھی پیشقدمی شروع کر دی۔ برطانوی فوجوں کو سمالی لینڈ خالی کرنا پڑا۔ فرانسیسی سمالی لینڈ بھی اطالوی قبضہ میں آ گیا۔ اور ایسا نظر آنے لگا کہ افریقہ میں برطانوی اقتدار ختم ہونے والا ہے لیکن جنرل ویول یہ سب پسپائیاں مصلحۃً کر رہے تھے۔ اس وقت برطانوی فوجوں کے پاس سامان جنگ کافی نہ تھا کہ دشمن کا مقابلہ کیا جا سکے چنانچہ بہتر یہی سمجھا گیا کہ جیسے بھی ہو دشمن کی کامیابی میں تاخیر پیدا کی جائے۔ جنرل ویول نے دھیرے دھیرے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ لیکن اطالوی جنرل کی ہمت نہ پڑی کہ مصر میں مرسا مطروح سے آگے بڑھے۔ اس پر جنرل ویول نے جوابی پیشقدمی شروع کی اور اطالوی فوجوں کو بنغازی کے پیچھے تک دھکیل دیا۔ مارشل گریزیانی کی یہ زبردست شکست تھی۔ کیونکہ اس پسپائی کے فوراً ہی بعد یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جنرل ویول کے پاس اس قدر زبردست فوج نہ تھی۔ لیکن اپنی بہادری اور چالاکی سے وہ اتنی دور چلے گئے۔ میسولینی اس شکست کو برداشت نہ کر سکا۔ اور مارشل موصوف کو برطرف کر دیا۔

مارشل گریزیانی کی برطرفی کے بعد لیبیا میں محوری فوجوں کی کمان پولینڈ کے نازی فاتح جنرل رومیل کے سپرد کی گئی۔ جنرل رومیل نے جوابی حملہ شروع کر دیا۔ اور جنرل ویول کو پیچھے دھکیلتا ہوا کچھ مصری سرحد کے اندر تک لے آیا۔ اسکے بعد جنرل ویول کو لیبیا سے سبکدوش کر کے ہندوستان کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا گیا۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل آکنلیک کو لیبیا میں اتحادی فوجوں کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا۔ نومبر ۱۹۴۱ء میں جنرل آکنلیک نے دوسرا جوابی حملہ شروع کیا۔ اس وقت برطانوی فوجوں کا سردار جنرل کننگھم تھا۔ لیکن حملہ کے ۲ دن بعد ہی جنرل آکنلیک کو جنرل کننگھم کو برطرف کرنا پڑا۔ اور انہوں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر اس وقت میں کمان نہ سنبھالتا تو نہ جانے کیا ہو جاتا۔ جنرل کننگھم کی جگہ جنرل رچی مقرر کیا گیا۔ جنرل رچی نے بھی شروع شروع میں جنرل ویول کی طرح نہایت شاندار پیشقدمی کی۔ اور یہاں تک اعلان کر دیا کہ محوری فوجیں یا تو موت کے گھاٹ اتار دی جائیں گی یا انہیں سرنگوں ہونا پڑے گا۔ ابھی یہ الفاظ کانوں میں گونج ہی رہے تھے کہ آواز آئی کہ جنرل رومیل پھر سے بچ نکلا ہے اور زبردست جوابی حملہ کر رہا ہے۔ جنرل رومیل کے جوابی حملہ

کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اب برطانوی ائی لمانڈ پھر کوئی حابنہ تبدیلیاں کرنے کی [illegible] رہا ہے ؟

(ہم آپ لاہور ۲۲ جون ۱۹۴۲ء ملک)

اہلحدیث اس علاقہ کی صورت حال آج ۲۲ جون تک یہ ہے۔ چنانچہ ہوئے خبر آئی تھی کہ اتحادی فوجوں نے بیر حکیم کو جو طبروق کی بندرگاہ سے پچاس میل جنوب کی طرف ہے خالی کر دیا ہے۔ دونوں شہروں کے درمیان ایک سڑک ہے۔ جو حال ہی میں بنائی گئی ہے۔ اس کے بعد خبر آئی کہ اتحادی فوجوں نے سیدی رزاق اور الادم کو بھی چھوڑ دیا۔ مگر یہ دونوں شہر بھی اسی سڑک پر واقع ہیں جو اتحادیوں نے فوج اور سامان جنگ کی نقل و حرکت میں سہولت کی غرض سے تعمیر کی ہے۔ اس تخلیہ کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دشمن نے اس سڑک اور مذکورہ مقامات سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے تین طرف سے طبروق کا محاصرہ کر لیا ہے۔ لیکن مصر کی سرحدی چھاؤنی سولم سے ۲۵ میل مغرب تک کے علاقے پر برطانوی فوج قابض ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مصر کی اس سرحد پر برطانیہ نے بڑے زبر دست جنگی مورچے بنا رکھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں یہاں زبر دست جنگ ہونے والی ہے۔

طبروق لیبیا میں بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر ایک اہم بندرگاہ ہے۔ انگریزوں نے اس مورچے کو کافی مضبوط کیا ہوا ہے۔ خشکی کی طرف دشمن کو روکنے کے لئے کئی میل کے فاصلہ پر نیم دائرہ کی شکل میں خار دار جنگلے لگے ہوئے ہیں۔ جن کے پیچھے خندقیں ہیں۔ گزشتہ محاصرہ میں طبروق کے محافظین نے بہت عرصہ تک دشمن کا مقابلہ جاری رکھا۔ کیونکہ سمندر کی طرف سے ان کو کمک اور رسد پہنچ رہی تھی۔ اس دفعہ دشمن نے بہت بڑی فوج اور کافی سامان جنگ کے ساتھ طبروق کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ قاہرہ کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہماری فوجوں کی جان توڑ مزاحمت کے باوجود دشمن ہمارے مورچے توڑ کر اندر گھس آنے میں کامیاب ہو گیا +

سرکاری اطلاع

روس اور برطانیہ کا معاہدہ اس ہفتے کا ایک اہم واقعہ روس اور برطانیہ کا معاہدہ ہے۔ جس کا اعلان برطانیہ کی پارلیمنٹ میں ۱۱ جون کو کیا گیا۔ اس معاہدے پر ساری جمہوریت پسند دنیا بے حد خوشی کا اظہار کر رہی ہے۔ اس معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ جنگ کے دوران میں اور اسکے بعد بھی روس اور برطانیہ کے درمیان فوجی تعاون جاری رہے۔ تاکہ یورپ کو نازی خطرے سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔ دونوں ملکوں نے نازیوں کے خاتمے تک جنگ جاری رکھنے کا عہد و پیمان کیا اور پورے اشتراک عمل کا اعلان کیا۔ نیز یہ بھی قرار پایا کہ کوئی فریق علیحدہ طور پر دشمن سے صلح کی گفت و شنید نہیں کریگا۔ یہ معاہدہ بیس سال کے لئے کیا گیا ہے۔

اس معاہدے نے یورپ کی مفتوح اور مظلوم قوموں کو ایک نئی امید کے ساتھ بیدار کر دیا ہے برطانیہ کی ذمہ داریاں اب اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور روس کے ساتھ فوجی تعاون کرنے کی راہیں بھی کھل گئی ہیں۔

محاذ چین چین میں جاپان کی تگ و تاز اور چینیوں کی مزاحمت برابر جاری ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے ہوائی دستے چین کی امداد کیلئے پہنچ چکے ہیں۔ دیگر مقامات کی لڑائیوں کی طرف متوجہ ہونے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جاپان چین میں اپنی پوری سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکا۔ بہر حال علو بہ چیکیانگ میں جاپانی فوجوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب صوبہ یونان پر برما اور ہندچینی دونوں اطراف سے حملہ کیا جائیگا۔ چینی وہاں پر مقابلہ کرنے کی [illegible] تیاریاں کر رہے ہیں۔ تازہ ترین اطلاع [illegible] پتہ چلتا ہے کہ جاپان سائیبریا کی طرف بھی [illegible] کرنے والا ہے۔ اور اس غرض کے لئے مانچوریا کی [illegible] فوجیں جمع کی جا رہی ہیں۔ چینی کابینہ کا ایک اہم اجلاس چنگ کنگ میں ۱۶ جون کو اس صورت حال پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد کیا گیا۔ (اس کے بعد روس کو اطلاع دیگئی کہ جاپان سائیبریا پر حملہ کرنا چاہتا ہے)

بحیرہ روم میں جنگ بحیرہ روم میں دو برطانوی قافلے جنگی جہازوں کی امداد سے جا رہے تھے تاکہ مالٹا اور لیبیا کی برطانوی فوجوں کیلئے سامان جنگ اور فوجوں کی کمک بہم پہنچائیں۔ اطالوی طیاروں اور جہازوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں سینکڑوں بمباروں اور جہازوں نے حصہ لیا۔ اٹلی والوں نے دعویٰ کیا کہ برطانیہ کے دو جنگی جہاز اور چار تجارتی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ اس کے جواب میں ۱۷ جون کو لندن سے اطلاع آئی کہ ہمارے بحری قافلے جو بحیرہ روم بھیجے گئے تھے وہ سلامتی سے مالٹا اور طبروق پہنچ گئے۔ دشمن نے ہمارے قافلوں کو روکنے کے لئے بہت بڑا بحری بیڑا اور قریباً تین سو طیارے بھیجے۔ مگر اس کوشش میں اس کا دس ہزار ٹن کا ایک کروزر اور دو تباہ کن جہاز کام آئے۔ اور بیشمار طیارے برباد ہوئے۔ اٹلی نے اپنے ایک کروزر اور بیس طیاروں کی بربادی کا اعتراف کر لیا ہے۔

انجمن اہلحدیث موضع بھینی ضلع امرت سر کا تبلیغی جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ جون کو منعقد ہوگا۔ جسمیں علماء کرام و اعظین عظام تقریریں فرمائیں گے۔

مولوی عبداللہ ثانی کا مقدمہ ۱۹ جون کو پیش ہوا۔ تھوڑی سی کارروائی ہوئی۔ آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۴ جون مقرر ہوئی ہے۔

بقیہ متفرقات

تبلیغی جنتری مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اس سال شائع نہیں ہو سکی۔ مولانا کی طرف سے اہلحدیث ۸ مئی میں اعلان شائع ہوا تھا کہ جن احباب نے ٹکٹ بھیجے ہوئے ہیں وہ ان کے عوض کوئی اور کتاب طلب کریں۔ کئی احباب نے تو کتب طلب کر لی ہیں۔ ابھی چند فرمائشات باقی ہیں۔ وہ بھی مرسلہ ٹکٹوں کے عوض جلد ہی کوئی کتاب منگوا کر دفتر کو اس ذمہ داری سے سبکدوش فرمائیں۔

اہل حدیث کانفرنس کے لئے ملک عبد الرحمن صاحب اٹی رام پور ضلع گونڈہ عـ۱۲ـہ

غریب فنڈ سابقہ ۶ ازط۲ عبد الحق پشاور ۔ ۔ ۔ جملہ للعہ ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۸ ۔

۹ سائل باقی ہیں جو اصحاب کرم کی توجہ کے مستحق ہیں۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

دعائے صحت اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار مستری عبد العزیز صاحب ناگی ساکن کوٹلی لہاراں مفرور بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللّٰھم اشفه بشفائك وداوہ بدوائك

مضامین آمدہ مولوی ابو الفضل محمد افضل صاحب

ایک مفلس کی درخواست مجھے اخبار اہلحدیث کا بہت شوق ہے۔ مگر جاری کرانے کی طاقت نہیں کوئی صاحب خیر سال یا چھ ماہ کے لئے میرے نام اخبار جاری کرا دیں۔

درخواست کنندہ :۔ عبد القادر معرفت ہرام صاحب چترا جنگر رہوڈ تالوانا ی کونمبٹور۔

موميائى

قیمت فی چھٹانک دو روپے ... تولہ ... مصنوعی ... سے ... خالص ...

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ نزلہ۔ کمزوری سینے کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲ (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۸؍ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ۳۰؎ مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب راؤ عبدالواسع خاں صاحب کیری۔ میں عرصہ دراز سے آپ کے یہاں سے مومیائی منگا رہا ہوں اور مریضوں کو تقسیم کرتا ہوں۔ جنکو استعمال کرائی، خدا کے فضل سے آرام ہو گیا۔ بہت ہی زیادہ مفید ثابت ہوئی۔ واقعی قابل تعریف ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال فرما کر مشکور فرمائیے ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء

جناب مولوی امیر علی صاحب شمہنیاں۔ دہلی۔ جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی منگایا ما شاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ سیر اور بھیجدیں (۱۷ اپریل ۱۹۴۲ء)

منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں جینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ ذاتی ... سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قسم اوسط بجوار ہیرے ... بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ ... سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ:- ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار۔ سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط رجسٹر۔ لیٹر فارم۔ چٹھیاں۔ لیبل۔ رسالے وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

پتہ:- مینیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

امام رازیؒ کی خوبصورتی کا راز

دریافت کرنا چاہتے ہیں تو مسیح الملک حکیم محمد اجمل مرحوم کے والد ماجد حکیم محمود احمد خان صاحب دیرینہ فارسی تصنیف نور الابصار کا اردو ترجمہ بہار شباب ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں حضرت مصنف نے اپنے ذاتی تجربات کے خزانے کھول دئیے ہیں۔ مرد و عورت اپنے شباب کو کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔ مردوں کی غلطیاں کیا رنگ لاتی ہیں اولاد خوبصورت کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ مقوی ادویات کے نسخے بمعہ مرض و تشخیص نہایت تفصیل سے درج ہیں۔ قیمت صرف سوا روپیہ دعیہ؍ محصول ڈاک علیحدہ۔

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین صلعم

مصنفہ ... محی الدین صاحب لاہوری۔ اہل حدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے اردو دان اہل حدیث کو احناف کے مقابلہ میں مناظر بنا دیا ہے۔ اہل حدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کرکے احناف کے دلائل کو ان سے توڑا گیا ہے جن کو احناف بھی تسلیم کر لیں۔ قیمت ۸؍

خطبات التوحید اس کتاب میں فاضل مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی مرحوم کے سال بھر کے ہر جمعہ کا علیحدہ علیحدہ خطبہ ہے۔ قرآن اور حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۱۰؍

ظفر المبین۔ اس کتاب کی تعریف سے اہل حدیث واقف ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

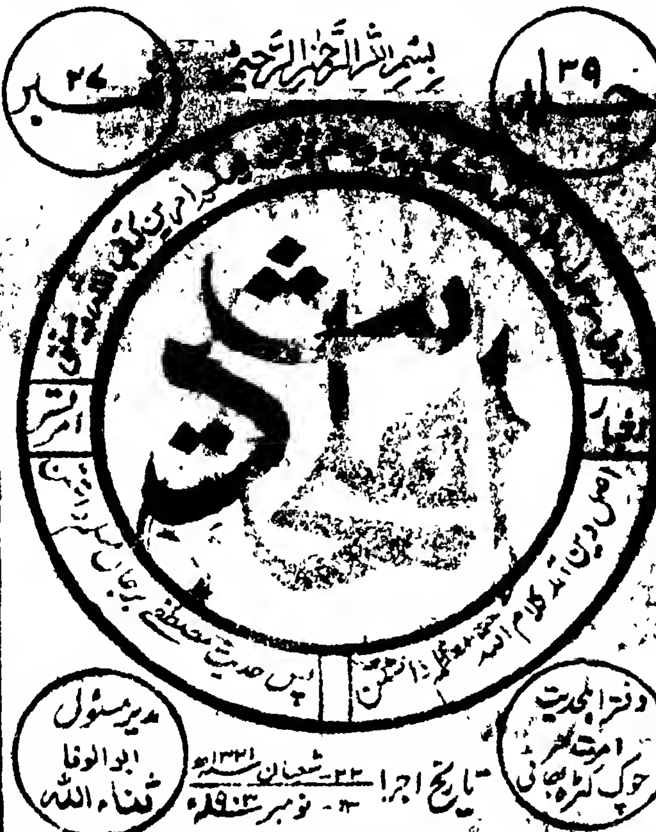
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰   یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جاگیرداران سے
عام خریداران سے
" ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۔ اشلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ
خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب
مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر
ہونی چاہیئے۔



اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبویہ کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۳ جولائی ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

ظہور اسلام

(از عبدالخالق صاحب حقیر دیناگری)

عرصۂ عالم میں جب کہ اصنام کی بھرمار تھی
ساری دنیا ہی خمار عیش سے سرشار تھی

عالم کونی میں ہر جا ہوجاتے اجاڑ تھی
دنیا تاریک اسوقت مظہر انوار تھی

جبکہ اوج ارتقا پر طاقت کفر رہتی
شرک و بدعت اور تھا فسق و فجور ہر جا رواں

نہ کوئی اللہ کا تھا نام لیوا جہاں نثار
ماہ یثرب بفضل ایزدی سے ہوئے پیدا وہاں

رونق اسلام افزوں تھی جہاں پر روز و شب
ہر کہ و مہ کی زباں مدحت غفار تھی

انتخاب الاخبار

—— مولوی محمد عبد اللہ ثانی کا مقدمہ ۲۹ جون کو پیش ہوا اور بغیر کاروائی کے آئندہ تاریخ پیشی ۱۴ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ اور فریق ملزم نے ہائیکورٹ لاہور میں انتقال مقدمہ کے لئے درخواست کی ہوئی ہے۔ جس کی تاریخ پیشی ۷ جولائی ہے۔

—— حکومت پنجاب نے ان مجرموں کی گرفتاری یا گرفتار کرانے والی مخبری کے لئے دس ہزار روپے نقد اور پانچ مربعے اراضی کا انعام رکھا ہے جنہوں نے شملہ کالکا ڈاؤن ریل موٹر پر بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۴۲ء ہفتے کی رات کو حملہ کرکے پانچ اشخاص کو گولی سے ہلاک اور چار کو مجروح کردیا۔

—— پنجاب میں یکم جولائی کی شام سے ۴ جولائی کی صبح تک تین راتیں روشنی پر پابندی کے ان قواعد پر عمل کیا گیا جو ۲۰ جون ۱۹۴۲ء کو شائع کئے گئے تھے۔

—— حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے کہ فارورڈ بلاک کا تعلق دشمن سے سانٹھ گانٹھ کرنیوالوں سے ہے اس لئے اسکو تمام ہندوستان میں خلاف قانون قرار دیا جاتا ہے۔ (فارورڈ بلاک بنگالی لیڈر سبھاش بابو کی جماعت کا نام ہے جو آج کل ہندوستان سے باہر کسی غیر ملک میں گئے ہوئے ہیں)

—— لندن کا اعلان مجریہ ۲۶ جون مظہر ہے کہ ایک ہزار برطانوی طیاروں نے جرمنی کی مشہور بندرگاہ بریمن پر زبردست حملہ کیا۔ جہاں ہتھیار فوجی کارخانے ہیں۔ اس حملہ کے بعد ہمارے ۵۲ طیارے واپس نہیں آئے۔

—— ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک سال کی جنگ میں جرمنی کے ایک کروڑ سپاہی ہلاک، مجروح یا مفقود ہوئے۔ سوویٹ سپاہیوں کا نقصان ۴۵ لاکھ ہے۔ جرمنوں کی تیس ہزار پانسو توپیں چوبیس ہزار ٹینک اور بیس ہزار ہوائی جہاز برباد ہوئے۔

—— وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل، مسٹر روزویلٹ سے اپنی تیسری سیاسی ملاقات کرکے بخیریت انگلستان میں واپس آگئے ہیں۔ (غالبا یہ سفر ہوائی جہاز کے ذریعہ کیا گیا۔ کیونکہ سمندری جہازوں کو آج کل سخت خطرات درپیش ہیں)

—— ریاست پٹیالہ (واقع پنجاب) میں آئندہ سال سے پنجابی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا گیا ہے۔ جو گورمکھی حروف میں لکھی جائیگی۔ سرکاری ملازمین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ چھ ماہ کے اندر گورمکھی کا امتحان پاس کرلیں۔

—— جاپان ریڈیو نے اقرار کیا ہے کہ اتحادیوں نے پسپائی سے قبل ملایا میں ربڑ پیدا کرنے والے تمام مراکز کو جلا دیا تھا۔ اس لئے اب ربڑ کی پیداوار قریبا بند ہو چکی ہے۔

—— دہلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جاپان گورنمنٹ نے جرمنی کو ۲۰ ہزار ٹن گندم دس ہزار ٹن ٹین اور دس ہزار ٹن تانبہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

—— چنکنگ کی اطلاع مظہر ہے کہ چینی فوج صوبہ کیانگسی کے صدر مقام فوچو کے محاصرہ کیلئے تین اطراف سے پیشقدمی کر رہی ہے۔ جاپانی مزاحمت اس جگہ بالکل کمزور ہے۔

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ امریکہ کی طرف سے اتحادی ملکوں کو جو سامان جنگ ادھار پٹہ یا کرایہ پر دیا جا رہا ہے اب امریکہ اسکی قیمت وصول نہیں کریگا بلکہ اسکو موجودہ جنگ میں امریکہ کا حصہ تصور کیا جائیگا۔

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ امریکہ میں آٹھ جرمن جاسوس گرفتار کئے گئے ہیں جو آبدوز کشتیوں میں سوار ہو کر آئے تھے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ امریکہ کی اہم صنعتوں، پلوں اور ذرائع آمد و رفت کو برباد کردیں۔

—— ہندوستان میں ایک نیا ٹارپیڈو سکول کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جہاں افسروں اور سپاہیوں کو ٹریننگ دی جائیگی۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلباء معقول تنخواہیں پائیں گے۔

ضمانت فنڈ معزز معاصر "زمزم" لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ سہارنپور سے ایک اسلامی ہفتہ وار اخبار "بیباک" نکلتا ہے۔ اس سے حکومت یوپی نے ایک مقالہ کی بناء پر ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ جس کو وہ برداشت نہیں کرسکتا۔ معاصر "زمزم" نے اخبار مذکور کے لئے ایک ضمانت فنڈ جاری کیا ہے جس میں خود بھی مبلغ یکصد روپیہ داخل کیا ہے۔ معاصر موصوف سب مسلمانوں کو اس کار خیر میں امداد کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ جو صاحب [illegible] وہ دفتر اخبار "زمزم" لاہور میں بھیجیں۔

جماعت اہل حدیث چونیاں کا سالانہ جلسہ ۵-۶ جولائی ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوگا۔ جلسہ میں علماء کرام و واعظان شیریں بیان تشریف لادینگے۔ بالخصوص مولوی محمد عبد اللہ ثانی امرتسری اور مولوی محمد صاحب سے وعدہ لے لیا گیا ہے۔ احباب جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔ (شیخ نور محمد)

مفت منگائیے صرف ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر تبلیغی رسائل تفہیم الزکوۃ، تعلیم الصیام اور تعلیم الحج جلد طلب کرلیں۔ پتہ:- قاضی منظور حسین۔ بازار نوگریاں امرت سر۔

—— لندن میں بحوالہ ماسکو ریڈیو اعلان کیا گیا ہے کہ روس میں سبستاپول کی حالت نازک ہے جرمن بیک وقت ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور توپوں سے گولہ باری کر رہے ہیں۔ (ہم اپنے جان و مال کے بھاری نقصانات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جرمن اس بندرگاہ پر حملے کر رہے ہیں)

—— قاہرہ ۲۸ جون کا اعلان ہے کہ مصر میں ہماری فوجیں دشمن کا جان توڑ مقابلہ کر رہی ہیں۔ ہمارے طیارے دشمن کے اجتماعات اور ذخیروں پر مسلسل حملے کر رہے ہیں۔ جس سے اسکو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی (صدر جمعیت العلماء ہند) جھنگ کو جاتے ہوئے سہارنپور ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کر لیئے گئے۔ (انا للہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

مسیح ابن اللہ بلکہ اللہ؟

(۲)

عیسائی اپنی قلم خدا جانے اس میں کیا مصلحت دیکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ بلکہ اللہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں

ایک طرف ہم عیسائیوں کی یہ کوشش دیکھتے ہیں کہ ان کے رسائل و جرائد میں آئے دن الوہیت مسیح کے ثبوت میں مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ جن کے لکھنے والے اچھے خاصے تعلیم یافتہ بی۔اے اور ایم۔اے نظر آتے ہیں۔

دوسری طرف قادیان سے آواز اٹھتی ہے کہ ہمارے مسیح موعود (مرزا صاحب) اس غرض سے آئے تھے کہ عقیدہ الوہیت مسیح کی جڑ کاٹ ڈالیں۔ چنانچہ ان کی بعثت سے اس عقیدہ کی جڑ کٹ گئی ہے اور عیسائی مذہب ہلاک ہو گیا ہے

جب یہ مختلف آوازیں ہمارے کانوں میں پہنچتی ہیں تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے کہ

آنچہ مے شنوم بہ بیداری است یارب یا بخواب

رسالہ اخوت بابت مئی میں مسیح ابن اللہ کے زیر عنوان جو مضمون نکلا ہے اس کی پہلی قسط اہلحدیث مورخہ ۲۶ جون میں درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط پیش کی جاتی ہے۔ رسالہ اخوت میں اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے میں مسیح کے اقوال سے اسکی الوہیت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس کا جواب ہم گذشتہ پرچہ میں دے چکے ہیں۔ آج دوسرے حصے کا جواب دیتے ہیں۔ جس میں مسیح کے اقوال سے اُن کی الوہیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل مضمون نگار پادری صاحب لکھتے ہیں کہ

"ہم اپنے خداوند کی الوہیت کا ثبوت آپ کے ہر فعل اور آپ کی زمینی زندگی کے ہر پہلو میں پاتے ہیں۔ لیکن ذیل میں خاصکر ہم آپ کی اپنی گواہی پر غور کریں گے۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟

آپ کا وعظ آپکے الٰہی اختیار کا اظہار ہے خداوند کا پہاڑی وعظ عہد قدیم کی اخلاقی تعلیم کا خلاصہ ہے اور اس وعظ میں خداوند مسیح صحف مقدسہ کی عزت کرتے ہوئے ایک حدتک آزادی سے اس کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ آپ اس کی تعلیم کو یہودی علماء کی ملمع کاری سے صاف کرتے اور صفائی سے اس کی ملکی اور جماعتی تعلیمات کے عارضی ہونے کو ظاہر کرتے ہیں (متی ۵ ۲۱) آپ نے بتایا کہ الٰہی احکام محض الفاظ تک ہی محدود نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے بھی پرے دل کے خیالات اور ارادوں سے ان کا تعلق ہے (متی ۵ ۲۱) اور پھر سب سے بڑھ کر آپ زندگی کے ہر عمل کو اپنے شخصی اختیارات کے تحت میں لاکر بتاتے ہیں کہ اخلاقی عمل کی جانچ اس عمل کا میرے سبب سے کئے جانا ہے" (متی ۵ ۱۱) اور جب آپ احکام کی تنصیص کرتے ہیں تو آپ رفتہ رفتہ الٰہی تخت پر رونق افروز ہو کر روحوں کی عدالت کا کام اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔

"اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ" (متی ۷ ۲۳) ہاں آپ نہ صرف عدالت کرنے والے ہیں بلکہ آپ مبارک لوگوں کے لئے بہشت ہیں اور آپ سے دوری جہنم کے مترادف ہے" (اخوت لاہور بابت مئی ۱۹۴۲ء صلا)

اہلحدیث اتنا بڑا اہم مسئلہ اور ثبوت ایسا؟ بالکل وہی مثال ہے کہ زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں۔ اس اقتباس میں مسیح کا اپنا صرف ایک قول منقول ہے۔ جس پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ اس قول کے معنی وہی ہیں جو اس حدیث نبوی کے ہیں۔ جس میں آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے ہیں کہ۔ قیامت کے روز میری امت میں سے اہل بدعت میرے سامنے لائے جائینگے تو میں اُن کو سُحقاً سُحقاً کہوں گا (مجھ سے ہٹ جاؤ دور چلے جاؤ)۔

ہر ایک نبی اپنے نافرمان امتیوں کو ایسا ہی کہیگا اور یہ اس کا حق ہوگا۔ چنانچہ قرآن مجید صاف لفظوں میں کہتا ہے :-

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (پ۳۔ ع ۱۲) (جو شخص رسول کی تابعداری سے منہ پھیرے خدا اسے دوست نہیں رکھتا)

دوسرا فقرہ جو مسیح کا قول نہیں بلکہ پادری صاحب کا اپنا مقولہ ہے اس سے بھی زیادہ واضح ہے پادری صاحب لکھتے ہیں کہ :-

آپ (مسیح) مبارک لوگوں کے لئے بہشت ہیں اور آپ سے دوری جہنم کے مترادف ہے۔

بے شک ٹھیک ہے ہر ایک نبی کا یہی قول ہے چنانچہ ارشاد ہے:

(رسول) إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (پ ۳ ع ۱۲)

(اے لوگو! اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری (پیغمبر کی) تابعداری کرو خدا تمہیں دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ بخش دیگا)

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس آیت سے پیغمبر خدا کی الوہیت ثابت ہوتی ہے۔

اس کے مقابلہ میں مسیح کے وہ افعال نہیں دیکھے جاتے جن میں صراحۃً اُن کی عبودیت (بندگی) کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً عام انسانوں کی طرح ان کا کھانا پینا اور سخت بھوک کی حالت میں شیطان کا اُن سے کہنا کہ

"مجھے سجدہ کر تو میں تجھے روٹی کھلاؤنگا"

اس پر مسیح کا اس کو دھتکار دینا۔ دشمنوں کے ہاتھوں اپنی گرفتاری کے خوف سے سجدہ میں گر پڑنا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سجدہ کرنے کے لئے اٹھانا اور سولی پر ایلی ایلی پکارنا آخرکار (بشہادت انجیل) چلا کر جان دینا وغیرہ۔

ان سب افعال سے مسیح کی عبودیت ثابت ہوتی ہے یا الوہیت؟

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم مسیح کے حالات مندرجہ اناجیل کو اس شعر کا مصداق پاتے ہیں۔ گویا جناب مسیح خدائے قدوس کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار یوں کرتے ہیں ؎

تیغ بگرفت بکف وگفت کہ نازم این است
سرفرو بردم وگفتم کہ نیازم این است

(باقی)

قادیانی مشن

چودھویں صدی کے مجدد

مرزا صاحب؟

جماعت مرزائیہ کی لاہوری شاخ نے مرزا صاحب کے منصب نبوت کا ثبوت کٹھن یا غلط سمجھ کر ان کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا چھوڑ دیا مگر دعویٰ مجددیت وغیرہ برابر منسوب کئے جاتے ہیں۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں اور اپنے اس دعوے کا ثبوت دینے کو ہر وقت طیار ہیں کہ مرزا صاحب نہ نبی تھے نہ مجدد، نہ ملہم تھے نہ محدث نہ ثقہ راوی تھے نہ قابل مصنف ان دعاوی کا ثبوت ہم بارہا دے چکے ہیں اور اب بھی دینے کو طیار ہیں۔ لیکن وائے برحال امت مرزائیہ کہ کسی بات کو اَن سُنی کر دیتی ہے وَكَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا (۱)

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۴ فروری سنہ رواں میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کا عنوان تھا مرزا صاحب نہ نبی تھے نہ مجدد۔ اس مضمون میں ہم نے کتب مرزا کے حوالہ جات سے اپنا دعویٰ ثابت کیا تھا۔ قادیان اور لاہور کے کسی اخبار یا رسالہ میں اس کا جواب ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ ہاں اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۱۰ جون میں وہی پرانی رٹ لگائی گئی ہے جو مرزا صاحب کے دعوے کے آغاز سے لگاتے چلے آئے ہیں۔ یعنی گذشتہ صدیوں کے صلحائے امت اور مجددین اسلام کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ

"اے نام لیوایان اسلام! اے غفلت شعاران امت محمدیہ! اے تشنۂ کامان بادیہ ضلالت! × صدی کا سر گزر چکا ہے بلکہ اس پر کئی برس اور بھی گزر گئے ہیں۔ لیکن آہ! وصد آہ! کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد تمہارے نزدیک پورا نہ ہوا اور کوئی مجدد دنیا میں نہ آیا۔ مگر نہیں رسول اللہ کے وعدے ٹل نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص بندہ اس وقت بھی ہم میں مبعوث فرمایا ہے اور اپنے زبردست نشانوں اور نور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کیا ہے۔ وہ آیا بھی اور اپنا پیغام دیکر چلا بھی گیا۔ لیکن افسوس کہ تم خواب غفلت سے ابھی تک بیدار نہ ہوئے۔" (پیغام مورخہ ۱۰ جون)

اہلحدیث: ۴ فروری کے "اہلحدیث" میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنا دعویٰ چودھویں صدی کے سر پر نہیں کیا۔ بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ تالیف (۱۲۹۷ھ) میں آپ مجددیت کے مدعی ہوئے جو تیرھویں صدی کا آخری حصہ ہے (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام و آئینہ کمالات اسلام وغیرہ)۔ پس چونکہ مرزا صاحب نے چودھویں صدی کے شروع میں دعویٰ مجددیت نہیں کیا اس لئے آپ اس صدی کے مجدد نہیں ہو سکتے اور نہ تیرھویں صدی کے مجدد ہو سکتے ہیں کیونکہ تیرھویں صدی کے اخیر میں دعویٰ کیا تھا۔ جیسا کہ ازالہ اوہام وغیرہ سے ثابت ہے۔

رہا یہ سوال کہ پھر اس صدی کا مجدد کون ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں مجدد پاتے ہیں۔ ہر ایک فرقہ اپنے خیال میں اپنے مقتدا کو مجدد کہتا ہے۔ بریلوی حنفیہ کے نزدیک مجدد مأۃ حاضرہ مولوی احمد رضا خان صاحب ہیں جو اسی صدی میں گزرے ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے نزدیک مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مجددین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ بھی اسی صدی میں فوت ہوئے ہیں۔ رہی یہ بات کہ مرزا صاحب نے پیغام دیا مگر لوگوں نے قبول نہ کیا۔ ہم بھی اس کے قائل ہیں۔ دیکھئے ان کا پیغام کن لفظوں میں ہے۔ جس کا نام انہوں نے خود ہی

آخری فیصلہ رکھا ہے۔ اور جس کے مقابلہ میں پہلے سب نشانات ہیچ بلکہ کالعدم قرار دئیے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ

اے میرے دعوے کو ماننے والو! بلکہ اے میرا نام سننے والو! اے میرے مریدو اور غیر مریدو! غور سے سنو! کانوں کے پردے ہٹا کر سنو! میں اپنے دعوے کی صداقت کا مدعی ہوں مگر مولوی ثناء اللہ میری تکذیب کرتا ہے۔ اس لئے میں تم کو آخری پیغام دیتا ہوں کہ میں نے خدا کے حضور اس نزاع کے تصفیہ کے لئے یوں دعا کی تھی

"الٰہی ہم دونوں (مرزا و ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کردے خدا نے میری یہ دعا قبول کر لی اور بالفاظ قرآنی الہام اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ۔ مجھ پر نازل فرمایا۔ پس اے میرے مریدو! بلکہ میرا نام سننے والو! تم سب گواہ رہو کہ یہ آخری فیصلہ ہے۔ جب یہ واقع ہو جائے تم اس پر ایمان لانا۔ (اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

اہلحدیث | ہم بھی پیغام صلح کے الفاظ میں افسوس سے کہتے ہیں کہ

اے نام لیوانِ احمدیت! اے غفلت شعارانِ قادیانیت! اے تشنہ کامانِ بادیہ ضلالت! تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مرزا صاحب کے اس کھلے فیصلے اور پیغامِ حق کو قبول نہیں کرتے۔ اور حجت پر حجت کئے جاتے ہو۔ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جب تمہیں اس گمراہی، غفلت شعاری اور مرزا صاحب کی ناقدر شناسی کا جواب دینا ہوگا ؎

قریب ہے یارا روزِ محشر چھپیگا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبانِ خنجر لہو پکاریگا آستیں کا

فیصلہ مرزا۔ قیمت ۲؍ ایضاً انگریزی ۵؍ (منیجر اہلحدیث)

مرزا صاحب کا کسرِ صلیب؟

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح موعود ہو کر دنیا میں تشریف لائیں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے (یکسر الصلیب) مطلب یہ کہ عیسائی مذہب مغلوب ہو جائے گا۔ مرزا صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو ان پر سوال وارد ہوا کہ بحیثیت مسیح موعود ہونے کے آپکے فرائض میں کسرِ صلیب بھی داخل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صلیب کی شکست نہیں ہوئی۔ اس سوال کا جواب مرزا صاحب اور ان کے اتباع کی طرف سے ہمیشہ وہی دیا گیا جو اخبار الفضل ۲۶۔ مئی میں نکلا ہے کہ

کسرِ صلیب سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ مسیح کی موت صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کا کفارہ بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ عیسائی عقیدہ کی رو سے کفارہ کے لئے صلیبی موت شرط ہے جو واقع نہیں ہوئی۔ اس سے عقیدہ کفارہ خود ہی باطل ہو گیا۔ پس یہی کسرِ صلیب ہے۔

اہلحدیث | آج معلوم ہوا کہ علماء اسلام کا عقیدہ متعلقہ حیات مسیح تردید کفارہ کے لئے بہترین حربہ ہے۔ کیونکہ اس عقیدہ سے مثل مشہور

"نہ بانس رہے نہ بانسری بجے"

خوب صادق آتی ہے۔ یعنی کفارے کا تصور خود بخود اٹھ جاتا ہے۔ اب یہ علماء قادیان کا کام ہے کہ اس امر کا فیصلہ کریں کہ کفارہ مسیح کی تردید کے لئے کونسا مذہب ابلغ اور مفید تر ہے۔ اس کی تفصیل ہم یہیں چھوڑ کر عیسائیوں کا جواب پیش کرتے ہیں۔ جو انہوں نے الفضل کو دیا ہے۔ اخبار "الحق" راولپنڈی لکھتا ہے کہ:-

ان (مرزا صاحب قادیانی) کے دعویٰ کسرِ صلیب کا یہ اثر ہے کہ آج ملک ہند کے شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی صلیب کے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ اور مسیحیت کا بطلان کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا جی اور ان کے دعاوی کا بطلان کرنے والوں میں زیادہ تعداد ان مسیحیوں کی ہے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور اب مسیح پر ایمان لا کر صلیب کے شیدائی بنے ہوئے ہیں اور اگر مرزا جی کی کسرِ صلیب سے یہی مراد ہے کہ صلیب کے پیرووں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے تو اس کسرِ صلیب پر قادیانیوں کو ناز نہیں کرنا چاہئیے۔"

(الحق راولپنڈی ۲۰ جون ۱۹۴۲ء ص)

احمدی ممبرو! ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئیے گا ذرا دیکھ بھال کر

سیرت المصطفیٰ علیہ السلام

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

گذشتہ پرچہ میں موحدین عرب کا ذکر شروع ہے۔ جس کا کچھ حصہ درج ہو چکا ہے۔ بقایا آج درج ہے۔

عثمانؓ بن حویرث۔ یہ بھی حضرت خدیجہ رضؓ کے رشتہ دار تھے۔ بت پرستی سے بیزار تھے۔ شام کا سفر کیا۔ اور عیسائی بادشاہ کی امداد سے مکہ کی سرداری حاصل کرنی چاہی لیکن مقصود حاصل نہ ہوا۔ آخر غسانی عیسائی حکمرانوں کے ہاں چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

زیدؓ بن عمرو بن نفیل۔ یہ حضرت عمرؓ کے چچا تھا۔ سعید جو حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ فاطمہ کے شوہر تھے۔ انہی کے فرزند ارجمند تھے۔ فطری مسلامتی پر قائم تھے۔ عام قریشیوں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو جو حضرت ابراہیمؑ کی طرف

منسوب ہوتے تھے ۔ دین ابراہیمی کے طریق پر نہ دیکھتے ہوئے کسی بھی فریق میں شامل نہ ہوتے تھے

حضرت ابوبکر رضؓ ۔ سر ولیم میور نے ان موحدین عرب میں حضرت ابوبکر رضؓ کا ذکر نہیں کیا ۔ لیکن دوسرے ذرائع سے معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ بھی توحید پرست تھے ۔ اور بتوں سے بیزار تھے ۔ امام سیوطی رحؒ نے اپنے رسالہ **مسالک الحنفاء** میں اس کی تصریح کی ہے ۔ سر ولیم میور نے حضرت ابوبکر رضؓ کے متعلق اُن کی آنحضرت صلعم سے قبل نبوت قلبی محبت اور سکونت میں مجانست کا جو موثر نقشہ کھینچا ہے ۔ اور آنحضرت صلعم کے دعوی نبوت کے وقت بلاتردد و تامل ایمان لے آنا ذکر کیا ہے[۲] ۔ اس سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ پیشتر ہی بت پرستی سے بیزار تھے ۔

مراسم شرک سے اجتناب | یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ اولاد اسمٰعیل میں سے ہر زمانہ میں بعض افراد توحید پر قائم رہے ۔ اور خدائے عزوجل نے اپنی توحید کی کرنیں اولاد اسماعیلؑ میں اس لئے گم نہیں ہونے دیں کہ یہ امانت فرزندان آل اسمٰعیل تک بطور توارث پہنچ جائے ۔ تو جان لینا چاہئے کہ جس ذات ستودہ صفات کی خاطر خدا تعالےٰ نے صدہا سال پیشتر سے سلسلہ جاری رکھا لازم ہے کہ وہ ہر قسم کی آلودگی سے معصوم رہے ۔ مراسم شرک سے بھی ، اور رسوم جاہلیت سے بھی ، کیرکٹر کی کمزوری سے بھی اور اخلاق کی پستی سے بھی ۔ یہی وجہ ہے کہ عہد نبوت میں خونخوار دشمنوں کے سامنے آپ نے خدا کے حکم سے ڈنکے کی چوٹ بلند آواز سے کہا :-

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ؕ (یونس پ ۱۱)

یعنی میں اس سے پیشتر تمہارے اندر ہی ایک تمامی عمر رہ چکا ہوں ۔ کیا تم عقل نہیں کرتے ؟

۲ ۔ تعمیر کعبہ کے بیان میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ قوم نے بالاتفاق آپ کو ھٰذا الامین کے معزز لقب سے پکارا تھا ۔ اور یہ وہ لقب ہے جو سب خوبیوں کا جامع ہے ۔

۳ ۔ آنحضرت صلعم کی بچپن کی عمر کے واقعات میں ہم بیان کر آئے ہیں کہ آپ کس طرح قدرت کے تصرف غیبی سے مجلس مسامرہ کی شمولیت سے بچائے گئے ۔ حالانکہ وہ منہیات شرعیہ کی مجلس نہیں تھی بلکہ صرف قصے کہانیاں بیان کرکے معمولی دل بہلاوے کی مجلس ہوا کرتی تھی تو پھر کس طرح تصور میں آسکتا ہے کہ جس پاک ہستی کے اخلاق کی حفاظت قدرت کو اس درجہ کی منظور ہے اُس کے دامن کو مراسم شرک و کفر سے کبھی بھی آلودہ ہونے دے ۔ پس یقین کیجئے کہ خدائے تعالےٰ نے آپ کو ہر قسم کی برائی سے بطور خصوصی محفوظ رکھا ۔ اور نبوت کے لیے عصمت شرط اولیں ہے ۔

۴ ۔ صحیح بخاری میں حضرت عمر رضؓ کے بیٹے عبداللہ سے مرفوع روایت ہے کہ نبوت سے پیشتر مقام بلدح پر آنحضرت صلعم کی ملاقات زید بن عمرو سے ہوئی ۔ وہاں پر قریشیوں کی ایک دعوت میں دسترخوان پر گوشت بھی چنا گیا ۔ لیکن آنحضرت صلعم نے اُس کے کھانے سے انکار کر دیا ۔ زید بن عمرو نے کہا کہ جو کچھ لوگ (بتوں کے لئے) اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو میں اس میں سے نہیں کھایا کرتا ۔ میں تو صرف وہی گوشت کھاتا ہوں جس پر اللہ جلشانہ کا نام لیا گیا ہو ۔ زید بن عمرو قریشیوں کے ایسے ذبیحوں کو برا جانتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو پیدا کیا تو خدا نے کیا ۔ اور اُسی نے اس کے لئے آسمان کی طرف سے پانی اتارا اور اُسی نے اس کے لئے زمین سے (چارہ) اگایا ۔ پھر تم لوگ اُسے اللہ کے نام کے سوا ذبح کرتے ہو ۔

اس بیان کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کے قول سے زید بن عمرو کے سفر شام کا ذکر ہے جو انہوں نے دین حق کی تلاش میں کیا اور یہودیت اور نصرانیت اور شرک ہر ایک سے بیزار ہو کر اور اپنے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی :-

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ يَا أُشْهِدُكَ
أَنِّي عَلَىٰ دِينِ إِبْرَاهِيمَ

یعنی خداوندا ! میں گواہی دیتا ہوں (اور تجھے گواہ رکھتا ہوں) کہ میں ابراہیمؑ کے دین پر ہوں "

اس کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ کی صاحبزادی حضرت اسماء کی روایت لکھی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے زید کو کعبہ کے ساتھ پشت لگائے ہوئے دیکھا اور وہ یہ کہتے تھے :-

" اے گروہ قریش ! بخدا تم میں سے میرے سوا دین ابراہیم پر کوئی نہیں اور آپ زندہ دفن کئے جانے والی لڑکی کو زندہ رکھواتے تھے اور اُس زندہ دفن کرنے والے باپ سے کہتے تھے جب وہ اپنی بیٹی کو اس طرح قتل کر دینا چاہتا تھا کہ تو اسے قتل نہ کر ، اس کے بوجھ کا کفیل میں بنتا ہوں ۔ پس اُس لڑکی کو اُس باپ سے لے لیتے ۔ جس وقت وہ لڑکی نشوونما پاکر بڑی ہو جاتی تو اُس کے باپ سے کہتے کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے واپس دیدوں اور اگر چاہے تو آیندہ بھی اس کا بوجھ اٹھائے رکھوں[۳] "

ان واقعات سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم قبل نبوت بھی کلی طور پر مراسم شرک سے مجتنب رہتے تھے ۔

ازالہ شبہ | بعض عیسائی مصنفوں نے لکھا ہے کہ عہد نبوت سے پیشتر آنحضرت صلعم کا طرز عمل اپنی قوم کی اکثریت کے خلاف نہ تھا ۔ چنانچہ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے کا نام عبد العزیٰ رکھا

---

[۱] ان کا باقی ذکر آیندہ منقول ہوگا ۔ انشاءاللہ ۱۲ منہ

[۲] لائف آف محمد جلد دوم صفحہ ۱۲ منہ

[۳] صحیح بخاری مطبوعہ دہلی جلد اول باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل صفحہ ۵۳۹ ۱۲ منہ

(رحمۃ للعالمین ، رسول اکرم صلعم کی مختصر سیرت طیبہ ، جلد اول ، حصہ دوم ...)

کے نام پر عبد العزّیٰ رکھا گیا تھا۔[1]

مولٰنا شبلی مرحوم نے اس کے دو جواب[2] ارقام فرماتے ہیں۔ ایک یہ کہ روایت تاریخ صغیر امام بخاری میں اسمٰعیل بن ابی اویس کی روایت سے ہے۔ اور وہ محدثین کی ایک کثیر جماعت کے نزدیک ناقابلِ اعتبار ہے۔ کسی نے اُسے کذاب اور کسی نے ضعیف و غیر ثقہ کہا ہے۔

دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ

"حضرت خدیجہ اسلام سے پہلے بت پرست تھیں انہوں نے یہ نام رکھا ہوگا۔ آنحضرت صلعم ابھی تک منصب ارشاد پر مامور نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے آپ نے تعرض نہ فرمایا ہوگا۔" (ص۱۳۹)

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

(از مولوی ابو الطیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چودھری غلام احمد صاحب پرویز فرماتے ہیں کہ:-

"آج کل تو بخاری شریف کا اُردو ترجمہ بھی مل سکتا ہے۔ آپ عربی نہیں جانتے تو اُردو ترجمہ ہی دیکھ لیں۔ آپ کو اس میں ایسی باتیں ملیں گی جنہیں آپ کبھی جناب نبی اکرم کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرنے کی جراءت نہیں کریں گے۔" (حوالہ مذکور ص۲)

جواب ہم بخاری اور مسلم کے متعلق علامہ ابن القیم جوزی رح کے اشعار ذیل ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں اس سے پرویز صاحب کی تحریر کی حقیقت معلوم کرلیں اور بس۔ علامہ موصوف اپنے قصیدہ نونیہ میں فرماتے ہیں :-

یا من یرید نجاتہ یوم الحسا
ب من الجحیم وموقد النیران

اِتّبَعْ رسول اللہ فی الاَقوالِ وَالْ
اَعمَالِ لا تخرُجْ عَنِ الْقُرْاٰنِ
وخُذِ الصَّحِیحَین الذین ھُما لِعَقْد
الدین والایمان واسطتان
وَقرأھُما بَعدَ التجرّد من ھوی
وتَعَصُّبٍ وَحَمِیَّۃِ الشیطان

یعنی قیامت کے دن عذاب دوزخ سے نجات کا ذریعہ رسول اللہ کے اقوال و اعمال (یعنی قرآن) کی اتباع ہے اور صحیحین (بخاری و مسلم) قرآن کریم کے دین و ایمان کے لئے مضبوط اور زبردست کڑا ہیں"

اسکے بعد پرویز صاحب لکھتے ہیں :-

"تاریخ یا اخبارات ہمارے لئے دین کی حیثیت نہیں رکھتیں میرا جی چاہے یک واقعہ کو صحیح تسلیم کر دوں اور اگر اس کے خلاف میرے پاس دلائل ہوں تو یہ کہہ کر رد کر دوں کہ مجھے اس کی صحت پر شبہ ہے برعکس اسکے احادیث ہمارے لئے دین قرار دی جاتی ہیں۔ اگر مجھے ان کے متعلق ذرا سا بھی تردد پیدا ہو جائے تو ایمان کی خیر نہیں۔" (حوالہ مذکور ص۱۲)

جواب تاریخی واقعات ثابتہ کے متعلق میں آپ سے زیادہ الجھنا نہیں چاہتا۔ مگر آپ سے اتنا پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر یہ احادیث جنہیں آپ ظنی اور غیر یقینی کہہ کر دین سے خارج کرکے شخصیت پرستی (یعنی شرک) کہتے ہیں۔ اگر واقع میں دین ہوں اور عند اللہ و عند الرسول ان کی اطاعت و اتباع ضروری ہو تو آپ خدا تعالٰے کے روبرو قیامت کے روز کیا جواب دینگے اور پھر آپ پر اس روز کیا گذریگی؟

چودھری صاحب پھر رقمطراز ہیں کہ :-

"قرآن کریم نے جن ایسی باتوں کا حکم دیا جو عملی شکل میں سامنے آئے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتی تھیں حضور نے اپنے عمل سے بتادیا کہ ان احکام کی تعمیل کیسے ہوگی مثلاً قرآن نے حکم دیا اقیموا الصلوٰۃ اسے نبی اکرم نے خود نماز پڑھ کر بتا دیا۔ لہذا دین نام ہوا قرآن کریم اور عمل متواتر کا۔" (حوالہ بالا ص۱۲)

جواب آپ کی یہ تقریر بے شک بڑی دلفریب ہے۔ مگر اس پر آپ نے قرآن مجید سے کوئی دلیل نہیں بیان کی۔ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان جس طریقہ سے نماز ادا کرتے ہیں بعینہٖ اسی طریقہ سے رسول اللہ نے اپنے عمل سے بتایا تھا۔ کیا قرآن میں اسکی کوئی شہادت موجود ہے۔ بلا قولی تعلیم کے رکوع و سجود کی تسبیحات اور تشہد و تسلیم کا علم معلوم نہیں ہوسکتا۔ پس آپ نے کیسے فیصلہ کرلیا کہ محض عملی شکل میں دکھا دینا کافی ہے۔ لسانی تعلیم کی ضرورت نہیں۔

یہ بھی بتائیے کہ محض جس جگہ ابھی اسلام کی ابتدا ہوئی ہو وہاں کے لوگوں کو احکام اسلام کس طرح بتائے جائیں گے۔ اگر محض عملی طور پر دکھا کر تعلیم دی جائے تو یقیناً یہ تعلیم بجائے اسلام کی وقعت و عظمت ظاہر کرنے کے باعث ذلت و نفرت ہوگی۔ کیا آنحضور علیہ السلام اور فاروق اعظم رضہ کے زمانہ میں جو ممالک فتح ہوئے ان میں محض عملی شکل میں دکھا کر ہی تعلیم دی جاتی تھی۔ زبان و بیان سے کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا۔ یا وہ سب ظنی اور غیر یقینی تھیں۔

ناظرین جانتے ہیں کہ دنیا میں ہمیشہ انقلاب ہوتا رہتا ہے۔ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ دنیا کے پردہ پر شرک و کفر ابتدا میں بالکل نہیں تھا لیکن آج دنیا شرک و کفر اور فسق و فجور سے بھری پڑی ہے اگر صرف عملی تعلیم کافی ہوتی تو آج دنیا کا یہ نقشہ نہ ہوتا اس لئے کہ سب اپنے آباء سے جو صالحین کے پیشوا اور امام اور مقبول رب الانام تھے عملی تعلیم پاکر صالح ہوتے اور یہی سلسلہ آج تک بلکہ قیامت تک قائم رہتا۔ لیکن چونکہ محض عملی تعلیم کافی اور

---

[1] سیرت النبی مصنفہ مولٰنا شبلی مرحوم۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۳۹ - ۱۲منہ

[2] ان ہر دو جوابات کا جواب آیندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ (اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۱۰۸ } نماز فرض عمداً غفلت و تساہل کی وجہ سے ترک پر دو سزا مرقوم ہیں۔ (کفر و جہنم) اگر بعد ترک کے وہ قضا شدہ کو ادا کرے تو یہ قضا فرض فوت شدہ کی تلافی ہوگی یا نہیں۔ (ڈاکٹر احمد ظہیر الحسن بانسڈیہ)

ج ۱۰۸ } آنحضرت ؐ نے جنگ خندق کے موقع پر ایک دفعہ نماز قضا پڑھی تھی۔ اس لئے فوت شدہ نماز قضا کی نیت سے پڑھنی چاہیئے اس سے تلافی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ!

س ۱۰۹ } باوجود استطاعت ہونے کے حج بوجہ تساہلی نہ کر سکا اگر ۳-۴ سال بعد حج ادا کرے تو حج مفروضہ سے سبکدوش ہوگا یا نہیں؟ (ڈاکٹر احمد ظہیر الحسن قصبہ بانسڈیہ ضلع بلیا)

ج ۱۰۹ } کوئی حرج نہیں۔ حج کسی وقت بھی کرے ادا ہو جائے گا انشاء اللہ ادائے حج کا زمانہ ساری عمر ہے مگر جلدی کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں۔ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (پ ۴ - ع ۱) (۶ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۱۰ } کیا بغیر تدبیر کے تقدیر کارآمد ہو سکتی ہے؟ کیا تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے۔ کیا تقدیر کے علاوہ کوئی کام انجام پا سکتا ہے (عبداللہ از ڈمراؤں ضلع آرہ)

ج ۱۱۰ } اسی قسم کی گفتگو آنحضرت علیہ السلام کے سامنے صحابہ میں بھی ہوئی تھی۔ آپ نے خفگی کے لہجے میں فرمایا تھا۔ کیا تمہیں اس امر میں بحث کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ یعنی اس بحث پر ناراضگی فرمائی۔ ایک جواب تو یہی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ تقدیر علم الٰہی کا نام ہے جبر کا نام نہیں ہے ورنہ ذات الٰہی میں جہل لازم آئے گا۔ ایسا سمجھنا کفر ہے۔ کیونکہ آیہ کریمہ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ کے خلاف ہے۔ پس انسان اس امر میں مجبور محض نہیں بلکہ فی الجملہ مختار ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کوشش کئے جاؤ۔ کلٌّ میسر لما خلق له۔ مسئلہ تقدیر میں زیادہ کرید نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۱ } کیا مسجد کے صحن میں چارپائی بچھا کر رات کو ہمیشہ سویا جا سکتا ہے یا نہیں؟ (شمس الدین احمد محمدی از دیوریا)

ج ۱۱۱ } مسجد میں سونا جائز ہے۔ صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب تک میری شادی نہیں ہوئی تھی میں مسجد میں سوتا تھا۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک روز حضرت فاطمہؓ سے ناراض ہو کر مسجد میں سوئے تھے تو آنحضرت علیہ السلام نے جا کر فرمایا قم قم یا ابا تراب۔

متفرقات

خدا مصر کی حفاظت کرے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی افریقہ کی جنگ لیبیا سے گزر کر مصر کی حدود میں آگئی ہے۔ گو حکومت مصر شریک جنگ نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود آج مصر کی سرزمین پر متحارب فریقین مصروف پیکار ہیں۔ مصر علوم عربیہ کا مرکز اور مخزن ہونے کی وجہ سے کل اسلامی دنیا کی خاص توجہ کا مستحق ہے۔ لہذا ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس ملک کو جنگ کے برے اثرات سے محفوظ رکھے آمین

گرانی کاغذ دن بدن ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ آئے دن اخبارات و رسائل میں گرانی کاغذ کی شکایات دیکھی جاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں معزز رسالہ ترجمان القرآن پٹھانکوٹ لکھتا ہے کہ

جب تک معاملہ محض گرانی تک رہا میں نے ہر قیمت پر رسالہ کی شان اور ضخامت برقرار رکھی۔ لیکن اب بازار میں کاغذ کا ملنا ہی دشوار ہو رہا ہے اس لئے تخفیف کے سوا چارہ نہیں۔ (ترجمان بابت اپریل ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث بھی مجبوراً کاغذ کی نایابی کی وجہ سے بیس صفحات کی بجائے بارہ صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔ ناظرین دعا کریں۔ خدا اس مصیبت سے جلد نجات دے۔

کمی میں امداد اہلحدیث مورخہ ۱۹ جون میں کمی کا ذکر پڑھ کر مستری عبدالعزیز صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں نے مبلغ ۵ر بھیج کر دفتر کو حسب منشا خرچ کرنے کا اختیار دیا تھا۔ دفتر نے اس رقم کو خسارہ فنڈ میں داخل نہیں کیا بلکہ اس مفلس سائل کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کر دیا۔ جس کی درخواست اہلحدیث کے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع ہوئی تھی۔ احباب کرام اہلحدیث کی توسیع اشاعت پر ضروری توجہ کریں۔ نیز بعض مفلس درخواست کنندگان اجرائے اخبار اور بھی ہیں۔ اصحاب خیر ان کے نام بھی اخبار جاری کرا دیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیگا

یاد رفتگاں (۱) آہ میرے بھائی مولوی حاجی حافظ ابوالنصر بشیر احمد صاحب تاثیر صرف چار دن مرض نمونیا میں مبتلا ہو کر اس دنیائے فانی سے چل بسے مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مرحوم موحد اور سنت کے پابند تھے۔ (صغیر احمد پٹنہ ضلع کٹک)

(۲) ۳ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ کو ہمارے چچا محترم منشی نظام الدین صاحب اسی اور نوے کے درمیان عمر پا کر اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم ایک بزرگ ذی علم ہمارے محلہ کی قابل قدر ہستی تھے۔ (منشی عبدالحکیم عبدالسلام از مدرسہ فیض محمدی جودھپور)

ناظرین فوت شدہ اصحاب کا جنازہ غائب پڑھا کریں اور ان کے لئے دعا مغفرت کیا کریں۔ اللّٰھم اغفر لھما وارحمھما۔

(باقی متفرقات صفحہ ۱۲ کالم اول پر)

ملکی مطلع

لیبیا کی جنگ ختم مصر کی جنگ شروع

جنگ لیبیا گذشتہ ہفتے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ طبروق پر محوری فوج کا قبضہ ہوگیا ہے۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ اس قلعہ میں دشمن محافظ فوج کو ہزارہا کی تعداد میں قید کرنے اور کافی سامان جنگ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ حتیٰ کہ وہاں کا انگریزی جرنیل بھی قید کر لیا گیا۔ اس کے باوجود محافظ فوج کا ایک حصہ کچھ سامان جنگ لیکر تین جہازوں میں بیٹھ کر ساحل سمندر کے راستے بچ نکلا۔

بڑے بڑے اتحادی فوجی افسروں نے طبروق کے سقوط کو اتحادیوں کے لئے بہت بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ انگلستان کے اخباروں نے اس بارے میں حکومت پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ گزشتہ سال طبروق چھ سات ماہ تک دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ کر مزاحمت کرتا رہا مگر اس جنگ میں چند دنوں سے زیادہ نہ ٹھیر سکا حالانکہ یورپ کے کسی حصہ سے لیبیا (شمالی افریقہ) میں بڑی فوج اور بھاری سامان جنگ پہنچانا مخالف طاقتوں کے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ درمیان میں بحیرہ روم حائل ہے جہاں برطانیہ کے بحری اور ہوائی بیڑے گشت کرتے رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ ڈبکنی کشتیاں ہیں۔ یہ سب بیڑے دشمن کے اُن تجارتی اور جنگی جہازوں پر حملے کرتے ہیں جو بحیرہ روم سے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس حیرت کو بعض سیاسی مدبروں نے یوں رفع کیا ہے کہ کچھ عرصہ سے غیر مقبوضہ فرانس کی باگ ڈور موسیو لاول کے ہاتھ میں ہے۔ جو برملا کہتا ہے کہ میں جرمنی کی فتح چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس جنگ میں اگر جرمنی ہار گیا تو یورپ میں بالشویزم (روسی تحریک) پھیل جائیگی۔ جس کے نتیجہ میں سرمایہ داری کا خاتمہ ہو جائے گا۔

یہ واقعہ ہے کہ موسیو لاول پورے طور پر جرمنی سے تعاون کر رہا ہے۔ جس سے گمان غالب ہے کہ اس نے فرانس کا بحری بیڑہ اور فرانسیسی شمالی افریقہ کا علاقہ ٹیونس جرمنی کے حوالے کر دیا ہے اور جس سے اٹلی کے جزیرہ سسلی کا فاصلہ قریباً ساٹھ میل ہے۔ جس کو طے کرنا خصوصاً رات کی تاریکی میں کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اس امر پر بھی اظہار تعجب کیا جاتا ہے کہ لیبیا کی گرمی کو جہاں آج کل درجہ حرارت ۱۲۰ ڈگری بتایا جاتا ہے۔ ہندوستان وغیرہ گرم ملکوں کی فوج تو برداشت کر سکتی ہے مگر یورپ کے سرد ملکوں کی فوج اس گرم موسم میں کیونکر وہاں کامیاب ہوگئی؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اخباروں میں جرمنی کی جس افریقی فوج کا ذکر آتا ہے اس کی خصلیت یہ ہے کہ ہٹلر نے جرمنی میں مصنوعی صحرا بنا کر کسی طریقہ سے اس کا درجہ حرارت ۱۲۰ ڈگری کر دیا۔ جہاں اس فوج کو بتدریج جنگی مشق کرائی گئی۔ جس نے لیبیا میں جا کر لڑنا تھا۔ اتحادیوں کی طرف سے تخلیہ طبروق کی دوسری وجہ یہ بتائی گئی کہ بیر الحکیم کے سقوط کے بعد دشمن فوج کا رُخ طبروق کی بجائے بارڈیا کی طرف ہوگیا۔ ہمارے جرنیلوں نے سمجھا کہ گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی دشمن طبروق کو درمیان میں معلق چھوڑ کر آگے بڑھ جائیگا مگر ایسا نہ ہوا بلکہ اس نے لوٹ کر پھر طبروق کا رُخ کر لیا۔ ہمارے فوجی جرنیل ابھی مشورہ ہی کر رہے تھے کہ کس جگہ دشمن کا مقابلہ کیا جائے کہ برق رفتار مشینی دستے اچانک سر پر آ گئے اور ایسے نازک مقام پر دار کیا کہ ہماری فوج تاب نہ لاسکی۔ آخر مجبوراً طبروق خالی کرنا پڑا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ طبروق دراصل اٹلی کی نوآبادی لیبیا کی بندرگاہ ہے۔ جو اتحادی فوجوں نے قریباً دو سال ہوئے اطالوی فوجوں کو شکست دیکر فتح کی تھی۔ اٹلی نے یہاں زبردست ہوائی اور بحری اڈا بنایا تھا تاکہ مصر پر چڑھائی کرنیوالی محوری فوج کے لئے اس مقام کے ذریعہ رسد اور کمک آسانی سے پہنچ سکے۔ اگر یہ بندرگاہ اتحادیوں کے پاس رہتی تو مصر پر حملہ کرنے والی فوج پر اتحادی اس کے بائیں بازو سے وار کر سکتے تھے لیبیا کے بڑے بڑے ہوائی اڈوں پر اتحادی ہوائی جہاز کم فاصلہ سے پرواز کر کے کامیاب حملے کر سکتے تھے۔ مگر اب اس قسم کی سہولتیں دشمن کو حاصل ہوگئی ہیں۔ جس پر اتحادیوں کے حامی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ عرب کے مقولہ الحرب سجال کے یہی معنی ہیں۔

جنگ مصر بہرحال جرمن جرنیل رومیل نے تسخیر طبروق کے بعد کچھ وقت ضائع کئے بغیر کافی فوج اور سامان جنگ کے ساتھ لیبیا کے مشرق میں مصری سرحد کی طرف بڑی تیزی سے پیشقدمی شروع کر دی۔ ادھر اتحادی فوج بغرض حفاظت مصر کی مغربی سرحد پر جمع ہوگئی۔ اس کے دوسرے تیسرے روز یہ خبر سننے میں آئی کہ محوری فوج مصر کے اندر پچپن میل پیشقدمی کر چکی ہے اور اتحادی فوج نے مزاحمت کئے بغیر پسپا ہو کر مرسا مطروح کے مقام پر نئے مورچے سنبھال لئے ہیں وہاں جم کر مقابلہ کیا جائیگا۔ سرحد پر دشمن کا مقابلہ نہیں کیا گیا کیونکہ وہاں پہاڑیاں ہیں۔ جن سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ مصر میں برطانوی فوج کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ سامان جنگ برطانیہ یا امریکہ سے براستہ جبرالٹر نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اٹلی، سسلی اور کریٹ وغیرہ کے اڈوں سے برطانیہ کے کمک بردار جہازوں پر دشمن کے ہوائی اور بحری جہاز حملے کر سکتے ہیں ان کے علاوہ ڈبکنی کشتیوں کے حملے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سامان جنگ افریقہ کا

...میں لیبیا کا ساحل گھوم کر ہی لایا جا سکتا ہے جو کئی ہفتوں کا کام ہے۔

ابھی اثنا میں مصری پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نحاس پاشا نے اعلان کر دیا کہ اس جنگ میں مصر شریک نہیں ہے ہمیں برطانیہ نے شرکت کے لئے مجبور نہیں کیا بلکہ یقین دلایا ہے کہ اتحادی فوجیں آخری دم تک مصر کی حفاظت کریں گی۔ اس کے باوجود حکومت مصر حفاظتی تدابیر عمل میں لائیگی۔ (اس اعلان کے بعد امید ہے کہ دشمن مصر کی غیر مصافی رعایا کے جان و مال سے تعرض نہیں کریگا)

۲۸ جون کی خبروں میں بتایا گیا کہ جرمن فوجیں مصر میں سو میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ برطانوی فوج کے محافظ دستے دشمن کے ہراول دستوں سے لڑ رہے ہیں۔ ناظرین اس محاذ جنگ کی کچھ کیفیت معاصر پرتاپ کے الفاظ میں مطالعہ فرمائیں معاصر جنگ طبروق و مصر پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ :-

"جنرل رومیل نے دو طرف سے مصر میں حملہ شروع کیا ہے۔ ایک ساحل کے ساتھ ساتھ اور دوسرا صحرا میں سے۔ بظاہر یہ اقدام اسلئے کیا گیا ہے کہ برطانوی فوجوں کو منتشر کیا جا سکے ۴۰۰۰ کے قریب برطانوی فوج گرفتار ہو چکی ہے۔ یہ تھوڑی تعداد نہیں۔ جنرل رومیل برطانوی ہائی کمانڈ کی اس تخفیف کا پورا فائدہ اٹھائیگا۔ اس کے پاس نہ صرف فوج اور سامان جنگ بہتر اور زیادہ ہے۔ بلکہ اُسے کمک بھی فوراً پہنچ سکتی ہے۔ سسلی سے ٹریپولی (طرابلس) چند گھنٹوں کا راستہ ہے۔ اور کریٹ سے طبروق زیادہ سے زیادہ دو دن کا۔ اسکے مقابلہ میں (اتحادیوں کو کمک کئی ماہ سے پہلے نہیں پہنچ سکتی۔ طبروق کی تسخیر سے چند دن پہلے برطانوی فوجوں نے قبل از وقت حملہ کر دیا۔ جو بدقسمتی سے ناکام رہا۔ اور اس کے نتائج ہولناک ہوئے۔ برطانوی فوجوں کو سامان جنگ کا بھاری نقصان ہوا سامان آج بھی سامان جنگ برطانیہ یا امریکہ کے سوائے کہیں سے نہیں پہنچ سکتا ×× اس وقت اس نے پھر سے دو حملے کئے ہیں۔ اس کا مقصد صاف ہے کہ بچی ہوئی برطانوی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ ایک بھی قوی مزاحمت نہ کر سکے۔ ایک حملہ سیوا کے نخلستان سے شروع ہوا ہے اور دوسرا ساحل کے ساتھ کی سڑک سے۔ تمام حالات میں جرمن فوج کی پیشقدمی نہایت دشوار تھی۔ لیکن اس وقت یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا انگریز جنرل آکنلیک کے پاس فوج اس تعداد میں بچی ہے کہ دو محاذوں پر مزاحمت کر سکے۔ جنرل رومیل لازمی طور پر وہاں زیادہ فوج پھینکے گا۔ جہاں اُسے معلوم ہو جائیگا کہ اتحادی مزاحمت شدید نہیں۔ ساحل کے ساتھ کی سڑک پر چلنا آج اس کے لئے قدرے آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ طبروق کا بحری طاس اس کی کافی امداد کر سکتا ہے۔ جزائر ڈوڈیکینیز کریٹ اور طبروق کی تکون سے محوری جنگی جہاز اور طیارے اپنا جال بچھا کر اتحادیوں کی نقل و حرکت میں نمایاں طور پر رخنہ انداز ہو سکتے ہیں تاہم دونوں راستوں میں قدرتی مشکلات اس قدر زیادہ ہیں کہ جنرل رومیل کی کامیابی اتنی آسان نہیں جتنی وہ سمجھ بیٹھا ہے۔ آج سے پہلے بھی ان ہی دشواریوں نے محوری فوجوں کی پیشقدمی کو روکا ہے۔ سو کیا تعجب ہے جو ایک مرتبہ پھر قدرت انسانی طاقت پر غالب آئے" (پرتاپ ۲۹ جون ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | ۲۹ جون کو اطلاع آئی کہ مصر میں ہماری فوج اور دشمن کی فوج میں مڈبھیڑ ہوگئی اور سارا دن لڑائی ہوتی رہی۔ دشمن مرسا مطروح سے ایک طرف ہو کر آگے بڑھ گیا تھا جہاں اُسے روک لینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس وقت لڑائی بڑی شدت سے ہو رہی ہے۔

خدا جانے اس جنگ کا انجام کیا ہو جو اطلاع آئیگی ناظرین تک پہنچا دی جائے گی۔

مناظرہ امامیہ

قصبہ جنڈیالہ ضلع امرتسر کے قریب موضع بھینی میں مولوی عبدالستار دہلوی امام جماعت غرباء کسی غرض سے پہنچے تو وہاں کی جماعت اہلحدیث نے مولانا ابوالوفا کو اُن سے گفتگو کرنے کی تکلیف دی۔ جناب ادیب العلماء بھی شریک جلسہ تھے۔ مولانا صاحب نے انہی کے خطبہ امارت کے صفحہ کی عبارت پڑھ کر سنائی جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"بغیر ماتحتی امام وقت کے کوئی کام درس وعظ جمعہ عیدین زکوۃ صدقات وغیرہ جائز نہیں بلکہ جہنم میں داخلہ کے اسباب میں سے ہے"

یہ عبارت پڑھ کر سوال کیا گیا کہ جس امام وقت کے حکم بغیر مسلمانوں کا کوئی کام جائز نہیں وہ کون ہے آپ مراد ہیں یا کوئی اور؟

اس کا جواب جب دہلوی مولوی صاحب نے پہلی مرتبہ نہ دیا تو پھر سوال ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ سوال ہوا۔ پھر جواب دیا ان جواب میں یہی کہتے رہے کہ آپ نے بھی (اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم کے بغیر کچھ نہیں۔ مولانا فرماتے کہ آپ میرے سوال کا جواب دیجئے تو مجھ سے جواب لیجئے۔ صاحب صدر جلسہ نے بھی بار ہا توجہ دلائی کہ آپ جواب دیجئے تو میں مولانا امرتسری سے جواب لے دونگا۔ مگر دہلوی امام صاحب نے اخیر تک نہیں بتایا کہ اس امام وقت سے کون مراد ہے۔ حاضرین نے یک آواز کہا آپ ایسے امام وقت کا نام لیجئے ہم بیعت کرنے کو تیار ہیں۔ مگر دہلوی امام صاحب نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔ اخیر وقت میں مولانا امرتسری نے آپ کے سوال کا (جو اخبار اہلحدیث کی عبارت پر کیا تھا) جواب دیدیا۔ اتنے میں مباحثہ کا وقت ختم ہو گیا اور ۲ بجے نماز ظہر کی اذان ہو گئی۔ شرکاء جلسہ حقیقت حال سمجھ گئے۔

(برضاء اللہ)

تقریظات

اردو کی پہلی و دوسری | آل انڈیا مسلم ایجو کیشنل کانفرنس علی گڑھ نے انجمن حمایت اسلام کے سلسلہ اردو کتب کی طرز پر بچوں کی تعلیم کیلئے ...کی کتابوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جکی ...دوسری کتابیں ہمارے زیر نظر ہیں۔ جن میں بچوں کو ضروری آداب سکھائے گئے ہیں۔ قیمت پہلی کتاب ۲ر قیمت دوسری کتاب ۵ر

...الیق | یہ رسالہ بھی مسلمان بچوں کے لئے لکھا ...جس میں نظم و نثر کے ذریعہ آسان فہم پیرایہ میں بچوں کو خدا، رسول، قرآن شریف اور اسلامی احکام نماز روزہ وغیرہ کے متعلق بالاختصار کچھ ہدایات دی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر

سلاطین معبر | یہ رسالہ بھی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ نے تالیف کروایا ہے۔ جس میں جنوبی ہند کے مشرقی ساحل پر مسلمانوں کی ایک پرانی سلطنت اور اسکے سلاطین کے حالات درج ہیں جو عربی، فارسی اور انگریزی کی مستند تواریخ سے ماخوذ ہیں۔ قیمت ۶ر

ملیبار | یہ رسالہ بھی کانفرنس مذکور نے شائع کیا ہے۔ اس میں جنوبی ہند کے مغربی ساحل مالابار کے قدیم تاریخی و جغرافیائی حالات اور پرتگیسزی اقتدار کی سرگذشت بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ر

تحفۃ المجاہدین | یہ رسالہ تاریخ دکن کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس میں مالابار وغیرہ علاقوں میں اشاعت اسلام اور مقامی باشندوں کے عجیب و غریب رسم و رواج کا ذکر ہے۔ قیمت مقرر نہیں۔ غالباً دس بارہ آنے ہوگی۔

...رسائل ملنے کا پتہ:۔ صدر دفتر کانفرنس ...سلطان جہاں منزل۔ علی گڑھ یو پی۔

خوشخبری | حافظ عبداللہ رحیم آبادی کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ جناب والا نے مدرسہ دار الہدیٰ چھپوا کے افتتاح کے وقت جس خواہش کا اظہار فرمایا تھا اللہ جل شانہ نے پوری کر دی ... جناب

...جامی صاحب ...... بحیثیت مدرس درسگاہ مذکور میں متعین ہو گئے ہیں اور جماعت چھپوا نے کل بار اپنے کندھوں پر اٹھالیا ہے۔

آپکا مخلص:۔ عتیق مئوی از سلمان ساہی چھپوا ضلع بالاسور۔

بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں صحت میں مہینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ۲ کے بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائنگی پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قیمت اوسط بھورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ:۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد نعمان۔ نیوتا لیسی سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد

تاجر پیشہ اصحاب کو چاہیئے کہ اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو ترقی دیں۔ اور شہرت حاصل کریں

مومیائی

تحفۃ الجواہر ... ایک ... نوری ...

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان ریاحی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک درجہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے ۱۲ر سادہ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ۶ مع محصول ڈاک۔ مانگ غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب راؤ عبدالواسع خاں صاحب کیرٹی میں عرصہ دراز سے آپکے یہاں سے مومیائی منگا رہا ہوں اور مریضوں کو تقسیم کرتا ہوں جنکو استعمال کرائی خدا کے فضل سے آرام ہو گیا۔ بہت ہی زیادہ مفید ثابت ہوئی۔ واقعی قابل تعریف ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال فرما کر مشکور فرمائیے " (۲۳۔ اپریل ۱۹۴۳ء)

جناب مولوی امیر علی صاحب ششہنیاں۔ (بستی) جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی منگایا۔ ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ ۲ آدھ سیر اور بھیجدیں " (۱۷۔ اپریل ۱۹۴۳ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد ... خان ... پوسٹ ...

کتاب التوحید

مؤلفہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی مرحوم

اصل کتاب عربی میں تھی لیکن اب با اعراب کی عبارات کے بالمقابل اس کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ آپ توحید کے بہت بڑے علمبردار تھے چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بڑے زور سے توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے چند عنوانات حسب ذیل ہیں:۔ صحیح توحید کی خوبی۔ شرک کی برائی۔ تعویذ گنڈا وغیرہ۔ غیراللہ کے نام پر ذبح کرنا۔ غیراللہ کی نذر۔ نجومی اور کاہن کی حقیقت۔ شفاعت کا بیان۔ غیراللہ سے زیادہ ڈرنا۔ قبروں کی تعظیم۔ مسلمانوں میں بت پرستی۔ جادو کا بیان۔ فال اور شگون لینے اور متعدی مرض کا بیان وغیرہ وغیرہ۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ دیدہ زیب۔ ضخامت ۸۰ صفحات۔ قیمت ۶/

اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری۔ مرتبہ مولنا مولوی محمد عاشق الٰہی صاحب۔ شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ۔ اس کتاب میں آنحضرت ص کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر سنہ ۸ھ غزوہ حنین تک مفصل و مستند واقعات و حالات درج ہیں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ضخامت ۲۵۶ صفحات۔ قیمت ۱۲/

تاریخ اہل الحدیث

عربی۔ مؤلفہ مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی حال وارد مدینہ طیبہ۔ رسالہ ہذا عربی زبان میں ہے جس میں تاریخ اہل حدیث بیان کرتے ہوئے فاضل مؤلف نے بعض معرکۃ الآرا مسائل کو حل کیا ہے۔ مثلاً فرقہ ناجیہ کا مصداق طائفہ اہل حدیث ہی ہے اور ائمہ اربعہ بھی اہل حدیث ہی تھے۔ منگوا کر فائدہ حاصل کریں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۱۰/

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

تاریخ تبلیغ اسلام

المعروف مبلغین اسلام

اس رسالہ میں آغاز اسلام کے واقعات متعلقہ تبلیغ و اشاعت اور جہاد بالکفار کا ذکر ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی ۱۲/

دیدار الٰہی

یہ ایک تازہ اور نئی تصنیف ہے جو آپ نے دیکھی نہ ہوگی۔ اس کتاب میں حدیث اختصام ملاء اعلیٰ جس میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حق تعالیٰ کا دیدار فیض آثار پانے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اصل حدیث شریف کی تشریح حافظ الحدیث امام ابن رجب حنبلی نے عربی میں کی ہوئی ہے۔ یہ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۹/ مجلد ۱۱/

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ بنگلہ کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگدار۔ سادہ اور ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم۔ رجسٹر اور بل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

فتویٰ شرک شکن

امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ کا اردو ترجمہ۔ اس میں بعض ایک معرکۃ الآرا مسائل کو حل کیا گیا ہے جن کے چند عنوان حسب ذیل ہیں:۔ (۱) قبر کے پاس دعاء۔ (۲) روضہ اطہر کے آداب۔ (۳) توسل کا ذکر۔ (۴) بت پرستی۔ (۵) شیخ عبدالقادر جیلانی کی قبر کا مسئلہ۔ (۶) قبر کے واسطہ سے دعاء۔ (۷) استجابت دعا کے اوقات و مقامات وغیرہ۔ قیمت ۳/

خلاف الامت

امام ابن تیمیہ ...

اختلافی مسائل کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵/

خطبات احمد علی

مولنا احمد علی صاحب لاہوری جو ایک ذی علم بزرگ ہیں۔ آپ کے تیرہ خطبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف مذہبی مباحث کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

انتخاب صحیحین

یعنی حدیث شریف کی دو مستند کتب بخاری و مسلم شریف کا خلاصہ۔ جس میں ہر مسئلہ پر دو دو چار چار احادیث درج ہیں۔ اصل کتاب عربی میں تھی یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۴/

حدیث کی پہلی کتاب

اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکتالیس احادیث مبارکہ جو کہ مختلف احکامات کے متعلق ہیں درج ہیں۔ جن کا ہر مسلمان مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہر حدیث شریف کے بعد اس کی تشریح و تفصیل کرکے اس میں نئی شان پیدا کر دی ہے۔ خوشخط آسان با اعراب ہے۔ قیمت ۴/

دولتمند صحابہ

اسلام میں کیسے کیسے دولتمند صحابہ کرام رضوان اللہ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دین حنیف کی تبلیغ کے لئے اپنی دولت راہ خدا میں قربان کر دی۔ دولت کمانے کے صحیح طریقے اور ادائے قرض کی مسنون دعائیں درج کی گئی ہیں۔ قیمت ۳/

نوٹ:۔ محصول ڈاک جلد کتب کے ذمہ ہوگا۔

پتہ ...

ڈائل نمبر ۳۵۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۲۸

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرو بازار

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر | ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ کو نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداروں سے ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ

خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

فہرست مضامین

مسلم سے خطاب

(از عبدالخالق قمر دینا نگری)

اٹھ ذرا اے مسلم خوابیدہ کیوں ہے محو خواب
کیا بھلا بیٹھا ہے اپنی داستانِ لاجواب

ساری دنیا ہی مسخر تھی تری شمشیر سے
آسماں بھی گونجتے تھے نعرۂ تکبیر سے

شوکت اسلام کا تھا تو حقیقی ترجماں
اس لئے ہی و ہر میں تھا باعث صد عز و شاں

مال و جاہ کی تھی ہوس نہ آرزوئے سیم و زر
بس خدا کے نام پر مٹنا ہی تھا تیرا ہنر

تیغ جوہردار تیری گردنِ اعداء پر
برقِ خرمن سوز کا واللہ رکھتی تھی اثر

بھولی مقصد کہاں ہے اٹھ ذرا کچھ ہوش کر
کارواں ہے تیز گام اور تو ہے مفتوں جرس پر

[illegible]ب الاخبار

[illegible]

—— مولوی عبد اللہ ثانی کے مقدمہ میں ڈویژنل [illegible] "الفقیہ" کے متعلق [illegible] ہے۔ باقی ملزموں کی تاریخ پیشی ۱۶ جولائی [illegible]

—— گزشتہ [illegible] روس اور برطانیہ میں ایک اور معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے برطانیہ نے روس کو ہر قسم کی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے برطانیہ اور برطانوی نوآبادیات میں جو اسلحہ تیار ہوگا وہ بغیر معاوضہ روس کو دیا جائیگا۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ اسکندریہ سے ۶۰ میل کے فاصلے پر ہماری فوجوں نے دشمن کی پیشقدمی کو روک دیا ہے۔ اتحادی فوجوں نے ہوائی بیڑے کی امداد سے جرمنوں کے ٹینکوں اور توپوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے

—— چینی ہائی کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجیں اندرونی منگولیا میں بڑھتی ہوئی سوویٹ روس اور شمالی چین کو ایک دوسرے کی کاٹنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ جرمن خفیہ پولیس کے افسر ہیڈ رچ کے قتل کے بعد ایک ہزار چیک پھانسی چڑھ چکے ہیں۔

—— لندن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بحر الکاہل کے جزیرہ مڈوے کی بحری لڑائی میں جو امریکن اور جاپانی جہازوں کے مابین ہوئی تھی اٹھارہ ہزار جاپانی ہلاک ہوئے ہیں اور طیارہ بردار جہازوں کا نقصان اس کے علاوہ ہے۔

—— افغان پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے اس بات پر زور دیا کہ جب تک افغانستان پر حملہ نہیں ہوتا۔ ہم غیر جانبداری کی پالیسی پر عامل رہیں گے۔

—— نئی دہلی کا اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان میں

—— امپیریل بنک آف انڈیا کی شاخوں میں برما کے نوٹ ۱۴ جولائی ۱۹۴۲ء تک کیش کرائے جا سکیں گے۔ —— چلی واقع جنوبی امریکہ کے شہر سنتیاگو میں شدید زلزلہ آیا۔ جس میں تمام پرانے مکان منہدم ہوگئے۔ (قادیان خبردار!)

—— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ترمیم کی گئی ہے۔ جس کی رو سے کوئی متعلقہ حکومت ایک حکم کے ذریعہ کسی عمارت کے قابض کو حکم دے سکتی ہے کہ وہ ان اشخاص کی جن کی حکم میں تخصیص کی گئی ہو۔ رہائش یا خوراک یا ہر دو کا انتظام کرے۔ اس حکم کی رو سے اگر کسی شخص کی رہائش یا خوراک کا انتظام کیا جائیگا۔ تو اس کی اجرت کا تصفیہ بھی مجاز حکومت کرے گی۔

—— حکومت بمبئی نے قانون دفاع ہند کے ماتحت اعلان کیا کہ ۳۲ میل فی انچ کے پیمانہ کا ہندوستان کا کوئی نقشہ اپنے قبضہ میں نہ رکھا جائے۔ ان نقشوں کی اشاعت بھی ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔

—— کلکتہ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ خاص فوجداری عدالتوں کے قانون کے ماتحت آیندہ تمام فسادیوں اور ان لوگوں کو جو سرکاری ملازموں کے کام میں رخنہ اندازی کریں۔ سرسری سماعت کے بعد بید لگانے کی سزا دی جائیگی۔ آگ لگانے اور ہلاک کرنے والوں کو پھانسی پر لٹکایا جا سکتا ہے

۲۰۳ **ضرورت رشتہ** صالح رشتہ کی ضرورت ہے باکرہ ہو یا بیوہ لاولد۔ نیز حاجتمند باورچن یا باورچی پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔ اہلحدیث کو ترجیح دی جائے گی۔ پتہ:- ابو عبد الرحمٰن صوفی اسٹریٹ لدھیانہ۔

دعائے صحت مسجد نیلگری اہلحدیث کے رکن اعظم صاحب خیر جناب کنٹراکٹر محمد یونس صاحب ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ناظرین دعائے صحت کریں۔

(محمد ایوب خطیب مسجد اہلحدیث نیلگری)

صوبیدار میجر ڈاکٹر محمد حسن صاحب انچارج ہسپتال جالندھر چھاؤنی اہلحدیث کانفرنس کیلئے ۶۔ غریب فنڈ۔ اشاعت فنڈ اور جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث کے لئے ایک ایک روپیہ (کل صہ) ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ!

غریب فنڈ سابقہ فنڈ ۱۹ عہ از ڈاکٹر محمد حسن صاحب موصوف عہ از فتویٰ فنڈ عہ۔ جملہ ہے وصولی داخلہ از سائل عہ۲۲ مستری شاہ الدین گوتہ فتح گڑھ عہ (برائے چھ ماہ) عہ۲۳ مولوی محمد شفیع ڈیرہ بابا نانک للعہ (ایک سال) عہ۲۲ خلیل احمد مرزا پور (ایک سال) میزان [illegible]۔ ہر سہ سائلان کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔

سات سائل اور ہیں اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا جنبش دیں تو ان سب کے نام اگلے ہفتہ میں اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

چین کے سفری جنگی کارخانے

چنگ کنگ ۲۸ جون۔ صوبہ چیکیانگ میں جاپانی اپنے وحشیانہ زمینی اور ہوائی حملوں کے باوجود صنعتی اور اسلحہ ساز کارخانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔ کیونکہ یہ کارخانے سفری ہیں اور نہایت آسانی کے ساتھ خطرناک مقامات سے محفوظ علاقوں میں منتقل کر لئے جاتے ہیں۔ یہ کارخانے عام طور پر چین کے چھاپہ مار دستوں کی طرح نقل وحرکت کرتے رہتے ہیں۔ اور انہی دستوں کے قرب وجوار میں رہتے ہیں۔ اکثر اوقات چھاپہ مار دستوں کے سپاہی بھی ان کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ چھوٹے اسلحہ کے علاوہ فوجی ضروریات کیلئے کپڑا اور کاغذ بھی ان کارخانوں میں بنایا جاتا ہے۔

جاپانی اپنے برق رفتار حملوں کے باوجود ان کارخانوں کی گرد تک نہیں پا سکے۔ چینی فوجیں اور چھاپہ مار دستے جاپانی فوجوں پر ضرب لگاتے رہتے ہیں اور یہ کارخانے دشمنوں پر ضربیں لگانے کے لئے ان جانبازوں کو سامان مہیا کرتے ہیں۔

—— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ جاپان میں ہندوستانی جنگی قیدیوں کے ساتھ خط وکتابت ریڈ کراس کمشنر کی وساطت کیجائے نیز [illegible] کتب ایک پتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

مسیح ابن اللہ بلکہ اللہ؟

(۳)

عیسائیوں کا دعویٰ ہے بلکہ ان کے مذہب کا بنیادی پتھر ہے کہ مسیح ابن اللہ بلکہ خود اللہ تھا جو مجسم ہو کر انسانوں میں نازل ہوا تھا۔ قرآن مجید نے اس امر کی تردید پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ مگر عیسائی اس روشنی سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس لئے قرآن مجید میں الوہیت مسیح کا ابطال کرنے کے بعد عیسائیوں کی غلط روی کی شکایت ان لفظوں میں کی گئی ہے:۔

اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۔ (پ۶۔ع۱۴)

(دیکھو ہم (ابطال الوہیت مسیح پر) کیسے دلائل بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھو وہ کہاں بہکے جاتے ہیں)

آج ہم اس سلسلۂ مضمون کا تیسرا نمبر شائع کر رہے ہیں۔ یہ بحث کچھ زیادہ طوالت نہیں چاہتی مگر ہم نے اس کو متعدد قسطوں میں پیش کیا ہے۔ تاکہ ہمارے مخاطب یہ شکایت نہ کریں کہ ہمارے دلائل اپنے ناظرین کے سامنے لائے بغیر جواب دیدیا۔ اس لئے ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارشاد اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُلْقُوْنَ ۔ کے ماتحت اپنے مخاطبوں کا سارا بیان ناظرین تک پہنچا دیا کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"کامل تابعداری کا مطالبہ آپ کی الوہیت کی طرف اشارہ ہے۔

اناجیل کے بہتیرے مقامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند نے اپنے لوگوں پر پورا اختیار رکھنے کا دعویٰ کیا آپ کے پیروؤں کو آپ کی پوری پوری فرمانبرداری کرنا ہے۔ اور آپ کے قدم بہ قدم اُن کو چلنا ہے۔ اور اپنی عادات و اخلاق میں آپ کی موافقت کرنا ان کا فرض عین ہے، آپ کے پیروؤں کو آپ کی خاطر دُکھ اٹھانے اور مرنے کو ہمیشہ تیار رہنا ہے اور اگر ضرورت ہو تو ہر دنیاوی تعلق کو آپ کی خاطر ترک کر کے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے بھی جدا ہو جانے کے لئے انہیں مستعد رہنا ہے۔ آپ اپنے ماننے والوں سے بے حد محبت اور کامل وفاداری اور سچی فرمانبرداری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہاں ہمیں اپنی ساری زندگی آپ کے مقدس اور مبارک مرضی کے تابع کر دینا ہے۔ کون سوائے اُسکے کہ جس کو الٰہی اختیار حاصل ہو۔ یہ کہہ سکتا ہے کہ "جو اپنی جان میری خاطر ... اُسے بچاتا ہے"؟" (اخوت مورخہ مئی ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث ہر ایک نبی نے اپنے اتباع سے بحکم خدا کامل تابعداری کا مطالبہ ہی کیا تھا۔ قرآن مجید میں ہر ایک نبی کے ذکر میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۔

(خدا سے ڈرو اور میری تابعداری کرو)

خاص پیغمبر اسلام علیہ السلام کو ارشاد خداوندی ان لفظوں میں پہنچا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ط

(اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ لوگو! اگر تم خدا سے محبت کرنے کے دعویدار ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تم سے محبت کریگا۔

پھر کیا ایسا کہنے سے بقول پادری صاحب انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام کی الوہیت ثابت ہو سکتی ہے؟ (حاشا وکلا) قرآن مجید نے اس طرز کلام کا فلسفہ ان لفظوں میں بتایا ہے:۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ۵۔ع۸)

ناظرین غور فرمائیں کہ رسول یعنی پیغامبر کے لفظ میں کس قدر حکمت پائی جاتی ہے۔ استاد غالب اسی راز کی طرف اشارہ کرتے ہیں یعنی قاصد کے فعل کو اپنا فعل بتاتے ہیں ؎

قاصد کی اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریے
اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا

پس یہ جملہ تو ایسا ہے کہ اس سے الوہیت مسیح کو دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اس سے آگے چل کر پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"خداوند مسیح کفرنحوم کو چھوڑ کر جاتے وقت عجیب حالت اضطراب میں تھے۔ اور اُس وقت

آپ کے دہن مبارک سے چند نہایت ہی اہم کلمات نکلے ہیں۔ آپ نے فرمایا "میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے۔ اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا۔ سوا بیٹے کے اور اُن کے جن پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے" (متی ۱۱: ۲۷) آپ کا یہ قول پوری طرح آپ کی الوہیت کا اظہار کرتا ہے" (ص)

اہلحدیث | چونکہ پادری صاحب ایک محال امر کو ثابت کرنے بیٹھے ہیں جو فطرت صحیحہ کی آواز کے خلاف ہے۔ اس لئے تصرف قدرت کاملہ اُن کے اپنے قلم سے ان کی تردید نکل جاتی ہے۔ مثلاً یہ فقرہ کہ مسیح اضطراب میں تھے۔ شاید پادری صاحب سمجھے نہیں کہ خدا مضطرب نہیں ہوسکتا۔ اس مفہوم کی غلطی کے قطع نظر لفظ "سونپا گیا" بتارہا ہے کہ مسیح میں الوہیت نہ تھی بلکہ اس ذات پاک میں تھی جس نے اس کو سونپا۔ اس لئے پادری صاحب کا یہ فقرہ کہ

"آپ کا یہ قول آپ کی الوہیت کا پوری طرح اظہار کرتا ہے"

تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ یوں ہونا چاہیے "مسیح کا یہ قول ان کی عبودیت کا پوری طرح اظہار کرتا ہے۔"

آگے چل کر پادری صاحب نے اس سے بھی زیادہ لطیف فقرات لکھے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

"دوست دشمن گواہ تھے کہ آپ نے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا (متی ۲۷: ۴۳)۔ اور سردار کاہن کے سامنے جبکہ دشمن آپ کی زندگی کا خاتمہ کر ڈالنے پر تُلے تھے۔ آپ نے ابن اللہ ہونے کا اقرار کیا (متی ۲۶: ۶۳ و ۶۴) اور اسی دعویٰ پر اپنی موت سے آپ نے مُہر کی" (ص)

اہلحدیث | لفظ ابن اللہ انجیل کے خاص دو... میں عبداللہ کے معنی میں آتا ہے۔ چنانچہ جناب مسیح اخلاق فاضلہ کی تعلیم دیکر فرماتے ہیں۔

"تم خدا کے فرزند ہو" (متی ۵: ۴۵)

ناظرین! دیکھئے تصرفِ قدرت پادری صاحب پر کس قدر حاوی ہے۔ لکھتے ہیں کہ

"مسیح نے اپنی موت سے اپنے دعویٰ الوہیت پر مُہر کر دی"

قرآن مجید باطل معبودوں کے ذکر میں فرماتا ہے

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ (پ ۱۴۔ ع ۷)

(تمہارے معبود مکمل موت میں ہمیشہ زندہ نہیں ہیں پھر وہ معبود کیونکر ہو سکتے ہیں)

اس کے مقابلہ میں سچے معبود کی شان میں وارد ہے

هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پ ۲۴۔ ع ۱۲)

(وہ خدا تو ہمیشہ زندہ ہے اسی لئے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے)

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی رو سے موت الوہیت کی ضد ہے اور یہ اصول بالکل صحیح اور معقول ہے۔ کیونکہ موت انفعال (اثر قبول کرنے) کا درجہ ہے اور خدا کسی سے منفعل (اثر پذیر) نہیں ہوتا۔ جن لوگوں کو خدا کی معرفت حاصل ہے وہ اس نکتہ کو خوب سمجھتے ہیں اور دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا معبود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

(باقی)

عرسِ اجمیر کی دعوت اور اس کا جواب

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہے کہ اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی رح کا عرس ہر سال ہوتا ہے، اس میں ہر قسم کی غیر مشروعہ رسومات ہوتی ہیں۔ اس دفعہ سجادہ نشین صاحب کی طرف سے مجھے بھی شرکت کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ جو مع جواب ہدیہ ناظرین ہے۔

نوٹ | مطبوعہ دعوت چونکہ انگریزی[1] میں ہے اس لئے اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:-

"از درگاہ شریف حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

اجمیر شریف ۲۶ جون ۱۹۴۲ء

ہو اللہ باقی ہو المعین

یکے زماں صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

جناب مکرم ایم ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم
مَیں آپ کو خوشی سے اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس یکم رجب مطابق ۱۶ جولائی سے شروع ہو کر ۶ رجب مطابق ۲۱ جولائی تک جاری رہیگا۔ اگر آپ یا آپ کے رشتہ دار اس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں تو مجھے بذریعہ چٹھی یا تار اپنی روانگی سے قبل اطلاع دیں تاکہ آپکے استقبال اور رہائش کا انتظام کیا جائے۔ بصورت عدم شرکت آپ مہربانی فرماکر خواجہ صاحب کی فاتحہ۔ نذر نیاز وغیرہ کے لئے جو کچھ ارسال کر سکتے ہوں بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ آپ کو تبرک وغیرہ بذریعہ ڈاک بھیجا جائے۔ مَیں آپ کی طویل عمر کے لئے دعاگو ہوں۔ میری طرف سے سب کو سلام اور دعا پہنچے۔

آپکا مخلص:- ایس منیر الدین چشتی
خادم خواجہ صاحب گلی خزانہ درویش
منزل اجمیر"

جواب | جناب ایس منیر الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعلیکم السلام۔ دعوت نامہ عرس پہنچا شکریہ ہے۔ جناب من حقیقت یہ ہے کہ رسم اعراس کا ثبوت زمانہ رسالت۔ خلافت یا امامت میں نہیں ملتا۔ پھر ان مواقع پر جو رسومات ...

[1] انگریزی زبان اُردو، فارسی بلکہ عربی پر بھی سبقت لے گئی؟ انا للہ! منہ۔

رفعال شنیع ہوتے ہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔
اس لئے میں جناب سے ملتجی ہوں کہ آپ لِلّٰہ فی اللہ اس رسمِ عرس کو بالکل بند کیجئے۔ یا کم سے کم اہلِ علم کے مشورہ سے اس میں اصلاح کیجئے خدا آپ کی مدد کرے گا۔

آپ کی دعوت کا مکرر شکریہ ہے مگر میں اپنے ناقص علم میں اس رسم کو ناجائز جاننے کی وجہ سے حاضر نہیں ہوسکتا۔

ہمرہ غیری دمے گوئی بیا عرفی تو ہم
لطف فرمودی و لیکن پائے رفتارم نیست

آپکا یار وفادار ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری
۱۸- جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۳ جولائی

اہلحدیث | غالباً بلکہ یقیناً ناظرینِ اہلحدیث بھی اس جواب میں مجھ سے متفق ہونگے۔

قادیانی مشن

قادیانی مسیح موعود
اور
یاجوج ماجوج

عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا ثبوت دینے میں جس قدر زور آزمائی کرتے ہیں۔ مرزائی اصحاب مرزا صاحب کی مسیحیت ثابت کرنے میں اس سے کچھ کم زور نہیں لگاتے مگر ریت کی دیوار میں جو قوت ہوتی ہے اسکو سب جانتے ہیں۔ آج ہم اس کی ایک جدید مثال پیش کرتے ہیں۔

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود بنا کر زمانہ مسیح موعود کے نشانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً یاجوج ماجوج کا خروج، طاعون کا پھیلنا، حج کا روکا جانا، رمضان میں کسوف خسوف وغیرہ۔ "اہلحدیث" میں ان باتوں کا مفصل جواب کئی دفعہ دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ یہ لوگ اپنے اخباروں اور رسالوں میں بار بار ان باتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا جواب دینا ضروری ہے۔ بقول مضمون نگار صاحب یاجوج ماجوج سے مراد یورپ کی اقوام ہیں جنکے مابین آج کل جنگ ہو رہی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ بتائی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں یورپ کی عیسائی اقوام تمام دنیا میں پھیل جائیں گی اور خشکی اور تری کے تمام مقامات پر اُن کا تصرف ہوگا۔ (پیغام مورخہ ۳ جون ص۵)

اہلحدیث | حیرت ہے کہ یہ لوگ مذہبی امور میں کتنے دلیر واقع ہوئے ہیں اور ہوائی قلعے بنانے میں کس قدر مشاق ہیں۔ پہلے تو اپنے پیر و مرشد مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم کے ماتحت اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج ٹھیرایا ہے (حمامۃ البشریٰ) پھر ان کے ملکی تصرفات کو ان کا خاص نشان قرار دیا ہے۔ مگر حدیثوں میں یاجوج ماجوج کا جو صریح نشان آیا ہے اسکو چھپایا اور حدیث کی تحریف کر کے خوش ہوگئے کہ ہم نے مرزا صاحب کو مسیح موعود ثابت کر دیا۔ سنئے! حدیثوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کے واقعات کا ذکر اس ترتیب سے ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر کے فارغ ہونگے تو خدا ان کو اطلاع دیگا کہ میں ایسے انسان بھیجنے والا ہوں کہ تم میں سے کسی کو ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللّٰہ یاجوج ماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ الحدیث۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب علامات بین یدی الساعۃ)

پس میرے فرمانبردار بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیگا۔ اور وہ ہر بلندی سے نیچے اتر آئیں گے

یہ حدیث جو بحوالہ ترمذی مشکوٰۃ شریف میں ملتی ہے۔ اس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اُس وقت خروج کریں گے جب مسیح موعود دجال کے قتل سے فارغ ہو جائینگے لیکن ان کے خروج سے پہلے مسیح موعود کو حکم ہوگا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جائے اور وہ ان کو لے جائیں گے۔ یہ ترتیب تو حدیثوں میں مذکور ہے اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی تصریحات یہ ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں، دجال سے مراد عیسائیوں کے پیشوا پادری لوگ ہیں اور یاجوج ماجوج سے مراد یورپی اقوام جرمنی، روس اور انگریز وغیرہ ہیں۔ (حمامۃ البشریٰ)

اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دجال یعنی پادریوں کو کب قتل کیا وہ تو اب تک زندہ پھرتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو پادری برکت اللہ صاحب اور اُن کے احباب کو دیکھ لو کس طرح

لطف مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے مرزائیوں کے لئے ایک اور مشکل پیدا کر دی ہے آپ نے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ

موجودہ زمانہ کی یورپین اقوام دجال ہیں (پیغام صلح یکم جولائی ۱۹۴۲ء کالم اول ص۵)

بالفاظ دیگر جرمنی اٹلی روس اور انگلستان وغیرہ میں بسنے والی قومیں بقول موصوف دجال ہیں۔ لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب دجال کو قتل کرنے کی بجائے اُسکی حکومت کے ماتحت رہے اور اس ماتحتی پر عمر بھر فخر کرتے رہے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ اب انکے اتباع بھی دجال ہی کے ماتحت ہیں۔ کیا خوب مسیح موعود ہیں کہ آئے تو تھے دجال کو قتل کرنے مگر خود اُسکے غلام بن گئے۔ سچ ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ناظرین! یہ ہے اس جماعت متکلمین کا علم کلام جو نہ دیکھا جائے نہ سنا جائے۔ امام کچھ کہتا ہے

بناتے پھرتے ہیں اور آئے دن اسلام کے
[illegible] بنتے رہتے ہیں۔

ہاں مرزا صاحب خود بدولت عرصہ ہوا وفات
پاچکے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ دجال کے قتل سے
مراد جسمانی قتل نہیں بلکہ دلائل کے ساتھ غلبہ
پانا مراد ہے جو مرزا صاحب پاچکے ہیں تو جواب
میں یہ کہیں گے کہ یہ تو شاعرانہ قتل ہے جس کا
ذکر استاد ذوق نے یوں کیا ہے ؎

دیکھنا اے ذوق ہو جائیگا پھر لاکھوں کا خون
چپ لگایا آج اس نے لب پر لاکھا پان کا

شاعرانہ نقطۂ نگاہ سے تو یہ تخیل موزوں ہے
مگر واقعہ کے خلاف ہے اور شرعی اصطلاح میں
کذب ہے۔

مرزا صاحب کا دجال بھی زندہ ہے اور
یاجوج ماجوج بھی خوب ترقی پر ہیں۔ خود مرزا
صاحب آج دنیا میں نہیں ہیں۔ ؎

گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہی بس تھا غنیمت وہ نہیں ہے

طاعون کا ذکر حدیثوں میں مسیح موعود کی علامات
کے سلسلہ میں نہیں آیا۔ ہاں مرزا صاحب نے
کہا تھا کہ قادیان میں طاعون نہیں آئیگا۔
اس لئے ان کی تکذیب کرنے کو قادیان میں
طاعون ضرور آیا۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۴ کا
حاشیہ ملاحظہ ہو)

اس لحاظ سے تو طاعون کا نشان ٹھیک ہے
کہ اس سے مرزا صاحب کا دعویٰ نمایاں طور
پر باطل ثابت ہوتا ہے۔

مضمون نگار صاحب نے لکھا ہے کہ مرزا
صاحب کے زمانہ میں بحکم سرکار حج روک دیا
گیا تھا۔ یہ رکاوٹ بھی آپ کی صداقت کی دلیل
ہے! اس کا جواب یہ ہے کہ حج کبھی نہیں
روکا گیا۔ بیماری پھیل جانے کی وجہ سے صرف
ٹیکہ کرا کر جانے کا حکم ہوا تھا۔

مسیح موعود کی علامتوں میں سے آگ ظاہر
ہونے کی علامت کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا
اسی طرح رمضان کی خاص تاریخوں میں
سورج گرہن اور چاند گرہن مسیح موعود کی
علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں ہے۔

اس کے علاوہ وہ مذکورہ روایت جو اس گرہن
کے متعلق پیش کی جاتی ہے۔ نہ آنحضرت صلعم
کا ارشاد ہے نہ کسی صحابی کا قول ہے۔ بلکہ
بہت پیچھے آنے والا ایک شخص محمد بن علی کہتا
ہے کہ ہمارے مسیح موعود کی دو بڑی نشانیاں
ہیں جب سے زمین آسمان پیدا کئے گئے وہ
واقع نہیں ہوئیں۔ یعنی رمضان میں قمر کی پہلی
تاریخ کو چاند کو گرہن لگیگا اور نصف رمضان
میں سورج کو۔

مرزا صاحب کو اس بات کا اعتراف ہے
کہ ۱۳۱۱ھ (آپ کی زندگی) میں سورج اور
چاند کے دو گرہن جو وقوع پذیر ہوئے ایسے
گرہن پہلے بھی ہو چکے تھے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۹۶)

مختصر یہ ہے کہ روایت مذکورہ نہ حدیث
ہے نہ کسی صحابی کا قول ہے۔ اگر کچھ ہے بھی تو
اس سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں
ہوتی۔ کیونکہ ان کو تسلیم ہے کہ ایسے گرہن پہلے
بھی ہوچکے ہیں۔

ہاں ان کا یہ کہنا کہ پہلے گرہنوں کے وقت
کوئی شخص مدعی نہیں ہوا۔ ہوتا کیسے جبکہ روایت
کے مطابق وقوعہ ہوا ہی نہیں۔ یہ تو آپ ہی کا
خاصہ ہے کہ قرآن حدیث کے صریح الفاظ
کے خلاف ان کے معانی بتاتے ہیں ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

حق پرستی بجواب شخصیت پرستی

(از مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب [illegible])

اہلحدیث ۱۰ مئی [illegible] سے سلسلہ مضمون ہذا
جاری ہو کر آج تک مختلف اشاعتوں میں
درج ہوتا رہا ہے۔ مضمون اگرچہ طول طویل
ہوگیا ہے۔ تاہم مضمون نگار کی محنت قابل داد
ہے۔ الحمدللہ آج کی اشاعت میں یہ مضمون
ختم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب
مذکور کو جزاء خیر دے اور ان کی اس کوشش
کو قبول فرمائے۔ یہ مضمون اس قابل ہے
کہ اسے رسالے کی شکل میں یکجا شائع کیا
جائے تاکہ صاحب ذوق کما حقہ طور پر استفادہ
حاصل کرسکے۔ مگر آج کل گرانی بلکہ گرانی کاغذ
جرأت اشاعت سے مانع ہے۔ یہ شکایت
دور ہوگئی تو پھر کوشش کی جائیگی انشاءاللہ!
سابقہ پرچہ میں چوہدری صاحب کے
آخری سوال کے جواب کا نصف حصہ درج
ہو چکا ہے۔ آج عمل متواتر کا جواب [illegible]

(مدیر)

محترم چوہدری صاحب! یہ سوال بھی آپ پر
وارد ہوتا ہے کہ عمل متواتر کو آپ نے کہاں سے
دلیل یعنی جزو دین بنایا۔ یہ لفظ تو قرآن مجید
میں کہیں نہیں ہے اور اسوہ حسنہ کے معنے
عمل متواتر لینا بے ثبوت اور باطل ہے۔ اسوہ
حسنہ کا مطلب عمل متواتر کسی دلیل سے ثابت
نہیں بلکہ اس کے معنے قول و عمل دونوں کو حاوی
و محیط ہے۔ جس کا ثبوت خود قرآن مجید دیتا ہے
سنئے! ارشاد ہے:

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم
والذین معہ اذ قالوا لقومہم انا
برءآؤ منکم و مما تعبدون من دون اللہ
(پ۲۸ ۔ س ممتحنہ)

تمہارے لئے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان

رفقاء کی ذات میں نہایت اچھا نمونہ ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور ان تمام چیزوں سے (بھی) جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو"

یہ آیت کریمہ قول و عمل دونوں کو اسوۂ حسنہ ثابت کرتی ہے۔ پس آپ کا صرف عمل متواتر کو اسوۂ حسنہ قرار دینا اور قول کو چھوڑنا یقیناً قرآن کی مخالفت یا اس سے بے خبری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ مجبور ہیں بغیر اتباع حدیث کے قرآن پر عمل ہو نہیں سکتا۔ آپ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ احادیث نبویہ سے دامن چھوٹ جائے اور صرف قرآن ہاتھ میں رہے مگر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ دونوں اس طرح باہم مربوط اور ایک دوسرے کے ساتھ جکڑے ہوئے ہیں کہ ایک کو نظر انداز کر کے دوسرے کو ہاتھ میں لینا روح کو جسم سے الگ مان کر زندگی کا دعویٰ کرنا ہے جو ہر عاقل کے نزدیک محال ہے۔ یوں احادیث کی تردید میں آپ دفتر کا دفتر تیار کر ڈالیں لیکن جب قرآن پر عمل کرنے کا سوال ہوگا تو اس کے لئے سب سے اول اقوال و افعال نبویہ کی جستجو اور تلاش ہوگی اور اقوال و افعال نبویہ ہی کا نام سنت اور حدیث ہے۔ اسی چیز کو قرآن مجید نے اسوۂ حسنہ سے تعبیر کیا ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ احادیث کی اتباع ضروری ہے۔

اب آخر میں اتنی اور گذارش ہے کہ پرویز صاحب لکھ تو گئے کہ "عمل متواتر دین کا جزو ہے" لیکن ظاہر ہے کہ اس عمل متواتر میں بھی اختلاف موجود ہے مثلاً نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا چاہئے یا ناف پر یا چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ اس کی بابت حنفیہ اور شافعیہ اور شیعوں کے عمل متواتر میں باہم اختلاف عظیم ہے۔ اب کس متواتر کو جزو دین قرار دیا جائے۔ اس اختلاف پر نظر کر کے پرویز صاحب بہت پریشان اور حیران ہوئے۔ اب بنائی ایک نہیں بنتی۔ پہلے تو اس اختلاف کا سبب احادیث کو بتایا مگر چونکہ اس کو یوں باطل کیا جا سکتا ہے کہ روایات صحیحہ میں اختلاف کا وجود ہی نہیں اس لئے ایک صورت نکالی ہے جو ان کے الفاظ میں ہدیہ ناظرین ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"کہا جا سکتا ہے کہ اسوۂ حسنہ عمل متواتر میں جو اختلاف پیدا ہو گیا ہے وہ فرعی اور جزوی ہی سہی لیکن اب یقینی طور پر تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان تمام مختلف صورتوں میں سے کونسی شکل نبی اکرم کی بتائی ہوئی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے معمولی اختلاف کو مثلاً نماز میں ہاتھ ناف پر باندھے جائیں یا سینہ پر۔ خود نبی اکرم نے بھی اہمیت نہیں دی۔ یا تو آپ نے مختلف مقامات پر ان چھوٹے چھوٹے اختلافات کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ یا ان میں تدریجاً تبدیلی ہوتی رہی ہے"
(حوالہ مذکور ص۴۳)

جواب پرویز صاحب! اقدم الخروج قبل الولوج" پر پہلے ہی سے عامل ہو گئے ہوتے تو یہ بات نہ بنانی پڑتی ؎

وہی بے پردگی شیشہ میں بھی ہے
بنی ہے دختر رز پارسا کیا

جتنی خرابی آپ نے احادیث کو حجت دین گردانے میں بیان کی ہے اس سے بدرجہا زیادہ عمل متواتر کو جزو دین ماننے میں ہے۔ پس عمل متواتر کو کیسے جزو دین ٹھہرایا جا سکتا ہے ہم کہتے ہیں جس طرح چھوٹے چھوٹے اختلاف کو آپ اہمیت نہیں دیتے اسی طرح ہم بھی اہمیت نہیں دیتے۔ پس یہی تطبیق احادیث میں جہاں اختلاف معلوم ہو تو برتیئے جھگڑا ختم ہوا۔ ہاں یہ فرمائیے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ اختلافات چھوٹے ہیں اور نبی اکرم نے ان کی اہمیت نہیں دی ہے اس کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔

الحمد للہ کہ پرویز صاحب کی تحریر کا مدلل و مفصل جواب ختم ہوا۔ آگے آپ نے انہی باتوں کو بعنوان "تجزیہ" دہرایا ہے۔ اس کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔ ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ فقط والسلام!

الراقم الاثیم عبدالصمد عفا اللہ عنہ۔ از مدرسہ عالیہ مئو۔ ضلع مبارک پور۔

خدا مصر کو محفوظ رکھے

ملک مصر اسلامی علوم عربیہ کا مخزن ہے۔ جنگ اس کے سر پر آ پہنچی ہے۔ گو حکومت مصر جنگ میں شریک نہیں مگر بقول شیخ سعدی مرحوم

حسودش گوید ایں ہم بچۂ شتر است را

شریک جنگ کرنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ اس لئے ناظرین باخلاص قلبی دعا کریں کہ

خدا مصر کو محفوظ رکھے

ہدیۂ تشکر میری رفیقۂ حیات کی وفات حسرت آیات پر بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے مجھے ہمدردیوں سے بھرے ہوئے تعزیتی خطوط اتنی کثرت سے موصول ہوئے ہیں کہ ہر ایک کے جواب میں نامۂ تشکر ارسال کرنا میرے لئے غیر ممکن ہے۔ لہذا اخبار ہذا کے ذریعہ سے میں اُن تمام اصحاب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا سب کو جزائے خیر دے۔ (ابوالقاسم سعید بنارسی)

یاد رفتگان چوہدری نذر محمد حیبہ ذیلدار دلاور چیمہ انتقال فرما گئے۔ جو کہ بہت مخیر تھے۔ اور بہت سی بیواؤں اور یتیموں کا خرچ برداشت کیا کرتے تھے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں اور جنازہ غائب بھی پڑھیں۔ (فتح محمد ہیڈ ماسٹر چک ۱۲۳ ون تحصیل ضلع منٹگمری)

علماء کرام کا متفقہ فتویٰ

(ایک مطبوعہ اشتہار)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسئلہ میں کہ ۱ اہل حدیث کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ ۲ اہل حدیث کے ہاں لڑکیوں کی شادی بیاہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ ۳ اہل حدیث سے سلام کلام کرنا درست ہے یا نہیں؟ ۴ اہل حدیث کو نماز جماعت سے نکالنا درست ہے یا نہیں؟ ۵ اہل حدیث کو مارنا کیسا ہے؟ اور مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا کیسا ہے؟ مارنے والا اور نماز سے روکنے والا مستحق ثواب ہے یا مرتکب وعید؟ ۶ فعل مسنون یعنی آمین بالجہر و رفع الیدین سے چڑھنا کیسا ہے؟ اور زمانہ نبوی صلعم میں فعل مسنون مذکورہ سے چڑھنے والے کون لوگ تھے؟ ۷ اہل حدیث ہماری جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ۸ ہم حنفی مذہب کے ہمراہ شامل صف ہوکر کسی شخص کا پکار کے آمین کہنا ہمارے لئے موجب فساد نماز یا کراہیت نماز ہے یا نہیں؟ اگر ہمارے واسطے اس کا آمین کہنا موجب فساد نماز یا کراہیت نماز ہے تو یہ حنفی مذہب کی کون سی معتبر کتاب میں لکھا ہے؟ امید کہ جواب اس کا للہ حق مدلل و بصراحت ارقام فرمائیں۔ اور اجر اس کا خدا سے پائیں۔ مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۳۳ء یوم جمعہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) درست ہے۔ (۲) درست ہے۔ (۳) درست ہے۔ (۴) نماز یا جماعت سے روکنا جائز نہیں۔ (۵) گناہ ہے اور سخت گناہ ہے۔ (۶) آمین بالجہر اور رفع الیدین اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں ورنہ وہ ترک نہ کرتے تاہم ان افعال کو بنظر حقارت دیکھنا درست نہیں۔ کیونکہ بہت سے صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین ان کو سنت سمجھتے ہیں۔ (۷) دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (۸) کسی کا حنفیوں کی جماعت میں شریک ہوکر آمین بالجہر کہنا حنفیوں کی جماعت کے لئے نہ موجب فساد ہے نہ موجب کراہیت نماز۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

یہ جوابات سب صحیح ہیں۔ سید سلیمان ندوی (اعظم گڈھ)

الجواب صحیح۔ شکر اللہ المبارکفوری

الاجوبۃ صحیحۃ۔ محمد یسین غفرلہ المدرس فی المدرسۃ احیاء العلوم المبارکفوری

یہ جوابات صحیح ہیں۔ محمد محمود (المعروفی)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ محمد یسین المعروفی المدرس الاول فی المدرسۃ القدسیۃ یاکرا ضلع چوبیس پرگنہ۔

الجواب صحیح۔ ہدایت اللہ النعمانی المعروفی۔ ۲۳ م

۲۲ جوابات سب صحیح ہیں۔ بندہ محمد رفیع معروفی غفرلہ۔

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ محمد نظام الدین معروفی عفی عنہ۔

الجواب صحیح۔ عبدالمجید عفی عنہ (المعروفی)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ ... الیم۔ کمہا گنج ضلع اعظم گڈھ۔

متفرقات

اخبار کی کمی قابل توجہ بہی خواہان اخبار ماہ جون کی پڑتال کا نتیجہ یہ ہے کہ ساٹھ روپے کی کمی رہی ہے۔ کاغذ کی گرانی ہوش ربا ہے۔ بہی خواہان اہلحدیث ترقی اشاعت پر دلی توجہ فرمائیں۔

قادیان میں ایک اور معلم مولانا ظہور احمد صاحب بگوی نے اپنی جماعت کے خرچ سے ایک عالم مولوی محمد خلیل صاحب فاضل دیوبند کو بغرض تعلیم قادیان میں بھیجا ہے۔ جو قادیانی زہر کا علاج بھی کریں گے۔

(ایک نامہ نگار ممبر انصار الاسلام)

درخواست دعا چودھری محمد علی نمبردار بھینی بانگر ایک قتل کے الزام میں گرفتار ہوگئے ہیں۔ ناظرین دعا کریں۔ خدا چودھری صاحب کو بعزت بری کرے۔ (عنایت اللہ چشتی از مقام قادیان)

تحقیق التراویح یہ رسالہ مسئلہ تراویح کے متعلق بسیط لکھا گیا ہے جس میں خاص روئے سخن رسالہ تنویر المصابیح کی طرف ہے جو بنگال سے شائع ہوا ہے۔ مگر مسئلہ کی تحقیق عام ہے یعنی نماز تراویح آٹھ رکعت مع وتر گیارہ رکعتیں ہیں۔ قیمت سرورق پر مرقوم نہیں۔ صفحات ۱۱۰ تقطیع ۲۲/۲۰ ملنے کا پتہ۔ حافظ عبداللہ صاحب روپڑ ضلع انبالہ

ہوش ربا گرانی اشیاء ضروریہ خورد و نوش کی گرانی ہوش ربا حد تک پہنچ گئی ہے۔ غلہ اور اس کے ساتھ ملحقہ اشیاء کھانڈ دودھ لکڑی وغیرہ کی گرانی نے سارے ملک کو عموماً اور غریب طبقہ کو خصوصاً فکرمند بلکہ پریشان کر رکھا ہے۔ سرمایہ داروں کی حرص و طمع منہ کھولے ہوئے پبلک کے گوشت اور خون دونوں کو ہضم کر رہی ہے۔ مندرجہ ذیل اطلاع سے کچھ ڈھارس ہوتی ہے۔

سارے ہندوستان کے لئے کنٹرولر (نگران) مقرر کیا گیا حکومت ہند نے ایک ایسے افسر کے تقرر کا فیصلہ کیا ہے جو زندگی کی تمام ضروریات کی قیمتوں اور ان کی فراہمی کے مسائل پر غور کریگا۔ اس سے پہلے کوئی آل انڈیا کنٹرولر مقرر نہیں کیا گیا۔ اس افسر کا نام سول سپلائز کمشنر ہوگا اور یہ حکومت ہند کے محکمہ کامرس کے ماتحت ہوگا۔

(پرتاپ لاہور جولائی ۱۹۴۲ء)

خدا کرے کنٹرولر صاحب اپنا فرض ملحوظ رکھ کر ملک کو شکرگذاری کا موقع دیں۔

ملکی مطلع

حالات جنگ

وزیراعظم برطانیہ کا تبصرہ

اس ہفتے پارلیمنٹ انگلستان کے دارالعوام (ہوس آف کامنز) میں کسی ممبر کی طرف سے مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی۔ جس پر دو روز بحث ہوتی رہی۔ دارالعوام میں کل ۶۱۵ ممبر ہیں۔ جن میں سے ۲۵ نے چرچل وزارت پر عدم اعتماد کا اور ۴۷۵ نے اعتماد کا اظہار کیا اور باقی ۱۱۸ غیر جانبدار رہے۔ یہ تحریک غالباً اس لئے پیش کی گئی کہ پچھلے دنوں برطانوی فوج کو لیبیا وغیرہ میں پسپا ہونا پڑا۔ جس پر انگلستان کے اخبارات میں غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پر نکتہ چینی کی گئی۔ اس سے متاثر ہو کر دارالعوام کے حزب مخالف (اپوزیشن) نے وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی جو بھاری کثرت آراء سے مسترد ہو گئی۔ اس کامیابی کے بعد وزیراعظم نے حالات حاضرہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے نازک وقت میں پارلیمنٹ میں اس قسم کی بحث اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ انگلستان میں عوام کو آج بھی تقریر کی کامل آزادی حاصل ہے۔

لیبیا کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ (گذشتہ سال) جب جنرل ویول نے دشمن پر حملہ کیا تھا تو چالیس ہزار محوری فوج قید کی گئی تھی۔ لیکن اس مرتبہ حالات نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ اکیلے لیبیا میں ہمارے پچاس ہزار سپاہی قید کئے جا چکے ہیں۔ جب وقت جنگ شروع ہوئی تھی لیبیا میں اتحادیوں کی فوج ایک لاکھ تھی اور محوریوں کی نوے ہزار جس میں سے پچاس ہزار کے قریب جرمن تھے۔ تعداد میں فوقیت کے علاوہ ٹینکوں، ہتھیار بند گاڑیوں اور ہوائی جہازوں میں بھی ہمیں برتری حاصل تھی۔ لیبیا کی جنگ ٹھیک چل رہی تھی لیکن ۱۳ جون کو جب بیرالحکیم پر تصادم ہوا۔ اس دن صبح کو برطانوی فوج کے پاس قریباً تین سو ٹینک تھے مگر شام تک صرف ستر کے قریب رہ گئے۔ آپ نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا میں تو آپ کو صرف واقعات سنا رہا ہوں۔ اس شدید نقصان سے برطانوی پلڑا بہت ہلکا ہو گیا۔ مرسا مطروح تک پسپائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری آٹھویں فوج کے مختلف حصوں کے درمیان ۱۲۰ میل بے آب صحرا کا فاصلہ حائل ہو گیا۔ ہمارے جرنیلوں کو توقع تھی کہ ہمیں اپنے مورچے مضبوط کرنے کے لئے دس بارہ دن کی مہلت مل جائے گی لیکن خلاف توقع پانچویں روز یعنی ۲۶ جون کو جرمن جرنیل رومیل، مرسا مطروح کے مورچوں کے سامنے پہنچ گیا اور ۲۷ جون کو مصر کی لڑائی شروع ہو گئی۔

آگے چل کر موصوف نے کہا کہ برطانوی فوجوں کے کئی اہم دستے وسط مشرق سے ہٹا کر ہندوستان بھیجے گئے تھے۔ کیونکہ اس سے کچھ عرصہ پیشتر ہندوستان پر حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا اور جو فوجیں ہندوستان سے وسط مشرق کیطرف روانہ ہونے والی تھیں وہ اسی جگہ روک لی گئیں۔ گورنمنٹ نے گذشتہ دو برسوں میں وسط مشرق کو فوج اور سامان جنگ بھیجنے میں انتہائی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ساڑھے نو (۹½) لاکھ سے زیادہ سپاہی، ساڑھے چار ہزار ٹینک، چھ ہزار ہوائی جہاز، قریباً پانچ ہزار توپیں، پچاس ہزار مشین گنیں اور ایک لاکھ سے زیادہ فوجی لاریاں بھیجی گئیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اتحادی فوجوں کو اس محاذ پر زبردست تازہ کمک پہنچ رہی ہے۔ نوآبادیات کی طرف سے امداد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نیوزی لینڈ (واقع بحرالکاہل) کی حکومت نے اپنے ملک کا شدید خطرہ نظرانداز کرتے ہوئے ایک کمل ڈویژن لیبیا بھیجدیا جو اس وقت مصر میں جرمنوں کا راستہ روکے ہوئے ہے۔

عام جنگی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میرا یہ کبھی خیال نہیں ہوا کہ یہ جنگ مختصر ہو گی بلکہ شروع سے میرا خیال یہی رہا ہے کہ یہ جنگ طویل ہو گی۔ پریزیڈنٹ روزولٹ سے میری پچھلی ملاقات کے بعد جرمنی کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ دوسری طرف اتحادی اقوام کا مستقبل بھی اچھا ہو گیا ہے۔ روس حملہ آور دشمن کی سخت مزاحمت کر رہا ہے۔ ہماری طرف سے اس کی امداد کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ بہت سے ٹینک اور ہوائی جہاز بھیجے جا چکے ہیں۔ روس اور اتحادی اقوام جنگ جاری رکھیں گی اور مستقل مزاجی سے لڑتی رہیں گی۔ نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو وہ مر جائیں گی یا فتح حاصل کریں گی۔

ہندوستان کی دفاعی قوت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب سے برطانیہ کا اس ملک سے تعلق ہوا ہے وہاں کبھی اتنی فوج جمع نہیں ہوئی جتنی اس وقت جنرل ویول کے ماتحت موجود ہے۔ لنکا میں بحری ہوائی اور بری فوجیں ملک کی حفاظت کر رہی ہیں۔ (انتہیٰ)

مصری محاذ آج کل مصری محاذ پر جنگ پوری شدت سے لڑی جا رہی ہے۔ سو میل لمبے اور ۴۰ سے ۸۲ میل چوڑے محاذ پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ دشمن کی پیشقدمی نسبتاً

کمزور پڑ گئی ہے۔ مرسامطروح برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اسکندریہ اور نہر سویز کے لئے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اسکندریہ مصر کے شمال میں مشرقی بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر برطانیہ کا بہت بڑا بحری اور ہوائی طاس ہے جہاں گودیوں کے علاوہ جہازوں کی مرمت کا انتظام بھی ہے۔ اگر یہ برطانیہ کے ہاتھ سے نکل گیا تو بحیرہ روم کے برطانوی بیڑے کو مشکلات پیش آئیں گی۔ کہا جاتا ہے کہ ایسی حالت میں مصر کی دوسری بندرگاہ پورٹ سعید اور فلسطین شام وغیرہ کی بندرگاہوں کو استعمال کیا جائے گا۔ گو وہاں اسکندریہ جیسی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔

اسی طرح نہر سویز کی اہمیت بھی ناظرین سے مخفی نہیں ہے۔ اتحادی فوجوں کو کمک زیادہ تر اسی راستے پہنچ رہی ہے۔ اس لئے دشمن انتہائی کوشش کریگا کہ اتحادیوں پر یہ راستہ بند کردے تاکہ وسط مشرق کی اتحادی فوجیں بیرونی امداد سے محروم ہو جائیں۔ مصر اور روس کا کچھ حال معاصر پرتاپ کے الفاظ میں سنئے! معاصر ان محاذوں کے تازہ حالات پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

"جوں جوں جرمن اسکندریہ کے نزدیک آ رہے ہیں۔ جنرل آکنلیک (انگریز) کی مزاحمت سخت ہو رہی ہے۔ جرمن فوجوں کی پیشقدمی اب وہ رفتار نہیں جو آج سے چند دن پہلے تھی۔ گذشتہ چار دن سے جنرل رومیل (جرمن) العلمین کے دروازوں پر سر ٹکرا رہے ہیں۔ لیکن اتحادی فوجیں آگے بڑھنے نہیں دیتیں۔ یہ نہایت حوصلہ افزا اطلاع ہے۔ خاصکر اس لئے کہ سمجھا جاتا تھا کہ اسکندریہ سے پہلے جنرل رومیل کو روکنا نہایت مشکل ہے اگر گذشتہ تمام نقصانات کے باوجود جنرل آکنلیک کسی جگہ بھی جرمنوں کو اس قدر پریشان کر سکتے ہیں تو ماننا پڑیگا کہ مزید کمک موصول ہونے پر وہ جرمنوں کو پسپا بھی کر سکتے ہیں۔ دراصل انہوں نے العلمین کے علاقہ میں جرمنوں کو پسپا کیا بھی لیکن اس عارضی پسپائی کو زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی۔ پھر سے جرمنوں نے آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔

برطانوی فوجوں کو نمایاں کمک پہنچ گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ نیوزی لینڈ اور امریکہ کی فوجیں اس وقت جرمنوں کے مدمقابل ہیں۔ آس پاس کے علاقوں سے بھی تازہ دم دستے بھیجے جا رہے ہیں۔ حالات کی نزاکت کا تقاضا ہے کہ جس قدر ہو سکے امداد بھیجی جائے۔ اسکندریہ کو خطرہ زبردست ہے اور ہر حالت میں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ برطانوی بیڑے کے پاس مشرقی روم ساگر (بحیرہ روم) میں اس قدر محفوظ طاس اور کوئی نہیں۔ اور اگر یہاں سے اسے نکلنا پڑ گیا تو اسے سخت دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ شام اور فلسطین میں چند ایک بحری طاس ہیں۔ لیکن اس قدر مستحکم کوئی نہیں اور جرمن مصر عبور کر کے ان دونوں علاقوں میں گھسنے سے گریز نہ کریں گے۔ لہذا لازمی ہے کہ اسکندریہ کی خاطر ہر قربانی کی جائے۔

سیبٹاپول کے بعد جرمنوں کا دعویٰ کہ انہوں نے سیبٹاپول پر قبضہ کر لیا ہے۔ ابھی غیر مصدقہ ہے۔ حسب معمول انہوں نے روسیوں کے مورچے توڑتے ہی اعلان کر دیا کہ شہر بھی ان کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ روسی ہائی کمانڈ نے یہ تو اعتراف کر لیا ہے کہ جرمن شہر میں گھس گئے ہیں مگر یہ کہا ہے کہ زبردست دست بدست جنگ شروع ہے۔ تاہم سیبٹاپول کو ختم ہی سمجھنا چاہئے۔ ۵ جرمنوں کے مقابلہ میں ایک روسی لڑ رہا ہے۔ اول پھر ہوائی فوقیت اور گولہ باری کی برتری جرمنوں کی ہے۔ ان حالات میں یہ روسیوں کی ہی شجاعت تھی کہ ایک ماہ تک اس شہر پر ڈٹے رہے ہیں۔ سیبٹاپول چاروں طرف سے محصور ہو چکا تھا۔ پانچ لاکھ جرمن حملہ کر رہے تھے۔ روس دس ہزار بموں سے زیادہ روزانہ بارش ہو رہی تھی لیکن آخری دنوں میں یہ بارش مسلسل ۲۴ گھنٹے ہونے لگی۔ حتیٰ کہ ہوائی حملوں کے الارم تک بند ہو گئے سارے کریمیا سے جرمن ہوائی جہاز اُڑ کر حملہ کر رہے تھے۔ اور اس کے مقابلہ میں روسیوں کے پاس صرف ایک ہوائی اڈہ تھا۔ کمک صرف بحری راستے سے آ سکتی تھی۔ اور وہ بھی ایسی جس پر چاروں طرف سے جرمن طیارے تباہ کن بمباری کر سکتے تھے۔ باوجود اس کے روسی ڈٹے رہے اور ایک لاکھ کے قریب جرمنوں کی قربانی کی۔ تب جا کر کہیں سیبٹاپول خالی کیا۔

سیبٹاپول کا نقصان معمولی نہیں۔ کریمیا میں روسیوں کا یہ سب سے بڑا بحری طاس تھا لیکن یہ روسیوں کے لئے مہلک نہیں۔ سیبٹاپول سے ہٹ کر روسی بیڑا نوو روسسک میں آ گیا ہے۔ اس کے علاوہ روسیوں نے بحیرہ اسود کے کاکیشین ساحل پر ٹواپسے۔ سوکھم۔ اینیکلیا اور باطوم کی بندرگاہوں کو خوب مسلح کیا ہوا ہے سیبٹاپول کی بحری اہمیت آج سے چار ماہ پہلے ختم ہو گئی تھی۔ جب جرمن کریمیا پر قابض ہو چکے تھے۔ اس دن سے سوویٹ ہائی کمانڈ اس کے نقصان کے لئے تیار تھا۔ اور کیا تعجب ہے کہ نازک حالت کے پیش نظر نئے بحری طاس تیار کر لئے ہوں۔" (پرتاپ لاہور ۴ جولائی ۱۹۴۲ء)

ملے ماسکو کے اعلان مورخہ ۳ جولائی میں بتایا گیا ہے کہ ہماری فوجوں نے آٹھ ماہ کی مزاحمت کے بعد سیبٹاپول خالی کر دیا۔ اس حال میں کہ تمام شہر کھنڈرات کا ڈھیر بن چکا ہے کوئی مکان یا کارخانہ سلامت نہیں۔

(كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ) - اہلحدیث

اہلحدیث | تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ روس میں کرسک اور خارکوف کے درمیان ۱۵۰ میل کے محاذ پر شدید جنگ ہو رہی ہے جس میں

تصانیف مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

شہادت القرآن قرآن اور حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعوے (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ مرزائیوں نے آج تک اس کا جواب نہیں دیا۔ حیات مسیح کے ثبوت میں یہ بڑی بے نظیر کتاب ہے۔ حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۱۲/ مکمل ۱۲/

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح کی قبر پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

تفسیر واضح البیان کہنے کو تو (دو دو) یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ تقطیع کے ۴۸۸ صفحات بلکہ کھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت بے جلد ۳/ مجلد ۴/

تفسیر سورہ کہف یہ آپ نے اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں لکھی ہے۔ مسئلہ شریعت، طریقت، حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ اور بھی اہم مسائل تصوف کو حل کیا ہے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/

سیرت محمدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری نہایت دلچسپ طرز پر تحریر فرمائی ہے۔ جس سے بچے، بوڑھے سب قسم کے لوگ لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ۲/

ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

(بقیہ صفحہ ... پر دیکھیں)

حلاوۃ الایمان بتلاوۃ القرآن

میں قرآن مجید کی فضیلت، تلاوت کا ثواب، قرأ قرآن - برکات قرآن - فن تجوید - ادائگی حروف آیات رحمت و عذاب - سجدہ تلاوت کے اذکار کے متعلق اپنی مخصوص طرز نگارش میں تحریر فرمایا ہے - کتاب جامع اور قابلدید ہے - قیمت ۸ر

انارۃ المصابیح لادا صلوٰۃ التراویح

نماز تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں۔ علماء احناف کی طرف سے اس کی تردید کی جاتی ہے۔ اس تالیف میں بیس رکعت والی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہوئے چند علماء احناف و دیگر ائمہ کرام کے اقوال کو اپنی تائید میں پیش کرکے آٹھ رکعت کا مسنون ہونا ثابت کیا ہے - قیمت ۲ر

صدائے حق

اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات ان کے دعاوی و عقائد بیان کرکے ان کی معقول تردید کی ہے - قیمت صرف ار

رسائل ثلاثہ

یعنی امام زماں و مہدی منتظر و مجدد دوراں کے متعلق آج تک اردو زبان میں اس انداز تحقیق سے ان مسائل پر کوئی کتاب مفصل نہیں لکھی گئی مولانا صاحب نے یہ کتاب لکھ کر ان مسائل کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے - نیز مرزا نے قادیان کے اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیا گیا ہے - قیمت ۸ر

قرۃ العینین بسرۃ العیدین

عیدین کے مسائل فقہیہ و حدیثیہ اور ان کے اسرار و حکم میں بے نظیر رسالہ ہے - یہ ایک نئی تصنیف ہے جو آج تک آپ کے مطالعہ سے نہیں گزری ہوگی - قیمت ۴ر

برائے جنازہ بر غائب - نماز جنازہ غائبانہ ...

...حیت اور مخالفین کے اعتراضات کا بھی معقول جواب دیا گیا ہے - قیمت ۲ر

نماز تہجد

جس میں نماز تہجد کی فضیلت ادا کرنے کا طریقہ - تعداد رکعات وتر دعائیں وغیرہ کا مفصل بیان ہے - قیمت ار

فضائل شعبان

ماہ شعبان کے فضائل اور شب برات کے احکام کا بیان ہے - قیمت ایک آنہ ار

کشف حقیقت

مولانا سیالکوٹی نے مولوی غلام رسول صاحب مرزائی کے ٹریکٹ کا جواب دیا ہے - قیمت ار

ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو - انگریزی - ہندی - گورمکھی - لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ - رنگدار، سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ - اشتہار - رسیدیں - دعوتی خطوط - لیٹر فارم - رجسٹر او ر لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لاویں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کرلیں -

پتہ - مینیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

ذکری

از مولانا ابو الکلام آزاد - اس رسالہ میں موصوف کے دو مضمون تذکار مقدس اور افسانہ ہجر و وصال مرتب کئے گئے ہیں جو پہلے آپ کے رسالہ البلاغ میں شائع ہو چکے ہیں تذکار مقدس میں آنحضرت صلعم کی ولادت، بعثت، روحانی تربیت اور عرب کی حالت قبل بعثت وغیرہ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے - افسانہ ہجر و وصال میں قوم کی بے حسی اور جمود پر ... صراط مستقیم پر چلنے کی دعوت دی گئی ہے - قابل دید ہے - قیمت ۶ر

بھلائی اسی میں ہے کہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے - جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں - جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں صحت میں جینے تنگ ہو جاتے ہیں ... علاج پر اکتفا نہیں ہوتا - بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہے - اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ممیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوائیے جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا - ہر نمونہ استعمال کرلینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائینگی پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے - ۔ اندازاً چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے - قیمت قسم اعلیٰ سفید پسے موتیوں و ممیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ - قیمت اوسط بطور ممیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ - قسم خاص سیاہ ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ - تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں -

پتہ :- ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان نیوفاطمیہ سنبھلی دروازہ ...

سیرت سید احمد شہید رائے بریلوی

یہ ایک نئی تصنیف ہے - قابلدید ہے - قیمت ۲ر

نوٹ :- محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا -

پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۲۹



مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گڑھ بھائی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عللہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۶ ؎

عام خریداران سے ۵ ؎

" " ششماہی ۳ ؎

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر — ۲ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ اخبار اہلحدیث

(مرقومہ مولوی محمد شفیع صاحب ٹیچر اسلامیہ مڈل سکول لاہور)

تری قدر و فضیلت کیا ہے اس کو کوئی کیا سمجھے
وہی سمجھے جو ہو توحید اور سنت کا شیدائی

ترا ہر حرف ہے تسکین جان و مایۂ راحت
ترا ہر ورق دیدہ زیب و پُر تنویر ...

جہالت کفر اور بدعت ترقی پر تھے جو کل تک
ترے زور کتابت سے ہوئی آ...

نہیں کچھ شک کہ تو ہر ایک کی ہے آنکھ کا تارا
کوئی ہندو ہو یا سکھ ہو...

تجھے شکوہ ہے اور سچ ہے فزوں تر ہو تری رونق
خیال دستگیری گر...



انتخاب الاخبار

(۲۰ جولائی تک)

مولوی عبد اللہ ثانی کے مقدمہ میں ملزمین نے ہائیکورٹ میں انتقال مقدمہ کی درخواست کی تھی۔ جو منظور ہو گئی۔ ہائی کورٹ نے امرتسر کے ڈپٹی کمشنر کو اُس کے حسب منشا انتقال مقدمہ کا اختیار دیدیا ہے۔ (آیندہ لکھا جائیگا کہ کس حاکم کے سپرد ہوا ہے)

——— پنجاب گورنمنٹ اور پنجاب بیوپار منڈل میں بکری ٹیکس کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے اس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ۱۲۵ کا ٹیکس بالکل معاف کر دیا گیا ہے۔ حاصل شدہ رقم اگر بیوپاری واپس لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں ورنہ آیندہ تشخیص کے موقع پر جو ٹیکس ہوگی یہ رقم ان کو مجرا دی جائے گی۔

——— کلکتہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۷ جولائی کی درمیانی رات کو بردوان ریلوے اسٹیشن پر دو ریل گاڑیوں میں ٹکر ہو گئی۔ جس سے ۳ اشخاص ہلاک اور ۱۰ مجروح ہو گئے۔

——— چینی سفیر مقیم لندن نے جنگ میں چین کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برما کو ضرور جاپان سے واپس لینا چاہیئے۔ تاکہ چین کو اتحادیوں کی طرف سے موثر امداد مل سکے۔ اس کے بعد ہندوستان، آسٹریلیا اور روس تینوں جاپانی حملہ سے بڑی حد تک محفوظ ہو جائیں گے۔

——— قاہرہ کی اطلاع مجریہ ۱۲ جولائی مظہر ہے کہ الالامین کے مغرب میں پانچ میل تک ہماری فوج پیشقدمی کر چکی ہے اور محوری فوج پیچھے ہٹ گئی ہے۔ اس وقت تک ۲ ہزار محوری گرفتار ہو چکے ہیں۔ بہت سی توپیں فوجی لاریاں ہمارے ہاتھ لگی ہیں۔ ایسے جنگ اور ہوائی جنگ بھی زوروں

——— لندن میں ۱۲ جولائی کو روس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس وقت دریائے ڈان کے دونوں کناروں پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ اور روسی فوج شہر وورو نیز کو بچانے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ جو جرمن دستے دریائے ڈان کو پار کر چکے ہیں روسی ان کا صفایا کر رہے ہیں۔ اس علاقہ میں دیہات پر کبھی جرمنوں کا قبضہ ہو جاتا ہے اور کبھی روسیوں کا۔ روسیوں کے جوابی حملوں کی وجہ سے

پڑتال رجسٹر

سے معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ جون میں ختم ہو چکی ہے مگر دفتر کی غلطی سے ان کو اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے اب انکی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر ممنون فرمائیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

نوٹ: انکی کمر یاد دہانی یا وی پی کا انتظار نہ فرمائیے

۷۹۷۳ - ۹۲۴۶ - ۱۱۱۳۵ - ۱۱۱۸۷

۱۱۲۷۴ - ۱۱۶۳۸ - ۱۲۶۸۵ - ۱۲۷۴۲

۱۲۷۸۴ - ۱۲۸۵۹

گرانی اشیاء خوردنی اور استعمالی چیزوں کی گرانی حد سے بڑھ گئی ہے۔ غریب طبقہ کی جان ضیق میں آگئی ہے۔ اگر حکومت نے جلد توجہ نہ فرمائی تو خوفناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

جرمنوں کو خندقیں کھودنے کا موقع نہیں ملتا روسی فوج چپہ چپہ زمین کے لئے بڑی بہادری سے لڑ رہی ہے۔

——— لندن کی اطلاع ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہاز جزیرہ مالٹا پر مسلسل ہوائی حملے کر رہے ہیں۔ تاکہ جرنل رومیل کو جو امداد بھیجی جا رہی ہے

وہ صحیح سلامت مصری محاذ پر پہنچ سکے۔

——— چنگنگ (چین) کے امریکن ہیڈ کوارٹر سے اعلان شائع ہوا ہے کہ صوبہ کیانگسی میں دشمن پر دو جگہ حملہ کیا گیا جسکے نتیجہ میں دشمن لنچوان کی طرف بھاگ گیا۔ یہ مقام کیانگسی کے صدر مقام نانچنگ کے مشرق میں واقع ہے۔ اس علاقہ میں چینیوں نے چار مقامات دشمن سے چھین لئے ہیں۔

——— انقرہ (ترکی) کے ایک اعلان مجریہ ۸ جولائی سے معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ ترکی کے وزیر اعظم ڈاکٹر رفیق سیدام حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے۔ مرحوم کی عمر ۵۶ سال تھی۔ آپ ۱۹۳۸ء تک ترکی کے وزیر خارجہ رہے بعد ازاں وزیر اعظم بن گئے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مرحوم کی جگہ ڈاکٹر سراج اوغلو (وزیر خارجہ) وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔

——— لاہور کی مقامی پولیس نے زیر دفعہ ۸۱ قانون دفاع ہند متعدد دوکانداروں کا چالان کیا ہے۔ جنہوں نے سرکار کے مقرر کردہ نرخوں پر کھانڈ یا گندم فروخت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

——— سٹاک ہالم کی اطلاع ہے کہ مقبوضہ یورپ میں اب تک نازی دس لاکھ یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں۔ یہ تعداد یورپ میں کل یہودیوں کا چھٹا حصہ ہے۔ دس لاکھ مقتولین میں سے سات لاکھ صرف پولینڈ میں مارے گئے۔

——— جرمنی اور اٹلی کے پاس اتحادیوں کے دو لاکھ جنگی قیدی ہیں۔ ان کے لئے کھانے کی چیزوں کے جو پارسل روانہ کئے جاتے ہیں ان پر روزانہ بیس ہزار پونڈ خرچ ہوتا ہے۔

——— نئی دہلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستان میں اس وقت گندم کا جو ذخیرہ موجود ہے وہ کم از کم اڑھائی سال کے لئے کافی ہے۔



خلافت علیؓ اور شیعہ

بجواب اخبار شیعہ لاہور

عرصہ سے یہ بحث مسلمانوں میں چلی آرہی ہے۔ خاصکر "اہلحدیث" اور اخبار "شیعہ" میں مدت سے یہ مذاکرہ جاری ہے۔ آج ہم جس مضمون پر توجہ کرتے ہیں وہ ۲۲ جون کے اخبار شیعہ لاہور میں خلافت النبیہ کے عنوان سے شائع شدہ ملتا ہے۔ جس کے لکھنے والے کوئی مولانا کاظم حسین صاحب دہلوی ہیں۔ آپ نے اس مضمون میں حدیث من کنت مولاہ پر بحث کی ہے۔ بہت سی کتابوں سے مفید اور غیر مفید حوالے نقل کئے ہیں جنکے جوابات اہل سنت خصوصاً اہل حدیث کی طرف سے بارہا دئیے گئے ہیں۔ آج ہم نفس حدیث کے مضمون کو ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ حدیث کے پورے الفاظ یہ ہیں:-

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

یعنی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں جس کا مولا ہوں علی رضہ بھی اس کا مولا ہے۔

شیعہ گروہ کہتا ہے کہ مولا کے معنی حاکم کے ہیں اور حاکم سے مراد خلیفہ ہے۔ اس کے خلاف سُنی گروہ کہتا ہے کہ مولا کے معنی محبوب کے ہیں۔ دوسری روایات سے قطع نظر کر کے صرف اسی روایت کے لفظوں پر غور کریں تو فیصلہ آسان ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حدیث من کنت مولاہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے جس کا ظرف زمان دراصل زمانہ حال ہوتا ہے۔ اس اصول سے اس حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ عین بوقت تکلم جبکہ زبان رسالت مآب سے یہ فقرہ نکلا دونوں کی ذات بوصف مولائیت موصوف تھی۔ پس اس اصول سے مولا کے معنی محبوب کے تو صحیح ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کی محبوبیت زمانہ واحد میں جمع ہوسکتی تھی بلکہ واقعہ میں جمع ہوگئی تھی۔ لیکن مولا بمعنی خلیفہ زمانہ تکلم میں متحقق نہیں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ خلیفہ کے معنی میں بعدیت لازمی امر ہے۔ یعنی خلیفہ اس شخص کی زندگی میں جس کا وہ قائمقام ہو خلیفہ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ اس کے بعد اس کو خلافت کا وصف حاصل ہوتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت جناب علی رضہ کو آنحضرتؐ کی زندگی میں خلافت کا منصب بالفعل حاصل نہ تھا بلکہ بعد وفات حاصل ہوا۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ کوئی اپنی خوش اعتقادی سے اس وقت بھی انکو خلیفہ سمجھے۔ سو یہ بات ایسی ہی ہے کہ کسی مولوی کے لڑکے کو شیرخواری یا نابالغی کی حالت میں مولوی کہا جائے۔ جبکہ وہ حقیقۃً مولوی نہ ہو۔ پس حدیث مذکور کے معنی بلحاظ جملہ اسمیہ وہی صحیح ہیں جو اہل سنت بتلاتے ہیں۔ کیونکہ روایت مذکورہ کے متصل ہی جو الفاظ آئے ہیں اُن سے بھی انہی معنی کی تائید ہوتی ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:-

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

اے خدا! (چونکہ یہ اصول تیرے نزدیک بھی صحیح ہے کہ میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کا محبوب ہے اس لئے) جو شخص علی سے محبت رکھے تو بھی اُس سے محبت رکھ اور جو اُس سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ۔

چنانچہ یہ دعائیہ جملہ فرقہ حقہ اہل سنت کی تشریح کی تائید کرتا ہے۔ پس ہماری بھی دعا ہے کہ اے خدا! ہمیں بھی محبان علی میں زندہ رکھ انہیں میں ماریو اور انہیں میں اٹھائیو۔ انہی معنی میں کسی اہل دل نے کیا خوب کہا ہے:

زاہد! تیری نماز کو میرا سلام ہے
بے حبِ اہل بیت عبادت حرام ہے

مختصر یہ ہے کہ حدیث موصوف مولائیت رسالت اور مولائیت علی ایک زمانے میں دکھاتی ہے۔ اور یہ اسی صورت میں صحیح ہوسکتا ہے جبکہ مولا کے معنے محبوب کے ہوں۔ مولا سے مراد خلافت لینے کی صورت میں وحدت زمانہ نہیں رہ سکتی۔

کوئی ہے؟ جو ہماری اس دلیل کو علمی قاعدے سے رد کر سکے۔

خلافت محمدیہ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے انکے مؤمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۶؍ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ

خلیفہ صاحب قادیان عرصہ سے اپنے رؤیا اور الہام وغیرہ شائع کر رہے ہیں کہ اس جنگ میں آخرکار انگریزوں کی فتح ہوگی۔ ۲۸ مارچ سنہ کے الفضل میں خلیفہ صاحب کی طرف سے ہدایت شائع ہوئی تھی کہ ۳ اپریل کو روزہ رکھو اور ۴۔ اپریل بعد جمعہ انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کرو۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر دعویٰ کیا کہ انگلستان کی حفاظت کا کام خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ (الفضل ۱۱۔ اپریل سنہ)

ان حالات کے ماتحت یقین کیا جاتا تھا کہ انگریزوں کو ضرور فتح حاصل ہوگی۔ مگر لیبیا (شمالی افریقہ) میں طبرق کی حالت دگرگوں دیکھ کر خلیفہ قادیان کے بھی تیور بدل گئے۔ چنانچہ ۳ جولائی سن رواں کے الفضل میں خلیفہ صاحب کا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے ستمبر سنہ کے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"میں نے رات کو رؤیا میں دیکھا کہ گویا میں مصر میں ہوں۔ اور لیبیا کے محاذ پر دشمن کی فوجوں اور انگریزی فوجوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ اس وقت لڑائی کا میدان مجھے اس شکل میں دکھایا گیا کہ گویا انگریزی علاقہ ایک ہال کی طرح ہے۔ اس ہال میں ایک طرف سے سیڑھیاں اترتی ہیں۔ چوڑی چوڑی سیڑھیاں کچھ دور تک سیدھی جا کر پھر ایک طرف کو مڑ جاتی ہیں۔ گویا وہ اس ہال میں آنے کا راستہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ انگریزی فوج دشمن کے دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹتی ہے۔ وہ بڑی بہادری سے لڑتی ہے۔ مگر دشمن کا زور اتنا زیادہ ہے کہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ×× میں نے یہ رؤیا سنہ کے جلسہ پر بھی بیس پچیس ہزار لوگ کے مجمع میں سنایا تھا اور غالباً جلسہ کی رُوداد میں شائع بھی ہو چکا ہے۔" (الفضل قادیان ۳ جولائی سنہ ص اول)

اہلحدیث | نکتہ بعد الوقوع کے اصول سے یہ خواب بر محل بنایا گیا ہے۔ "بنایا گیا" ہم نے اس لئے کہا ہے کہ خلیفہ صاحب نے ۱۹۴۰ء کے جلسہ قادیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں بھی یہ خواب ہزاروں کے مجمع میں سنایا گیا۔ اس کے علاوہ یہ خواب غالباً سنہ کے جلسہ کی روئداد میں بھی شائع ہوا ہے۔ سو تلاش کرنے پر معلوم ہوا کہ اس جلسہ کی روئداد الفضل ۳۱ دسمبر سنہ میں اور خلیفہ صاحب کی تقریر یکم جنوری سنہ کے الفضل میں چھپی ہے۔ ان ہر دو پرچوں میں نہ تو مصر لیبیا وغیرہ کی جنگ کا ذکر ہے نہ ہی مذکورہ خواب کا۔ البتہ الفضل یکم جنوری سنہ میں خلیفہ صاحب کے ایک اور خواب کا ذکر (بعنوان) سیر روحانی مندرج ہے۔ اس میں بھی اس خواب کے متعلق کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔ اب معاصر "الفضل" کا فرض ہے کہ وہ ہمیں اس پرچے کا پتہ بتائے۔ جس میں خلیفہ صاحب کا یہ خواب شائع ہوا ہے۔ ورنہ ہمارا یہ جملہ نکتہ بعد الوقوع تسلیم کرے اور اس تسلیم سے نہ گھبرائے۔ کیونکہ اس قسم کی مثالیں قادیانی لٹریچر میں بکثرت ملتی ہیں۔ جن میں حکایات تو ہوتی ہیں مگر مکی عنہ نہیں ہوتا۔ مثال کیلئے یہ فقرہ ملاحظہ کیجئے:

"تفسیر ثنائی میں لکھا ہے ابوہریرہ ناقص الفہم تھا۔" (براہین احمدیہ)

معاصر پیغام صلح | بھی ہمارے اس دعویٰ (نکتہ بعد الوقوع) کی تائید کرتا ہوا جولائی کی اشاعت میں یوں رقمطراز ہے:۔

"یہ خوابیں اور پیشگوئیاں بھی عجیب ہیں کہ واقعہ جب ہو چکتا ہے تو اس کے بعد خواب اور پیشگوئی شائع ہوتی ہے۔ یہ تو محض عوام کی ذہنیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے روحانیت نہیں۔"

(پیغام صلح ۸ جولائی سنہ ص ۔ جلد ۵ ص ۲۳۴)

دوسرا رُخ | خلیفہ صاحب الفضل کے اسی پرچے میں پینترا بدلتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"اگر میں اور جماعت احمدیہ دعا کریں تو انگریزوں کو کامیابی ہو سکتی ہے۔"

(الفضل ۳ جولائی ص)

کیوں صاحب! پہلے تو کہا انگلستان کی حفاظت کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ آپ نے اپنے مریدوں کو تاکید حکم دیا کہ روزہ رکھ کر نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں انگریزوں کے لئے دعا کرو۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کے بعد انگریزوں کو کامیابی حاصل ہوتی۔ مگر ہوا کیا؟ وہی جس کا سب کو علم ہے۔

آگے چل کر ایک اور پینترا بدل کر خلیفہ صاحب کہتے ہیں:۔

"میں نے متواتر انگریزوں کو توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ سچے دل سے ہماری طرف دعا کے لئے متوجہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور کر دیگا۔ مگر افسوس کہ اپنی مادی ترقیات کی وجہ سے ان کو یہ تحریک نہیں ہوتی کہ ہمیں دعا کیلئے کہیں ×× مگر بعض شخصوں نے یہ رائے دی ہے کہ اس سے مخالف قوموں میں انگریزوں کے متعلق بدظنی پیدا ہو جائیگی حالانکہ انگریزی قوم اس وقت ایسے

معاملہ میں یہ ہے کہ ہو رہی ہے کہ ایسی بدظنیوں کی اس کو کوئی پرواہ نہ کرنی چاہئیے۔ اب کیا مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے متعلق بدظنی نہیں پائی جاتی۔ ہر قوم اس پر یہ الزام لگاتی ہے کہ وہ ہر موقعہ پر دوسری سے مل جاتی ہے۔ اور فساد پیدا کر دیتی ہے۔ کانگریس کو یہ شکایت ہے کہ وہ مسلم لیگ سے مل کر ہندو مسلم اتحاد نہیں ہونے دیتی۔ مسلم لیگ کہتی ہے کہ وہ کانگریس سے مل کر مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھ رہی ہے سوشلسٹ کہتے ہیں کہ وہ مالداروں کے ہاتھ میں ہے۔ اور کیپٹلسٹ شور مچاتے ہیں کہ وہ برطانی کیپٹلسٹوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہمیں نقصان پہنچاتی ہے۔ غرضیکہ کوئی ایک قوم بھی نہیں جو موجودہ حکومت پر خوش ہو۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان قوموں میں بدظنی پیدا ہو جانے کے ڈر سے دعا کرانے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور اللہ تعالےٰ سے مدد نہ چاہتی ہوئی اپنی مشکلات کو لمبا کرتی جائے۔

(الفضل ۳ - جولائی ۱۹۴۲ء صہ)

ناظرین! ملاحظہ فرمائیں کہیں مریدوں کو بتاکید دعا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ کہیں انگلستان کی حفاظت اپنے ذمے لی جاتی ہے مگر جب دیکھتے ہیں کہ میری دعاؤں کا اثر ویسا ہی ہے جو استاد مومن خان نے کہا ہے

آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

تو یہ شرط لگا دی کہ انگریز مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ اور درخواست نہ کرنے کی صورت میں چند غیر ضروری واقعات بھی پیش کر دیئے۔ اس کے باوجود اصل مقصد میں ہم خلیفہ قادیان کی تائید کرتے ہیں کہ انگریزی حکومت ان سے دعا کی درخواست کرے کیونکہ آپ ایسے باپ کے بیٹے ہیں۔ جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ جس کی ایک ہی مثال پیش کرنا کافی ہے۔ جناب ممدوح نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا شائع کی تھی جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:-

الٰہی مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ ہم دونوں میں سے تیرے نزدیک جو جھوٹا ہے اسکو سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے۔

یہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ سب نے اسکی قبولیت کا نظارہ دیکھا کہ حسب دعا مرزا صاحب بزبان اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض سچا آج تک زندہ ہے۔ کسی مومن یا کافر کو اس میں شک کرنے کی گنجائش نہ رہی۔ خلیفہ صاحب بھی اسی باپ کے بیٹے ہیں۔ اسی لئے ان کی بھی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شبہ نہ کرنا چاہئیے کیا ہی سچ ہے ؎

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ناظرین کرام! قادیانی بھول بھلیاں ملاحظہ کیجئے۔ بڑے میاں بزرگوار مرزا صاحب تو لکھتے تھے انا حرز للبرطانیہ (نور الحق صہ ۳۲) (میں حکومت برطانیہ کے لئے تعویذ ہوں)۔

بقول ابن الفقیہ نصف الفقیہ خلیفہ جی نے بحیثیت ذمہ داری خلافت انگلستان کی حفاظت کا ذمہ لیا اور مریدوں کو روزہ رکھ کر جمعہ پڑھنے اور جمعہ میں برطانیہ کے لئے دعاء فتح مانگنے کا حکم دیا۔ اب اخیر میں کہہ دیا کہ حکومت برطانیہ ہم سے درخواست کرے کہ ہم اس کے لئے فتح کی دعا کریں تو فتح یقیناً ہوگی۔ چہ خوش!

کوئی ان مقدس لوگوں سے پوچھے کہ انگلستان کی حفاظت کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کرانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس کے متعلق دوسرے نمبر میں کچھ اور بھی لکھیں گے ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

سیرت المصطفےٰ ؐ ۵۰

(از مولنا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

مضمون سیرت المصطفےٰ ۲۱ فروری ۱۹۲۱ء سے شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ آج تک کبھی بتدریج اور کبھی وقفہ کے بعد شائع ہوتا رہا ہے۔ جس کی وجہ مولنا کی عدیم الفرصتی رہتی۔ الحمد للہ کہ آج کی قسط میں یہ مضمون ختم ہو رہا ہے۔ گویا یوں سمجھئے کہ سیرۃ المصطفےٰ کی پہلی جلد اختتام پذیر ہوتی ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ کا نام عبد العزیٰ رکھنے کا جواب مولنا شبلی نعمانی کی طرف سے درج ہوا ہے۔ چونکہ وہ جواب خود قابل جواب ہے اس لئے آج کی قسط میں پہلے اس کا جواب الجواب اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زہد۔ طریقہ عبادت اور اختتام جلد کا ذکر ہے۔ (مدیر)

مولنا شبلی مرحوم نے اس عبارت میں حضرت خدیجہ رضہ کو اسلام سے پہلے بت پرست قرار دیا ہے۔ افسوس کہ ہم اس ثقیل فتوے میں مولنا ممدوح سے موافقت نہیں کر سکتے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

(۱) اگر مولنا صاحب کے اس فتوے کی بنا واقعات پر ہے تو حوالہ و ثبوت درکار ہے لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا ذکر مولنا کے کلام میں بالکل نہیں ہے۔

(۲) اور اگر اس بنا پر ہے کہ ان ایام میں مکہ شریف میں بت پرستی عام طور پر شائع تھی تو یہ عموم کسی خاص شخص کی نسبت بت پرستی جیسا سنگین گناہ ثابت کرنے

کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ اُسی زمانہ میں قریشیوں ہی میں سے کئی افراد بت پرستی سے بیزار تھے۔ جیسا کہ قدرے تفصیل کے ساتھ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت خدیجہ بھی ان کی طرح خداپرست ہوں۔ پس حضرت خدیجہ رضہ کا نام لیکر (معاذاللہ) ان کو بت پرست کہنے کے لئے کسی خاص دلیل کی ضرورت ہے۔ جو نہیں ہے۔

(۳) حضرت خدیجہ رضہ اسلام سے پیشتر بھی طہارتِ نفس کی ہر خوبی سے آراستہ تھیں۔ اور بی بی طاہرہ کے پاک لقب سے یاد کی جاتی تھیں۔ عام طور پر فیاض و سخی تھیں۔ اُن کے مال سے فقرا و مساکین، اقارب وا جانب (اپنے اور بیگانے) مسافر و مہمان، مقروض و حاجت مند غرض سب لوگ برابر فائدہ اٹھاتے تھے۔ یہ تو سب کچھ منقول ہے۔ لیکن یہ کہیں بھی منقول نہیں کہ انہوں نے کبھی کسی بت پر نذر چڑھائی یا اُسے سجدہ کیا یا اس سے دعا کی۔

(۴) جب ان باتوں سے کچھ بھی ثابت نہیں تو اُن کے پاک دامن کو بُت پرستی جیسی نجاست سے آلودہ قرار دینا چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہے۔ خدائے جبار کے ہاں اپنی ذمہ داری کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور آیت وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (بنی اسرائیل پ۱۵) پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ؎

اے لوگو! زباں اپنی کو روکو

اگر مولٰنا مرحوم حضرت خدیجہ رضہ کو بُت پرست کہنے کی بجائے یوں لکھتے کہ زمانہ جاہلیت کا تھا عام طور پر توحید کے نشان مٹ چکے تھے اور بُتوں کی طرف اضافت کر کے نام رکھنے کا رواج عام ہو چکا تھا۔ اسی رواج عام کے ماتحت حضرت خدیجہ رضہ نے بھی لڑکے کا نام عبدالعزیٰ رکھ دیا ہوگا۔ تو اگرچہ یہ جواب بھی کمزور ہے۔ لیکن قبیح نہیں ہے۔ لیکن صاف الفاظ میں بت پرست قرار دینا تو بہت ہی قبیح ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

عزلت وگوشہ نشینی | آنحضرت صلعم انتہائی زاہد تھے۔ مال ومتاع اور تمتعاتِ دنیویہ سے آپ کو ہرگز محبت نہ تھی۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے عیسائی اپنی بہترین تصنیف "محمد عربی" میں سیرۃ کے واقعات میں زیر عنوان حضرت کی سادہ زندگی کا خاکہ میں فرماتے ہیں کہ :-

۱۔ "حضرت محمد آپ عرب کے حکمران تھے لیکن اُن کی فطرت میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے"

۲۔ دنیا کی شان وشوکت کا آپ کے گھر میں نشان تک نہ تھا۔ فقر و فاقہ کی زندگی اور سادگی آپ کو پسند تھی" (ص۱۷۱)

اسی طرح سر ولیم میور کی عبارت سابقاً گذر چکی ہے:-

"(حضرت) محمد کبھی بھی مال و دولت کے خواہشمند نہیں ہوئے۔ یا اپنی زندگی کے کسی زمانہ میں بھی اپنی ذات کی خاطر دولت کمانے کے پیچھے آپ نے سرگرمی کی ہو (یہ بھی کبھی نہیں ہوا) اگر آپ کو اپنی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا تو آپ اغلباً موجودہ زندگی کو تگ و دو اور تفکرات پر ترجیح دیتے" (لائف آف محمد ص۱۶ ج ۱)

۲۔ زہد کے معنے ہیں "بے رغبتی" زاہد دنیا کے مال اور اسبابِ تعیش سے بے رغبت ہوتا ہے۔ اور تھوڑا یا بہت، اچھا یا بُرا، جو کچھ بھی اور جیسا کچھ بھی اُسے میسر آ جائے خدا کا شکر کر کے اُس پر قناعت کرتا ہے۔

۳۔ جس شخص میں خدا تعالیٰ یہ صفت پیدا کرتا ہے۔ اس کے مناسب اُس کی رغبت خلوت وگوشہ نشینی میں لگا دیتا ہے۔ وہ اپنے اوقاتِ فرصت کو رائگاں نہیں گنواتا۔ بلکہ یادِ خدا میں صرف کرتا ہے۔ کیونکہ زہد کے ساتھ تجرد[1] (خلوت) اور تعبد ہی کو جوڑ ہے۔

۴۔ آنحضرت صلعم میں یہ تینوں اوصاف (زہد وتجرد وتعبد) بدرجہ اتم تھے[1] خدا کے علم میں جوں جوں عہدۂ نبوت کی تفویض کا زمانہ

---

[1] تجرد (تنہائی) ایک معنے کے رُو سے دو متضاد اصطلاح میں ہیں۔ تجرد کا ایک مفہوم یہ ہے کہ آدمی نکاح نہ کرے۔ اور تکسب سے بھی باز رہے اور بیوی بال بچوں کے تعلقات سے آزاد رہ کر مجردانہ زندگی گذارے۔ اور دنیاداری کے مشغولیات گناہوں سے بچا رہے۔ اسلام اس طرز زندگی کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اس میں امانت فطرت ضائع ہوتی ہے اور قوی انسانیہ جو قدرت کا گرانمایہ عطیہ ہیں ان کو بیکار کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام۔ یعنی اسلام میں رہبانیت یعنی ترک دنیا نہیں ہے۔ لیکن تجرد کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ آدمی اہل وعیال کے ہوتے اور لوگوں میں بود و باش رکھتے ہوئے بھی خدا کی طرف کشش غالب رہے۔ وہ قوی انسانیہ کو استعمال میں لاتے ہوئے پرہیزگاری کی زندگی بسر کرے۔ اور دنیوی تعلقات اُسے یادِ خدا سے غافل نہ کر سکیں بلکہ وہ دنیا کے فرائض مفوضہ کو نہایت راستبازی سے انجام دیتا ہوا عبادتِ خدا میں مشغول رہے۔ یا یوں سمجھئے کہ

دست در کار و دل بایار

کا مصداق ہو کر بظاہر دنیا میں شاغل اور بدل خدا سے واصل رہے۔ چنانچہ فرمایا رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ یعنی وہ مردانِ خدا جن کو تجارت اور بیع خدا کے ذکر اور نماز اور زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی نیز فرمایا۔ (باقی اگلے صفحہ (۵) پر دیکھیں)

قریب آتا جاتا تھا۔ قدرتی طور پر آپ کی طبعیت یعنی جذب الی اللہ کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ زاہد کو خلوت وتنہائی طبعًا پسند ہوتی ہے۔ اس لئے مکہ شریف سے باہر تین میل کے فاصلہ پر ذکر خدا کے لئے کوہِ حرا کی غار میں چلے جاتے تھے۔ متواتر کئی کئی روز تک وہاں رہتے اور جب زاد ختم ہو جاتا گھر پر تشریف لاتے اور مزید زاد لیکر پھر چلے جاتے۔

چونکہ زاہد کو مالِ دنیا سے رغبت نہیں ہوتی اس لئے ایثار وفیض رسانی اس کی طبع میں فوارہ کی طرح جوش مارتی ہے۔ جہاں موقع ملتا ہے پانی کی طرح بہہ پڑتی ہے۔ قیام حرا کے ایام میں ہر چند اس میں زاد بقدر کفایت وقلیل ہوتا تھا۔ لیکن طبعی فیاضی سے آپ کا دستِ کرم وہاں بھی کشادہ رہتا تھا۔ چنانچہ مساکین در اہگذر جو وہاں پر آ نکلتے آپ انکو کھانا کھلاتے۔ علامہ طبری رح فرماتے ہیں

رسول کریم صلعم حرا میں ہر سال میں ایک مہینہ تک گوشہ نشینی کرتے تھے۔ جو مسکین وہاں آجاتا آپ اُسے کھانا کھلاتے تھے[۳]

اس روایت کو ابن ہشام نے بھی نقل کیا ہے[۴]۔ صحیح بخاری میں اس خلوت کے متعلق حضرت عائشہ رض کے یہ الفاظ ہیں :-

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ[۵]

یعنی پھر آپ کے دل میں خلوت نشینی کی محبت ڈالی گئی۔

حُبِّبَ ماضی مجہول کا صیغہ اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ محبت قدرتی کشش سے تھی۔ بشری محرک و باعث کو اس میں دخل نہیں تھا۔ چنانچہ اسی کے مناسب حال کہا گیا ہے ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
مے بُرد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

علامہ قسطلانی رح اسکے متعلق مزید فوائد لکھتے ہیں

"(مجہول کا صیغہ) اس تنبیہ کے لئے ہے کہ یہ کشش کسی بشری باعث سے نہ تھی۔ اور یہ خلوت نشینی آپ کے دل میں اس لئے محبوب کی گئی کہ اس سے قلب کو فراغت اور خلقت سے انقطاع حاصل ہوتا ہے۔ تاکہ وحی الٰہی خالی مکان پاکر خوب پختہ طور پر جاگیر ہو۔ جیسے کہ شاعر نے کہا ہے کہ عشق ومحبت نے قلب کو فارغ پایا تو وہ اس میں متمکن وجاگیر ہو گیا" اور اس میں عزلت کی فضیلت بھی ہے۔ کیونکہ عزلت دل کو دنیا کے اشغال سے راحت دیکر اور فارغ کرکے خدا کے لئے قابض کر دیتی ہے۔ پس دل سے حکمت ودانائی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اور خلوت یہ ہے کہ انسان اپنے غیر سے بلکہ اپنے آپ سے بھی خالی ہوکر خدا کے ساتھ جوڑ لگالے۔ پس ایسے حال میں وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس کا قالب علوم غیب کی واردات کی گذرگاہ اور اس کا قلب اس کی قرارگاہ بن جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی یہ خلوت قربِ الٰہی کو حاصل کرنے کے لئے تھی۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ نبوت اکتسابی چیز ہے۔" (ارشاد الساری مطبوعہ مصر ج ۱ صفحہ ۶۱ ۱۲ منہ)

طریقہ عبادت اس امر کے بیان میں کہ غار حرا میں آنحضرت صلعم کس طریق پر عبادت کرتے تھے۔ شارحینِ حدیث نے مختلف قول نقل کئے ہیں۔

عرب کی آبادی عام طور پر ملّت ابراہیمی کے لوگوں پر مشتمل تھی۔ اور اس کے تین گروہ تھے۔ آلِ اسمٰعیل جو عام طور پر صنم پرست تھے۔ یہود جو حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا جانتے تھے۔ نصاریٰ جو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ماننے کے علاوہ توحید کی جگہ تثلیث کے قائل تھے۔ علاوہ بریں ان سب میں کئی قسم کی بدعات ورسوم جاہلیت جاری تھیں جن کو وہ دینی مراسم سمجھتے تھے۔ ان ہر سہ گروہوں میں سے کوئی بھی گروہ انبیاء علیہم السلام کے تعلیم کردہ طریق عبادت پر قائم نہیں تھا۔ اور خود آنحضرت ابھی تک وحی الٰہی سے مشرف نہیں ہوئے تھے تو پھر غارِ حرا میں آپ کس طریقہ پر عبادت کرتے تھے؟ اس کا جواب (اصل میں) تو خود آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے معلوم ہونا چاہئے یا اُس وقت کے واقفانِ حال سے معلوم ہونا چاہئے۔ لیکن افسوس اسنادِ حدیث ان ہر دو قسم جواب سے خاموش ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ رض میں یہ سوال پیدا نہیں ہوا

بقیہ حاشیہ صفحہ — یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ط یعنی اے مسلمانو! تمہارے مال اور اولاد تم کو خدا کے ذکر سے غافل نہ کر دیں؟۔ پس آنحضرت صلعم کے تجرد وعزلت اور گوشہ نشینی اور خلوت کی یہی صورت ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت خدیجہ کے مال سے فکرِ معیشت سے فارغ کر دیا تو آپ اپنے اوقات کو ضائع نہیں کرتے تھے بلکہ یادِ خدا میں صرف کرنے کو غارِ حرا میں چلے جاتے تھے۔ جیسا کہ متن میں مفصل مذکور ہوگا۔ انشاء اللہ۔ ۱۲ منہ

[۲] پچیس سال کی عمر میں آپ نے شادی کی۔ اس عمر تک آپ نے نہایت معصومیت وپاکدامنی سے برہمچرج کا زمانہ پورا کیا۔ پھر حضرت خدیجہ رض سے شادی کی۔ بعد فتح مکہ تک نہایت خوش اسلوبی سے خانہ داری کرکے انتظامی اور سیاسی امور کو عدل وانصاف سے سرانجام دیکر گرہستی زندگی گذاری اور فتح مکہ کے بعد سے وفات شریف تک بحکم آیت × اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ×× الیٰ قولہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ ہمہ تن یادِ خدا میں رہتے ہوئے ایک سنیاسی کی زندگی بسر کی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ ۔ منہ

[۳] تاریخ طبری ج ۲ صفحہ ۲ [۴] سیرت ابن ہشام برحاشیہ روض الانف ۱۲ منہ
[۵] صحیح بخاری کتاب الوحی ج ۱ صفحہ ۲ ۱۲ منہ

اور انہوں نے اسے دربار رسالت میں پیش نہیں کیا۔ پس ہمیں بھی اس امر میں کریدنے کا کوئی حق نہیں۔ اور محض قیاس آرائیوں سے کسی امر کی صورت واقعی معین نہیں ہو سکتی۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ قیاس سے ٹھیک ٹھیک (رنیکٹ) نہیں بتایا جا سکتا۔ ہم صرف اجمالی طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں جتنا حضرت عائشہ رض کی روایت میں وارد ہے کہ آپ یاد الہٰی کے لئے متواتر کئی کئی راتوں تک غار حرا میں خلوت نشینی کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں ایک دن جو خدا کے علم میں مقرر تھا آپ پر وحی ہوئی۔ اور آپ کو منصب نبوت سونپا گیا۔

علامہ قسطلانی نے شرح بخاری میں حضرت عائشہ رض کی اس روایت کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

وَلَمْ يَأْتِ التَّصْرِيحُ بِصِفَةِ تَعَبُّدِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (ج ۱۔ ص۱۶) یعنی آنحضرتؐ کے اس تعبد کی صفت و کیفیت کی صراحت ثابت نہیں ہے۔

الحمد للہ کہ آج ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ (مطابق ۱۲ جون ۱۹۴۲ء) کو بروز شنبہ بوقت اذان نماز ظہر "سیرت المصطفیٰ" کی پہلی جلد اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد انشاء اللہ پہلے ان بعض اعتراضوں کا مجموعی جواب دیا جائے گا۔ جو بعض احباب نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعض آباؤ اجداد کے متعلق بعض امور پر کئے ہیں۔ بعد ازاں انشاء اللہ سیرت المصطفیٰ کی دوسری جلد غار حرا میں نبوت کے ملنے سے شروع کرکے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے تک بیان کرکے ختم کر دی جائے گی۔ واللہ ولی التوفیق!

خداوندا! جس طرح تو نے باوجود میری جملہ تقصیروں اور کوتاہیوں اور کمزوریوں کے اس پہلی جلد کے ختم کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اسی طرح دوسری جلد کے اختتام میں بھی مدد کرنا ؎

كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ فِيمَا مَضٰى

كَذٰلِكَ يُحْسِنُ فِيمَا بَقٰى

نیازمند درگاہ عظیم و امیدوار شفاعت رسول کریم۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

دانتوں میں نقص | میرے نچلے آٹھ نو دانت بوجہ داڑھ کے درد کرتے اور ہلتے ہیں۔ مسوڑھوں میں سوزش بھی ہے۔ پانی نقصدار دانتوں کو بہت لگتا ہے۔ کوئی صاحب مجربہ نسخہ یا مفید دوائی کا پتہ دیں۔ (کاتب اہلحدیث امرتسر)

اطلاع | سیرت المصطفیٰ کا سلسلہ مضمون ختم کرنے کے لئے اس دفعہ فتاویٰ درج نہیں ہو سکے۔ آئندہ ہفتے ضرور درج کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ!

متفرقات

معذرت | "اہلحدیث" ۳۔ اپریل سن رواں میں ایک مراسلہ بعنوان "حضرت مسیح کے خوابہائے پریشان" شائع ہوا تھا۔ جس کے بعض فقرات کو مسیحی جرائد نے دل آزار سمجھ کر احتجاج کیا ہے۔ حضرت مسیحؑ ہم مسلمانوں اور مسیحیوں میں متفق طور پر مقدس بزرگ مسلم ہیں۔ اس لئے ہم خود بھی ان الفاظ کی اشاعت کو ناپسند کرتے اور افسوس کرتے ہوئے اپنے نامہ نگاروں کو بزور تاکید کرتے ہیں کہ ہر قسم کا مضمون لکھتے وقت فرمان خداوندی قُلْ لِعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ کو ملحوظ رکھا کریں۔ (مدیر)

مولوی عبد اللہ ثانی | کے مقدمہ میں اڈیٹر "الفقیہ" نے جن لفظوں میں عدالت میں معافی نامہ داخل کیا اور اخبار "الفقیہ" میں خود شائع کیا ہے۔ اصل الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

بعدالت سردار دیوان سنگھ اے۔ ڈی۔ ایم صاحب بہادر امرتسر

مولوی محمد عبد اللہ بنام الٰہی بخش وغیرہ

جرم زیر دفعہ 500/501

تحریری بیان۔ میں معراج الدین ولد حکیم محمد ابراہیم صاحب اخبار الفقیہ امرتسر کا ایڈیٹر و پبلشر ہوں۔ عنوان مقدمہ میں ملزم ہوں۔ میرے اخبار میں مولوی عبد اللہ صاحب ثانی مستغیث کے متعلق جو مختلف مضامین ۸/۱۵ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۱ء و ۲۱/۲۸ ۷ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں شائع ہوئے ہیں۔ نیز پمفلٹ ایک مولوی کا کرشمہ بھی شائع ہوا ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جو الزامات مضامین متذکرہ بالا میں مستغیث کے خلاف شائع ہوئے ہیں وہ محض افترا ہیں۔ ان کی اشاعت سے جو مستغیث کی توہین ہوئی ہے۔ میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔ اور آئندہ بھی اس کے متعلق کوئی توہین آمیز مضمون شائع نہ کرونگا اور مقدمہ ہذا میں ملزمین کی کسی طرح اعانت بھی نہ کرونگا۔ 29/4/42

معراج الدین احمد بقلم خود" (الفقیہ، جولائی ۱۹۴۲ء صـ۱۲)

اہلحدیث | ہم اپنے معاصر موصوف کی نا ہی تکلیف کے بعد خلاصی پانے پر مبارکباد دیتے ہیں۔

دعائے صحت | جناب حاجی عبد الرحمٰن صاحب سوداگر مرحوم کے صاحبزادہ حاجی عبد الحق صاحب سخت علیل ہیں۔ ہاتھ میں زبردست اپریشن ہوا ہے (۲) سیٹھ عبد الغنی صاحب تمباکو مرچنٹ ریوڑی تالاب سخت علیل ہیں آپ کا وجود بہت غنیمت ہے۔ آپ پورے اسم بامسمیٰ ہیں اور ہر قومی مذہبی کام میں بہت فراخدلی سے حصہ لیتے ہیں۔ ناظرین ہر دو حضرات کیلئے خلوص دل سے دعائے صحت کریں۔ (قاری احمد سعید مدنپورہ بنارس)

ملکی مطلع

حالات جنگ

محاذ مصر مصری محاذ پر چند دن تک ہوائی سرگرمیوں کے سوا تمام جنگی حالات میں سکون رہا۔ مگر تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں فریقین تازہ دم ہو گئے ہیں۔ بلکہ ان کو کچھ کمک بھی پہنچ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ جنگ کا پہلا دور اتحادیوں کے حق میں ختم ہو گیا ہے۔ محوری فوج جو مصر میں العلمین تک بڑھ آئی تھی اب اس کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے۔ اتحادی فوج نے العلمین کے جنوب میں ایک پہاڑی کو دشمن سے خالی کرا لیا ہے جہاں وہ اپنی فوجیں اکٹھی کر رہا تھا۔ اب محوری فوج جنوب کی طرف ہٹ گئی ہے۔ اس نے کئی بار پلٹ کر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ہر بار ناکام رہی۔ مبصرین کا خیال ہے کہ دریائے نیل کا ڈیلٹا دشمن فوج کے مقابلہ میں ایک قدرتی رکاوٹ ہے۔ جہاں اتحادی فوج دریا کے پل اور بند توڑ کر سیلاب پیدا کر دیگی۔ جس سے دشمن کے ٹینکوں اور مشینی دستوں کی حرکت ناممکن ہو جائے گی۔ پھر اس مشکل کا حل یوں بتایا ہے کہ شاید دشمن ہوائی چھتریوں کے ذریعے سویز کے رقبہ میں فوج اتار دیگا یا شام اور فلسطین کے راستے سویز کنال میں پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ بہر حال مستقبل قریب میں [illegible] جنگ کا کچھ نتیجہ نکل آئے گا۔ [illegible] علاوہ فریقین ایک دوسرے [illegible] اور فوجی مقامات پر ہوائی حملے کر کے سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

محاذ روس روسی محاذ پر پوری شدت سے جنگ جاری ہے۔ روس کے صدر مقام ماسکو سے ایک ریلوے لائن یورپی روس کے مشہور شہر سیواسٹوپول کو جاتی ہے۔ اس لائن کے بعض اہم جنکشنوں پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ پہلے اسی راستے کاکیشیا کی محافظ روسی فوج کو کمک پہنچ رہی تھی جو اب رک گئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور لائن بھی ہے جو اگرچہ سیدھی کاکیشیا نہیں جاتی۔ تاہم کچھ چکر کاٹ کر پہنچ جاتی ہے۔ نیز موٹر لاریاں بھی جنگی سامان پہنچاتی ہیں۔ اس لئے روسی فوج کو کمک اور رسد حاصل کرنے میں کچھ زیادہ دقت پیش نہیں آئیگی۔ ناظرین اس محاذ کے تازہ حالات معاصر پرتاپ کے الفاظ میں پڑھیں:۔

"۱۲ جولائی کو ماسکو سے رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ روسی فوجیں آہنی عزم سے شہر وارونیز کے محاذ پر ڈٹی ہوئی ہیں لیکن بعض مقامات پر صورت حالات نازک ہے۔ اخبار ریڈ سٹار کا نامہ نگار بذات لکھتا ہے کہ سینچروار کو مزید جرمن فوجیں وارونیز کے رقبہ میں دریائے ڈان کو پار کر گئیں۔ سنکر وار کو انہیں شہر کے قریب دریا کے مشرقی کنارے سے پیچھے ہٹا دیا گیا تھا۔ لیکن سینچروار انہیں کمک پہنچ گئی۔ اور وہ پھر آگے بڑھ گئے۔ ہمارے سپاہی شہر کے مورچوں پر ابھی تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ لیکن چند مقامات پر جہاں جرمن ہمارے مورچوں میں گھس آئے تھے۔ صورت حالات نازک ہے۔ وارونیز کے جنوب میں خاص کر کنٹی رویکا کے رقبہ میں وسیع پیمانہ پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ جرمن مزید دستے میدان میں لا رہے ہیں۔

نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ وارونیز کی جنگ پورے زوروں پر ہے۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ڈان کے مشرقی کنارے پر جنگ تیز ہو گئی ہے۔ جرمنوں کے جو مشینی دستے اور ٹینک دریا کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انکی شدید مزاحمت کی جا رہی ہے۔ اور روسی ڈان کے مشرقی کنارے اور شہر وارونیز کے درمیان ایک ایک انچ جگہ کے لئے لڑ رہے ہیں۔ دیہات لمحہ بلمحہ ہاتھ بدل رہے ہیں۔ چونکہ روسی متواتر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ اس لئے جرمن کہیں خندقیں نہیں کھود سکے۔ شنکر وار اور سینچروار روسیوں کے دباؤ کی وجہ سے جرمنوں کو وارونیز کی طرف جانے والے راستوں سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ لیکن ابھی تک وہ ایک بڑے شہر کے کچھ حصہ پر قابض ہیں۔ پرتاپ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہر حالت میں دشمن کو نکال دیا جائے گا۔ اور ڈان کے پار بھگا دیا جائے گا۔

ایک دوسرے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن اپنے نقصانات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی فوجیں وارونیز کی طرف جانے والے راستوں پر جہاں لڑائی ہو رہی ہے۔ دھکیل رہے ہیں۔ ایک رقبہ میں ۱۹ جرمن ٹینک ۶۲ توپیں تباہ کر دی گئیں۔ اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے دشمن کا ایک باربردار اور پٹرول لے جانے والی کشتی غرق کر دی۔

روسی نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ تقریباً دو ہزار جرمن افسر اور سپاہی ایک دریا کو پار کر رہے تھے۔ کہ روسی ٹینکوں نے حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔ ایجنسی کو یہ بھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس وقت وادی ڈان میں ٹینکوں کی جو عظیم جنگ ہو رہی ہے اس میں جرمنوں کو بھاری نقصان ہو رہا ہے ایک تصادم میں ۴۸ جرمن ٹینک دوسرے میں ۲۵ ٹینک اور تیسرے میں ۱۷ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ یہ سارا نقصان دو دن میں ہوا ہے" (پرتاپ لاہور ۱۴ جولائی ۱۹۴۲ء ص ۱)

سرکاری اطلاع

محاذ چین | چین اور جاپان کی لڑائی کو اس ہفتہ پورے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں جس بے جگری سے چینی اپنے حریف کا مقابلہ کرتے رہے وہ تاریخ عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس میں شک نہیں کہ آج جاپان ۱۰ ہزار مربع میل چینی زمین پر قابض ہے اور چین کی قریب قریب ساری بندرگاہیں اس کے قبضہ میں ہیں۔ نیز مشرقی اور جنوبی چین کے بہت سے علاقوں پر دشمن اپنا تسلط جما چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود چین کی قوت مدافعت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ چین میں اس وقت بھی ۶۰ لاکھ فوج کیل کانٹے سے لیس کھڑی ہے۔

جاپانیوں کا نقصان عظیم | اس کے برعکس اس پنج سالہ لڑائی کے دوران میں جاپان کے ۲۵ لاکھ آدمی ہلاک یا مجروح ہوئے۔ ان میں ۴۰ فی صدی ہلاک اور ۶۰ فیصدی زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ ۳۰ ہزار جاپانی گرفتار کئے گئے۔ چینیوں کے ہاتھ قریباً ۲ ہزار توپیں ۸ ہزار مشین گنیں۔ ایک کروڑ دس لاکھ رائفلیں اور ۹ ہزار ٹینک اور موٹر گاڑیاں بھی آئیں۔ نیز ۲ ہزار سے زائد جاپانی طیارے مار گرائے گئے۔ اس وقت چین میں جاپان کے ۳۰ پیدل ڈویژن۔ ایک گھوڑ سوار رجمنٹ۔ ۱۰ توپخانوں کی رجمنٹیں اور ایک ہزار طیارے پھیلے پڑے ہیں۔

چینیوں کی نئی کامیابیاں | اس ہفتہ میں جاپانیوں کو کئی مقامات پر پسپا ہونا پڑا۔ جمعرات کو چینی فوجوں نے ایوانگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ یہ مقام نان چنگ سے جنوب مشرق میں ۵۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس سے ایک دن پہلے جاپانی اس شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اور اب مکمل طور پر پسپا کئے جا رہے ہیں سوموار کی رات کو چینیوں کی طرف سے جو جنگی اعلان شائع ہوا۔ اس میں بیان کیا گیا کہ جاپانی فوجوں کو جو صوبہ کیانگ سی کے جنوب میں بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ چینیوں نے حملہ کر کے پیچھے ہٹا دیا ہے۔ اور اب وہ شنگ چین کی جانب بھاگ رہی ہیں۔ ان سب معرکوں میں جاپانیوں کو بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ چینیوں نے ہونیس سانی کی سرحد پر تائی ہنگ کی پہاڑیوں میں جوابی حملہ کر کے گذشتہ چند دنوں میں ۱۷ ہزار جاپانیوں کو ہلاک اور مجروح کیا۔ بہت سے جاپانی افسر گرفتار کر لئے گئے۔

امریکن ہوائی جہاز چین میں۔ کیانگسی اور ہونن کے صوبوں میں امریکہ کی ہوائی برتری قائم ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ یکم جولائی کو امریکن بمباروں نے کینٹن اور ہانکو کے ہوائی اڈوں پر زبردست حملے کئے۔ اور ۶۵ جاپانی بمباروں کو زمین پر ہی تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور ہانکو کے جنوب میں ساوتھ لیک کے ہوائی اڈے پر حملہ کر کے ۵۰ جاپانی جہازوں کو جلا کر خاک کر دیا۔ ایک جاپانی اگن بوٹ کو بھی ڈبو دیا گیا

بقیہ متفرقات

ایک مخلص صالح دوست کا انتقال | مرزا غلام جیلانی جو ضلع پشاور میں تحصیلداری کے عہدہ پر کام کر کے پنشن یاب ہوئے تھے۔ گذشتہ ہفتے لاہور میں اچانک فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی بابت کیا کہیں اتنا کافی ہے کہ آپ نمونہ سلف تھے۔ نماز تہجد کے لئے وضو کرتے ہوئے انتقال کر گئے رحمہ اللہ

(۲) مولوی اسمٰعیل صاحب ساکن جھوک خیالی ضلع لائل پور (پنجاب) ایک صالح بزرگ تھے۔ انتقال کر گئے۔ انا للہ!

انتقال پُرملال | کل بروز جمعہ موتی مسجد علیگڈھ میں نماز جنازہ غائبانہ مرحوم ڈاکٹر سید امام وزیر اعظم سلطنت ترکی کی کالج فرینڈ نے نہایت خشوع و خضوع سے ادا کی۔ اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے مع ہمارے۔ آمین! الراقم۔ یونس خاں رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

تنظیم یتیم خانہ امرتسر | کی ابتدا ۱۹۲۵ء سے ہوئی تھی۔ سب سے بڑی خوبی اس یتیم خانہ کی یہ ہے کہ یتامیٰ کو انکے مناسب حال تعلیم دینی و دنیوی دیجاتی ہے۔ دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال دو یتامیٰ فسٹ ڈویژن اور ایک سیکنڈ ڈویژن امتحان میٹرک میں کامیاب ہوئے ہیں۔ درس قرآن پاک اور نماز پنجگانہ کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ماہ رجب المبارک پھر آگیا ہے۔ آپکی زکوٰۃ کے حقدار یتامیٰ بھی ہیں امید ہے آپ یتیم خانہ کے بچوں کو فراموش نہ فرمائینگے ترسیل زر بنام شیخ سعید اللہ صاحب داگر چرم ہائیڈ مارکیٹ و فنانشل سکریٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر ہونی چاہئے۔

اہلحدیث جاری کرا دیجئے | کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ سال یا چھ ماہ کیلئے میرے نام اخبار جاری کرا دیں۔ درخواست کنندہ محمد مسیح الزمان محلہ نیا تالاب جامع مسجد ڈمراؤں ضلع آرہ۔

غریب فنڈ | میں سائلین کی بھرکثرت ہوتی جاتی ہے مگر آمد نہ ہونے کے باعث انکے نام اخبار جلد جاری نہیں ہو سکتا۔ اصحاب خیر ماہ رجب میں صدقات خیرات کرتے وقت ان غرباء کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں۔

۳۰ جولائی تک | جن خریداروں کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر موصول نہ ہو گی ان کے نام وی پی بھیجدیئے جائینگے۔ جن خریداروں

موميائی

معتمد علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ جوانی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۱۲؎۔ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ۴؎ علاوہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم نقد ادائیگی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب حکیم محمد امین صاحب ششہنیاں (بستی) تحریر فرماتے ہیں مولوی امیر علی صاحب متعدد بار مومیائی منگوا چکے ہیں حسب منشا مفید ثابت ہوئی۔ ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ (۲۔ اپریل ۱۹۴۲ء)

جناب مولوی امیر علی صاحب ششہنیاں (بستی) آپ کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی منگائی۔ ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ اب ۔۔۔ ارسال فرمائیں۔ (۱۷۔ اپریل ۱۹۴۲ء)

منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔

جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں بیٹھے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر زیادہ منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلےٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قیمت اوسط بجورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم عام سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں۔ ملنے کا پتہ :-

ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد۔

کلیات احسانی

اگر آپ قدیم یونانی طب کے اصول و قواعد سے روشناسی چاہتے ہیں۔ اس کے دلچسپ علمی مسائل سے واقفیت کے خواہشمند ہیں تو یہ کتاب ضرور منگوائیں۔ قیمت بے جلد ۱۲؎ ۔ مجلد سنہری ۱؎۔ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی تصنیفات

متعلقہ عام اہل اسلام

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۲؎

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے ۔؎

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہی ہے کہ ان کی عملی زندگی اسوۂ نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر یہ رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲؎۔ بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۱۰؎ روپیہ

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے ۔ ۲؎

ہدایت الزوجین اس رسالہ میں نکاح طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲؎

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ۳؎

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے ۔ ۱؎

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے انکے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔

قرآن مجید کی مختلف ...

ان کی حکمتوں کا بیان اچھے پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

امرتسری مناظرہ حدیث

اتباع الرسول جماعت کے سرگروہ مولوی احمد دین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کے شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)

مولوی عبداللہ چکڑالوی کی

دلیل القرآن کتاب صلوٰۃ القرآن کا جواب ہے۔ اس میں فرقہ القرآن کے طریقہ نماز کا مکمل طور پر رد کیا ہے۔ قیمت ...

مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ

خلافت محمدیہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲ر

اس رسالہ میں بتایا ہے

اسلام اور برٹش لاء محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

قرآن شریف کی تعلیم میں

قرآنی قاعدہ ثنائیہ ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے فی سینکڑہ ۸عہ۔ فی عدد ۱ر

ثنائی پاکٹ بک آٹھ سو صفحہ کی کتاب میں تمام مذاہب دنیا یہ عیسائی۔ بہائی۔ سرورائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ مذاہب پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۱۲ر

یعنی صد احادیث نبویہ جس میں

مائتہ ثنائیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یکصد احادیث مختلف عنوانات مثلاً ایمان۔ اتباع سنت۔ نماز و طریق نماز۔ نماز با جماعت زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج و جہاد۔ فضائل قرآن۔ اخلاق ذکر اللہ۔ وغیرہ کے تحت بیان کی گئی ہیں۔ ہر مسلمان کو یاد کرکے ان پر عمل کرنا چاہئے قیمت صرف ۵ر

اس رسالہ میں صرف و نحو کو

ادب العرب نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ مبتدی طلباء کیلئے بے حد مفید ہے۔ کیونکہ بنیاد مستحکم ہونے سے آئندہ ان کو سہولت رہتی ہے۔ قیمت ۴ر

التعریفات النحویہ طلبائے مدارس عربیہ کے لئے علم نحو کی تعریفیں مع مثالوں لکھی گئی ہیں۔ رسالہ کا ایک صفحہ ان تعریفوں اور مثالوں کی مزید مشق کرنے کیلئے خالی چھوڑا گیا ہے۔ تمام رسالہ عربی میں ہے ۲ر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کے

اہل حدیث کا مذہب مسائل مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ...

جس میں ثابت کیا گیا

تقلید شخصی و سلفی کہ سلف صالحین مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ ۵ر

اس کے پہلے

حدیث نبوی اور تقلید شخصی حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل سے فرقہ القرآن کا منہ بند کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع ... کا نصب العین ایک ہی ہے ... تقلید شخصی کے اثبات ... کے دلائل نقل کرکے انکی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۴ر

مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔

آمین رفع یدین پر ان مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقلد علماء بھی ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت ۲ر

نوٹ :- محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا۔

پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۳۰

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار امرتسر — دین اسلام کا مرکز قرآن و حدیث مصطفےٰ

دفتر اہلحدیث متصل چوک گرہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۷ عہ

عام خریداران سے ۴ عہ

ششماہی ۲ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر | ۹ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ بیداری

(نام مرقوم نہیں)

وقت آپہنچا اُٹھ اے مُسلم ذرا — ہمت مردانہ کے جوہر دکھا

آج تیری شیر مردی کیا ہوئی — کیوں ہے چھائی تجھ پہ غفلت کی گھٹا

دیکھ جہاں کا حریت آموز تو — آج خطرے میں ہے خود تیری بقا

بر سر کیں ہے زمانہ ہوش کر — تفرقے آپس کے جتنے ہیں مٹا

معنیٔ اللہ اکبر یاد رکھ — زور حق سے فوج باطل کو بھگا

درس قرآن و حدیث مصطفٰے — غور سے پڑھ اور اوروں کو پڑھا

رائیگاں جاتے ہیں کب سعی و عمل — لیس للانسان الا ما سعیٰ

انتخاب الاخبار

(ہندوبیرونی)

—— موجودہ بادشاہ انگلستان کے چھوٹے بھائی ڈیوک آف گلوسٹر نے جو کئی دنوں سے ہندوستان کے مختلف مقامات کا دورہ کر کے جنگی مساعی کا معائنہ کر رہے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو دہلی سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لنکا اور ہندوستان دو مضبوط قلعے ہیں۔ جن سے ٹکرا کر دشمن پاش پاش ہو جائیگا۔

—— کانگرس ورکنگ کمیٹی نے واردھا میں گاندھی جی کے زیر ہدایت ایک طویل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ہندوستان سے اپنا اقتدار ہٹا لے ورنہ کانگرس مجبور ہو کر سول نافرمانی کریگی جو عدم تشدد پر مبنی ہو گی۔ مگر اس قرارداد پر عمل اسوقت ہوگا جب آل انڈیا کانگرس کمیٹی اپنے اجلاس بمبئی میں جو ۷۔ اگست کو منعقد ہوگا اسکی تائید کریگی۔

—— قاہرہ کی اطلاع مجریہ ۱۹ جولائی مظہر ہے کہ ہمارے جرنیل آکن لیک العالمین کے جنوب میں دس میل دور اپنی فوج جمع کر رہے ہیں۔ اس جگہ شمالی حصہ میں برطانوی اور ہندوستانی پیدل فوج اپنی سابقہ پوزیشن سے پیشقدمی کر کے مغرب کی طرف کچھ آگے بڑھ گئی ہے۔ دشمن کو سخت جانی اور مالی نقصان پہنچا کر اس کے جوابی حملے ناکام بنا دیئے گئے ہیں۔

—— ماسکو سے ۱۹ جولائی کو اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں نے سٹالن گراڈ اور روستوف تک پہنچنے کے لئے وادی ڈان کے نیچے جو دو رویہ یورش شروع کر رکھی ہے روسی فوجیں اسکی شدید مزاحمت کر رہی ہیں۔ جرمنوں کی اس یورش سے روستوف کے علاقہ میں کوئلے کی کانوں کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

—— چنگکنگ کی اطلاع ہے کہ جاپان کی بہت سی فوجیں مانچوکیو سائبیریا کی سرحد پر بھیج دی ہے۔ اس سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ جاپان اور جرمنی میں اس امر کی مفاہمت ہو چکی ہے کہ جس وقت جرمنی روس کے بعض خاص شہروں روستوف اور سٹالن گراڈ وغیرہ پر قبضہ کر لیگا جاپان بھی مشرق سے روس پر حملہ کر دیگا۔

—— چنگکنگ کی اطلاع مظہر ہے کہ چینی فوج نے سینکیانگ پر شدید جوابی حملہ کر کے شہر ونچاؤ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر پچھلے ہفتے جاپانیوں نے فتح کیا تھا۔ اس کے علاوہ چینیوں نے دو اور شہروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

آیندہ پرچہ وی پی آئیگا

جن خریداروں کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے اُن کو اہلحدیث ۲۶ جون و ۱۷ جولائی میں اطلاع دیگئی ہے۔ اگر ان کی قیمت اخبار یا اہلحدیث وغیرہ کی اطلاع ۳۰ جولائی تک وصول نہ ہوئی تو ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا اور آیندہ کے لئے تا وصول قیمت اخبار بند رہیگا۔ (منیجر)

—— لندن کی اطلاع ہے کہ وزیر مصنوعات جنگ نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ آیندہ ۹۰ دن (قریباً تین ماہ) ہمارے لئے بیحد خطرناک ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ روس کے ساتھ کئے گئے وعدے کے مطابق ہم اُسے ٹینک اور ہوائی جہاز دیتے رہے ہیں۔

—— کراچی کی اطلاع ہے کہ سو سے زیادہ حُروں نے ضلع حیدرآباد کے ایک گاؤں پر حملہ کر دیا۔ پہلے پولیس سے تصادم ہوا پھر فوج سے۔ پولیس کے چند آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اس کشمکش میں چند حُر بھی ہلاک ہوئے اور بہت سے مجروح ہوئے ایک بڑی تعداد گرفتار کر لی گئی۔ کچھ بھاگ گئے۔ ان کے تعاقب میں فوج روانہ ہو گئی۔ ابتک تقریباً تین ہزار حُر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

—— چنگکنگ کی اطلاع ہے کہ جاپان

(بقیہ متفرقات)

فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ | ماہ رجب میں تقسیم زکوٰۃ کرتے وقت جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ کو بھی یاد رکھئے۔ (سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی از انبالہ)

یادِ رفتگاں | اس ہفتہ مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل نظام آبادی کے اکلوتے بیٹے محمد خالد اور اہلیہ شیخ خدا بخش صاحب سوداگر چرم سیالکوٹ کے انتقال کی اطلاع ملی ہے۔ ناظرین ان کیلئے دعائے مغفرت کریں۔

مضامین آمدہ | مولوی محمد یعقوب صاحب ہوشیارپوری۔ مولوی ابوالنور صاحب۔ جناب نواب صاحب دہلوی۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔

سرکاری اطلاع | شہد کی مکھیوں کی پرورش کی صنعت کو فروغ دینے کی غرض سے ۲۵۔ اگست ۱۹۴۲ء سے گورنمنٹ بی فارم گیٹرا ئین (دکلو) میں دو ماہ کا ایک نصاب تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ داخلہ کی درخواستیں پرنسپل گورنمنٹ ایگریکلچرل (زراعتی) کالج لائلپور کے پاس ۱۵۔ اگست ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں صرف ۱۵ امیدوار جن میں سے ۵ کو رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی پنجاب نامزد کرینگے۔ داخل کئے جائینگے غیر پنجابی اور ریاستوں کے امیدوار اپنی درخواستیں اپنی حکومتوں اور درباروں کی معرفت بھیجیں۔

پنجاب کے امیدواروں کو اپنی درخواستوں کے ساتھ اس بات کا اعلان بھی شامل کرنا ہوگا کہ اگر داخلہ کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ وہ پنجابی طلبہ ہیں تو ان سے وہی فیس لی جائے جو غیر پنجابی طلبا سے لی جاتی ہے۔ یعنی مبلغ ۳۰ روپے برطانوی پنجاب کے طلبا سے ۱۰ روپے فیس لی جائیگی۔ اور محکمہ امداد باہمی کے نامزد طلبا سے صرف ۵ روپے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

—— آل انڈیا ریڈیو دہلی نے ۱۶ جولائی سے جاپانی زبان میں خبریں نشر کرنیکا انتظام کیا ہے

—— ترکی کی سب سے بڑی آبادی [illegible] تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۹ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

بہائیت اور اسلام

تحریک بہائی شیخ بہاء اللہ ایرانی کے نام سے مشہور ہے۔ اس تحریک کا ذکر "اہلحدیث" میں بارہا آچکا ہے۔ مگر اب تو اس تحریک کے اتباع حد سے تجاوز کر گئے ہیں۔ آج ہم ان کے تجاوز کا نمونہ بہائی رسالہ "پیامبر" بابت جولائی سے رواں سے پیش کرتے ہیں۔ پیامبر کے اڈیٹر صاحب نے "اسلام اور بہائیت" کا مقابلہ کرتے ہوئے بقول "بازی بازی باریش بابا بازی" شیخ بہاء اللہ کو سید الانبیاء کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"جو مسلمان امر بہائی کی سچائی کا انکار کرے وہ کسی غیر جانبدار کے سامنے اسلام کی حقانیت ثابت نہیں کر سکتا۔ کیوں؟

اگر بانی اسلام کی شخصیت بلند تھی تو حضرت بہاء اللہ کی شخصیت کچھ کم نہ تھی۔ اگر اُس کتاب کو جس پر اسلام کی بنیاد ہے مسلمان بے نظیر سمجھتے ہیں تو حضرت بہاء اللہ کی کتاب کو تمام دنیا بے مثل بتاتی ہے۔ اگر وہ قانون جو اسلام نے دئیے تھے اُس وقت کے لئے بہترین تھے تو جو قوانین حضرت بہاء اللہ نے دئیے ہیں وہ آج کے دن ہر مضطرب اور پریشان حال کی تسکین کا باعث ہیں۔ اگر اسلام کے پھیلانے والوں کی قربانیاں بڑی تھیں تو حضرت بہاء اللہ کے خدام کی قربانیوں نے ہر مثال پر فوقیت حاصل کر لی ہے۔ اگر اسلام کا اثر اپنے وقت کی تاریخ پر تیز اور جلد پڑا تو امر بہائی نے جو اثر تمام دنیا کے حوادث و رجحان پر ڈالا ہے اس سے ہر واقف کار متحیر ہے اگر اسلام نے ایک ایسی عام تحریک دینداری اور اخلاق میں شروع کی جس کے اثر کا دائرہ وسیع تھا تو اس عمومی تحریک نے جس کو حضرت بہاء اللہ نے شروع کیا ہے اور جو عالم انسانی اور عالم مادون تک محیط ہے ہر بلند پرواز کو بہت پیچھے چھوڑ دیا"

(پیامبر دہلی جولائی ۱۹۴۲ء صفحہ ۲)

اہلحدیث: آنحضرت صلعم کی شخصیت اور شیخ بہاء اللہ کی شخصیت میں جو نمایاں فرق ہے۔ افسوس ہے اڈیٹر صاحب پیغامبر نے اُس کو نظر انداز کر دیا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ جس شخصیت کے مالک سید الانبیاء علیہم السلام تھے اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ ہم تفصیل میں جانا نہیں چاہتے اور نہ اس کا موقع ہے۔ صرف اتنا بتاتے ہیں کہ جس قوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے وہ بڑی جنگجو اور کینہ پرور قوم تھی جس کی جنگجوئی اور جہالت کا نقشہ مولنا حالی مرحوم نے ان لفظوں میں کھینچا ہے ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

ایسی جاہل، گمراہ، جنگجو اور شرارت پسند قوم کو حضور نے سمجھانا شروع کیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ فوراً چاروں طرف سے مخالفت کا طوفان اٹھا پکڑو دھکڑو مارو اور مار ڈالو کی آوازیں آنے لگیں۔ ادھر وعدہ خداوندی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (پ۶ ع ۱۴) اپنا جلوہ دکھانے لگا۔ نہ حضورؐ تبلیغ اسلام سے رُکتے ہیں اور نہ آپ کے دشمن اپنی شرارتوں سے باز آتے ہیں۔ حتیٰ کہ مخالفوں کی جہالت اور شرارت سے آپ کے پائے ثبات میں ذرا لغزش نہیں آتی بلکہ بزبان حال فرماتے ہیں ؎

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہی سرکش دشمن اور مخالف سب رام ہو جاتے ہیں اور وہی ملک جو دشمنوں سے بھرا پڑا تھا آپ کے خادموں اور غلاموں کا وطن بن جاتا ہے جس پر یہ مسدس صادق آتا ہے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کی شخصیت دیکھئے کہ دعویٰ تو یہ ہے کہ میں مظہر الٰہی ہوں

ؔ ۱ے پیغمبر! اللہ تعالیٰ تم کو مخالفین کے ضرر سے محفوظ رکھیگا۔ ۱۲ منہ۔

بہاء عظیم ہوں اور موعود کل ادیان ہوں۔ مگر حالت یہ ہے کہ ساری عمر دشمنوں سے مغلوب رہے بلکہ بہت سی عمر قید میں گزاری۔ رہائی تک نصیب نہیں ہوئی۔ خدا کی طرف سے کوئی وعدہ حفاظت نہیں تھا نہ اس کا ظہور ہوا۔ آخر قید ہی میں انتقال کر گئے۔ ——— ہم قید خانہ کی موت کو مورد طعن نہیں ٹھیراتے۔ صرف یہ بتاتے ہیں کہ دونو شخصیتوں میں بڑا نمایاں فرق ہے۔

آج کل کے جنگی زمانے میں اس کی مثال بالکل واضح ملتی ہے کہ ایک جرنیل لڑائی میں شدید دشمن پر غالب آجاتا ہے اور دوسرا باوجود ماہر جنگ ہونے کے دشمن کی قید ہی میں مرجاتا ہے۔ ان دونو کی شخصیتوں میں جو فرق ہے وہ بالکل نمایاں ہے۔ دونو میں سے ایک کو کامیاب اور دوسرے کو ناکام کہا جائے گا۔ کامیابی بڑی چیز ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار
بہتے دریا کو پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا
بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

بہائی لوگ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ اس کامیابی اور ناکامی میں کچھ امتیاز ہے یا نہیں؟ ؎

بس تنگ نہ کر ناصح نادان مجھے اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

ایک اور غلطی | ممبران بہائیہ کی ایک بڑی غلطی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور شیخ بہاء اللہ کے دعووں میں فرق نہیں جانتے یا دانستہ فرق نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نبوت مستقلہ کا تھا۔ آپ نے اپنے دعوے میں نہ مسیح موعود کا لفظ بڑھایا نہ مہدی کا بلکہ اپنا نام رکھا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) برخلاف اس کے شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ ہے کہ میں مہدی موعود ہوں۔ میری بشارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

هذا هو الذی بشر به محمد
رسول الله × × یا مهدی کل۔
(کتاب اقدس صفحہ ۱۴۵)

(یعنی شیخ بہاء اللہ وہی شخص ہے جس کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی ہوئی ہے × اے مہدی تم کہو ×

اس کے علاوہ کئی ایک حوالجات بتا رہے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ فرع ہے رسالت محمدیہ کی۔ اور فرع کو اصل سے جو تعلق ہوتا ہے اُسے سب جانتے ہیں کہ ان دونو میں ماتحتی اور افسری کی نسبت ہوتی ہے۔ دیکھنا اب یہ ہے کہ اس فرع کی بابت اصل نے کیا کیا نشانات بتائے تھے اور وہ نشانات اس مدعی میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔

بشارت محمدیہ | بہائی تحریک کے ممبر عموماً اور رسالہ پیامبر کے ایڈیٹر صاحب خصوصاً ہمیں بتائیں کہ اس بشارت کے الفاظ کیا ہیں جن کی طرف شیخ بہاء اللہ نے اشارہ کرکے کہا ہے کہ

فبشر به محمد رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم)

اُن الفاظ کے پیش ہونے پر اس امر کا فیصلہ آسان ہوگا کہ حکایت اور محکی عنہ میں مطابقت ہے یا نہیں۔

یاد رہے | قادیان سے آپ کے رقیب کی بھی یہی آواز آتی ہے کہ میں موعود کل ہوں خاصکر موعود محمد بلکہ بروز محمد علیہ السلام ہوں۔ اُن کا یہ شعر سنئے! ؎

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(تریاق القلوب)

ہم اس مدعی سے بھی پوچھا کرتے ہیں کہ آپ بشارت محمدیہ کے وہ الفاظ پیش کیجئے تاکہ ہم ان پر غور کرکے صحیح نتیجہ پائیں۔ انہوں نے آج تک جو الفاظ بشارت پیش کئے ہیں اُن سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ ہم آپ لوگوں کے الفاظ بھی سُننے کے منتظر ہیں۔ پس آپ مہربانی کرکے وہ الفاظ بشارت پیش کیجئے۔ ہم شکرگزار ہونگے

مختصر یہ ہے | کہ جس مہدی کی بشارت حدیثوں میں آئی ہے اس کو یہ اختیار نہیں ملا کہ دین اسلام کو منسوخ کرکے کسی نئے دین کی اشاعت کرے ایسا مہدی جس کا ادعا یہ ہو کہ میں دین اسلام اور قرآن کو منسوخ کرچکا ہوں وہ بزبان رسالت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مبشر نہیں ہوسکتا۔

پس یہ ایک بنیادی غلطی ہے جو جماعت بہائیہ سے سرزد ہوتی چلی آتی ہے۔ اگر وہ اس دعوے پر غور کریں گے اور اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں گے تو صاف کہہ دیں گے کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی صوبے کا گورنر مرکز سے قطع تعلق کرکے اپنی حکومت مستقلہ قائم کرلے۔ چنانچہ تاریخوں میں ایسے گورنروں کی مثالیں ملتی ہیں جو کسی تحسین کے مستحق نہیں ہیں۔

نوٹ | قادیانی مدعی کا قصہ تو تقویم پارینہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہم آپ کو ایک نئے مدعی کا نشان بتاتے ہیں۔ کوئی صاحب سید بشیر احمد المہدی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ضلع گجرات (پنجاب) سے حال ہی میں ظاہر ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ٹریکٹ موسومہ "اظہار المہدی" اپنے دعوے کے ثبوت میں شائع کیا ہے۔ فاضل اڈیٹر رسالہ نامبر بشارت محمدیہ کے الفاظ نقل کرتے ہوئے اس رسالے کو بھی دیکھ لیں کہ اس کی مثل نہ ہوں

ہمارا خیال ہے | جس طرح صبح کاذب کے بعد جلد ہی صبح صادق کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ کیا عجب کہ مہدی صادق کے ظہور کا وقت بھی قریب آگیا ہو۔ فافہم!

ہم ایسے مدعیان مہدویت و مسیحیت کو زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ صرف اتنا کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت زار کی اصلاح کر دیجئے

بہاء اللہ اور مرزا - دو مدعیان کے دعاوی کا فرق [illegible] (دفتر اہلحدیث)

ان کے تنزل کو ترقی سے بدل دیجئے۔ بس ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسٰی سے سوا ہو
جب جانیں کہ دردِ دلِ عاشق کی دوا ہو

رہی دوسری بات کہ شیخ بہاء اللہ کی کتاب کو تمام دنیا نے مشعل بتاتی ہے ۴ سو تمام دنیا سے مراد اگر بہائی گروہ کے افراد ہیں تو شاید یہ صحیح ہو۔ اور اگر اس سے مُراد دنیا کی کُل اقوام ہیں تو پھر شاعرانہ اِدعا کے سوا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ عرب کا ایک شاعر اپنے ممدوح کی قدر افزائی کرتا ہوا کہتا ہے ؎

کہ یہ متی امدحہ – امدحہ والوری معی
واذا ما لمتہ – لمتہ وحدی

(میرا ممدوح ایسا ہے کہ جب میں اسکی مدح کرتا ہوں تو ساری دنیا کے لوگ مجھ سے متفق ہوتے ہیں اور جب میں اس کی مذمت کرتا ہوں تو میں اکیلا رہ جاتا ہوں)

سو یہ ایک شاعرانہ ادعا ہے۔ بہائی رسالے کے ایڈیٹر کا یہ قول اسی اصول (شاعرانہ تخیل) پر مبنی ہے۔ حقیقت پر نہیں۔

رہا قانون کہ شیخ بہاء اللہ کے قوانین مضطرب اور پریشان حال کی تسکین کا باعث ہیں۔

ہم تو اس نوشتے میں بھی کوئی صداقت نہیں پاتے۔ قرآن مجید کے ہر پارے ہر سورت اور ہر رکوع میں پریشان انسان کو تسلی مل سکتی ہے صاف ارشاد ہے :۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (پ۱۳-ع۱۴)
(سنو لوگو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسکین ہوتی ہے)

کتاب اقدس میں ان معنی کا کوئی فقرہ نہیں ملتا۔ اگر ہے تو پیش کیجئے!

رہی بہائیوں کی قربانیاں یہ صحیح ہے بہائیوں نے جانیں دیں مگر قدرت کی طرف سے اُن کو اس کا ثمرہ نہیں ملا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قربانیاں قبول نہیں ہوئیں۔ صرف قربانی دینا مقصود نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس کا ثمرہ بھی ملے۔ باوجود تئو سال گزر جانے کے آجتک بہائی تحریک کے لئے روزِ اول ہے۔ وہی ماتحتی وہی مسکینی۔ سچ ہے ؎

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی آلو کی ترکاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

خلاصہ یہ ہے کہ کسی ریفارمر کی شخصیت کا اندازہ اس کے کام سے ہونا چاہئے۔ دعویدار تو بہت پیدا ہوئے اور آئے دن ہو رہے ہیں جو زبان سے کل دنیا کو فتح کر لیتے ہیں مگر کام کرکے دکھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ ہم سنتے ہیں کہ قادیان سے آواز آتی ہے کہ ہم نے "انگلینڈ اور امریکہ کو فتح کر لیا"

مفتی محمد صادق مبلغ کا لقب فاتح امریکہ اور میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا لقب فاتح انگلستان لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب واقعات دیکھیں تو وہی غلامی اور ماتحتی نظر آتی ہے سچ ہے ؎

سُپنے اندر راج بھیو بھاگت بھیو کنگال

اس قسم کی بھول بھلیوں میں پھنسنا ایسے لوگوں کا کام ہے جن کا قول ہے ؎

دل لگی چاہیئے دل لگی نہیں لاہو رسہی
تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ

ایک اور پینترا بدلا

(۲)

گذشتہ ہفتے اس مضمون کی پہلی قسط میں ہم بتا آئے ہیں کہ خلیفہ قادیان نے اپنے فرض (حفاظت انگلستان) سے خود بخود سبکدوش ہونے کی بجائے انگریزوں کو کہا ہے کہ جنگ میں فتحیابی کے لئے مجھ سے دعا کرانے کی درخواست کرو تو خدا تم کو یقیناً فتح دیگا۔ خلیفہ صاحب کا ایسا کہنا کیسی غیر معقول بات ہے جبکہ خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ خدا نے انگلستان کی حفاظت کا کام میرے سپرد کیا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۱ اپریل ۱۹۴۱ء)

اس اعتراف ذمہ داری کے باوجود انگریزوں کو حکم دیتے ہیں کہ مجھ سے دعا کی درخواست کرو۔ آج ہم جو حوالہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اخبار الفضل قادیان اپنے خلیفہ صاحب کے خطبہ جمعہ کا اقتباس یوں نقل کرتا ہے :-

"پھر (خلیفہ صاحب) نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ خدا تعالیٰ کے حضور استدعا کریں کہ ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ تیری صداقت جہاں ملیگی ہم اُسے ضرور قبول کرینگے۔ اور اگر متحارب قوموں سے کوئی اتنی تبدیلی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد مانگے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس سے مصیبت کو ٹال دیگا۔"

(الفضل ۲ جولائی صلہ)

اہلحدیث متحارب قوموں کے معنی ہیں لڑنے والی قومیں۔ ان معنی سے یہاں یہ لفظ ایک طرف انگریزوں اور ان کے اتحادیوں کو شامل ہے تو دوسری طرف جرمنی اور اٹلی وغیرہ کو بھی شامل ہے۔ پس خلیفہ صاحب کے مندرجہ بالا کلام کے معنی یہ ہوئے کہ

اگر جرمنی اور اٹلی وغیرہ بھی خلیفہ صاحب سے دعا کی درخواست کریں تو آپ کی دعا ان کیلئے بھی مفید ثابت ہوگی یعنی انکو بھی فتح حاصل ہوگی ایسا ہی اگر جاپان بھی درخواست کرے تو وہ بھی کامیاب ہوگا۔

کیوں نہ ہو قادیانی فیض کا چشمہ سب کے لئے کھلا ہے۔ ؏

پیاسو! سبیل ہے سرکوثر لگی ہوئی

ایک طرف بالخصوص انگریزی حکومت کو اولی الامر منکم[۱] کا مصداق ماننا دوسری طرف

[۱] ضرورۃ الامام مصنفہ مرزا صاحب کلاں - ۱۴ء

کل متحارب اقوام کو اپنی دعا سے فائدہ پہنچانے کا شوق دلانا اس شعر کا مصداق ہے سہ

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

مسیح قادیان قابل مصنف نہ تھے

آج سے پہلے کئی پرچوں میں ہم نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے بلکہ جماعت مرزائیہ (قادیانی ہو یا لاہوری پوربی ہو یا پچھمی۔ دکنی ہو یا اُتری) کو چیلنج بھی دیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس موضوع پر بحث کرلے۔

مولنا سیالکوٹی نے اس مباحثہ کے لئے سیالکوٹ میں انتظام کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۹ مئی سنہ رواں۔

ہمارے اس چیلنج پر قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت جولائی سنہ رواں میں توجہ کی گئی ہے۔ ادھر اُدھر کی حشو زوائد باتیں کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہمیں یہ مباحثہ منظور ہے مگر تحریری ہونا چاہئے۔ جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ ایک طرف "اہلحدیث" میں مباحثے کے پرچے شائع ہوتے رہیں۔ دوسری طرف ہم "ریویو" میں شائع کرتے رہیں گے

اہلحدیث تحریری مباحثہ ہمیں منظور ہے مگر اس طرح نہیں جس طرح ایڈیٹر صاحب "ریویو" نے لکھا ہے۔ اس طریق سے مباحثہ بہت طویل ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ اہلحدیث ہفتہ وار ہے اور ریویو ماہوار۔ مثلاً اہلحدیث یکم جنوری میں جو مضمون چھپیگا یکم فروری تک اس کے جواب کا انتظار کرنا پڑے گا۔ لہذا ہم ایک ایسی تجویز پیش کرتے ہیں جس سے انکار کرنا جماعت مرزائیہ کو عموماً اور جماعت قادیانیہ کو خصوصاً ہرگز جائز نہیں۔ وہ یہ ہے کہ تحریری مباحثہ اسطرح ہو جس طرح مرزا صاحب نے امرتسر میں ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کے ساتھ کیا تھا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ ہر ایک مناظر بصورت املا تقریر کرتا جاتا تھا اور فریقین کے محرر لکھتے جاتے تھے اور پرچہ مکمل ہونے کے بعد سب کو سنا دیا جاتا تھا۔ اسی طریق سے تحریری مباحثہ ہمیں منظور ہے

پس ہم نے قادیانیوں کے سامنے ان کے نبی کا اسوہ حسنہ پیش کردیا ہے۔ جس سے انکار کرنا اُن کے لئے کسی طرح زیبا نہیں۔ بلکہ جائز بھی نہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے۔ ع
عالم ہمہ یک طرف ۔ آں شوخ تنہا یک طرف

آریہ ورت پر اسلام کا غلبہ

"آریہ گزٹ" لاہور نے ایک مخفی راز سے پردہ اٹھایا ہے۔ جسکی ہم داد دیتے ہیں۔ لکھا ہے کہ مصر پہلے آریوں کا ملک تھا۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں پڑھنے اور سننے کے قابل ہیں۔ لکھتے ہیں :۔

"مصر جو آج کل جرمن حملوں کی آماجگاہ بن رہا ہے۔ کبھی آریوں کی ایک نوآبادی تھی۔ انگریزی محققوں میں سے سب سے پہلے کرنل الکاٹ نے جو تھیوسافیکل سوسائٹی کے لیڈر تھے اور رشی دیانند کے بھاری مداح تھے۔ یہ بات دنیا کے سامنے رکھی کہ بھارت (ہندوستان) کے آریہ لوگوں نے آج سے آٹھ دس ہزار سال پہلے مصر کو اپنی بلند پایہ تہذیب اور آرٹ سے منور کیا۔ اور کہ مصر کی تہذیب بھارتیہ تہذیب کی مرہون منت ہے۔ یورپی لوگوں نے جب اس انکشاف کو پڑھا۔ تو اُن میں ایک تھلکہ ساچ گیا۔ کہاں تو وہ یہ بات دنیا کے سامنے رکھ رہے تھے کہ آریہ لوگ ۲ ہزار سال قبل از مسیح بھارت میں آئے۔ کہاں یہ بات کہ آج سے ہزاروں سال پہلے جبکہ یورپی اور دوسری تہذیبوں کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ بھارت ترقی کے شکھر پر تھا۔ اور اُس کا اقتدار ساری دنیا پر تھا۔ مسٹر پوکک کی پستک "انڈیا ان گریس" کا حوالہ دیتے ہوئے پروفیسر کرشن کمار ایم۔ اے نے اخبارات میں اِس موضوع پر نئی روشنی ڈالی ہے اور سدھ کیا ہے کہ پراچین آریوں نے ہی مصر کو آباد کیا تھا۔ مصری دریاؤں اور صوبوں کے نام بھی ہندوستان سے لئے گئے ہیں۔ مصری راجاؤں کے نام بھی ہندو ناموں سے ملتے ہیں مثلاً رام اور رامیس۔ مصری بھاشا میں بہت سے شبد ایسے ملتے ہیں جو ہوبہو سنسکرت کے ہیں۔ مصر میں چاند شیو اور وشنو کے مندر ہیں دیو داسی سسٹم بھی وہاں پرچلت رہا۔ مصری لٹریچر میں دنیا کی پیدائش اور زندگی کے فلسفہ میں ہندو گرنتھوں سے بھاری مطابقت ہے ہندوؤں کی طرح مصری بھی سمجھتے ہیں کہ آتما یا روح لافانی ہے۔ مصریوں کے قول کے مطابق ان کا سب سے بڑا دیوتا مینس تھا۔ جس نے مصر کا قانون مرتب کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ منو شبد بگڑ کر مینس ہوگیا ہے۔ جس طرح منو سے بگڑ کر نوح۔ مناح۔ ینیاح بن گئے۔ مصری تہ خانوں میں ہزاروں برسوں کی جو پرانی ممیاں یعنی لاشیں برآمد ہوئی ہیں وہ بہت باریک ململ سے لپٹی ہوئی نکلیں ہیں۔ واضح رہے کہ یہ ململ اس وقت ہندوستان کے سوائے اور کسی ملک میں تیار نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح مصر کے مندروں کے دروازے ساگوان کی لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ لکڑی ہندوستان کے سوا کسی اور ملک میں دستیاب نہیں ہوتی مسٹر پوکک کی اس پستک میں ہندوستان کی صنعت، جہاز رانی کی بھی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہندوستانی جہاز عرب، عراق، یونان مصر تک جاتے تھے"

مصر تک ہی کیا محدود ہے پراچین (قدیم)

آریوں کی بستیاں دنیا کے ہر ایک حصہ میں آباد تھیں۔ افسوس کہ بھارت کا یہ اقتدار اور حشمت ماضی کی داستانیں بن کر رہ گئیں۔ اور آج ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ ہم اس کھوئی ہوئی حشمت کو دوبارہ حاصل کر سکیں گے ہم تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے بھی دوسروں کا سہارا ڈھونڈھ رہے ہیں۔" (آریہ گزٹ لاہور ۵ جولائی ۱۹۴۲ء ص۴)

اہلحدیث آج مصر کی کیا حالت ہے۔ عام طور پر مذہب اسلام اور زبان عربی ہے۔ حکومت اسلامیہ ہے۔ بس یہی ثبوت ہے کہ اسلام قدیم آریہ ورت پر پورا غالب آگیا۔

خدا کرے باقی آریہ ورت کا انجام بھی ایسا ہی ہو

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

(از قلم مولوی عبدالرحمن صاحب خلیق نظام آبادی)

ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اقامة حد بارض خیر لاھلھا من مطر اربعین صباحًا۔ یعنی یہ کہ کسی ملک میں شریعت اسلام پر عمل کرنا اور حدود اللہ کا قیام اور احکام شریعت پر عمل کرنا اور کرنا اس ملک کے باشندوں کے لئے کئی دنوں کی بارشوں سے اچھا ہے۔ بارش سے ملک سرسبز اور زرخیز ہوتا ہے۔ زرخیزی سے ملک میں آبادی بڑھتی ہے وہ ملک تمام دوسرے ملکوں سے زرخیزی اور آبادی اور کثرت خیر اور رزق کی وجہ سے بہتر کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی ملک میں اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدوں میں سے کسی ایک حد کا جاری کرنا اور اس پر عمل در خل ملک کے لئے بارشوں اور زرخیزیوں سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور خدا کی رضامندی سے اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ جس ملک پر خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ اس سے بڑھ کر زرخیز اور خوش قسمت اور کون ملک ہو سکتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:۔ یکون فی هذه الامة خسف ومسخ وقذف فی متخذی القینات وشاربی الخمر ولابس الحریر۔ یہ کہ کوئی زمانہ ہوگا کہ اس امت میں تباہیاں اور بربادیاں ہوں گی۔ زلزلوں سے مکانات اور انسان زمین میں دھنسائے جائیں گے۔ صورتیں بدل جائینگی (میرے خیال میں مسخ کی ایک یہ صورت بھی ہے کہ شکل محمدی نہ رہے گی) اور "قذف" ہوگا۔ قذف کے لغوی معنے "الرمی البعید" ہے یعنی دور سے کسی چیز کا آکر لگنا یا گرنا۔ دوسری وجہ اس عذاب الہٰی کی یہ ہوگی کہ لوگ عموماً ام الخبائث یعنی شراب نوشی کے کثرت سے عادی ہونگے اور یہ چیز بھی دنیا کے فیشن میں داخل، اور تہذیب زمانہ کا نشان سمجھی جائے گی۔ یعنی جس چیز کے متعلق قرآن نے تنبیہا اور نذیرے کہا ہے فھل انتم منتھون۔ کیا شراب خوری سے نہیں رکو گے؟ یا فرمایا فیه اثم کبیر یعنی شراب نوشی میں "بہت بڑا" گناہ ہے۔ اس کو شیر مادر سمجھ کر آزادی سے پئیں گے اس وجہ سے اللہ کا غضب حرکت میں آئے گا اور لوگ طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہوں گے۔ منجملہ ان زلزلے ہوں گے۔ شکلوں کی تبدیلی ہوگی۔ چہرے کی وہ رونق و بشاشت و نور اور اسلامی چمک گم ہوگی اور لعنت و غضب خداوندی کی وجہ سے چہرے مسخ شدہ معلوم ہوں گے۔ جنگوں سے موتیں ہونگی۔ بم باری اور گولہ باری سے لوگ فنا ہونگے۔ یہ سب کچھ خدا و رسول کے احکام کو پس پشت ڈالنے کا نتیجہ ہوگا۔ میرے بھائیو! یہ توبہ و استغفار کا وقت ہے۔ انابت و رجوع الی اللہ سے عذاب ٹل سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت سلمان راوی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ان اللہ حی کریم یستحی اذا رفع الرجل یدیه ان یردھما صفرًا خائبین۔ یعنی رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہمیشہ زندہ رہنے والا سخی ہے۔ جب کوئی اس کا بندہ اس کے سامنے دعا کرتا ہے اور اپنے ہاتھ پھیلا کر کچھ مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ ان ہاتھوں کو بے مرام خالی واپس کرنا مروت نہیں سمجھتا۔ ضرور مانگنے والے کو کچھ نہ کچھ عطا فرما دیتا ہے تو اگر ہم سچے دل سے سابقہ گناہوں کی معافی مانگ کر آیندہ کے لئے عافیت مانگ لیں تو یقیناً رب العالمین ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہیں فرمائے گا۔ اور اس کے دروازہ کا سائل خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹیگا۔ جو دعا محترم بزرگوار مولنا (مدیر) مدظلہ نے بطور قنوت نماز فجر میں پڑھنے کے لئے حکم دیا ہے وہ نہایت ہی جامع اور برمحل ہے۔

اللھم استر عوراتنا و آمن روعاتنا واحفظنا وانصرنا علی القوم الکافرین ولا تسلط علینا من لا یرحمنا انت ولینا فی الدنیا والآخر اللھم لاتقتلنا بغضبك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك واجعل لنا من لدنك ولیًا واجعل لنا من لدنك نصیرًا یا ارحم الراحمین۔

ایک حدیث میں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ سورہ بقر کے ختم پر جو آیتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ اپنے عرش کے خزانوں میں سے عنایت کی ہیں۔ فتعلموھن وعلموھن نسائکم وابنائکم فانھا صلوٰۃ ودعاء۔ وہ آیتیں خود بھی یاد کرو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی یاد کراؤ اور وہ پڑھا کریں کیونکہ ان میں

فتاویٰ

س ۱۱۲ } ہندہ کا باپ اجازت نکاح کی دیکر چلا جاتا ہے۔ اب وقت نکاح علاوہ زوجین کے صرف ایک مرد اور چار عورتیں عاقل بالغ موجود ہیں۔ یہ مرد بھی کم علم ہے کہ عبارت خطبہ کی پڑھ کر ایجاب قبول کرا دیتا ہے۔ یہ سب ایک ہی خاندان کے ہیں۔ لڑکی ہندہ اور اس کی والدہ خالہ وغیرہ سب راضی اور شریک ہیں۔ کچھ اندیشہ کی وجہ سے عوام کو قبل نکاح اطلاع دی نہ بعد کو کوئی دی گئی۔ بعد ایک ہفتہ کے رخصت کرنے کے بعد اعلان عام ہو جاتا ہے۔ یہ نکاح جائز ہوا یا ناجائز۔ (سائل المعود الاسم)

ج ۱۱۲ } صورت مرقومہ میں نکاح جائز ہے۔ کیونکہ شہادت کا نصاب پورا ہے اور ولی کی اجازت بھی حاصل ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۳ } عقیقہ ایک جانور (یا دو جانور) دینے سے ادا ہو جاتا ہے یا دو جانور قربانی کرنے سے ادا ہوگا۔ (شیخ محمد صادق خریدار ۱۲۹۵۳ از منڈی انوالہ)

ج ۱۱۳ } لڑکی کے عقیقہ کے لئے ایک جانور۔ لڑکے کے لئے دو جانور ہونے چاہئیں۔ جو جانور قربانی میں دے سکتے ہیں وہ عقیقہ میں بھی دے سکتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۴ } جو جانور مثلاً گائے یا اونٹ وغیرہ قربانی دینے سے ۷ آدمیوں کی طرف سے جائز ہو سکتی ہے۔ آیا ایک جانور سے بچوں کا عقیقہ ادا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱۴ } گائے کے سات حصے عقیقہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔ یعنی لڑکیاں اگر سات ہیں تو ایک ہی گائے کافی ہوگی۔ اگر لڑکے ہیں تو تین کی طرف سے کافی ہوگی۔ اگر ملے جلے ہیں تو لڑکی کا ایک اور لڑکے کے دو حصے شمار کئے جائیں گے۔ اللہ اعلم! (ایک آنہ داخل غریب فنڈ)

س ۱۱۵ } ایک موضع میں امیر و غریب ملکر عرصہ زمانہ سے ایک مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں۔ بوجہ ... کی بنا پر مسجد بالکل خراب ہو گئی۔ بلکہ چھت بھی گر گئی۔ جو کچھ گاؤں سے امداد ہوئی ان سے مرمت کا کام پورا نہیں ہوا۔ اسلئے قریہ کے کسی شخص نے گاؤں سے کچھ فطرہ، کچھ زکوٰۃ اور کچھ قربانی کی رقم وصول کر کے مسجد کی مرمت کرا دی۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مسجد میں ہر ایک امیر و غریب کو جمعہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ اور اگر چند لوگ اس جمعہ کی مسجد کو چھوڑ کر ایک اور مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھیں تو جمعہ کی نماز قبول ہو گی۔ کیا دوسری مسجد ضرار کے حکم میں داخل ہے؟ (خریدار نمبر ۱۲۸۶۱)

ج ۱۱۵ } مسجد سطح زمین کا نام ہے۔ اگر زمین جائز کمائی سے خریدی گئی ہے تو نماز بھی اس پر جائز ہے۔ چھت یا مرمت پر قربانی کا یا صدقہ فطر کا یا کوئی اور ملل لگایا گیا ہو اس سے نماز میں خلل نہیں آتا۔ ہاں یہ مسئلہ الگ ہے کہ چرم قربانی مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں۔ اسکے متعلق حدیثوں میں آیا ہے کہ صدقہ فطر اور چرم قربانی مسکینوں کا حق ہے۔ ہاں قربانی کا گوشت ہر ایک کے لئے جائز ہے۔

س ۱۱۶ } ایک شخص نے اپنی عورت کو مار پیٹ کر دو طلاقیں دیدیں۔ اسپر چار ماہ بھی گزر گئے۔ اب وہ زوجیت کا دعویٰ کرتا ہے اسپر کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۶ } چار مہینے میں اسکی عدت گذر گئی۔ اب اسکا تعلق زوجیت باقی نہیں رہا۔ ہاں اگر میاں بیوی راضی ہوں تو نکاح جدید کرکے رہ سکتے ہیں۔ اللہ اعلم!

متفرقات

ثنائی برقی پریس کا سارا انتظام میرے لڑکے کے سپرد ہے وہی اس کا ذمہ دار ہے۔ پریس میرے دفتر سے قریباً نصف میل دور ہے۔ اس لئے اس کے کسی کام سے مجھے اطلاع بھی نہیں ہوتی۔ پس مشہری یا بیرونی احباب پریس کے متعلق ہر قسم کی مراسلت منیجر پریس سے کیا کریں ذمہ داری بھی انہی کی سمجھیں۔

(ابوالوفاء)

ماہ رجب کی آمد اصحاب خیر ماہ رجب میں خیرات و زکوٰۃ وغیرہ صدقات تقسیم کیا کرتے ہیں۔ انہیں مندرجہ ذیل شعبوں کی طرف ضرور خیال رکھنا چاہئے۔

غریب فنڈ - اشاعت فنڈ - اہل حدیث کانفرنس۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔

سائلین غریب فنڈ کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ امداد نہ آنے کے باعث ان کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ارباب کرام اس فنڈ کی خاص طور پر امداد فرمائیں۔ کیونکہ اس سے غرباء کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔

از فتویٰ فنڈ ۱۲ر۔ تفصیل آئندہ۔

درس قرآن کا اجراء الحمد للہ کہ درس قرآن کریم کا سلسلہ آج ۱۷ جولائی سن رواں سے بر مکان شیخ محمد طفیل صاحب صدر انجمن خواجگان شریف پورہ امرتسر شروع ہوا ہے۔ بسم اللہ شیخ الحدیث مولوی نیک محمد صاحب نے فرمائی۔ اور آئندہ حافظ عبدالحق صاحب روزانہ درس قرآن کریم دیا کریں گے۔
(شیخ دین محمد عاصی تاج منزل شمس آباد۔ امرتسر)

دعائے صحت میرا نواسہ سعید احمد ولد مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن فیروزکوٹی مرحوم دو ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ ناظرین اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (حاجی قطب الدین از دھارڈ ضلع امرتسر)

ملکی مطلع

حالات جنگ

آج کل روس کی سرزمین پر جو خوفناک جنگ لڑی جا رہی ہے۔ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فریقین کے لاکھوں نوجوان ہزارہا ٹینک اور ہوائی جہاز اس جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ جانبین کا جو جانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے اس کا اندازہ ماسکو کے ایک اعلان سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ ۱۵ مئی اور ۱۵ جولائی کے درمیانی عرصہ میں ۹ لاکھ جرمن سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے یا قیدی بنائے گئے۔ اس کے علاوہ دشمن کے ۲۹ سو ٹینک دو ہزار توپیں اور کم سے کم پانچ ہزار ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ اس عرصہ میں روسیوں کے انتالیس ہزار نوسو سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے یا قیدی بنائے گئے۔ انیس سو پانچ توپیں نوسو چالیس ٹینک اور تیرہ سو پچاس ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ اس اطلاع میں اگر کچھ مبالغہ سے بھی کام لیا گیا ہے تو بھی اس بات میں کیا شک ہے کہ اس محاذ پر فریقین جنگ جان و مال کے بھاری نقصانات برداشت کر رہے ہیں۔

روس کے خلاف جرمنی اکیلا نہیں لڑ رہا ہے بلکہ یورپ کے اکثر ملک خواہ جرمنی کے مفتوحہ ہیں یا اسکے زیر اثر ہیں۔ روسی محاذ پر داد شجاعت دے رہے ہیں۔ ہٹلر نے اپنے بڑے حملے کیلئے روس کے جس علاقے کو منتخب کیا ہے وہ کاکیشیا (کوہ قاف) کا علاقہ ہے۔ جہاں تیل کے علاوہ لوہا اور کوئلہ بھی بافراط پیدا ہوتا ہے۔ یہ تینوں چیزیں جنگ جاری رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں اور اس کے قرب و جوار میں روس کے صنعتی کارخانے بھی پائے جاتے ہیں۔ جہاں دن رات سامان جنگ تیار ہوتا ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ پہلے تو جرمن ہائی کمانڈ کا ارادہ تھا کہ کاکیشیا کو فوراً فتح کر لیا جائے مگر اب وہ یہ چاہتا ہے کہ سردست کاکیشیا کے علاقہ کو باقی روس سے کاٹ دیا جائے اور پھر آہستہ آہستہ فتح کر لیا جائے۔ اس علاقے پر قبضہ کرنے میں جرمن فوج کے راستے میں دو بڑی مشکلات حائل ہیں۔ ایک کہ بحیرہ اسود کی مشہور بندرگاہ سبستاپول کے سقوط کے باوجود روس کا بحری بیڑہ بحیرہ اسود کی دوسری بندرگاہوں میں موجود ہے جو بحری راستہ سے حملہ آور فوج کو کافی پریشان کر سکتا ہے۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ خشکی کی راہ سے حملہ آور غنیم کے راستے میں سولہ سولہ اور اٹھارہ اٹھارہ ہزار فٹ اونچے پہاڑ کھڑے ہیں اس لئے جرمن فوج کی کوشش یہ ہے کہ کاکیشیا کو باقی روس سے کاٹ دیا جائے تاکہ تفرق اتصال کے بعد روسی فوج کی طاقت کمزور ہو جائے اور شمالی روس کے اسلحہ ساز کارخانے اس محاذ پر کمک اور فوجی سامان نہ بھیج سکیں۔ بلکہ کاکیشیا کی خام پیداوار لوہا۔ کوئلہ اور پٹرول وغیرہ سے محروم ہو جائیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر جرمن جرنیل کی یہ کوشش کامیاب ہو گئی تو کیا روس کی قوت مزاحمت ختم ہو جائیگی؟ ماہرین جنگ اس سوال کا جواب نفی میں دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ روس نے کوہ یورال اور سائبیریا وغیرہ میں بھی اسلحہ سازی کے کارخانے بنائے ہوئے ہیں اور ان علاقوں میں بھی خام اجناس کی پیداوار حسب ضرورت کافی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ روس کا ملک شرقاً غرباً تقریباً چھ ہزار میل لمبا ہے اس لئے روسی فوجوں کو پسپائی کے لئے کافی گنجائش ہے لہذا کاکیشیا کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد بھی روسی فوجیں پسپا ہو کر جرمنی کی مزاحمت جاری رکھ سکتی ہیں۔ گو اُن کی طاقت اُس وقت کمزور ہو جائیگی مگر برطانیہ اور امریکہ کی امداد سے جو دوسرے راستوں سے بھی پہنچ سکتی ہے۔ روس کم سے کم سردی کا موسم شروع ہونے تک اتحادیوں کے مشترکہ دشمن کا مقابلہ جاری رکھ سکیگا۔ اس عرصہ میں شاید اتحادی یورپ میں جرمنی کے مقابلہ میں دوسرا محاذ جنگ بھی پیدا کر دیں۔ ماہرین کی ان توقعات کے علاوہ ہمیں ایک اور خطرہ بھی نظر آتا ہے۔ وہ یہ کہ ممکن ہے جاپان اس نازک وقت میں جرمنی کے دباؤ میں آکر سائبیریا میں روس پر حملہ کر دے۔ جیسا کہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان اور روس کی مشترکہ سرحد پر اپنی اپنی فوج بہت بڑی تعداد میں جمع کی ہوئی ہے۔ اگر یہ حملہ ہو گیا تو روس کا دو زبردست دشمنوں کے پنجہ سے بچ نکلنا بہت مشکل ہوگا۔

محاذ مصر (مصر میں) دو ہفتے سے زیادہ وقت گزر گیا مگر ابھی تک فریقین کے درمیان کوئی بہت بڑا فوجی تصادم نہیں ہوا تاہم عنقریب کوئی زبردست ٹکر ہونے والی ہے۔ ۱۷ جولائی کو قاہرہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت العالمین کے جنوب میں ایک پہاڑی کے قریب ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے جو ساحل سمندر سے دس میل دُور ہے۔ اس پہاڑی کے بیشتر حصے پر ہمارا قبضہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہاڑی فریقین کے نزدیک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ دونو فریق اس محاذ پر کمک لا رہے ہیں۔ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا بحری اور ہوائی بیڑہ بحیرہ روم اور لیبیا میں دشمن کی کمک کو راستے ہی میں سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔

روسی محاذ جنگ کا کچھ حال معاصر پرتاپ کے الفاظ میں سنئے!

• روسی محاذ کی حالت بدستور نازک ہے

رفتہ رفتہ یہ عیاں ہو رہا ہے کہ مارشل ٹیموشنکو
روسی جرنیل ؟ اس لئے پسپا ہو رہے تھے کہ وہ
جرمن حملہ کی شدت کی تاب نہ لا سکتے تھے۔ آپ کی
پسپائی کی وجہ یہ ہوئی کہ جرمنوں نے بیک وقت
چار مقامات پر حملے کرکے کچھ عرصہ کے لئے روسیوں
کے لئے کسی قدر مشکل حالت پیدا کر دی تھی۔ بیان
کیا جاتا ہے کہ روسی ہائی کمانڈ کا خیال تھا کہ
جرمن موسم گرما کا حملہ ماسکو پر کریں گے۔ چنانچہ
جنرل ژوکاف کے ماتحت انہوں نے بھاری فوجیں
اس محاذ کی حفاظت کے لئے تعینات کی ہوئی
تھیں۔ جرمنوں کو کسی طرح اس بات کا علم ہو گیا
چنانچہ انہوں نے ماسکو کی بجائے دکنی محاذ پر پوری
شدت سے حملہ کر دیا۔ اور ماسکو روسٹاف لائن
کاٹنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کا لازمی نتیجہ
یہ ہوا۔ - - - - کہ باربرداری کی
مشکل سے روسی فوجوں کی نقل و حرکت آسان
نہ رہی۔ اور جرمن آگے بڑھتے گئے۔

تازہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن
رفتار میں کسی قدر سستی واقع ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی
یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سستی روسی مزاحمت کا
نتیجہ ہے یا ویسے ہی ہے۔ یہ ماننا پڑیگا کہ روسی
مزاحمت دن بدن سخت ہو رہی ہے۔ پرانی بات
کی آج ایک مرتبہ پھر تصدیق ہو گئی کہ جہاں بھی
روسی لڑنا چاہتے ہیں وہ لڑتے ہیں اور خوب
لڑتے ہیں۔ وارونیز جرمنوں کے ہاتھ میں آتا آتا
نکل گیا۔ اور اب جرمن روسی جوابی حملوں کا
مقابلہ کر رہے ہیں۔ پہلے جرمنوں نے یہ کوشش کی
کہ سیدھا حملہ کرکے اس شہر پر قبضہ کر لیا جائے
اور انہیں ابتدائی کامیابی بھی ہوئی۔ وارونیز کے
مضافات تک یہ پہنچ گئے۔ لیکن یہاں آ کر انہیں
رکنا پڑا۔ رائیٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے
کہ قلیل التعداد ہونے کے باوجود روسیوں نے
وہ مقابلہ کیا کہ جرمنوں کو منہ کی کھانی پڑی۔
اب جرمن ایک نیا حملہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے
شہر کو گھیرنے کی تازہ کوشش شروع کر دی ہے۔
ابتدائی کامیابی یہاں بھی انہیں ہوئی ہے۔ لیکن
یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ اس تازہ جرمن حملہ
کا حشر کیا ہوتا ہے۔

جرمن سٹالن گراڈ کی طرف دھیرے دھیرے بڑھ
رہے ہیں۔ لیکن اس پر قبضہ کرنا آسان نہ ہوگا۔ سٹالن
گراڈ روس کا ایک اہم ترین شہر ہے۔ ٹینک اور
موٹریں سارے شہروں سے زیادہ یہاں تیار
ہوتی ہیں۔ اس لئے روسی آسانی سے اسے نہ
چھوڑیں گے۔ تعجب نہ ہوگا اگر اس شہر کی حفاظت
بھی روسی اسی دلیری اور شجاعت سے کریں۔
جیسی کہ انہوں نے ماسکو اور لینن گراڈ کی کی تھی۔
بیان کیا جاتا ہے کہ پچھلے سال جرمن پسپائی سے
پہلے ایک وقت جرمن ہراول دستے ماسکو سے
۵ میل کے قریب پہنچ گئے تھے۔ لیکن روسی
فوجوں نے تمام کو تہ تیغ کر دیا۔ سٹالن گراڈ پر فتح
جرمنوں کے لئے آسان نہ ہوگی۔ اور ابھی تو انہوں
نے وارونیز پر قبضہ کرنا ہے۔ جب تک یہ شہر
ان کے قبضہ میں نہیں آتا۔ جرمن کا عقب کبھی
محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اگر اس شہر پر جرمنوں کے
داخلے سے روسی ماسکو روسٹاف لائن سے محروم
ہو گئے ہیں تو جرمن بھی ابھی اس کا پورا فائدہ نہیں
اٹھا سکتے۔ کیونکہ جب تک یہ رخنہ راستہ میں سے
نہ ہٹے وہ اسے استعمال نہیں کر سکتے۔ اور پھر
عین ممکن ہے کہ یہ مقام روسی فوجوں کے جوابی
حملہ کا اساس ہی بن جائے ×× ایک اور اطلاع
ہے کہ جرمن فوجیں اتنے دن کی شدید پیشقدمی
سے کسی قدر تھکان محسوس کر رہی ہیں۔ یہ قدرتی
ہے۔ لیکن روسی اس کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے
کون کہہ سکتا ہے کہ مارشل ٹیموشنکو ایسے ہی وقت
کے منتظر ہوں۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا
کہ انہوں نے ابھی تک وارونیز کے علاوہ اپنی بھاری
فوج کہیں استعمال نہیں کی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ
انہوں نے اپنی ریزرو فوج کہیں جمع کر رکھی ہو۔
ان تمام امکانات سے یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ
آیندہ چند دنوں میں روسی مارشل کوئی نیا کرشمہ
دکھانے والے ہیں۔ (پرتاپ ۲۰ جولائی ۱۹۴۲ء)

جنگ کے اثر سے گرانی کاغذ

حکومت ہند نے جنوری ۱۹۴۲ء سے جون ۱۹۴۲ء تک
اخبارات کو کاغذ خریدنے کے لئے جو کوٹہ سرٹیفکیٹ
دئیے تھے وہ اس بنا پر منسوخ کر دئیے گئے کہ امریکہ
یا کنیڈا سے ان کا مال نہیں آیا۔ یعنی ان اجازت ناموں
میں اخبارات کو جتنا کاغذ خریدنے کی اجازت دیگئی
تھی اب وہ نہیں مل سکیگا۔ اسپر لاہور میں قریبا
دو صد اخباروں کے مالکوں اور منیجروں کی میٹنگ
ہوئی جس میں حکومت کے اس حکم کے خلاف
احتجاج کرتے ہوئے اس امر کا اندیشہ ظاہر کیا گیا
کہ اسکے نتیجہ میں ماہ ستمبر تک ۸۰ فیصدی اخبارات
بند ہو جائیں گے اور ماہ نومبر کے بعد باقی ۲۰ فیصدی
کے بندش کے متعلق بھی خطرہ ظاہر کیا گیا۔ ان
خطرات کو ملحوظ رکھ کر حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ
وہ منسوخی کے حکم کو واپس لے لے۔

گورنمنٹ اس مطالبہ کا کیا جواب دیگی؟ آیندہ دیکھا
جائیگا۔ مگر غریب دفتر "اہلحدیث" اپنی بساط کے مطابق
جو پختہ ارادہ کر چکا ہے۔ اس کے اظہار سے
پہلے ہم ایک واقعہ سناتے ہیں۔

واقعہ ایک اسلامی جنگ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی
جماعت کو کمی غذا کی وجہ سے یہاں تک تکلیف ہوئی
کہ سالار فوج کے حکم پر ہر مجاہد کے حصے میں ایک
ایک کھجور آنے لگی۔ جب اس مقدار میں بھی کمی
ہو گئی تو مجاہدین نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ایک
ہی کھجور کو چند اشخاص مل کر چوس لیتے۔ کچھ عرصہ
اسی طرح گذارہ کرتے رہے۔ آخر خدا تعالے کے
حکم سے دریا نے ان کے لئے ایک بڑی مچھلی پھینک
دی۔ جسے پکڑ کر سب نے سیر ہو کر کھایا۔

پختہ ارادہ اس سچے واقعہ کی بنا پر دفتر اہلحدیث
پختہ ارادہ کر چکا ہے۔ خدا اس کے ارادہ ...

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۱۲؍ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر عہ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم معافی کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب بھیا محمد امین صاحب ششہنیاں (بستی) معرفت مولوی امیر علی صاحب متعدد بار مومیائی منگوائی تھی حسب منشا مفید ثابت ہوئی۔ ایک پاؤ مومیائی میرے پتہ سے ارسال فرمائیں (۲۶۔ اپریل ۱۹۴۲ء)

جناب مولوی امیر علی صاحب ششہنیاں (بستی) جناب کے یہاں سے بہت مرتبہ کافی مقدار میں مومیائی منگایا۔ ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی۔ اب نصف سیر پھر ارسال فرمائیں (۱۷۔ اپریل ۱۹۴۲ء)

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں بھینگے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے قیمت قسم اعلیٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قیمت اوسط بھورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر لاثانی دوائیں ہیں۔ ملنے کا پتہ:-

ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی
سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد

معقولات حنفیہ جس میں فقہ کے سات مسائل مفقود الخبر۔ مرتد۔ حرمت مصاہرہ۔ ددہ۔ اقتدائے مقیم بالمسافر۔ تفریق بین الزوجین پر روشنی ڈال کر فقہ حنفیہ کے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تصنیف الحیلۃ الناجزہ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی تصنیفات

(متعلقہ اصل حدیث)

علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ مطابق قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲؍

فقہ اور فقیہ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے ۳؍

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت پانچ آنہ (۵؍)

فتوحات اہل حدیث ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۸؍

اجتہاد و تقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت ۸؍

اصول فقہ فقہ کے اصول عربی زبان میں مع مثالوں کے طلبائے مدارس عربیہ کے لئے کتابی صورت میں لکھے گئے ہیں قیمت ایک آنہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

(رد وتردید قادیانی مشن نمبر ۱)

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے نیز بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے - ۴ر

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں - ۸ر

نکاح مرزا مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) والی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے - جدید ایڈیشن ہے - قیمت ۳ر

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان - ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے - قیمت ۱ر

فاتح قادیان جس میں لودھیانہ کے تاریخی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی روئداد مع فیصلہ منصفان و سرٹیفکیٹ مندرج ہے - اور کتاب آیۃ اللہ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب امیر لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب لکھا ہے - قیمت ۲ر

چلستان مرزا مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے قابل دید ہے - قیمت ۱ر

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ

جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ - اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر مصنف نے مبلغ ایکہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہوا ہے ... مرزائی ...

امت آج تک وصول نہ کر سکی

فتح ربانی ایک زبردست تاریخی مباحثہ دربارہ حیات مسیح - مابین مولانا ابو الوفا اور مولوی غلام رسول ساکن راجیکی جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے - ۸ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں بتلایا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا قادیانی تحریرات سے مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا - قیمت ایک آنہ

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے مسلمانوں کا نکاح اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں - قیمت ۲ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں انتخابی انگریزی - ہندی - گورمکھی - اردو کی چھپائی نہایت عمدہ - رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر ... کی جاتی ہے - اگر آپ ... اشتہار - رسیدیں ... کیلنڈر ... فارم ... اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں -

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا - ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے - اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں - اور رسالہ ... مولوی عبد اللہ ... کے ... دئیے گئے ہیں - تاکہ ...

دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے - قیمت ۴ر

تعلیمات مرزا مع جواب الجواب - قادیانی مشن کی تردید کیلئے ایک ... رسالہ تعلیمات مرزا ... جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا - اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا - قادیان سے ... نکلا - جس کا جواب الجواب اس میں ... اب یہ ایسی جامع کتاب ... ہے - قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے - جس کی مرزائی ... تردید نہیں کر سکے - اور آخری فیصلہ کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں - یہ رسالہ ایک صفحہ پر بالمقابل اردو ... کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے - ۵ر

ایضاً - مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی ترجمہ ۵ر

علم کلام مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے - یہ ایک اچھوتا مضمون ہے - قیمت ۸ر

عجائبات مرزا یہ علم کلام مرزا کا ... دوم ہے - مرزا صاحب ... اقوال سے ان کی عمر گیارہ سال ثابت کی ہے ۴ر

بہاء اللہ اور مرزا شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ - قابل دید ہے - ۸ر

نوٹ - محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا -

خریدار نمبر ۱۰۵۴۲ ... جناب ... سنگھ ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۵

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۱



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
روساء و جاگیرداران سے ″ ″ للعہ
عام خریداران سے ″ ″ صہ
″ ″ ″ ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ۱۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء یوم جمعہ مبارک

فہرست مضامین

حسیاتِ مسلم

میں حضرت محمود لدھن آبادی کا بہت شکر گزار ہوں، کہ انہوں نے یہ نظم اہلحدیث کے لئے دی ہے۔ (مجید پرویز)

فرطِ غم سے قلب محزوں ہو گیا زار و نزار — سامنا ہے اُن مصائب کا، نہیں جن کا شمار
گلشن دین محمدؐ پر مسلّط ہے خزاں — ہر نہالِ آرزو اُس کا ہُوا بے برگ و بار
وائے ملت ان دنوں بیگانۂ احساس ہے — غیرتِ مسلم جہانِ نو میں ہے رسوا و خوار
طاقتِ پرواز کھو بیٹھے ہیں اب شاہیں کے پر — ہو رہا ہے قدرتاً تیرِ حوادث کا شکار
بامِ گردوں کے مکیں کو آگئی پستی پسند — اور کچھ اپنی طبیعت پر نہیں ہے اختیار
کیا بتاؤں مجھ سے اُس کی وجہِ ناکامی نہ پوچھ — اپنے ہاتھوں ہی سے اُس نے کھو دیا اپنا وقار
اپنی منزل چھوڑ کر گم کردہ منزل ہُوا — خضرِ دوراں رہ گیا رستہ پہ مانندِ غبار

ہاں اگر یہ چھوڑ دے یہ عادتیں تو بالیقیں
گلستانِ دین میں محمود پھر آئے بہار

انتخاب الاخبار

— لندن کی اطلاع مجریہ ۲۶؍جولائی مظہر ہے کہ روس کے محاذ پر اس وقت خون ریز جنگ ہو رہی ہے۔ روسی روستوف کو بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ یہ شہر ابھی تک روسیوں کے قبضہ میں ہے۔ جرمن صرف بیرونی مورچوں میں داخل ہوئے ہیں۔ دشمن اس مقام پر بہت بڑی کمک لا رہا ہے۔

— قاہرہ۔ ۲۶ جولائی کا اعلان مظہر ہے کہ مصر کی لڑائی میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ دشمن حملہ کرنے کی بجائے دفاع پر مجبور ہو گیا ہے۔ شمالی حصے میں وہ سرنگیں بچھانے میں مصروف ہے۔ ہمارا توپ خانہ۔ ہوائی جہاز اور گشتی دستے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اور دشمن کے پیدل مرکزوں پر حملے کر رہے ہیں۔

— امریکہ میں برما سے آنے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ برما میں قحط پھیل گیا ہے۔ جاپانیوں نے اعلان کر دیا ہے کہ آئندہ ٹیکس مزدوری کی شکل میں وصول کیا جائیگا بری افسروں کی جگہ جاپانیوں کو لگایا جا رہا ہے۔

— حکومت کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ ریاست کے جو سپاہی دوسرے ملکوں میں جنگی قیدی ہیں ریاست کی طرف سے ان کے کنبوں کی امداد کی جائے گی۔

— لاہور۔ دہلی اور شملہ کے سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ خاکساروں سے پابندیاں اٹھالی جائیں گی۔ شملہ میں سرکاری افسر مسٹر عنایت اللہ مشرقی کے نمائندوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔

— مغربی پنجاب کے بعض اضلاع میں بارش کی شدت کے باعث اکثر دیہات کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ہزاروں انسان اپنے گھروں کو چھوڑ کر باہر نکل گئے ہیں۔ بالائی سندھ میں سیلاب نے جو آفت برپا کی ہے شمالی سندھ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ سکھر شکار پور روڈ بالکل غرقاب ہے۔

— دہلی کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ کانگرسی لیڈروں کو آغاز تحریک سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائیگا اس تحریک کی نوعیت یہ بتائی جاتی ہے کہ کانگرس کی طرف سے سرکاری ملازموں، کارخانوں کے مزدوروں اور بعض دوسرے لوگوں سے کہا جائیگا کہ کام چھوڑ دو۔

— واشنگٹن میں ۲۲؍جولائی کو جنگی جہازوں کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۱؍جولائی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں جہازوں کا جتنا نقصان ہوا ہے۔ اتنا جنگ کے شروع سے کسی ہفتہ میں نہیں ہوا۔ برطانیہ اور امریکہ میں جتنے جہاز تیار ہوتے ہیں ان کی نسبت بحریوں کے حملوں سے نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

— میلبورن (آسٹریلیا) کی اطلاع مظہر ہے کہ جزیرہ نیوگنی میں بونا کے مقام پر قریباً دو ہزار جاپانی سپاہی اترے ہیں۔ اس سے بندرگاہ مورسبی کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

— لاہور کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یکم اگست کی شام سے ۲؍اگست کی صبح تک سارے پنجاب میں روشنی پر پابندی عائد کی جائے گی۔

— لاہور اور راولپنڈی وغیرہ میں کئی ایک تاجروں کو گندم اور کھانڈ وغیرہ سرکاری نرخ سے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

— ضلع جالندھر کے ایک گاؤں میں پنجاب کی سب سے بوڑھی عورت فوت ہو گئی۔ اس کی عمر ۱۱۲ سال تھی۔ اس کے ۱۱۰ لڑکے لڑکیاں، پوتے پوتیاں وغیرہ ہیں۔

— گاندھی جی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مجھے گولی سے اڑنا منظور ہے لیکن میں جاپانیوں کے آگے سر نہیں جھکاؤں گا۔ نیز کہا کہ جنگ کے دوران میں..... اتحادیوں کی فوج ہندوستان میں رہ سکتی ہے

— نیویارک ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ امریکی بہت سی فوج جن میں ایک بڑا جہازی قافلہ بھی ہے لندن پہنچ گئی ہے۔ اتنی بڑی فوج آج سے پہلے بحر اوقیانوس کے پار نہیں بھیجی گئی۔

— پنجاب کے مشہور دریا راوی میں جو لاہور کے قریب بہتا ہے طغیانی آگئی ہے۔ سیلاب کا رخ شاہدرہ کی طرف ہے۔

— مراد آباد (یو۔پی) کے ایک مجسٹریٹ نے مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کو کسی تقریر کی بناء پر ۱½ سال قید اور پانسو روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔

— راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم جاری کر دیا ہے کہ دوکاندار کنٹرول شدہ چیزوں کی قیمتیں کاغذ پر لکھ کر اپنی دوکانوں میں آویزاں کر دیں۔ اور خریدار کو رسید دینے سے انکار نہ کریں۔ ورنہ ۲ سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

حسابِ دوستاں

ماہ اگست میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہو جائے گی۔ اگر ۲۶؍اگست تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی۔ اور بصورت دیگر مہلت یا انکار کی اطلاع بھی نہ آئی۔ تو ۲۸؍اگست کا پرچہ وی۔ پی بھیجا جائے گا۔ وی۔ پی کی وصولی تک اخبار بند رہے گا۔ وصولی کے بعد تمام بند پرچے بھیجے جائیں گے خریدار اصحاب مطلع رہیں:۔

۲۰۰۲ — ۲۴۰۹ — ۲۴۱۲ — ۵۵۱۱ — ۵۵۹۱
۵۵۱۵ — ۶۲۲۱ — ۶۵۱۲ — ۷۹۳۱ — ۱۰۱۹
۸۲۵۹ — ۸۴۰۹ — ۸۵۳۱ — ۸۶۰۸ — ۹۰۹۱
۹۱۴۵ — ۹۲۰۳ — ۱۰۴۵۰ — ۱۰۷۰۲ — ۱۰۷۱۰
۱۰۷۱۳ — ۱۰۷۴۶ — ۱۰۹۸۸ — ۱۰۹۹۱ — ۱۱۰۹۲
۱۱۴۴۲ — ۱۱۴۴۷ — ۱۲۰۷۹ — ۱۲۲۱۴ — ۱۲۲۲۳
۱۲۲۲۸ — ۱۲۲۳۲ — ۱۲۳۵۱ — ۱۲۴۱۸ — ۱۲۴۲۲
۱۲۴۲۴ — ۱۲۵۰۸ — ۱۲۵۲۱ — ۱۲۵۷۹ — ۱۲۶۴۵
۱۲۷۰۴ — ۱۲۷۱۱ — ۱۲۷۱۴ — ۱۲۷۱۸ — ۱۲۸۰۸
۱۲۸۷۱ — ۱۲۸۷۴ — ۱۲۸۷۶ — ۱۲۸۷۸ —
۱۲۸۷۹ — ۱۲۸۸۳ — ۱۲۸۸۵ — ۱۲۸۹۲ —
۱۲۹۵۳ — ۱۲۹۵۹ — ۱۲۹۹۰ — غریب فنڈ نمبر ۴ — ۱۰۲ —
۱۲۲۲۹ — ۱۲۲۳۵ — ۱۲۵۱۲ — ۱۲۷۱۷ —
۱۲۸۷۰ — ۱۲۸۷۳ — ۱۲۸۸۲ — ۱۲۹۳۹

نوٹ۔ غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہوتا ہے۔ قیمت ختم ہونے کے بعد بند کر دیا جاتا ہے۔ نیا داخلہ وصول ہونے پر نمبر وار جاری کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۶ر رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

دہلی کی جماعت امامیہ

دہلی میں ایک صاحب مولوی عبدالوہاب صاحب صدر بازار میں رہتے تھے۔ ابتدائی کتابیں اُنہوں نے پنجاب کے موضع لکھو کے ضلع فیروز پور میں پڑھی تھیں۔ صرف و نحو میں کچھ واقفیت حاصل کرکے دہلی میں حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت میں حاضر ہوکر درس حدیث میں شریک ہوگئے۔ درس حدیث سے فارغ ہوکر دہلی ہی میں قیام اختیار کرلیا۔ آپ اپنے علم میں جس مسئلہ کو صحیح جانتے۔ اس میں متفرد رہنے کی کوئی پرواہ نہ کرتے۔ اس لئے کئی ایک مسائل میں آپ جماعت اہلحدیث سے متفرد ہوگئے۔ جن کی وجہ سے جمہور اہلحدیث انکی مخالفت کرتے رہے۔ منجملہ اُن کے ایک مسئلہ جواز متعۃ النساء بھی تھا۔ دوسرا مسئلہ جس کی وجہ سے جماعت اہلحدیث میں آپ کے حق میں نفرت پھیل گئی۔ وہ یہ تھا کہ بوقتِ ضرورت مریض کو شرکیہ منتر سے دم کرنا جائز سمجھتے تھے۔ ان مسائل کے علاوہ آپ نے اپنے حلقۂ اثر میں یہ کہنا بھی شروع کیا۔ کہ امام وقت کی بیعت کئے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپ نے اپنے معتقدین میں سلسلہ بیعت جاری کیا۔ چند آدمیوں کی جماعت آپ کے گرد جمع ہوگئی جس سے آپ کو کچھ قوت حاصل ہوگئی۔ مگر ان کی طبیعت میں ابھی اتنی سختی نہ آئی تھی۔ کہ غیر مبائعین کو گمراہ سمجھ کر اُن سے علحدگی اختیار کرلیتے۔ اسی لئے آپ اہلحدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں بحیثیت ممبر شریک ہوتے رہے اور جلسوں میں تقریریں بھی کرتے رہے۔ دہلی، علیگڈھ، بنارس وغیرہ کے جلسوں کی روئدادوں میں ناظرین یہ سب واقعات دیکھ سکتے ہیں۔ اس وقت آپ کو یہ خیال نہ تھا۔ کہ میں ایسا امام وقت ہوں کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو درس تدریس یا وعظ و نصیحت کرنا بھی جائز نہیں۔ اسی لئے آپ جلسوں میں آمر ہونے کی بجائے مامور ہوتے۔ اور صدر جلسہ کے تابع فرمان رہتے۔

اس جماعت کی حقیقت سمجھنے میں بعض لوگوں کو بلکہ ان کے افراد کو بھی غلطی لگتی ہے۔ آج ہم نے انکی اس غلطی کو رفع کرنے کے لئے قلم اُٹھایا ہے۔ اس سے پہلے بھی ہم کئی دفعہ اس جماعت کی حقیقت ظاہر کرنے کو تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ ملاحظہ کو اخبار اہلحدیث جلد ۲۴ ~~۲۶ و ۲۷~~ اور جلد ۲۴ ~~۳۶ و ۳۷~~۔

آج اس جماعت کا ذکر کرنے کی وجہ وہ مباحثہ ہے۔ جو موضع بھینی ضلع امرتسر میں مولوی عبدالستار صاحب (ولد مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم) امام جماعت جماعت غرباء اہلحدیث دہلی سے ہوا۔ جس کی رپورٹ اس جماعت کے رسالہ "صحیفہ دہلی" میں صحیح نہیں چھپی جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ کیونکہ ایک مذہبی جماعت خاص کر اتباعِ سنت نبویہ کی مدعیہ جماعت سے ایسا سرزد ہونا بعید از قیاس ہے۔

تمہید اس جماعت کی حقیقت دو جزوں پر مشتمل ہے۔ ایک جزو یہ کہ افراد امت مسلمہ کو خاص کر افراد اہلحدیث کو امامت کے سلسلے میں منسلک کرکے منظم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابلِ اعتراض نہیں۔ دوسرا جزو یہ ہے کہ جو ان کے اس سلسلے میں منسلک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ جزو بے شک قابلِ اعتراض ہے۔ اسی جزو کی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہوگئی ہے۔ اس کی تفصیل بھی ہمنے کئی مرتبہ اخبار اہلحدیث میں کردی ہے۔ چونکہ یہی ایک مبحث ہے۔ جو دہلی کی جماعت اہل حدیث میں نیا پیدا ہوا ہے۔ جہاں تک ہمیں واقعات کا علم ہے اس جماعت کے بانی مولوی عبدالوہاب مرحوم اس حد تک نہ پہنچے تھے مگر اُن کے صاحبزادہ مولوی عبدالستار صاحب قادیانی ہولے متاثر ہوکر اس بات کے قائل ہوگئے ہیں۔ کہ جو ہماری جماعت میں داخل نہ ہوگا۔ وہ جاہلیت کی موت مرکر جہنم میں داخل ہوگا۔ دہلی کے استاد داغ مرحوم شاید انہی کے حق میں کہہ گئے ہیں ؎

آگیا داغ اس کے دل میں غرور
شکل ہے دنیا میں لاثانی میری

موضع بھینی کا مباحثہ یوں شروع ہوا تھا کہ میں نے ابتدا میں مولوی عبدالستار صاحب کے خطبہ امارت سے یہ عبارت پڑھی تھی:-

جلدی سے جلدی امام کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولتِ فاردن پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہوکر قرآن حدیث کے عامل ہوجائیے۔ ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں۔ بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدانِ حشر میں آپ کو کفِ افسوس مل کر حسرات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا ایسا نہ ہو کہ پہلے ہی ان مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کردیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ ربنا انا اطعنا

سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ؎

یہ عبارت پڑھ کر میں نے سوال کیا تھا کہ اس وقت آپ کا یہی خیال ہے جو اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت میں داخل نہ ہونے والے جہنمی ہیں۔ یا اس خیال کو آپ چھوڑ چکے ہیں۔ آپ نے اس کے جواب میں جو کہا۔ وہ آپ ہی کے رسالہ صحیفہ بابت جولائی صفحہ ۵ سے نقل کر دیتے ہیں:۔

دہلوی (مولوی عبدالستار صاحب) نے خدا کی تعریف بیان کی۔ پھر فرمایا خدائے عزوجل نے احکام کی تبلیغ۔ بنی آدم کی اصلاح حضرات انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ فرمائی۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تبلیغ احکام اصلاح بنی آدم بذریعہ نائبان رسول ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کانت بنوا اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون (مشکوٰۃ)

یعنی بنی اسرائیل کی اصلاح انبیاء علیہم السلام فرماتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا تھا۔ یقیناً میرے بعد کوئی دنیا میں نبی نہیں آئے گا ہاں نائب ہونگے اور کثرت سے ہونگے۔ لہٰذا ہر زمانہ میں امام کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ تبلیغ احکام اصلاح بنی آدم کرے۔ کیا آپ (مولانا ثناء اللہ صاحب) نفس مسئلہ امامت یعنی ہر زمانہ میں امام کے ہونے کے قائل ہیں؟ خطبہ امارت کی جو عبارت آپ نے پڑھی ہے مولانا احمد دین صاحب نے یہ عبارت نہیں پیش کی تھی۔ آپ ہماری تحریرات میں بعینہ وہ عبارت دکھائیں جس کو مولانا احمد دین صاحب نے دوران تقریر میں ہماری طرف منسوب کیا ہے۔ کہ جو شخص مجھ کو امام نہ مانے۔ میری بیعت نہ کرے۔ مجھ کو زکوٰۃ نہ دے وہ جاہلیت کی موت مریگا۔ اس کی زکوٰۃ قبول نہ ہوگی۔"

ناظرین کرام! خصوصاً اعیان دہلی غور فرمائیں کہ اتنی لمبی چوڑی عبارت میرے سوال کا جواب ہے؟ میں نے تو یہ پوچھا تھا کہ اس وقت آپ کا یہی خیال ہے یا تبدیل ہو گیا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کا ہاں یا نہ کہنا کافی تھا۔ ہاں یا نہ کہنے کی بجائے اتنا لمبا جواب میرے علم میں کوئی اچنبہ نہیں ہے۔ میرے پچاس سالہ تجربہ میں ایسے کئی مناظر میرے سامنے پیش ہوئے جن پر میرا سوال بہت گراں گذرا۔ اس لئے انہوں نے ایسی ہی لمبی چوڑی تقریریں کر کے اپنی کمزوری کا ثبوت دیا۔ غالباً استاد غالب مرحوم بھی ایسے ہی متکلمین کے حق میں کہہ گئے ہیں ؎

ملے تو حشر میں لب لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

حضرات! اردو دہلی کی زبان ہے۔ اصحاب دہلی خطبہ کی مرقومہ عبارت پڑھیں اور ہمیں اطلاع دیں کہ کیا اس عبارت کا وہی مفہوم نہیں ہے جو مولوی احمد الدین صاحب اور ہمیں نے بتایا تھا۔ اور جس پر میں نے سوال کیا تھا۔

دہلی والو! آپ کبھی اردو زبان پر فخر کیا کرتے تھے ؎

پاس داری ہی تھی حضرت کی خدا کو منظور
نہیں تو آتا تھا قرآن بزبان دہلی

آج یہ کیا غضب ہو رہا ہے کہ ایک سیدھی سادی عبارت کا مفہوم بھی الٹ پلٹ بتایا جاتا ہے

خیر! میں نے اپنے سوال کا جواب صاف لفظوں میں نہ پاکر نتیجہ نکال لیا کہ موصوف کا خیال اس وقت بھی یہی ہے۔ حاضرین بھی ایسا ہی سمجھ گئے اس لئے میں نے خطبہ مذکور کے صفحہ ۸ سے مندرجہ ذیل عبارت پڑھی:۔

"یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و بیگ اہلحدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ درس کہے یا فتویٰ دے مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے۔ یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے۔ چنانچہ فرمان نبوی ہے۔ لا یقص الا امیر او مامور او مختال (ابوداؤد)

یہ عبارت پیش کر کے میں نے پوچھا کہ اس عبارت میں جس امام وقت کے حکم کے بغیر کوئی کام درست نہیں وہ کون صاحب ہیں۔ اس کا جواب دینے میں ہمارے مخاطب کو بہت تکلیف ہوئی۔ سارا وقت گذر گیا، مگر انہوں نے اس امام وقت کا مصداق نہیں بتایا ہاں اس سوال کا جواب جو صحیفہ دہلی میں چھپا ہے اسے ہم پیش کرتے ہیں:۔

(مولوی عبدالستار دہلوی نے کہا) ایسا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت آپ کے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے۔ سنئے! ہر وہ شخص جو جماعت سے بالشت بھر علیحدہ ہوا اور پھر اسی حالت میں مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ یعنی وہ کافر مرا۔ ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث صفحہ ۲ کالم ۳ مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء۔

جواب! میں نے اس کے دو جواب دئے۔ جن کو صحیفہ نے نقل نہیں کیا۔ اور کہدیا کہ امرتسری نے اس کا جواب نہیں دیا۔ میرے جواب کے جو الفاظ نقل کئے ہیں وہ بھی ٹھیک نقل نہیں کئے۔ اس لئے میں اب اس کی حقیقت کھولتا ہوں۔ اہلحدیث کے جس مضمون سے یہ عبارت اخذ کی گئی ہے۔ وہ دراصل ایک مراسلہ ہے۔ جو برلن (جرمنی) سے کسی نامہ نگار کی طرف سے برائے اندراج آیا تھا اس لئے جلسہ میں میں نے ایک جواب یہ دیا تھا کہ کافر مرنے کے الفاظ میرے نہیں ہیں۔ دوسرا جواب یہ دیا تھا کہ کلی طبعی

---

۵ مولوی احمد دین نے مجھ سے پہلے اپنی تقریر میں کہا کہا تھا جس پر امامیہ جماعت نے بلند آواز سے کہا جھوٹ ہے۔ افتراء ہے۔ میں خاموش بیٹھا تھا۔ دہلوی پارٹی کی جرأت سے گمان ہوا کہ شاید ان کا خیال ہے کہ ہمارا خطبہ اس گاؤں میں نہ ہوگا۔ اس کے بعد میں نے خطبہ میں ایک عبارت پڑھ کر سوال کیا جو مندرجہ ہے (ابوالوفاء)

اور جزئی تحقیق میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دہلوی جماعت کے لوگ بقول اخبار اہل سنت[1] امرتسر منطقی اصطلاحات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے غالباً سمجھے نہیں ہونگے۔ اس لئے میرے جواب کو لاجواب کہکر ٹال دیا۔ اس کا مفصل جواب میں نے کئی دفعہ لکھا ہے۔ جس سے ان کی غلط فہمی دور ہوسکتی ہے۔ مگر اس جماعت نے نہ تو ان مضامین کا جواب دیا اور نہ اپنی ہٹ کو چھوڑا۔ اخبار اہل حدیث ۲۴ر اپریل ۱۹۳۷ء میں مضمون بعنوان "دہلوی امامت اور اس کے ثمرات" ملاحظہ ہو۔ نیز اہلحدیث مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۳۷ء میں مضمون "مسئلہ امامت دہلوی" پڑھئے۔ پہلے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں امام کا لفظ چار منصب داروں کے لئے آیا ہے۔ (۱) نبی کے لئے (۲) بادشاہ امیر المومنین کے لئے (۳) امام ہدایت کے لئے (۴) امام صلوٰۃ کے لئے! اس کی تفصیل مع دلائل بیان کر کے پوچھا تھا کہ ان ائمہ میں سے آپ کون سے امام ہیں۔ تعیین کیجئے! جب تک بحث کا موضوع مقرر نہ ہو بحث بے کار ہے۔ اس کا جواب جماعت غربا کی طرف سے ہم نے نہیں دیکھا۔ دوسرے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ جاہلیت کی موت وہ شخص مرتا ہے جو امام سیاست کی بیعت سے جدا ہو۔ دوسرے ائمہ کی بیعت سے انحراف کرنے والا ایسی موت نہیں مرتا۔ اس پر مفصل دلائل دے کر مضمون کو صاف کردیا تھا۔ اس کا جواب بھی ہماری نظر سے نہیں گذرا۔

اس کے علاوہ کئی دفعہ وقتاً فوقتاً جماعت مذکورہ سے خطاب ہوتا رہا جس کا ذکر اہل حدیث کی فائلوں میں مل سکتا ہے۔ پس جو صاحب اہلحدیث کو جماعت امامیہ دہلی کے خطاب سے خاموش رہنے کا الزام دیتے ہیں۔ وہ اہلحدیث کی فائلوں کو عموماً ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو خصوصاً بغور ملاحظہ کریں۔ اور ہوسکے تو فریق ثانی سے اس کا جواب دلوائیں۔ ورنہ ہمیں اجازت دیں کہ استاد دہلوی کا یہ شعر پڑھیں ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب!
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مختصر یہ ہے کہ مولوی عبدالستار صاحب امام جماعت غربا دہلی نے ہمارے جواب میں امام وقت کی تعیین نہیں کی۔ جو ضروری تھی۔ حالانکہ صاحب صدر جلسہ نے بھی آپ کو بارہا توجہ دلائی۔ چنانچہ صحیفہ نے بھی صاحب صدر کے توجہ دلانے کا ذکر کیا ہے۔ پھر جواب کیا دیا صحیفہ بھی اس سے بالکل ساکت ہے۔ آخر مجھے کہنا پڑا کہ اس خصوص میں آپ سے قادیانی بڑھے ہوئے ہیں۔ جو ہر موقعہ پر کھلے لفظوں میں اپنے نبی کا دعویٰ پیش کر دیتے ہیں مگر آپ اپنا نام پیش کرنے سے بھی جھجکتے ہیں ع

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز

~~~~~~

قادیانی مشن

طاعونِ مرزا

مرزا صاحب قادیانی متوفی گو کھلی آب و ہوا میں نہ رہے تھے۔ مگر ہوا کا رخ خوب پہچانتے تھے۔ طاعون کے دنوں میں آپ نے دل کھول کر پیشگوئیاں کیں جن میں دو خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ چونکہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ[1] جماعت مرزائیہ نے اپنے خطبۂ جمعہ میں جو ۱۷ر جولائی کے الفضل میں شائع ہوا ہے، ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے اس لئے ہم بھی ان دو کے ساتھ ایک تیسری پیش گوئی ملا کر تینوں کا ذکر کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی یہ تھی کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا۔ (انہ اٰوی القریہ) بلکہ جو طاعون زدہ قادیان میں آئے گا اچھا ہو جائیگا۔

دوسری یہ تھی۔ کہ میرے گھر میں طاعون نہیں آئے گا۔

تیسری یہ تھی کہ میرے مریدوں میں طاعون نہیں آئے گا۔

پہلی پیشگوئی کی تکذیب تو خلیفہ مرزائیہ نے بھول کر خود ہی کردی۔ چنانچہ انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ طاعون قادیان میں بھی آئی۔ (الفضل ۱۷ر جولائی صفحہ ۳ کالم اول) مگر کس جرأت یا بے خبری سے لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے گھر میں طاعون نہیں آیا۔ اور اس بات کو مرزا صاحب کی پیش گوئی کی صداقت کا نشان بتایا ہے۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے فرمایا آپ کے گھر میں طاعون نہ آسکے گی۔ وہ کیڑے آپ کے مکان کے دائیں

---

[1] اہل سنت مورخہ ۱۶ر مئی ۱۹۴۲ء

[1] قادیانی اخباروں میں میاں محمود احمد کو امیر المومنین لکھا جاتا ہے۔ اس سے مسلمانوں کی دو وجوہ سے دلآزاری ہوتی ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک امیر المومنین بڑا معزز لقب ہے۔ مثلاً امیر المومنین حضرت عمر اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہما۔ میاں محمود احمد کو ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے۔ دوسری وجہ دل آزاری کی یہ ہے کہ میاں محمود احمد کو امیر المؤمنین کہنے سے غیر مرزائی مسلمانوں کے حق میں اشارۃً کفر کا فتویٰ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہم بدلہ لینے کی نیت سے نہیں بلکہ محض بغرض اظہار واقعہ آج سے میاں محمود احمد کو خلیفہ مرزائیہ اور مولوی محمد علی لاہوری کو امیر مرزائیہ لکھا کرینگے۔ مرزائی کا لفظ اتباع مرزا کے حق میں تسک آمیز یا دل آزار نہیں ہے۔ بلکہ متضمن مدح ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں جو ۱۹۰۷ء میں ہوا تھا مرزا صاحب کلاں، حکیم نورالدین صاحب، مولوی محمد احسن صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ سب اعیان شریک تھے جن کی موجودگی میں منشی قاسم علی متوفی نے مولوی ذکا (باقی صفحہ ۲ کالم ۱ کے نیچے)
~~~~~~

بھی آئے بائیں بھی آئے اور موتیں پیدا کیں۔ سامنے بھی گئے اور موتیں پیدا کیں۔ اور پچھواڑے بھی گئے اور وہاں بھی موتیں پیدا کیں۔ طاعون کے کیڑوں نے آپ کے مکان کے چاروں طرف چکر لگائے۔ مگر کوئی کیڑا آپ کے مکان میں داخل نہ ہوسکا۔ (الفضل ۱۷ر جولائی ص۳)

اہلحدیث جب ہم کہتے ہیں کہ اہلحدیث اتباع مرزا کو ساری امت مرزا سے زیادہ جانتا ہے تو یہ لوگ بُرا مناتے ہیں۔ مگر واقعات ہماری تائید اور ان کی تردید کرتے رہتے ہیں دیکھئے خلیفۂ مرزا نے مذکورہ بالا دعویٰ کس دلیری سے کیا ہے کہ مرزا صاحب کے گھر میں طاعون نہیں آیا۔ شاید ان کو یاد نہیں رہا یا دانستہ چھپا گئے کہ مرزا صاحب نے گھر سے مراد کیا بتایا ہوا ہے۔

خوب غور سے سنئے! میری نہیں بلکہ اپنے نبی رسول کی سنئے! ہاں اپنے کرشن جی کی سنئے! جو فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں خدا اس کو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت (مٹی اور اینٹوں) کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ (رسالہ کشتی نوح ص۱۰)

اس تشریح کے ماتحت الہام مذکور کے معنی یہ ہوئے کہ خدا تعالیٰ مرزا صاحب کے ہر ایک مرید کو چاہے وہ کہیں رہتا ہو طاعون سے بچائے گا۔ پھر کیا یہ پیشگوئی اپنی اس تشریح کے ساتھ پوری ہوئی! کیا مرزا صاحب کا کوئی مرید طاعون سے نہیں مرا؟ ہم ابھی الفضل کے جواب کے منتظر ہیں۔ اگر وہ انکار کریگا تو ہم بھی واقعات پیش کرکے جواب دینگے اس قدر اخفائے حق ہے۔ اور کس قدر جراءت ہے کہ بیٹا اپنے باپ (صاحب الہام) کی تشریح کو نظر انداز کرکے مرزا صاحب کے گھر سے مراد خاص اینٹوں کا مکان بتاتا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں

بازی بازی بار لیش بابا بازی

کیا اب بھی تم لوگوں کو ہمارا یہ مشورہ ناگوار گزریگا کہ مرزا صاحب کے کسی حوالہ کی ضرورت ہو تو ہم سے پوچھ لیا کرو۔ ہم حوالہ بتانے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیں گے۔ کیوں؟ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

تیسری پیشگوئی کی مفصل تکذیب کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ دوسری کے ضمن میں آسکتی ہے تاہم قادیان ہی کا ایک واقعہ بطور مثال پیش کئے دیتے ہیں:—

بتاؤ اخبار "البدر" کا اڈیٹر محمد افضل جو مرزا صاحب کے حق میں عقیدتمندی کی وجہ سے امرتسر سے ہجرت کرکے قادیان میں جا بسا تھا کس بیماری سے فوت ہوا اور کیا اس کے مرنے پر کوئیں کا ڈول نہیں اُتارا گیا! اور اس کے گھر پانی پہنچانے والے ماشکی کو پانی دینے سے منع نہیں کیا گیا؟

ناظرین کرام! جماعت قادیان کا یہ وطیرہ ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی کا ذکر تو کردیتے ہیں۔ مگر اپنے خلاف منشا واقعات کو چھپا دیتے ہیں۔ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اہلحدیث اُن کی گھات میں تاک لگائے بیٹھا ہے پس ہم ان لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

قادیانی مسیح اور حضرت مسیح

ہم اس راز کو بارہا طشت از بام کرچکے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں بہت سخت کلامی کی ہوئی ہے۔ مگر اس کے باوجود اتباع مرزا کی دلیری ملاحظہ ہو کہ ۳ر اپریل سنہ رواں کے اہلحدیث میں ایک مراسلہ شائع ہوگیا۔ جس کے بعض فقرات کو مسیحیوں نے اپنے حق میں دل آزار سمجھ کر صدائے احتجاج بلند کی۔ بس پھر کیا تھا قادیانی اخباروں نے اس آگ کو خوب ہوا دی۔ ہم نے اہلحدیث ۱۷ر جولائی میں اخلاقی طور پر معذرت کرتے ہوئے اپنے نامہ نگاروں کو فہمائش کردی۔ کہ وہ کسی قسم کا دل آزار فقرہ نہ لکھا کریں۔ ادہر قادیانی اخبار نے اس پر بغلیں بجاتے ہوئے کہا کہ اہلحدیث کی یہ معذرت قدرت کی طرف سے اس الزام کا جواب ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب پر لگایا کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح کی توہین کی ہوئی ہے۔ چونکہ یہ الزام بالکل غلط ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے خود مولوی ثناء اللہ کو اسی الزام سے ملزم ٹھیرایا ہے۔ (الفضل مورخہ ۲۲ر جولائی ص۱)

ہم اس الزام کا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ جن لوگوں (عیسائیوں) کی حمایت میں قادیانی اخباروں نے ہمارے خلاف لمبے چوڑے مضامین لکھے ہیں خود انہی کے الفاظ میں اس کا جواب بھی ملتا ہے۔ چنانچہ اہلحدیث میں درج شدہ مراسلہ کے بعض الفاظ کی بنا پر اہلحدیث کو مخاطب کرکے عیسائی رسالہ "اخوت" لکھتا ہے۔ کہ:—

"مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ (مولوی ثناء اللہ) میں آج کل مرزا قادیانی کی روح حلول کر آئی ہے"
(اخوت لاہور بابت اپریل ص۲۲)

(بقیہ حاشیہ ص۵) محمد علی لاہوری کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ پڑھا جس میں ایک شعر یہ بھی تھا ؎

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی وہ میں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

(. . . . .) اس شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر دو جماعتوں کے حق میں مرزائی کا لفظ موجب عزت اور متضمن مدح ہے۔ جس کا نتیجہ صاف ہے کہ میاں محمود احمد مع اپنی جماعت کے مرزائی ہیں۔ اسی طرح مولوی محمد علی بھی اپنی جماعت سمیت مرزائی ہیں۔ پس اس لفظ (مرزائی) میں اتباع مرزا کی کمال تعریف ✗ اور مدح پائی جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

قادیانی ممبرو! دیکھا نہ اپنے مزعومہ دجاجلہ کی حمایت میں ایک مسلم پر حملہ کرنے کا نتیجہ تم کو کیا ملا! یہی نا کہ اہلحدیث میں جو الفاظ لکھے گئے۔ وہ (بقول مسیحی رسال) مرزا صاحب کی روح کے اثر سے درج ہوئے۔ گویا دنیا مین تو ہین یسوع کا جو واقعہ پیش آئے بقول مسیحیان اس میں مرزا صاحب کی روح کا دخل ہوتا ہے۔

کیونکہ مرزا صاحب یسوع مسیح کے حق میں ایسے مکروہ الفاظ لکھ دیا کرتے تھے۔ جن کا نمونہ اس عبارت میں ملتا ہے:۔

یہ تو وہی بات ہوئی جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے گا۔ (حاشیہ کتاب ضمیمہ انجام آتھم مصنفہ مرزا صاحب ص)

ناظرین! کیا ہی شیریں کلام ہے۔ سچ ہے ؎

کیا ہی پیارے ہیں تیرے شیریں لب
گالیاں دے کر بھی بے مزہ نہ ہوئے

اخیر میں ہم مسیحیوں کی اس تلاش کی داد دیتے ہیں۔ کیا خوب سراغ لگایا ہے۔ اور قادیانیوں کو جتاتے ہیں۔ کہ ایک مسلم کے خلاف لب کشائی کرنے کا تم کو کیا اچھا نتیجہ ملا ہے ؎

میرے پہلو سے کیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھ کو کفران نعمت کی سزا

پیری مُریدی

(از قلم ابو سعید محمد شریف صاحب قریشی ماہلیانوالوی، جہلمی)

علوم و فنونِ صدقیہ میں جو مرتبہ طب اور پیری مریدی کو حاصل ہے کوئی پیشہ اور فن اس کا لگا نہیں کھا سکتا۔ تجارت۔ فلاحت اور ملازمت تو ان پیشوں کی گرد کو بھی نہیں پا سکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علماء اور فضلاء بھی ان کی قبولیت عامہ کے معترف ہو کر جب گذر اوقات کی اور کوئی سبیل نہیں پاتے تو چار و ناچار کسی مسلمہ بزرگ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونا ہی بہتر خیال کرتے ہیں جب وہاں اثر و رسوخ اور اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ تو بمشورۂ احباب کسی زرخیز علاقہ میں کسی بزرگ کی قبر پر سجادہ نشین بن جاتے ہیں۔ دیکھنے والوں کے دیکھتے دیکھتے امیر کبیر ہو جاتے ہیں۔ چلہ کشی اور حکام رسی میں انہیں وہ ید طولیٰ حاصل ہوتا ہے۔ کہ تلبس ع بعد میں اُن کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ راز دار عالموں کو با تنخواہ ملازم بھی رکھ لیتے ہیں۔ جو ہر مجلس میں اُن کی ناشدنی کرامات کے خدائی ہونے کا چرچا کر کے مُردہ بزرگ کو آسمان پر چڑھا دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو موت و حیات عامہ سے مستثنیٰ کرتے ہوئے اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ[1] کی بناوٹی حدیث بھی سُنا دیتے ہیں۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا بِاَصْحَابِ الْقُبُوْرِ سے اہل قبور سے استمداد حاصل کرنے کا جواز بھی ثابت کر لیتے ہیں۔ شرعی علوم سے استغنا اختیار کئے دیکھ کر قرآن حدیث کی طرف توجہ دلائی جائے۔ تو یوں گنگنانے لگ جاتے ہیں۔ بہت علم پڑھنا شیطانی ہے۔ عمل ہی کافی ہے۔ اور سوچتے اتنا بھی نہیں کہ عمل کی صحت کے لئے علم کسوٹی ہے۔ بغیر تحصیل علم اکتساب اعمال جہالت ہی جہالت ہے۔

جب عوام کا رجحان دیکھتے ہیں۔ تو کسی الگ تھلگ مکان میں چلہ کشی کا ڈھونگ رچا کر باکمال بننے کی سعی کرتے ہیں۔ چلہ کے اختتام پر مرد و عورت بلالحاظ مذہب و ملت نذرانہ لے کر آتے ہیں۔ کئی مہینوں کی آمدنی صرف ایک دن ہو جاتی ہے۔ چالیس دن میں بے شمار دھاگوں میں گرہ دے لی جاتی ہیں۔ کئی دستے کاغذ نقوش بوقلموں کی نذر کر کے تعویذ تحریر کر لئے جاتے ہیں۔ راسخ العلم والاعتقاد مریدین شہرت دیتے ہوئے توجہ دلاتے ہیں۔ ہر قسم کے ذکر و فکر سے مبرا ہو کر لقاء الٰہی کے ایام میں حضور نے جس جس مرض کا تعویذ بنایا ہے۔ گو اُن کا ہدیہ عام دنوں میں لکھے جانے والے تعویذوں سے بہت ہے۔ تاہم فائدہ رسانی اور کامیابی میں بھی تو دوسروں سے سبقت لے گیا ہے ؎

عاشقو دوڑو خریدو جلد لو
نعمت ہر دو جہاں حاصل کرو

بس تمام لوگ اس ہاشمی اور بخاری بزرگ کے چرنوں کی خاک لینے لگ جاتے ہیں۔ اس کا دھاگہ جھاڑ پھونک چل کر ردی کی ایسی سبیل نکل آتی ہے کہ پشتہا پشت تک عوام اس کے نطفہ کی تعظیم کو بھی ایسا معمول بنا کر سعادت آخروی جاننے لگ جاتے ہیں۔ کسی پنجابی بزرگ نے معمولی فتنہ میں اولیاء اللہ بن جانے والے لوگوں کی ترقی کو دیکھ کر یہی فرمایا ہے ؎

صاحب یارٹی سید بنجا چالی دنیہہ اولیا
ساری عمر رہے گال تو بنیگا نہ منسیں علماء

دس بارہ کوس گھر سے دور نکل جا۔ اور بتا دے میں سید ہوں دنیا تحقیق کے بغیر مان لے گی۔ چالیس دن چلہ کشی کی نیت سے محبوس ہو جا۔ لوگ خدا رسیدہ جان کر تیرے پاس اپنی حاجات لانا شروع کر دیں گے مگر یاد رکھ ساری عمر لگا کر بھی اگر تو چاہے۔ کہ اہل علم میں شمار ہو اور لوگ تیرے علم کا سکہ مان لیں تو ہرگز یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ تیرے علم و اعتقاد کی کسوٹی ہر اس عورت اور زن دہقان کے پاس موجود ہے۔ جسے اتنا بھی معلوم نہ ہو کہ بنائے اسلام کے ہیں۔ وہ جب تجھے خانقاہ پر عرس کرنے، قبر کو سجدہ کرنے کے مخالف پائے گی تو اعلان کر دیگی۔ یہ مولوی کوئی بدمذہب اور وہابی ہے۔ پیروں کی بیعت سے روکتا ہے۔ اس کی مسلمان ہو کر کون مانے؟ (باقی)

آئمہ تلبیس یا غارتگرانِ ایمان

اُن مشہور دجالوں کے سوانح حیات جنہوں نے عہد رسالت سے لیکر آج تک الوہیت، نبوت، مسیحیت اور مہدویت وغیرہ جھوٹے دعوے کر کے اسلام میں فتنہ پیدا کیا

---

[1] بحر الفیض حیدری ۱۲ عین الفقر۔ محک الفقر از حضرت باہو رحمۃ اللہ علیہ

فتاوے

س ۱۱۶ کیا ایسے شخص کو مستقل امام بنانا چاہئے جو داڑھی کترواتا ہو اور جبکہ اس کی داڑھی ایک مٹھی سے بھی کم ہو۔ (شمس الدین از دبوریا ضلع گورکھپور)

ج ۱۱۶ ایسے شخص کی اقتدا جائز ہے۔ بحکم صلوا خلف کل بر و فاجر البتہ اس کو سمجھاتے رہنا چاہئے۔ کہ خلاف سنت فعل نہ کرے۔

س ۱۱۷ کتاب "عہد حاضر کے بڑے لوگ" حصہ سوم (عراق و عرب کے بڑے لوگ) مصنفہ محمد مرزا دہلوی ناشر دائرۂ ادبیہ دریا گنج دہلی طبع اول ص ۱۱۹ پر یوں حسب ذیل عبارت لکھی گئی ہے کیا یہ درست لکھی گئی ہے یا مصنف نے تعصب سے کام لیا ہے۔ اگر درست ہے تو کیا یہ فعل جائز ہے:۔

"ابن سعود کے نکاح میں ہر وقت چار بیویاں رہتی ہیں۔ لیکن مطلقہ بیویوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ وہ ہر مہینہ ہر ہفتے یا ہر روز اپنی خواہش کے مطابق ایک نئی شادی کرتا ہے۔ اور دوسرے روز دوسرے ہفتے دوسرے مہینے طلاق دے دیا کرتا ہے"

اس کا جواب آپ اہلحدیث میں ضرور۔ بالضرور دیں۔ (شمس الدین احمد دبوریا) (ڈیڑھ آنہ وصول)

ج ۱۱۷ ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ حسب ارشاد لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اللہ اعلم

س ۱۱۸ ہمارے شہر سرینگر میں ایک بڑے عالم و خطیب ۔۔۔ نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تجہیز و تکفین کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب آپؐ کو غسل دیا گیا۔ تو علی مرتضیٰؓ نے (آپ کو مخاطب کر کے) کہا۔ کہ "آپ کی جدائی سے ہم سے جو کچھ جدا ہوا وہ کسی اور کی جدائی سے نہ ہوتا۔ یعنے اخبار سماوی، وانباء الٰہی۔ نبوت۔ رسالت وغیرہ۔ اب (غرض یہ ہے) کہ جب آپ کو مقام محمود عطا کیا جائے گا۔ تو مجھے بھولنا نہیں۔ کوثر پلاتے وقت مجھے بھولنا نہیں۔ وغیرہ

از اں بعد مولوی صاحب مذکور (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہنے لگے۔ کہ "اب ہم بھی لکھنے والے ملائکہ کو کہتے ہیں۔ کہ اے ملائکو! اس ساری جماعت کی طرف سے آنحضرتؐ کی خدمت میں یہ عرض پہنچا دو۔ کہ حضرت جس وقت قبر میں ہم سے پرسش ہونے لگے۔ تب ہمیں یاد فرمانا۔ جب کوثر پلائیں تو ہمیں بھولنا نہیں۔ جب شفاعت کریں تو ہمیں بھولنا نہیں۔ جب میزان میں ہمارے اعمالنامے رکھے جائیں گے۔ تو میاں کا پلڑا مردر ہی بھاری ہوگا۔ تو اس وقت اسے پورا کرنا۔

کیا آنحضرت کو اس طرح خطاب کرنا جائز ہے (صوفی غلام احمد ناظم بزم توحید سرینگر)

ج ۱۱۸ اس سوال کا جواب یہی ہے۔ کہ میرے ناقص علم میں اس واقعہ کا ثبوت نہیں ہے۔ جو صاحب ایسا بیان کرتے ہیں ان سے صحیح حوالہ پوچھئے۔ تب ٹھیک جواب دیا جا سکے گا۔ اللہ اعلم (دار دا خل غریب فہد)

متفرقات

رفتار گرانی کاغذ اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ جو کاغذ ڈیڑھ دو روپیہ فی رم ملتا تھا چند روز ہوئے ساڑھے سات روپیہ فی رم کے حساب سے لیا تھا۔ ۲۰۔ جولائی کو وہی سوا نو روپیہ فی رم ملا۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا اس مصیبت کو باحسن وجوہ جلد ختم کرے۔ آمین

اخبار محمدی دہلی کے اڈیٹر صاحب اپنی والدہ کی وفات پر وطن گئے ہیں اس لئے دفتر محمدی بند ہے۔ غالباً ۳۰ر جولائی کو دہلی پہنچ گئے ہونگے۔

مرض دندان کا نسخہ سائل کو دیا گیا۔ آئندہ بغرض فائدہ عام شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

ضرورت کتب ہم دو مسکین نہایت نادار و بے کس طالب العلم ہیں۔ اور کتب مندرجہ کا از حد شوق رکھتے ہیں۔ لہذا اصحاب خیر سے ملتجی ہیں۔ کہ وہ فی سبیل اللہ اس زکوٰۃ کے مہینہ میں ہمیں کتب مندرجہ ذیل دو دو عدد مع خرچ ڈاک خرید دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے معمور فرمائے۔ کتب مندرجہ کتب خانہ ثنائیہ سے حاصل ہونگی:۔

۱۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی ثنائی جدید ایڈیشن۔ دو عدد
۲۔ فتاوی نذیریہ ۲ عدد۔ (۳) شمع محمدی ۲ عدد (۴) اجتہاد و تقلید ۲ عدد

پتہ۔ عبد السبحٰن و رحمت اللہ متعلمان مدرسہ یار دید و ڈاکخانہ دگندو تحصیل دارہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)

ضرورت معلم قرآن شریف۔ اردو اور حساب پڑھانے والے معلم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پندرہ روپیہ خشک۔ (پتہ) مہتمم مدرسہ ٹانڈہ باؤلی ریاست رامپور

تنظیم یتیم خانہ امرتسر ماہ رجب میں امداد کا خواستگار ہے۔ (پتہ شیخ سعید اللہ آنریری مجسٹریٹ فنانشل سکرٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر)

اہل حدیث کانفرنس بھی اپنے بہی خواہوں سے امداد کی امید رکھتی ہے۔ ارسال امداد کا پتہ:۔ شیخ حمید اللہ فنانشل سکرٹری کانفرنس ہذا۔ صدر بازار دہلی

بیوہ مولوی محمد دین مرحوم بھی مثل سابق زکوٰۃ میں سے اپنا حق طلب کرتی ہے۔ (پتہ بیوہ محمد دین محلہ پاک نور پدر گجرات پنجاب)

مولوی عبد اللہ ثانی کا مقدمہ منتقل ہو کر ای۔ ڈی۔ ایم امرتسر کے سپرد ہو گیا ہے۔ تاریخ پیشی ۱۳ر جولائی مقرر ہوئی ہے جس کی کارروائی آئندہ درج ہوگی۔

احکام شعبان جو صاحب منگوانا چاہیں دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کریں۔ اگر صلوٰۃ الرحمان بھی منگوانا ہو تو اڑھائی آنے کے ٹکٹ بھیجیں۔ اگر صلوٰۃ الرسول بھی مطلوب ہو تو گیارہ آنے کے ٹکٹ بھیجیں۔ صلوٰۃ الرسول کی قیمت درہم صلوٰۃ الرحمان مفت ہے۔ (پتہ مولوی سراج الدین مدرس مدرسہ تیلیاں بار یاست جھجھر راجپوتانہ)

ملکی مطلع

حالاتِ جنگ

سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ اتحادیوں کی کامیابی کا دارومدار زیادہ تر روس کی قوتِ مزاحمت پر ہے۔ کیونکہ روسی مزاحمت جاری رہنے کی صورت میں جرمنی کی جنگی مشینری کا دباؤ کسی اور محاذ پر پوری شدت سے نہیں پڑ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اپنی مخصوص ضروریات کے باوجود حتی الامکان روس کو امداد دے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ سے جرمن فوجوں کا دباؤ جنوبی روس کے صنعتی شہروں سٹالن گراڈ اور روستوف وغیرہ کی طرف زیادہ ہے روستوف جس کو شمالی کاکیشیا کا دروازہ کہا جاتا ہے، کے متعلق تو جرمنی کا دعویٰ ہے کہ اس نے یہ شہر فتح کر لیا ہے۔ ماسکو سے سرکاری طور پر بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ روستوف کے محاذ پر ایک جگہ جرمنوں نے روسی مورچے توڑ دئے ہیں۔ اور ۱۲۵ میل مشرق میں دریائے ڈان کا جنوبی کنارہ عبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود امریکہ کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس شہر کے صنعتی وجنگی کارخانے کوہ یورال کے علاقہ میں منتقل کر دئے گئے ہیں۔ جو دشمن کی دسترس سے کافی دور ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال بھی جرمن فوج روستوف پر قابض ہو گئی تھی۔ مگر موسم سرما میں روسیوں نے جرمنوں کو وہاں سے پسپا کر کے دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔ روسی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے ڈان اور درونیش کا دوآبہ ٹینکوں کی زبردست جنگ کی وجہ سے روندا گیا ہے۔ اور اس علاقہ کی سیاہ زمین (جو بڑی زرخیز ہوتی ہے) خون سے لالہ زار بنی ہوئی ہے۔

روس کے اس اہم مورچے پر روسی فوج بڑی بہادری اور جانفشانی سے لڑ رہی ہے۔ مگر دشمن کا دباؤ اس قدر زیادہ ہے کہ وہ بعض جگہ پسپائی پر مجبور ہو جاتی ہے۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ۶ لاکھ جرمن فوج ۲ ہزار ٹینک اور بہت سے ہوائی جہاز روستوف کے علاقہ پر حملے کر رہے ہیں۔

ان ناگوار خبروں کے باوجود بعض فوجی مبصروں کا خیال ہے کہ جرمنی کا موجودہ بڑا حملہ بھی پہلے حملوں کی طرح ناکام رہے گا۔ کیونکہ روس کی فوجیں بڑی حد تک سلامت ہیں۔ دشمن ان کو گھیرے میں لے کر تباہ کرنے یا قید کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ امریکہ اور برطانیہ کی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ خود روس کے اندر کئی ایک مقامات پر جو محاذ جنگ سے کافی دور ہیں سامان جنگ اور پیٹرول وغیرہ کے ذخیرے محفوظ ہیں۔ بلکہ نیا سامان شب و روز بن رہا ہے۔ نیز ہر قسم کی خام اجناس حسب ضرورت دستیاب ہو سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جنگ میں کامیابی کا اگر عوام کی اور فوجوں کی عالی ہمتی ہے۔ روسی عوام اور روسی فوجوں کے بلند حوصلوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ علاقہ ہاتھ سے نکل جانے کی انہیں کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ جہاں روسی جرنیل دشمن کا دباؤ ناقابل برداشت دیکھتے ہیں وہ اپنی فوجوں کو بے فائدہ تباہ کرانے کی بجائے پیچھے ہٹا کر محفوظ کر لیتے ہیں۔ یہ روسیوں کی جنگی چال ہے۔ ادھر دشمن جان مال کے بھاری نقصانات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پیش قدمی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس میں اس کو کامیابی تو ہو رہی ہے۔ لیکن اسکی یہ کامیابی انجام کار اس کے حق میں مضر ثابت ہوگی۔ کیونکہ ایک تو اس کے خطوط رسد بہت طویل ہو جائیں گے جن پر بمباری کر کے آنے والی کمک کو روکا جا سکتا ہے۔ دوسرے پیش قدمی کرنے والے ہراول دستوں کو محصور کر کے برباد کیا جا سکتا ہے۔

محاذ مصر

مصری محاذ پر گزشتہ چند روز سے جنگ پھر تیز ہو گئی ہے۔ اتحادی فوجیں آہستہ آہستہ پیش قدمی کرتی ہوئی دشمن فوجوں کو پیچھے دھکیل رہی ہیں۔ پیش قدمی کی رفتار سست ہونے کی وجہ دشمن کی مزاحمت کے علاوہ صحرائی ریت کے طوفانوں کی آمد بتائی جاتی ہے۔ اس محاذ پر ٹینکوں کی زبردست جنگ کے علاوہ فریقین کے ہوائی جہاز بھی خوب سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ برطانیہ کا دعویٰ ہے کہ ہوا میں اس کو برتری حاصل ہے۔ اس کا فضائی بیڑہ دشمن کے ذرائع رسل ورسائل پر بمباری کر کے سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ چند دنوں میں جرمنوں کے بھاری نقصانات ہوئے ہیں بہت سے اطالوی سپاہی ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ ابتدائی فتوحات کے باوجود جرمن برطانوی مورچے توڑنے میں ناکام رہے ہیں۔ آج وہ حالت نہیں جو دو ہفتے پہلے تھی۔ اس وقت دشمن جارحانہ کارروائی کرنے کی بجائے مدافعت کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود دشمن کے مورچوں کو توڑنا بھی آسان نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے زمین پر سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ اور اس کے مشینی دستے زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔ فریقین کو فوج اور سامان جنگ کی امداد مل رہی ہے۔ ممکن ہے حسب منشا امداد پہنچنے پر کوئی ایک فریق نمایاں غلبہ حاصل کرے۔ جس سے اس محاذ کی قسمت کا فیصلہ ہو جائے۔

سرکاری اطلاع

(۱۷ رجولائی سے ۲۲ رجولائی تک)

یورپ کے حصہ اعظم کو اپنے قابو میں لا کر مشرق وسطیٰ کو اپنے زیر نگیں لانے کی غرض سے ہٹلر نے جو اڑھائی ہزار میل لمبا محاذ قائم کر رکھا ہے۔ اسی کے دونوں سروں پر لڑائی جاری ہے۔ ایک طرف ہٹلر کی پانچ زبردست فوجیں موج در موج سٹالن کی فولادی دیوار کے ساتھ ٹکرا رہی ہیں۔ اور دوسری جانب اس کی سپاہ مصر میں جنرل آکن لک کی افواج سے نبرد آزما ہے۔

روس میں ڈان کے نواحی علاقے میں وہ خونریز جنگ برپا ہے کہ اس کی نظیر چشم فلک نے کم دیکھی ہوگی مصر

میں بھی جنرل رومیل اپنی پوری قوت حصول کامیابی کے لئے بروئے کار لا رہا ہے۔ ہٹلر کا مقصد یہ ہے کہ یورپ کے بعد مشرق پر بھی چھا جائے۔ اور دُنیا کے بہترین وسائل ذرائع پر قابو پاکر جرمن نسل کا اقتدار اور حکومت چار دانگ عالم میں قائم کردے۔ اس کے برعکس اتحادی طاقتیں اپنی قوت مسیحائی سے دنیا کے مستقبل کو عہد حاضر کی اس مہیب بلا سے بچانے اور امن وامان اور جمہوریت کو ہمیشہ کے لئے محفوظ بنا دینے کے لئے جدوجہد میں مصروف ہیں۔

مصر میں عام حالات گذشتہ ہفتہ کی نسبت بہت حوصلہ افزا ہے۔ جنرل آکن لک کو ٹینکوں اور توپوں کی کمک پہنچ گئی ہے۔ امریکہ کے بھاری بمبار طیارے دشمن کے ہوائی اڈوں اور کمک کو برابر گولوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

مصر میں جنرل آکن لک کی سپاہ انگریز۔ ہندوستانی جنوبی افریقائی۔ آسٹریلیوی اور نیوزیلینڈ کی افواج پر مشتمل ہے۔ اور یہ سب مل کر ہٹلری محاذ کے مصری سرے کی مدافعت کا کام خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

چین میں جاپان کی دستبرد

چین کے اندرونی حصے میں تو جاپانی دست برد کا اب وہ زور نہیں رہا۔ لیکن وہ ہوائی میدانوں اور بندرگاہوں پر قابض ہونے کی پالیسی پر برابر عمل پیرا ہیں۔ تاکہ اتحادی اُن کو استعمال نہ کرسکیں۔ ہفتہ زیر تبصرہ میں انہوں نے صوبہ چیکیانگ کے مشرقی ساحل پر فوجیں اُتاریں۔ اور ونچو کی بندرگاہ پر قبضہ کرلیا۔ جاپانی جانتے ہیں۔ کہ فلپائن ڈچ ایسٹ انڈیز۔ سیام۔ ملایا اور برہما کی حفاظت وہ اسی صورت میں کرسکتے ہیں۔ کہ چین کو سب سے الگ کردیں۔ لیکن چین والے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے ہوئے ہیں۔ وہ جاپان کی اس تدبیر کو مشکل ہی سے کامیاب ہونے دیں گے۔ وہ بھی سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ انہوں نے مغربی چکیانگ میں سنگیس اور نیچوان کے جنوب مشرق میں قصبہ کنکی پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے۔ اور کنٹس کے ہوائی اڈے پر بمباری کی ہے۔

کیا جاپان روس پر حملہ آور ہوگا؟

ادہر جاپان چین کو الگ کرنے کے درپے ہے اور دوسری طرف اُس کی یہ کوشش ہے۔ کہ روسیوں کو ولاڈیواسٹک اور سوویٹ ساحلی صوبہ سے خارج کردے۔ تاکہ وہ وہاں کے ہوائی اڈوں سے اُس پر حملہ نہ کرسکیں۔ اس مقصد کے پیش نظر جاپان مانچوکو میں اپنی فوجیں جمع کررہا ہے۔ لیکن جب تک اُن کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین نہ ہوجائے وہ روس کے کسی حصے پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

اکیاب پر زبردست بمباری

اتوار گذشتہ کو بندرگاہ اکیاب (برہما) کی ڈرکشتاں پر برطانی بمباروں نے بہت کم بلندی سے بمباری کی۔ اور خوب باندھ باندھ کر نشانے لگائے۔ منگل کو انہوں نے پھر اسی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ سرکاری عمارات پر بمباری کی۔ اس مقام سے جنوب میں اراکان کے ساحل کے پاس دشمن کے جہازوں پر حملے کئے گئے۔ ایک برطانی طیارہ ران کا بیان ہے۔ کہ اکیاب کے فوجی ٹھکانے کھنڈر ہوکر رہ گئے ہیں۔

متفرق حملے

برطانی طیاروں نے شمال مغربی جرمنی کے اہم صنعتی مقامات پر اور جرمنی کے ہتھیائے ہوئے فرانسیسی بندرگاہ راہادر پر بمباری کی۔ اور اہم فوجی مقامات کو نقصان پہنچایا۔

بحیرہ منجمد شمالی کی روسی ساحلی توپوں نے ایک جرمن تجارتی قافلہ پر حملہ کرکے ایک جہاز کو آگ لگادی اور چار جرمن طیاروں کو گرالیا۔

جنرل میک آرتھر کے اعلان کے مطابق ۲۱۔ کی شب کو اتحادی طیاروں کی کثیر تعداد نے جزائر سالومن کے جاپانی اڈوں پر بمباری کی۔ دشمن کا ایک چھوٹا ہوائی جہاز غرق ہوا۔

〰〰〰

ایک سو پندرہ روپے ہے (علی حسن خاں آزاد واعظ اسلام برہنڈہ ڈاکخانہ سیتا پور ضلع مظفرپور)

بقایا متفرقات

یاد رفتگاں حاجی عبداللہ صاحب ٹھیکیدار جوکہ جماعت اہلحدیث میں ایک خاص رُکن تھے اور جنہوں نے ۱۸ر جولائی کو جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھی۔ اور ۱۹ر تاریخ سنیچر کو صبح کی نماز کے لئے وضو کرکے جو اُٹھے گر پڑے کرنے ہی راہئے بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون

(حاجی عبدالغفور محلہ عیدگاہ اجمیر)

(۲) مکرم محترم مولانا صاحب۔ نہایت ہی افسوس سے آپ کو یہ اطلاع دے رہا ہوں۔ کہ میرا نوجوان حقیقی بھائی محمد عثمان مورخہ ۲۵ کو اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کرگیا۔ ہم سب کو عموماً اور ضعیف والدہ کو خصوصاً جدائی کا صدمہ ہمیشہ کے لئے دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (محمد عمر کاتب اہلحدیث)

ناظرین مرحوموں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما۔

امداد مدرسہ ہم اپنے مخلصین ہمدردان کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جن کی فیاضانہ امداد سے مدرسہ اسلامیہ عرصہ ۹ سال سے مکمل دینی تعلیمات کا مرکز بنا ہُوا ہے۔ یعنی اس میں حدیث و تفسیر۔ صرف ونحو وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بیرونی طلباء کو چاہئے۔ کہ مدرسہ میں آنے سے پیشتر اجازت حاصل کریں۔ چونکہ اس اہم مذہبی وقومی درسگاہ کا انحصار بیرونی حضرات کی ہمدردی پر ہے۔ کوئی اور سبیل نہیں ہے۔ مخیر حضرات سے گزارش ہے کہ مولوی عبدالقدوس صاحب آپ کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لارہے ہیں۔ لہٰذا ان کی امداد کرکے عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔ (خادم رحمت اللہ خاں سکریٹری مدرسہ اسلامیہ بالنسی ضلع بستی)

فریاد مقروض کوئی صاحب خیر میرے قرض کو جو زلزلہ بہار میں مصیبت زدہ ہوکر لیا تھا مدِ زکوٰۃ سے یا صدقہ خیرات سے کچھ رقم دیکر ادا کرنے میں میری مدد کریں۔ اللہ خدا کے ہاں اجر پائیں۔ قرض کی مقدار

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل دید کتابیں

اسلام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانح عمری۔ مرتبہ مولانا مولوی محمد عاشق الٰہی صاحب۔ شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ اس کتاب میں آں حضرتؐ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر غزوہ حنین تک مفصل و مستند واقعات و حالات درج ہیں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ضخامت ۲۵۶ صفحات قیمت عہ

کتاب التوحید مؤلفہ شیخ الاسلام مولانا محمد بن عبد الوہاب نجدی مرحوم۔ اصل کتاب عربی میں تھی لیکن اب با اعراب عربی عبارات کے بالمقابل اس کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ آپ توحید کے بہت بڑے علمبردار تھے۔ چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے بڑے زور سے توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے چند عنوانات حسب ذیل ہیں۔

صحیح توحید کی خوبی۔ شرک کی برائی۔ تعویذ گنڈا وغیرہ۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔ غیر اللہ کی نذر۔ نجومی اور کاہن کی حقیقت۔ شفاعت کا بیان۔ غیر اللہ سے فریاد کرنا قبروں کی تعظیم۔ مسلمانوں میں بت پرستی۔ جادو کا بیان۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۳۲



مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کڑہ بھائی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ۶ ؍
عام خریداران سے ؍ ؍ ۵ ؍
؍ ؍ ششماہی ۲ ؍
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ۔ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر — ۲۲ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

شب معراج

(از ابو سعید محمد شفیع صاحب نعیم پنشین ٹیچر دینا نگر ضلع گورداسپور)

نصیبِ خفتۂ مشکوئے اُمِ ہانی جاگا
کہ اس شب مہرِ خواب آئیں شہِ دنیا و دیں آیا

پئے نظارۂ آیات کبریٰ دعوتِ اسریٰ
اسی شب خدمتِ اقدس میں جبریل امیں لایا

اسی شب قدرت و حکمت سے اُس خلاقِ عالم نے
نشانِ سطوتِ کبریٰ حبیب اپنے کو دکھلایا

اسی شب چرخ پر تھا غلغلہ مرحبا برپا
کہ فخرِ دو جہاں محبوبِ خلاقِ زمیں آیا

اسی شب حضرتِ ہر نور کو بیت المقدس میں
رسولوں کی امامت کا خدا نے تاج پہنایا

اسی شب حضرتِ باری میں اُس سردارِ عالم نے
ہر اک سے بڑھ کے اَوْ اَدْنیٰ کا والا مرتبہ پایا

انتخاب الاخبار

(۳ - اگست تک)

——— لندن کی اطلاع مجریہ ۲ - اگست مظہر ہے کہ روسیوں نے سملیان سکایا کے علاقہ میں ٹینکوں کی بھاری تعداد سے جوابی حملہ کرکے سٹالن گراڈ کی طرف جرمنوں کی پیشقدمی کو کامیابی سے روک دیا ہے - اس کے علاوہ کلشکایا کے محاذ پر زبردست لڑائیاں ہو رہی ہیں - اور دشمن کو بے پناہ نقصان پہنچایا جا رہا ہے -

——— قاہرہ سے ۲ - اگست کی اطلاع ہے کہ محاذ مصر پر گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں - ہمارے طیاروں نے دشمن کے مورچوں پر حملے کرکے گولہ بارود کا ایک ذخیرہ اڑا دیا سیدی برانی اور مرسیٰ مطروح کے درمیان ۳ طیارے برباد کر دئیے - اور متعدد کو نقصان پہنچایا -

——— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ وائسرائے ہند نے چینی سپاہیوں کے لئے کونین کی پچاس لاکھ ٹکیاں چین بھیجی ہیں -

——— کراچی سے ۲ - اگست کی اطلاع ہے کہ کل حیدرآباد سندھ کے سنٹرل جیل میں ۱۳ مزید حُروں کو پھانسی کی سزا دی گئی - اس جیل میں اب تک ۵۴ حروں کو پھانسی دی جا چکی ہے -

——— واشنگٹن (امریکہ) میں دشمن کے ایجنٹوں کی تحقیقات کرنے والے محکمہ نے اس راز کا انکشاف کیا ہے کہ امریکہ میں جاپانیوں کا ایک گروہ موجود ہے - جس کو "بلیک ڈریگن" کہا جاتا ہے - اس کا مقصد دشمن کے حملہ کے وقت دشمن کو امداد پہنچانا ہے - اس گروہ کے منتظم کو گرفتار کر لیا گیا ہے - یہ شخص ایک لاکھ ممبروں کی بھرتی کا دعویٰ کرتا ہے -

——— لندن سے ۲ - اگست کا اعلان مظہر ہے کہ پرسوں رات برطانوی طیاروں نے جرمنی کے مشہور صنعتی شہر ڈسلڈرف پر ۴۸ واں حملہ کیا اور ۱۵ لاکھ ۴ ہزار ٹن وزنی بم گرا کر شہر میں قیامت مچا دی - اس شہر کی آبادی ۳½ لاکھ ہے - اور جرمنی کی صنعت فولاد سازی کا مرکز ہے -

——— چنکنگ سے ۳۰ جولائی کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کیانگسی کے علاقہ میں چینی فوجوں نے اہم پہاڑوں پر قبضہ کر لیا ہے اور تین شہروں سے دشمن کو نکال دیا ہے -

——— لاہور کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب کے جیلوں میں آئندہ اے اور بی کلاس کا امتیاز اٹھا دیا گیا ہے - تمام سیاسی قیدیوں کی آسائش کا معیار موجودہ سی کلاس سے بلند رہے گا -

——— خاکسار تحریک کے بانی ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو تار دیا ہے کہ کانگرس کو چاہئے کہ پہلے مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان منظور کرے پھر آزادی ہند کے لئے متحدہ مطالبہ پیش کرے - اس کے باوجود اگر مطالبہ آزادی منظور نہ کیا جائے تو سول نافرمانی شروع کر دی جائے -

——— راولپنڈی میں اس شکایت کی وجہ سے کہ بازار میں ایندھن نہیں ملتا - پولیس نے بعض ٹالوں پر چھاپہ مار کر دس ہزار من لکڑی پر قبضہ کر لیا - اور ایک مشہور ٹھیکیدار کو گرفتار کر لیا

——— برلین ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے برما میں ایک ڈمی گورنمنٹ (ماتحت حکومت) قائم کر دی ہے -

——— سیلاب کی وجہ سے شکارپور لاڑکانہ اور سکھر ریلوے لائن غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دی گئی ہے - اب گاڑیاں جیکب آباد لاڑکانہ کوٹڑی کے راستے آیا جایا کریں گی -

——— دارالعوام لندن میں وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے بارہ میں سر کرپس نے جو تجاویز پیش کی تھیں حکومت برطانیہ اب بھی ان پر قائم ہے - اگر اس وقت کانگرس نے کوئی گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی تو گورنمنٹ اسے روکنے کیلئے موثر قدم اٹھائے گی -

(بقیہ متفرقات)

نسخہ برائے مرض دندان | کوئلہ سوختہ تولہ - کف دریا ۱ ماشہ - مازو سبز ۱ ماشہ - کمیس سبز ۱ ماشہ مغز تخم کرنجوہ ۱ عدد - مصطگی رومی ۱ ماشہ - نمک سیاہ ۲ ماشہ - نمک لاہوری ۲ ماشہ - فلفل سیاہ ۳ ماشہ - عاقر قرحا ۲ ماشہ - ہمہ را باریک نمودہ نگہ دارند -

ترکیب استعمال - تھوڑا سا اس سفوف میں سے لیکر روزانہ دانتوں میں ملا کریں - ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد کلی کریں -

دیگر - عاقر قرحا ۶ ماشہ - فلفل سیاہ ۶ ماشہ نمک لاہوری ۶ ماشہ - نوشادر ۵ ماشہ - سر گوپ ۶ ماشہ - ہمہ را باریک نمودہ نگہ دارند -

ترکیب استعمال - جس وقت درد کی شکایت زیادہ ہو اُس وقت یہ سفوف دانتوں میں ملیں -

دوائی خوردن - اطریفل زمانی ۶ ماشہ - اطریفل اسطوخودوس ۶ ماشہ - باہم آمیختہ ہمراہ آب نیم گرم بوقت خواب بخورند - (یہ دوا روزانہ رات کو کھائیں)

حکیم عبدالمنان محلہ تکیہ نیا تالاب ڈمراؤں ضلع شاہ آباد

غریب فنڈ | (از فتوی فنڈ مع سابقہ ہے - از بابا فتح محمد صاحب بٹالوی ۸ ر مولنا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے - از سائل ۲۵ مولوی نور محمد میانوی نے ۲۶ مسلم لائبریری چھوا سے - ۲۷ مولوی محمد امین گکھن تک (برائے آٹھ ماہ) ۲۸ مولوی سردار محمد نوشہرہ سے - ۲۹ اہل حدیث لائبریری کا سنگج سے - ۳۰ عبدالکریم شاہ دولہ سے - کل ۸ - سائل ۲۷ کے نام آٹھ ماہ اور باقی کے نام ایک ایک سال کیلئے اخبار جاری کیا گیا - بذمہ فنڈ ۸ ر

ماسٹر محمد حبیب اللہ صاحب | بہاولپوری نے ۱ مدرسہ مکہ مکرمہ کے لئے ۱ مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے - کل ۲ دفتر ہذا میں ارسال فرمائے ہیں - (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۳- رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

آریہ سماج کی نئی تجویز

آریہ سماج نے اپنی ترقی کے لئے شدھی کی تحریک جاری کی تھی۔ شدھی کے معنی ہیں پاک صاف کرنا۔ یعنی جو غیر آریہ آریہ بن جائے ان کی اصطلاح میں شدھ یعنی پاک ہو جاتا ہے شدھی کی اس تحریک پر ہندو مسلمان اور عیسائیوں کی طرف سے جب اعتراضوں کی بھرمار ہوئی تو آریہ لوگ بہت تنگ آ گئے۔ بہ نسبت مسلمانوں کے ہندوؤں کی طرف سے اس تحریک کی مخالفت بہت زیادہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ہندو مہاسبھا نے فیصلہ کر دیا کہ جو غیر ہندو ہندو دھرم کو سچا سمجھ کر قبول کرلے اس کو ہندوؤں کے چار ورنوں (ذاتوں) میں سے کوئی ورن نہیں دیا جائیگا۔ ملاحظہ ہو ہندو مہاسبھا کے اجلاس بنارس منعقدہ ۲۳ء کی رپورٹ۔ اس کے بعد کلکتہ میں ہندو مہاسبھا کا اجلاس منعقد ہوا اس میں یہ ریزولیوشن مزید پاس ہوا کہ کوئی غیر ہندو ہندوؤں میں آجائے تو اسکو ورن تو کیا چوٹی اور جنیو بھی نہیں ملیگا۔ یہ طریق کار محض ہندوؤں یعنی سناتن دھرمیوں سے مخصوص نہ تھا بلکہ آریہ سماج بھی اس کی پابند رہی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ مہاشہ دھرم پال بی۔اے نو سال تک آریوں میں رہے۔ مگر انکی شادی کا انتظام اندرونی مخالفت کی وجہ سے نہ ہو سکا

ان سب مشکلات کا حل آریوں نے اب یہ سوچا ہے کہ ایک سوسائٹی بنائی جائے جس کا نام غیر ہندو آریہ سماج رکھا جائے اس میں ایسے لوگ شریک کئے جائیں جو ویدک دھرم کو تو سچا مذہب مانیں مگر ہندوؤں میں شامل ہونا پسند نہ کریں۔ تاکہ ہندوؤں کی غالب اکثریت سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ آریہ گزٹ اخبار کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"ہندو مسلمانوں سے چھوت چھات کرنے پر روا بنا مجبور ہیں۔ کوئی غیر ہندو آریہ ویدک سچائیوں کو قبول کر بھی لے تو بجا شدھ ہوئے اس کا اچھوت پن دور نہیں ہوتا دراصل شدھی کا رواج محض اس چھوت چھات کو دور کرنے کی خاطر اور ایک غیر ہندو کو ہندوؤں میں داخل کرنے کی خاطر ہی ڈالا گیا ہے۔ ورنہ سچائی کو قبول کرنے کے لئے کسی کی شدھی کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک غیر ہندو سماج کی موجودگی میں ویدک سچائیوں کو قبول کرکے ایک غیر ہندو بھی اپنے اہل و عیال اور خاندان اپنے دوستوں اور رشتہ داروں میں اسی آزادی اور بے فکری سے رہ سکتا ہے۔ جیسے ایک ہندو آریہ سماج کی ممبری اختیار کرنے کے بعد رہتا ہے۔ اسی لئے ایک غیر ہندو آریہ سماج کی ضرورت ہے۔ جس میں شدھی کا اڑنگا کسی غیر ہندو کے راستہ میں کھڑا نہ کیا جائے۔ ہمارا مقصد صرف سچائی کو پھیلانا ہونا چاہئے۔ نہ کہ کسی قومیت کو بڑھانا۔ اگر کوئی ہندوؤں میں شامل نہ ہونا چاہے تو اس کو مجبور کیوں کیا جائے۔ آریہ سماج ہندوؤں کے اندر سے ان خرابیوں کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ جن سے تمام ہندوستانی قوم نالاں ہے۔ ذات پات۔ اچھوت پنا فرقہ بندی۔ عورتوں کی زبوں حالت بدستور موجود ہیں۔ اس لئے غیر ہندوؤں کو ان کے اندر شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی ہندو غیر ہندو سماج کا ممبر بننا چاہے تو وہ اس شرط پر بنایا جاوے کہ وہ غیر ہندوؤں سے رشتہ ناطہ قائم کرکے اپنی جاہل خرابیوں کو چھوڑنے کی ریتیا کرے"۔

(آریہ گزٹ لاہور ۱۵ جولائی ۴۲ء ص۹)

اہلحدیث تجویز تو اچھی ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر ایسی جماعت بالفرض وجود پذیر ہو بھی گئی تو مردم شماری میں وہ غیر ہندو ہی رہیگی یا ہندوؤں کے ذیل میں شمار ہوگی اگر ہندوؤں سے الگ رہے گی تو پھر کیا غیر ہندو کہلا کر ہندوؤں میں شمار ہونا صداقت اور دیانت ہے؟ علاوہ اس کے آریہ سماجی اس جماعت کے افراد سے رشتہ ناطہ کرنے کو تیار ہونگے یا نہ؟

ضروری سوال یہ ہے کہ یہ تجویز پنچائتی ہے یا ویدک تعلیم کے ماتحت ہے۔ اگر پنچائتی ہے تو دھرم سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ویدک تعلیم کے ماتحت ہے تو ایسا ویبنتر ہم سننا چاہتے ہیں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

قادیانی مشن

مرزا صاحب کا بہت بڑا کارنامہ

کوہ کندن و کاہ برآوردن

قادیانی پریس اس امر میں خاص مشق رکھتا ہے کہ معمولی بات کو بتنگڑ بنا کر دکھایا جائے چنانچہ الفضل ۲۵ جولائی میں لیڈر (افتتاحیہ مضمون) لکھا گیا ہے۔ جس کی سرخی ہے:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی مذہبی و علمی میدان میں شاندار کامیابی۔

(لفظ توفی بمعنے موت)

یعنی مرزا صاحب کی علمی تحقیق کا بڑا کارنامہ یہ ہے۔ آپ نے ثابت کر دیا کہ توفی کے معنی موت کے ہیں۔ واقعی ہم بھی اس تحقیق کی داد دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے یہ تحقیق سرسید احمد خان مرحوم علی گڈھی کی تفسیر سے حاصل کی۔ مگر اپنے مریدوں کو اپنی ایجاد بتا کر اپنی تعریف کرائی حالانکہ آپ خود براہین احمدیہ میں اس لفظ کو اپنی زندگی میں اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ اور جس آیت میں لفظ توفی کا صیغہ اسم فاعل "متوفی" آیا ہے۔ اس آیت کو بطور الہام خود اپنے اوپر وارد کر کے اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

إنی متوفیک۔ (اے مرزا!) میں تجھ کو پوری نعمت دونگا۔

(براہین احمدیہ ص۵۱۹)

حالانکہ اُس زمانہ میں بھی آپ مجدد اور مثیل مسیح ہونے کے مدعی تھے۔ مگر جونہی سرسید کی تفسیر پر نظر پڑی تو آپ کی مجددیت نے سرسید کا رنگ اختیار کر لیا اور آپ کے مرید بھی آپ کی کامیابی کے نعرے لگانے لگے۔ جس پر ہمیں بھی یہ کہنے کا موقع ملا ہے

پس از صد سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی است بادنجان بادنجان است بورانی

مرزا صاحب کی برکت سے

عیسائیت پسپا ہو رہی ہے؟

(جل جلالہ!)

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میرے آنے کا اصل مقصد عیسائیت کو فنا کرنا ہے لیکن واقعات سے ثابت ہوا کہ عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ عیسائیت کی یہ ترقی قومی ہے مذہبی نہیں۔ جہاں کہیں عیسائیوں کے مذہبی تنزل کا ذکر اخبارات میں آتا ہے۔ قادیانی اخبار شور مچا دیتے ہیں کہ دیکھو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی برکت سے عیسائی مذہب دنیا سے اُٹھتا جا رہا ہے۔ حالانکہ عیسائی مذہب کا تنزل زمانے کی عام الحادی ہوا کا اثر ہے۔ جس سے ہندو دھرم اور اسلام بھی محفوظ نہیں رہے۔ مرزا صاحب کا اثر ہوتا تو جو لوگ عیسائی مذہب کے بطلان کی وجہ سے لامذہب ہوئے تھے وہ اسلام میں آجاتے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا اس کا ثبوت اپنے مبلغ مولوی جلال الدین کی رپورٹ میں دیکھئے۔ جس میں سے بطور نمونہ چند الفاظ یہ ہیں:۔

"یورپین اقوام مذہب سے بالکل ناآشنا اور بیگانہ محض ہیں۔ تبلیغ کا ان پر کوئی نمایاں اثر نہیں ہوتا۔ وہ دنیاوی اشغال میں اس طرح مستغرق ہیں کہ گویا یہی مادی دنیا اُن کی منتہائے مقصود زندگی ہے۔"

(ریویو قادیان بابت جولائی ۱۹۳۶ء ص۱۳)

پس یہ مذہبی تنزل مرزا صاحب کا کمال نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہے وہ الحادی ہوا کا اثر ہے۔ ہاں مریدوں میں یہ کمال ضرور ہے کہ سب کچھ مرزا صاحب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جیسے کسی شاعر کا شعر ہے ؎

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقاں
مصلحت را تہمتے بر آہوئے چیں بستہ اند

پیری و مریدی

(۲)

(بقلم مولوی محمد شریف صاحب جہلمی)

گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کی قسط اول شائع ہو چکی ہے۔ آج بقایا مضمون درج ہے۔ اس میں دوکاندار گدی نشینوں اور جاہل مریدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ناظرین گذشتہ قسط کے ساتھ ملا کر اس مضمون کو غور سے پڑھیں۔ (مدیر)

تمام مسلمانوں کے مسلمہ پیشوا۔ روحانیت کے اعلیٰ سرتاج۔ علم و عمل کے سچے مجسمہ سیدنا و مولانا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب زدنی علما کا ورد کرتے رہے۔ اپنی معاش کیلئے حلال روزی ہاتھوں سے کماتے رہے۔ انہوں نے کسی بزرگ کی قبر پر اعتکاف کیا نہ کسی شہید کی قبر پر کسی صحابی کو مجاور بن کر مخدومانہ بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔ تیرہ سو پچاس برس گذر گئے کسی مسلمان نے خدا کے برگزیدہ اور مسلمہ سرتاج اولیا اور زبدۃ الاصفیاء حضرت محمد مصطفےٰ علیہ السلام کے گنبد خضرا پر عرس کرنے کی جسارت نہ کی۔ حمزہ شہید ہوئے کسی کو سجادہ نشین نہ بنایا۔ نہ کسی عالم دین نے اس فعل کو آپ کے روضہ یا گدی کے لئے موزوں ٹھہرایا۔ نہ معلوم ہمارے کرمفرما کس شخص کی سنت کو زندہ کرنے کی غرض سے خانہ ساز اولیاؤں کے مزارات پر سالانہ عرس کرتے ہیں۔ نبی صلعم کے کس فرمان کے ماتحت مسلمان مُردوں کی قبر پر طوائفوں کے مجرے کراتے ہیں۔ ایصال ثواب کا یہ ڈھنگ

(کہ کنجریوں سے مزار پر غزلیات اور نعتیں خوش الحانی سے پڑھانا) خدا جانے قرآن مجید کی کس آیت سے ثابت کر لیا ہے؟ کونسی آیت یا حدیث نبوی کے ماتحت سجادہ نشینوں کی اولاد کو متبرک اور خدا رسیدہ جان کر اولیاء کی گدی کا اولیا وارث بنایا جاتا ہے۔ اور کس حکم رسول کی بنا پر ولایت کو وراثت میں منتقل ہوتا خیال کر لیا گیا ہے؟ حضور انور نے کس کی قبر پر قرآن پڑھ کر ختم کیا۔ کس حدیث کی روشنی میں بزرگان دین (مزعومہ اولیاء) کے شجرہ خوانی کی تلقین کی جاتی ہے۔ عصر نبوت میں کون سے ولی اللہ کی قبر پر غلاف اوڑھے گئے۔ اگر یہ سب کچھ ارباب حیل کے تراشیدہ توہمات ہیں تو خدارا ایسی خرافات سے بچو اور اس پیری مریدی کی وباء سے کنارہ کشی میں صلاحیت تلاش کرو۔ پیری مریدی اعمال صالح سے روکتی ہے۔ بیکار کر دیتی ہے۔ جو بچیگا تمکنت فی الارض کا حقدار بن جائیگا۔

معراج رسول

از مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پوری از مالدہ۔ ملک بنگال

ایام اقامت مکہ میں نبوت کے گیارھویں سال آپ کو معراج ہوئی جس کا مختصر ذکر یہ ہے کہ آپ بعد نماز عشا گھر میں تشریف فرما تھے کہ چھت کھلی اور حضرت جبریل امین بحکم رب العٰلمین آپ کے پاس آئے اور آپ کو اٹھا کر مسجد حرم میں لے گئے۔ اول آپ کے سینہ مبارک کو اوپر سے اسفل بطن تک چاک کیا اور قلب مبارک کو نکال کر آب زمزم سے دھویا اور ایک زریں طشت جو ایمان وحکمت سے پُر تھا اس سے قلب مبارک کو بھر دیا اور اس کو اس کے اصلی مقام پر رکھ کر درست کیا۔

پھر آپ کے واسطے براق لایا گیا۔ جب آپ نے اس پر سوار ہونے کا قصد کیا تو وہ شوخی کرنے لگا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے براق سے کہا کہ تجھ کو کیا ہوا۔ تجھ پر ایسا شخص سوار ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا رتبہ سب سے زیادہ ہے۔ بس وہ عرق عرق ہوگیا۔ تواریخ کی بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ براق نے درخواست کی کہ قیامت کے دن آپ میری ہی پشت پر سوار ہوں اور آپ نے اسکی درخواست منظور فرمائی۔ آپ براق پر سوار ہوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے رکاب پکڑی اور میکائیل نے لگام تھامی۔ آپ منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔ جبریل ہمراہ تھے۔ المختصر عجائب و غرائب مشاہدہ کرتے ہوئے آپ مسجد اقصیٰ پہنچے۔ وہاں انبیاء کرام کی روحیں حاضر تھیں امام ہو کر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آنحضرت جملہ انبیاء علیہم السلام حمد الٰہی بجا لائے یہاں سے نکلے تو جبریل نے شراب اور دودھ کے پیالے آپ کے سامنے پیش کئے۔ آپ نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ جبریل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا۔ اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ بعدازیں آپ آسمانوں کو تشریف لے گئے۔ آسمان اول پر حضرت آدم۔ آسمان دوم پر حضرت یحیٰ و حضرت عیسٰی۔ آسمان سوم پر حضرت یوسف۔ آسمان چہارم پر حضرت ادریس۔ آسمان پنجم پر حضرت ہارون۔ آسمان ششم پر حضرت موسٰی اور آسمان ہفتم پر حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے سب پیغمبروں سے بوقت ملاقات سلام کیا۔ اور سب نے آپ کو سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا۔ آپ ساتوں آسمانوں کی سیر کرتے اور عجائبات مشاہدہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ جب وہاں سے آگے جانے کا آپ نے قصد فرمایا تو جبریل وہاں ٹھہر گئے۔ آپ نے جبریل سے اس کا سبب دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ یا حضرت! اب اس سے آگے جانے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم۔

بقول اہل سیر آپ وہاں سے رفرف سبز پر سوار ہوئے اور وہ آپ کو کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور حجابات نورانی طے کرا کے عرش تک لے گیا۔ اللہ جل جلالہ نے اس رات میں آپکو ایسا قرب حاصل ہوا کہ نہ کبھی کسی پیغمبر کو اور نہ کسی فرشتہ کو یہ قرب نصیب ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسے علوم و فیوض عطا فرمائے کہ جس کے اظہار سے زبان بیان قاصر ہے اور وہ کچھ آپ نے مشاہدہ فرمایا جو اب تک دوسرے مقربان بارگاہ کی حد نظر سے باہر تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی۔ لیکن جب آپ وہاں سے مراجعت فرما ہوئے اور چھٹے آسمان پر پہنچے تو حضرت موسےٰ نے آپ کو طلب تخفیف کا مشورہ دیا۔ چنانچہ کئی مرتبہ کی تخفیف کے بعد پانچ وقت کی نماز رہ گئی۔ شب معراج میں آپ نے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر فرمائی اور بہت سے عجیب و غریب امور آپ نے مشاہدہ فرمائے۔ بوقت صبح آپ نے واقعہ معراج کو لوگوں کے سامنے بیان فرمایا۔ کفار کو سخت اچنبا ہوا۔ جو زیادہ کور باطن اور شقی القلب تھے انہوں نے (نعوذ باللہ) آپ کو جھٹلایا۔ بعضوں نے مختلف سوالات کئے۔ ان میں اکثر شام کے تاجر تھے اور انہوں نے بیت المقدس کو بارہا دیکھا تھا۔ اس لئے انہوں نے آپ سے بیت المقدس کی ہیئت دریافت کی۔ حضور فرماتے ہیں کہ میرے ذہن میں عمارت کا صحیح نقشہ نہ تھا۔ بہت بے قراری ہوئی کہ ناگاہ نظر کے

سامنے پوری عمارت جلوہ نما کردی گئی۔ وہ سوال کرتے جاتے اور تمیں اس کو دیکھ کر جواب دیتا جاتا تھا۔

فضائل علم

(از مولوی ابوالفضل محمد افضل صاحب کمریانوی)

اس عنوان سے جو مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جنوری ۴۲ء صلہ پر شائع ہوا ہے۔ اور جس کا بقیہ حصہ شائع ہونے کی وجہ سے تکمیل کو پہنچ نہ سکا اس لئے دوبارہ روانہ خدمت ہے امید کہ جلد سے جلد شائع فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں گے۔ (نامہ نگار)

علم کے بڑے بڑے فضائل و مرتبے ہیں علم اگر نہ ہوتا تو انسان و حیوان میں کوئی تمیز باقی نہ رہتی۔ اور نہ بُرے بھلے کا کسی کو امتیاز ہوتا۔ علم ایک ایسی دولت ہے کہ اس کا ہر کوئی محتاج ہے اور اس کی سب کو ضرورت ہے۔ خواہ وہ کسی طبقے کا ہو۔ بادشاہ ہو یا گدا۔ امیر ہو یا حقیر، اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، عالم ہو یا جاہل۔ بغیر اس کے مثل کالبد بے روح کے ہے

علم ایک ایسا جوہر ہے کہ اس میں سے جس قدر بھی بے باکی سے صرف کیا جائے اُسی قدر اُس میں فراوانی ہوتی ہے۔ بخلاف دولت کہ اُس میں سے اگر خرچ کیا جائے تو تمام ہو جائے

علم ایک ایسا گوہر ہے کہ ہمیشہ سینے میں پوشیدہ رہتا ہے۔ اگر چور چوری کرنا چاہے تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بخلاف دولت کے کہ اگر چور چوری کرنا چاہے ڈاکو ڈکیتی کرنا چاہے تو اس کا صفایا کر دے مگر علم ہی ایک ایسا مونس و غمخوار ہے کہ ہمدم کا ساتھی ہے رب زدنی علما۔

خدائے تعالےٰ بنی نوع انسان پر اپنا احسان جتلاتا ہے کہ الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم۔ (خدا وہ ذات ہے کہ) جس نے (علم) سکھایا ساتھ قلم کے انسان کو وہ (علم) سکھایا جو نہیں جانتا تھا۔

ف:۔ یہ خدا کی شایان شان اور اُس کی قدرت ہے کہ جس کو چاہتا ہے بذریعہ قلم کے سکھاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بلا قلم کے سکھاتا ہے۔ آنحضور پُر نور کا علم بلا قلم اور بلا استاد تھا۔ خدائے تعالےٰ نے آپ پر علم لدنی کا فیضان کیا۔ جس قدر چاہا سینے مبارک میں القاء کر دیا۔ چنانچہ آنحضور پر نور کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

(سورہ قیامتہ۔ رکوع ۱)

اے نبی! قرآن کے دہرانے کے لئے اپنی زبان نہ ہلا اس خیال سے کہ تو اُس کو جلدی سے یاد کر لے۔ ہمارا ذمہ ہے اُس کا جمع کرنا اور اُس کا پڑھانا۔

ف:۔ حضور انور کی خصوصیت تھی کہ خدائے تعالےٰ نے اپنے ذمہ لے لیا حفظ کرانا۔ پڑھانا اور جمع کرنا۔ اور عام انسان کے لئے آنحضورؐ کا فرمان ہے کہ (قرآن ایک سرکش اونٹ ہے اس کو مضبوطی سے باندھو ورنہ بھاگ جائیگا یعنی اُس کے تکرار و حفظ میں ہمیشہ لگے رہو۔ ورنہ سینے سے نکل جائیگا۔ (تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خان) "یہ علم کبھی اذہان (دماغ) میں ہوتا ہے کبھی لسان (زبان) میں۔ اور کبھی کتابت بالبنان میں۔ غرضیکہ ذہنی لفظی، رسمی ٹھیرا۔ اور رسمی مستلزم ہے ذہنی و لفظی کو بغیر عکس کے و لہذا فرمایا کہ تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا وہ بتایا۔ اثر میں آیا ہے کہ مقید کرو علم کو ساتھ کتابت کے۔"

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کے مرکز و منبع تین ہیں۔ دماغ۔ زبان۔ سر انگلیاں (نوکِ قلم بھی مراد لیا جا سکتا ہے) دماغ میں جو آئے ذہنی ہے اور جو زبان پر جاری ہو وہ لفظی ہے۔ یہ دونوں صورتیں بے عکس ہیں یعنی اُن کی کوئی صورت و شکل نہیں۔ انکی کوئی رسم الخط نہیں۔ لہذا بہت ممکن ہے کہ کچھ عرصہ گذر جانے پر ذہن سے نکل جائے اور زبان پر جاری نہ ہو سکے۔ بلکہ نسیاً منسیاً ہو جائے۔

اور تیسری صورت جو رسمی و بالعکس (بصورت رسم الخط) ہے وہ چیز تحریر میں مقید ہوتی ہے لہذا وہ محو نہیں ہو سکتی۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ ایک عبارت متعدد مرتبہ پڑھوں تو بھی ذہن نشین نہیں ہوتی۔ اور اگر ایک مرتبہ لکھ لوں تو وہ گویا ازبر ہو جاتی ہے۔

اگر معلم متعلم کو کسی کتاب کے الفاظ مشکل کے معنی و مطالب و رسم الخط ذہن نشین کرنے کو کہے تو اُس کے لئے آسان صورت یہی ہے کہ اُس کتاب سے الفاظ مطلوبہ کو دوسری جگہ نقل کرے بہت جلد تمام باتیں دل نشین ہو جائینگی۔ لہذا تقریر سے تحریر مقدم اور ضروری ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ کسی کاریگر کا بُنا ہوا کپڑا دیکھا کسی لوہار کے بنائے ہوئے اوزار دیکھے۔ کسی معمار کی بنائی ہوئی عمارت دیکھی تو اُس دیکھنے سے نہ کپڑا بُننا آیا نہ اوزار بنانے آئے۔ اور نہ عمارت بنانی آئی۔ البتہ اس کام کو از خود انجام دیں انشاء اللہ العزیز ضرور کامیابی ہوگی

لہذا میرے ناقص خیال میں معلمین پڑھانے سے زیادہ طالب علم کو لکھانے کی مشق کرائیں تو حصول علم کے لئے بڑی آسانی ہو جائے۔ ؎

قلم گوید کہ من شاہِ جہانم
قلم کش را بدولت مے رسانم

اللہ عزوجل نے قلم کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ

(رکوع ۱۔ سورہ قلم)

قسم ہے قلم کی اور جو لکھتے ہیں بعض مفسرین نے لکھنے والوں سے مراد فرشتے لئے ہیں۔ بہرکیف۔ جو کچھ بھی ہو اس سے قلم اور کتابت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے۔ قلم ایک بڑی نعمت ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو علم دنیا سے ناپید رہتا قلم ہی کو اللہ تعالےٰ نے پہلے پیدا کیا اور حکم کیا کہ لکھ۔ عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا جو ہو رہا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوتا رہیگا۔ چنانچہ قلم نے لوح محفوظ میں سب کچھ لکھ لیا۔ سب سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ آدمؑ تھے یا ادریسؑ۔ غرض لکھنا پڑھنا سنت انبیاء علیہم السلام اور عین منشاء الہٰی کے مطابق ہے کتابت کی تاکید قرآن مجید سے بھی ثابت ہے کہ آپس کے معاملات کو یادداشت کے لئے لکھ لو۔ لہذا لکھنا ضروری امر ٹھیرا۔

حاصل کلام یہ کہ حصول علم کا طریقہ بذریعہ قلم کسان تر ہے اور تحصیل علم تو لازمی ہے۔ کیونکہ آنحضور پرُ نور م نے فرمایا ہے کہ

طلب العلم فریضۃٌ علیٰ کل مسلمٍ ومسلمۃٍ (مشکوٰۃ باب العلم)

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد و عورت پر۔ اس لئے کہ ہمہ وقت اس کی ضرورت ہے خواہ امور دنیاوی ہوں یا امور دین۔ بغیر اس کے انجام نہیں پا سکتے۔ مثلاً طریقہ نماز کو سمجھنے کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ احکام زکوٰۃ کو معلوم کرنے کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ مناسک حج سیکھنے کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں تمام دینی احکام کے معلوم کرنے کے لئے علم ہی کی ضرورت ہے۔ بلا اسکے چارہ نہیں۔ الغرض دینی امور کے علاوہ دنیوی امور پر بھی نگاہ ڈالئے تو ہر آن اور ہر وقت اس کی ضرورت ہے۔ چنانچہ تجارت میں، زراعت میں ملازمت، صنعت و حرفت میں، تمدن و شوہر کے تعلقات میں، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے اور لوگوں سے ملنے جلنے میں۔ علیٰ ہذا القیاس کوئی ایسی بات نہیں کہ جہاں علم کی ضرورت نہ ہو۔ لہذا آنحضور نے تحصیل علم کو ضروری اور لابدی سمجھ کر فرض کر دیا ہے۔ اس حدیث سے اصول علم کی اہمیت و ضرورت ہر مسلمان مرد و عورت پر ثابت ہے کہ اپنی بساط کے موافق ہر کوئی اُس سے بہرہ اندوز ہو۔ دوسری حدیث فرمائی کہ

لا حسد فی اثنین رجلٌ آتاہ اللہ مالا فسلطہ علیٰ ھلکتہ فی الحق ورجلٌ آتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا متفق علیہ (مشکوٰۃ باب العلم)

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ م نے نہیں ہے حسد مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص کہ دیا اُس کو اللہ تعالےٰ نے مال اور توفیق دی اُس کو خرچ کرنے کی۔ (یعنی مناسب مصرف پر بے جا و فضول نہیں) اور دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اُس کو اللہ تعالےٰ نے علم۔ پس وہ حکم کرتا ہے ساتھ اُس کے اور سکھاتا ہے اُس کو یہ حدیث متفق علیہ ہے

حسد کے متعلق فرمایا ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے کہ جس طرح لکڑیوں کو آگ باوجود اس کے دو شخصوں پر حسد کو جائز رکھا ایک وہ مال دار کہ اپنے مال کو بموجب خدا و رسول کے احکام کے خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ اللہ نے اس کو علم دیا اُسکے بموجب لوگوں کو حکم کرتا ہے اور سکھاتا ہے۔ وہ حسد اس طرح کا ہے کہ خدا مجھے بھی مال دے تو میں بھی اسی طرح خرچ کروں یا خدا مجھے بھی علم دے تو میں بھی اسی طرح لوگوں کو فائدہ پہنچاؤں۔ نہ کہ خدا اسکے بجائے مجھے ہی دے اور اس سے چھین لے۔ نعوذ باللہ منہا۔

اس حدیث سے علم، عالم، معلم، متعلم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ (رب زدنی علما)

(باقی)

حصول زر کا عبرت انگیز طریقہ

۱۴ جولائی ۱۹۳۳ء کی صبح کو بمقام شریف پورہ بابو عنایت اللہ صاحب سب پوسٹماسٹر کی دو معصوم لڑکیاں کثرت بارش کے باعث چھپر گرنے سے نیچے آکر جاں بحق ہو گئیں۔ ماں باپ لاہور گئے ہوئے تھے۔ لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ اس افراتفری میں لڑکیوں کو نکالا گیا۔ بعض اشخاص نے ڈاکٹر کی ضرورت محسوس کی۔ ایک مشہور ڈاکٹر صاحب کو جو رفاہ عام کے نمائشی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ان کے ایک اچھے ملنے والے نے بلوایا۔ اول تو انہوں نے پتلون وغیرہ چست کرنے میں کچھ دیر لگا دی۔ موقعہ پر بہت تکلف سے پہنچے تو لڑکیوں کو دیکھ کر موت کا فتویٰ صادر فرمایا۔ اور اسی وقت اپنی فیس کا مطالبہ کیا۔ دو روپے فیس اور آٹھ آنے تانگہ کا کرایہ بھی مانگ لیا۔ چنانچہ اڑھائی روپیہ لے کر واپس تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کی اس حرکت پر سب لوگ حیران تھے۔ اس حادثہ جانکاہ کے موقع پر جبکہ ہر کہ و مہ آنسوؤں کے موتی برسا رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب فیس مانگتے ہوئے ذرا نہ ہچکچائے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ لڑکیوں کے والدین بھی موجود نہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب بجائے خود کافی مالدار آدمی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(ایک نامہ نگار)

تراویح میں قرآن خوانی کے لئے حافظ کی ضرورت ہو تو آخیر شعبان تک مجھ سے خط و کتابت کی جائے (سید عبد الغفار رضوی معرفت سید احمد حسین مترجم چیف کورٹ لکھنؤ)

دعائے صحت میرے برادر شیر محمد صاحب آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا صحت

فتاویٰ

س ۱۱۹ } مسائل کی تحقیق کے لئے بچہ ہو یا جوان - بوڑھا ہو یا ادھیڑ کسی کا کچھ امتیاز لازمی ہے ؟ (خریدار اہلحدیث ۸۵۵۴)

ج ۱۱۹ } مسائل کی تحقیق میں علم اور سمجھ کی ضرورت ہے - چاہے چھوٹی عمر کا ہو - بعض صحابہ کرام رضہ چھوٹی عمر میں ہی عالم بن گئے تھے -

س ۱۲۰ } کوئی شخص صبح کی نماز بلا عذر شرعی جماعت چھوڑ کر مسجد سے گھر قریب رکھتے ہوئے حالانکہ اذان کی آواز سنائی دیتی ہے گھر میں تنہا پڑھ سکتا ہے ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۰ } اذان کی آواز سن کر مسجد میں آنا چاہئے - حدیث میں ایسا ہی آیا ہے - آنحضرت صلعم نے ایک نابینے کو فرمایا تھا کہ اذان سن کر مسجد میں آیا کر -

س ۱۲۱ } زید مسجد کا امام ہے جو چودہ سال سے بغیر تنخواہ کے امامت کرتا ہے - افسوس کہ اس نے اس میعاد میں گاہے ماہے صبح کی امامت کرائی ہوگی - نمازیوں نے زید سے کہا کہ کیوں تم صبح کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے جس کے سبب امامت کی تکلیف ہوتی ہے - جواباً زید نے یہ عذر پیش کیا کہ تفکرات کی وجہ اکثر راتوں میں نیند کم آتی ہے اور صبح کے قریب آنکھ لگ جاتی ہے - کیا زید کا یہ عذر ٹھیک ہے ؟ نمازیوں کا کہنا ہے کہ اگر زید صبح کی جماعت نہ کرائے تو اس کو امامت سے معزول کر دیا جائے - کیا یہ فیصلہ ٹھیک ہے ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۱ } امام اگر کسی وقت جماعت میں شریک نہ ہو یا شریک نہ ہو سکے تو معزول کئے جانے کا حقدار نہیں ہے - الا اس صورت میں کہ اسکو امام بناتے ہوئے یہ شرط کر لی جائے کہ ہر نماز میں شریک ہونا پڑیگا پھر اگر وہ کسی ایک نماز میں شریک نہ ہو تو معزولی کا حقدار ہے - ایسی شرط کے بغیر معزول نہیں ہو سکتا - (۲ر داخل غریب فنڈ)

جنازہ غائب پڑھئے ! بابا فتح محمد صاحب قریشی ناظم انجمن اہلحدیث بٹالہ کے نوجوان صالحہ نبیرہ مسمی نصر اللہ کا انتقال ہوگیا - انا للہ ! (مولوی ہدایت اللہ) (۲) میرے برادر خرد محمد نعمان وفات پاگئے انا للہ ! (حکیم عبد المنان ڈمراؤں) (۳) میرے برادر مولوی عبد الغفور صاحب جو امام مسجد بھی تھے انتقال کر گئے - انا للہ - محمد عبد الغنی اندا چوری

مضامین آمدہ محمد خان گوندل - حشمت محمد الیہا -

متفرقات

تصحیح حوالہ گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں ایک شعر درج ہوا ہے - جو مولوی محمد علی امیر مرزائیہ لاہور کی مدح میں ہے - جس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے -

یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

اس کا پورا حوالہ یہ ہے :- قادیانی اخبار بدر ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء

مولوی عبد اللہ ثانی کے مقدمہ ہتک عزت میں شہادات صفائی ۳۱ جولائی کو ختم ہو کر ۴ اگست بحث وکلاء کے لئے مقرر ہوئی - فیصلہ سے آیندہ اطلاع دی جائے گی - انشاء اللہ !

شکریہ احباب ماہ جولائی میں حکیم عبد الرحیم صاحب نظام آبادی - ڈاکٹر عبد الکریم صاحب میرٹھی اور مولوی محمد سلیمان صاحب کھیوری نے اخبار کا ایک ایک جدید خریدار بنایا - جزاہم اللہ احسن الجزاء -

وی پی کی واپسی سے نقصان ماہ جون میں جو اخبار وی پی بھیجے گئے تھے - ان میں سے خلاف توقع گذشتہ ماہ واپسی بہت ہوئی - جس سے دفتر کو علاوہ خریدار کم ہونے کے محصول ڈاک (جو گرہ سے ادا کیا گیا تھا) کا نقصان ہوا - اسی لئے بار بار لکھا جاتا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی آنی چاہئے - ناظرین و خریداران اس امر پر ضرور توجہ فرمائیں

احکام شعبان جو صاحب منگوانا چاہیں دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں - اگر صلوٰۃ الرحمان بھی منگوانا ہو تو اڑھائی آنہ کے ٹکٹ بھیجیں - اگر صلوٰۃ الرسول بھی مطلوب ہو تو گیارہ آنے کے ٹکٹ بھیجیں - صلوٰۃ الرسول کی قیمت ۸ر ہے - صلوٰۃ الرحمان مفت ہے -

پتہ :- مولوی سراج الدین مدرس مدرسہ تیلیاں ریاست جودھپور راجپوتانہ

ضرورت عالم مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کے لئے ایک قابل پابند شرع ذی استعداد عالم کی ضرورت ہے جو مدرسہ رحمانیہ دار الحدیث یا سلفیہ دربھنگہ یا عمر آباد یا مشرقی امتحانات یونیورسٹی کا فارغ التحصیل ہو - اور عربی و فارسی کی تمام کتب درس نظامیہ کو کما حقہ پڑھا سکے - خط و کتابت و تنخواہ وغیرہ کے متعلق پتہ ذیل پر لکھا جائے :-

وکیل محمد غوث صاحب سکرٹری مدرسہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ ضلع بلہاری

منی آرڈر بھیجنے والے اصحاب فارم کے کوپن پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں - اگر اخبار کے خریدار ہوں تو نام کے ساتھ صرف خریداری نمبر لکھ دینا کافی ہے - اس کے بغیر بعض دفعہ دفتر کو تعمیل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے - (مینیجر)

ڈاکٹر عبد اللطیف ہوشیارپوری جو برما میں ملازمت پر تھے - جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے مجھے اطلاع دیں - تاکید ہے - (راقم ڈاکٹر منظر علی خریدار اخبار اہلحدیث -

ملکی مطلع

احمدیہ ڈبل کمپنی

اب انگریزوں کو ضرور فتح ہوگی

الحدیث ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء میں مرزا صاحب کلاں کے ایک دعوے کی بنا پر (کہ چالیس مومن مجھ کو مل جائیں تو میں ساری دنیا کو فتح کر لوں) ہم نے لکھا تھا کہ حکومت برطانیہ پر وقت نازک ہے اُس کو امداد کی سخت ضرورت ہے۔ خلیفہ مرزائیہ چالیس صالح نوجوان لے کر میدان جنگ میں جاکر فتح پالیں۔ اس سے حکومت کی خدمت بھی ہوگی اور احمدیت کی ترقی بھی۔ کم بخت ہٹلر اور مسولینی کو پابجولان اپنے سامنے حاضر کرا کر احمدیت میں داخل کرلیں گے تو احمدیت (مرزائیت) کو چار چاند لگ جائیں گے۔ اس وقت تو ہماری تجویز کو مخالفانہ نظر سے دیکھا اور سنا گیا مگر الحمدللہ کہ آخر قادیان میں اس پر عمل شروع ہو گیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

خلیفہ مرزائیہ پُرزور ہدایات کے ذریعہ اپنے مریدوں کو حکم دیتے ہیں کہ حکومت نے جو احمدیہ ڈبل کمپنی منظور فرمائی ہے جوانان احمدیہ اس میں بکثرت شریک ہوں۔ (اخبار الفضل مورخہ ۹ جولائی سنہ رواں)

ہم اس تجویز کی تائید کرنے کے علاوہ یہ بھی کہتے ہیں کہ پوری کمپنی بننے تک انتظار نہ کیا جائے بلکہ سردست ایک چلّہ (چالیس کا گروہ) بسر کردگی صاحبزادگان فوراً بھیج دینا چاہئے۔ پھر ہر چلّہ کے ساتھ اپنا منوی ولیعہد بندر گاہ تک بھیجیں جو دعا کے ساتھ چلّہ کو رخصت کرے۔ پھر دیکھئے کتنی جلدی فتح ہوتی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ احمدیہ چلّہ کو دیکھ کر افسران افواج برطانیہ یہ شعر پڑھیں گے ؎

آتے ہیں میکدہ کی طرف چند پارسا
جائیں نہ بن پلائے ہوئے بے پئے ہوئے

کاکیشیا

آج جرمنی نے اپنی بہت بڑی طاقت روس کے مشہور زرخیز علاقہ کاکیشیا پر لگا رکھی ہے۔ جہاں دن رات خون کی ندیاں بہ رہی ہیں۔ اخباروں میں اس عجیب و غریب سرزمین کے کچھ حالات شائع ہوئے ہیں جن کا ضروری اقتباس ناظرین کی واقفیت کیلئے درج ذیل ہے:۔

" کاکیشیا کا لفظ سنتے ہی بعض لوگوں کے ذہن میں پہاڑوں کے ایک لمبے چوڑے ملک کا خیال آتا ہے۔ دوسروں کے نزدیک کاکیشیا ایک ملک ہے جس کے دریاؤں میں پانی کی جگہ مٹی کا تیل بہتا ہے۔ بعض عجائب پسند اسے پریوں کا ملک سمجھتے ہیں۔ مشرقی ادب میں کوہ قاف کی پریوں کی کہانیاں کثرت سے ملتی ہیں۔ یہی کوہ قاف اب اخباروں کے پہلے صفحوں پر کاکیشیا کے نام سے روزانہ دکھائی دیتا ہے۔ روسیوں کے نزدیک کاکیشیا ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں وہ اپنے خواب کو پورا کرنے میں مصروف ہیں۔ سٹالن اسی کاکیشیا کے ایک صوبہ جارجیا کا باشندہ ہے۔ اس صوبہ سے اس کی دلچسپی کا اندازہ اسی ایک بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کاکیشیا نے دنیا کی ہر فاتح قوم کو اپنی طرف متوجہ کیا

دو ہزار سال کی کہانی

گذشتہ دو ہزار سال سے کاکیشیا یعنی بحیرہ اسود اور بحیرہ خزر کا درمیانی علاقہ فاتح قوموں کی امیدوں کا مرکز بنا رہا۔ یہ علاقہ مشرق و مغرب کا مقام اتصال ہے اسی مقام پر مشرقی اور مغربی تہذیبیں آپس میں ملتی ہیں۔ یہی وہ ملک ہے جہاں شلواریں بھی دکھائی دیتی ہیں اور پتلونیں بھی۔ سروں پر ریشمی رومال بندھے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں اور انگریزی ٹوپیاں بھی۔ فرش پر دسترخوان بچھا کر بھی کھانا کھایا جاتا ہے اور میز کرسی پر چھری کانٹوں سے کھانے والوں کی بھی کمی نہیں۔ کاکیشیا کی معدنی دولت ہمیشہ سے حملہ آوروں کو دعوت دیتی رہی ہے۔ یورپ اور ایشیا کی جس قوم نے ساری دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے کاکیشیا کو اپنے پروگرام میں بڑے حروف سے لکھا۔ رومیوں نے اسے فتح کیا۔ بازنطین اور ایران میں اس کے لئے صدیوں تک تلواریں چلتی رہیں ترکی نے اسی کاکیشیا کے لئے زوردار جنگیں کیں۔ اٹھارویں صدی کے آخری سالوں سے ۱۹۱۷ء تک کاکیشیا پر روس کے زاروں کی حکومت تھی۔ زاروں کے عہد میں کاکیشیا کے باشندوں سے بہت برا سلوک کیا جاتا تھا۔ ان سے تیل کے چشموں پر سستے داموں کام لیا جاتا تھا۔

نئی زندگی

۱۹۲۰ء تک جارجیا اور آرمینا میں سرحدی جھگڑا جاری رہا۔ اس جھگڑے کے ختم ہو جانے کے بعد کاکیشیا میں جارجیا، آرمینا اور آذر بائیجان کی الگ الگ جمہوریتیں بن گئیں ان جمہوریتوں نے آہستہ آہستہ ترقی اور تہذیب کے مرحلے طے کرنے شروع کئے۔ اب ان تینوں جمہوریتوں میں الگ الگ یونیورسٹیاں ہیں۔ ان یونیورسٹیوں میں صوبائی زبانوں کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیم کے علاوہ ان جمہوریتوں نے زراعت اور صنعت میں نمایاں ترقی کر لی ہے

باکو کا تیل

نازی درجرمن، کاکیشیا پر باکو کے تیل کے لئے قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ باکو بحیرہ خزر کی ایک بندرگاہ ہے۔ یہاں سے بحیرہ اسود کی بندرگاہ باطوم تک پائپ چلی گئی ہے۔ باطوم کو روسٹوف کے ساتھ ریلوے لائن سے ملایا ہوا ہے۔ جب ۱۹۲۰ء میں بالشویکوں نے باکو پر قبضہ کیا تھا تو اس وقت تیل کے تمام

چشمے تباہ اور برباد ہو چکے تھے - ان چشموں کی مرمت کوئی آسان کام نہیں تھا - تاہم روسی انجینئر ایم بارنیوف نے ان چشموں کی مرمت کی ذمہ داری لی اس وقت سے لے کر اب تک زیادہ سے زیادہ تیل نکالنے کی کوشش جاری ہے۔ ۱۹۱۸ء میں باکو سے پندرہ لاکھ ٹن تیل نکالا گیا تھا۔ لیکن اب باکو سے دو کروڑ پچیس لاکھ ٹن سالانہ تیل نکالا جاتا ہے۔ تیل صاف کرنے والی بہت سی نئی فیکٹریاں باکو میں دکھائی دیتی ہیں - ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کیلئے صاف ستھرے مکان بنا دئیے گئے ہیں۔ کالیث کی ایک بہت بڑی جھیل سے بجلی پیدا کی جا رہی ہے

نازیوں کی نگاہیں

روسیوں کے نزدیک کاکیشیا یو۔ ایس۔ ایس۔ آر (روس کی مشترکہ جمہوریتیں) کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ جہاں ان کی تین پنج سالہ سکیموں نے نہایت مفید اور کارآمد نتائج پیدا کئے۔ نازیوں کے نزدیک کاکیشیا کا مطلب باکو کے تیل پر قبضہ کرنا ہے جنوب مشرقی روس میں اس وقت جو لڑائی ہو رہی ہے۔ وہ کاکیشیا ہی کے لئے لڑی جا رہی ہے"

(پنجابیت لاہور ۲۸ جولائی ۱۹۴۲ء ص ۹)

رفتار جنگ

جنگ کی تازہ صورت حالات کے متعلق معاصر "پرتاپ" کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ فرمائیے :-

روس اور جرمنی کاکیشیا میں جرمن فوجیں ایسی جگہ پر پہنچ گئی ہیں کہ انہیں مزید پیشقدمی کی اجازت دینا نہایت خطرناک اور مضرت رساں ہوگا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مارشل ٹموشینکو (روسی) کس حد تک جنرل فان باک (جرمن) کو روک سکتے ہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس وقت تک انہوں نے اپنی پوری طاقت سے کہیں بھی مقابلہ نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ روسی فوجوں کی پوزیشن ایسی مخدوش تھی کہ کامیاب مزاحمت کے امکانات نہایت خفیف تھے۔ لہذا ان کے لئے صرف ایک ہی چارہ تھا کہ جیسے بھی ہو اپنے آپ کو جرمن نرغے سے بچائیں۔ اور بالآخر تصادم کے لئے منظم ہو جائیں - اس میں کامیابی کے لئے لازمی تھا کہ کچھ علاقے خالی کریں - جو انہوں نے کئے۔ اس دوران میں کچھ فوج سے ہاتھ ضرور دھونا پڑا۔ لیکن کرتے کیا - جرمن دریائے ڈان پار کر کے روسی فوجوں کے دونو بازوؤں سے آگے بڑھ رہے تھے - اور اگر روسی پسپا نہ ہوتے تو لازمی طور پر محصور ہو جاتے۔

اس وقت دو طرف سے جرمن سٹالن گراڈ پر بڑھ رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے ہراول ہوائی اڈے اس شہر سے ۱۰۰ اور ۱۵۰ میل کے درمیانی فاصلہ پر ہیں - اور اس وقت جرمن ہوائی جہازوں نے دریائے والگا کے تجارتی جہازوں پر گولہ باری بھی شروع کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جرمنوں نے سٹالن گراڈ کو جانے والی دو ریلوے لائنیں بھی کاٹ دی ہیں - یہ امر زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ روسیوں کی سپلائی (رسد) نہ کٹ جائے۔

لیکن آخرکار سوویٹ ہائی کمانڈ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جرمنوں کی تمام مزاحمت شروع کی جائے - چنانچہ کئی ایک محاذوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ روسیوں کا مقابلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے - اور کہ انہوں نے جوابی حملے بھی شروع کر دئیے ہیں - جن میں انہیں کچھ کامیابی بھی ہوئی ہے - روسیوں کا فیصلہ غیر متوقع نہیں - کیونکہ پچھلے دنوں سے آنے والی تمام اطلاعات سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ سوویٹ ہائی کمانڈ اپنے ریزرو جمع کر رہا ہے - اور موزوں وقت پر انہیں پیش کر دیگا۔ آئندہ چند دنوں میں ظاہر ہو جائیگا کہ روسیوں کی تازہ چال کہاں تک کامیاب ہوتی ہے۔

روس اور جاپان چند دنوں سے پھر اطلاعات آرہی ہیں کہ جاپان نے منچوریا کی سرحد پر بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر لی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی وقت بھی روس پر حملہ کر دیا جائیگا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جاپان ایسا کریگا یا نہیں۔ لیکن میں پھر بھی سمجھتا ہوں کہ جاپان ایسی غلطی نہ کرے گا۔ کیونکہ اسے ضرورت کوئی نہیں۔ اس کی اپنی مصروفیات ہی بہت زیادہ ہیں۔ اس وقت تین بڑے محاذ اس کے روبرو ہیں - آسٹریلیا - چین اور ہندوستان تینوں میں سے کسی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ تینوں میں اس پر حملہ کی تیاری کی جا رہی ہے - سو بجائے اسکے کہ پہلے ان سے نپٹنے کا انتظام کرے - اپنے سر نئی مصیبت ڈال لینا دانشمندی نہیں۔ لیکن دوسری طرف روس پر کامیاب یورش کے نتائج بھی اتنے دوررس اور اہم ہونگے کہ ممکن ہے۔ جاپانی چھلانگ لگا ہی دیں۔

لیکن جو مزاحمت روسیوں نے جرمنوں کو پیش کی ہے - اسے دیکھ کر جاپانیوں کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ روس پر فتح خالہ جی کا گھر نہیں ہے جو فوقیت جرمنی کو حاصل ہے وہ جاپان کو نہیں جو بے پناہ سامان جنگ جرمنی نے تیار کیا ہوا ہے اور کر سکتا ہے - وہ جاپان کے پاس نہیں علاوہ ازیں روس یورپ میں اکیلا متعدد محوریوں کے خلاف لڑ رہا ہے - لیکن ایشیا میں چینی اور برطانوی فوجیں بھی جاپان کے خلاف اپنی سرگرمی جاری رکھیں گی - یہ مشکلات ہیں جاپان کے راستے میں - اور میں ماننے کو تیار نہیں کہ جاپانی ہائی کمانڈ ان سے واقف نہ ہو۔

مصر کا محاذ مصر سے جو اطلاعات آرہی ہیں ان سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ جارحانہ سرگرمی کا دور ختم ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رومیل اپنی مدافعت کے لئے سرنگیں بچھا رہا ہے - اور جب تک اسے تازہ کمک حاصل نہ ہو جائے - اس کے لئے آگے بڑھنا مشکل نظر آتا ہے - لیکن آج کمک آئے کہاں سے - جتنی کمک ہے وہ تو (روس میں) مشرقی

مومیائی

معدنی قدرتی - بالکل اصلی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

ہمارے پاس ہمیشہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں - خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے - ابتدائی سل ودق - دمہ، کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے - چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے - مرد - عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی - قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) ۸/- آدھ پاؤ للعہ - پاؤ بھر ۳ مع محصول ڈاک - ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا - نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ ترین شہادتیں

جناب مولوی حافظ اسرار الحق صاحب وردھا

"میں بہت بار آپ کے ہاں سے مومیائی منگوا چکا ہوں - ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی - ایک چھٹانک بلد از جلد روانہ فرمائیں" (۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

جناب نہال شاہ صاحب میلسی - آپکی مومیائی دوا واقعی مفید و فائدہ مند ہے - پہلے چار چھٹانک منگوائی - بفضل خدا اس سے بہت فائدہ پہنچا - ... چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۰ جولائی ۴۲ء)

منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے - جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر اُدھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں - جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہوجاتی ہیں صحت میں چھینٹے لگ جاتے ہیں - اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا - بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے - جو اور سبب خرابی ہوتا ہے - اگر آپ کو یا آپکے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے - جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا - ۱۵ دن نمونہ استعمال کر لینے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہوجائیں گی - پھر قیمتاً منگوا کر صحت حاصل کیجئے - زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے - قیمت قسم اعلےٰ سفید سچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ - قیمت اوسط بھورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ - قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ - تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں - ملنے کا پتہ :-

ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان - نیو فارمیسی
سمبھلی دروازہ - شہر مراد آباد

طبی کتابیں

تصنیفات حکیم حاجی غلام جیلانی رئیس امرتسری

مجربات جیلانی اس کتاب میں فاضل موصوف نے اپنے خاندانی صدری مجربات کو بلا بخل شائع کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے - جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۲/۸

کلید حکمت اس کتاب میں لائق مولف نے تمام امراض کے اسباب و علامات ترتیب وار بیان کر کے ساتھ ساتھ انکے علاج کے لئے اسی کتاب کا یا اپنے مجربات کا حوالہ دیا ہے - بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کو زیر مطالعہ رکھ کر ایک غیر طبیب اچھا خاصہ طبیب بن سکتا ہے - قیمت ہر دو حصہ ۲/۸ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ -

نشاط زندگی اس کتاب میں قریباً دو سو سے زیادہ عنوان ہیں - جو سب کے سب مردوں اور عورتوں کے مخصوص امراض سے متعلق ہیں - قابل مطالعہ کتاب ہے ضرور منگوائیں - قیمت دو روپے

اسرار جیلانی حصہ اول - اس کتاب میں حکیم صاحب موصوف نے تمام امراض کے اسباب و علامات مختصر الفاظ میں بیان کر کے ان کے لئے صرف مفرد چیزوں سے تیر بہدف علاج بتایا ہے اور ایک ہی مرض کے لئے کئی کئی ٹوٹکے بتائے ہیں - قیمت صرف دو روپے (۲/-)

مجربات سیوطی مصنفہ مولانا جلال الدین عبدالرحمن صاحب سیوطی - مصنف ممدوح کے نام نامی سے کون مسلمان واقف نہیں - یہ آپ کی کتاب الرحمۃ فی الطب فی الحکمۃ کا اردو ترجمہ ہے - جس میں ممدوح نے ہر مرض کا علاج ادویات و عملیات سے بتایا ہے - شائقین منگوا کر فائدہ اٹھائیں - قیمت ۱۲/

علاج الغرباء اس کتاب میں امراض انسانی کے لئے مجرب نسخہ جات درج کئے ہیں جو بالکل سستے اور کم داموں میں مل سکیں - قیمت ۱۲/

جملہ کتب منگوانے کا پتہ :- **مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

اس کتاب میں جماعت اہل حدیث نے علوم و فنون کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کا احیاء کا حال حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید سے ہے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخبارات کا نقشہ ہے۔ الغرض قابل [illegible] غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ قیمت عہ

تراجم علمائے حدیث ہند

اس میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے لیکر آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی اور یوپی کی سوانحعمریاں (مرحومین اور موجودین کی بھی) درج ہیں۔ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور نہایت اونچے مضمون پر قلم فرسائی کر کے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قیمت اڑھائی روپے

خطبات سلمان

قاضی محمد سلیمان مرحوم منصور پوری کے وہ خطبات جو آپ نے عمر بھر مختلف انجمنوں میں فرمائے۔ جن کے مطالعہ سے جذبہ تبلیغ پیدا ہو کر خدا اور رسول کی سچی محبت بڑھتی ہے۔ یہ خطبے خطیب و مبلغین حضرات کے لئے نہایت مفید معلومات کا مجموعہ ہیں۔ قابل دید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

تاریخ المشاہیر

مجلد جس میں امام ابو حنیفہ رح امام مالک رح۔ امام شافعی امام احمد رح امام محمد رح۔ امام ابو یوسف رح۔ امام غزالی رح۔ سید عبدالقادر جیلانی رح ایسے پچاس بزرگان و اماماں دین، صوفیائے کرام و اولیائے عظام، شاہان اسلام کے حالات مندرج ہیں۔ قیمت دو روپیہ (عہ)

تفسیر سورہ یوسف

جس کا دوسرا نام الجمال و الکمال ہے۔ قاضی صاحب پٹیالوی مرحوم کی پر از معلومات تفسیر ہے۔ جس کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت عہ

اسماء الحسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء الحسنیٰ قرآن کریم و احادیث نبویہ سے ایسے انداز میں جمع کر کے ان کا ترجمہ۔ تشریح۔ ان کے خواص و فوائد اس خوبی سے قلم بند کئے گئے ہیں کہ ناظرین ان کے مطالعہ سے بے حد محظوظ و مسرور ہوں گے۔ عہ

معراج المومنین

اس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمد فصیح ہے [illegible]

استقامت

عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے [illegible]

مکاتیب سلیمان

قاضی سلیمان صاحب مرحوم کے ۲۴ علمی خطوط جو آپ وقتاً فوقتاً سائلین کے جواب میں تحریر فرماتے رہے۔ ان میں مرزائی۔ شیعہ۔ آریہ دہریہ اور عیسائیت کی تردید میں بہت سے معلومات ہیں۔ قیمت عہ

رحمۃ للعالمین

اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور جامعہ ملیہ دہلی۔ دارالعلوم دیوبند اور ملک کی دیگر ممتاز درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۶؎ دوم [illegible] سوم [illegible]

دولت مند صحابہ

اس نئی اور اچھوتی کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اسلام میں کیسے کیسے دولت مند صحابہ کرام ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دین حنیف کی تبلیغ کے لئے اپنی دولتیں راہ خدا میں قربان کر دیں۔ دولت کمانے کے صحیح طریقے۔ ادائے قرض کی مسنون دعائیں بھی درج ہیں۔ قیمت [illegible]

تقویۃ الایمان خورد

مع مختصر سوانحعمری مولانا اسماعیل شہید

اس میں ان عبادات کا صحیح مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے جو مخالفین کے نزدیک محل اعتراض ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نمبر ۳۳



اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ / للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ″ ۶ / للعہ

عام خریداران سے ″ ۵ / للعہ

″ ″ ششماہی ۲/۸

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

یوم جمعۃ المبارک	۲۰ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء	امرتسر

بیدار ہو مسلم

(نتیجۂ افکار جناب محمود امین آبادی)

ابرِ ظلمت چھا گیا۔ مسلم ذرا بیدار ہو
پردۂ غفلت اٹھانے کے لئے تیار ہو

دشمنانِ دیں مٹانا چاہتے ہیں دین کو
تو مٹانے کے لئے اُن کو ذرا ہشیار ہو

ذرہ ذرہ دہر کا اب درپئے آزار ہے
تجھ کو لازم ہے کہ تو اب خواب سے بیدار ہو

پھونک دے مُردہ دلوں میں رُوح تازہ پھونک دے
تیرا دم اعدائے ملت کے لئے تلوار ہو

ہاں دکھا کچھ اسطرح سے برِشِ تیغِ وفا
دشمنِ ملت کی شمشیرِ جفا بے کار ہو

بیدھڑک تیغِ اجل بن کر تو اُس پر ٹوٹ جا
گر ترے مدِ مقابل لشکرِ کفار ہو

تیرے اللہ نے تجھے بخشی ہے ایماں کی سپر
روک اُس پر جو بھی دشمن کی طرف سے وار ہو

اک نظر اے رحمتِ حق بیکسوں پر اک نظر
سرخرو ہو جائیں ہم ملت کا بیڑا پار ہو

وقت ہے محمود کے پیغام پر کچھ غور کر
یہ نہ ہو کہ سانس لینی بھی تجھے دشوار ہو

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار

(۱۰ اگست تک)

بمبئی ۹۔ اگست کی صبح کو گاندھی جی پنڈت جواہرلال نہرو اور مولانا آزاد گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے علاوہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں کو بھی گرفتار کر کے سپیشل ٹرین کے ذریعہ پونا بھیج دیا گیا ہے۔ شام کے وقت ایک احتجاجی جلسہ کو اشک آور گیس اور لاٹھی چارج کے ذریعہ منتشر کیا گیا۔ بعض مقامات پر بے قابو پبلک ہجوم پر پولیس کو گولی چلانی پڑی جس سے کچھ اشخاص زخمی ہو گئے۔ اور بعض پولیس والے بھی پتھروں سے زخمی ہوئے۔

احمد آباد اور پونا میں بھی کانگرس کے لیڈر گرفتار ہوئے ہیں۔ لاہور اور امرتسر وغیرہ میں بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

لاہور میں ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نفاذ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے پبلک جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کی گئی ہے۔ صرف ان جلسوں اور جلوسوں کی اجازت ہوگی جن کیلئے باقاعدہ لائسنس حاصل کیا گیا ہو۔

ماسکو ۹۔ اگست کا اعلان مظہر ہے کہ دریائے ڈان کے موڑوں پر جن علاقوں میں لڑائی ہو رہی ہے وہاں جرمن اور زیادہ ٹینک اور پیدل اور موٹر سوار دستے میدان میں لا رہے ہیں۔ کاکیشیا کے علاقہ میں روسی فوجیں مزید پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ شمالی روس میں لینن گراڈ وغیرہ مورچوں پر روسیوں کی حالت اچھی ہے۔

لندن میں برما کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کے ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ برما کے سابق وزیر مسٹر یو سا مصر میں فوت ہو گئے ہیں۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

چنگنگ کی اطلاع مجریہ ۹۔ اگست مظہر ہے کہ چینی فوجیں کیانگسی کے صوبہ میں نچوان کے جاپانی اڈے پر برابر حملے کر رہی ہیں۔ اور جاپانیوں کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔

ٹوکیو (جاپان) میں ایک فوجی افسر نے کہا ہے کہ جب تک روس غیر جانبداری کے معاہدہ پر سختی سے کاربند رہے گا۔ روس اور جاپان کے باہمی تعلقات خوشگوار رہیں گے۔

لندن کی اطلاع مورخہ ۸۔ اگست مظہر ہے کہ جرمن جو نیں میکوپ کے تیل کے کنوؤں اور کاکیشیا کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے آرماویر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر فوجی نوعیت کا ہے جو کاکیشیا کے تیل کے کنوؤں سے پچاس میل شمال مشرق میں واقع ہے۔

قرآنی دعاء

ہر مسلمان نماز میں دعاء قنوت کے طور پر یا آخری قعدہ میں یا سلام پھیرنے کے بعد یہ قرآنی دعا پڑھا کرے:-

رَبَّنَا اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا

قاہرہ ۔۔۔ اگست کا اعلان ہے کہ مصر میں اتحادی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے مرسا مطروح میں دشمن کی تارپیڈو کشتیوں پر بمباری کی۔ اتحادی فوج کی طرح جرمن بھی زیادہ سے زیادہ رسد اور کمک مہیا کر رہے ہیں۔

حکومت ہند نے قانون دفاع ہند کے ماتحت ہڑتال کے موقع پر دوکانوں اور ہوٹلوں کو بند کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حسب ضرورت طاقت استعمال کر کے آٹا، چاول، دال، گھی، کھانڈ وغیرہ کی دوکانوں کو کھلوا سکتے ہیں۔

لندن کی اطلاع ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے چین کے امدادی فنڈ میں ایک ہزار پونڈ دئیے ہیں۔

سرکاری اطلاع

حال میں ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے حکومت ہر ایک سول ملازم کو ہندوستان میں کسی جگہ ملازمت کے لئے بھیج سکتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس آرڈیننس کا پنجاب کے بعض حصوں میں اے۔ آر۔ پی کی بھرتی پر مخالفانہ بالکل غیر معقول اثر ہوا ہے۔ ایک مقامی اردو اخبار میں ایک رپورٹ کی بنا پر یہ شرانگیز خیال پھیلا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ آرڈیننس اے آر پی۔ سروسز پر حاوی ہے ہی نہیں۔ اے آر۔ پی کا عملہ زیادہ تر رضاکاروں پر مشتمل ہے اور وہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی منشا کے مطابق سول ملازم نہیں۔ واضح رہے کہ اے۔ آر۔ پی سروسز کو قائم کرنے کا اختیار اے۔ آر۔ پی سروسز کے آرڈیننس اور قواعد کے متعلق ہے اور ان میں صاف درج ہے کہ اے۔ آر۔ پی سروسز کے ممبروں کو صرف اُن رتبوں میں کام کرنے کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ جن میں وہ بھرتی ہوئے ہوں۔

پنجاب اے۔ آر۔ پی سروس کے قاعدہ ۲ میں مندرجہ ذیل دفعہ شامل ہے:-

"اے۔ آر۔ پی سروس کے ممبروں کو سوائے اس صورت کے جبکہ وہ خود رضامند ہوں۔ مرو کے اس رقبہ کے باہر کام کرنے کے لئے نہیں بھیجا جائیگا۔ جس میں وہ مقرر کئے گئے ہوں"

یہ قاعدہ بدستور نافذ العمل ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

دہلی کی اطلاع ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ۳۱۔ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات کو ہندوستان بھر کی گھڑیوں کا وقت تبدیل کر کے ایک گھنٹہ آگے بڑھا دیا جائیگا۔

ملبورن کی اطلاع ہے کہ جدید نیوگنی میں جاپانی اڈوں پر شب و روز بمباری کر کے انکو نقصان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۳۔ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

مسئلہ امامت اور خلافت

بجواب رسالہ الواعظ شیعہ

"رسالہ الواعظ" بابت جولائی سنہ رواں میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی ہے "امامت پر ایک نظر"۔ قابل ایڈیٹر صاحب نے بطور تمہید ایک نوٹ لکھا ہے۔ جو بہت ہی قابل قدر ہے لکھتے ہیں:۔

"امامت کے بارے میں بعض مسلمان فرقے ایک دوسرے سے جداگانہ رائے رکھتے ہیں۔ یہ جھگڑا بہت پہلے سے چلا آرہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے بعد ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اوس وقت سے اب تک برابر یہ کوشش ہوتی رہی کہ آپس میں طے ہو جائے۔ نہ ہونا تھا نہ ہوا۔ کتابیں لکھی گئیں۔ زبانی مناظرے ہوئے ہنستے ہنستے کشت و خون تک نوبت پہنچی مگر معاملہ یکسو نہ ہوا۔ مسلمانوں میں آپس میں ایک کو دوسرے سے نفرت باقی رہی۔ بلکہ ترقی کرتی گئی۔ بعض مسلمان بادشاہوں کے دربار مناظرے کا اکھاڑہ بن گئے تھے۔ حدیث و تاریخ کتاب و سنت کے عالم حکم سلطانی سے جمع ہوتے اور اپنی پوری معلومات سے مناظرے کا میدان گرم کرتے۔ دلیل و حجت کے ہتھیاروں سے لڑتے۔ مگر حسب منشاء کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ امامت کا مسئلہ جیسا اختلافی چلا آرہا تھا ویسا ہی رہا۔

ایسے عظیم الشان مناظرے بھی اس مسئلہ کو کیوں طے نہ کرسکے؟ اس کی وجہ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ ہر انسان میں نفرت اور رغبت کی قوتیں موجود ہیں۔ کسی معقول سی معقول دلیل کا اون قوتوں پر غالب آجانا اور اون پر اثر ڈالنا بہت مشکل ہے۔ جب تک ہم ٹھنڈے دل کسی بات کو نہ سنیں خواہ معقول ہو یا نامعقول اوس بات کا کوئی اثر ہمارے قلب پر نہیں ہوسکتا۔ نہ ہمارا خیال بدل سکتا ہے۔"

(الواعظ لکھنو منٹ بابت جولائی ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث واقعی ہم اس تمہیدی نوٹ کی تائید کرتے ہیں مگر بایں تفصیل کہ

شیعہ سنی ہر دو فریق کے علماء مناظرین دراصل خلفاء راشدین کے گویا وکیل ہیں۔ کیونکہ ہر فریق اپنے مؤکل کی تائید پر کمر بستہ ہے۔ مثلاً سنی کہتے ہیں کہ خلافت جس ترتیب سے واقع ہوئی ہے یہی حق ہے شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت علی بلا فصل حق ہے اور اس کے خلاف جو ترتیب واقع ہوئی وہ غلط ہے۔ دونوں گروہ کے علماء اپنے اپنے دلائل دیتے ہیں اور بحث ختم نہیں ہوتی۔ بحث نہ ختم ہونے کے متعلق ہم ایڈیٹر صاحب "الواعظ" کے افسوس میں شریک ہیں۔ مگر افسوس کی وجہ میں اختلاف ہے۔ ہمارے نزدیک افسوس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین کے وکیل اپنے اپنے موکلوں کے حالات اور مقالات صحیحہ کو دیکھتے تو بحث چھوڑ دیتے۔ اس میں شک نہیں کہ فریقین کے دلائل مختلف ہیں جو مختلف مقدمات پر مبنی ہیں۔ مگر قدر مشترک ان میں ایسا صاف اور واضح ہے کہ کسی فریق کو اس کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہونا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کا باہمی برتاؤ انتظام حکومت کے متعلق غور سے دیکھیں جو شیعہ اور سنی ہر دو فریق کی کتابوں میں بطور قدر مشترک ملتا ہے۔ یہ سب صاحب خلیفۂ اسلام کی موجودگی میں ذمہ دار ارکان سلطنت کے طور پر کام کرتے تھے اور خدمت سلطنت اسلامیہ میں کسی طرح پس و پیش نہیں کرتے تھے اور اس خدمت کو خدمت اسلام سمجھتے تھے۔ اس کا ثبوت دونو فریقوں کی کتابوں میں ملتا ہے۔ اہل سنت کی کتابوں کا حوالہ دینا ضروری نہیں۔ کیونکہ وہ سب کو بیک نظر دیکھتے ہیں۔ البتہ شیعہ گروہ کی کتابوں سے خلفاء اور غیر خلفاء کے باہمی تعاون و تناصر کا حوالہ دینا مفید ہوگا۔

شیعہ کی معتبر روایت ہے کہ حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی نے ارکان سلطنت سے استفسار کیا کہ کیا میں خود ایران کی لڑائی میں جاؤں؟ تو حضرت علی رضہ نے منع کرتے ہوئے کہا کہ خدانخواستہ اگر وہاں جاکر آپ کو کچھ گزند پہنچی تو اس سے سب مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔

(نہج البلاغۃ مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۷۱/۲۷۲)

(کیا ہی مخلصانہ خدمت کا ثبوت ہے)

پس شیعہ دوست اگر اس روایت کو غور سے دیکھیں گے تو اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ جناب امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کمال اخلاص اور دلی عقیدت سے خلافت اسلامیہ اور خلیفہ اسلام کے ہمدرد اور ہواہ خواہ تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو خلیفہ عمر رضہ کو آپ کا مشورہ اس کے خلاف ہوتا۔

کیا آج شیعہ حضرات اتنی فراخدلی کا ثبوت دے سکتے ہیں (شاید) اس لئے ہم ایڈیٹر صاحب "الواعظ" کے افسوس میں شریک ہیں۔ ؎

آعندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

مسئلہ خلافت کے متعلق شیعہ سنی بنیادی اختلاف یہ ہے کہ خلافت اور امارت مسلمانوں کے انتخاب سے ہے یا خدا کے نامزد کرنے سے۔ سنی پہلی صورت کے قائل ہیں شیعہ دوسری کے فریقین اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب الواعظ کے الفاظ اس بارے میں عجیب بلکہ تعجب انگیز ہیں۔ فرماتے ہیں :-

"غور طلب بات یہ ہے کہ آدمیوں کو امام بنا لینے کا اختیار بھی ہے یا نہیں؟ کم سے کم مسلمانوں کو نہیں ہے۔ اس لئے کہ اسلام کو وہ خدا کا جاری کیا ہوا دین مانتے ہیں۔ اسلامی احکام کو قانون الٰہی کہتے ہیں۔ خدا کی حکومت وسلطنت کو شخصی حکومت اور سلطنت تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ شخصی سلطنت میں رعایا اپنی مرضی سے کسی کو اپنا حاکم بنا لے۔ بغاوت نہیں تو کیا ہے؟ جس بادشاہ کا قانون نافذ ہوگا اوسی کے حکم سے حاکم مقرر ہوگا۔ کیا مسلمان اپنی مرضی سے کسی کو نبی بنا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں بنا سکتے اس لئے احکام الٰہی کا اجرا اللہ ہی کے مقرر کردہ حاکم سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال نہ ہو

اس کے ماسوا کیا ہی عجیب بات ہوگی کہ خودہی تو ہم کسی کو امام بنائیں اور پھر ہم ہی اوس کے سامنے اطاعت کے واسطے جھکیں اس میں اور اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے معبود کی عبادت میں کیا فرق ہوگا؟ ایک لمحہ کے واسطے اس بات پر ہم کو غور کرنا چاہئے۔ امام نہ ٹھہرا جمہوری سلطنت کا پریسیڈنٹ ہو گیا۔ سلطنت الٰہی میں یہ بات بندوں کے اختیار سے خارج ہے" (الواعظ تاریخ مذکورہ)

اہلحدیث قرآن شریف نے منصب نبوت کے متعلق صاف فرمایا ہے :- اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (پ ۸ - ع ۲)

خدا تعالیٰ منصب نبوت کے لائق انسانوں کو خوب جانتا ہے۔ اُنہی کو نبوت دیتا ہے۔

اس آیت میں فعل يَجْعَلُ کا فاعل خدا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ منصب نبوت پر مامور کرنا خدا کا کام ہے۔ اور مسئلہ خلافت وغیرہ کی نسبت فرمایا ہے۔

اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (پ ۲۵ - ع ۵)

یعنی مسلمانوں کا ہر کام باہمی مشورے سے ہونا چاہئے۔

اسی آیت سے جناب امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استدلال کرکے معاویہ کو خط لکھا تھا۔ انما الشوریٰ للمہاجرین والانصار (نہج البلاغت جلد دوم ص ۸)

یہ تو ہے کتاب اللہ اور کلام خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمہ طرفین کی شہادت کہ مسئلہ خلافت انتخابی ہے۔ اس پر فاضل ایڈیٹر صاحب الواعظ کا یہ کہنا عجیب بلکہ عجیب تر ہے۔ جو فرماتے ہیں :-

کیا ہی عجیب بات ہوگی کہ خود ہی ہم کسی کو امام بنائیں۔ اور پھر ہم ہی اس کے سامنے اطاعت کے واسطے جھکیں الخ

عجیب بلکہ عجیب تر ہم نے اس لئے کہا ہے کہ موصوف نے جس امر کو عجیب کہہ کر اس کے غیر معقول ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کل مسلمان رات دن اسی پر عمل کرتے ہیں۔

ناظرین کرام! امام صلوٰۃ بنانا مقتدیوں کے اختیار میں ہے۔ زید کو امام بناتے ہیں۔ پھر اس کی عملی اطاعت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی کام میں بھول جائے تو مقتدی کو حکم ہے کہ اس بھول میں بھی اس امام کی اقتدا کرے یاد آنے پر امام سجدہ سہو کرے تو مقتدی بھی کرے

الواعظ صاحب! کیا یہ بھی مشرکوں سے مشابہت ہے۔ اور آپ کے سوا کسی اور نے بھی کہا ہے کہ نماز میں امام کی اقتداء اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے معبود کی اطاعت کی طرح ہے ؎

ہؤا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(باقی باقی)

قادیانی مشن

نکتہ بعد الوقوع

(نوٹ) جو بات واقعہ کے وقوع کے بعد پیدا کی جائے۔ مثلاً کسی حاملہ عورت کے لڑکا پیدا ہونے کے بعد کوئی نجومی کہے کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا حالانکہ اس نے ایسا نہ کہا ہو ایسی بات کو نکتہ بعد الوقوع کہتے ہیں۔

آج کل زمانہ جنگ میں قادیان کی الہامی مشین بہت تیزی سے چل رہی ہے۔ بڑے بڑے خواب الہامات اور کشوف خلیفہ مرزائیہ کی طرف منسوب کرکے شائع کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک خواب کا ذکر ہم نے اہلحدیث ۱۷ جولائی میں کرکے اُسے نکتہ بعد الوقوع کہا تھا اس کا مختصر

مضمون یہ تھا کہ خلیفہ مرزائیہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہا ہے کہ جنگ لیبیا میں جو چند مرتبہ آتار چڑھاؤ ہوا ہے اس کا نقشہ مجھے بہت پہلے دکھایا گیا تھا۔ اپنا یہ خواب میں نے قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء میں ہزاروں کے مجمع میں سب کو سنا دیا تھا اور غالباً جلسہ کی روئداد میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ (الفضل ۲۳ جولائی سنہ رواں صلہ)

اس عبارت پر تعاقب کرتے ہوئے ہم نے لکھا تھا کہ ہم نے جلسہ مذکورہ کی روئداد اور خلیفہ صاحب کی تقریر پڑھی ہے۔ ان دونوں میں اس خواب کا ذکر نہیں ہے۔ اب معاصر الفضل کا فرض ہے کہ ہمیں اس پرچے کا پتہ بتائے جس میں خلیفہ صاحب کا یہ خواب شائع ہوا ہے۔ ورنہ ہمارا نکتہ بعد الوقوع تسلیم کرے

اس مطالبہ سے قادیان میں ایسی گھبراہٹ پیدا ہوئی جیسی کہ ڈپٹی آتھم والی پیشگوئی کے خاتمہ پر پیدا ہوئی تھی۔ اسی گھبراہٹ میں الفضل نے صاف اقرار کر لیا کہ بے شک ۱۹۴۰ء کے سالانہ جلسہ کی شائع شدہ روئداد میں اس خواب کا ذکر نہیں ہے (الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء) با ایں ہمہ چراغ کی روشنی میں اسی کالم کے اخیر میں لکھ دیا کہ مولوی ثناء اللہ کا مطالبہ پورا کر دیا گیا۔

پیغام صلح لاہور انصاف کرے کہ ہمارا مطالبہ پورا ہو گیا ہے؟

اس کے علاوہ یہ معذرت بھی کی ہے کہ خلیفہ صاحب نے کہا تھا کہ غالباً روئداد جلسہ میں خواب شائع ہو گیا ہے اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ (صفحہ ایضاً)

کیوں صاحب! کیا غالب بمعنی ظن نہیں آتا جس کے مقابلہ میں وہم یا خیال ہوتا ہے۔ اگر غالب پر مطالبہ نہیں ہو سکتا تو کیا وہم پر ہو سکتا ہے؟ پھر اس آیت کے کیا معنی ہوں گے۔

وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا (پ ۲۶ - ع ۱۰)

اس ظن السوء پر عتاب کیوں کیا گیا؟ بہرحال الفضل کے تسلیم کرنے سے یہ فیصلہ ہو گیا کہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ کی روئداد میں اس خواب کا ذکر نہیں ہے بلکہ خلیفہ صاحب کی تقریر جلسہ مندرجہ الفضل یکم جنوری ۱۹۴۱ء میں بھی نہیں ہے۔ رہا یہ امر کہ آپ نے یہ خواب پچیس ہزار کے مجمع میں بیان کیا تھا۔ سو خواجہ کے ہزاروں گواہ .... جب ہمارے سامنے آئیں گے تو ہم ان سے بھی پوچھ لیں گے۔ اس وقت تو ہمارے سامنے شائع شدہ تحریر ہے اس کی رو سے فیصلہ ہو گیا کہ یہ خواب نکتہ بعد الوقوع کے حکم میں ہے۔ ہاں معاصر الفضل نے ہم کو اخبار الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء پر توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ مولوی صاحب یہ پرچہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں یہ رؤیا تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ پھر غور کریں کہ ان کا الزام نکتہ بعد الوقوع کیسا بے بنیاد ہے۔ (حوالہ ایضاً)

معاصر کی فرمائش پر ہم نے الفضل کا پرچہ مذکورہ بڑے غور سے پڑھا۔ اس میں بھی اپنے خیال کی تائید پائی۔

جنگ لیبیا میں چار مرتبہ آتار چڑھاؤ ہو جانے کے بعد قادیان کے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۱ء میں خلیفہ صاحب اپنے خواب کا ذکر کرتے ہیں۔ جو الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں نے پچھلے سال ایک خواب دیکھا تھا جس کا دوسرا حصہ اب پورا ہوا ہے"

آگے چل کر جنگ لیبیا کے آتار چڑھاؤ کا ذکر کیا ہے۔ (الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء صلہ)

اس بیان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے بعد یہ قصہ سنایا گیا ہے۔ اسی کا نام نکتہ بعد الوقوع ہے۔

اڈیٹر صاحب الفضل غلبۂ عقیدتمندی کی وجہ سے اس مضمون کو غور سے نہ پڑھیں۔ تو ان کا اختیار ہے۔ مگر اہل دانش جانتے ہیں کہ فعل ماضی کے صیغے ہی نکتہ بعد الوقوع بتانے کو کافی ہوتے ہیں اس کی صحیح اور ناقابل تردید مثال ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ الفضل نے ہمیں مرعوب کرنے کو یہ فقرہ بھی چست کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب لاکھوں کی جماعت کے مقدس امام پر یہ اتہام لگاتے ہیں کہ اس نے یہ خواب حالات کو دیکھ کر بنا لیا ہے۔ (حوالہ ایضاً)

ہمیں یقین ہے کہ ہم نے اس فقرہ میں خلیفہ مرزائیہ کی کوئی ہتک نہیں کی۔ بلکہ ان کو پدری ورثہ میں شریک کیا ہے۔ بڑے حضرت (مرزا صاحب کلاں) کے نکتہ بعد الوقوع کی مثالیں ہمارے پاس بکثرت موجود ہیں۔ ان میں سے ایک یہاں درج کر کے ہم معاصر الفضل سے انصاف چاہتے ہیں۔

مئی ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا صاحب کا ڈپٹی آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا تھا۔ جس کے اخیر میں مرزا صاحب نے بالہام الٰہی شائع کیا تھا کہ عیسائی مناظر پندرہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں ڈالا جائے گا۔ ملاحظہ ہو روئداد مباحثہ معروف بہ جنگ مقدس۔

اس عبارت کا مضمون صاف ہے کہ میعاد کے اندر عبداللہ آتھم کی صرف موت کا ذکر ہے لیکن واقعہ یہ ہوا کہ جب میعاد مقررہ گزرنے کے بعد بھی ڈپٹی آتھم زندہ رہا تو مرزا صاحب پر اعتراضوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اور نظم و نثر میں ان کے خلاف تحریریں شائع ہوئیں جن میں سے اکثر ہم نے رسالہ "الہامات مرزا" میں بغرض حفاظت درج کی ہوئی ہیں۔

آخر جب آتھم میعاد مذکور (پندرہ ماہ) کے بعد ۲ ۲ مہینے گزر کر جولائی ۱۸۹۶ء میں فوت ہوا تو مرزا صاحب نے نکتہ بعد الوقوع پیدا کیا کہ

میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثے میں قریباً ساٹھ آدمیوں کے روبرو کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ سو آتھم اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔ (اشتہار انعامی پانسو ۵۰۰)

ناظرین کرام! کیا ہی اچھا نکتہ بعد الوقوع ہے جب آپ نے دیکھا کہ آتھم میرے سامنے مر گیا گو میعاد مقررہ کے بعد مدت دراز (یعنی ۲۲ ماہ قریباً ڈیوڑھی مدت) گزار کر مرا۔ اپنی شائع شدہ عبارت کو فوراً تبدیل کر دیا۔ اس کی کچھ پروا نہ کی کہ لوگ میری شائع شدہ تحریر کو دیکھ کر مجھ کیا کہیں گے۔ چونکہ معاصر الفضل کے قول کے مطابق لاکھوں کی جماعت کا مقدس امام نکتہ بعد الوقوع پیدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس مرحومہ لاکھوں کی جماعت نے اس پر توجہ نہیں کی۔ کیونکہ ان کا قول ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

معاصر الفضل اگر عبارت منقولہ از اشتہار انعامی پانسو کتاب جنگ مقدس سے دکھا دے۔ تو لدھیانے کی انعامی رقم تین سو میں سے ایک سو روپیہ اس کی نذر کیا جائے گا۔ ورنہ بڑے میاں کے حق میں "نکتہ آفریں" کا لقب منظور کرے۔ نیز اس امر کے متعلق بھی انصاف کرے کہ ہم نے خلیفہ مرزائیہ کو نکتہ بعد الوقوع کا قائل بتا کر ان کو میراث پدری میں شریک کیا ہے یا بہتان لگایا ہے۔ سچ ہے ؎

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں
روبسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

اطلاع | الفضل نے اپنے حلقہ مریدین کو قابو میں رکھنے کے لئے ۴ اگست کی اشاعت میں خلیفہ مرزائیہ کے خوابوں اور الہاموں کا ذکر کر کے ان کو باپ کے برابر باکمال دکھایا ہے۔ چونکہ ان کا مقصد دراصل لاہوری جماعت پر مخالفانہ اثر ڈالنا ہے۔ اس لئے ہم اس کا جواب لاہوری اخبار "پیغام صلح" کے سپرد کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بحکم صاحب البیت ادری بما فیہ ان الہاموں کی حقیقت خوب سمجھتا ہے۔ ہم تو بقول الشجرۃ تنبئ عن الثمرۃ چھوٹے میاں کو بڑے میاں کی فرع سمجھتے ہیں۔ بقول پنجابی مثل ؎

گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جاہن شڑپ

قادیانی اور لاہوری مناظروں میں "منصف"؟

مولوی عمر الدین رکن جماعت لاہوریہ اور مولوی اللہ دتہ رکن جماعت قادیانیہ میں ادعائے نبوت مرزا میں اختلاف ہو کر مباحثے کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ اول الذکر نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ہم دونو آپ کو اس مباحثے میں حکم مانتے ہیں۔ فیصلہ بدیں شرائط دینا ہوگا کہ

(۱) فیصلہ حلفاً مدلل لکھنا ہوگا۔ (۲) فیصلے کا مدار فریقین کی پیش کردہ دلائل اور مرزا صاحب کی عبارتوں پر ہوگا۔ (آپ کی ذاتی رائے چاہے کچھ ہی ہو)۔ (۳) تشریح طلب امر فریقین سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔ مگر کوئی عبارت جو بحث میں پیش نہیں کی گئی اس کو بعد میں پیش کرنے کا حق نہیں۔ نہ ہی ایسی عبارت پر فیصلہ لکھا جا سکتا ہے۔

اہلحدیث | میرے لئے باعث مسرت ہے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ کسی کو معتبر یا امین سمجھنا اس کی ایمانداری کا ثبوت ہے۔ (المومن من امنہ الناس علی دمائہم واموالہم)

اس لئے فریقین اگر اس امر پر متفق ہیں تو مجھے اس خدمت کے ادا کرنے سے بدو شرائط انکار نہیں ہے۔

(۱) مباحثہ تحریری ہو میرے سامنے ہو یا غیبوبت میں اس امر کا فریقین کو اختیار ہے۔

(۲) بعد فیصلہ فریقین منصف کے حق میں زبان اور قلم کا برائی سے استعمال نہ کریں جیسا مباحثہ لدھیانہ میں سردار بچن سنگھ ثالث کے حق میں کیا گیا۔ اللہ الموفق!

(ابوالوفاء امرتسری)

"الفقیہ" اور حدیث نبوی

(بقلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

اس مکتوب میں ہمارا روئے سخن سچے اور پکے حنفیوں سے نہیں۔ جو قرآن و حدیث اور اقوال امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دستور العمل بتاتے ہیں۔ بلکہ ہمارے مخاطب صرف نام کے حنفی ہیں۔ جو فی الحقیقت قرآن و حدیث و ائمہ اسلام کو چھوڑ کر صرف اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرتے ہیں۔ اور اپنے خود ساختہ اسلام کو اسلام اور نقلی حنفیت کو حنفیت سمجھتے ہیں۔ جس کا حقیقی اسلام اور حنفیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

جس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ قرآن و حدیث بلکہ تمام ائمہ فقہاء کا یہی مذہب ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں تھے۔ اور جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ خیال یا عقیدہ رکھے کہ آپ علم غیب جانتے تھے وہ کافر ہے۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر۔ مسامرہ۔ بحر الرائق۔ فتاویٰ قاضی خان۔ مختار الفتاویٰ۔ درمختار۔ ہدایہ۔ رد المحتار۔ مالابدہ منہ وغیرہ کتب معتبرہ علماء حنفیہ سے صاف ظاہر ہے کہ علماء حنفیہ کے نزدیک جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غیب دان ہیں اور ہمارے افعال و اعمال کو دیکھ رہے

ہیں۔ اور ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

اب جو شخص حنفی کہلا کر علما حنفیہ کے خلاف عقیدہ رکھے وہ حنفی کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اور جو قرآن و حدیث کی مخالفت کے سبب اسلام سے خارج ہو کر بتصریح علماء احناف کافر ہو جاتا ہے

لیکن ان کا بظاہر مسلمان کہلانا ویسی لوگوں کی طرح ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر کہتے تھے (انک لرسول اللہ) کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نمازیں وغیرہ بھی پڑھتے تھے۔ بلکہ جہاد میں بھی شامل ہوتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام اور بہتان بھی لگاتے تھے۔ (انہ یعلم الغیب۔ معالم التنزیل) کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں۔

دفاتاہ جبریل فاخبرہ بقول المنافق۔ پھر جبرائیل نے آکر کہا یا رسول اللہ فلاں منافق آپ کی نسبت یہ مشہور کر رہا ہے کہ آپ غیب جانتے ہیں۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا (وما ادعی اعلم الغیب) کہ میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں غیب جانتا ہوں۔ اس منافق کے بکواس کا کچھ اعتبار نہیں (وما اعلمہ) میں تو میں ہرگز غیب نہیں جانتا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان کہے وہ منافق ہے جو درپردہ کافر ہوتا ہے۔ جیسا کہ علماء احناف کی تصریح سے ثابت ہو گیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب دان کہنے والا کافر ہے

اہلحدیث پنجاب کے ایک موضع واں بھچراں ضلع میانوالی میں ایک حنفی عالم مولوی حسین علی صاحب ہیں جو مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد ہیں۔ ان کا فتوی ہے کہ جو شخص علم غیب آنحضرت صلعم کا قائل ہو۔ اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ اللہ اکبر! یہ ہے حنفیت اور یہ ہے غیرت اسلام۔

شرک

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۔ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۔ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ

(الزمر پ ۲۳) ترجمہ :- اتارنا اس کتاب کا اللہ عزت والے حکمت والے کی طرف سے ہے۔ تحقیق ہم (اللہ) نے اتاری ہے طرف تیرے (اے نبی) کتاب ساتھ حق کے۔ پس بندگی کر واسطے (اے نبی) اللہ کو خالص کر کر واسطے اوس (اللہ) کے عبادت کو۔ خبردار ہو واسطے اللہ کے ہے عبادت خالص۔ جن لوگوں نے بنائے ہیں سوائے اوس (اللہ) کے دوست۔ کہتے ہیں نہیں عبادت کرتے ہم اون کی مگر تاکہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دیں تحقیق اللہ حکم کریگا۔ درمیان انکے بیچ اوس چیز کے کہ وہ بیچ اوسکے اختلاف کرتے ہیں۔ تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا۔ اوس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے کفر کرنے والا۔

ف :- قتادہؒ، سدیؒ، مالکؒ، زید بن اسلمؒ اور ابن زیدؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ لیقربونا الایۃ کی تفسیر میں کہتے تھے کہ ہم اون کو اس لئے پوجتے ہیں۔ اور ان کے نام پر نذر نیاز مانتے ہیں۔ کہ یہ معبود اللہ کے پاس ہماری سفارش کریں اور ہم کو انکے پوجنے سے اللہ کے پاس قرب حاصل ہو

تو معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ان کافر اپنے معبودوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے۔ مگر ہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا اُن کا کفر اور شرک تھا۔ جیسے کہ اس زمانہ کا مسلمان کلمہ گو کوئی حضرت علی رضہ کو مشکل کشا کہتا ہے اور کوئی سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو غوث الاعظم اور فریادرس جانتا ہے۔ اور ان کو دور دور سے پکارتا ہے اور کوئی کسی اور ولی کو اور بزرگ کو پکارتا ہے۔

طحطاوی میں جو فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب ہے لکھا ہے من قال شیئا للہ عند بعض یکفر ویخشی علیہ الکفر و . . . . . . یعنی بعض علماء کے نزدیک شیئا للہ کہنا کفر ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک اس میں کفر کا ڈر ہے۔ اسماعیل قونوی روضۃ الہدایہ میں لکھتے ہیں لا یجوز الاستعانۃ بالاولیاء والصلحاء بعد موتھم۔ یعنی نہیں جائز اولیاء اور بزرگوں سے مدد مانگنا ان کے فوت ہونے کے بعد۔ مجمع البحار میں لکھا ہے۔ بعض ایسے لوگ ہیں جو نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کی طرف جاتے ہیں وہاں ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں اور ان بزرگوں سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں۔ سو یہ کام مسلمانوں کے علماء میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اس لئے پکارنی اور حاجتیں اور مدد مانگنی خاص اللہ تعالے کا حق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تفہیمات میں فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص شہر اجمیر یا سالار مسعود غازی کی قبر پر یا کسی بزرگ کی خانقاہ پر جاوے کسی حاجت کے مانگنے کے واسطے تو اس شخص کا گناہ خونی اور زانی کے گناہ سے زیادہ ہے۔ گناہ میں اس شخص کے برابر کوئی نہیں مگر وہ شخص جو بتوں کو پوجے۔ انتہی

فتاوی

س ۱۲۲ } زید حنفی کی بیوی ہندہ کو بیس روپیہ دیکر خلع کر دیا۔ بکر مذکور حنفی ہے۔ اس لئے خلع۔ طلاق تحریر نہیں کیا۔ مگر زبان سے خلع طلاق دیا اور تحریر میں تین طلاق لکھ دیا۔ بعد طلاق ہندہ مذکورہ اپنے والدین کے ہاں تیرہ روز تک رہی۔ ہندہ کو بعض لوگوں نے کہا تم زید کے علاوہ دوسرے سے عقد کر لو۔ تب تیرہ روز کے بعد ہندہ مذکور زید کے مکان میں چلی آئی۔ اور زید کے گھر اٹھارہ روز رہ کر منجملہ اکتیس دن کے بعد زید سے عقد ثانی کر لیا۔ ہندہ ثیبہ کے والد نے زید کے مکان پر جا کر اجازت دیدی کہ ہم موجود رہیں یا نہ تم نکاح پڑھوا لو۔ چونکہ زید اہل حدیث ہے۔ بعد عدت ختم کے قاضی نے ہندہ کا نکاح پڑھا دیا۔ بعد نکاح چند لوگوں کو شبہ ہے کہ زید نے ہندہ سے قبل نکاح ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ لہٰذا زید کا نکاح جائز نہیں۔ قاضی نے بوجہ شبہ زید سے قبل نکاح توبہ کرا کر نکاح پڑھا دیا۔ اب یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں

(ایک خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ۱۲۲ } صورت مرقومہ میں سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ خلع ہوا۔ مگر تحریر میں نہیں کیا۔ زبانی کہنا بھی صحیح ہے۔ نکاح ثانی بھی عدت کے بعد ہوا ہے لہٰذا وہ بھی صحیح ہے۔ اگر خلع نہیں کیا تو پھر طلاق ثلاثہ ہے۔ اسکی عدت تین حیض ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۳ } کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ فیصلہ کس طرح کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ یعنی موافق کتاب و سنت و اجتہاد کے عمل کریگے۔ جب حاکم فیصلہ کرنے لگے تو مدعی اور مدعا علیہ دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لے اور دونوں کی کلام سنے اور نہ فیصلہ کرے واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہے جب تک کہ نہ سنے کلام دوسرے کی۔ پھر اگر قرآن میں اس کا حکم پاوے تو اس کے ساتھ فیصلہ کرے اور نہیں تو حدیث کے موافق اس کا فیصلہ کرے اور اگر قرآن و حدیث دونوں میں اس کا حکم نہ پاوے تو جائز ہے اسکو کہ اجتہاد کرے۔ (بلوغ المرام)

سوال دوم کے مطابق ہر مسلمان شرعی پنچ کو فیصلہ کرنا چاہئے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ یہود اور مسلمان کی لڑائی کے بارے میں ایسا ہوا تھا اس وقت کا نہیں ہے۔ اور بکر کہتا ہے کہ ہر مسلمان کیلئے ہر زمانہ میں ہر وقت یہی کافی ہے بلکہ نبی دلی سے لیکر کے آج تک ایسا ہی فیصلہ کرنا چاہئے۔ آیا زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا؟ (محمد شہادت اللہ)

ج ۱۲۳ } شریعت کے احکام تا قیامت عام ہیں۔ کسی زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ جس طرح حدیث شریف میں آیا ہے اسی طرح عمل کرنا چاہئے۔ جس کا قول حدیث کے موافق ہے وہ صحیح ہے۔ جس کا موافق نہیں وہ غلط۔ اللہ اعلم!

متفرقات

گرانی کاغذ کا ذکر "اہلحدیث" میں اکثر ہوتا رہتا ہے۔ ماہواری آمد اور خرچ کی رپورٹ بھی درج ہوتی ہے۔ کاغذ کی گرانی کے ساتھ یہ امر مزید تکلیف دہ ہے کہ ہر ماہ میں خریدار کم ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ ماہ ... میں خریداروں کی کمی ۱۶ اور بمقابلہ خرچ آمد کی کمی ۱۹۱ روپیہ ہے۔

بہی خواہان اہلحدیث اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس حالت کا انجام کیا ہے یہ واقعات جنگ کی وجہ سے ناگزیر ہیں۔ ہم کو بڑے صبر اور استقلال سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ مگر تدبیر صبر کے خلاف نہیں۔ بس ایک تدبیر تو وہی ہے جس پر بہی خواہوں کو ہمیشہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر بہی خواہ اپنی کوشش سے کم از کم ایک جدید خریدار ضرور پیدا کرے۔ اس پر بہت کم عمل ہوا ہے دوسری تدبیر یہ ہے کہ اخبار اہلحدیث پورے ۲۰ صفحات پر پندرہ روزہ نکلا کرے۔ قیمت سالانہ پوری مبلغ پانچ روپے۔ حالت موجودہ کے لحاظ سے بحکم ؏ مرو آخر بیں مبارک بندہ ایست آئندہ کی بابت سوچنا ہمارا فرض ہے۔

ضلع گورداسپور کی اہل حدیث کانفرنس۔ بمقام دھاریوال

برادران! تبلیغ و اشاعت اسلام نیز نظام جماعت کے لئے ۱۶۔ اگست کو بروز اتوار اوقات ربانی میں اہل حدیث کانفرنس قرار پائی ہے۔ اس لئے برادران اہل حدیث اپنا جماعتی فرض سمجھتے ہوئے شامل جلسہ ہو کر ممنون فرما دیں۔ غالب امید ہے کہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی تشریف لائیں گے۔ خادم۔ حافظ گوہر دین آف ورک از دھاریوال

شکریہ احباب میرے جن احباب نے میرے لخت جگر محمد خالد کی وفات پر مجھے تعزیتی خطوط لکھے ہیں۔ ان کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اسلئے بذریعہ اخبار ہذا ان احباب کا دلی شکرگزار اور دعاگو ہوں۔

(خادم۔ عبد الرحمن خلیس نظام آبادی)

برائے اطلاع ہر خاص و عام اس امر کی اطلاع دی جاتی ہے کہ وقف مکان مسجد نتھے شاہ مرحوم کی آمدنی کرایہ مکان مذکور از یکم مئی ۱۹۴۱ء لغایت ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء جو مبلغ ۲۰۵/۱۱/۶ ہوئی ہے اور جس میں مرمت مکان و تنخواہ امام مسجد و بجلی و نلکہ وغیرہ پر از یکم مئی ۱۹۴۱ء لغایت ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء ۱۹۲/۹/۰ خرچ ہوا ہے۔ جس کا مفصل حساب موجود ہے۔ ہر مسلمان کو ملاحظہ کروایا جا سکتا ہے۔ (راقم۔ عبد الغنی ناظم مسجد نتھے شاہ مرحوم محلہ تالاب ٹنڈا امرتسر)

فلسفہ روزہ صیام کا حکم اور حکمت کا بیان بلاقیمت برائے محصول ڈاک ار۔ پتہ: دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور۔

(باقی متفرقات ۔ ۱۱ کالم اول پر)

ملکی مطلع

کانگریس اور حکومت ہند کی قرار دادیں

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بمبئی میں ۸۔ اگست کو کانگریس کی اس قرارداد کی تصدیق کر دی جو ورکنگ کمیٹی دمجلس عاملہ) نے واردھا میں پاس کی تھی۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ہندوستان کے علاوہ خود اتحادیوں کا مفاد اسی میں ہے کہ حکومت برطانیہ فی الفور اپنا اقتدار ہٹا کر ہندوستانیوں کے حوالے کر دے۔ بالفاظ دیگر فوراً ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دے اس کے بعد کانگریس بہت جلد مرکز میں ایک عارضی حکومت قائم کرے گی جو ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کی نمایندہ ہوگی۔ اور زمانہ جنگ میں اتحادی فوجیں ملک کی حفاظت کی غرض سے قومی حکومت کی اجازت سے یہاں رہ سکتی ہیں۔ اگر حکومت برطانیہ نے کانگریس کا مطالبہ آزادی ہند بلا تامل منظور نہ کیا تو عنقریب ملک میں اجتماعی سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے اجلاس بمبئی میں بھاری اکثریت کی تائید سے اس قرارداد (ریزولیوشن) کو منظور کر دیا۔ اڑھائی سو ممبروں میں سے صرف تیرہ [۱۳] نے قرارداد کے خلاف رائے دی۔ تمام مخالف ترمیمیں رد کر دی گئیں۔

گاندھی جی نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب ہندوستانیوں کو محسوس کرنا چاہئے کہ وہ آزاد ہیں۔ آپ نے والیان ریاست کو تلقین کی کہ وہ مطلق العنان حاکموں کا رویہ اختیار نہ کریں بلکہ اپنی رعایا کے امانتداروں کے طور پر کام کریں۔ آپ نے ہندوستانی اخبارات کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی اشاعت بند کر دیں جب ہندوستان آزاد ہوگا تو پھر اخبارات جاری کئے جا سکتے ہیں۔ سرکاری ملازموں کے متعلق کہا کہ ان کو سردست مستعفی ہونے کی ضرورت نہیں البتہ انہیں حکومت کو مطلع کر دینا چاہئے کہ ان کی ہمدردی کانگریس کے ساتھ ہے۔ اسکولوں کالجوں کے طالب علموں اور استادوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ تعلیم کا سلسلہ بند کر دینے کے لئے تیار رہیں۔

پنڈت جواہرلال نہرو نے اپنی تقریر میں کہا کہ بعض غیر ممالک ہمارے متعلق کہتے ہیں کہ ہم غلطی کر رہے ہیں، وہ جس ماحول میں ہیں وہاں اس کے سوا وہ دوسری بات سوچ ہی نہیں سکتے۔ یہ ریزولیوشن ہمارا دیانتدارانہ فیصلہ ہے۔ اگر حکومت برطانیہ پہلے ہی ہمارا مطالبہ مان لیتی تو جنگ کا تمام نقشہ بدل جاتا۔ اگر جنگ ختم بھی ہو جائے تو بھی اس انقلاب کا چکر پورا ہو کر رہے گا۔ حکومت کی دھمکیاں ہمیں اپنے اختیار کردہ راستہ سے منحرف نہیں کر سکتیں۔ اخیر میں آپ نے کہا کہ ہم نے آگ میں چھلانگ لگا دی ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس آگ سے کامیاب نکل آئیں یا جل کر راکھ ہو جائیں۔

ادھر حکومت ہند بھی کانگریس کی سرگرمیوں سے غافل نہیں ہے۔ چنانچہ جونہی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد بمبئی میں منظور ہوئی فوراً وائسرائے نے اپنی کونسل کی معیت میں اس قرارداد پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حکومت ہند ایسے مطالبہ پر بحث کرنا جسکو منظور کرنے سے ہندوستان میں گڑبڑ اور طوائف الملوکی (بدانتظامی) پھیل جائیگی اہل ہند کے متعلق اپنی ذمہ داریوں اور اتحادیوں کی طرف اپنے فرائض کے خلاف سمجھتی ہے گورنر جنرل ان کونسل کانگریس پارٹی کی تمام غیر قانونی اور بعض حالات میں تشدد آمیز خوفناک تیاریوں سے بخوبی واقف ہے۔ کانگریس آمدورفت اور عوام کے فائدہ کی تمام سرگرمیوں میں خنہ اندازی سٹرائکوں کی تنظیم، سرکاری ملازمین کی وفاداری میں خلل اندازی اور عام بھرتی کے علاوہ ملک کی دفاعی تیاریوں میں گڑبڑ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ حکومت ہند صبر سے انتظار کرتی رہی کہ شاید دانشمندی سے کام لیا جائے لیکن اسے مایوس ہونا پڑا۔ ہندوستانی عوام اور اتحادیوں کے دفاع اور بہبودی نے حکومت پر جو فرائض عائد کئے ہیں انکی موجودگی میں ایسے مطالبہ پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی جس سے ملک کے اندر بدامنی پھیل جائے اور مجموعی آزادی کے مقصد میں زبردست رکاوٹ پیدا ہو جائے نہ ہی کانگریس لیڈر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس طرح ہندوستان کا مستقبل یقینی طور پر روشن ہو جائے گا۔

اس ملک کے متعلق برطانیہ کی پالیسی یہ ہے کہ جونہی جنگ ختم ہو جائے گی ہندوستان میں صرف ایک پارٹی کی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ تمام پارٹیوں کے سمجھوتہ سے ایک ایسی حکومت قائم کی جائے گی جو کہ اس کے لئے موزوں ہوگی۔ اس وقت خود ہندوستانی ہندوستان کے لئے قطعی آئین کا فیصلہ کریں گے۔ آزادی کی یہ گارنٹی (ضمانت) برطانیہ کے عوام اور ملک معظم کی منظوری سے دی گئی ہے۔

رفتار جنگ

تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ روس میں جرمن فوجیں کاکیشیا کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں اور روسی فوجیں مزید پسپا ہو گئی ہیں۔ جرمنی کی بڑی کوشش یہ ہے کہ کسی طرح کاکیشیا کے تیل پر قابض ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو نہ صرف جرمنی کی ضرورت پوری ہو جائے گی بلکہ روس

تیل کے بہت بڑے مرکز سے محروم ہو جائے گا۔ جس پر اس کی جنگی اقتصادی اور زرعی ضروریات کا دارومدار ہے۔ یورپ میں عموماً اور روس میں خصوصاً پارچہ بافی اور اسلحہ سازی کے علاوہ کھیتی باڑی کا کام بھی مشینوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے جو پٹرول سے چلتی ہیں۔ روس میں قریباً تین کروڑ ٹن سالانہ نہایت اچھا تیل پیدا ہوتا ہے۔ جس میں سے ۲ کروڑ نوے لاکھ ٹن ہر سال صرف کاکیشیا سے نکلتا ہے۔ پھر مختلف ذرائع سے تمام روس میں پہنچایا جاتا ہے جس سے ہر قسم کی مشینیں چلتی ہیں۔ روسی محاذ جنگ کی تازہ صورت کے متعلق معاصر "پرتاپ" کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ ہو:-

"روس میں حالات نہایت تشویشناک ہیں۔ یہ توقع تھی کہ شاید کاکیشیا میں روسی فوجیں جرمن فوجوں کو تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے سے نہ روک سکیں۔ لیکن کسی کو یہ امید نہ تھی کہ مارشل فان پاک (جرمن) اس قدر تیزی سے کاکیشیا میں پیشقدمی کر سکیگا۔ اس کی یہ پیشقدمی زیادہ تعجب انگیز اس لئے ہے کہ جس علاقہ میں اس وقت وہ لڑ رہا ہے وہ پہاڑی ہے۔ میدان میں پیشقدمی آسانی سے ہو سکتی ہے۔ لیکن پہاڑ میں مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ لیکن ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہٹلر نے جنگ کی تیاری کرتے وقت نہایت دوراندیشی اور قابلیت سے کام لیا۔ اس نے تمام قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی فوج کو تیار کیا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی فوج کو چاہے میدان میں لڑنا پڑے اور چاہے پہاڑ میں۔ وہ اس وقت تک باوجود بھاری نقصانات کے کامیاب ہوتی آئی ہے۔ روس نے بھی دشمن کے مقابلہ کے لئے کافی تیاری کی تھی۔ لیکن وہ بھی وہ کام نہیں کر سکا۔ جو ہٹلر کی فوجیں کر رہی ہیں۔ ان کی پیشقدمی ایک خطرناک حد تک پہنچ گئی ہے۔

اس وقت وہ تین طرف بڑھ رہی ہیں۔ ایک تو وہ سٹالن گراڈ پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ اس شہر کی خاص اہمیت اس لئے ہے کہ یہ روسی فوجوں کے ٹینک بنانے کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس پر قابض ہو کر ہٹلر کی فوجیں روس پر ایک زبردست ضرب لگا سکتی ہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روسی بھی اس شہر کی حفاظت کیلئے آخری دم تک لڑنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ابھی تک جرمن فوجیں سٹالن گراڈ پر قابض نہیں ہو سکیں۔ اب ان کی یہ کوشش ہے کہ اسے چاروں طرف سے گھیر کر اس پر حملہ کیا جائے۔ اس مقصد میں وہ کامیاب ہوتی ہیں یا نہیں۔ یہ تو آگے چل کر معلوم ہو گا۔ لیکن اس وقت سٹالن گراڈ کے لئے ایک زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس رفتار سے جرمن فوجیں بڑھ رہی تھیں اگر وہ جاری رہی تو ممکن ہے کہ سٹالن گراڈ بھی خالی کرنا پڑے۔ لیکن وارونیز کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے۔ ایک وقت ایسا آیا تھا جبکہ یہ سمجھا گیا تھا کہ اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی ہٹلر نے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ اس کی فوجیں وارونیز پر قابض ہو چکی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک جرمن فوجیں اسے فتح نہیں کر سکیں اس لئے تعجب نہ ہو گا۔ اگر وہ سٹالن گراڈ کو بھی فتح نہ کر سکیں۔ لیکن وہ سٹالن گراڈ میں روسی فوجوں کے لئے کافی مشکلات ضرور پیدا کر سکتی ہیں۔

دوسری پیشقدمی اس وقت بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہ نوورسسک کی طرف ہو رہی ہے بحیرہ اسود میں روسیوں کی صرف ایک یہی اہم بندرگاہ رہ گئی ہے۔ باقی تقریباً سب پر جرمن قبضہ ہو چکا ہے۔ اگر اس پر بھی جرمن فوجیں قابض ہو جائیں تو بحیرہ اسود میں روسی بیڑے کے لئے بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اور ہٹلر کی یہ کوشش ہے کہ روسی بیڑا تباہ ہو جائے۔ یا اس کے قبضہ میں آ جائے۔ اگر وہ اسمیں کامیاب ہو گیا۔ تو اس کے بعد بحری بیڑے کیلئے کاکیشیا کی صرف ایک بندرگاہ باطوم رہ جائے گی۔ لیکن وہ روسی بیڑے کے لئے اس قدر مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ جیسی کہ نوورسسک۔ اسلئے نوورسسک پر قابض ہونے کی صورت میں وہ روسی بیڑے پر قابض ہوں یا نہ۔ اسے نکما ضرور کر سکتی ہیں۔

تیسری پیشقدمی مائیکاپ کے تیل کے چشموں کی طرف ہے۔ یہاں روسیوں کی حالت بہت ہی خطرناک ہے۔ اور ہمیں اس سے بھی بدتر خبریں سننے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ دراصل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاکیشیا میں مارشل ٹموشینکو (روسی جرنیل) کے پیر اکھڑ گئے ہیں۔ کیونکہ باوجود تمام کوششوں کے وہ ایک جگہ کھڑے ہو کر جرمن فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کر سکے۔

ہٹلر ان کی اس مشکل کا پورا فائدہ اٹھا رہا ہے اس نے اپنی بیشتر طاقت کاکیشیا کے محاذ پر لگا دی ہے اور اگر اتحادیوں نے اس کی طاقت کو وہاں کمزور کرنے کے لئے کوئی اور محاذ قائم نہ کیا تو شاید ٹموشینکو زیادہ دیر تک مقابلہ پر کھڑے نہ رہ سکیں"

(پرتاپ لاہور ۱۰۔ اگست ۱۹۴۲ء صـ۳)

قابل توجہ گورنمنٹ

معرفت اگزیکٹو افیسر امرتسر

امرتسری پبلک کو ایک سخت تکلیف ہے جس پر حکومت کو بارہا توجہ دلائی گئی مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔ صرف ایک دفعہ ۲۵ جنوری ۱۹۳۹ء کو داروغہ نزول پرچہ اہلحدیث ہاتھ میں لیکر مفصل دریافت کرنے کو آیا۔ جواب لیکر چلا گیا۔ پھر آج تک خاموشی رہی۔ افسران بلدیہ کو معلوم ہے کہ قلعہ گوبند گڑھ کے میدان میں لاہوری دروازہ کی جانب اتنا نشیب ہے کہ ایام برسات میں پانی کی خاصی جھیل بن جاتی ہے۔ بند رہنے کی وجہ سے پانی دھوپ سے سڑتا ہے تو شہر میں اسکی بدبو اتنی پھیلتی ہے کہ بسا اوقات نیند حرام ہو جاتی ہے۔ امرتسر کی بلدیہ کہتی ہے کہ میدان قلعہ کمیٹی کی حدود میں نہیں حکومت اور بلدیہ کے انجنیئر ہم سے زیادہ اس کام کے ماہر ہیں۔ ہمارا کام تکلیف پر توجہ دلانا ہے۔ جو ہم کرتے رہتے ہیں۔ اسکے آگے حکومت اور بلدیہ کا فرض ہے۔

بقیہ متفرقات از ص۸

یاد رفتگان | آہ ایک مخلص دوست جدا ہو گیا - ڈاکٹر نبی محمد خان ساکن ہردوئی طویل علالت کے بعد مرض فالج سے مراد آباد میں فوت ہو گئے۔ صاحب اولاد تھے - خدا ان کی اولاد کو انکی [illegible] پر چلنے کی توفیق بخشے۔ غفر اللہ لہٗ ورحمہٗ

امرتسر کے ایک اہل حدیث رئیس | ڈاکٹر میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر میں بعمر ۵۸ سال انتقال کر گئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر ناشتہ کرتے ہی فوت ہو گئے۔ آپ توحید اور اہل توحید کے حق میں خاص غیرت رکھتے تھے۔ رحمہ اللہ

ایضاً | میرا رشتہ دار ملک محمد فوت ہو گیا۔ انا للہ (راقم خریدار نمبر ۱۰۵۲۱)

ایضاً | مولوی محمد عمر امام اہل حدیث ریاست پونچھ فوت ہو گئے۔ انا للہ! مرحوم کی ہمت سے پونچھ میں مسجد اہل حدیث کی کافی ترقی ہوئی - خدا کرے مرحوم کا قائم مقام کوئی لائق آدمی پیدا ہو جائے۔ رحمہ اللہ۔

اہلحدیث | ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

مفت | رسالہ خلق محمدی نظم پنجابی۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب اسلام تلوار سے نہیں پھیلا بلکہ نبی علیہ السلام کے اخلاق کی برکت تھی - دو پیسے کا ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے منگالیں۔ ابو ذکریا علی محمد امام مسجد ساہو کی ملیاں ڈاکخانہ چیچو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ۔

ایضاً | آہ! مولانا محمد سورتی ۷ جولائی کو [illegible] سے گئے۔ (دہلی ہر سورتی) مرحوم علمی حیثیت سے فاضل کامل تھے۔ انا للہ!

مضامین آمدہ | ۵ | از مسیح الزماں صاحب۔ شیخ [illegible] سکرٹری جماعت المسلمین بمبئی۔

محمد داؤد صاحب شکراوی نظم [illegible]

پیام اسلام | اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار شیخ محمد مشتاق احمد صاحب نومسلم سابق پادری ایم۔ اے۔ پال نے بغرض تبلیغ اسلام جاری کیا ہے قیمت سالانہ للعہ ششماہی ۸ لکھائی چھپائی عمدہ ملنے کا پتہ:- منیجر پیام اسلام ۲۱ کنٹونمنٹ روڈ لکھنؤ۔ یوپی۔

لاہوری مرحوم نے فارسی زبان میں تصنیف فرمائی تھی۔ [illegible] کتاب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ جو [illegible] گوندلانوالہ نے کیا ہے مسائل تصوف و [illegible] کے بیان میں بہت [illegible] کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی [illegible] تقطیع ۲۰×۲۶/۸۔ ضخامت ۴۹۲ صفحات۔ قیمت ۲/ (دو روپے)

خطبہ حسینی مصنفہ مولانا محمد حسین صاحب ابن مولانا عبداللہ صاحب قریشی ہاشمی ضلع گوجرانوالہ۔ اس کتاب میں خطبہ نکاح کے علاوہ باون خطبات درج ہیں۔ جن میں سے ہر ایک مستقل موضوع پر ہے۔ قیمت ۱۲/

کتاب الروح (اردو ترجمہ) مصنفہ امام ابن قیم رح۔ عذاب قبر کی حقیقت کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا [illegible] انکار نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲/

ستینی امام رازی کی مشہور کتاب ستینی کا اردو ترجمہ۔ [illegible] علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت [illegible]

اسرار العلوم ترجمہ منظوم احیاء العلوم [illegible] امام غزالی رح کی مشہور و معروف کتاب احیاء العلوم کا مثنوی مولانا روم کے وزن پر قابلیت سے نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ [illegible] کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۴/

کیمیائے سعادت اردو امام غزالی رح کی تصنیف ہے۔ اگر آپ فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی دلائل [illegible] موجودہ سائنس کے [illegible] اور ادراک کے مطابق جانچنا [illegible] پڑھیں۔ (اردو ترجمہ [illegible])

نوٹ :- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر [illegible]

کتاب التقدیر شیخ الاسلام شمس الدین المعروف امام ابن القیم کی مشہور کتاب شفاء العلیل فی مسائل القضا والقدر والحکمت والتعلیل کا اردو ترجمہ ہے۔ تقدیر جیسے اہم اور معرکۃ الآراء مسئلہ کے متعلق امام موصوف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تحقیق کی ہے کتاب قابل دید ہے۔ تقطیع کلاں ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۴۹۶ صفحات۔ قیمت تین روپے۔

نوید جاوید از تصنیف امام المناظرہ مولنا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور مرحوم۔ اس کتاب میں مصنف موصوف نے غیر مذاہب خصوصاً عیسائیت کی طرف سے اسلام پر وارد ہونے والے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸۔ ضخامت ۶۱۲ صفحات۔ قیمت ۳/

ائمہ تلبیس ان مشہور دجالوں کے سوانح [illegible] جنہوں نے عہد رسالت سے لے کر آج تک الوہیت، نبوت، مسیحیت اور مہدویت وغیرہ کے جھوٹے دعوے کرکے اسلام میں رخنہ اندازیاں کیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸۔ ضخامت ۵۴۰ صفحات۔ قیمت ۲/۸ (اڑھائی روپے)

کشف المحجوب اردو اصل کتاب صوفی کامل حضرت علی الہجویری عرف داتا گنج بخش [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

INDIA POSTAGE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۳۴

اہلحدیث

اخبار امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرہ بھائی

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جو مراسلہ سے لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عللہ
رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ؍ ؎
عام خریداران سے ؍ ؍ ۵ؔ
؍ ؍ ششماہی ۲؍۶
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ
خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر | ۷ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مسلم کے نام

(از شیخ عبدالشکور صاحب ناشد از حسن آباد ضلع راولپنڈی)

نورِ وحدت سے جہاں کو جگمگاتے جائیے
ہاں ذرا یہ پردۂ ظلمت اٹھاتے جائیے

مثلِ طوفاں شرک و بدعت کو بہاتے جائیے
خرمنِ باطل پہ برقِ حق گراتے جائیے

گوشہ گوشہ میں جہاں کے کیجئے تبلیغ حق
حق کے پیاسوں کو مئے عرفاں پلاتے جائیے

کیجئے دل سے اطاعت احمدِ مختار کی
اُن کے ہر حکم پر گردن جھکاتے جائیے

گوہرِ مقصود پالینا کوئی مشکل نہیں
بحرِ ہمت میں ذرا غوطے لگاتے جائیے

ہے عمل سے زندگانی، زندگانی بے عمل
کام کرتے جائیے، انعام پاتے جائیے

نغمۂ ناشد میں پوشیدہ ہے سرِ زندگی
گنگناتے جائیے، یہ گیت گاتے جائیے

انتخاب الاخبار

... تک

— لندن کی اطلاع ہے کہ امریکن فوجیں جزائر سلیمان کے جاپانی ہوائی اڈہ پر قابض ہوگئی ہیں۔

— گاندھی جی کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر مہادیو ڈیسائی حرکت قلب بند ہونے سے جیل میں فوت ہوگئے۔

— تمام اتحادی ممالک بلکہ انگلستان میں بھی رائے عامہ کی طرف سے پُر زور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ حکومت برطانیہ بہت جلد کانگرس کے ساتھ سمجھوتہ کر کے موجودہ جنگ میں ہندوستان کا گہرا تعاون حاصل کرے۔

— روس میں ممدنیش کے محاذ پر روسیوں کی پیش قدمی جاری ہے۔ سٹالن گراڈ کی طرف بڑھنے والی جرمن فوجوں کو روسیوں نے روک دیا ہے۔ کاکیشیا میں روسی فوجوں نے پیچھے ہٹ کر نئے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ کاکیشیا کی پہاڑیوں کے نیچے فریقین کی فوجوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

— مصری محاذ پر اتحادیوں اور محوریوں کے درمیان آج ۱۵۔ اگست تک کوئی بڑا تصادم نہیں ہوا۔ فریقین کے توپ خانے، ہوائی جہاز اور گشتی دستے کچھ سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

— فیروزپور کے نزدیک نہر کا بند ٹوٹ جانے سے ۲۵ دیہات زیر آب ہو گئے۔ آدھی رات کے قریب امداد پہنچ گئی۔ شہر فیروزپور اور ریلوے لائنوں کو بچا لیا گیا۔

— بجلی کا چولہا تو آپ نے سنا ہوگا۔ اب دھوپ کا چولہا بھی ایجاد ہوگیا ہے۔ جس کی مدد سے لکڑی۔ کوئلہ یا بجلی کے بغیر ہی بڑی آسانی سے کھانا پک سکتا ہے۔ یہ چولہا بڑا دیرپا سستا اور کم خرچ ثابت ہوا ہے۔ (پنچایت لاہور)

— نئی دہلی کی سرکاری اطلاع ہے کہ جو شخص گرفتاری سے بچنے کے لئے غائب ہو جائے جس کی نظربندی کا حکم جاری ہو چکا ہو۔ اس کو ایک خاص عرصہ میں حاضر ہونے کا حکم دیا جائے اگر وہ تعمیل نہ کرے تو اُسے سات سال تک سزائے قید و جرمانہ یا دونوں قسم کی سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

— عراقی اخبارات نے استنبول سے موصولہ اطلاع شائع کی ہے کہ جنوب مشرقی روس کے جو علاقے جرمنوں کے قبضہ میں آچکے ہیں۔ وہاں یہودیوں کی طرح مسلمانوں پر بھی مظالم کئے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی مسجدیں مسمار کر دی گئی ہیں۔

۲۷۔ اگست سے پہلے پہلے

قیمت اخبار۔ جلدت یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوگی تو ۲۸۔ اگست کا پرچہ ان تمام خریداران کے نام وی پی بھیجا جائے گا جن کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع اہلحدیث ۳۱ جولائی میں دی جا چکی ہے۔ مکرر اطلاع دی جاتی ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

— لندن کی اطلاع ہے کہ برطانیہ کا جو طیارہ بردار جہاز بحیرہ روم میں غرق ہوا ہے اس کا وزن ۲۲ ہزار ٹن تھا۔ اس پر اکیس طیارے اور ۲ سو افسر اور جہازی سوار تھے۔

— لکھنؤ کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یو پی کے شہروں میں گڑبڑ ہونے کے بعد اب حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ کارخانوں میں حسب معمول کام شروع ہوگیا ہے۔

— بمبئی۔ کلکتہ اور دہلی وغیرہ میں بھی بہت کچھ امن امان ہوگیا ہے۔

— دریائے وشوامتری میں سیلاب آنے کی وجہ سے شہر بڑودہ زیر آب ہوگیا ہے۔ کئی لاکھ

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ میں از حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آباد ... ۔ از مولوی عبدالرحمن صاحب رائے والی ضلع گوجرانوالہ ... جملہ ... ۔ از سائل ... رام پور ... محمد عبداللہ موڑ نوالہ ... حکیم عبدالرحمن وزیرآباد ... صوفی محمد عالم سیالکوٹ ... میزان ... سابقہ بذمہ فنڈ ... بقایا ... چار دن سائلوں کے نام ایک ایک سال کے لئے بحساب غریب فنڈ اخبار جاری کر دیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۹ ر

اشاعت فنڈ از مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار ۸ ر

نسخہ درکار ہے میرے ایک عزیز کا دایاں فوطہ ۳-۴ سال سے چھوٹا ہوگیا ہے۔ کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ یاد ہو تو بذریعہ اہلحدیث ممنون فرمائیں۔ نیز بعد پیشاب قطرہ بھی آتا ہے۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

۴ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

— اخبار "پرتاپ" لاہور کے اڈیٹر مہاشہ کرشن اور ان کے دو بیٹے ویریندر اور نریندر بھی قانون دفاع ہند کے ماتحت گرفتار کئے گئے ہیں۔ اخبار پرتاپ کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط ہوگئی ہے۔ جس پریس میں اخبار چھپتا تھا اس کی بھی پانسو روپے کی ضمانت ضبط ہوگئی ہے۔

— مختلف شہروں سے گراں فروشوں کی گرفتاریوں اور سزایابیوں کی اطلاعات آرہی ہیں۔ چنانچہ میانوالی میں کھانڈ کے ایک تاجر کو کنٹرول شدہ نرخ سے گراں قیمت پر کھانڈ فروخت کرنے کے جرم میں ۶ ماہ قید سخت اور دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ حاکم نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ایسے لوگ چوروں اور ڈاکوؤں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

— لندن کی اطلاع ہے کہ ایک بہت بڑا برطانوی بحری قافلہ دشمن کی زبردست مزاحمت کے باوجود مالٹا پہنچنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۷- شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

مسئلۂ امامت و خلافت

بجواب رسالۃ الواعظ شیعہ

(۲)

نوٹ | گذشتہ پرچہ میں ہم نے شیعہ کی معتبر کتاب نہج البلاغت سے ایک روایت کا خلاصہ درج کیا تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ خلافت راشدہ کے زمانے میں سب اصحاب خصوصاً حضرت علی رضی اللہ عنہم خلافت کے کاموں میں خلیفۂ وقت کو مخلصانہ مشورہ دیا کرتے تھے۔ آج مزید وضاحت کے لئے اس روایت کے اصل الفاظ مع ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔ کیسی واضح اور فیصلہ کن عبارت ہے۔

• من کلام لہ علیہ السلام وقد شاورہٗ عمر فی الخروج الی غزوۃ الروم بنفسہ وقد توکل اللہ لاھل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ وستر العورۃ والذی نصرھم وھم قلیل لا ینتصرون ومنعھم وھم قلیلا یمتنعون حی لا یموت۔ انک متی تسیر الی ھذا العدو بنفسک فتلقھم فتنکب لاتکن للمسلمین کانفۃ دون اقصی بلادھم لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث الیھم رجلا مجربا واحفز معہٗ اھل البلاء والنصیحۃ فان اظھر اللہ فذالک ما تحب وان تکن الاخری کنت ردا للناس ومثابۃ للمسلمین (نہج البلاغت مطبوعہ مصر جلد اوّل صفحہ ۲۷۲ ؍ ۲۷۴)

ترجمہ | حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے روم کی طرف جانے کی بابت مشورہ پوچھا۔ تو حضرت علی نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے اس دین کی حمایت اور غلطیوں میں پردہ پوشی کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ آپ (خلیفہ عمرؓ) جب خود دشمن کی طرف جائیں گے اور میدان میں اس سے مقابلہ کریں گے اگر اس حال میں آپ کو تکلیف پہنچی تو مسلمانوں کے لئے دور دراز ملکوں میں پناہ کی جگہ نہ رہیگی۔ اور آپ کے بعد کوئی دوسرا مرجع نہیں رہے گا جس طرف مسلمان رجوع کریں۔ پس آپ ان کی طرف ایک تجربہ کار آدمی بھیجدیجئے [illegible] کار اور خیرخواہ اشخاص [illegible] ہمراہ بھیجدیں۔ اگر اللہ تعالےٰ ان کو غالب کردے تو یہی آپ کا مطلوب ہے اگر (خدانخواستہ) دوسری صورت ہو تو آپ ان لوگوں کے مددگار اور مسلمانوں کے مرجع بنے رہیں گے؟

اہلحدیث | اس روایت سے ہم نے نتیجہ نکالا تھا کہ صحابہ کرام خصوصاً جناب علی رض خلیفہ وقت کے ساتھ دلی خلوص سے تعاون کرتے تھے یہ نتیجہ ایسا صاف ہے کہ کسی ادنیٰ فہم کے آدمی کو بھی اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ باوجود اسکے شیعہ جماعت آج تک یہی کہتی چلی آئی ہے۔ کہ خلیفہ رابعہ خلفاء ثلاثہ کو اپنے حق کا غاصب سمجھتے تھے۔

دراصل یہ اختلاف ایک اور اختلاف پر مبنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کا انتخاب کرنا خدا کا کام ہے یا مسلمانوں کا فرقہ ہائے سنیہ اس کو انتخابی مسئلہ سمجھتے ہیں۔ شیعہ اس کو خداوندی فعل سمجھتے ہیں۔ یعنی عام مسلمانوں کو اس میں رائے دینے کا حقدار نہیں مانتے چنانچہ رسالہ "الواعظ" کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"یہ بھی غور طلب بات ہے کہ آدمیوں کو امام بنا لینے کا اختیار بھی ہے یا نہیں؟ کم سے کم مسلمانوں کو نہیں ہے۔ اس لئے کہ اسلام کو وہ خدا کا بتلایا ہوا دین مانتے ہیں۔ اسلامی احکام کو قانون الٰہی کہتے ہیں خدا کی حکومت و سلطنت کو شخصی حکومت اور سلطنت تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکر ہوسکتا ہے کہ شخصی سلطنت میں رعایا اپنی مرضی سے کسی کو اپنا حاکم بنالے۔ بغاوت نہیں تو کیا ہے؟ جس بادشاہ کا قانون نافذ ہوگا اوسی کے حکم سے حاکم مقرر ہوگا۔ کیا مسلمان اپنی مرضی سے کسی کو نبی بنا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں بنا سکتے اسلئے احکام الٰہی کا اجرا [illegible] مقرر کردہ حاکم کے

تعلق رکھتا ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال ہو۔ (الواعظ لکھنؤ بابت جولائی [illegible])

اہلحدیث: اس دعوے پر فضلاء شیعہ کی تصنیفات میں نصوص قرآنیہ سے کوئی دلیل ہم نے نہیں پائی اور نہ الواعظ نے کوئی دلیل نقل کی ہے۔ برخلاف اس کے نہج البلاغت سے جناب علی رضہ کا قول پہلے نمبر میں نقل کر چکے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

انما الشوریٰ للمہاجرین والانصار

اسی حوالے کے اخیر میں یہ بھی ملتا ہے کہ جس شخص کو یہ لوگ (ممبران شوریٰ) امام مقرر کریں "کان رضیً عند اللہ" (وہی اللہ کے نزدیک پسندیدہ امام ہوگا) ایک طرف تو یہ فرمان علی رضہ موجود ہے جو دراصل قرآن مجید کی آیت

اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ

کی صحیح تفسیر ہے۔ دوسری طرف فاضل ایڈیٹر الواعظ کا محض ادعا ہے جو بمقابلہ نصوص کے بجوئے نہ ارزد کا مصداق ہے۔

افسوس! علماء شیعہ کن بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ نبوت اور امامت میں فرق نہیں کرتے یا نہیں سمجھتے۔ (ہمارے گمان میں پہلی صورت ہے)۔ نبی براہ راست خدا کا مامور ہوتا ہے۔ وہ نبوت کی روشنی میں حکم جاری کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ

امام وقت یعنی خلیفہ برحق منفذ احکام شریعت ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں زانی، چور، سارق وغیرہ کی سزاؤں کے متعلق احکام آئے ہیں۔ جو خدا کی طرف سے نبی کی معرفت ہمیں پہنچے ہیں خلیفہ وقت ان احکام کو اور ان کے علاوہ دیگر احکام شرعیہ کو نافذ کرتا ہے۔ اس کے سامنے اس قسم کے جو مجرم آئیں بعد ثبوت جرم ان پر یہ احکام جاری کر دیتا ہے۔ اپنے نائبوں کو جو رہنماؤں کے افسر ہوتے ہیں ان کو بھی یہی حکم دیتا ہے کہ ہر امر میں احکام شرعیہ کا لحاظ رکھو۔ یعنی ضابطہ فوجداری، ضابطہ دیوانی اور مجموعہ تعزیرات۔ خلیفہ کے ہاں وہی ہوتے ہیں جو شریعت مطہرہ نے جاری کئے ہوں۔ بس یہ ہے خلیفہ وقت اور امام وقت کا کام۔

اما السهو والنسيان فقلما يخلو عنه الانسان

یہی طریق خلافت راشدہ میں عموماً اور خلافت فاروقیہ میں خصوصاً جاری تھا۔ اس کے علاوہ قائل کی ہر ایک بات ذہنی ہونے کی وجہ سے نا واجب القبول ہے۔ اسی لئے اہل حق کا مسلک اور قول یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

نوٹ: آج دنیا میں جتنی اسلامی حکومتیں ہیں۔ سب پر نظر ڈالئے تو کسی حکومت یا ریاست میں یہ بات نہ ملے گی کہ وہاں طریق حکومت شرعی اسلامی ہو بلکہ سب میں قانون ساز کمیٹیوں کے بنائے ہوئے قوانین جاری ہیں۔ جو دراصل یورپ کا طریق عمل ہے۔ اسی پر وہ فخر کرتے ہیں۔ ہاں صرف نجد و حجاز کی حکومت ہی ایسی ہے کہ جہاں حدود شرعیہ جاری ہیں اور احکام اسلامیہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ پس آج ملک حجاز (مکہ مدینہ) فخر کر سکتا ہے کہ ہم پر خلافت راشدہ کا عکس ہے۔ اور اسی فخر میں یہ شعر پڑھ سکتا ہے ؎

کونوا بنا قصداً او علی من قبلنا
[illegible] اتیانا

قادیانی منطق

کانگرس۔ گورنمنٹ اور خلیفہ قادیان

عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کی تلون مزاجی کا ذکر کرتے ہوئے یہ شعر لکھتا ہے ؎

فلا تدوم علی حال تکون بھا
کما تلوّن فی اثوابھا الغول
(بانت سعاد)

یعنی محبوبہ کسی ایک حال پر نہیں رہتی جس طرح جنگلی غول (چھلاوہ) مختلف شکلیں بدلتا رہتا ہے یہی حال محبوبہ کا ہے۔

محبوبہ میں ایسا وصف ممدوح سمجھا جاتا ہے۔ مگر قوم کے لیڈروں اور مذہبی ریفارمروں میں یہ عیب ہے افسوس نہیں بلکہ یہ واقعہ ہے کہ قادیانی تحریک میں ہم شروع سے یہی دیکھتے چلے آئے ہیں کہ اگر حکومت سے کچھ ملے تو تعریف کر دیتے ہیں اور اپنے مریدوں کو ہدایت کر دیتے ہیں کہ انگریزی حکومت کو أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ والی حکومت سمجھ کر اطاعت کرو۔ (رسالہ ضرورت الامام مصنفہ مرزا غلام احمد) لیکن جونہی ذرا تیور بدلے تو انگریزی قوم کو یاجوج ماجوج کہہ دیا۔ (کتاب حمامۃ البشریٰ)

یہی کیفیت ان کے صاحبزادے میاں محمود احمد خلیفہ مرزائیہ کی ہے۔ جب سے یورپ کی جنگ شروع ہوئی ہے خلیفہ موصوف اپنی جماعت کو ہدایت پر ہدایت کرتے ہیں کہ انگریزوں کی فتح کے لئے مخلصانہ دعائیں کرو۔ روزے رکھو، جمعہ کی دوسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھو۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ آخر میں انگریزوں کی فتح ہوگی۔ مگر کانگرس کی آواز سے متاثر ہو کر اپنے مریدوں کو کہتے ہیں کہ

"وہ نہایت ہی کرب و بلا کے ایام ہیں۔ خوب دعائیں کرو۔ خدا تعالیٰ مجھے صحیح فیصلے پر پہنچنے

کی توفیق دے۔ (الفضل ۱۱- اگست ۱۹۴۲ء)

کیا خوب ہے؟ ان امور کے متعلق مختصر حوالہ جات درج ذیل ہیں:-

اخبار الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء میں ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس کی سُرخی ہے:۔

"موجودہ جنگ میں جماعت احمدیہ کا حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون

چونکہ ہم انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں۔ اس لئے اس قرآنی ارشاد کے ماتحت جو اس نے وَ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ میں بیان فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم حکومت برطانیہ کی مدد کریں۔"

(الفضل مذکور صفحہ ۱)

نمبر ۲۔ ۱۰ مارچ ۱۹۴۲ء کے الفضل میں خلیفہ صاحب کا خطبہ درج ہے۔ جس کا ملخص سرخی میں یوں بتایا گیا ہے کہ:۔

"دعائیں کرو اللہ تعالیٰ انگریزوں کی مشکلات کو دُور فرمائے۔

۱-۳ اپریل بروز جمعرات روزہ رکھا جائے اور ۴ اپریل کو جمعہ کی آخری گھڑی میں ہر جگہ دعا کی جائے" (صفحہ اول)

پھر ایک خطبہ میں خلیفہ مرزائیہ نے ان لوگوں پر عتاب کیا ہے جو حکومت کی کوئی خدمت کرکے معاوضہ کے طالب ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ہمارا معیار اس قدر بلند ہونا چاہئے کہ ہم کسی خدمت کے بدلہ کسی معاوضہ کے طلبگار نہ ہوں۔ اور اپنے ملک کو بدامنی سے بچانے کے لئے کانگرسیوں سے بڑھ کر ایثار و قربانی سے کام کریں۔ مجھے تعجب آتا ہے ابھی تک ہماری جماعت میں یہ بلندی پیدا نہیں ہوئی۔ کئی لوگ ہیں جو لکھ دیتے ہیں کہ فلاں موقع پر میں نے گورنمنٹ کا فلاں کام کیا تھا اب مجھے ضرورت ہے میرا فلاں کام کرا دیا جائے مجھے اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے گویا میرے منہ پر چپیڑ مار دی۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ سوائے کسی ذاتی فائدہ کی تمنا کے ہم کیوں کام نہیں کر سکتے۔ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے اور یہی ہندوستانیوں میں نقص ہے کہ اول تو وہ کام نہیں کرتے اور جب کرتے ہیں تو معاً خیال آجاتا ہے کہ ہمیں کچھ اس کے بدلہ میں ملنا چاہئے۔ حالانکہ میرے نزدیک اگر ہم کوئی کام اس لئے کرتے ہیں کہ ہمیں اس کے بدلہ میں کچھ ملیگا تو اس کام سے ڈوب مرنا بہتر ہے" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۲ء صفحہ اول)

ناظرین ان حوالہ جات کو ملحوظ رکھیں۔ اور مندرجہ ذیل عبارت جو خلیفہ مرزائیہ کی تقریر ہے پڑھیں۔ آپ خفگی کے لہجے میں فرماتے ہیں:۔

"ہم نے سالہا سال تک انگریزوں کا ساتھ دیا۔ مگر گزشتہ چند سالوں سے جب بھی موقعہ آیا۔ پنجاب اور بعض دوسرے صوبوں میں ان میں سے بعض نے ہماری پیٹھ میں خنجر گھونپنے سے دریغ نہیں کیا۔ جس قوم کے تعاون اور تائید سے انگریزوں نے پچاس سال تک فائدہ اٹھایا۔ اسے بعض انگریز افسروں نے باغی ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور اس جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ نکلے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انگریز اب ہندوستان میں نہیں رہ سکتے۔ فتح کی صورت میں تو وہ خود اعلان کر چکے ہیں کہ ہندوستان کو آزاد کر دیں گے اور شکست کی صورت میں وہ خواہ کہیں یا نہ کہیں انہیں جانا ہی پڑے گا اور اگر ہم سابقہ تجربہ پر نگاہ رکھیں تو کہنا پڑے گا کہ وہ دوست کو دشمن بنا کر جانے کے عادی ہیں۔ گویا ان کا ساتھ دینے کے معنی اپنے لئے موت کو بلانا ہیں اور اس طرح ہمارے لئے دوہرا خطرہ ہے۔ گزشتہ سالوں کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کم سے کم جو سویلین انگریز افسر اس وقت ہندوستان میں ہیں۔ ان میں سے بہتوں کی دوستی پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔ جن لوگوں نے ذاتی اغراض کے لئے ان سے تعاون کیا۔ ان سے تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ تمہیں ہم نے اس کا معاوضہ ادا کر دیا کسی کو خان صاحب بنا دیا کسی کو خان بہادر بنا دیا، کسی کو مربعے دے دئیے۔ مگر دنیا کا کوئی انگریز ایسا نہیں ہے۔ جس کے اندر شرافت ہو۔ اور وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ سکے۔ کہ تمہیں یا تمہاری جماعت کو ہم نے فلاں فائدہ پہونچایا ہے۔ اور کوئی دنیا میں ایسا انگریز ہے۔ جس کے اندر شرافت ہو اور وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکے۔ کہ تمہاری جماعت سے ہمیں فائدہ نہیں پہنچا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ پچاس سال تک ہم نے بغیر کسی بدلہ کے ہر موقعہ پر انگریزوں سے تعاون کیا۔ اور ان کو فائدہ پہنچایا۔ اور پھر میں دعوٰی سے کہتا ہوں کہ اس عرصہ میں ہم نے حکومت سے کبھی ایک پیسہ کا بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ نہ اٹھانے کے لئے تیار تھے۔ اور نہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں گے۔ بس ان حالات میں ہمارے لئے یہ بہت مشکل سوال پیدا ہو گیا ہے کہ آیا ہم اس فتنہ کو جو سارے

ملے مرزا ظفر اللہ کا عروج کس معاوضہ میں ہے؟ (راہبر)

ملک کو مسمم کرنے کے لئے چلا آتا ہے۔
دبانے کے لئے اٹھیں۔ اور اس قوم کی مدد
کریں جو پچھلے تجربہ کی بناء پر اپنے دوستوں
سے بے وفائی کرنے کی عادی ہے۔ یا
اس کی پچھلی بے وفائی کا خیال کرکے ملک
کو اس آگ میں جلنے دیں۔ دونوں طرف
خطرات ہیں اور ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے
کہ ان دونوں میں سے کونسا فتنہ بڑا ہے۔
یہ فیصلہ ہمیں بہت جلد کرنا پڑے گا۔"
(الفضل قادیان ۱۱۔ اگست ۱۹۴۲ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | ناظرین الفضل سے نقل شدہ

عبارات و احکام پھر ملاحظہ کریں۔ جن میں
خلیفہ مرزا شیہ تاکید بر تاکید کرتے ہیں کہ انگریزوں
کی فتح کے لئے مخلصانہ دعائیں کی جائیں الخ
ایسا کرنا مذہبی حیثیت سے فرض بتاتے ہیں۔
اور یہ پیشگوئی بھی کرتے ہیں کہ آخر میں انگریزوں
کو فتح ہوگی۔ مگر جونہی زمانے کے انقلاب سے
ان کو کچھ شبہ ہونے لگتا ہے تو جھٹ انگریزوں
کو بے وفا کہہ کر تیور بدل لیتے ہیں۔ اس پر
قصیدہ مذکورہ کا یہ دوسرا شعر خوب صادق
آتا ہے ؎

لا تَمَسَّكُ بِالوَعْدِ الَّذِي زَعَمَتْ
إِلَّا كَمَا تُمْسِكُ المَاءَ الغَرَابِيلُ
(سعاد)

محبوبہ وعدے کو اسی طرح محفوظ رکھتی ہے
جس طرح چھلنی پانی کو۔ یعنی نہیں رکھتی۔
یہی حال آپ قادیانی خلیفہ کا دیکھتے ہیں۔ کہیں
تو اتنی وفاداری ہے کہ نہایت مخلصانہ دعاؤں
پر زور دیا جاتا ہے۔ فتح برطانیہ کی پیشینگوئیاں
کی جاتی ہیں اور کہیں انگریزوں کو بے وفا کہہ کر
ان کی مدد کرنے سے جماعت کو روکا جاتا ہے
حالانکہ خود اپنی بے وفائی کا ثبوت دے
رہے ہیں۔ تعجب نہیں کہ حکومت کی طرف سے
خلیفہ صاحب کو جواب میں یہ شعر سنایا جائے ؎

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو
دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
اور
جماعت اہل حدیث

از مولوی عبدالوکیل صاحب خطیب معتمد آل انڈیا
اہل حدیث کانفرنس دہلی

دنیا میں صرف وہی قوم زندہ رہی یا زندہ رہنے
کے قابل ثابت ہوئی جس نے اپنے مقاصد
سامنے رکھ کر صحیح نظریہ کے ساتھ جدوجہد کی۔
خدا کی نظر میں بھی وہی بندہ پیارا ثابت ہوا جس
نے خلوص و ایثار سے اپنے مقصد زندگی
کو سامنے رکھا۔ خدا کی حمایت و اعانت ہمیشہ
اس کے ساتھ رہی جو اپنے ذاتی مفاد کو قوم و ملت
کے مفاد پر قربان کرکے شب و روز نیک اور
بلند مقاصد کا جویاں رہا۔

تمام انبیاء بالخصوص ختم الرسل محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبل از نبوت زندگی اس دعوے کی
دلیل ہے۔ بعد از نبوت بھی علاوہ تبلیغ کے
ملک و قوم کی فلاح اور بہبود اصلاح اور امن کی
بھی پوری کوشش کی۔ اسی لئے قرآن مجید نے
امت مسلمہ کو لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ کی تعلیم دی۔ تاکہ مسلمان کی زندگی
عام انسانوں کی زندگی سے بدرجہا افضل ہو۔
بالخصوص جماعت اہل حدیث جس کا لائحہ عمل
ما انا علیہ واصحابی ہے۔ اس جماعت کا
اولین فرض ہے کہ یہ ملک و ملت کا گہرا مطالعہ
کرے۔ کمزوری وغیرہ کے اسباب و علل سے
آگاہ ہو۔ جماعتی تفریق، باہمی اختلاف، آپس
میں ایک دوسرے سے بے پرواہی جو حسن تمدن
کا دشمن اور اجر و ثواب کو کھو دینے والا مرض
ہے۔ اس کے زائل کرنے میں ہر کس و ناکس
فکر حال ہو کر اس کا علاج کرے تاکہ
اور پھر مسلمان کہلانے کے مستحق ہوسکیں۔

میں اس سے قبل بھی علماء جماعت و زعمائے
جماعت سے جماعت پر رحم کرنے کی درخواست
کر چکا ہوں کہ وہ مقامی اور ذاتی مفاد سے قطع نظر
کرکے وسعت نظری سے کام لیں۔ خدا تعالے
نے جو ان کو اثر و اقتدار دیا ہے اس کا صحیح
استعمال کریں۔ مذہب اسلام خاموش مذہب
نہیں نہ کسی خاص طبقہ اور بستی سے ہی متعلق ہے
یہ تو عالمگیر ہے۔ اس لئے فرزندان اسلام کا
فرض ہے کہ اس کی عالمگیر خدمات بخلوص انجام
دیں۔ اس زبردست نظریہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے
جماعت کے دردمندوں اور مفید دماغوں نے
یہ طے کیا تھا کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
قائم ہو۔ پھر تمام افراد اہل حدیث اس سے
صحیح تعلق قائم کریں۔ تاکہ دینی برادری اور ملی
ہمدردی اور انسانیت کا صحیح مظاہرہ ہوسکے۔
اس اتحاد کے ذرائع کی تجدید آرہ کے سالانہ
اجلاس میں ہوئی۔ جس کو تقریباً دو سال ہو رہے
ہیں۔ جس کے متعلق یاد دہانی اخبار کے ذریعہ
کی جاتی رہتی ہے۔

لیکن تعجب ہے کہ جماعت کے مقتدر علماء
وغیرہ نے قطعاً توجہ کا حق ادا نہ کیا۔ اگر کسی قسم
کا اعتراض ہو تو معترضانہ توجہ ہی سہی۔ ہم تو
التفات اور تعلقات کے خواہاں ہیں۔ ممکن ہے
کہ پھر بعد میں ہی کوئی مستقیم اور مفید راہ نکل
آئے۔ اور جماعت ابھر آئے۔ ممکن ہے کہ میں
بعد میں ذمہ دار حضرات اور معزز علماء کو نام
بنام مخاطب کرنے پر مجبور ہو جاؤں۔ اور پھر
شاید کسی صاحب کو کچھ ناگوار معلوم ہو۔ لیکن ملت
و جماعت کے مفاد کے سامنے کسی ذاتی مضرت
وغیرہ کی پرواہ نہ کروں گا۔ اور ساتھ ہی مالکان اخبار
وغیرہ سے پہلے ہی درخواست ہے کہ وہ جماعتی
مفاد کے مضامین بلا کم و کاست اور بلا تاخیر

شائع کرکے اپنے اخبار وغیرہ کا جماعتی ہونا ثابت کریں۔ محض قلمی جوش سے پُرمضامین اور نظموں کے شائع ہونے سے چنداں فائدہ نہیں اس لئے ان کی تاخیر بھی مضر نہیں ہوگی۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے اس وقت تک جس کام کو نبھایا وہ دیانت داری اور ملی ہمدردی کا پورا ثبوت ہے۔ اگر کمی ہے تو سرمایہ کی اور مخلص اعلیٰ دماغ مفکروں کی۔ تاہم یہ بخل بھی نہیں۔ زبردست چیز سرمایہ ہے۔ موجودہ اقتصادی حالت اور کشمکش میں خدانخواستہ کسی نے پیٹ پر پتھر تو باندھے ہی نہیں۔ جو کم از کم سہ ماہی فی کس سالانہ مرکز کے دفتر میں دینے سے تامل اور کسی قسم کی بدگمانی ہو۔ ملی ہمدردان سے مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ عملی سرگرمی دکھائیں تاکہ ملت کبھری زندگی قائم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ مصائب و آفات سے بچائے۔ میری ذمہ داری جماعت کے ارکان تک آواز پہنچانا اور مشورہ چاہنا تھا۔ جس کو میں وقتاً فوقتاً ادا کرتا رہا ہوں۔ انشاء اللہ آیندہ بھی۔ مگر مضمون بالا ذہن نشین رہے۔ فقط!

اہلحدیث | لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ ط
کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

جماعت اہل حدیث کا سیاسی مسلک

(از جناب نواب صاحب فاروقی دہلوی)

جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو انگریز رہیں یا جائیں، بدلی ہوئی دنیا کے نئے نظام میں ہندوستان اپنا حصہ لیکر رہے گا۔ اب یہ ناممکن ہے کہ اسے اس سے الگ تھلگ رکھا جا سکے۔ اس صورت میں ہندوستان کی ہر جماعت اپنے حقوق منوانے اور محفوظ کرانے کی کوشش کرے گی۔ جماعت اہل حدیث اپنا ایک خاص امتیاز رکھتی ہے اور اسی لئے اسے اپنے حقوق کے لئے لڑنا پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام جماعتی حیثیت سے ہی ہو سکیگا۔ لیکن کس قدر قابل افسوس ہے یہ حقیقت کہ ہم بحیثیت جماعت کوئی سیاسی پوزیشن نہیں رکھتے ہیں۔ اگرچہ ہماری جماعت کے بہت سے افراد ملک کی مختلف جماعتوں میں شریک ہیں اور نمایاں حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ انفرادی حیثیت سے شریک ہیں، اس لئے ان کی خدمات کی کوئی خاص وقعت بھی نہیں ہے۔ اس لئے آج سب سے اہم مسئلہ یہی ہے کہ ہم جماعتی حیثیت سے اپنا صحیح سیاسی مسلک متعین کرلیں۔ اور جو کچھ کریں اسی کے ماتحت رہ کر۔ تاکہ آیندہ نئے نظام میں اپنا صحیح مقام حاصل کریں۔

میں آج اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے حضرت مدیر سے درخواست کروں گا کہ وہ خود بھی اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوں اور دیگر اعیان جماعت کو بھی متوجہ کریں۔

اہلحدیث | نامہ نگار موصوف کی تحریر بہت طویل ہے۔ موصوف جماعت اہل حدیث کو ضرورت سیاسیہ پر توجہ دلاکر کانگرس اور مسلم لیگ کی وسیع خلیج میں جا پڑے۔ اس لئے اس حصے کو غیر متعلق سمجھ کر الگ کر دیا گیا۔

رہا یہ کہ جماعت اہل حدیث کو مدیر "اہلحدیث" توجہ دلائے۔ اس یاددہانی کا شکریہ ہے۔ شاید موصوف کو معلوم نہیں کہ مدیر "اہلحدیث" نے اس میں کہاں تک توجہ دلائی۔ عرصہ دراز کی محنت سے بہت سے مواقع کو اٹھا کر جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے موقع پر چھپرہ میں اہل حدیث لیگ قائم کی گئی۔ جس کے صدر مولنا ابوالقاسم بنارسی تجویز ہوئے۔ اس کے بعد اس لیگ نے کیا کیا اور وہ کہاں گئی؟ اس کا جواب موصوف اور ان کے جوشیلے کارکن بھائی مولوی قمر صاحب سے پوچھئے۔ جو اس امر میں سیاہ سفید کے ذمہ دار تھے۔ مدیر

"اہلحدیث" اب بھی خدمت کے لئے تیار ہے۔ کسی طرح رحمت الٰہی سے مایوس نہیں ہے۔ ع
کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

فضائل علم

از مولوی ابوالفضل محمد افضل کھرانوی کیو نجبر گڑھی

(بعد از ۷۔ اگست)

ایک اور حدیث میں ہے کہ فضل العالم علی العابد کفضلی ادنٰکم (مشکوٰۃ باب العلم) عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسا کہ میری فضیلت تمہارے ادنٰے پر ہے۔ اب غور کرنے کی بات ہے کہ آنحضرت صلعم کی فضیلت ہمارے ادنیٰ پر کس قدر ہے۔ اب اس سے بڑھ کر علم کی خوبی اور فضیلت کیا ہوسکتی ہے۔ لیکن افسوس موجودہ زمانہ میں نہ علم کی قدر ہے نہ عالم کی۔ گمان غالب ہے کہ اسی زمانہ کے متعلق آنحضور پُرنور نے فرمایا ہے کہ یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ (مشکوٰۃ باب العلم) یعنی قریب ہے کہ آدیگا لوگوں پر ایک زمانہ نہیں باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اس کا (کہ اسلام ہے اور ماننے والے مسلمان ہیں) اور نہ رہیگی باقی قرآن سے مگر رسم اس کی (یعنی لوگوں کے گھروں میں قرآن ہوگا پڑھتے بھی ہونگے لیکن اس پر عمل نہ ہوگا) اور مسجدیں ہونگی ان کی آباد اور حقیقت میں خراب ہوں گی ہدایت سے (یعنی لوگ جمع ہوں گے ان میں لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہیں کریں گے) لاحول ولا قوۃ الا باللہ توکلت علیک۔ اللھم انی اسئلک علماً نافعاً و عملاً متقبلاً۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ

يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَ مَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ

(آل عمران - ع ۱) وہ جس کو چاہتا ہے علم دیتا ہے اور جو کوئی علم دیا گیا۔ پس تحقیق بہت بھلائی دیا گیا اور نہیں نصیحت قبول کرتے مگر صاحب عقل۔

ف:۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم والوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ اچھی بات بھلائی کی بات مصلحت کی بات پر غور کرتے اور قبول کرتے ہیں ورنہ نااہل کی مثال تو یوں ہے کہ گنبد پر گیند پھینکا جائے تو نہیں ٹھیرتا بلکہ لڑھکتا لڑھکتا نیچے آجائے گا۔

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ط إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر۔ ع ۴) سوائے اس کے نہیں کہ اللہ سے تو وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بیشک اللہ غالب ہے بخشنے والا۔

ف:۔ مجاہدؒ نے کہا کہ عالم وہی ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا سے ڈرنے کی تخصیص عالم کی ہے اور عالم کی پہچان خدا سے ڈرنا ہے۔ ورنہ عالم بے عمل کی مثال گدھے کی نرائی ہے کہ اُس پر لادی جاوے کتاب اور نہ سمجھے کہ کتاب ہے یا مٹی۔ پس ایسا عالم (عالم بے عمل) درخت بے پھل ہے یا بے خوشبو دبے سایہ۔ جیسا ہے کہ بجز جلانے کے کوئی کام ہی نہ آوے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ جس نے علم سیکھا لوگوں میں عالم کہلایا لیکن نہ خود عمل کیا نہ لوگوں کو بھلائی اور مصلحت کی بات بتائی۔ اس پر جہل مرکب کا اطلاق ہوتا ہے کہ گویا سمجھ بوجھ کر بھی پیتل کو سونا یا سونا کو پیتل کہتا ہے۔ ایسے عالم بھی سوائے جہنم کے ایندھن کے کسی کام کے نہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ حاصل کلام یہ کہ جس قدر عالم باعمل کی خوبی و فضیلت آئی ہے اسی قدر عالم بے عمل کی برائی اور وعید آئی ہے۔ پس عالم کی شان یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی مخلوقات اور اسکی قدرتوں کا معائنہ کرتا ہے۔ اس سے اُس کو خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے

؎ برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

ایک اور مقام میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے :۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ (زمر۔ ع ۱) یعنی اے نبیؐ تو لوگوں سے کہہ کہ علم والے اور بے علم کیا دونوں برابر ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔ ف:۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ علم کیلئے عمل کی ضرورت ہے ورنہ عالم اور جاہل میں کوئی امتیاز باقی نہ رہیگا۔ اعاذنا اللہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عالم بے عمل کی انتڑیاں دوزخ میں مثل چکی کے چلائی جائینگی۔ (باقی)

متفرقات

مولوی عبداللہ ثانی نے اپنے خلاف ایک رسالے کی طباعت و اشاعت کی بنا پر ہتک عزت کا جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ اس میں ملزم تو پہلے ہی معذرت کر کے نکل چکے تھے۔ باقی ملزموں میں سے دو کو رسالے کی طباعت اور اشاعت میں شریک ہونے کی وجہ سے جرمانہ ہوا۔ اس کے سوا چند ملزم بوجہ عدم ثبوت شرکت بری کئے گئے۔ عدالت نے مولوی عبداللہ ثانی کو اس الزام سے جو ان پر لگایا گیا تھا بری قرار دیا۔

عملہ اہلحدیث مولوی صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

تقریب نکاح میرے نواسہ خاں عیلی غزنوی کا نکاح مولوی محمد صاحب مرحوم دہلوی کی دختر سے ہوا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے باعث برکت کرے۔ (مولوی عبدالتواب غزنوی علیگڑھی از دہلی)

عملہ اہلحدیث بھی اس تقریب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مسجد اہلحدیث لائل پور کی تعمیر کے لئے وصول شدہ چندہ کی اطلاع اہلحدیث یکم مئی سن رواں میں دی جاچکی ہے۔ اس کے بعد مبلغ ما ضیعہ (۱۴۵-۲-۹) مزید وصول ہوئے ہیں۔ میزان کل رقم مع سابقہ ۴۲۳-۶-۹ روپے۔

اس جگہ مسجد اہلحدیث کی اشد ضرورت ہے۔ احباب کرام اس کار خیر میں شرکت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ راقم عبدالواحد ناظم انجمن اہلحدیث لائل پور)

نماز تراویح کے لئے کسی مسجد یا کسی صاحب ذوق کو گھر پر قرآن سننے کے لئے قاری حافظ کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط وکتابت کریں۔

حافظ سید عبدالغفار رضوی معرفت سید احمد حسین صاحب رضوی مترجم چیف کورٹ لکھنؤ)

مولوی عبدالمجید بھوانی پوری ریاست کپورتھلہ جہاں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (قاضی منظور حسین بازار ٹوکریاں امرتسر)

دعائے صحت میں دو ہفتے سے بعارضہ بخار بیمار رہوں۔ ناظرین میرے لئے دعائے صحت کریں۔ (مولوی محمد امین مدرس گھمن ضلع گورداسپور حالوارد رحمت آباد۔ ضلع امرتسر)

اخبار جاری کرا دیں کوئی صاحب خیر ایک سال کے لئے میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ راقم محمد مسیح الزماں محلہ تکیہ نیا تالاب ڈمراؤں ضلع آرہ

مولوی عبدالرحمٰن صاحب رانے والوی کی مرسلہ رقم مبلغ آٹھ روپے ان کی تحریر کے مطابق حسب ذیل مدات میں تقسیم کی گئی :۔ مدرسہ مکہ مکرمہ

ملکی مطلع

ملک میں شورش

اس ہفتے لوگوں کی توجہ غیر ملکی حالات کی نسبت اپنے ملک میں پیدا شدہ شورش پر زیادہ مبذول رہی۔ کانگرسی رہنماؤں کی گرفتاری کے بعد بڑے بڑے شہروں میں بمبئی، پونا، احمد آباد، مدراس، کلکتہ، ڈھاکہ اور الہ آباد وغیرہ میں شوریدہ سر لوگوں نے مختلف قسم کی خلاف قانون حرکات کا ارتکاب کیا۔ مثلاً بعض جگہ ریلوے لائن اکھاڑ دی گئی اور تار و ٹیلیفون کے سلسلہ کو نقصان پہنچایا گیا۔ تاکہ گاڑیوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو۔ بعض جگہ سرکاری عمارتوں (ڈاک خانوں اور بنکوں وغیرہ) کو لوٹنے اور آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ بعض شہروں میں ٹراموے اور ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر پتھر پھینکے گئے۔ اور یہ شکایت تو عموماً سنی گئی کہ سرکاری لیٹر بکسوں میں پڑی ہوئی چٹھیوں کو جلا دیا گیا۔ ان دنوں میں ملک کے تمام شہروں اور قصبوں میں غیر مکمل سی ہڑتال بھی رہی۔ جو بعض مقامات میں آج ۱۴۔ اگست تک جاری ہے۔ مذکورہ بالا امن سوز کارروائیوں کے پیش نظر حکومت کی طرف سے بھی سخت انتظام کیا گیا۔ چنانچہ کانگرس خلاف قانون جماعت قرار دی گئی۔ بعض رقبوں میں پولیس اور فوج متعین کی گئی۔ اس کے علاوہ دفعہ ۱۴۴ اور کرنیو آرڈر نافذ کیا گیا۔ جس کی رو سے جلسوں اور جلوسوں پر پابندی عائد کی گئی اور کسی جگہ پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کا اکٹھا ہونا ممنوع قرار دیا گیا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے جلسوں اور جلوسوں پر حسب ضرورت طاقت کا استعمال کیا گیا۔ یعنی ان کو اشک آور گیس اور لاٹھی چارج وغیرہ کے ذریعے روکنے کی کوشش کی گئی۔ بعض خاص حالات میں گولی بھی چلائی گئی جبکہ مشتعل ہجوم نے پولیس اور سرکاری افسروں پر حملہ کیا یا سرکاری جائدادوں کو آگ لگانے یا لوٹ لینے کی کوشش کی۔ اس کش مکش میں کئی جگہ فریقین کے آدمی ہلاک یا مجروح ہوگئے انا للہ! یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق اب اکثر فساد زدہ شہروں میں صورت حالات بہتر ہو رہی ہے۔ دوکانیں کھل رہی ہیں اور کاروبار شروع ہو گیا ہے۔

اس قسم کی خلاف قانون سرگرمیاں کانگرس کے پروگرام سے یقیناً خارج ہیں۔ گاندھی جی جو موجودہ تحریک نافرمانی کے قائد ہیں۔ ہمیشہ عدم تشدد کی تلقین کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کو کانگرس کے نادان دوست کہنا چاہئے جنکی امن شکن کارروائیوں سے ملک میں تباہی پھیل گئی۔ اور خود کانگرس کو اس قدر ناقابل تلافی نقصان پہنچا کہ وہ حکومت کے نزدیک خلاف قانون جماعت قرار پائی۔

رفتار جنگ

روس سے لندن میں جو تازہ اطلاعات آئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے جرمنوں کو سٹالن گراڈ سے کافی دور روک رکھا ہے۔ اور سرتفقاز کے محاذ پر دشمن کی پیشقدمی کی رفتار مدھم پڑ گئی ہے اب جرمنوں نے کوٹل نیکو نو سے ہٹ کر استراخان کی طرف پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ جنگ کی مزید صورت حالات معاصر "پرتاپ" کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"برطانیہ کی ایک بندرگاہ میں امریکن فوجوں کی آمد سے روس میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے اور اس سے روسیوں کو دوسرے محاذ کے لئے پہلے کی نسبت زیادہ امکانات نظر آ رہے ہیں ایک روسی اخبار کا بیان ہے کہ اگر مغربی یورپ میں اتحادی فوجوں نے حملہ کر دیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یورپ میں ہٹلر کے خلاف آگ بھڑک اٹھے گی۔ اور جرمنوں پر ضربیں لگنی شروع ہو جائیں گی۔

ہٹلر آج اپنی فتوحات پر کتنا ہی ناز کرے لیکن اس حقیقت سے کوئی شخص جو یورپ کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے۔ انکار نہیں کر سکتا کہ مقبوضہ ممالک میں اندر ہی اندر زبردست بے چینی کی آگ سلگ رہی ہے۔ ناروے۔ بلجیم ہالینڈ۔ فرانس۔ یوگوسلاویہ۔ رومانیہ اور یونان وغیرہ جیسے ممالک جنہوں نے سینکڑوں سال آزادی کی فضا میں پرورش پائی ہو۔ ہٹلر کے آہنی پنجے کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ڈکٹیٹر شپ کے ماتحت غلامی نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان ممالک کا کچومر نکال دیا ہے۔ یہ ممالک تو موقعہ کی تاڑ میں ہیں۔ کہ کہیں ہٹلر کے پاؤں ڈگمگائیں۔ اور وہ اس کے خلاف اپنی گہری نفرت کا اظہار مسلح بغاوت کی صورت میں کر سکیں اس وقت بھی ان ممالک میں سے کئی ایک میں گوریلا جنگ جاری ہے۔ ہٹلر نے ان ممالک کے ہزاروں، لاکھوں اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مگر ان کے جذبہ وطنیت میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ اس لئے روسی اخبار کا یہ بیان بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اگر ان ممالک کو پتہ لگ جائے کہ مغربی یورپ پر اتحادی لشکر کشی کرنے والے ہیں تو ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے۔ اور ہٹلر کے لئے یورپ بھر میں ایک بھاری مصیبت کھڑی ہو جائے۔

وشی کا وزیر اعظم لاول ہٹلر کی زبردست حمایت کر رہا ہے۔ اور اس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وشی گورنمنٹ کو دوسرے محاذ میں بھاری خطرہ نظر آ رہا ہے اور اس نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے محاذ کا ذکر نہ کرے۔ کیونکہ اس سے عوام میں دہشت

پہنچ جائے۔ لندن پہنچ جاتا ہے۔ کہ اگر دوسرا محاذ قائم ہوگیا۔ فرانس کی حکومت خطرے میں پڑجائیگی اور ہٹلر کی حمایت دھری کی دھری رہ جائیگی۔

چین میں جاپان کی پیشقدمی کی رفتار بہت دھیمی پڑگئی ہے۔ اس وقت ریلوے ترائی شنگھائی تا ئینگ ریلوے پر قبضہ کے لئے ہو رہی ہے۔ جاپانی اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر اس ریلوے کے جنوبی حصے پر ان کا قبضہ ہوگیا۔ تو وہ اپنی شمال مشرقی مہم کیلئے شنگھائی سے سامان جنگ اور فوجیں لا سکتے ہیں۔ اگر جاپانیوں کی یہ مہم کامیاب ہوگئی۔ تو چین کا جنوب مشرقی حصہ جو ابھی تک جاپانیوں کی زد سے بچا ہوا ہے۔ سخت خطرہ میں پڑ جائیگا چینیوں کی ہوائی طاقت کمزور ہے۔ اگر ان کے پاس ہوائی جہازوں کی تعداد زیادہ ہوتی تو وہ جاپانیوں کی اس مہم کا زبردست مقابلہ کرنے میں کب کے کامیاب ہوگئے ہوتے۔ مگر ہوائی جہازوں کی کمی ان کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی رہی اب چونکہ امریکہ سے کافی ہوائی کمک پہنچ گئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ شاید جلد ہی جنگ کا پانسہ پلٹ جائے۔

جنوبی روس میں اس وقت حالات بہت تشویشناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ روسی فوجیں چرسک کے رقبہ سے جو کاکیشیا کی پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ جرمنوں کی زبردست کوشش ہے کہ خواہ کتنا بھاری نقصان جان ہو۔ سامان جنگ کی کتنی زبردست تباہی ہو۔ ایک دفعہ کاکیشیا پر قبضہ ہوجائے۔ بحیرہ اسود سے بحیرہ کیسپین تک کاکیشیا ۷۰۰ میل لمبا پھیلا ہوا ہے۔ اس میں یورپ بھر میں سب سے اونچا پہاڑ البرز واقع ہے۔ جس کی اونچائی ۱۸۵۶۰ فٹ ہے۔ ساحلوں کے ساتھ ساتھ دونوں طرف تنگ سے میدانی علاقے ہیں۔ اس کے علاوہ اس پہاڑ میں کوئی اہم درہ نہیں۔ صرف ان پہاڑیوں سے جن کی اونچائی کم ہے۔ دو سڑکیں جاتی ہیں۔ یہ تقریباً ۱۳۰ میل لمبی ہے۔ ہٹلر کی یہ کوشش ہے کہ وہ کوہ قاف کو پار کرکے کسی طرح باکو کے تیل کے چشموں تک پہنچ جائے۔ کوہ قاف میں دو چھوٹے چھوٹے درے ہیں۔ مگر ان دروں میں سے ہٹلر کے لئے اپنی فوجیں گزارنا سخت مشکل ہوگا۔ اس سارے علاقے میں باکو کے علاوہ اور بھی کئی مقامات میں تیل کے چشمے ہیں۔ لیکن باکو سے جتنا تیل نکلتا ہے۔ اتنا کسی اور جگہ سے نہیں۔ میکسپ، کروسینڈ وغیرہ شہروں کے نزدیک بھی بھاری مقدار میں تیل نکلتا ہے۔"

(پرتاپ لاہور ۱۷۔ اگست ۱۹۴۲ء [illegible])

واقعات جنگ پر ہفتہ وار تبصرہ

(۷۔ اگست سے ۱۳۔ اگست تک)

بحرالکاہل میں جاپانیوں کے خلاف جارحانہ اقدامات۔ سائبیریا کی سرحد پر جاپانی فوجوں کا اجتماع۔ چین میں جاپانی فوجوں کی مزید شکستیں۔ قفقاز میں تین کے علاقے میں گھمسان کی جنگ۔ دریائے ڈان کے محاذ پر جرمنوں پر جوابی حملے۔ جرمنی پر برطانوی ہوائی جہازوں کی بمباریاں۔

شمالی اور جنوبی بحرالکاہل میں جاپانیوں کے خلاف امریکہ نے جارحانہ اقدامات کا سلسلہ شروع کرکے دنیا کی توجہ کو کسی حد تک روس سے مشرق بعید کی طرف منتقل کرلیا ہے۔ آسٹریلیا کے شمال میں جاپانیوں نے جزیرہ سالومن (سلیمان) پر قبضہ کر رکھا تھا۔ وہ اسے آسٹریلیا پر حملہ کرنے کے لئے اڈے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے شمالی بحرالکاہل میں جزائر آلیوشن میں سے ایک جزیرہ کس کا پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس طرح امریکہ سے روس کو سامان جنگ بھیجنے کا یہ راستہ مخدوش ہوگیا تھا۔ جزیرہ کس کا پر امریکن ہوائی طاقت نے ۲۲ جولائی کو حملے شروع کئے تھے۔ مگر ان حملوں کی مختصر سی تفصیل ہفتہ زیر تبصرہ میں ظاہر کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۲ جولائی سے اب تک ۵ بڑے حملے جاپانیوں کے اس اڈے پر کئے گئے چار ہوائی جہازوں نے کئے تھے۔ اور جاپانی چھاؤنی میں تباہی اور بربادی پھیلا کر دی تھی۔ اس کے بعد پانچواں حملہ امریکن جہازوں [illegible] نے کیا اور جاپانیوں کو شدید نقصان پہنچانے کے بعد سلامتی کے ساتھ واپس آگئے۔

جزیرہ سالومن پر حملہ

جنوبی بحرالکاہل میں جزیرہ سالومن پر امریکن فوجیں باقاعدہ طور پر اتری ہیں۔ اس اقدام کی تفصیل ابھی تک موصول نہیں ہوئی۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ جزیرہ کی جاپانی فوجوں کی شدید مزاحمت کے باوجود امریکن فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں گذشتہ چند روز سے اس جزیرے میں بھی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ امریکہ نے ایک سرکاری اعلان میں اس اقدام کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ بحرالکاہل میں اب تک امریکن طاقتوں نے جو اقدامات کئے تھے وہ مدافعانہ نوعیت کے تھے۔ یعنی محض اپنے بچاؤ کی خاطر تھے جزیرہ سالومن پر حملہ بحرالکاہل میں امریکہ کا پہلا جارحانہ اقدام ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ یہ جزیرہ جاپانیوں سے چھین کر اتحادیوں کے جنگی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حملے کے دوررس نتائج حاصل ہونے سے قبل کافی نقصانات ہونے کا امکان ہے۔

جرمنی پر ہوائی حملے

مغربی جرمنی اور شمالی فرانس پر برطانیہ سے ہوائی حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس ہفتے میں زبردست حملے روز نابرگ پر ہوا۔ جو ریلوے کا مرکز اور [illegible] اڈہ ہے۔ برطانیہ کی ہوائی فوج کے سپہ سالار نے باری باری جرمنی کے شہروں پر حملے کرنے کا جو اعلان

موميائی

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران ہند

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) ۶؍۔ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر [illegible] مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم بھیجی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب مولوی سراج الدین صاحب چودھ پور۔ جو مومیائی منگوائی تھی دو شخصوں نے کھائی واقعی نہایت کافی معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے موجد کو اور اس کے اشاعت کنندہ کو جزائے خیر دے۔ ۴ چھٹانک اور بھیجیں۔" ۱۷ جولائی ۱۹۴۲ء

جناب مولوی حافظ اسماعیل صاحب [illegible] میں بہت بار آپ کے ہاں سے مومیائی منگوا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک جلد از جلد روانہ فرمائیں۔

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد [illegible] پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

آنکھیں بڑی ہی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے جب شکایت ہوتی ہے۔ تو ادھر ادھر کی [illegible] دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں صحت میں جینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ [illegible] دن علاج بدل دیا جاتا ہے۔ جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ہیرے کا سرمہ بطور نمونہ صرف ڈاک بھیج کر منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ ۱۵ دن نمونہ استعمال کرنے سے سرمہ کی خوبیاں بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔ پھر شیشہ منگوا کر صحت حاصل کیجئے۔ اندازاً چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید بچے موتیوں و ہیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قیمت اوسط قسم بھورا ہیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر ولاثانی دوائیں ہیں۔

پتہ:۔ ڈاکٹر ابو نعیم نبی محمد خان۔ نیو فارمیسی سنبھلی دروازہ۔ شہر مراد آباد

کلیات احسانی

اگر آپ قدیم طب یونانی کے اصول و قواعد سے روشناسی چاہتے ہیں۔ اس کے دلچسپ علمی مسائل سے واقفیت کے خواہشمند ہیں۔ صحت و مرض۔ بول و براز۔ نبض و قارورہ کی مکمل تحقیق کے خواہاں ہیں تو کتاب [illegible] منگوائیں۔ قیمت [illegible] جلد [illegible] مجلد [illegible] ڈاک [illegible] پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

امام ابن تیمیہ کی تصانیف کے اردو تراجم

ولی اللہ — اس رسالہ میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنوں مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۸؍

قوالی — ترجمہ رسالہ "السماع والرقص" امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸؍

تفسیر آیہ کریمہ — یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ نفیس نکات بیان کرکے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ قیمت ۱۲؍

ائمہ اسلام — اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ قیمت ۱۲؍

الوصیۃ الکبریٰ — فرقہ ناجیہ اہلسنت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ الصغریٰ — (مع متن عربی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت [illegible]

تفسیر سورہ فلق والناس — آیہ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ تا بلدیہ ہے۔ متن عربی۔ قیمت ۹؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر سورہ اخلاص جس میں مادہ پرستی اور تثلیث [illegible] جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ [illegible] صاحبان کے لئے ایک تیغ برہنہ [illegible] ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت [illegible]

تفسیر سورۃ الکوثر ترجمہ از مولانا عبد المنان نیچ آبادی۔ قیمت [illegible]

[illegible] القبور (مع متن عربی) قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔ قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹ر

کتاب الوسیلہ اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں۔ بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پُر جوش [illegible] شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت [illegible] ایضاً قسم دوم [illegible]

الفرقان [illegible] اولیاء الشیطان

کتاب و سنت کے حوالجات پیش کرکے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

[illegible] [illegible] میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے اور کہاں رہتے تھے۔ ان کا حال۔ قیمت ۱۰ر

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، [illegible] الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب

میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲ر

[illegible] الوثقٰی ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی منوں [illegible] شفاعت دعا [illegible] تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

[illegible] رسل نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ [illegible] علیہ وسلم جیسا سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ قیمت [illegible]

[illegible] امام ابن تیمیہ [illegible] غلام رسول مہر [illegible] ایڈیٹر اخبار انقلاب لاہور۔ امام صاحب کی

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگدار۔ سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم۔ رجسٹر اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

مکمل سوانحعمری اعلےٰ پیرائے میں تحریر کی ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

اسوہ حسنہ شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم رحہ کی مشہور کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی۔ معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت اٹھائی روپے [illegible]

اسلامی تصوف از علامہ ابن تیمیہ [illegible] تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی گئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سے تصوف سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

[illegible] النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل کیجا [illegible] کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

فتویٰ [illegible] [illegible] ایک اہم مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند جلی عنوان حسب ذیل ہیں:۔ (۱) قبور کے پاس دعا۔ (۲) روضہ اطہر کے آداب۔ (۳) توسل کا طریقہ۔ (۴) بت پرستی۔ (۵) شیخ عبد القادر جیلانی رحہ کا [illegible] (۶) قبر کے واسطہ سے دعا۔ (۷) استجابت دعا کے اوقات و مقامات وغیرہ۔ قیمت ۶ر

[illegible] اختلاف الامت امام صاحب نے اختلافی مسائل کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے۔ جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۔۔۔
ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے



اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مدیر درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

مقام اشاعت امرتسر چوک گرو بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۳۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر | ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۴۲ء | یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

بچہ کا جذبہ

(از مولوی محمد عبدالحی صاحب کمتر خطیب مسجد اہل حدیث چیتاپور، گلبرگہ)

میں پڑھ کہ مدرسہ میں باطل کو مٹا دونگا
تکبیر کا نعرہ میں دنیا کو سُنا دُوں گا
یاں جسکو دیکھتا ہوں ہے راہِ ضلالت پر
دنیا پہ تھی ہمارے اسلام کی حکومت
چھوٹا ہوں مگر مجھ میں ہے قوتِ ایمانی
چند دن میں بڑا ہوکر پھر دیکھ لینا مجھ کو
اللہ کے سوا جو غیروں کو پوجتے ہیں
تقلید کے پھندوں میں ہرگز نہ پڑونگا میں

پھر خوفِ خدا دل میں ہراک کے بٹھا دونگا
جو لوگ ہیں غفلت میں اُن کو میں جگا دونگا
توحید کا میں کلمہ ہراک کو پڑھا دونگا
اسلام کی میں تابع دنیا کو بنا دونگا
اللہ کے غضب سے میں سب کو ڈرا دونگا
ایمان کا میں جذبہ تم سب کو دکھا دونگا
توحید کا میں سکہ ہر دل پہ جما دونگا
طاعتِ محمد کا ڈنکا میں بجا دونگا

پُرجوش غزل یارو کمتر کی سُنو دل سے،
جلسہ میں کھڑا ہوکر میں سب کو سُنا دونگا

انتخاب الاخبار

(۲۴۰ اگست تک)

—— لندن کی اطلاع مظہر ہے کہ اس ہفتے مسٹر چرچل وزیراعظم انگلستان نے روس میں جاکر موسیو اسٹالن سے ملاقات کی۔ آپ چار روز تک وہاں مقیم رہے۔ اس ملاقات میں [illegible] کے ساتھ ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول اور ایک برطانوی مدبر [illegible] موسیو اسٹالن کے علاوہ دو اور نمائندے شریک ہوئے۔ ایک امریکن نمائندہ بھی صدر روز ویلٹ کی طرف سے شامل ہوا۔ اس کانفرنس میں اہم معاملات پر غور کیا گیا۔ اسی سفر میں مسٹر چرچل نے مصری محاذ کا معائنہ بھی کیا۔

—— لندن ۱۹۔ اگست کی اطلاع آئی ہے کہ برطانوی بری فضائی اور بحری افواج کا ایک دستہ مقبوضہ فرانس کے ساحل پر اتارا گیا۔ ان میں امریکن اور آزاد فرانس کے سپاہی بھی تھے۔ اس دستہ نے جرمنی کی چھ توپوں اور گولہ بارود کے ذخائر کو برباد کر دیا۔ اور قریباً دو سو جرمن طیاروں کو تباہ یا ناقابل مرمت کر دیا۔ اس حملہ میں برطانوی ٹینکوں نے بھی حصہ لیا۔ یہ چھاپہ مار دستہ ہوائی جہازوں کی امداد سے بحری جہازوں میں سوار ہو کر گیا تھا اسی طرح واپس آگیا۔

—— مجلس احرار اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس جولاہور میں ۱۶۔ اگست کو ہوا۔ اس میں یہ قرارداد پاس کی گئی کہ احرار کانگرس کی موجودہ تحریک میں کوئی حصہ نہ لیں۔ اپنی ساری کوشش اندرونی امن امان قائم رکھنے میں صرف کریں۔

—— امسال پنجاب میں کثرت باراں کی وجہ سے قریباً تمام دریاؤں میں طغیانی آگئی۔ جس سے کئی دیہات کو نقصان پہنچا۔ اور کئی ایک مقامات پر ریلوے لائن بہ گئی۔ جس سے گاڑیوں کی آمد و رفت رک گئی۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے راوی کا سیلاب ایک ہزار مربع میل سے زیادہ رقبہ میں پھیل چکا ہے۔ ضلع لاہور، ضلع شیخوپورہ اور ضلع منٹگمری کے دیہات کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب کا پانی شہر لاہور میں شاہی مسجد تک پہنچ گیا ہے۔

—— مدراس، بہار، سی پی اور یو پی وغیرہ صوبوں کے سرکاری اعلانوں سے معلوم ہوا ہے کہ مختلف مقامات پر بلوائیوں نے سرکاری عمارتوں کو آگ لگائی یا نقصان پہنچایا۔ بعض جگہ سرکاری افسروں کو قتل یا زخمی کر دیا۔ سرکار کو بھی مجبوراً گولی چلانی پڑی۔ جس سے کچھ بلوائی ہلاک یا مجروح ہوگئے۔ بعض جگہ خلاف قانون مجمعوں کو اشک آور گیس یا لاٹھی چارج کے ذریعہ سے منتشر کیا گیا۔

—— پنجاب میں سرکردہ کانگرسی لیڈروں کی گرفتاریوں اور نظربندیوں کا سلسلہ شروع ہے۔

—— چنکنگ کی اطلاع ہے کہ کیا نگستان کی ریلوے لائن پر چینی فوج کا مکمل قبضہ ہوگیا ہے اور دوسرے ریلوے مرکزوں کی طرف پیشقدمی جاری ہے۔

—— ماسکو کی اطلاع ہے کہ گزشتہ تین ماہ کی جنگ میں دس لاکھ جرمن ہلاک مجروح اور گرفتار ہوئے ہیں۔ ان میں سے ساڑھے چار لاکھ مارے گئے۔

—— مولانا حسین احمد دیوبندی کی سزائے قید اپیل کرنے سے ۱۸ ماہ کی بجائے چھ ماہ بلا مشقت رہ گئی ہے۔

—— ہندوؤں کے پر زور مطالبہ پر حکومت پنجاب نے یکم ستمبر سے ۴ ستمبر تک روشنی پر پابندی عائد کرنے کے احکام واپس لے لئے ہیں۔ ۴ ستمبر کو جنم اشٹمی یعنی کرشن جی کا یوم پیدائش ہے۔

—— ہندو مہا سبھا کے نائب صدر ڈاکٹر نائیڈو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سبھا ہر اُس تحریک کی مخالفت کرے گی۔ جس کا مقصد ہندوستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہوگا۔

مضامین آمدہ | از قاضی محمد اکبر صاحب۔ مولوی عبدالغنی صاحب۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیق۔ محمد ایوب خطیب۔ مولوی عبدالصمد صاحب مبارکپوری

حساب دوستاں

ماہ ستمبر میں حسب ذیل نمبروں کی قیمت اخبار ختم ہو جائے گی امید ہے جملہ صاحبان ۳۰ ستمبر تک اپنی اپنی قیمت اخبار طلبی میعاد یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں ارسال کردیں ورنہ یکم اکتوبر کو وی پی بھیجے جائیں گے غریب فنڈ والے سائلین نئے واسطے بھیج دیں تو نئے سرے سے نمبروار اخبار جاری کیا جائیگا مہلت یافتگان کی قیمت بذریعہ منی آرڈر اگر وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کردیا جائے گا۔

۲۵۳ - ۳۹۰۴ - ۵۹۲۳ - ۷۱۵۲ -
۷۱۶۱ - ۸۵۳۱ - ۸۷۳۵ - ۹۱۴۵م - ۹۲۵۴ -
۹۲۹۸م - ۹۵۱۳م - ۹۸۹۹ - ۱۰۰۱۸ -
۱۰۱۳۸ - ۱۰۱۴۸م - ۱۰۵۵۵غ - ۱۰۵۸۹ -
۱۰۷۲۶ - ۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۶م - ۱۱۲۳۳م -
۱۱۳۴۲ - ۱۱۵۳۵ - ۱۱۶۱۰ - ۱۱۶۳۸م -
۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۰۰غ - ۱۱۸۴۸غ - ۱۱۸۷۷ -
۱۱۸۸۲ - ۱۲۰۲۶ - ۱۲۰۸۲غ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۱۲۷ -
۱۲۱۲۸غ - ۱۲۱۸۸ - ۱۲۱۹۶ - ۱۲۳۳۷ -
۱۲۴۰۸ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۷۲ - ۱۲۵۰۰غ -
۱۲۵۷۵م - ۱۲۵۸۰ - ۱۲۵۸۴ - ۱۲۵۸۵ -
۱۲۵۸۶ - ۱۲۵۸۷ - ۱۲۵۹۰ - ۱۲۶۲۲ -
۱۲۷۰۱م - ۱۲۷۰۹غ - ۱۲۷۱۰م - ۱۲۷۱۵م - ۱۲۷۲۷ -
۱۲۷۴۲م - ۱۲۷۴۵م - ۱۲۷۴۸ - ۱۲۸۵۳م -
۱۲۸۶۵م - ۱۲۸۶۶م - ۱۲۸۷۲م - ۱۲۸۷۷ -
۱۲۸۸۶ - ۱۲۸۸۸ - ۱۲۸۸۹ - ۱۲۸۹۷ -
۱۲۸۹۱ - ۱۲۸۹۳ - ۱۲۸۹۴غ - ۱۲۸۹۵ -
۱۲۸۹۶غ - ۱۲۸۹۷ - ۱۲۹۴۱ - ۱۲۹۶۲ -
۱۲۹۶۵ - ۱۲۹۶۶ -

نوٹ | مہلت ختم کا نشان م اور غریب فنڈ کا غ ہے

آمدہ بزم توحید | مولانا عبدالمالک صاحب۔ ابن شیخ میراں صاحب۔ مولانا عبدالحق مرحوم کے ورثا کی طرف سے۔ عبدالحق صاحب ایم۔اے عبدالحق صاحب ساکن پیرنام پٹ ضلع نارتھ آرکاٹ علاقہ مدراس [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴- شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

مروجہ مسیحی مذہب کا ذریعہ نجات

ہم اس امر میں عیسائیوں کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ اپنے پسندیدہ مذہب کی تصویر صحیح لفظوں میں بیان کر دیتے ہیں۔ کوئی مخالف اگر اس تصویر مذہب کو شائع کرے تو محل اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ارباب مذہب اس کو خود ہی بیان کر دیں تو اس کی صحت نقل میں کچھ شبہ نہیں رہتا۔ چنانچہ مسیحی رسالہ "المائدہ" نے مسیحی مذہب کا ذریعہ نجات مسیح کی صلیبی موت بتایا ہے۔ جسے ہم اسی کے الفاظ میں پیش کر کے اس پر تنقید کرتے ہیں۔ "المائدہ" کے قابل مضمون نگار نے تاریخی واقعات میں بتایا ہے کہ پرانے زمانے میں صلیبی موت ذلت کی موت سمجھی جاتی تھی۔ پھر اس پر سوال کیا ہے کہ مسیح نے یہ ذلیل موت کیوں اختیار کی۔ پھر اس کا جواب دیا ہے۔ ہم سوال و جواب کے سارے الفاظ ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں:-

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اندریں حالات خداوند نے ایسی حقیر موت کو کیوں قبول کیا۔ اس کا جواب اگرچہ زمانہ بزمانہ متفکرین نے دیا ہے۔ تاہم جتنے جوابات بھی دیئے گئے ہیں وہ اتنے تسلی بخش نہیں جتنا کہ خود خداوند× کے ارشادات اور اقوال سے مترشح ہوتا ہے۔ خداوند نے لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ تکمیل جبر کا وہ ان کے لئے متمنی تھا وہ کامل محبت تھی جس کا فیضان بلا امتیاز نیک و بد سب کے لئے عام تھا۔ خداوند اپنی قربانی سے ایسی شخصیتیں معرض وجود میں لانا چاہتا تھا جو محض مصائب کی برداشت کرنے اور خدمت کرنے سے وہ قوت حاصل کر سکیں اور غالب آئیں جو خداوند کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی آمد صرف اس لئے تھی کہ وہ خدمت کرے اور اپنی جان کو سب کے لئے فدیہ میں دے (متی ۲۰/۲۸)" (المائدہ لاہور بابت جون ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | اس جواب کا پورا مطلب مجیب صاحب ہی سمجھے ہونگے۔ ہم تو یہ سمجھے ہیں کہ مسیح نے صلیبی موت کو جو بقول نامہ نگار صاحب ذلت کی موت ہے اس لئے اختیار کیا کہ سب کو اس کا فیض پہنچے اور سب کے سب انسان اس سے حصہ پائیں۔ اسی لئے آپ نے انجیل متی کے حوالے سے لکھا ہے کہ "اپنی جان کو سب کے لئے فدیہ میں دے"۔ حالانکہ امریکن اور برٹش دونوں بائیبلوں میں "سب" کا لفظ نہیں۔ "بہتیروں" کا لفظ ہے۔ یعنی فقرہ مذکور یوں ہے کہ

"اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے۔" (بائیبل مطبوعہ امریکن پریس لدھیانہ سنہ ۱۸۸۴ء نیز بائیبل شائع کردہ بائیبل سوسائٹی مطبوعہ انارکلی لاہور سنہ ۱۹۱۶ء)

معلوم نہیں نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحب المائدہ نے اس تبدیلی میں کیا فائدہ سوچا ہے۔ آگے چل کر اصل مضمون یوں شروع ہوتا ہے:-

"**انسانی شعور اور صلیب** | خداوند کی شخصیت کے ذریعے جس کا انکشاف اس کے اقوال سے ہوتا ہے ہم پر یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ صلیب انسانی شعور کی تاریکی کو خدا کی قربت سے منور کرتی ہے۔ اور صلیب کو اگر مسیح کی نسبت سے دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہماری انسانی شعور کی تاریکی کا کفارہ ہے اور تاریکی کو نور میں تبدیل کرتی ہے اور اس کی شخصیت میں صلیب ہمارے شعور کو ایک نئے روحانی نظام میں ڈھالتی نظر آتی ہے۔ جس میں تخیل جمال الٰہی سے مستفیض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے ذات خداوندی کا کلی عرفان ہو جاتا ہے اور خواہش نفس انسانی کو خدا کی صورت پر تبدیل کر دیتی ہے کیونکہ وہ یک جہتی سے اس کے لئے کوشاں ہوتی ہے اور یہاں ارادہ خدا کے مقصد کو پورا کرتا ہے کیونکہ اس کی غایت مقصد الٰہی ہو جاتی ہے۔ فی الحقیقت خداوند کی شخصیت سے اس کی صلیب کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ انسانیت کے لئے خدا کا بلندترین مکاشفہ ہے۔" (المائدہ تاریخ مذکور)

اہلحدیث | مثل مشہور:-

پیرمن خس است و اعتقاد من بس است

سے قطع نظر کی جائے تو صلیبی موت میں بجائے نور کے سراسر ظلمت نظر آتی ہے۔ ...

(اولاً) اس لئے کہ اگر یہ موت روشنی اور نجات

× مسیح کو کہتے ہیں۔ (اہلحدیث)

کا ذریعہ ہوتی تو انبیاء سابقین اور ان کی امتوں کو اس سے کیوں محروم رکھا جاتا۔ ان کے الہاموں میں تو کیا ان کے خوابوں میں بھی یہ ذریعہ نجات نہیں آیا ہوگا۔

(ثانیاً) یہ کیا عدل وانصاف ہے کہ گنہگار انسان تو ابدی جہنم کے مستحق ہوں مگر خدا کا بیٹا یسوع مسیح سب گنہگاروں کا بار اٹھا کر صلیبی موت کی تکلیف چند منٹ برداشت کرکے سب کے لئے ذریعہ نجات ہو جائے۔

(ثالثاً) اگر مسیح کی صلیبی موت کفارے کی غرض سے ہوتی تو آپ اسے بخوشی قبول کرتے۔ حالانکہ انجیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے خوشی سے جان نہیں دی۔ بلکہ سخت گھبراہٹ میں کہتے رہے اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا (انجیل متی باب ۲۷)

(رابعاً) اگر یہ صلیبی موت سب کے لئے کفارہ ہے تو مسیحی قوم میں شریک ہونے کی ضرورت کیا ہے پھر تو یہ کفارہ مثل آب وہوا کے ہوا۔ جس میں سب انسان بلکہ جملہ حیوان شریک ہیں۔ کسی قوم کے فرد یا کسی ملک کے باشندے ہوں۔

(خامساً) اگر محض مسیح کی صلیبی موت سب انسانوں کے لئے ذریعہ نجات ہے تو نیک اعمال کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی ضرورت کیا ہے۔ مقصود تو نجات ہے۔ جو مسیح کی صلیبی موت سے سب کو حاصل ہے۔ اب کسی کو برے کاموں کے نتیجہ سے ڈرایا جائیگا تو وہ جواب میں صاف کہیگا کہ ؎

واعظا خوف معاصی کا مجھے کیا معنی
جس کے بندے ہیں اسی سے ہے سروکار اپنا

قابل مضمون نگار کے مضمون کا آخری حصہ قابل دید و شنید ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اہمیت صلیب خداوند یسوع کی صلیب خدا کی کل کائنات اور مخلوقات پر مسلط ہے تصلیب خدا کی اس دائمی محبت کا نشان ہے جو اسے انسان سے ہے اور جس سے انسان کا ملاپ خدا سے دوبارہ ہوتا ہے۔ تصلیب یسوع کی زندگی اور اس کے مقصد کا فیصلہ کن فعل ہے۔ یہی خوشخبری ہے اور یہی اس کا نجات بخش فضل ہے۔ یہ ہمارے مقدس ایمان کا مقدس اعتقاد ہے۔ اور یہ دن صلیب کے پیچھے خاموشی سے غور کرنے کے دن ہیں۔ کیونکہ یسوع کی تصلیب خدا کے اس تمام مکاشفہ کا جو اس نے انسان پر وقتاً فوقتاً کیا خلاصہ ہے" (المائدہ لاہور بابت جون ۱۹۴۱ء صلہ)

اہلحدیث ہم اس قسم کی خوش اعتقادی کا کیا جواب دیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کا جواب قادیانی اخبار دیتے جو بڑے فخر وتعلی سے لکھا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تشریف آوری سے مسیح مذہب کی صلیب ٹوٹ گئی اور ان کی ترقی رک گئی اور مسیح مذہب دنیا سے فنا ہو گیا۔ مگر آج ہم رسالوں اور اخبارات میں مسیح مذہب کی تبلیغی آواز سنتے ہیں۔ تو خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ آواز خواب میں آتی ہے۔

آنچہ من شنوم بہ بیداری است یا رب یا بخواب

مسیحی مضمون کے اس حصے کا جواب پہلے دو (نمبر میں) آچکا ہے۔ ماہ جون کے بعد جولائی کے پرچے میں بھی اس مضمون کی دوسری قسط آئی ہے اس کا جواب آیندہ پرچے میں دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

مسیحی مضمون نگارو! ؎

ہاں تامل دیم ناوک فگنی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیروں سے چھنی خوب نہیں

قادیانی مشن

کسر صلیب

حضرت عیسیٰ موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کی علامتوں میں سے ایک علامت کسر الصلیب کی آئی ہے۔ یعنی حضرت ممدوح صلیب نصاریٰ کو توڑ دیں گے۔ کیسے توڑینگے۔ اسی طرح جس طرح فتح مکہ کے دن پیغمبر اسلام علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے اردگرد رکھے ہوئے بت اٹھوا دئیے۔ بلکہ تڑوا دئیے تھے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کرینگے۔ کیونکہ صلیب اسلامی تعلیم کے لحاظ سے بتوں کی طرح معبود باطل سمجھی گئی ہے۔ مضمون بالکل صاف ہے۔ مگر قادیانی کٹ حجتیوں کا جواب خدا کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو ان پر دیگر سوالات کی طرح ایک سوال یہ بھی ہوا کہ مسیح موعود کی علامتوں میں سے ایک علامت کسر الصلیب بھی آئی ہے۔ جو آپ میں نہیں پائی جاتی۔ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ کسر صلیب سے مراد صلیبی عقائد یعنی عیسائی مذہب کا ابطال ہے جو میں نے بہت اچھی طرح کر دیا۔ اس کا جواب کافی دیا گیا۔ مگر قادیانی اور حق پسندی؟ چنانچہ اخبار الفضل یکم اگست میں فخر کے طور پر لکھا ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے دلائل عقائد ہی عیسائیوں کے بنیادی عقائد الوہیت مسیح کا ابن اللہ ہونا تثلیث اور کفارہ کی تردید کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل علماء کا حیات مسیح کا عقیدہ تو الٹا ممد الی الشرک ہے" (الفضل یکم اگست ۱۹۴۱ء ص۵)

اہلحدیث قابل غور طلب بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی تصنیفات میں مسیحی عقائد کے ابطال میں جن دلائل دئیے ہیں وہ سب قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔ چنانچہ آپ کا بڑا مایہ ناز مباحثہ جو ۱۸۹۳ء میں

ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ساتھ ہوا تھا۔ اس میں آپ نے اس آیت سے استدلال کیا تھا:۔

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَ أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ط كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ[1] (پ-ع ۱۴)

سارے مباحثہ کی جان بس یہی آیت تھی۔ اگر مسیح موعود کا کام اتنا ہی تھا تو یہ کام قرآن مجید بہت پہلے کر چکا ہے۔ نزول قرآن کے بعد علماء اسلام نے اس خدمت کو بہت اچھی طرح انجام دیا۔ پھر آپ کے مسیح موعود کا طرہ امتیاز کیا ہوا؟ جس پر آپ لوگوں کو اس قدر ناز ہے۔

علماء اسلام اگر حیات مسیح کے قائل ہیں تو مرزا صاحب بھی تصنیف براہین احمدیہ کے زمانے میں باوجود ادعاء مجددیت اسی عقیدہ کے قائل تھے۔ پھر (بقول آپ کے) اس شرکیہ عقیدہ سے ان کی شان مجددیت میں کیوں فرق نہ آیا؟

اب ہم بتاتے ہیں کہ وفات مسیح کا عقیدہ ابطال کفارہ میں وہ زور نہیں رکھتا جو حیات مستمرہ[2] کا عقیدہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس عقیدہ سے مثل مشہور "نہ بانس رہے نہ بانسری بجے" صادق آتی ہے۔ جب وفات ہی نہ ہوئی تو کفارہ کیسا! ——— الفضل کا یہ اعتراض کہ انجیل حیات مستمرہ کی شہادت نہیں دیتی بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن انجیل کی صریح شہادت جس قدر قادیانی عقیدہ کے خلاف ہے اس قدر ہمارے خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ انجیل میں صاف لکھا ہے کہ مسیح نے صلیب پر چلا کر جان دی۔ (متی ۲۷؍۴۶)

بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمارا عقیدہ نصوص پر ہے۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے:

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ × وَ مَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا[3] (پ۶-ع۲)

ہمارا عقیدہ وہی ہے جو اس آیت کے ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتا ہے۔ انجیل اس کی تائید کرے یا نہ کرے۔

مگر قادیانی لوگ انجیل کی شہادت کے بھی محتاج ہیں۔ اور انجیل میں وفات مسیح کا ذکر ملتا ہے۔ جو ان کو مضر ہے اور ہمیں نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

مرزا صاحب بحیثیت مصنف

ہم اپنا عقیدہ بارہا کھلے الفاظ میں ظاہر کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی تحریرات کی بنا پر نہ مسیح موعود تھے نہ مہدی مسعود۔ اس دعوے کے اثبات میں ہم نے چالیس سال صرف کئے ہیں اور بفضلہ تعالےٰ ہم اس مقصد میں ایسے کامیاب ہوئے ہیں کہ باید و شاید۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ہم نے پبلک کے سامنے ایک جدید دعویٰ پیش کیا تھا کہ مرزا صاحب بحیثیت فن تصنیف کوئی قابل مصنف نہ تھے۔ اس موضوع پر بحث کرنے کے لئے ہم نے اتباع مرزا کو چیلنج بھی دیا اور اہلحدیث مورخہ ۲۹ مئی میں صاف لکھ دیا کہ بحث کا انتظام اگر آپ لوگ نہیں کر سکتے تو ہم خود ہی کر دیں گے۔ چنانچہ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے سیالکوٹ میں انتظام مباحثہ کا وعدہ کیا۔ جو اہلحدیث کی مذکورہ اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے جواب میں مرزائی پریس خاموش رہا صرف قادیانی رسالہ ریویو بابت جولائی نے جرأت کر کے ہمارا چیلنج منظور کیا۔ مگر اس طریق سے کہ فریقین کی تحریریں اخباروں میں چھپتی رہیں بس یہی کافی ہے۔ اس کے جواب میں ہم نے لکھا کہ ہمیں یہ طریق منظور نہیں کیونکہ یہ طول پر طویل ہو گی اور نتیجہ اگر نکلا تو بہت دور جا کر نکلے گا۔ یہ مباحثہ اسی طرح ہونا چاہئے جس طرح مرزا صاحب آنجہانی نے ۱۸۹۳ء میں عیسائیوں سے امرتسر میں کیا تھا کہ فریقین بالمقابل بیٹھ کر پرچہ نویسی کرتے تھے (اہلحدیث ۲۴ جولائی)

اب چاہئے تو یہ تھا کہ قادیان سے تسلیم کی صورت میں جواب آتا۔ کیونکہ ان کے نبی کا اسوہ حسنہ ہم نے پیش کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ آج تسلیم کی اطلاع نہیں پہنچی۔ ہاں رسالہ ریویو اور الفضل میں سلطان القلم کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ جس میں بحیثیت مصنف مرزا صاحب کی بہت کچھ مدح سرائی کی گئی ہے ہم ایسی مدح سرائیوں کو بجوئے نیرزد کا مصداق جانتے ہیں۔ ہم کسی مدح سرا یا ہزل گو کی شہادت پیش نہیں کریں گے نہ اس کو مثبت مدعا سمجھتے ہیں بلکہ ہم جو کچھ پیش کریں گے مرزا صاحب کی تصنیفات سے کریں گے۔ پس اگر ہمت ہے تو سامنے آئیے اور ہمارے دلائل سنئے! اور جواب اندرونی شہادت سے دیجئے۔ ہمارا دعویٰ پھر سن لیجئے کہ

---

[1] مسیح اللہ کے رسول تھے ان سے پہلے کئی رسول ہو گزرے ہیں۔ ان کی ماں بھی اللہ کی تابعدار بندی تھی۔ ماں بیٹا دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھو ہم ماں بیٹے کی الوہیت کے ابطال پر کیسے دلائل بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھو وہ (قائلین الوہیت مسیح) کیسے بہکے جا رہے ہیں۔

[2] حیات مستمرہ وہ ہوتی ہے جس میں موت سے فصل نہیں ہوتا۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد مسیح دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ اس کے خلاف علماء اسلام کا عقیدہ ہے کہ موت سے آپ کی حیات میں فصل واقع نہیں ہوا بلکہ مسلسل اور متصل ہے۔ پس الفضل ۲۸ جولائی ص۶ کا یہ اعتراض کہ عیسائی بھی حیات مسیح کے قائل ہیں باطل ٹھیرا۔ ۱۲ منہ

[3] یہود نے مسیح کو نہ قتل کیا نہ سولی دیا × اس کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

مرزا صاحب نہ مجدد تھے نہ مسیح موعود نہ کرشن گوپال تھے نہ مہدی مسعود اور نہ قابل مصنف ۔

ع نہ غارض نہ زلفِ دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

میلہ شاہ جہانگیر (شہر گجرات پنجاب) میں کیا دیکھا؟

از قلم ایم محمد خان سیف گوندل ناظم بزم توحید مونگ ضلع گجرات

ع آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

برادران ملت! راقم التحریر عنوان بالا کے تحت چشم دید حالات و واقعات معہ مختصر تبصرہ پیش خدمت رکھتا ہے :-

محل وقوع شہر گجرات (پنجاب) سے ایک میل مشرق کی جانب ایک مقبرہ بنام شاہ جہانگیر مشہور ہے جو بزمانہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں۔ ان کے مقبرہ پر ہر سال موسم گرما میں میلہ لگتا ہے۔ جو امسال بتاریخ ۱۸ ۶/۴۲ منعقد ہوا۔ ع

اللہ اگر زندہ رہا ہے تو زندہ رہتے
بے خوف و خطر عُرس مناتے رہتے

یوں تو شہر گجرات میں کئی میلے ہوتے ہیں۔ جن سے متعدد کے چشم دید حالات ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں گاہے بگاہے پیش کر چکا ہوں۔
آج سنئے اور میلہ کے حالات سمجھ کر نہ سنئے۔ بلکہ ایک دکھے کا اظہار درد دل سنئے۔ ع

سُنے ہونگے چمن میں سینکڑوں نالے ہزار دل کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

زائرین کی آمد اطراف و اکناف دُور و نزدیک سے زائرین میلہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ جو میلہ میں شمولیت کو باعث نجاتِ اُخروی خیال کرتے ہیں۔

مستورات کی آمد میلہ مذکور میں مستورات جوق در جوق رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر سُرمہ اور گلگونہ مل کر ستر و پردہ کو بالائے طاق رکھ کر شامل ہوتی ہیں۔ مقبرہ کی چار دیواری کے باہر جُوتے اتار کر قبر پر سجدہ میں جا گرتی ہیں۔ چومتی چاٹتی اور بغلگیر ہوتی ہیں۔ اور قبر سے خاک (خاک پاک خیال کر کے) لے کر اپنے منہ اور جسم پر ملتی ہیں۔ اور پوری آزادی (بے حیائی) سے مردوں کے پہلو بہ پہلو ٹہل ٹہل کر میلہ میں نمائش کرتی اور کراتی ہیں۔

مردوں کی آمد مرد بھی غول در غول نوع بنوع کے کپڑوں میں ملبوس ہو کر میلہ کی رونق کو دوبالا کرنے کی خاطر دُور و نزدیک سے آتے ہیں۔ اور طرح طرح کے مشرکانہ و مبتدعانہ کارہائے نمایاں بے دریغ کرتے ہیں۔ ع

روا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے

بزم زرد مست قلندراں مقبرہ کے نزدیک ہی زرد مست قلندر راکھ مالیدہ اور ایک لنگوٹی زیب تن کئے ہوئے بیس پچیس نفوس پر مشتمل دھونی رمائے بیٹھا تھا۔ جن میں سے اکثر کے دست و پا کے ناخن ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو انچ لمبے تھے۔ بغلوں کے نیچے چار چار انچ لمبے بال۔ بعضوں نے سر مونچھ کے بال چھوڑ رکھے تھے اور بعض نے ان کا بالکل اُسترے سے صفایا کرا رکھا تھا۔ گلے میں اہل ہنود کی طرح جنجو (زنار) پہن رکھے تھے۔ مگر رسولِ عربی کا کلمہ پڑھ کر دعوئے مسلمانی کرتے تھے (خدا تعالیٰ اسلام کو ایسے نادان پیروؤں سے بچائے) آمین! بھنگ و چرس کے خوب دور چلتے تھے۔ یہ بھنگ کو نوشِ جان کر کے دماں دم مست قلندر۔ دماں دم مست قلندر کہتے ہوئے ناچنے کودنے لگ جاتے۔ گھنٹہ آدھ گھنٹہ اس بیہودہ شغل میں صرف کر دیتے۔

بزم چرس و بھنگ نوشاں ایک طرف چرس و بھنگ نوشوں کی محفل گرم تھی۔ جو بڑے ذوق شوق سے نوش جان کر رہے تھے۔ مخرب اخلاق اور حیا سوز اشعار الاپتے تھے۔

بزم چنگ نوازاں ایک طرف چنگ نواز کھڑے تھے۔ جو چنگ و ستار کے ساتھ گا رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ ناچتے کودتے بھی تھے۔ ان کے گیت سراسر تعلیم اسلام کے خلاف اور شرک آلودہ تھے۔ راقم چند اشعار بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرما کر ان بدنام کنندگان اسلام کے دعوئے مسلمانی کو دیکھیں ع

(۱) اگر مجھ (محمدا) کو ملنا چاہے تو کر سجدہ بتوں کو
سب میری ہی صورت ہیں میں ہی تنہا نہ ہوں

(۲) ہندو نہ مسلمان ہوں نہ ہوں طفلِ برہمن
ہوں عشق کا بندہ دیرِ جانانہ میں ہی ہوں

(۳) مرنے کے بعد ساقی کون آئے گا پینے
مے کش کی زندگی ہے میخانہ زندگی کا

(۴) حاجی لوگ مکے وچہ جاندے
میرا پیر گھر وچہ مکہ (پنجابی)

ترجمہ :- حاجی لوگ حج کی خاطر مکہ میں جاتے ہیں۔ مگر میرا پیر میرے گھر میں حج کے لئے مکہ ہے۔

محفل پیر ایک طرف ایک پچیس سالہ نوجوان پیر بدن میں چستی۔ آنکھوں میں مستی۔ دل میں سرور۔ دماغ میں غرور۔ لمبی لمبی مونچھیں۔ ریش ندارد۔ غرضیکہ بڑی شان سے محفل آرا بن کر مرد و عورتوں کے حلقہ کے درمیان تکیہ لگائے ایک مست و رِند بنے بیٹھا تھا۔ عورتیں اور مرد آتے ہی پیر صاحب کے آگے بلا تامل اپنی جبینوں کو سجدہ میں رکھ دیتے (پیر پرستی تیرا بُرا ہو)

زائرین میلہ کا مقبرہ کے ساتھ سلوک چراغ و چہ ذکور قبر پر اپنی اپنی جبینیں جھکانا موجب نجات خیال کر کے مصروفِ کار تھے۔ قبر کے اِرد گرد چکر لگاتے۔ جب ایک چکر پورا ہو جاتا۔ تو بعد اشتیاق سجدہ میں گر پڑتے۔ اور اسی حالت میں گڑگڑا کر حاجات و استمداد طلب کرتے پانچ پانچ منٹ سجدہ سے سر ہی نہ اٹھاتے۔

سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایک پیٹی جو پاس ہی پڑی ہوئی تھی۔ اس میں حسب منشا پیسے ڈالتے۔ کوئی پتاشے، کوئی پراٹھے اور گندم کے دانے و آٹا بطور چڑھاوا چڑھاتا۔ قبر کے جنوب کی طرف گندم کے دانے ہی دانے نظر آتے۔

ایک عجیب واقعہ | ایک پندرہ سالہ نوجوان کو مجاوروں کے سامنے بصد آہ وزاری روتے ہوئے دیکھا۔ جو مجاوروں سے حلفاً کہتا تھا کہ میں نے پیٹی میں دو پیسے ڈالنے تھے۔ غلطی سے دو پیسہ کی بجائے ایک پیسہ اور ایک اٹھنی ڈال دی گئی ہے۔ خدا کے لئے مجھے آٹھ آنہ واپس دیجئے۔ مجاور کہتے تھے کہ ہم کیا جانیں کہ تم نے اٹھنی ڈالی ہے یا پیسہ۔ وہ لڑکا قبر والے کی قسمیں اور خدا کی سوگندیں کھاتا۔ روتا۔ چلاتا۔ منتیں اور خوشامدیں کرتا۔ مگر وہ سنگدل مجاور اس بے چارے کی ایک بھی نہ سنتے۔ آخر اسے دھکے دیکر حدود مقبرہ سے باہر نکال دیا گیا۔ (خوب انصاف ہے)

برادران اسلام! آج زمانہ ترقی پر ہے اور روز بروز ترقی میں کوشاں نظر آتا ہے۔ لیکن مسلمان قعر مذلت میں گرے ہوئے نظر آرہے ہیں ترقی کا نام نشان کہاں۔ ملک کے گدی نشینوں نے رسم اعراس و میلہ بازی میں ایسی قبیح و شنیع بدعات جاری کی ہیں۔ جن سے ہر قسم کے دینی و دنیاوی نقصانات اظہر من الشمس ہیں۔

بھائیو! ؎ اٹھو ورنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

معلوم نہیں ان اعراس اور میلوں کا طریقہ انہوں نے کہاں سے لیا۔ نہ تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ خلفائے راشدین نہ ائمہ عظام نہ ہی صوفیائے کرام نے کہا۔ بلکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے:-

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم۔ نہ کرنا میری قبر پہ سر کو خم تم

آپ نے امت سے یہ فرما کر جناب باری میں دعا کی

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ عِیْدًا

"اے اللہ! میری قبر کو عید نہ بنائیو"

یعنی اس پر میلہ نہ لگے۔

جب زمانہ قدیم میں ان کا وجود نہیں تھا۔ اور نہ ہی کوئی پتہ چلتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے مقلد امام بن کر دائرۂ تقلید سے نکل رہے ہیں۔ کیا اس بارے میں امام اعظم رح کا قول پیش کر سکتے ہیں (ہرگز نہیں) بلکہ فرمان نبوی ہے:-

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتُ الْقُبُوْرِ۔

لعنت فرمائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر پر جانے والی عورتوں پر۔

افسوس ہے ان کی عقل پر کہ مستورات کو عیدگاہ اور مساجد میں نماز جماعت کے واسطے مردوں کے ساتھ شامل ہو کر کھڑا ہونے سے بزور منع کرتے ہیں۔ جو حدیث سے ثابت ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ انہوں نے میلوں اور عرسوں میں شامل ہونے کے لئے مردوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو شانہ بشانہ۔ چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، نقل و حرکت کی عام اجازت دے رکھی ہے۔ یہ عورتیں بڑی شان و شوکت سے مزین ہو کر ستر و پردہ کو بالائے طاق رکھ کر گھروں سے چل کھڑی ہوتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی پوچھتا ہے نہ روکتا ہے۔ حالانکہ پردے کا حکم سب مسلمانوں میں مسلم ہے۔

اہلحدیث | کیا ارباب توحید اب بھی اس قسم کے واقعات سن کر بزم توحید قائم نہیں کریں گے اور جہاں قائم ہے وہاں کام شروع نہیں کریں گے اگر یہی سستی اور یہی لیل ونہار رہے تو ان خرابیوں کے وزر کے ذمہ دار ارباب توحید ہی ہوں گے۔ کیونکہ ہر مسلمان کو یہ حکم ہے کہ خدائی حکم گمراہوں کو پہنچائے۔

مَا عَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰکِنْ ذِکْرٰی لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ (سورہ انعام)

پس ارباب توحید پر لازم ہے کہ کمر ہمت باندھیں اور جہاں جہاں مزارات پر عرس ہوتے ہیں وہاں کے قرب و جوار کے ممبران بزم توحید مزارات پر پہنچ کر تقریری اور تحریری اشاعت کریں۔ یہ صحیح ہے کہ فی زمانہ جنگ وجدل کے اثرات ہر مذہبی کام پر غالب ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرغ باز مرغ بازی میں، بٹیر باز بٹیر بازی میں، سینما بین سینما بینی میں برابر مشغول ہیں۔ پھر کیا عاشقان توحید ہی ایسے غافل ہیں کہ جنگ کے اثرات سے مغلوب ہو کر دینی خدمت چھوڑ دیں۔ اگر یہی ہے تو حضرت امیر خسرو مرحوم کا یہ شعر سن لیجئے۔ ؎

خسروا! در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جانِ خویش را

مدرسہ ضیاء العلوم | بسرپرستی انجمن محمدیہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد چند سالوں میں غیر معمولی ترقی حاصل کر گیا۔ مدرسہ میں طلباء کی تعداد بھی کافی ہے۔ اس وقت ۵۵ لڑکے زیر تعلیم ہیں اور معلم تین ہیں۔ چونکہ یہاں کی جماعت اخراجات مدرسہ و طلبہ پورا کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی بسلسلہ سفارت مولوی محمد شفیع صاحب انصاری مئوی صدر مدرس مدرسہ ہذا مقامات ذیل کا دورہ کریں گے

بمبئی۔ دہلی۔ آگرہ۔ کان پور۔ قنوج۔ لکھنؤ۔ بنارس۔ کلکتہ۔

امید ہے کہ اصحاب خیر حضرات حتی الامکان مدرسہ وانجمن کی امداد فرما کر عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے اور عندی مشکور۔

(حاجی) عبدالرؤف سرپرست مدرسہ ضیاء العلوم وانجمن محمدیہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد

غریب فنڈ | میں کوئی خاص رقم عرصہ سے نہیں آئی۔ اصحاب کرم کو چاہئے کہ اس فنڈ کا خاص

(زر اشاعت فنڈ وصول)

فتاویٰ

س ۱۲۴} بکر کی شادی ہندہ سے ہوئی۔ جس سے چند اولاد بھی ہے۔ اب بکر ہندہ کے بھائی کی لڑکی سے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ شرعاً پھوپھی بھتیجی کا اجتماع جائز ہے یا نہیں۔ (واضح رہے کہ ہندہ زندہ ہے)

(نیاز مند۔ منظر امام از چرکنڈہ)

ج ۱۲۴} صورت مرقومہ میں نکاح ناجائز ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔ اللہ اعلم! (ارغریب فنڈ وصول)

س ۱۲۵} مسلمانوں کی ایک کاروباری جماعت جمعہ والے روز بعد ادائے فریضہ نماز جمعہ اپنی دوکانیں کھولا کرتی تھی۔ لیکن اب وہی کاروباری جماعت جمعہ والے روز تمام دن دوکانیں کھولتی اور نماز جمعہ کے وقت بھی کھلی رکھتی ہے اور جمعہ کی بجائے اتوار کو تمام دن دوکانیں بند کرتی ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ اخلاقی یا قانونی طور پر مسلمانوں کو مہینہ میں چار چھٹیاں کرنی ضروری ہوں۔ مسلمان جمعہ والے روز کی چھٹی کریں یا اتوار کی؟ نوٹ:۔ حکومت دہلی کی طرف سے ایک قانون نافذ ہونے والا ہے جس میں ہر دوکاندار کو مہینہ میں چار چھٹیاں کرنی ضروری ہونگی۔

(عبدالستار عزت دکن اسٹور صدر بازار دہلی)

ج ۱۲۵} جمعہ یا کسی اور دن کا ناغہ کرنا شرعی حکم نہیں ہے۔ دینی اور دنیاوی ضروریات کے لئے اور تعمیل حکم سرکار کے لئے مسلمانوں کو جمعہ کا ناغہ کرنا چاہئے۔ تاکہ دونوں کام ہو جائیں۔ نماز جمعہ بھی بافراغت پڑھی جائے اور دوسری ضروریات بھی پوری ہو جائیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۶} مقبول ایک خوشحال رئیس ہے۔ اور مقصود ایک خدا ترس غریب ہے۔ مقصود ازخود بپابندی بعد نماز پنجگانہ مقبول کیلئے دعائے مغفرت و توفیق نیک اعمال کی خلوص قلب سے دعا کیا کرتا ہے اور مقبول سے حسن سلوک کا دل میں متمنی رہا کرتا ہے۔ مقبول اوس کے صلے میں اگر بطور تنخواہ یا وظیفہ کچھ ماہانہ مقصود کے لئے مقرر کردے تو از روئے شرع شریف کیسا ہے۔ کیا دیگر کار خیر کی طرح مستحق ثواب ہو سکتا ہے؟ (عبداللہ انالہٰ آباد)

ج ۱۲۶} بنیت غریب پروری مقصود کو دینا جائز ہے۔ غریب کو بطور شکریہ اس کے حق میں دعا کرنے کا حکم ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

گرانی کاغذ | روز افزوں ہے۔ اس پر مزید یہ کہ کمیابی بھی ہے۔ آج کل اخباروں کی حالت مویشیوں کی طرح ہے۔ زمینداروں سے پوچھئے قحط کے ایام میں اپنے مویشیوں کو عیال سے مقدم جانتے ہیں۔ یہی حال آج کل اخبارات کا ہے۔ خصوصاً ایسے اخباروں کا جن کی اشاعت کم۔ عدالتی اشتہار بند۔ تجارتی ہمارد۔ پھر بقا کی کیا صورت؟ صرف یہ کہ بہی خواہان ترقی اشاعت پر توجہ کریں۔ اصحاب ثروت ناداروں کے نام اپنی طرف سے قیمت دیکر جاری کرائیں۔

مبشرہ عذاب عیسائی اقوام پر | اس نام کی ایک کتاب لکھنؤ سے کسی شیعہ مصنف نے شائع کی ہے۔ جس میں موجودہ جنگ کو عذاب شدید قرار دے کر عیسائیوں کو خدا کی نافرمانی سے ڈرایا ہے۔ صفحات ۴۸۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ:۔ ایس۔ ایس حیدر معرفت علی سجاد صاحب عدالت ڈسٹرکٹ جج لکھنؤ

ایک مسن بزرگ | امرتسری جماعت اہل حدیث میں سب سے مسن بزرگ مولوی طالع مند پنشنر بعمر ۹۰ سال ۲۲۔ اگست کو فوت ہو گئے۔ مرحوم مولوی غلام علی صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے استاد کی یادگار تھے سماعت درس قرآن کا اتنا شوق تھا کہ اس کبرسنی میں بھی مکان بعید سے چل کر درس ثنائی میں شریک ہوتے تھے۔ مرحوم کی اولاد سب فوت ہو چکی ہیں۔ اپنے محلہ میں بچوں کو بلا معاوضہ درس قرآن دیا کرتے تھے۔ غرض مرحوم عجیب نمونہ سلف تھے۔ غفر اللہ لہٗ و رحمہٗ۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار | خدا کے فضل سے مدرسہ ہذا عرصہ دراز سے دینی خدمت میں سرگرم ہے۔ مدرسہ کی طرف سے بغرض وصولی چندہ مولوی عبدالرحیم صاحب اور مستری عبدالحمید صاحب آپ حضرات کی جانب تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے مدرسہ ہذا کی معاونت کیرا صحاب فرما کر ممنون فرما دیں جن اصحاب کے پاس سفیر نہ پہنچ سکے تو امداد براہ راست مدرسہ کو بھیجدیں۔

نوٹ:۔ بیرونی طلباء آنے سے پیشتر بذریعہ درخواست اجازت لیں۔

(المعلن:۔ حاجی محمد ابراہیم سکرٹری مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار) ۸ر اشاعت فنڈ

ضرورت معاش | میرے ایک نوجوان مخلص دوست مڈل پاس جو نہایت نیک چلن۔ دیانتدار اور کارکن آدمی ہیں۔ پیشہ معلمی اور محرری کے متلاشی ہیں۔ خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

محمد خان سیف ناظم بزم توحید مونگ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات پنجاب۔

ملکی مطلع

مجلس عاملہ مسلم لیگ کی قرارداد

اس ہفتے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے بمبئی میں ایک طویل قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں ملک کی موجودہ حالت کے متعلق اظہار خیالات کیا ہے۔ قرارداد میں کانگرس کی سول نافرمانی پر اظہار افسوس کرنے کے بعد کہا گیا ہے کہ کانگرس کا منشا حکومت کو پریشان کرکے اقتدار حاصل کرنا اور مسلمانوں کو مطالبہ پاکستان سے باز رکھنا ہے۔ آگے چل کر کہا ہے کہ سر کرپس کی تجاویز میں کانگرس کے دونوں مطالبے منظور کئے گئے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کو سلطنت برطانیہ سے علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔ دوسرے یہ کہ ہندوستان کا آئندہ آئین بنانے کے لئے ایک نمائندہ اسمبلی بلائی جائے گی جس میں غیر مسلموں کی اکثریت ہوگی۔ ان تجاویز میں پاکستان کا محض امکان تھا کہ مسلم اکثریت والے صوبوں کو مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل ہوگا۔ قرارداد میں مزید کہا گیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اتحادی ممالک کو متوجہ کرتی ہے اور برطانیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ صاف لفظوں میں اعلان کرے کہ وہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو آزادی دینا چاہتی ہے اور جہاں ان کی اکثریت ہے وہاں آزاد صوبے قائم کرنے میں ان کی امداد کریگی۔ اگر مسلم لیگ کا یہ مطالبہ تسلیم کرکے واضح لفظوں میں اعلان کردیا جاوے تو مسلم لیگ ملکی دفاع کے معاملہ میں پوری طرح تعاون کریگی جس میں اس کو مساوی درجہ حاصل ہو۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ مجلس عاملہ پورے غور و خوض کے بعد مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ کانگرس کی موجودہ تحریک میں کسی قسم کا حصہ نہ لیں۔ مسلم لیگ کو قوی امید ہے کہ مسلمانوں کو ڈرانے دھمکانے یا ان کو تنگ کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ اگر ایسا کیا گیا تو وہ پوری طرح مقابلہ کریں گے۔ اور اپنے جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر ضروری طریقہ اختیار کریں گے۔

مسٹر محمد علی جناح نے مجلس عاملہ کی قرارداد کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ حکومت برطانیہ پاکستان کے متعلق خواہ کوئی اس پر رضامند ہو یا نہ ہو ایک غیر مبہم اور واضح اعلان کردے ایسا اعلان ہوتے ہی مسلم لیگ ملک کی حفاظت اور اجرائے جنگ کے لئے مساوی شرائط پر عارضی حکومت کی تشکیل کے لئے تیار ہو جائیگی ایسے اعلان کے بغیر عارضی حکومت قائم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اس قرارداد کی نقلیں وائسرائے ہند وزیراعظم برطانیہ اور اتحادی ممالک کے اعلیٰ ارباب اختیار کو ارسال کی جائیں گی۔

ایک سوال کے جواب میں موصوف نے کہا کہ اگر برطانیہ نے کوئی جواب نہ دیا تو مسلم لیگ اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کریگی۔

رفتار جنگ

چین اور روس میں جنگی محاذوں کی تازہ صورت حالات کے متعلق معاصر پرتاپ کا مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ ہو:۔

"کاکیشیا (کوہ قاف) میں جنگ ایک نازک مرحلہ پر پہنچ رہی ہے۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار ماسکو کی اطلاع ہے کہ سٹالن گراڈ کے محاذ پر لڑنے والی فوجوں نے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے۔ ماسکو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سٹالن گراڈ کی لڑائی بہت خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور جرمن فوجوں کے دستے گراژنی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ دوسری طرف جرمن کالے سمندر (بحیرہ اسود) کی بندرگاہ نوورسک کی طرف پیش قدمی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روسی اپنی سرزمین کے چپے چپے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور جرمنوں کی زبردست مزاحمت کر رہے ہیں ڈان کے مشرق میں جو جرمن فوجیں رہ گئی ہیں۔ انہیں روسی ٹینک تباہ کر رہے ہیں۔ دریائے ڈان جرمنوں کے خون سے سرخ ہو گیا ہے۔ جرمن اتنے بھاری نقصانات کے باوجود آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ان کی رفتار بہت دھیمی پڑ گئی ہے۔ لیکن اس سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ کاکیشیا کے تیل کے چشموں کو خطرہ کم ہو گیا ہے۔ شمال مغربی کاکیشیا کی حالت بھی تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ جرمن فوجیں کراسنوڈر کے جنوبی پہاڑوں تک پہنچ گئی ہیں اور وہ کالے سمندر کی طرف بڑھتی جا رہی ہیں۔ گویا اس وقت تین طرف سے پیشقدمی کی جا رہی ہے۔ یعنی سٹالن گراڈ گراژنی اور نوورسک کی طرف۔ اگر اس سہ طرفہ پیش قدمی کو بروقت نہ روکا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کاکیشیا سخت خطرے میں پڑ جائیگا۔

سلیمان جزیروں میں امریکن فوجوں کی پیشقدمی کی جو رفتار جاری تھی۔ اس سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ اب ان جزیروں میں جاپانیوں کے پاؤں اکھڑنے والے ہیں۔ چنانچہ یہی ہوا۔ امریکن فوجوں نے ان جزیروں میں سے بعض پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب باقی ماندہ جزیروں پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جاپانی شانت مہاساگر (بحر الکاہل) میں بھاری فوجی اہمیت کے اڈوں سے محروم ہو جائیں گے اور ان کا یہ خیال بھی دور ہو جائے گا کہ وہ شانت مہاساگر میں غیر مقبوضہ جزیروں پر آسانی سے حملے کر سکتے ہیں۔ گویا جاپانیوں کو اس وقت دونوں طرف سے مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ ایک تو چین میں وہ پسپا ہو رہے ہیں۔ دوسرے

۳ اور ایسی عارضی حکومت کے قیام میں امداد کرے گی

سلیمان جزیروں میں۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جبکہ چینی ایک دو شہروں پر دوبارہ قبضہ نہ کرلیں اگر چین میں حالات اسی طرح رہے۔ تو خیال کیا جاتا ہے کہ تھوڑے سے عرصہ میں چینی اپنے کھوئے ہوئے بہت سے علاقے پر دوبارہ قابض ہوجائینگے

معلوم ہوتا ہے کہ جزائر سلیمان اور چین میں ناکامیوں کے باوجود جاپان نے رُوس پر حملہ کا خیال ترک نہیں کیا۔ اندرونی منگولیا پر جس کی سرحد روس سے ملتی ہے۔ جاپان کا اقتدار ہے اور وہ اس کا فائدہ اٹھار ہا ہے۔ وہاں جاپانی فوجیں اندرونی منگولیا کے صوبہ سوئیٹوان میں جمع ہورہی ہیں۔ اور وہاں سڑکوں کی تعمیر شروع ہوگئی ہے۔ اور مانچوریا اور سائبریا کی سرحد پر بھی جاپانی فوجیں جمع ہورہی ہیں۔ شاید جاپان کا یہ خیال ہو کہ دو طرف سے بیک وقت حملہ شروع کیا جائے۔ بہرحال صورت ایسی بن رہی ہے کہ جس سے روس کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ جاپان کہیں بے خبری میں ہی اس کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دے" (پرتاپ لاہور ۲۴۔ اگست ۱۹۴۲ء صـ ۳)

سوویٹ روس میں مسلمانوں کی تنظیم

موجودہ عالمگیر جنگ سے پہلے سوویٹ روس کے صحیح حالات پردۂ خفا میں تھے۔ برطانوی روسی اتحاد نے اس پردہ کو اٹھایا اور برطانوی ذرائع ہی سے روس کے حالات کی دلکش تصویریں منظر عام پر آنے لگیں۔ خصوصاً عربی زبان کے ذریعہ جو حالات چھپتے رہتے ہیں، ان سے روس میں مسلمانوں کی عام زندگی کا ایک اندازہ ہوتا ہے۔

سوویٹ روس کے زیر علم تقریباً ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ جو پوری روسی آبادی کی تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ ان میں سے ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ترکستان میں ہیں۔ ایک کروڑ قفقاز میں ۲۰ لاکھ سائبیریا میں، ۲۰ لاکھ لینن گراڈ کے اطراف میں، اور بقیہ اسی طرح روس کے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں، ان میں سے دس لاکھ سے اوپر روس کی سُرخ فوج میں بھی داخل ہوچکے ہیں۔ اور قفقاز کے محاذ پر وہ اس وقت دشمنوں کا مقابلہ کررہے ہیں۔

روسی مسلمان سوویٹ اتحاد میں مساوی حیثیت سے شریک ہیں۔ اس کے ساتھ ان کی جداگانہ داخلی تنظیم بھی قائم ہے۔ روسی علمائے دین کی ایک مجلس مشورت قائم ہے۔ اور مسلمانان روس کے عام انتخاب سے ان علمائے دین میں سے ایک مفتی، کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ جنکو شیخ الاسلام کا مرتبہ حاصل ہے۔ آج کل اس جلیل القدر منصب پر رسولیف عبدالرحمٰن فائز ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں انہیں مسلمانانِ روس کی نمایندہ انجمنوں نے اس عہدہ کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس عہدہ پر ان کا انتخاب سابق مفتی روس فخرتدنیوف رضاءالدین کی وفات کے بعد عمل میں آیا تھا۔ مفتی رسولیف عبدالرحمٰن جمعیتہ علمائے اسلام روس کی صدارتِ عظمٰی کے منصب پر بھی فائز ہیں۔ جمعیتہ علمائے مسلمانان روس نے ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء کے ایک منشور میں مسلمانان روس کو موجودہ جنگ میں شریک ہوکر دشمنوں سے ملک کو بچانے کی دعوت دی تھی

مفتی رسولیف عبدالرحمٰن روس کے ممتاز اہل علم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ دینی وعلمی موضوعوں پر ان کی قابل قدر تصنیفات ہیں۔ اس وقت ۶۰ سال کی عمر ہے۔ قد درمیانی۔ آنکھوں سے ذکاوت وفراست ٹپکتی ہے۔ چہرہ پر خوبصورت حنائی داڑھی ہے۔ جسم پر ڈھیلے ڈھالے مشرقی کپڑے اور سر پر ترکی ٹوپی۔ ان کے کمرے میں عربی، فارسی، ترکی اور تاتاری زبان کی کتابوں کا قیمتی ذخیرہ موجود ہے۔ جن میں تقریباً ۷۰۰ نادر قلمی کتابیں ہیں۔ روس میں اسلامیات پر کتابوں کا یہ نادر ذخیرہ تصور کیا جاتا ہے۔ سوویٹ روس کے مختلف خطوں میں اس وقت ہزاروں اسلامی مدرسے مسجدیں اور کتب خانے قائم ہیں۔ جن سے مسلمانان روس کی ہیئت اسلامی کی تنظیم قائم ہے۔ اس طرح مسلمانان روس ایک طرف سیاسی حیثیت سے سوویٹ روس میں مساوی طور پر شریک ہیں۔ اور دوسری طرف اپنی دینی جمعیتوں کے ذریعہ آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی تنظیم بھی قائم کئے ہوئے ہیں۔" (معارف بابت جولائی ۱۹۴۲ء صـ ۶۰)

الجامعۃ الاسلامیہ مرول کا افتتاح

مسلمانوں کی صحیح دینی ودنیوی تعلیم دینے کی غرض سے جماعت المسلمین بمبئی قصبہ مرول (نزد اندھیری) میں درسگاہ الجامعۃ الاسلامیہ کے نام سے تعمیر کررہی ہے۔ عمارت کا ایک حصہ مکمل ہوچکا ہے جس میں سردست مقامی بچوں کی ابتدائی تعلیم کی غرض سے ایک مدرسہ گذشتہ اتوار ۱۶۔ اگست ۱۹۴۲ء کو جناب الحاج شیخ محمد علی زینل صاحب رئیس بمبئی کے دست مبارک سے کھولا گیا۔

تقریب افتتاح میں بمبئی اور مضافات بمبئی سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں سے تقریباً چار سو حضرات شریک تھے۔ خاص طور پر الشیخ عبداللہ فوزان صاحب نمایندہ حکومت سعودیہ وبمبئی کے دیگر عرب حضرات بھی تشریف لائے تھے۔ تلاوت قرآن کے بعد جناب مولوی محی الدین صاحب قصوری بی۔ اے صدر "جماعت المسلمین" نے ایک مختصر تقریر میں جماعت کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ اسکے بعد جماعت المسلمین کے معلم عربی نے جماعت المسلمین کے درجۂ عربی کے طلبہ سے متعدد سوالات فصیح عربی میں کئے جن کے جوابات طلبہ نے عربی میں نہایت بے تکلفی سے دیئے ساتھ ہی حاضرین جلسہ کے سامنے ایک جدید درس درجۂ عربی کو سکھلایا گیا۔ جس سے مجمع پر یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ عربی زبان جسکو اس قدر مشکل تصور کیا جاتا ہے نہ صرف کس قدر آسان ہے بلکہ کس قدر دلچسپ طریقہ پر پڑھائی جاسکتی ہے۔ سیکرٹری جماعت المسلمین" نے حاضرین کا

آج کل ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں

آج کل ان دنوں [illegible] جاتی ہے۔ بخار وغیرہ بھی سب اسی کے فساد ہیں۔ ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں تو تمام موسمی تکلیفوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس [illegible] بھی صحت کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہاضمہ کو مکمل صحت میں رکھنے کے لئے

"امرت دھارا"

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر نہ صرف دینا چاہئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہئے اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوانزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھ سکتا ہے کیونکہ وہ کمال درجہ کی اینٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہے گا تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ [illegible]۔ اور آج کل بھی صحت [illegible]

گھر میں [illegible]

[illegible] لئے نہیں صحت۔ روپیہ اور وقت سب [illegible] دیگی!

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف [illegible] شیشی آٹھ آنے

احتیاط:۔ نقلوں سے [illegible] دو دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر وہ تشویش بڑھا دیں [illegible] صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!!

نوٹ:۔ میسرز [illegible] اینڈ سنز [illegible] امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت ان سے بھی ہو سکتی ہے!!

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا [illegible] منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی [illegible] کی چھپائی نہایت عمدہ۔ رنگ دار سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ [illegible] کوئی کتاب۔ پمفلٹ [illegible] رجسٹر لیبل۔ لیٹر فارم۔ دعوتی [illegible] وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

عمرو بن عاص فاتح مصر

مرتبہ مولانا محمد اسلم صاحب جیراجپوری۔ اس کتاب میں حضرت عمرو بن عاص صحابی کے حالات اور ان کی فتوحات کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔ تقطیع [illegible]

تاریخ نجد

[illegible] ۱۰۰ صفحات۔ قیمت [illegible]

یہ کتاب بھی مولانا اسلم صاحب کی تالیف کردہ ہے۔ جس میں نجد کے جغرافیہ اور تاریخ اہل نجد کی عادات اور رسوم کے علاوہ شیخ عبدالوہاب کے حالات ان کی تعلیم معترضین کے اعتراضات اور موجودہ سلطان ابن سعود کے ذاتی و خاندانی حالات و واقعات پر نہایت تحقیق سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت [illegible]

تاریخ القرآن

مرتبہ مولانا اسلم جیراجپوری۔ اس میں جمع و ترتیب قرآن۔ اعجاز قرآن۔ نسخ آیات۔ اختلافات قرأت۔ تراجم قرآن اور دیگر کتب آسمانی کے متعلق نہایت مفید معلومات درج کی گئی ہیں۔ قیمت [illegible]

صحت و صفائی

مرتبہ جناب محمد حسین صاحب [illegible] [illegible] علاوہ بڑوں کیلئے بھی مفید ہے۔ قیمت [illegible]

انتظام کتب خانہ

مرتبہ سید بشیر الدین لائبریرین مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور سید جمیل احمد صاحب امپیریل لائبریری کلکتہ۔ اس رسالہ میں محافظ کتب خانہ کے لئے مفید معلومات درج کی گئی ہیں۔ قیمت [illegible]

بچہ کی تندرستی

مرتبہ خانزادہ ڈاکٹر محمد امین صاحب سلطانپوری معالج مخصوص امراض چشم و امراض اطفال ہندوستان میں بچوں کی شرح اموات کی کثرت ظاہر ہے جس کی وجہ عموماً لاعلمی اور جہالت ہے۔ اس رسالہ میں بچوں کی صحت اور تندرستی کے متعلق نہایت مفید ہدایات درج کی گئی ہیں۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲ [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹

نمبر ۳۶



مدیر مسئول
ابوالوفا
ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث
امرتسر
چوک کڑہ جہانی

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ، ۶ عہ

عام خریداران سے ، ۵ عہ

، ، ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر | ۲۲ شعبان المعظم [illegible] مطابق ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مومن کامل

از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوی۔ گوڑگانوہ

وہ دانا جو کہ غیر اللہ سے بیزار ہو جائے
جو تن من سے فدائے ملت مختار ہو جائے
جو اسلامی اخوت کا علم بردار ہو جائے
کرے قدموں تلے پامال باطل آرزوؤں کو
وہ جس کا قلب ملت کیلئے بے چین رہتا ہو
کٹا دے اپنی گردن کو جو ناموس شریعت پر
نہ کرتا ہو بھروسا جو کبھی ظاہر پرستی پر
وہ جس کے دل کو اطمینان ہو ذکر الہی سے
وہ مرد دوررس عاقل جسے احساس ذلت ہو

مٹے توحید پر کرمست اور سرشار ہو جائے
وہ جسکے دل نشیں حب شہ ابرار ہو جائے
جسے محبوب جان و دل سے یہ معیار ہو جائے
جو راہ حق میں مرنے کے لئے طیار ہو جائے
صدائے صور جسکے سانس کا ہر تار ہو جائے
جسے اس راہ میں شوق ستون دار ہو جائے
جسے ہو فکر یہ ہر دم کہ دل بیدار ہو جائے
وظائف میں جسے مرغوب استغفار ہو جائے
جو اس غم میں گھلے اس فکر میں بیمار ہو جائے

اسی کو رازؔ میں "اک مومن کامل" سمجھتا ہوں
خداوندی امانت کا اسے "حامل" سمجھتا ہوں

انتخاب الاخبار

(... اگست تک)

— بسراء ضلع مونگھیر میں ۲۰۔ اگست کو پولیس نے ایک ہجوم پر گولی چلائی جو ریلوے اسٹیشن کو تباہ کر رہا تھا۔ دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اس جگہ کے قریب ایک ہجوم ریلوے پل کو نقصان پہنچا رہا تھا اسے طاقت سے منتشر کیا گیا چار اشخاص ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ ۲۳۔ اگست کو ایک ہجوم نے بامو (ضلع مظفرپور) کے قریب پولیس تھانہ کو گھیر لیا۔ اس پر فوج نے گولی چلا دی جس سے دو اشخاص ہلاک اور تین زخمی ہو گئے (ر۔ پ)

— کلکتہ سے ۳۰۔ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ گھوس گھاٹ (ضلع فریدپور) کے ڈاک خانے کو آگ لگا دی گئی۔ اس علاقہ میں بعض اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ (ر۔ پ)

— الہ آباد ۳۰۔ اگست کل رات مقامی پولیس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کے مطابق تقریباً چار گھنٹے تک آنند بھون کی تلاشی لی۔ جاتے ہوئے پولیس چند کتب، کاغذات، کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی کاپیاں وغیرہ اٹھا کر لے گئی۔ تلاشی کے وارنٹ میں لکھا تھا کہ آنند بھون میں کوئی غیر آئینی حرکت ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے جس کی وجہ سے جنگی کوششوں میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔

— ماسکو ۳۰۔ اگست۔ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں جرمنوں کی پیشقدمی کو نہایت مضبوطی سے روک دیا گیا ہے۔ روسی فوجیں زبردست [illegible] کر رہی ہیں۔ بلکہ بعض حلقوں میں بڑھ رہی ہیں۔ روسیوں نے ایک اہم سڑک پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن برابر پیچھے ہٹ رہے [illegible] سے ۳۰۔ اگست کا سرکاری [illegible] ہے کہ حکومت [illegible] اگست کا حکم منسوخ کر دیا [illegible]

اخباروں اور پبلشروں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی منظور کردہ عام تحریک یا اس کے خلاف حکومت کی حرکت سے کی گئی کارروائی کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کریں۔ تاوقتیکہ وہ خبر سرکاری ذرائع سے حاصل نہ کی گئی ہو یا اسے رپورٹر نے نام لکھ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے [illegible] نہ کرایا ہو۔

— حکومت بمبئی نے گاندھی جی اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ان ممبروں کی صحت کے متعلق جو آج کل نظر بند ہیں ۳۰۔ اگست کو ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ گاندھی جی کی صحت اچھی ہے اور ان کو حسب ضرورت ہر ایک چیز دی جاتی ہے۔ ان کی بیوی اور ان کا ڈاکٹر بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اسی طرح دوسرے کانگرسی لیڈروں کی صحت اچھی ہے اور ان کو بھی ہر قسم کی سہولت حاصل ہے۔ انہیں ذاتی معاملات میں گھر والوں سے خط و کتابت کی اجازت ہے اور انہیں پڑھنے کو اخبار دیئے جاتے ہیں۔

مدرسہ تفسیر قرآن

مولنا سیالکوٹی اطلاع دیتے ہیں کہ امسال بھی رمضان شریف میں حسب دستور سابق تفسیر قرآن کا درس دیا جائیگا جو طلباء اس درس میں شامل ہونا چاہیں سیالکوٹ آ جائیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ طالب علم میں کم سے کم اتنی استعداد ہو کہ عربی عبارت صحیح پڑھ سکے۔ قیام اور طعام کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔ لیکن موسم کے مناسب بستر اپنے ہمراہ لانا ہوگا۔

— واشنگٹن سے ۲۹۔ اگست کو اعلان ہوا ہے کہ امریکن فوجوں نے جزائر سلیمان کے چھ جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپان کے ۲۴ تباہ کن جہاز غرق کر دیئے گئے اور ۳۲ جنگی جہاز غرق یا ناکارہ ہو گئے۔

— [illegible] گورنمنٹ نے سرکاری ملازموں [illegible]

جو پہلے ۵ روپے ماہوار تھا [illegible] خیال ہے جس تک والوں کو [illegible] ۳۰ تک ۸ روپے۔ اکتیس سے چالیس تک ۸ روپے۔ ۴۱ سے ۶۰ تک ۹ روپے اور [illegible] تک دس روپے ماہوار دیا جائے گا۔

— کراچی کی اطلاع ہے کہ سندھ میں سیلاب کے مصیبت زدگان کی امداد کرنے والی کمیٹی کے صدر نے چندہ کی اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سندھ کی ⅛ (آٹھواں حصہ) آبادی سیلاب کی وجہ سے بے خانماں ہو چکی ہے۔

— دہلی سے ۲۷ اگست کی اطلاع ہے کہ حکومت نے ایک ہنگامی قانون کی رو سے سرکاری جائیدادوں کو نقصان پہنچانے میں اعانت کرنے والوں کے لئے بھی متعلقہ افسروں کو سزائے موت کا اختیار دے دیا ہے۔

— لندن سے ۲۷۔ اگست کو اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیوک آف کینٹ (بادشاہ سلامت کے چھوٹے بھائی) آئس لینڈ کو جا رہے تھے کہ ان کے جہاز کو ہوائی حادثہ پیش آیا۔ جس سے آپ اپنے تمام ساتھیوں سمیت فوت ہو گئے۔

— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ وائسرائے ہند نے ہندوستانیوں کے تمام طبقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بروز اتوار ۶ ستمبر کو قومی دعا کا دن منائیں۔ اس دن جنگ کی تیسری سالگرہ کے بعد پہلا اتوار آئے گا۔

انتقال پرملال جناب سیٹھ ابراہیم حسین جنرل مرچنٹ منگل کے دن علی الصبح چھ بجے راہی ملک بقا ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل و استقامت بخشے۔ (راقم جعفر ابراہیم [illegible])

ضروری [illegible] اطلاع بجائے [illegible] کے صحت ہونے کا ثبوت [illegible] ڈاک ۹ پائی فی نسخہ آنا چاہئے۔ حاجی ابراہیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۲ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

مروجہ مسیحی مذہب کا ذریعہ نجات

(۲)

گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا نمبر اول درج ہوچکا ہے۔ ناظرین اس پرچے کو ساتھ ملا کر اسکو پڑھیں اور لطف اندوز ہوں۔

اس نمبر کی تمہید میں لکھا ہے کہ مسیح کی مصلوبی کے چھ گھنٹوں میں ہم بتوجہ مسیح کی آواز سنیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ:-

"**تصلیب اور نجات** | یسوع اپنی تصلیب کی وجہ سے جو کہ اس کا نجات بخش فعل ہے یسوع ہے۔ وہ آسمانی باپ اور زمینی فرزندوں کے مابین عہد کے طور پر آویزاں ہے۔ کون بلکہ قادر مطلق باپ ہی اپنے گنہگار بچوں کے جرم کو معاف کرسکتا تھا۔ کون بلکہ محض ازلی بیٹا ہی ان کو نئے طور پر خدا باپ سے ملا سکتا تھا۔ اسی واسطے یسوع کی صلیب سے پہلی پکار مسیحی عقیدہ قائم کرتی ہے۔ یعنی کفارہ سے نجات۔ "اے خدا ان کو معاف کر۔ کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں" (لوقا ۲۳/۳۴) معصوم بیٹا گنہگار فرزندوں کی وکالت کرتا ہے۔ جس کے طفیل ہم یسوع کے اس فعل سے مستفید اور اس کی دعا میں شریک ہوتے ہیں۔

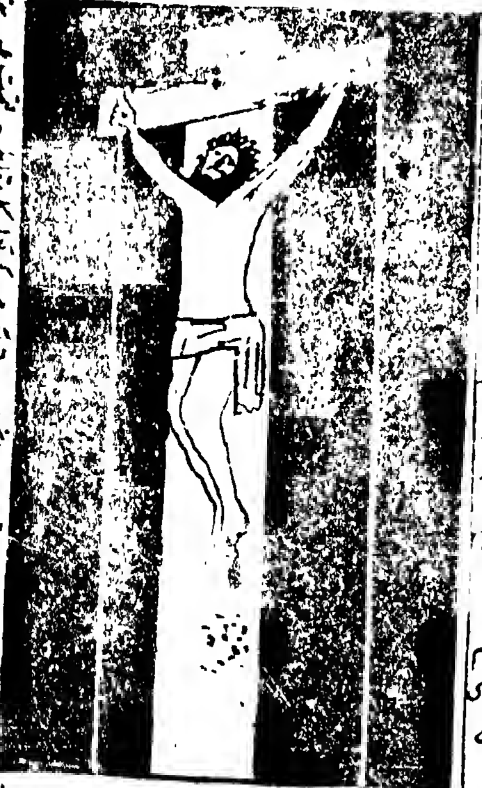
تصلیب اور کفارہ | یسوع مسیح تصلیب میں وہ قربانی پیش کرتا ہے۔ جس سے الوہیت اور انسانیت میں رفاقت ہوتی ہے۔ اس کا وہ خون جو مجروح مصلوب جسم[۴] سے بہا انسانی داغوں کو دھونے کے لئے کافی ہے۔ تصلیب ایمان کی بشارت اور کفارہ کی قربانی ہے مسیح کے خون[۵] کے قطرے ذاتِ الٰہی کی صفتِ عدل کے تقاضا کو پورا کرتے اور معافی عام کی خوشخبری ہر ایماندار کو دیتے ہیں (زبور ۵)

منظر صلیب | اب ہم ایک نظر سے اپنے خداوند کا مشاہدہ کریں۔ جو صلیب پر یروشلم کے باہر گلگتھا کے مقام پر کلوری کی پہاڑی پر تنہا بے یار و مددگار آویزاں[۶] ہے۔ جس سے یہودہ اسکریوتی نے غداری کی اور فریسیوں نے استغاثہ کیا۔ اور جسے پلاطوس حاکم نے سزا دی۔ جس کی توہین رومی سپاہیوں نے کی

اور وحشیانہ سلوک کیا" (المائدہ لاہور بابت جولائی ۴۲ء صفحہ ۹)

اہلحدیث | آج کل تعلیمی طریقہ یہ ہے کہ ایک صفحہ پر واقعات درج ہوتے ہیں اور دوسرے پر تصویر دی جاتی ہے۔ جس سے وہ مضمون خوب سمجھ میں آجاتا ہے۔ عیسائیوں نے اس تعلیمی قاعدہ سے مسیح کی صلیبی تصویر شائع کی ہوئی ہے۔ مسیحیوں کی تبلیغ میں بغرض تفہیم ہم رسالہ المائدہ کی شائع کردہ تصویر بادل ناخواستہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو حضرت مسیح اور مروجہ عیسائی مذہب کی حقیقت سمجھنے میں آسانی ہو

اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (مقولہ مسیح در انجیل)



(یسوع مسیح صلیب پر)

اہلحدیث | ناظرین اس تصویر کے سر پر انجیل کا جو فقرہ لکھا ہے۔ یہ اس وقت کا ہے جس وقت (بقول مسیحیاں) مسیح صلیب پر چڑھائے گئے ہمارے خیال میں مسئلہ الوہیت مسیح کے ابطال

---

[۳] پھر تو دو ہوئے۔ (اہلحدیث)

[۴] خدا کے جسم ہے؟ لاحول۔ (اہلحدیث)

[۵] یہ قطرے محض انسانیت کے تھے یا الوہیت سے ملے ہوئے؟ (اہلحدیث)

[۶] بحیثیت انسان یا بحیثیت الٰہ؟ (اہلحدیث)

پر سو دلائل ایک طرف اور صرف یہ تصویر دوسری طرف رکھی جائے تو قوت اثبات مدعا میں یہ تصویر قوی تر ہوگی۔ یہ تصویر مسیح کی الوہیت کے ابطال اور عبودیت کے اثبات میں بالکل اس شعر کی مصداق ہے۔ جو کسی عارف نے اپنی اور خدا کی نسبت بتانے کو لکھا ہے ؎

تیغ تجرفت بکف گفت کہ نازم این است
سر فرو بردم و گفتم کہ نیازم این است

قادیانی مشن

الحاد کا اثر مسلمانوں پر

نہ اسلام پر

قادیانی اخبار وں میں یا بالفاظ دیگر مرزائی اخباروں میں جس قدر اسلامی ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے وہ دراصل اخوان یوسف کے مقولہ اِنَّا لَہٗ لَنٰصِحُوْنَ ؕ کی تفسیر ہوتی ہے۔ یعنی بظاہر اسلام کی خیرخواہی اور بباطن بدخواہی۔ مگر چرب لسانی سے اپنے حلقۂ مریدین کو ایسا متاثر کرتے ہیں گویا وہ دوآتشہ پی کر متوالے ہو گئے ہیں۔

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۷۔ اگست میں لکھا تھا کہ موجودہ زمانے کی الحادی ہوا کے اثر سے صرف عیسائی مذہب ہی متاثر نہیں ہوا بلکہ ہندو دھرم اور اسلام بھی متاثر ہو گئے۔ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے قادیانیوں کو تو اس سے ہرگز انکار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب دنیا کے نوے کروڑ مسلمانوں میں سے ان کے چند اتباع کے ماسوا باقی سب جہنمی ہیں۔ (معیار الاختیار ص)

مگر قادیانی اخبار "الفضل" پینترا بدل کر اہلحدیث کے سامنے آیا۔ چنانچہ وہ اپنی ۱۹۔ اگست کی اشاعت میں پوچھتا ہے کہ جس حالت میں الحادی ہوا کا اثر تمام مذاہب اور اہل مذاہب پر یکساں ہوا ہے تو پھر اسلام کی خصوصیت کیا رہی؟ اس کے بعد لکھا ہے کہ اگر کسی شہر میں تین باغ ہوں اور تینوں اجڑے ہوئے ہوں تو کہا جائے گا کہ مالک نے کسی باغ کی حفاظت نہیں کی۔ پھر اپنا مقصد یوں بتاتا ہے۔ کہ ہمارے نزدیک خدا نے اسلام کی حفاظت کا یہ انتظام کیا کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کے عہدہ پر مامور کر کے محافظ اسلام بنا کر بھیجا۔ آپ نے اسلام کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ چنانچہ معاصر کے اصل الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :-

"خصوصیت ایسی ہونی چاہئے جو صحیح معنوں میں خصوصیت کہلا سکے اور دوسروں میں جس کی نظیر نہ مل سکے اور وہ یہی ہو سکتی کہ اسلام میں ایسا مرد کامل پیدا ہو۔ جو خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق رکھنے کا مدعی ہو اور جو کہہ سکے کہ اسلام کی متابعت نے اُسے ایک ایسا مقام عطا کر دیا ہے جو دیگر ادیان کے لوگوں میں سے کسی کو حاصل نہیں جو خدا تعالیٰ سے صرف تعلقات رکھنے اور ہمکلامی کے شرف سے مشرف ہونے کا دعویٰ ہی نہ کرے بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی پیش کر سکے اور اس تعلق کے نشانات پوری تحدی کے ساتھ دوسروں کو دکھا کر انہیں میدان مقابلہ میں بلا سکے۔ اگر یہ سب کچھ ہو تو اسلام کی خصوصیت اور فضیلت کی دلیل ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔"
(الفضل ۱۹۔ اگست ص کالم ۵)

اہلحدیث اس عبارت میں دو امر ہمارے پیش نظر ہیں۔ ایک کا جواب ہمارے ذمہ ہے اور دوسرے کا جواب الفضل کے ذمہ۔ الفضل نے ہم سے سوال کیا ہے کہ الحاد اور گمراہی کے زمانہ میں اسلام کی مخصوص حفاظت کی کیا صورت ہے؟ ہم اس کے جواب میں پہلے مرزا صاحب متوفی کے الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ نے دنیا کی عمر حضرت آدم سے لیکر اپنی بعثت تک چھ ہزار سال لکھی ہے۔ اس کے چھٹے ہزار یعنی اپنی پیدائش سے پہلے ایک ہزار سال تک زمانے کا حال یوں لکھا ہے کہ

"ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔" (دیکھو سیالکوٹ ص)

اہلحدیث پس جس طرح ششم ضلالت کے اس ہزار سال میں اسلام کی حفاظت ہوتی رہی ہے اسی طرح اب بھی ہو رہی ہے۔ یعنی علماء حقانی کی خدمت سے جن کے حق میں حدیث شریف میں یہ الفاظ وارد ہیں :-

ولا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامة (الحدیث)

یعنی حضور فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے قیامت تک ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔

اب الفضل ہی بتائے کہ اس ہزار سالہ عرصے میں کوئی مسیح موعود نبی اللہ آیا تھا؟ اگر آیا تھا تو اس کا زمانہ اس کے نام اور وطن کا نشان بتایا جائے۔ اگر کوئی نہیں آیا اور علماء حقانی کی خدمات آپ کے نزدیک ہیچ ہیں تو بتلائیے اس طویل عرصے میں اسلامی باغ کی حفاظت کون کرتا رہا؟

ہمارا سوال الفضل نے اپنے مسیح موعود (مرزا صاحب) کی شخصیت کو بڑی عظمت و شان سے پیش کیا ہے اور ان کو خدا کا مخاطب اور خدائی نشانات دکھا کر اپنے مخالفوں کو قائل کرنے والا بتایا ہے۔ ہم خوش ہیں کہ ہمارے اور الفضل

کے درمیان عدالتی اصطلاح میں امر تنقیح نکل آیا ہے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم الفضل سے استدعا کریں کہ وہ ہماری مندرجہ ذیل معروضات پر توجہ کرے۔

مرزا صاحب نے رسالہ شہادۃ القرآن میں لکھا ہے کہ تین قوموں کے متعلق میری تین پیشگوئیاں ہیں جو میری سچائی کی دلیل ہیں۔

عیسائیوں کے متعلق آتھم والی پیشگوئی،
ہندوؤں کے متعلق پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی
اور مسلمانوں کے لئے مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی لڑکی محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی جس کو اصطلاح میں آسمانی نکاح کہتے ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ تینوں پیشگوئیاں کذب میں برابر ہیں۔ مگر یہاں ہم مثال کے طور پر خاص اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں جو مسلمانوں سے مخصوص ہے۔ یعنی محمدی بیگم دختر احمد بیگ ہوشیارپوری کے نکاح آسمانی کی پیشگوئی جسکے ضروری الوقوع ہونے کے متعلق مرزا صاحب نے حدیث نبوی پیش کرکے لکھا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو فرماتے ہیں کہ یہ نکاح ضرور ہوگا۔ (شہادۃ القرآن)

تو پھر کیا یہ نکاح ہوا؟ اس کے متعلق مولوی محمد علی امیر مرزائیہ کا یہ جواب ہمارے سامنے ہے کہ یہ نکاح نہیں ہوا۔ (اخبار پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۵)

مولوی محمد علی صاحب کے محترم خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی مولوی محمد علی صاحب سے اس امر میں متفق ہیں کہ محمدی بیگم سے مرزا صاحب کا نکاح نہیں ہوا۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا قول ہے کہ

اس نکاح سے مراد کسی مسمات سے عقد نکاح نہیں ہے بلکہ محمدی بیگم انگریزوں کی وہ جماعت ہے جن کو احمدی مبلغین یورپ جاکر تبلیغ اسلام کرکے امت محمدیہ میں داخل کرتے ہیں۔ (مجل جلالہ)

کیا ایسے ہی نشان دکھانے والے کو محافظ اسلام کہا جاتا ہے۔ کیا ہی سچ ہے ؎

یہ مسائل تصوف یہ تیرا بیان غالب!
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

الانتہاض لدفع الاعتراض

(از قلم مولانا ابوتمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِکَمَالِ شُکْرِہٖ وَ ثَنَائِہٖ عَلٰی آلَائِہٖ وَ نَحْمَدُہٗ حَمْدًا کَمَا ھُوَ بِصِفَاتِہٖ وَ اَسْمَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِہٖ وَ سَنَدِ اَصْفِیَائِہٖ وَ عَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ مِنْ بَیْنِ [illegible] اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہٖ وَ مَنْ تَبِعَھُمْ مِنْ اَوْلِیَائِہٖ۔

اَمَّا بَعْدُ! پس بندۂ حقیر و پُرتقصیر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی خداوند جل وعلا کا بے حد شکر ادا کرتا ہوا، اصحاب علم و دانش اور ارباب فضل و کمال کی خدمت میں بصد ادب و نیاز عرض پرداز ہے کہ اس کے فضل و کرم سے کتاب مستطاب سیرت المصطفیٰ کی پہلی جلد اس تجزیہ و ترتیب کے رو سے جو اس عاجز کے ذہن میں ہے۔ اختتام کو پہنچ گئی۔ اس عرصہ میں یہ بندۂ ضعیف و نحیف جن پریشان کن حالات میں محصور و مبتلا رہا۔ ان کے ہوتے جس سہولت و آسانی سے یہ کار عظیم انجام کو پہنچا وہ سب سے زیادہ حیرت افزا ہے۔ وَھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ۔

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء کے اخبار اہلحدیث میں کتاب "سیرت المصطفیٰ" کی تصنیف کا جو اشتہار بعنوان "مژدہ جانفزا" شائع ہوا تھا اس میں بتصریح بتا دیا گیا تھا کہ

"کئی روز کی مضمون نویسی کے بعد خیال گذرا کہ پہلے اس کتاب کو اخبار اہلحدیث میں مسلسل شائع کیا جائے۔ پھر کتابی صورت میں چھپوایا جائے۔ اس سے چند فوائد حاصل ہونے کی توقع ہے۔ اول یہ کہ یہ سلسلہ مضامین بعض حضرات علماء کی نظر سے بھی گذریگا تو وہ مجھے میری بعض کوتاہیوں اور فروگذاشتوں پر مطلع کردینگے تو میں اصلاح کا موقع پاسکونگا۔"
(ص ۱۱ اخبار مذکور)

اس کے بعد چار قسم کے احباب کی خدمت میں چار گذارشیں کی تھیں۔

"اول حضرات علماء کی خدمت میں۔ کہ وہ ان مضامین کو بنظر امعان مطالعہ فرمائیں اور میری کوتاہیوں پر مجھے مطلع کریں۔ تاکہ کتابی صورت میں چھپنے پر کتاب ہر طرح سے قابل وثوق ثابت ہوسکے۔" (ص ۱۲ پرچہ مذکورہ)

میری اس گذارش پر بعض احباب نے بعض امور پر سوال و اعتراض بھی کئے۔ اور وہ کونسا امام یا عالم ہے جس کی سب باتیں قوم نے قبول کرلی ہوں۔ لیکن افسوس ان میں سے صرف دو صاحبوں نے میری گذارش کو ملحوظ رکھا۔ ایک ان میں سے حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی ہیں۔ چنانچہ آپ نے ۲۶ شعبان ۱۳۶۰ھ کے مضمون "آنحضرتؐ کے آباؤ اجداد کا مذہب" کی تمہید ہی سے اپنی خداداد فراست سے سمجھ لیا کہ میرے قلم کا رخ کس طرف ہوگا۔ لہٰذا آپ اس پرچہ کا حوالہ دیکر مجھ سے دریافت کرتے ہیں۔

"براہ مہربانی مطلع فرمائیے کہ آذر پدر ابراہیم کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

والسلام!"

ناظرین اخبار اہلحدیث کو معلوم ہے کہ آنحضرتؐ

کے آباؤ اجداد کے مذہب" کے متعلق جو مسلک میں نے اختیار کیا ہے ۔ اُس میں جو مشکلات مجھے معلوم ہوئیں ۔ ان کے حل کے لئے میں نے الگ عنوان "دلائل خلافیہ اور اُن کے جواب" قائم کیا ہے ۔ جو اخبار مذکور کے پرچہ ۱۴ نومبر ۱۹۴۱ء سے شروع ہوتا ہے (ص۱) اُس میں بدلائل بیان کر دیا تھا کہ آزر مذکور فی القرآن حضرت ابراہیم کا چچا تھا باپ نہیں تھا ۔ اور اس میں میں منفرد نہیں ہوں ۔ بلکہ حضرت مجاہد تابعی رح اور ابن جریج مکی رح تبع تابعی بھی اسی کے قائل ہیں کہ آزر ابراہیم کا باپ نہیں تھا ۔ (اہلحدیث ۱۴ نومبر ۱۹۴۱ء ص۹) چچا کو باپ کہنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے ۔

دوسرے صاحب ایک اور ہیں ۔ جن کا نام نامی اور نامۂ گرامی اس وقت میرے حافظہ میں اور نظر میں نہیں ہے ۔ وہ غالباً حنفی ہیں ۔ انہوں نے نہایت ہی متانت و سنجیدگی سے براہِ راست مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے حضرت ابراہیم کے والد کے متعلق جو کچھ امام رازی رح کے حوالہ سے لکھا ہے ۔ امام رازی رح کی تفسیر میں اس کے خلاف ملتا ہے (دیکھو تفسیر کبیر متعلق سورت انعام پ۷) ۔ اُن کی شرافت و متانت سے میں بہت متاثر ہوا ۔ سوا ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے التماس ہے کہ امام سیوطی رح نے امام رازی کا حوالہ اُن کی تفسیر سے ذکر نہیں کیا ۔ بلکہ انکی ایک کتاب "اسرار التنزیل" کے حوالہ سے ذکر کیا ہے ۔ (ملاحظہ ہو مسالک الحنفاء ص۱۷) علمی تحقیقات میں علماء کی رائے میں تبدیلی غیر معمولی بات ہے ۔

ان ہر دو اصحاب کے سوا جن جن صاحب نے کوئی اعتراض کیا ۔ اُس میں انہوں نے میری گذارش کو نظر انداز کرنے کے علاوہ طریق اعتدال سے بھی تجاوز کر کے لکھا ہے ۔ انہوں نے اپنے مضامین براہ راست دفتر اہلحدیث میں اشاعت کے لئے بھیجے ۔ مولانا ممدوح نے ان میں سے صرف ایک مضمون جو یک خانی خان صاحب نے بعض طلباء سے نقل کروا کر دفتر اہلحدیث میں اشاعت کے لئے بھیجا تھا ۔ جوں کا توں میرے پاس سیالکوٹ میں بھیج دیا ۔ اگر وہ مولانا مختفی صاحب اپنی شخصیت کو ظاہر کر دیتے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا ۔ خیر چونکہ انہوں نے یہ تحریر طلباء کے نام سے پہنچائی ہے ۔ اس لئے ہم انہی عزیزوں کو خطاب کر کے جواب دینگے ۔ اور بصورت ضرورت اُن مولوی صاحب کا ذکر بصورتِ غائبانہ بالفاظ خانی خان صاحب ، یا مولانا مخفی یا مختفی صاحب کریں گے ۔ کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو مخفی رکھا ہے ۔ واللہ الموفق ! (باقی)

چتر ویدانو کرمنی

(۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء کے بعد)

یعنی فہرست مضامین ہر چہار وید

مرتبہ جناب پنڈت مقصود حسن صاحب حنیف چتر ویدی ۔ متوطن روڑکی

باب دوم مضامین سام وید

ناظرین ! پہلی نو فصلوں میں ہندوؤں کے سب سے بڑے وید رگ کے مضامین کا مفصل بیان پڑھ چکے ہیں ۔ اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ چاروں ویدوں میں سب سے پہلا نمبر رگ کا ہے ۔ اسی طرح یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ آخری وید اتھروہ ہے ۔ لیکن دوسرا نمبر کس وید کا ہے ۔ اس میں کسی قدر اختلاف ہے ۔ اکثر لوگ سام کو دوسرے نمبر پر رکھتے ہیں اور بعض لوگ رگ کے بعد یجر کو سمجھتے ہیں ۔ ہم اکثریت کی پیروی کرتے ہوئے سام وید کو دوسرا نمبر دیتے ہیں ۔ علی الخصوص اس لئے کہ سام وید رگ وید سے الگ نہیں ہے بلکہ رگ ہی کا انتخاب ہے ۔ صرف ستر اسی منتر ایسے ہیں جو رگ میں نہیں پائے جاتے ۔

اگرچہ سام وید میں کوئی نیا مضمون نہیں ہے پھر بھی ہم کو اس وید کی فہرست مضامین دینا ضروری ہے ۔ تاکہ معلوم ہو کہ رگ کے کون کون سے مضامین کس مقدار میں سام وید میں آئے ہوئے ہیں ۔ سام وید کے چونکہ دو حصے ہیں یعنی پورب آرچک (نصف اول) اور اُتر آرچک (نصف آخر) اس لئے ہم اس کے مضامین کو دو فصلوں میں لکھتے ہیں ۔

فصل دسویں ۔ سام وید نصف اول

سام وید کے اس حصہ میں ۶۴ گیت ہیں ۔ اور آخر میں ایک پینسٹھواں گیت بطور ضمیمہ کے اور ہے ۔ جس کا نام مہانامنی گیت ہے ان گیتوں میں سے ہر ایک میں اوسطاً دس دس منتر ہیں اس لئے یہ گیت دستی کہلاتے ہیں ۔

جس طرح رگ وید کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے یعنی منڈلوں میں ، یا اشٹکوں میں ۔ اسی طرح سام وید کے پہلے ۶۴ گیتوں یا دستیوں کی تقسیم بھی دو طرح سے ہوتی ہے ۔ بعض لوگ ان سے چھ پرپاٹھک اور بعضے چھ ادھیائے بناتے ہیں ۔

پرپاٹھکوں کے حساب میں یہ ۶۴ گیت اس طرح شامل ہیں ۔ پہلے میں ۱۰ ۔ دوسرے میں ۱۰ ۔ تیسرے میں ۱۰ ۔ چوتھے میں ۱۰ ۔ پانچویں میں ۱۰ ۔ چھٹے میں ۱۴ ۔ میزان ۶۴ ۔

ادھیاؤں کی تقسیم میں یہ ۶۴ گیت اس طرح آتے ہیں ۔ پہلے میں ۱۲ ۔ دوسرے میں ۱۱ ۔ تیسرے میں ۱۲ ۔ چوتھے میں ۱۲ ۔ پانچویں میں ۱۲ ۔ چھٹے میں ۵ ۔ میزان کل ۶۴ ۔

ادھیاؤں کی تقسیم نسبتہً بہتر اور زیادہ صاف ہے ۔ کیونکہ یہ تقسیم باعتبار مضامین کے ہے چنانچہ پہلے ادھیائے میں اگنی دیوتا کی تعریف ہے ۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے ادھیاؤں

میں زیادہ تر اندر کی ستائش ہے۔ پانچواں ادھیا سوم پومان یعنی مصفّٰی سوم سے تعلق رکھتا ہے۔ چھٹا ادھیا آرنیک کے نام سے موسوم ہے یعنی صحرا کی تنہائی میں مطالعہ کرنے کے قابل گیت

اس اجمال کی کسی قدر تفصیل یہ ہے:-

اگنی کانڈ۔ مشتمل بر دستی نمبر ۱ تا ۱۲:- اگنی دیوتا کی تعریف۔

اندر کانڈ۔ مشتمل بر دستی نمبر ۱۳ تا ۴۸۔ ان دستیوں میں سے نمبر ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۴ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۶ دستیوں میں خالص اندر دیوتا کی تعریف ہے۔

دستی نمبر ۱۹ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۵ و ۳۷ و ۴۱ و ۴۴ و ۴۷ بھی زیادہ تر اندر ہی کی ستائش میں ہیں۔ لیکن ان میں سے ہر ایک دستی کے دو ایک منتروں میں بعض دیگر دیوتاؤں سے بھی خطاب ہے۔

دستی نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۲۰ و ۲۳ و ۲۷ و ۳۱ و ۳۸ و ۴۸ میں اندر کے ساتھ اور بھی دیوتاؤں کی حمد و ثنا ہے۔ دستی نمبر ۴۵ اگرچہ اندر کانڈ میں شامل ہے۔ لیکن اس گیت کا دیوتا اندر نہیں بلکہ سوم پومان ہے۔

پومان کانڈ مشتمل بر گیت نمبر ۴۹ تا ۵۹
ان گیارھوں گیتوں میں مصفّٰی سوم رس کی تعریف ہے۔

آرنیک کانڈ مشتمل بر دستی نمبر ۶۰ تا ۶۴۔ ان پانچ گیتوں میں سے پہلے چار میں اندر اور مختلف دیوتاؤں کی تعریف ہے۔ آخری یعنی چونسٹھویں گیت میں پہلے منتر میں اگنی پومان کی تعریف ہے اور باقی ۱۳ منتر سورج کی ستائش کرتے ہیں۔

جہانامنی۔ یہ دس منتروں کا پینسٹھواں گیت ہے۔ بعض اس کو نصف اول میں اور بعض نصف آخر میں شمار کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کو نصف اول ہی میں شمار کرنا چاہئے

فائدہ ۱- یورپ کے مطبوعہ سام ویدوں کے حصہ اول میں صرف ۵۹ گیت پائے جاتے ہیں۔ آخر کے پانچ گیت نیز جہانامنی گیت ان میں نہیں ہوتے۔ ہندوستان کے چھپے ہوئے بعض نسخوں میں بھی ایسا ہی ہے۔ مثلاً سام وید مطبوعہ وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ میں بھی حصہ اول میں صرف ۵۹ گیت ہیں۔ لیکن ہندوستان کے چھپے ہوئے اکثر نسخوں میں ۶۴ ہی گیت ہوتے ہیں۔ اور ضمیمہ کا جہانامنی گیت بھی ان میں ہوتا ہے۔

فائدہ ۲- جن نسخوں میں نصف اول کی تقسیم پرپاٹھکوں کے حساب سے ہے ان میں ایک ضمنی تقسیم اور بھی دی جاتی ہے۔ یعنی دس دس گیت والے پرپاٹھکوں کے دو دو حصے کر دیتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک میں پانچ پانچ گیت ہوتے ہیں۔ اور آخری پرپاٹھک کے جو چودہ گیتوں کا ہے تین حصہ کرتے ہیں۔ پہلے میں پانچ۔ دوسرے میں پانچ اور تیسرے میں چار گیت۔

گیارھویں فصل۔ سام وید نصف ثانی

سام وید کے اس حصہ کی تقسیم بھی بظاہر دو طرح پر کی جاتی ہے۔ یعنی خواہ نو پرپاٹھکوں میں خواہ ۲۲ ادھیاؤں میں۔

پرپاٹھکوں کی پھر ضمنی تقسیم ہے جیسے کہ حصہ اول میں ہے۔ یعنی ابتدائی پرپاٹھکوں کے دو دو اور آخری پرپاٹھکوں کے تین تین حصے ہیں۔ اس طرح:-

۳+۳+۳+۳+۲+۲+۲+۲+۲

میزان کل ۲۲- یعنی جملہ نو پرپاٹھک ۲۲ حصوں میں منقسم ہیں۔ یہی ۲۲ حصے ہیں جو دوسری تقسیم میں ۲۲ ادھیا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح گو بظاہر سام وید حصہ دوم کی بھی دو تقسیمیں ہیں۔ لیکن فی الواقع یہ دو جداگانہ تقسیمیں نہیں ہیں۔ بعض نسخوں میں ادھیاؤں کی تعداد ۲۲ کی بجائے ۲۱ ہے۔ لیکن اس کا باعث یہ ہے کہ ان میں ۲۰ و ۲۱ ادھیائے کو ملا دیا گیا ہے۔

سام وید نصف ثانی کے ادھیاؤں میں جو گیت ہیں وہ بہت چھوٹے یعنی اکثر تین منتروں کے ہیں۔ اسی لئے وے ترِرچ یعنی تین رچاؤں یا منتروں والے کہے جاتے ہیں۔ مختلف مطابع کے چھپے ہوئے ویدوں میں حصہ دوم کے گیتوں کی تعداد میں تھوڑا اختلاف بھی ہے۔ یہ اختلاف ادھیائے ۸ و ۱۲ و ۱۳ میں پایا جاتا ہے جگراؤں کے چھپے ہوئے نسخہ میں حصہ دوم کے گیتوں کی تعداد پورے چارسو ہے۔ لیکن ویدک ینترالیہ اجمیر کے ایڈیشن میں ان کی تعداد ۴۰۲ ہے۔ کیونکہ اس میں تیرھویں ادھیا کے ایک گیت کے تین گیت بنائے ہیں۔ نیچے ہم جگراؤں والے نسخہ کے چارسو گیتوں کے دیوتاؤں کی تفصیل لکھتے ہیں۔

رگ وید کے بیان میں ہم لکھ آئے ہیں کہ ویدوں کے خاص الخاص دیوتا تین ہیں۔ اندر اگنی اور سوم۔ رگ وید کے آدھے سے زیادہ گیت انہی تین دیوتاؤں کی تعریف میں ہیں۔ سام وید کے نصف اول میں آپ نے دیکھ لیا کہ تقریباً سب کا سب انہی تین کی حمد و ثنا میں ہے یہی حال نصف دوم کا ہے۔ اس کے چارسو گیتوں میں سے ۳۵۰ گیت انہیں دیوتاؤں کی پکار میں ہیں۔ اس طرح:- سوم پومان ۱۳۸۔ اندر ۱۲۶۔ اگنی ۷۶۔ اندر اگنی ۱۰۔ میزان ۳۵۰

باقی پچاس گیتوں میں سے ۲۹ گیتوں کی تفصیل یہ ہے۔ ۷ گیت مترا اور ورن کی یکجائی تعریف میں۔ ۶ گیت اشونیوں کی تعریف میں۔ ۳ گیت مروتوں کی۔ ۳ گیت سورج کی۔ ۲ گیت وشنو کی۔ ۶ گیت اشا (شفق) کی اور ۲ گیت اندر برہسپتی کی تعریف میں ہیں۔ میزان ۲۹ گیت۔ اب رہے ۲۱ گیت۔ انکی دیوتاؤں کی تفصیل یہ ہے

فتاویٰ

س ۱۲۷ } زکوٰۃ کے روپیہ کی روٹی پکا کر کھلانا جائز ہے یا نہیں؟
(ابوزکریا علی محمد شیخوپوری)

ج ۱۲۷ } پکا ہوا کھانا غریبوں کی ملکیت کردے تو بالاتفاق جائز ہے۔

س ۱۲۸ } امام جماعت کے وقت آگے پیچھے سورت پڑھ سکتا ہے مثلاً پہلی رکعت میں سورہ والتین۔ دوسری میں والضحیٰ۔ اگر پڑھ سکتا ہے تو کس دلیل سے ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۸ } جائز ہے۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک نماز میں موجودہ ترتیب کے خلاف قرأۃ پڑھی تھی۔

س ۱۲۹ } بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعویذوں کے اثر سے بچے مرجاتے ہیں اور بعض سوکھ بھی جاتے ہیں۔ اور جس بیمار کے متعلق تعویذوں کا شک ہو اس کو ڈولی کہلاتے ہیں۔ ڈولی میں ڈھول اور ستالی بجاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ تعویذوں کا ایسا اثر ہے اور ڈولی کہلانی اسلام میں ثابت ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۹ } یہ سب رسومات ہیں۔ ان کے متعلق پوچھنا کیا۔ ایسے افعال ناجائز ہیں۔ ایسا اثر کسی اور وجہ سے ہوتا ہوگا۔

س ۱۳۰ } مطلقہ عورت کو باپ مجبور کرکے اپنی مرضی کے مطابق نکاح کرا سکتا ہے۔ حالانکہ عورت کی مرضی دوسری جگہ ہے۔ لیکن اس جگہ باپ نہیں مانتا۔ اسلام کیا فیصلہ کرتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۰ } حدیث شریف میں آیا ہے الثیبۃ احق بنفسھا۔ صورت مذکورہ میں بحکم حدیث مطلقہ کی رائے غالب ہونی چاہیئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۱ } یہ جو آج کل اکثر بازاری اخبارات اور بعض واقف احباب بھی بذریعہ اشتہارات تھیٹر، ناٹک، سنیما وغیرہ لغویات ٹاکیز وغیرہ حوالات اپنے اخبارات میں اشتہارات اور دعوت عام وخاص دیتے ہیں کہ خود بھی آؤ اور اپنے ہمراہ اپنے دوست احباب اور زن وفرزند کو بھی لاؤ آج عریاں ناچ ایک قابل حسینہ دکھائے گی۔ کیا یہ دعوت اور اسکی اجرت آیت ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان میں داخل ہے۔
(سائل خطیب محمد ایوب ازنیلگری)

ج ۱۳۱ } بیشک یہ اعانت معصیت پر ہے جو جائز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ اللہ اعلم!

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث | اگر اس کی توسیع اشاعت کے لئے حتی الامکان کوشش کرتے رہیں تو حالات موجودہ میں بوجہ گرانی کاغذ کے اخراجات کی زیادتی سے جو تکلیف پیش آرہی ہے اس میں کچھ سہولت ہوتی رہے۔ اہلحدیث کے دیرینہ کرمفرما بابو شجاع الدین خان صاحب جالندھری نے مبلغ عہ گرانی کاغذ میں امداد کے لئے روانہ فرمائے۔ علیٰ ہذا القیاس ایک اور مخلص چوہدری فتح محمد صاحب بھوانی پوری نے قیمت اخبار کے ختم ہونے سے پہلے ہی نہ صرف قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دی بلکہ ایک روپیہ مزید گرانی کاغذ میں امداد کے لئے بھیجا۔

اس کے علاوہ محترم ڈاکٹر محمد داؤد صاحب وصوبیدار میجر ڈاکٹر محمد حسن صاحب بہادر نے اخبار اہلحدیث کے لئے ۲-۲ خریدار اور مولوی ابوعبدالحق سید محمد اشرف صاحب مجاہد گیلانی لائلپوری نے ایک جدید خریدار بنا کر ادارہ کو ممنون فرمایا ہے۔ امید ہے دیگر احباب کرام بھی اہلحدیث کی امداد فرماتے رہیں گے۔

حساب ماہواری | بابت اگست بد اخبار ۔۔ ۱۲ ۱۹ روپیہ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ گذشتہ ماہ کی نسبت یہ کمی اس وجہ سے کم ہے کہ ماہ اگست میں اخبار کی ۴ اشاعتیں ہوئیں۔

وی پی بھیجے گئے | ماہ اگست کے وی پی جن خریداروں کے نام ۹-۱۰۲ تک روانہ کئے گئے ہیں ان کو وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔

غریب فنڈ | میں از فتوحی فنڈ للعہ سابقہ بدمہ فنڈ ۹ ر بقایا ہے۔ از سائل ۳۵ قطب الدین ۶ - ۳۶ محمد علی ۶ میزان ۱۲ - سائل ۳۱ کے نام آٹھ ماہ اور ۳ کے نام دس ماہ کیلئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۱۴ر

وصولی داخلہ | ۳۷ محمد ایوب ۔ ۳۸ عمر الدین ۔ ۳۹ غلام رسول ۔

نوٹ | سال بھر کے لئے مبلغ تین روپے پورے آنے چاہئیں۔ ورنہ اخبار بھی سال سے کم کے لئے جاری کیا جائے گا۔

زکوٰۃ کا مصرف | دار العلوم ندوۃ العلماء میں کثرت سے ایسے نادار طلبہ ہیں جن کے طعام ولباس کی کفالت اہل خیر حضرات کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اس صدقۂ جاریہ کو صاحب نصاب مسلمان فراموش نہ فرمائیں گے اور دار العلوم ندوۃ العلماء کے غیر مستطیع طلبہ کے لئے کوئی رقم ضرور ارسال فرمائیں گے۔
(سید عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

درخواست قرآن | کوئی صاحب خیر باقیات صالحات کا اجر حاصل کریں۔ اور مجھ غریب کے واسطے ایک قرآن مجید مترجم ہدیۃً پتہ ذیل پر روانہ فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ میرا پتہ یہ ہے:-
ٹیلر محمد حسین مقام سرخی براستہ پور نیو ٹون ضلع کولابہ

(باقی متفرقات صفحہ ۱۱ کالم اول پر)

ملکی مطلع

ملک میں کیا ہو رہا ہے؟

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنے اجلاس بمبئی میں ۷۔ اگست کو جو سول نافرمانی کی ترار داد پاس کی کانگرسی لیڈروں کو موقع نہیں ملا کہ اسکو عملی صورت میں ملک کے اندر جاری کرتے کیونکہ حکومت نے کانگرس کے سرکردہ لیڈروں کو اجلاس کے ختم ہوتے ہی گرفتار کر لیا۔ غالبًا حکومت کو خیال تھا کہ ایسا کرنے سے تحریک رُک جائے گی۔ مگر اس کا ردّعمل یہ ہُوا کہ سارے ملک میں فسادات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ خصوصًا ان صوبوں میں جہاں ہندو اکثریت میں ہیں۔ مثلاً یو پی۔ سی پی۔ بہار مدراس اور بمبئی وغیرہ میں مسلح منظاہرین نے ہر قسم کی تشدد آمیز حرکات کا ارتکاب کیا جس کا کچھ اندازہ مندرجہ ذیل سرکاری اعلانات سے لگایا جا سکتا ہے:۔

بمبئی ۲۵۔ اگست۔ حکومت بمبئی انتہائی افسوس کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ متواد میں ہجوم اور پولیس کے درمیان تصادم کے نتیجہ کے طور پر ایک پولیس کنسٹیبل ہلاک ہو گیا یہ واقعہ ۲۲۔ اگست کو ہُوا۔ مزید چار پولیس کنسٹیبل سخت زخمی ہو گئے۔ واقعہ کی تفصیل ابھی موصول نہیں ہوئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پولیس کی ایک چھوٹی سی پارٹی نے جلوسوں اور منظاہروں کی ممانعت کی۔ سرکاری احکام کی تعمیل میں ایک ہجوم کو جو تین ہزار اشخاص پر مشتمل تھا۔ منتشر ہونے کا حکم دیا۔ ہجوم نے حکم ماننے کی بجائے پولیس پر حملہ کر دیا۔ جسکے جواب میں گولی چلانی پڑی۔ منظاہرین میں سے دو ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے مزید پولیس وہاں بھیجدی گئی۔ چنانچہ اب وہاں امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ کئی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ (اخبار پربھات ۲۷۔ اگست صٹ)

حکومت بہار کا سرکاری اعلان ملاحظہ فرمائیے: ۲۲۔ اگست کو پٹنہ سے کانگرس تحریک کے سلسلہ میں صوبہ بہار میں صورت حالات کے متعلق ایک اعلان شائع کیا گیا جس میں لکھا ہے کہ

۱۹۔ اگست کو ضلع شاہ آباد (آرہ) میں پولیس اور فوج کی ایک پارٹی ڈمراؤں سے جو پاس جا رہی تھی کرا سے ایک ہجوم پر جو مختلف مقامات پر سڑکوں کو نقصان پہنچا رہا تھا گولی چلانی پڑی۔ جس سے ۱۷۔ اشخاص ہلاک ہو گئے ایک فوجی دستہ ریل گاڑی کے ذریعہ آسنسول سے پٹنہ کی طرف جا رہا تھا کہ اسے ریلوے لائن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والے ایک ہجوم پر گولی چلانی پڑی۔ جس سے اٹھارہ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

ضلع مظفر پور میں کاٹرا اور مینا پور میں شدید فسادات ہوئے۔ دونوں مقامات پر پولیس تھانے تباہ کر دئیے گئے۔ کاٹرا میں ایک پولیس کانسٹیبل ہلاک اور ایک سب انسپکٹر شدید مجروح ہُوا۔ مینا پور میں ایک سب انسپکٹر کو ہلاک کر کے جلا دیا گیا۔ ساسارام میں ۱۴۔ اگست کو ایک ہجوم پر جس کے سرغنے ڈاکو تھے۔ دوبار گولی چلائی گئی۔ جس سے ۱۶۔ اشخاص مجروح ہوئے۔ سارن ضلع پٹنہ میں فساد پر آمادہ ایک ہجوم کو ۱۶۔ اگست کو گولی چلا کر منتشر کرنا پڑا اس سے دو اشخاص ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔

کنٹراس (دھنباد سب ڈویژن) میں ۱۶۔ اگست کو فسادیوں نے پیشتر اس کے کہ ان کو گولی چلا کر منتشر کیا گیا۔ کئی پولیس افسروں کو زخمی کیا۔ بہت بڑے ہجوموں کو منتشر کرنے کے لئے ضلع پٹنہ میں ۱۷۔ اگست کو کیرم میں اور ۱۸۔ اگست کو ایک اور مقام پر گولی چلانی پڑی (ایضًا صفحہ ۱)

مندرجہ بالا چند واقعات بطور مثال درج کئے گئے ہیں۔ ورنہ اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو سرکاری یا نیم سرکاری ذرائع سے اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں۔ اگرچہ حکومت کے اعلانات میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فساد زدہ علاقوں میں پولیس اور فوج متعین کی گئی ہے۔ اب وہاں امن و امان بحال ہو رہا ہے۔ مگر اسکے باوجود ملک میں آیندہ امن و سکون کے متعلق لوگوں میں تشویش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہمارا ملک بفضلہ تعالےٰ ابھی تک دشمن کے حملہ سے محفوظ ہے مگر پھر بھی ایک نہیں کئی ایک مصائب کے نزول کا مورد بن رہا ہے۔ پنجاب میں فسادات کے واقعات دوسرے صوبوں کی نسبت بہت کم ہوئے ہیں۔ مگر یہاں سیلاب کی تباہی ستم ڈھا رہی ہے۔ ہزارہا دیہاتی جن کی فصلیں اور مکانات سیلاب سے تباہ ہو گئے۔ خانما برباد پھر رہے ہیں۔ حکومت اور رعایا حتی الامکان ان کی امداد کر رہی ہے دوسری طرف خوفناک گرانی ہے جس سے مزدور اور غریب طبقہ سخت تنگ آ گیا ہے۔ بلکہ متوسط درجے کے لوگوں میں بھی تشویش پائی جاتی ہے ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالےٰ اپنے عاجز بندوں کے حال پر رحم فرمائے۔

رفتار جنگ

محاذ روس سے جنگ کے متعلق لندن میں جو تازہ خبریں آئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے سٹالن گراڈ کی طرف جرمنوں کی پیشقدمی روک دی ہے۔ بلکہ روسی جرنیل مارشل تموشنکو کی فوجوں نے جوابی حملے کر کے کئی جگہ سے دشمن کو پسپا کر دیا ہے۔ اب جرمنوں نے سٹالن گراڈ

کا ارادہ ترک کر کے اس کے جنوب اور شمال میں دریائے والگا تک پہنچنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ جرمنوں نے سٹالن گراڈ کے شمال مغرب اور جنوب مغرب سے بار بار حملے کئے مگر روسیوں نے سب کو روک دیا۔ ایک جگہ جرمن فوج کو گھیر کر برباد کر دیا۔ قفقاز کے مشرق میں کرسنڈور کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ مغرب میں تیل کے مرکز گروزنی سے ساٹھ میل دور گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ شمال میں لینن گراڈ کے محاذ پر اپنے کھوئے ہوئے مفتوحہ علاقے واپس لینے کے لئے جرمنوں نے پانچ دن سے جو حملہ شروع کر رکھا تھا۔ اس میں انکو شکست کھا کر بھاگنا پڑا ہے۔ وسطی محاذ پر رزیف اور ویاسما کے علاقے میں روسیوں نے ۵۰ میل لمبے محاذ پر نہایت زور دار حملے کر کے جرمنوں کو پچاس میل تک پیچھے ہٹا دیا اور چھ سو دس دیہات اور شہروں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اور بہت سا سامان جنگ ان کے ہاتھ آیا۔

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن جرنیل فان باک نے سٹالن گراڈ پر حملہ کرنے کے لئے دس لاکھ فوج جمع کر لی ہے مگر روسی بھی ہر طرح تیار ہیں۔ کیونکہ کاکیشیا کی لڑائی میں روسی سٹالن گراڈ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اگر جرمنوں نے سٹالن گراڈ کا محاصرہ کر لیا تو ہمیں امید ہے کہ انہیں اسی طرح بھاری ناکامی کا سامنا ہو گا۔ جس طرح کہ گذشتہ سال ماسکو کے قریب پہنچ کر ہُوا تھا۔ انہوں نے ماسکو کو محاصرہ میں لینے کی زبردست کوششیں کیں جو سب کی سب ناکام بنا دی گئیں۔ (انتہٰی)

بعض مبصرین کا خیال ہے کہ موسم سرما سر پر ہے مگر ابھی تک جرمنی کا پروگرام پورا نہیں ہُوا۔ غالباً آیندہ بھی پورا نہیں ہو گا۔ گذشتہ سردیوں میں جرمنوں کو اپنا بہت سا مفتوحہ علاقہ خالی کرنا پڑا تھا۔ آیندہ سردیوں میں بھی یہی حال ہو گا۔ بلکہ ایک اور خطرہ یہ ہے کہ یورپ میں جرمنی کے خلاف اتحادی دوسرا محاذ قائم کر دینگے جسکی مدافعت کے لئے جرمنی کو بہت سی فوج مع سازو سامان روسی محاذ سے واپس بلانی پڑے گی۔ جس کے نتیجہ میں روس کا مفتوحہ علاقہ جرمنی کے ہاتھ سے نکل جانے کا احتمال ہے۔

محاذ بحر الکاہل کا کچھ حال معاصر پرتاپ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے!

"سالومن ٹاپوؤں (جزائر سلیمان) میں جاپانیوں کو جب سے امریکن فوجیں وہاں اُتری ہیں۔ شکست ہو رہی ہے۔ ان کے پاؤں ایسے اُکھڑے ہیں کہ کہیں جمنے میں نہیں آتے۔ امریکہ کے محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی بری فوجیں اس لڑائی سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ کچھ جاپانی فوجیں منتشر ہو گئی ہیں۔ اور مسٹر والٹر ناش کے جو واشنگٹن میں نیوزی لینڈ کے سفیر ہیں۔ قول کے مطابق حقیقی فائدہ ہُوا ہے جاپانیوں نے بہتیری کوشش کی کہ جنوب مشرق میں جن اڈوں پر امریکنوں کا قبضہ ہُوا ہے۔ ان پر دوبارہ قبضہ کیا جائے۔ مگر ان کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ پچھلے چند ماہ میں شانت مہا ساگر (بحر الکاہل) میں جاپانیوں کی یہ تیسری شکست ہے۔ پہلی شکست مونگے کے سمندر میں ہوئی۔ اور اس میں جاپانیوں کا بھاری نقصان ہُوا۔ دوسری شکست مڈوے ٹاپوؤں کی لڑائی میں ہوئی۔ اس میں جاپانیوں کے سمندری بیڑے کو جو بھاری نقصان پہنچا وہ اُسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اب سالومن ٹاپوؤں کی لڑائی میں زبردست شکست ہوئی ہے۔ اس لڑائی کے دو مرحلے ختم ہو چکے ہیں اول جب امریکن فوجیں اُتری تھیں۔ دوسرا جنوب مشرق میں امریکنوں کی فتح۔ اب نہ معلوم تیسرا مرحلہ کب شروع ہو گا۔ امریکنوں نے جو علاقہ فتح کیا ہے۔ اس پر ان کا پورا تسلط ہے اور جاپانی اُسے واپس لینے میں بالکل ناکام رہے ہیں۔

موجودہ جنگ کا ایک پہلو یہ ہے کہ جب تک بری فوجوں اور سمندری بیڑے کو ہوائی جہازوں کی پوری امداد حاصل نہ ہو۔ اول الذکر دونوں کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ افریقہ میں آیندہ جو جنگ ہونے والی ہے۔ اس میں اتحادیوں کو ممکن ہے کہ ایسی مشکل پیش آئے۔ اس میں شک نہیں کہ روم ساگر (بحیرہ روم) میں برطانیہ کا زبردست بیڑہ موجود ہے۔ اور دشمن کو بھاری نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ان کی فوجی تیاریاں بھی ہر طرح سے مکمل ہیں۔ مگر ایک مشکل یہ ہے کہ العلمین کی طرف دشمن کی پیشقدمی نے اتحادیوں کو کئی ہوائی اڈوں سے محروم کر دیا ہے۔ جن سے کہ بعض رقبوں میں برطانوی بیڑے کو امداد پہنچائی جا سکتی تھی۔ اس کے علاوہ دشمن بڑے بڑے فوج بردار ہوائی جہازوں سے روم ساگر (بحیرہ روم) کے پار فوج لا رہا ہے۔ دونوں طرف سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اتحادیوں کو ابھی تک اس بات کا کافی فائدہ ہے کہ روم ساگر (بحیرہ روم) میں ان کی بھاری طاقت موجود ہے۔ جو کہ دشمن کی پریشانی کا موجب ہو گی۔"

(پرتاپ لاہور ۳۱ - اگست ۱۹۴۲ء ص۵)

چین کی تازہ کامیابیاں

پیہم ناکامیوں سے بھی مایوس نہ ہونے والے چینی ایک بار پھر اپنے جانی دشمن جاپان کے خلاف اپنے تازہ جارحانہ اقدام میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ چین کے شرقی صوبوں چیک یانگ اور کیانگسی میں جو پیشقدمی انہوں نے حال ہی میں شروع کی تھی۔ اس میں انہیں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں انہوں نے کتنے ہی اہم شہروں اور قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مشہور شہر کیوسکی پر ان کا قبضہ ہو جانے سے جاپانیوں کی گرفت چیک یانگ کیانگسی

(بقیہ [illegible] صفحہ)

مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی | امتحانات امتحان بتاریخ [illegible] ۹ شعبان کو زیر صدارت امام صاحب جامع مسجد دہلی سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں علاوہ تلاوت قرآن مجید کے دیگر علماء کرام کی بھی تقریریں ہوئیں۔ مدرسہ کے طلباء و بچگاں قرآن خواں وغیرہ نے نظمیں بھی پڑھیں۔ نتیجہ بحمد و تعالیٰ بہت اچھا رہا۔ مدرسہ کے ۵۳ نفر طلبہ میں سے سوائے چند نفر کے سب پاس ہوئے تین نفر فارغ التحصیل مولوی محمد عمر گونڈوی اور مولوی محمد نجیب اللہ گورکھپوری اور مولوی شکر اللہ گورکھپوری کو سندیں دی گئیں اور دستار فضیلت بھی دی گئی۔ اول درجہ کے طلبہ و بچگاں کو کتب وغیرہ سے انعام بھی دئیے گئے۔ مدرسہ کا سالانہ آمد و خرچ کا حساب بھی سنایا گیا۔ (ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ پل بنگش دہلی) (عدم اشاعت فنڈ وصول)

مولانا محمد سورتی | مرحوم کا جنازہ غائب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں بعد نماز جمعہ پڑھا گیا۔

جواب استفسار | اخبار اہلحدیث مورخہ [illegible] میں کتاب عہد حاضرہ کے بڑے لوگ حصہ دوم [illegible] کے حوالہ سے شمس الدین احمد صاحب بوریا نے سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کی بابت استفسار کیا ہے۔ اور اس میں سلطان موصوف کی تضحیک کا پہلو درج ہے اور بالکل صریح بہتان اور اتہام ان کی متشرع [illegible] عالمانہ زندگی پر لگائے ہیں۔ اور روزانہ خواہش نفسانی کی وجہ سے اپنی منکوحہ بیویوں کو طلاق کا الزام لگایا ہے سبحانک ھذا بہتان عظیم یہ سب مخالفین کی [illegible] ہے اور سلطان پر بے اصل [illegible] حاضری حجاز شریف اور [illegible] اچھی طرح واقفیت [illegible] کی وجہ سے مجھے اس [illegible] کا علم الیقین ہے [illegible] بہتان [illegible]

تا پہنچ کر سکیں تو نیلام منتظم کے پاس روپیہ انعام [illegible] حاضر کرے گا۔ نیاز مند [illegible]
محمد مونس خاں شروانی خان بہادر رئیس تاؤلی ضلع علی گڈھ۔

مولانا محمد دہلوی | کی دختر کے نکاح کی خبر جو اہلحدیث ۱۰ اگست [illegible] میں درج ہوئی ہے۔ حافظ حمید اللہ صاحب دہلوی اس نکاح کی ساری کارروائی کو فرضی اور جعلی بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم اصل حقیقت معلوم ہونے پر واضح کی جائیگی۔

یاد رفتگاں | میری خالہ صاحبہ جو چھوٹے بال بچوں والی تھی۔ بعارضہ تپ دق اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئی۔ انا للہ! مرحومہ نہایت صالح اور پابند صوم و صلوٰۃ تھی ناظرین مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں (محمد صادق از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ) [illegible]

اصلاحی رسائل

میاں سلطان احمد صاحب وجہ و وی بٹالوی نے مسلمان قوم کی بُری عادات اور تباہ کن رسم و رواج کی اصلاح کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ جن میں بالکل آسان اور سادہ کہانیوں میں بچوں کو اور بعض جگہ والدین کو بھی نہایت بیش قیمت نصیحتیں کی ہیں۔ ان کے اصلاحی رسائل کا یہ سلسلہ اس قابل ہے کہ آپ اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ تاکہ بچپن ہی میں نیک عادات کی خوبیاں اور بُری عادات کی برائیاں انکے ذہن نشین ہو جائیں۔ سروست مندرجہ ذیل رسائل دفتر میں موجود ہیں:
جھوٹا لڑکا ار- سچا لڑکا ار- بہادر لڑکا ار- دلدار کی موت ار- تین بیٹے ۲ر- حیوان نما انسان ار- اخلاقی کہانیاں ۲ر- بیوی کے نام پہلا خط ار- دوسرا خط ار

[illegible] دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب سیر و تاریخ

رحمۃ للعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ جس میں حضور سرور کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ دارالعلوم دیوبند اور ملک کی دیگر مشاہد درس گاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۶/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۶/

سیرت ابن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت الفاظ کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶/

خاتم الانبیاء مسمیٰ **او جز السیر لخیر البشر** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری ہے۔ اور ان مشہور اوہام کا بھی جواب جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ مصنفہ مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی۔ قیمت ۱۲/

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے محمل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات تحریر کئے ہیں۔ مجلد ہے۔ قیمت ۱۲/

پیارے نبی کے پیارے حالات مؤلفہ مولانا نیر زور صاحب ڈسکوی

جو قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ زبور، توریت۔ انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲/ ہر سہ جلد دو روپے

پیارے نبی کے پیارے اخلاق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان کیا گیا ہے ... عمل کی دعوت دیتے ہیں ... مجلد ہے۔ قیمت ...

شمائل ترمذی مترجم۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کا مفصل بیان ہے۔ حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے مطالعہ کیلئے ضروری ہے۔ قیمت ۱۴/

سید البشر مؤلفہ مولوی عبدالرحمن ابو سعید صاحب فرید کوٹی۔ اس میں توریت۔ زبور اور انجیل کی پچاس پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں۔ جو رسول عربی کی بعثت کی تائید میں ہیں۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴/

عرب کا چاند سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم سوامی

لکشمن جی ... ہیں۔ یوں تو آپ نے اکثر غیر مسلموں کے خیالات سنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ ملک کے مشہور جرائد نے اسے پسند کیا ہے۔ قیمت ۶/

صدیق اکبرؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان۔ از خواجہ عباد اللہ اختر۔ قیمت ۸/ ایضاً خورد۔ قیمت ۴/

الفاروق از مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح اور ان کی سیاسی۔ انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت غیر قوموں سے حسن سلوک۔ قیمت ۸/

ذو النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عہد عثمانی کے واقعات کا حال۔ قیمت ۴/

اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح اور عہد حیدری کے واقعات ...

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اسلام کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۸/

سیرت الکبریٰ (ازواج اسلامیہ) ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۱۲/

سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے عقائد۔ عبادات۔ معاملات۔ حسن معاشرت اور علوم و فنون وغیرہ کے حالات درج ہیں۔ قیمت پانچ روپے

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار۔ منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
رسالہ جامعہ قرولباغ
دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۹ نمبر ۴۷



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کڑہ بھائی
تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء
مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰
رؤسا و جاگیرداران سے ۷
عام خریداران سے ۴
شش ماہی ۲/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر | ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

پیری اور امیری

یا للعجب!

از ماسٹر محمد طفیل صاحب انور مدرس شکر گڑھ

ہر کوئی ہے کیوں مرید؟ اور کیوں ہیں تمام پیر
کیا فرائض ہیں خدا کے اپنے بندوں کے لئے
کیا خدا رازق نہیں؟ اور کیا نہیں حاجت روا
تنگ ہیں آج ہم انسان کی پوجا میں آہ!
گھر میں آٹا تک نہ ہو اک وقت کی گذران کو
صوفی و عالم نمونے ہیں عجم کی ٹھاٹھ کے

کیوں ہے لازم حلقہ تقلید میں ہونا اسیر
آدمی کا آدمی ہے کس طرح سے دستگیر
کیا نہیں وہ قادر مطلق۔ سمیع۔ ارحم۔ بصیر
کر دیا اس کے حوالے منصب رب قدیر
پیر کی بیعت۔ ضیافت نقد خدمت ناگزیر
سیم و زر شاہوں سے بڑھ کر گھر میں رکھتے ہیں فقیر

اعطنی فی الآخرۃ امناً و فی الدنیا ھدیٰ
من صعوبات اجرنی یا مجیر یا مجیر

انتخاب الاخبار

(والعلم عند اللہ)

۱۰ ستمبر تک

—— بہار گورنمنٹ کے ایک مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ ۲۵ اگست کو حاجی پورہ کے قریب ایک ہجوم نے فوجی دستوں اور پولیس پر حملہ کر دیا جسے طاقت سے منتشر کرنا پڑا۔ اس سے پہلے روز ایک کانسٹیبل اور دفعہ دار پر حملہ کیا گیا تھا۔ ۲۵ اگست کو کمول میں بھی فساد ہوا۔ اور پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ ۲۶ اگست کو ضلع پورنیا میں ایک ہجوم پر جو ایک ریلوے اسٹیشن جلانا چاہتا تھا، گولی چلائی گئی۔

—— حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ پرائیویٹ اور کرایہ کی موٹر کاروں کے مالکوں کو چاہیئے کہ ان کے قبضہ میں موٹروں کے جتنے ٹائر ہیں وہ ان سب کے بنانے والوں کے نمبر حکومت کے پاس رجسٹر کرائیں۔ ورنہ انہیں پٹرول کے کوپن نہ مل سکیں گے۔

—— ہندو مہا سبھا کی سب کمیٹی کے ممبران ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی وغیرہ مختلف مقامات کا دورہ کر کے ملک کی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے مل کر تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔

—— نئی دہلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نے حروں کی شورش کی جڑ کاٹنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس گروہ کا مرکز یعنی پیر پگاڑو کا قلعہ مسمار کر دیا جائے۔ قلعہ کی مسجد اور مذہبی آثار کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا۔

—— چنکنگ (چین) سے ۴ ستمبر کا چینی اعلان مظہر ہے کہ جو چینی فوجیں کینٹن جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہیں انہوں نے ۳۵ میل شمال مغرب میں واقع شہر لوائی پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— ماسکو۔ ۴ ستمبر روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ پر جنگ کا سب سے بڑا حملہ ہو رہا ہے۔ روسی کچھ اور پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

—— آج کل ہندوستان میں جنگی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔ ممکن ہے اسی سال جاپان پر حملہ کرنے کے لئے اسے اڈہ بنایا جائے۔

—— ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے ہیں۔

(۱) حکومت کو چاہیئے کہ موجودہ تعطل کو ختم کرنے کے لئے ملک کی مشہور سیاسی جماعتوں سے فوراً بات چیت شروع کرے۔

(۲) ہندوستان کی آزادی کا فوراً اعلان کیا جائے۔ (۳) ہندوستان میں فوراً قومی حکومت قائم کی جائے۔ قومی حکومت میں تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندگی ہو۔ (۴) جنگ کے بعد ہندوستان کی قومی حکومت جمہوری اصول کی بنا پر آزاد ہندوستان کا جدید آئین مرتب کرے۔

—— سٹالن گراڈ کے محاذ پر جرمنوں نے جو اپنی چھاتا فوج اتاری تھی۔ روسیوں نے اس کا صفایا کر دیا ہے۔

—— نئی دہلی کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کے کسی ریڈیو نے یہ خبر نشر کی تھی کہ وائسرائے ہند پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

—— ریاست بھوپال نے کم تنخواہ پانے والے ملازموں کو ۴ فیصدی گرانی الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز اپنے ملازموں کو ضروریات زندگی خریدنے کے لئے دو ماہ کی تنخواہ پیشگی دی جائے گی۔

—— ہندوستان میں پچاس ہزار اشخاص ہر ماہ فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ آج کل ہندوستان کے جنگی اخراجات ۷۰ لاکھ روپیہ روزانہ ہیں۔

مدرسہ جھنڈے نگر واقع ریاست نیپال کے سالانہ امتحان میں ۳۵ طالب علم شریک امتحان ہوئے۔ بحمد اللہ امسال نتیجہ امتحان اور سالوں سے بہت زیادہ حوصلہ افزا ہے۔ ایک طالب علم کے باقی سب کامیاب رہے۔ تحریر و تقریر اور جماعت و مدرسہ میں اول آنے والے طلبہ کو معقول انعام بھی دیا گیا۔ یہاں مدرسہ رحمانیہ دہلی کے نصاب کے مطابق اول سے چوتھی جماعت تک کی تعلیم کا انتظام ہے۔ حافظ کا شعبہ بھی قائم ہے۔ تین مدرسین اور باورچی ملازم ہیں۔ مدرسہ میں مستقل خوراک پانے والے تیس طالب علم ہیں۔ یہ مدرسہ اپنے علاقہ کی عشری آمدنی سے چل رہا ہے۔ نیز ریاست نیپال نے عین مدرسہ کے سامنے والی زمین پر بازار بسانا شروع کیا ہے۔ اس لئے موقعہ سمجھ کر چار مکانوں کے لئے مدرسہ کی جانب سے درخواست دیکر قیمت و رجسٹری وغیرہ داخل کر کے باضابطہ رسید حاصل کر لی گئی ہے۔ ان مکانوں کی تعمیر کے لئے ریاست کی طرف سے محدود مدت بھی مقرر ہے۔ چونکہ یہ مکانات مدرسہ کے لئے ایک مستقل جائداد کی صورت رکھتے ہیں۔ اس لئے معاونین کرام اسکی امداد فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔
خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ: ضلع بستی ڈاک خانہ راہدت گنج۔ مدرسہ جھنڈے نگر واقع راج نیپال۔ نائب ناظم و صدر مدرس (مولوی) عبد الرؤف خان رحمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۹۔ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۱ھ

خطبہ آمد رمضان شریف

خصوصاً جدید خریداروں کیلئے

مسلمان بھائیو! معزز مہمان (رمضان شریف) آنے والا ہے۔ اس مہمان کی خاطر ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ایک خطبہ پڑھا تھا۔ مسلمان بھائیوں کی اطلاع کے لئے اس کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے:۔

"سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا فرمایا۔ اے لوگو! تم پر ایک بہت بڑی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی اچھی ہے۔ خدا نے اس مہینہ میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں۔ اور رات کو قیام کرنا سنت قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے تو وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا۔ اور جو اس میں فرض ادا کرے، وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فرض ادا کئے۔ وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائے گا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملے گی۔ اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملے گا۔ چونکہ روزہ دار کی افطاری کے لئے بہت کچھ سامان چاہئے۔ اس لئے ہم (صحابہ) نے عرض کی حضور! ہم میں سے ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ یہ ثواب اس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلا دے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا برف والا شربت یا دودھ پیٹ بھر کر پلا دے خدا اس کو میرے حوض کوثر سے شربت پلاویگا۔ جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ بخشش ہے آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کم کرائے خدا اس کو بخش دے گا۔ اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دے گا۔" (خدا توفیق بخشے)

علم غیب رسالتآب کا مسئلہ حل ہو گیا

بریلوی حنفیہ اور دیوبندی حنفیہ اور اہلحدیث میں یہ مسئلہ عرصہ سے معرکۃ الآرا چلا آرہا ہے۔ اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار عموماً علم غیب کلی کا اثبات کرتے رہے ہیں۔ اور اہلحدیث کے مضمون نگار عموماً اس کا ابطال کچھ دن ہوئے اخبار محمدی دہلی میں مسئلہ علم غیب پر ایک مضمون نکلا تھا۔ جس کے جواب میں اخبار الفقیہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کے نامہ نگار ہمارے خیال میں ایک ذی علم بزرگ ہیں۔ جن کا نام نامی مولوی محمد عالم صاحب آسی ہے۔ اگرچہ آپ کے مضامین عموماً اہل حدیث اور دیوبندیہ کے خلاف نکلا کرتے ہیں۔ لیکن یہ مسئلہ علم غیب رسالتمآب ایسا لمبا متنازعہ ہے کہ کسی ذی علم کو اس میں کلام نہیں ہوسکتا موصوف ایک زمانہ میں مدرسہ نعمانیہ لاہور میں مدرس تھے۔ مدرسہ مذکورہ کے منتظمان اس مسئلے میں پختہ بریلوی ہیں۔ جب مولوی صاحب موصوف کے خیالات کی جھلک ان پر پڑی تو باہمی سوء مزاجی پیدا ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف وہاں سے الگ ہوگئے۔ یا الگ کئے گئے۔ یہ ایک بہت پرانا واقعہ ہے۔

اخبار محمدی کے جواب میں مولوی صاحب نے قلم اٹھایا۔ اور مضمون کی سرخی لکھی:۔

"کیا نبی علیہ السلام غیب دان نہ تھے؟

یہ استفہام دراصل استفہام تقریری ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیات مرقومہ ذیل میں

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى

عنوان بیان سے معلوم ہوتا تھا یا معلوم کرایا گیا کہ آپ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب کلی ثابت کریگے۔ کیونکہ اس میں اختلاف ہے۔ علم غیب کلی کیا ہوتا ہے؟ اہل توحید جس کے منکر اور بریلوی جماعت جس کی قائل ہے۔ یہ وہی علم ہے جس کا ذکر آیات قرآنی میں یوں ملتا ہے:۔

يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا الآیہ

(خشکی اور پانی کی کل چیزیں خدا کو معلوم ہیں۔ جو پتہ گرتا ہے وہ بھی اس کو معلوم ہے رطب یابس سب کچھ جانتا ہے)

اہل توحید کہتے ہیں کہ یہ علم خاصۂ الٰہی ہے۔ اسی لئے رسالتمآب کے لئے ایسے علم سے انکار کرتے ہیں۔ بریلوی حضرات اس کے قائل ہیں۔ ہاں فرق اتنا بتلاتے ہیں کہ خدا کا ذاتی علم ہے۔ اور رسول اللہ کا تعلیمی اور وہبی۔

مولوی صاحب موصوف نے اس کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے۔ ہم اس بارے میں آپ کے پورے الفاظ نقل کر دیتے ہیں۔ جو الفاظ ہم نقل کرینگے اُن کی سرخی اخبار محمدی دھلی کے مضمون کی تردید ہے۔ مگر اصل مضمون قابل دید ہے۔ "محمدی" کے نامہ نگار نے چند واقعات لکھے تھے کہ فلاں فلاں موقع پر آپ علیہ السلام کو اطلاع نہ ہوئی۔ منجملہ اُن کے افک عائشہ صدیقہ کا قصہ پیش کیا تھا۔

مولوی آسی صاحب اس کی تردید میں لکھتے ہیں:

"علم غیب کا تسلسل اور دوام ضروری نہیں ہوتا۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس کا جز بیں مدوجزر ہوا کرتا ہے۔ کھیل تماشا نہیں کہ ہروقت دکھایا جائے۔ اس کا تعلق غیر ضروری اشیاء سے نہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر پیش کیا جائے۔ بلکہ اس وصف کا ظہور کسی اہم اور نہایت ضروری موقعہ پر ہوتا ہے۔ حدیث میں صاف بیان ہے کہ آپ نے کسی موقعہ پر جوش میں آکر قیامت تک کے حالات بتا دیئے تھے۔ کسی نے اپنے باپ کا نام پوچھا تھا تو وہ بھی بتا دیا تھا۔ کسی نے اونٹنی پوچھی تھی تو فوراً آپ کا اس کا نشان بتا دیا تھا۔ ایسے واقعات کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ آپ کو علم غیب کامل طور پر حاصل تھا۔ مگر اس کا اظہار حسب موقعہ اور تقاضائے وقت سے وابستہ تھا۔ بچوں کا کھیل نہ تھا کہ ہر کس و ناکس کے سامنے اسے پیش کیا جاتا۔ قدرشناسی بھی اس کیلئے شرط ہے۔ کفار نے ہرچند کہا کہ اگر تم سچے ہو تو خدائی قدرت دکھاؤ۔ یہ سوال اس بنیاد پر تھا کہ وہ لوگ رسول کو خدا کا اوتار سمجھتے تھے اور خواہاں تھے کہ خدائی افعال آپ سے سرزد ہوں۔ مگر آپ کو اس خیال کے باطل کرنے کے لئے یوں حکم دیا گیا کہ آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں خدا نہیں اور خدا کی صفات کا اوتار نہیں۔ مگر اتباع وحی میرا فرض ہے اور وحی سے میرا صدر منشرح ہے۔ مجھے کوثر عطا ہوا۔ علم و فضل کی کثرت بخشی گئی۔ مجھے وہ غیب دیا گیا جو رسالت سے تعلق رکھتا ہے۔ ہاں معجزہ طلبی کے جواب میں خدا نے پھر وہی علم غیب پیش کیا تھا اور مخالفین سے کہا گیا تھا کہ قرآن میں اخبار بالغیب ہے رحمت و ہدایت ہے اصلاح عالم ہے۔ اور طریق وصول الی اللہ کا بیان ہے۔ تم بھی کوئی ایسی کتاب یا اس کا ایک مختصر پیش کرو۔ جس میں یہ صفات موجود ہوں۔" (الفقیہ ۲۱ اگست ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث: آپ کا یہ مضمون محمدی کی تردید نہیں ہے بلکہ تائید ہے۔ کیونکہ اس میں علم غیب رسالت مآب کو قضیہ دائمہ مطلقہ کی شکل میں بیان نہیں کیا۔ بلکہ قضیہ مطلقۂ عامہ کی شکل میں بتایا گیا ہے۔ جس کو شیخ سعدی نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے حق میں یوں ادا کیا ہے۔

کسے پرسید زاں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیر خردمند
زمصرش بوئے پیراہن شنیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی

(حضرت یعقوب علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام آپ کے قریب ہی کنوئیں میں پڑے رہے۔ تو آپ کو معلوم نہ ہوا۔ لیکن جب مصر سے قافلہ چلا تو آپ نے بتا دیا۔ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ)

بگفت احوال ما برق جہان است
دمے پیدا و دیگر دم نہان است
گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

(یعنی ہماری حالت بجلی کی سی ہے جو کبھی چمکتی ہے اور کبھی غائب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہم بھی کبھی آسمان کی بتا دیتے ہیں اور کبھی اپنے پیروں کی بھی خبر نہیں ہوتی)

یہی مضمون مولوی آسی صاحب نے ادا کیا ہے جو بالکل ٹھیک ہے۔ جو لوگ ایجاب کلی کے قائل ہیں جیسے بریلوی صاحبان وہ بھی غلطی پر ہیں۔ بلکہ بقول فقہا کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مسامرہ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ۔ جو لوگ سلب کلی کے قائل ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں حقیقت یہی ہے کہ دونو طرف دائمہ مطلقہ نہیں ہے بلکہ مطلقہ عامہ صحیح ہے۔ یعنی جب خدا چاہتا

آپ کو علم غیب کی اطلاع دے دیتا تھا۔ اس لئے صاف لفظوں میں کہلوا یا گیا :-

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (پ ۷-ع۱۱) (اے نبی کہہ دیجئے کہ میں خدا کے خزانوں پر اختیار نہیں رکھتا اور نہ میں غیب جانتا ہوں)

لَآ اَعْلَمُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع منفی ہے جو علم غیب کی نفی کرتا ہے۔ چاہے بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ اسی عقیدہ عدم علم غیب کلی کو منطقیانہ طریق پر قیاس استثنائی کی شکل میں یوں بیان کیا گیا ہے :-

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ (پ ۹-ع ۱۳) (اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ اگر میں غیب کلی جانتا تو میں ہر قسم کی خیر جمع کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی)

جو لوگ اپنے عقیدے کے ماتحت اس قرآنی قیاس استثنائی کی قدر نہیں کرتے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ دوسرے قیاس استثنائی کی بھی بے قدری کریں جو توحید کے متعلق قرآن مجید میں ان لفظوں میں مذکور ہے :-

لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (پ ۱۷-ع ۲) (اگر زمین آسمان میں متعدد معبود ہوتے جیسا کہ مشرکوں کا خیال ہے تو یہ دونو اب تک برباد ہو چکے ہوتے)

آج کل کے مسلمان تو اس قسم کے استثنائی قیاسوں کی تاویل یا تحریف کرتے ہیں۔ مگر عرب کے لوگ قبل اسلام بھی ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ اس قسم کے کلاموں کو جو قیاس استثنائی کی شکل میں ہوتے بے اعتراض و بے غبار بالکل صحیح سالم سمجھتے۔ کیونکہ عرب کا شاعر کہتا ہے ؎

لو کنت من مازن لم تستبح ابلی
بنو اللقیطة من ذهل ابن شیبانا

(میں اگر قوم مازن سے ہوتا تو دشمن میرے اونٹ نہ چرا لے جاتے)

یہ قیاس استثنائی کی شکل ہے۔ کسی اپنے پرائے نے اس پر اعتراض نہیں کیا کہ یہ تلازم کیا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مولوی آسی صاحب نے جو خیال ظاہر کیا ہے وہ ایک مصالحانہ خیال ہے اس لئے ہم محمدی کو اس مصالحت پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور محمدی کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ یہ شعر پڑھیں ؎

شکر لله که میان من و تو صلح فتاد
صلح جویان بخوشی سجدہ شکرانہ زدند

قادیانی مشن

اخبار ایمان۔ صدق۔ پیغام صلح اور مسیح موعود

مرزائی اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۲۷ اگست روایت کرتا ہے کہ بمبئی کے اخبار "ایمان" نے اور "صدق" لکھنؤ نے یہ مان لیا ہے کہ یاجوج ماجوج یورپ کی اقوام ہیں۔ "پیغام صلح" ان دونو اخباروں کے اس تسلیم کرنے پر ان سے سوال کرتا ہے کہ مسیح موعود کہاں ہے؟ یعنی جب تم دونو اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج مان گئے تو مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لو۔ ورنہ بتاؤ مسیح موعود کہاں ہے؟

اس سوال کا معقول جواب تو یہ اخبارات ہی دیں گے مگر "اہلحدیث" اس سوال کا جواب ملتوی رکھ کر پوچھتا ہے کہ

یاجوج ماجوج کہاں رہتے ہیں؟

پیغام صلح کے اسی پرچے کے صفحہ پانچ پر یاجوج کے متعلق ایک روائت لکھی ہے جس میں گو اپنے مجدد قادیانی کی طرح پوری تحریف کی ہے تاہم اصل مطلب فوت نہیں ہو سکا۔ پہلے ہم روایت مذکورہ کے الفاظ کتاب ترمذی سے نقل کرتے ہیں۔ پھر ان پر بحث کریں گے۔ وہ روائت یہ ہے :-

یوحی اللہ الیہ ان حرز عبادی الی الطور فانی قد انزلت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم قال ویبعث اللہ یاجوج وماجوج ... فیرغب عیسی ابن مریم الی اللہ واصحابه قال فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی موتی کموت نفس واحدۃ۔ (ترمذی باب فتنۃ الدجال)

اس روائت کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو اطلاع دیگا کہ میرے ایماندار بندوں کو کوہ طور کی طرف لے جا۔ میں ایسے لوگ بھیجنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ پھر خدا تعالے یاجوج ماجوج کو بھیج دیگا (یہاں تک کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف دعا کرتے ہوئے متوجہ ہونگے تو خدا تعالے یاجوج ماجوج کی گردنوں میں زہریلی پھنسی پیدا کر دے گا۔ جس سے وہ سب یکدم مر جائیں گے۔

ناظرین! حدیث کے الفاظ اور ترجمہ ملحوظ رکھ کر پیغام صلح کے الفاظ سنئے۔ پیغام صلح اپنے مسیح موعود کے زمانے کے طاعونی کیڑوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

یہ وہی طاعونی کیڑا ہے جس کا ذکر حدیث میں ان الفاظ میں موجود ہے :-

فیرغب عیسی واصحابه فیرسل اللہ علیهم النغف[1] فی رقابهم فیصبحون

[1] اسی طرح مرقوم ہے۔

فردیٰ کموت نفس واحد۔
(پیغام صلح ۲۷۔ اگست ۱۹۳۸ء)

اس روائت کا ترجمہ یوں کیا ہے :-

پس خدا کا نبی مسیح موعود اور اس کے اصحابی متوجہ ہونگے اور خدا تعالےٰ ان کے مخالفوں کے خیموں میں ایک پھوڑا ظاہر کریگا۔ پس ایک چیرے پھاڑے ہوئے شخص کی موت کی طرح ہو جائیں گے (پیغام صلح ۲۷۔ اگست ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث مضمون نگار نے اس ترجمے میں جو کمال کیا ہے۔ اُسے ہم اہل علم کی تفریح کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہاں اس پر ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ یورپین اقوام جن کو مرزا صاحب اور آپ لوگ اور آپ کے ہم نوا یاجوج ماجوج کہتے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ ان کی گردنوں میں یا بقول پیغام صلح خیموں میں پھوڑے کب پیدا ہوئے اور مسیح موعود اور ان کے ساتھیوں کی دعا سے یہ لوگ کس زمانہ میں مرے؟

ارے بھتیا! سچ تو یہ ہے کہ اگر یورپین اقوام یاجوج ماجوج ہونے کی حیثیت سے اس حدیث کے مصداق ہوتے تو آپ کے مسیح موعود کی زندگی ہی میں مر کر ختم ہو گئے ہوتے۔ اور آج دنیا ان کی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا نہ ہوتی جس میں کہ ہو چکی ہے۔

مرزا صاحب کے مریدو! لگے ہاتھ اس سوال کا جواب بھی بتا دو کہ کوہ طور کا مقام کہاں ہے جہاں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو لے جانا تھا۔ کیا قادیان کے منارہ پر نہیں تو لے گئے؟ ہم بھی اس تاویل کو مان لیتے مگر مشکل یہ ہے کہ منارہ مرزا صاحب کی زندگی میں تعمیر ہوا ہی نہیں۔ گو اس کا نام منارۃ المسیح ہے۔

بھئی واللہ! تمہاری ایسی ایسی باتیں سن کر سید ابوالحسن ملا دوپیازہ مرحوم کی زندگی کے واقعات سامنے آجاتے ہیں۔ کیسا اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ جو استاد ذوق نے اس شعر میں پیش کیا ہے ؎

نام میرا سُن کے مجنوں کو جمائی آگئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

حضرت خواجہ صاحب دہلوی کی دعوت قبول

خواجہ صاحب چونکہ ہمہ اوستی عقیدے کے بزرگ ہیں۔ اس لئے آپ ہر رنگ میں جلوہ نمائی کرتے رہتے ہیں۔ ہم بھی بوجہ دیرینہ تعلق مودّت کے اُن کی رفتار گفتار سمجھنے میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری طرف سے یہی جواب ہوتا ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

آپ نے ازراہ محبت علماء اہل حدیث کو دعوت دی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ :-

"میں اس کے لئے تیار ہوں کہ تمام ہندوستان کے اہل حدیث اپنے علماء کو کسی جگہ جمع کریں اور میں اپنے ہم عقیدہ علماء کے ساتھ وہاں آؤں اور ان بناوٹی حدیثوں کو درائت اور روائت کے دلائل کے ذریعہ موضوع اور بناوٹی ثابت کردوں" (منادی یکم ستمبر ۱۹۳۸ء ص)

اہلحدیث علمائے اہل حدیث آپ کی دعوت قبول کرتے ہیں صرف اتنی مزیت کے ساتھ کہ جتنی حدیثوں کی تحقیق کرنا چاہیں ان کی فہرست مع مکمل حوالہ کے دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی میں بھیجدیں۔ وہاں سے بعد مشورہ آپ کو تاریخ معین کر کے گفتگو کے لئے اطلاع دی جائے گی۔

اس دعوت علمی کے علاوہ اگر آپ دعوت طعام بھی دیجئے تو میں ذاتی حیثیت سے کہتا ہوں کہ میں خود قبول کرونگا۔ ہاں میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اگر آپ اس امر میں حافظ اسلم صاحب جیراجپوری کو بھی شریک کرلیں تو بیک کرشمہ دو کار کا مضمون ہو جائے۔ اور مجھے اجازت دیجئے کہ اخیر میں آپ کی دعوت کی قبولیت کا اظہار ایک شعر میں کردوں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

چتر وید انوکرمنی

مرتبہ جناب پنڈت مقصود حسن صاحب خلیق چتر ویدی متوطن روڑکی

(۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کے بعد)

(۱) آدتیہ۔ (۲) سرسوتی۔ (۳) سرسوان یعنی سرسوتی کا خاوند (۴) ورون۔ (۵) وشوکرمن (۶) پوشن (۷) زمین و آسمان (۸) نیاز کی کڑھائی (۹) پانی (۱۰) وات یعنی باد یا ہوا۔ (۱۱) دین۔ (۱۲) اگھ یعنی گناہ یا لعنت مخالف فوج پر (۱۳) دیوتاؤں کی مجلس (۱۴) وشودیو یعنی تمام دیوتا (۱۵) منزا۔ ورون۔ ارجمان۔ (۱۶) سوتیا۔ برہسپتی۔ اگنی۔ (۱۷) وایو اور اندر وایو۔ (۱۸) اندر مروت۔ (۱۹) سوم ورون (۲۰) اندر اور تمام دیوتا۔ (۲۱) اندر اور دیگر دیوتا

سام وید کے متعلق تمام لٹریچر کا بیان

ہم اپنے مضمون ویدوں کے تراجم اور تفاسیر میں لکھ چکے ہیں۔ دیکھو اہلحدیث کے پرچے مورخہ ۱۳ جنوری و ۳ فروری ۱۹۳۹ء۔ یہاں ہم سام وید کے صرف انگریزی اردو اور ہندی کے تراجم کا ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کی یادداشت تازہ ہو جائے۔ اور ایک اور ترجمہ جو پہلے ہماری نظر سے نہیں گزرا تھا اس کا ذکر بھی آجائے۔

(۱) انگریزی کا ترجمہ پادری اسٹیونسن کا۔ یہ سب سے قدیم اور مستند ترجمہ ہے۔ لیکن اب نہیں ملتا۔ صرف بڑی بڑی لائبریریوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔ (۲) انگریزی ترجمہ گرفتھ صاحب کا یہ ای جے لازرس کمپنی نے اپنے میڈیکل ہال پریس بنارس سے شائع کیا تھا اور اسی پتہ سے ملتا ہے۔ (۳) اردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس برو ٹھا ضلع علی گڑھ کا۔ یہ مترجم سے ملتا تھا مگر اب نایاب ہے۔ (۴) ہندی ترجمہ پنڈت تلسی رام جی میرٹھی کا۔ جو انہوں نے آریہ خیال کے مطابق کیا۔ یہ میرٹھ اور دہلی وغیرہ کے کتب فروشوں سے مل سکتا ہے۔ (۵) ہندی ترجمہ پنڈت جوالاپرشاد بھارگو ساکن آگرہ کا۔ اسے ویدک سدھرم سبھا نے عرصہ ہوا آگرہ کے ستیہ پرکاش پریس میں چھپوایا تھا معلوم نہیں اب ملتا ہے یا نہیں۔ (۶) سائن اچاریہ کی سنسکرت تفسیر مع اس کے مطابق ہندی ترجمہ کے یہ چند سال ہوئے شائع ہوا تھا۔ اور سناتن دھرم پریس مراد آباد سے ملتا ہے۔ (۷) ہندی ترجمہ پنڈت جے دیوجی کا۔ یہ سب سے جدید ترجمہ ہے۔ لیکن آریہ خیال کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس کو آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے شائع کیا ہے۔ چونکہ جدید ترجمہ ہے۔ اس لئے اکثر ہندی کے کتب فروشوں سے مل جاتا ہے۔ فقط۔ سام وید کا بیان بھی بعونہ تعالیٰ ختم ہوا۔

مدعیان اسلام

یہودیوں کے نقش قدم پر

(مرقومہ مولوی محمد ابوالخیر صاحب پریوائی)

امم سابقہ کی تباہی اور بربادی کا واحد سبب یہی تھا کہ انہوں نے رسول وقت کی مخالفت کی اور ان کی زریں باتوں کو نشہ غرور میں مست ہو کر ٹھکرا دیا۔ یہودیوں کو کہا گیا کہ حطۃ کہو لیکن انہوں نے کھلی ہوئی مخالفت کی اور بجائے حطۃ کے حنطۃ کہنا شروع کیا۔ اس تمرد اور سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کے اوپر اللہ کا غضب اور پھٹکار نازل ہوئی۔ سچ فرمایا رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کچھ اگلی امتوں نے کیا وہی تم بھی کرو گے۔ آج اس فرمان نبوی کی صداقت ہماری نظروں کے سامنے نظر آ رہی ہے۔ تمام وہ خصائل قبیحہ جو یہودیوں میں تھے۔ وہ آج نام نہاد مسلمانوں میں بطریق کامل نظر آ رہے ہیں۔ جس طرح یہودیوں نے اپنے رسول کے حکم کی مخالفت کی ٹھیک اسی طرح آج بعض مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کو ضد ہو گئی ہے سردار انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں سے۔ اس افسوسناک حقیقت کا انکشاف چند سطروں میں کیا جاتا ہے۔ بغور پڑھیں:

حکم تھا کہ ہر مسلمان پنجوقتہ مسجد میں حاضری دے اور بلا عذر شرعی ہرگز غیر حاضر نہ ہو۔ لیکن ہو کیا رہا ہے۔ مسجدیں آباد نہیں بسلم قوم کا مرثیہ خواں ہیں اس کے عوض میں قبروں پر حاضری دی جاتی ہے۔ مسجدیں بچھانے کو فرش تک نہیں لیکن قبروں پر کمخواب اور ریشمی چادریں چڑھائی جائیں۔ حکم تھا کہ مسجدوں میں خوشبو ہو لیکن وہاں تو وضو کرنے کا صحیح وسالم برتن بڑی مشکل سے ملیگا۔ ہاں قبروں پر ہر وقت اگر کی بتیاں اور لوبان سلگ رہا ہے۔ مسجدیں جمعہ کو بھی مشکل سے بھری نظر آتی ہیں۔ لیکن قبروں پر ہر جمعرات کو مردوں اور عورتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ مسجدوں میں کوئی تلاوت کرنے والا نہیں لیکن قبروں پر قوالی اور ساتھ ہی قل بھی پڑھا جائے گا۔ مسجدوں میں ناپاک اور جوتیاں پہنے گھس جائیں گے مگر قبروں کے پاس ہاتھ میں بھی جوتیاں لے کر نہیں جاسکتے ہیں۔ اگر کسی سے یہ جرم عظیم ہو بھی گیا تو مجاورین کوڑوں اور طمانچوں سے حواس درست کر دیں گے۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو اجمیر اور پھلواری جا کر ملاحظہ کر سکتا ہے۔ مساجد میں اذان دینے والا کوئی نہیں مگر قبرستان میں مجاوروں کی کثرت۔ مسجدوں میں اگر کبھی گذر ہو گیا تو مسجد کی تعظیم اور ادب و احترام بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔ لیکن قبروں کے پاس حد درجہ ادب اور خاموشی سے کام لیا جاتا ہے جمعہ کی طیاری نہیں ہوگی مگر عرسوں میں جانے کی وہ شاندار طیاری ہوگی گویا عید ہے۔ حکم تھا کہ اگر عورتیں پردے کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے جائیں تو ان کو مت روکنا۔ لیکن یہاں تو طے کر لیا گیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں سے مخالفت کی جائے گی۔ نتیجہ خواہ کچھ ہو چنانچہ عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے یکسر روک دیا گیا ہے۔ ہاں قبروں پر ہر جمعرات کو خوب شوق سے جائیں کوئی روک نہیں۔ مسلمانوں میں کتنے غریب، محتاج، یتیم اور بیوہ ہیں جو متواتر فاقہ کر رہے ہیں۔ ان کے جسم پر صحیح وسالم ایک چیتھڑا بھی نظر نہ آئیگا۔ لیکن ان کو نہیں دیا جاتا ہے بلکہ قبروں پر رنڈیاں چڑھائی جائیں۔ چادریں چڑھائی جائیں جو زندہ ہیں اُن کو نہ دیا جائے مردوں کو دیا جائے۔ زندوں کے پاس ستر ڈھانکنے کو لباس نہیں ان کو محروم کر دیا جائے مگر قبروں پر قیمتی سے قیمتی چادریں پیش کی جائیں مُردوں کو ان کی قطعاً ضرورت نہیں مگر سب انہیں کے لئے کیا جائیگا۔ زندوں کے لئے کچھ بھی نہیں جو کہ مستحق ہیں۔ دیکھا آپ نے یہ نام نہاد مسلم قوم کس طرح تیزی کے ساتھ یہودیت کے نقش قدم پر دوڑ رہی ہے۔ کیا علم بردارانِ اسلام یہی ہیں کیا شیدائیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہیں؟ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو میں پھر کہوں گا کہ رات کو دن اور تاریکی کو روشنی بتایا جا رہا ہے۔ ان تمام

مفرقات

اہلحدیث کی چستی | اخبار اہلحدیث ناظرین تک عموماً جمعہ یا ہفتہ کو پہنچتا ہے مگر گزشتہ پرچہ ایک دو دن پہلے پہنچ ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اخبار جمعرات کو ڈاک خانہ میں دیا جاتا ہے۔ اور گذشتہ جمعرات کو ڈاک خانہ میں تعطیل تھی۔ اس لئے تاخیر مناسب نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ تقدیم کرکے بدھ کے روز اخبار پوسٹ کر دیا گیا۔ ناظرین غور فرمائیں کہ اخبار بوڑھا ہے مگر ادائیگی فرض میں چست ہے۔ امید ہے کہ اس کی اس چستی کا عوض ناظرین کی طرف سے اس کی توسیع اشاعت کی صورت میں ملیگا تاکہ ماہانہ نقصان پورا ہوتا رہے۔

گرانی کاغذ | بھی دوسری اشیاء کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ہے خدا آسانی کرے

مولوی محمد ابراہیم صاحب | ساکن جنیال ضلع گوردا سپور نے اہل حدیث کانفرنس۔ مدرسہ مکہ مکرمہ اور مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے پانچ پانچ روپیہ جملہ پندرہ روپیہ دفتر ہذا میں ارسال فرمائے۔ جزاہ اللہ!

میاں رحیم بخش صاحب درزی | ساکن موضع جنیال مذکور نے مدرسہ مکہ مکرمہ و مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے اڑھائی اڑھائی روپیہ۔ جملہ پانچ روپیہ ارسال کئے۔ جزاہ اللہ!

غریب فنڈ | میں از مستری عبدالعزیز صاحب ناگی کوٹلی لوہاراں مغربی ۵ر۔ بقایا فنڈ ۱۴ار از سائل نمبر ۳۳ مولوی محمد ایوب نیلگری ۴ر ۱۲ار نمبر ۳۸ عمرالدین فتح آباد ۸ر۔ نمبر ۳۹ غلام رسول ناگ نو ۸ر۔ میزان ۱۲ر ۱۲ار

بقایا فنڈ ۲ر

درخواست مفلس | مجھے اخبار اہلحدیث کا بہت شوق ہے مگر قیمتاً خرید کرنے سے معذور ہوں۔ کوئی صاحب خیر ماہ صیام میں میرے نام ایک سال کیلئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں۔ عاجز منظور احمد سکندر پور براہ گورد ہرا گنج۔ ضلع فرخ آباد۔

دعائے صحت | ہمشیرہ ڈاکٹر محمد یونس صاحب کانپوری اور مستری عبدالعزیز صاحب ناگی کوٹلی لوہاراں والے بیمار ہیں۔ ناظرین ان کیلئے دعائے صحت کریں

رمضان المبارک میں | صدقات وخیرات ادا کرتے وقت جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کو بھی یاد رکھیں۔ (معتمد عمومی)

یاد رفتگاں | مولوی سید عبدالعلی صاحب ٹمنوی جو صالح نوجوان اور اعلیٰ علمی مذاق رکھتے تھے۔ عالم شباب میں رحلت کر گئے۔ اناللہ! (۲) محمد صدیق معمار کوٹلی لوہاراں کا پسر خورد فوت ہوگیا۔ اناللہ! ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

مولوی محمد عمر صاحب جالندھری | نے تحصیل زیرہ کے متعدد گاؤں میں ۳

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۲} رویت ہلال کے لئے شرع شریف میں کونسی مسافت متعین ہے اگر ہے تو کتنے میل کی؟ (سید عزیز اللہ از مدراس)

ج نمبر ۱۳۲} مسافت متعینہ کی روایت میرے علم میں نہیں ہے۔ ہاں علم ہیئت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ غالباً تیس میل کے فاصلہ پر اختلاف مطالع ہو جاتا ہے۔ امرتسر لاہور کا فاصلہ ۳۲ میل کا ہے۔ اتنے فاصلہ پر تین منٹ کا اختلاف ہے۔ امرتسر میں اگر چھ بجے سورج غروب ہوتا ہے تو لاہور میں چھ بج کر تین منٹ پر ہوتا ہے۔ اس لئے اختلاف مطالع کی وجہ سے رویت قبول نہیں کی جائے گی۔

س نمبر ۱۳۳} کیا مدراس کے مسلمان دہلی کی رویت کا اعتبار کر سکتے ہیں؟ جبکہ دہلی ایک ہزار میل سے زائد فاصلے پر واقع ہے۔ نیز دہلی اور مدراس کے غروب وقت میں صرف نصف گھنٹہ کا فرق ہے۔ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۳۳} اس کا جواب پہلے جواب میں آگیا۔ اختلاف مطالع میں حکم بھی مختلف ہوتا ہے۔

س نمبر ۱۳۴} کیا ریڈیو۔ تار۔ ٹیلیفون کی خبریں اور شہادتیں شریعت اسلامیہ میں قابل تسلیم ہیں؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۳۴} اگر بولنے والا ثقہ مسلمان ہے تو خبریں معتبر ہیں ورنہ نہیں۔ کیونکہ کافر کی شہادت دیانات میں معتبر نہیں ہے۔ لیکن یہاں بھی اختلاف مطالع کا لحاظ رکھا جائے گا۔

س نمبر ۱۳۵} ریڈیو پر ایسا آدمی جو شہادت شرعی کے معیار پر صحیح اترتا ہے۔ ثقہ ہے۔ اعلان کرے کہ ہندوستان کے کسی حصے میں نے بچشم خود چاند دیکھا۔ تو کیا تمام ہندوستان کو عید کرنی جائز ہے؟ اسی طرح ٹیلیفون اور تار کو قیاس فرماویں۔ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۳۵} اہل حدیث کے نزدیک دور دراز کی رویت حجت نہیں ہے یہ فیصلہ صحابہ کرام کے زمانے میں ہو چکا ہے۔ حنفیہ کے ہاں دور کی رویت تسلیم کی جاتی ہے۔

س نمبر ۱۳۶} اگر بارہ بجے دن کو چاند کی شرعی تحقیق ہو جائے اور شہادت شرعیہ کے ذریعہ ثابت ہو جائے کہ ۲۹ رمضان کو چاند ہوا تو بارہ بجے

---

۴ تبلیغی دورہ کرکے توحید وسنت کی اشاعت کی۔ ان کی کوشش سے سات خاکروب داخل اسلام ہوئے للہ الحمد! (مولوی محمد عبداللہ از زیرہ)

فلسفہ روزہ | ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور سے مفت طلب کریں۔

ملکی مطلع

جنگ کا چوتھا سال

اب یہ جنگ نے تین سال ختم کر کے چوتھے سال میں قدم رکھا ہے۔ ابتدا اس طرح ہوئی تھی کہ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ اس حملہ کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ بحیرہ بالٹک میں داخل ہونے کے لئے جرمنی کو پولینڈ کی بندرگاہ ڈینزگ کی ضرورت تھی۔ یہ شہر گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمنی کے پاس تھا۔ جنگ کے بعد صلحنامہ کی رو سے اتحادیوں نے پولینڈ کے حوالے کر دیا۔ جرمنی سے اس شہر تک پہنچنے کے لئے راستہ پولینڈ میں سے گزرتا ہے۔ جرمنی کو اپنی تجارتی اغراض کے لئے اس راستے اور بندرگاہ کی ضرورت تھی۔ جرمنی نے پولینڈ کو بہتیرا ڈرایا دھمکایا مگر وہ دھمکیوں میں نہ آیا۔ کیونکہ برطانیہ اور فرانس نے اس کو جرمنی کے خلاف امداد دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اس کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ ادھر برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ مگر پولینڈ کو براہ راست امداد نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ درمیان میں جرمنی اور دوسرے غیر جانبدار ممالک حائل تھے۔ جرمنی اور فرانس کی سرحدیں ملتی ہیں مگر برطانیہ کلاں جزیرہ ہونے کی وجہ سے الگ تھلگ ہے۔ اس لئے انگریزی فوج فرانس میں داخل ہو کر فرانسیسی فوج کی امداد سے جرمنی کے خلاف صف آرا ہو گئی۔ مگر جرمنی اور فرانس نے گذشتہ جنگ عظیم کے بعد اپنی اپنی سرحدوں پر زمین دوز قلعوں کی قطاریں بنا رکھی تھیں۔ اخباری اصطلاح میں فرانس کی حفاظتی لائن کا نام میجنو لائن یا ماژینو لائن تھا اور جرمنی کی حفاظتی لائن کا نام سیگفرڈ لائن تھا۔ اپنی اپنی لائن کے متعلق فریقین ناقابل شکست ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے یہ دعویٰ غالباً ٹھیک تھا۔ کیونکہ کئی ماہ تک فریقین کی فوجیں اپنے اپنے زمین دوز قلعوں میں پڑی رہیں۔ کچھ موسمی خرابی کی وجہ سے ہوائی سرگرمیوں کے سوا کوئی بڑا فوجی تصادم نہیں ہوا۔ آخر ۱۹۴۰ء کے موسم بہار میں جرمن فوج بلجیم اور ہالینڈ کو پامال کرتی ہوئی فرانس کی حدود میں داخل ہو گئی۔ حالانکہ یہ دونو ملک اپنی غیر جانبداری پر سختی سے قائم تھے فرانس کی یہ بڑی غلطی تھی کہ اس نے جرمنی کی سرحد پر تو حفاظتی لائن بنائی مگر بلجیم والی سرحد غیر محفوظ چھوڑ دی۔ حالانکہ فرانس کو معلوم تھا کہ گذشتہ جنگ عظیم کے موقع پر جرمن فوج اسی راستے فرانس میں داخل ہوئی تھی۔

جرمنی بہت عرصے سے جنگ کی تیاریاں کر رہا تھا۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں برطانیہ اور فرانس وغیرہ جو گذشتہ جنگ عظیم میں فتوحات حاصل کرنے کی وجہ سے فتح کے نشہ میں سرشار ہو گئے تھے لمن الملک الیوم کے اصول پر اپنے مقابلہ میں کسی حکومت کو قابل اعتنا نہ سمجھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ جنگی تیاریوں سے بالکل غافل رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولینڈ جو اکیلا ہونے کے باوجود کافی طاقتور تھا اڑھائی ہفتوں میں شکست کھا گیا۔ اس کے بعد جرمنی نے بلجیم اور ہالینڈ پر توجہ کی۔ باوجودیکہ ان کو برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ امداد حاصل تھی مگر یہ بھی جرمنی کی بے پناہ طاقت کے مقابلہ میں چند روز سے زیادہ نہ ٹھیر سکے۔ ان سے فارغ ہو کر جرمن فوج کی اتحادی افواج سے فرانس کی سرزمین پر براہ راست ٹکر ہوئی۔ مگر قریباً سوا مہینہ تک مزاحمت کرنے کے بعد فرانس نے برطانیہ سے علیحدہ ہو کر ہتھیار ڈال دیئے اور برطانوی فوج ڈنکرک کے مقام پر محصور ہو گئی۔ تین طرف جرمن فوج نے گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ چوتھی طرف سمندر تھا آخر برطانوی بیڑا کئی لاکھ انگریزی فوج کو کچھ سامان جنگ سمیت لے کر اٹلانٹیس میں چوڑی رودبار انگلستان کو عبور کر کے ساحل انگلستان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور بھاری سامان جنگ محاذ پر چھوڑ دیا گیا جو جرمنی کے ہاتھ لگ گیا۔ انگریزوں نے اس کامیاب واپسی پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ مگر دراصل انگلستان کے واسطے یہ بڑا نازک وقت تھا۔ اس وقت اگر ہٹلر ان کے ملک پر فوج کشی کر دیتا تو اس کی فتح یقینی تھی کیونکہ بقول مسٹر چرچل انگلستان کی حفاظت کا سامان بالکل ناکافی تھا۔ ہٹلر بحری بیڑا نہ ہونے کی وجہ سے انگلستان پر فوج کشی تو نہ کر سکا۔ البتہ اس ملک پر اس نے بے پناہ ہوائی حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا تاکہ برطانوی عوام کو خوفزدہ کر کے ان کے حوصلوں کو پست کر دے۔ جس سے ان کی قوتِ مزاحمت سلب ہو جائے۔ مگر اہل انگلستان نے کمال ہمت اور بہادری کا ثبوت دیا۔ جان مال کا کافی نقصان ہونے کے باوجود ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ جنگی تیاریوں میں زیادہ سے زیادہ مشغول ہو گئے۔ آخر ہٹلر نے اپنے فضائی نقصانات سے تنگ آ کر وسیع پیمانہ پر ہوائی حملوں کا خیال چھوڑ دیا۔

اس اثنا میں برطانیہ آہستہ آہستہ تیار ہو گیا۔ ادھر امریکن کارخانوں کا جنگی سامان انگلستان پہنچنے لگا۔ اب حالت یہ ہے کہ برطانیہ کے سینکڑوں طیارے جرمنی اور

اس کے مقبوضات پر سخت حملہ کر کے جنگی کارخانوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔

فرانس کی شکست کے وقت برطانیہ میدان جنگ میں اکیلا تھا۔ لیکن اس تین سال میں اس کو کئی ایک ساتھی مل گئے۔ امریکہ اور روس بھی جنگ میں شریک ہو گئے۔ ان کی شمولیت کی وجہ یہ ہوئی کہ جون ۱۹۴۱ء میں جرمنی نے روس پر اور دسمبر ۱۹۴۱ء میں جاپان نے بحرالکاہل میں امریکن جزائر پر حملہ کر دیا تھا۔ چین بھی اتحادیوں کی صف میں شامل ہو گیا۔ ادھر جرمنی کو بھی یورپ میں مفتوحہ ممالک کے علاوہ اٹلی جیسا ساتھی مل گیا اور ایشیا میں جاپان اتحادی طاقتوں سے متصادم ہو گیا۔ جس سے جرمنی کو یہ فائدہ پہنچا کہ امریکہ اور برطانیہ کی بہت سی طاقت ایشیا میں مصروف جنگ ہو گئی اور روس کو سائبیریا میں جاپان کے متوقع حملہ کو روکنے کے لئے کئی لاکھ فوج مع سامان جنگ محفوظ رکھنی پڑی۔ ورنہ اگر روس کی ساری فوج جرمنی کے مقابلہ میں صف آرا ہو جاتی تو آج روس پر جرمنی کا اتنا دباؤ نہ پڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ اتحادی ممالک میں جرمنی کے خلاف یورپ میں دوسرا محاذ قائم کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور اتحادی حکومتیں اس کام کے لئے مناسب موقع و محل کا انتظار کر رہی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اس عرصہ میں اتحادی اقوام کو بہت نقصان پہنچا۔ مثلاً بحرالکاہل میں کئی جزائر ان کے ہاتھ سے نکل گئے۔ برما بھی گیا چین کا بڑا علاقہ جاپان کے قبضہ میں آ گیا۔ افریقہ میں لیبیا پر جرمنی قابض ہو گیا۔ روس کا کافی علاقہ جرمنی نے ہتھیا لیا۔ ان نقصانات کے باوجود اتحادیوں کی قوت مزاحمت میں فرق نہیں آیا۔ وہ ہر محاذ پر دشمن کا کامیاب مقابلہ کر رہے ہیں۔ حال ہی میں برازیل اور میکسیکو جیسی زبردست امریکن ریاستوں نے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ جس سے اتحادیوں کو بڑا فائدہ پہنچیگا۔

رفتار جنگ

محاذ مصر پر کچھ عرصہ سے جو سکوت طاری تھا۔ وہ ۳۱۔ اگست کی صبح کو ٹوٹ گیا۔ جبکہ جنرل رومیل (جرمن) نے اتحادی افواج پر ایک نیا حملہ شروع کر دیا۔ یہ حملہ العمیت کے مقام پر برطانیہ کی آٹھویں فوج کے بائیں بازو پر کیا گیا۔ العمیت العالمین سے ۲۵ میل جنوب کی جانب ۲۱۴ فٹ بلند ایک اہم پہاڑی ہے جو القطارہ کے نشیب کے کنارے پر واقع ہے۔ اس روز مرکزی علاقہ میں دشمن کا حملہ روک دیا گیا۔ البتہ جنوب کی طرف سے جرمن فوج آٹھ میل پیشقدمی کر گئی۔ انگریزی جرنیل کو پہلے سے اس حملہ کی توقع تھی۔ کیونکہ جرمن جرنیل کو کمک پہنچ رہی تھی۔ اور وہ مناسب موقع کی انتظار میں تھا۔ اس اثنا میں انگریز جرنیل کو بھی کافی کمک پہنچ گئی۔ اس محاذ کی تازہ خبر یہ آئی ہے کہ محوری فوج مغرب کی طرف مزید پسپا ہو گئی ہے۔ اس کی بہت سی بارود سے بھری ہوئی گاڑیاں تباہ کر دی گئی ہیں۔ ایک برطانوی افسر نے تو یہاں تک کہا ہے کہ ہم نے جنرل رومیل کی ناک توڑ دی ہے۔

محاذ روس روس میں سٹالن گراڈ۔ نوورسسک اور گروزنی تین شہروں کی طرف جرمن فوج زبردست دباؤ ڈال رہی ہے۔ آخر الذکر مقام تیل کا مرکز ہے۔ نوورسسک بحیرہ اسود میں روس کی مشہور بندرگاہ ہے۔ جہاں روس کا بحری بیڑہ مقیم ہے۔ اس کے علاوہ ایک بندرگاہ باطوم باقی ہے۔ جہاں یہ بیڑہ پناہ لے سکتا ہے۔ باقی بندرگاہوں پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ سٹالن گراڈ کی اہمیت یہ ہے کہ یہ شہر بڑا صنعتی مرکز ہے۔ دریائے والگا پر واقع ہے۔ جو شمالی روس اور کاکیشیا کے درمیان آخری شاہراہ ہے جو روس کے پاس باقی رہ گئی ہے۔ جرمنی کا زیادہ دباؤ اسی شہر کی طرف ہے۔ محاذ روس کے متعلق سوویٹ روس کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوج نے سٹالن گراڈ کے جنوب مغرب اور شمال مغرب کے مورچوں اور نوورسسک و وزداک کے میدانوں میں جرمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ صورت حالات میں کوئی مزید تبدیلی نہیں ہوئی ایک ضمنی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے جنوب مغرب میں ٹینکوں اور پیدل فوج کے خلاف شدید جنگ جاری رہی۔ دشمن کے ٹینک اور پیدل فوج شہر کے مورچے توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وسطی محاذ پر روسی فوجوں نے دشمن کو کئی آباد مقامات سے نکال دیا ہے اور اُسے سخت نقصان پہنچایا ہے۔

سرکاری اطلاع

۱۰ ہزار ہوائی جہاز ماہوار

واشنگٹن ۳۰۔ اگست۔ بقول سیٹرڈے ایوننگ پوسٹ وہ دن دور نہیں۔ جب امریکہ کے طیارہ سازی کارخانے ۱۰ ہزار ہوائی جہاز ماہوار بنایا کرینگے اس وقت بھی امریکہ کے کارخانے ہر مہینے اتنے ہوائی جہاز بنا رہے ہیں۔ جو تمام محوری ملکوں کی متحدہ طیارہ سازی سے زیادہ ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی امریکہ کے سکولوں اور کالجوں میں طلبہ کو ہوابازی کی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ہوائی جہازوں کے لئے ہوابازوں کی کمی نہ ہونے پائے۔ علاوہ ازیں غیر سرکاری اداروں اور انجمنوں نے نوجوانوں کو ہوابازی کی تعلیم اور تربیت دینے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رح۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبدالقادر صاحب رح۔ جلد عمدہ۔ کپڑا چرمی۔ ہدیہ للعہ

حمائل شریف معری مکتوبہ غازی اورنگزیب عالمگیر رح۔ جو فوٹو بلاک کے ذریعہ چھپوائی گئی۔ قیمت عہ

مصری حمائل شریف معری جو مصر میں طبع ہوئی ہے۔ قابلہ دید ہے۔ ہدیہ عہ

حمائل شریف مترجم از مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ ہدیہ چار روپے دو آنہ

پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مرزائیت کی تردید میں کتابیں

کاویہ علی الغاویہ حصہ اول۔ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی۔ آپ نے اس کتاب میں مرزائی مشن پر بڑی سیر کن بحث کی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

کاویہ علی الغاویہ حصہ دوم۔ اس کتاب میں تمام جھوٹے مدعیان نبوت مہدویت، مسیحیت وغیرہ کے دلچسپ حالات مفصل درج ہیں۔ جس کا مطالعہ ناظر کو ان کے تمام حالات آشکارا کر دیتا ہے۔ قابل دید ہے از مصنف موصوف۔ قیمت عہ

بشارت اسمہ احمد مصنفہ بابو حبیب اللہ صاحب سابق کلرک نہر امرتسر۔ اس کتاب میں قوی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی بشارت (و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) کے اصلی اور حقیقی مصداق آنحضرت احمد مجتبیٰ رحمۃ للعالمین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کے مصداق ہرگز نہیں۔ قیمت ۴ر

مراق مرزا از مصنف مذکور۔ اس رسالہ میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے کہ وہ ایک قسم کا جنون ہے۔ پھر مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود احمد کا اپنے اقرار سے مراقی ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

محمدیہ پاکٹ بک مولفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس کتاب کو پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث پر کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن ختم ہو کر دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت غیر مجلد عمر۔ مجلد عہ

کفریات مرزا از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب و غریب مواد جمع کیا گیا ہے۔ واعظین ضرور منگوائیں۔ قیمت بجائے ۱۲ر کے ۹

مغلظات مرزا مصنفہ مولوی نور محمد صاحب سہارنپوری۔ اس کتاب میں ان تمام مغلظات (گالیوں) کو بدیں عنوان جمع کر دیا گیا ہے جو ان کی تصانیف میں ہیں۔ جس کے مطالعہ سے ان کی شریفانہ ... پتہ چلتا ہے۔ قیمت صرف ۵ر

نشان حج اور مرزا مولفہ حکیم عبدالرحمٰن صاحب ساکن تیجہ کلاں ... صاحب کے حج نہ کرنے کے متعلق مرزائی لوگ جو رکیک تاویلات سے کام لیا کرتے ہیں ان کا مفصل جواب دیکر ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے لئے حج کرنا ضروری ہے۔ قیمت ۳ر

حالات مرزا مولفہ چوہدری محمد اسحاق حنیف امرتسری۔ قرآن و حدیث کی روشنی کے بعد قادیانی لٹریچر سے مرزا صاحب کے دعوی مجددیت، مسیحیت، مہدویت، نبوت وغیرہ کی تردید کی ہے۔ قیمت ۵ر

مغالطات مرزا از الہامی بوتل از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور تناقض مختلف بیانات کا انکشاف کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

عالم کباب مرزا مرزا صاحب کے مشہور الہام "پسر عالم کباب" کے متعلق روشنی ڈالی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے عقائد بھی بتائے ہیں۔ قیمت ۲ر

سودائے مرزا طبی دلائل اور مرزا صاحب کی اپنی تحریرات سے ان کو مالیخولیا کا مریض ثابت کیا ہے ۳ر

نوٹ :- جملہ کتب کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
رسالہ جامعہ قرول باغ۔
دہلی
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے ... شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۳۸

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث چوک گڑھ بہاگی

مدیر مسئول ابو الوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر — ۶ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط ... درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ ... وہ ہرگز واپس نہ ہوگا

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہوں گے

قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا وجاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

... ششماہی ۲/۸

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ ... خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ...

فہرست مضامین

پیام بیداری

(از جناب مولنا آثم مظفرنگری)

تو احساس علم وعمل کھو چکا ہے
خبردار مسلم بہت سو چکا ہے

گئی شام غم صبح عیش آ رہی ہے — سحر اپنے انوار پھیلا رہی ہے
شفق بادۂ ناب برسا رہی ہے — یہ آواز نغمے شہروں میں ... ہے

ہر اک قافلہ گام زن ہو چکا ہے
خبردار مسلم بہت سو چکا ہے

زمانے نے انداز رفتار بدلا — ہوا جو کہ قطرہ تھا سے آج دریا
یہ سب کچھ ہے حسن عمل کا نتیجا — مگر تو نے یہ راز اب تک نہ سمجھا

بہت کھوئے گا اور بہت کھو چکا ہے
خبردار مسلم بہت سو چکا ہے

(زمزم لاہور)

انتخاب الاخبار

[illegible]

[illegible] پنجاب میں ہیضہ روزانہ اضافہ کے رونما ہوا ہے۔

—— دہلی کی مصالحانہ کانفرنس میں مسلم لیگ مسٹر جناح نے لیڈروں کے نقطۂ نظر سے اتفاق نہیں کیا۔ آپ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اگر لیگ کا مطالبہ پاکستان منظور نہ کیا جائے اور لیگ ہندوؤں کی متوقع قومی حکومت میں شامل ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمان مکھی کی طرح مکڑی کے جال میں پھنس جائیں گے، جس سے باہر نکلنا ان کے لئے مشکل ہوگا۔

—— رائٹر کی اطلاع ہے کہ شالن گراڈ کی صورت حالات تازہ دم جرمن اور اطالوی فوجوں کے پہنچنے پر بدتر ہوگئی ہے۔ روسی شہر کے جنوب مغرب میں مزید پسپا ہوگئے ہیں۔ نقصانات کے باوجود جرمن ہوائی طاقت کو برتری حاصل ہے۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ مصری محاذ پر گشتی دستوں کی سرگرمیوں اور توپوں کی گولہ باریوں کے علاوہ کوئی خاص بری سرگرمی نہیں ہوئی۔

—— واشنگٹن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی فوج جزیرہ سلیمان کے گوال اور تلاگی کے رقبہ جات سے امریکن فوجوں کو نکالنے کے لئے زبردست ہوائی حملے کر رہی ہے۔ گوال کنال کے اندرونی حصہ میں دشمن کی فوجوں سے زبردست تصادم ہو رہا ہے۔

—— ملک کے مختلف حصوں سے خلاف قانون سرگرمیوں اور ان کی روک تھام کیلئے فائرنگ۔ لاٹھی چارج، گرفتاریوں اور اجتماعی جرمانوں کی خبریں [illegible] ہو رہی ہیں۔ جن کی تفصیل روزانہ اخبارات سے معلوم ہو سکتی ہے۔ مختلف شہروں میں دفعہ ۱۴۴ اور مارشل لا کا نفاذ کیا گیا ہے۔

—— حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ میونسپل کمیٹیاں نمک پر محصول چنگی عائد نہیں کر سکتیں۔ اگر کسی نے لگا رکھا ہو تو اُسے منسوخ کر دے۔

—— مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے پارلیمنٹ میں جنگ کی [illegible] تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ روسیوں کو شکایت ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے اس کی پوری پوری مدد نہیں کی۔ ان کا یہ شکوہ بے جا نہیں۔ کیونکہ جرمنوں نے روسیوں پر بے انتہا دباؤ ڈال رکھا ہے۔

رمضان شریف میں

امام۔ مقتدی اور منفرد یہ دعا ضرور پڑھیں

رَبَّنَا اجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا

آمین!

—— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے بحیرہ اسود کی مشہور روسی بندرگاہ نووروسیسک پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ مصر کی لڑائی میں محوری طاقتوں کی دو تہائی فوجی طاقت ضائع ہوگئی ہے۔

—— نئی دہلی کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان کے سمندری کنارے اور دوسرے اہم مقامات پر ہوائی جہازوں کے حملوں سے بچاؤ کے لئے غباروں کے جال بچھا دیئے گئے ہیں۔

سرکاری اطلاع

جہاز سازی میں امریکہ اور برطانیہ کا مقابلہ

لندن ۹ ستمبر۔ برطانیہ میں جہاز سازی کی رفتار کے متعلق ایک بیان شائع کیا گیا ہے کہ نئے جہاز تین دن کے اندر اندر مکمل کر کے آب انداز کئے جا رہے ہیں۔ جہاز سازی کی رفتار میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً جنگ سے پہلے برطانیہ کے جہاز ساز کارخانوں نے جس قدر جنگی اور تجارتی جہاز بنائے تھے ان سے چار گنا زیادہ جنگی جہاز اور دو گنا زیادہ تجارتی جہاز ۱۹۴۱ کی آخری سہ ماہی میں بنائے گئے تھے۔ ۱۹۴۰ کی آخری سہ ماہی میں اگر ۱۰۰ تجارتی جہاز بنائے گئے تھے تو جون ۱۹۴۲ء سے ۱۵۰ تجارتی جہاز بنائے جا رہے تھے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے جہازی کارخانوں سے بھی برطانیہ کے کارخانے سبقت لے گئے ہیں۔ امریکہ میں جہاز سازی کی رفتار یہ ہے کہ ۴۸ دن میں ایک جہاز مکمل کر کے آب انداز کر دیا جاتا ہے اور ایک جہاز جسے ۱۰۵ دن میں تیار ہونا تھا صرف ۴۶ دن میں تیار کر کے آب انداز کر دیا گیا تھا۔

اصحاب خیر اپنی مرکزی ضروریات لینی اہل حدیث کانفرنس کی ضروریات کا بھی رمضان شریف میں خیال رکھیں۔

غریب فنڈ کے سائلین بھی اصحاب خیر کے خیر کے امیدوار ہیں۔

—— واشنگٹن میں حکومت امریکہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند کی درخواست پر امریکہ سے بہت سے انجینئر اور کاریگر ہندوستان بھیجے جا رہے ہیں۔

—— امریکہ میں پانچ ہزار ماہوار کی اوسط ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶ رمضان ۱۳۶۱ھ

حسینی یادگار اور جماعت شیعہ

بزرگوں کی اصل یادگار تو یہ ہوتی ہے کہ ان کی تعلیم اور مسلک کی اشاعت کی جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ مصیبت کا موقع ہو یا خوشی کا، عبادت کا موقع ہو یا جہاد کا ویسا ہی عمل کیا جائے۔ جیسا کہ ان بزرگوں نے کیا تھا۔ یہ نہ ہونا چاہئے کہ محض نقارے بجا کر کسی واقعہ کی شہرت کی جائے۔ شیعہ اور سنیوں میں کو بہت کچھ اختلاف ہے۔ مگر زمانہ رسالت کے واقعات بطور امر مشترک دونو فریقوں میں مسلم ہیں۔ جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ تبوک اور فتح مکہ وغیرہ ایسے واقعات ہیں کہ نہ سنی ان سے منکر ہیں اور نہ شیعہ۔ اور یہ بھی فریقین کو مسلم ہے کہ ان غزوات میں بڑے بڑے صحابہ شہید ہوئے جیسے حضرت حمزہ رضی عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شہادت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا۔ بلکہ خود ذات رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض جنگوں میں تکلیف پہنچی۔ دندان مبارک شہید ہوئے اور سر مبارک کو بھی زخم آیا۔

اس کے علاوہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی شہادت کے واقعات ہوئے ہیں۔ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی مظلومانہ شہادات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ ذرا اور نیچے آجائیے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی شہادتوں کے واقعات بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتے۔ مگر مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی شہادت کے ان واقعات کو ڈھنڈورہ پیٹ کر یاد نہیں کرتا۔ ہاں اگر کبھی ایسا موقع آجائے تو مسلمان عمل کرنے کو تیار ہیں۔ چونکہ یہ سب حضرات اہل سنت کی نظر میں معزز ہیں اس لیئے وہ سب سے یکساں برتاؤ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو عتاب خداوندی تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ معلوم نہیں کہ شیعہ حضرات کے لئے کونسا امر محرک ہے۔ جو انہوں نے شہادت حسین کا اتنا اہتمام کیا کہ امام موصوف کی سالانہ عزاداری کو کافی نہ جان کر تیرہ سو (۱۳۰۰) سالہ یادگار حسینی منانے کے لئے بڑے زور سے پروپاگنڈا کیا۔ کئی ماہ پہلے سے اشتہارات چھپتے رہے۔ مختلف تجویزیں پیش ہوتی رہیں۔ ہم نے بھی اپنی طرف سے ایک تجویز پیش کی تھی۔ نواب نثار علی خان صاحب قزلباش لاہور رئیس شیعہ نے بھی ہماری رائے دریافت کی تھی۔ تو ہم نے وہی رائے دی جسے ہم مستحسن سمجھتے تھے۔ ہم نے لکھا تھا کہ شہادت حسین کے متعلق بہت سی غلط روایات مشہور ہوگئی ہیں۔ اس لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو تحقیق کر کے صحیح اور منقح روایات کا مجموعہ مرتب کرے۔ کیونکہ غلط روایات پر اعتقاد رکھنا اور ان کو مدار ایمان سمجھنا گمراہی کو اختیار کرنا ہے۔ مگر ہماری رائے صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ اور ایسا ہونا ہی چاہئے تھا۔ کیونکہ اس میں کوئی شو یا نمائش نہ تھی۔ جو ہر سال شیعوں کے پیش نظر ہوتی ہے۔ بلکہ ایک خالص عملی کارنامہ کی ترغیب تھی۔ اس کے مقابلہ میں ہوا کیا؟ وہی جو اخبار شیعہ نے لکھا ہے کہ

لکھنؤ میں یادگار حسینی کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں دھواں دھار تقریریں ہوئیں اور جلسہ باوجود کئی ایک موانع کے کامیاب رہا۔ (شیعہ لاہور ۲۸ ستمبر سنہ رواں)

یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ اتنی بڑی یادگار کے لئے ایسے جلسے کیونکر کافی ہو سکتے ہیں۔ جن کی بابت یہ کہنا بجا ہے کہ

نشستند و گفتند و برخاستند

شیعہ سے مخلصانہ سوال

شیعہ دوستو! برا نہ منانا۔ ہم آپ لوگوں سے ایک مخلصانہ سوال کرتے ہیں کہ آج ہندوستان میں جو سیاسی رو چل رہی ہے۔ اس میں کسی ایسے واقعہ کو بطور مثال پیش کرنا جس میں حکومت کا مقابلہ کرنے والے سخت ناکام رہے ہوں۔ سیاسی حیثیت سے کچھ مفید ہو سکتا ہے؟ کیا شیعہ لکچرار اپنی فلک شگاف اور زبردست تقریروں سے ہندوستان کے تشنگان حریت کو واقعہ کربلا سنا کر تسلی دے سکتے ہیں کہ دیکھو ہمارے فلاں بزرگ نے حکومت وقت کا مقابلہ کیا تھا۔ جس میں اپنے اعوان و انصار کے ساتھ جان تک

دیدی لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ کیا ایسی تعزیر تشنگانِ حریت کی پیاس بجھا سکتی ہے؟ ان کو تو ایسی مثال بتانی چاہئے جو اُن کے بلند حوصلہ کے لئے موجب ترقی ہو اور وہ سمجھیں کہ فلاں گروہ نے حکومت کا مقابلہ کیا جو آخرکار کامیاب ہو گیا۔ جس طرح سلطان عبدالحمید خان کے مقابلہ میں انور پارٹی کامیاب ہو گئی تھی۔

واضح رہے کہ ہمارا روئے سخن مذہبی تقدس کی بنا پر نہیں ہے بلکہ موجودہ سیاسی تحریک پر ہے۔ جس کی طرف اخبار شیعہ کے پرچہ مذکور میں اشارہ کیا گیا ہے۔ جہاں تک قدیم علم سیاست اور آج کل کا پالیٹکس رہنمائی کرتے ہیں اس کی روشنی میں کوئی سیاستدان اس بات کی اجازت نہیں دیگا کہ طالبان حریت کے سامنے کسی ناکام جماعت کا ذکر کیا جائے۔ رہا مذہبی نقطۂ نگاہ سو اس کی رو سے شہدائے کربلا کے حق میں ہمارا قول ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خوں غلطیدن
خدا رحمت ایں عاشقانِ پاک طینت را

قادیانی مشن

مولانا اسماعیل صاحب علی گڈھی

اور

مرزا صاحب قادیانی

بجواب پیغام صلح لاہور

مرزا صاحب نے جو (بقول اتباع خود) اپنا علم کلام ایجاد کیا تھا۔ اس میں ایک طریق استدلال یہ تھا کہ کوئی مخالف مرجاتا تو فوراً آپ اس کی بابت لکھ دیتے کہ اس نے کہا تھا کہ ہم میں سے جھوٹا مرجائے گا۔ چنانچہ وہ مرگیا اس لئے وہ جھوٹا تھا اور میں سچا ہوں۔ حالانکہ متوفی کو یہ مضمون خواب میں بھی نہ سوجھا ہو ہمارے پاس اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔

پیغام صلح لاہور نے مولنا اسماعیل علی گڈھی مرحوم کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے آج ہم اس مثال پر بحث کرتے ہیں۔

مولنا مرحوم جماعت اہل حدیث میں بڑے ذی اقتدار عالم اور رئیس تھے۔ مرزا صاحب قادیانی نے ۱۳۰۸ھ میں دعوی مسیحیت کیا تو مرحوم نے فوراً ۱۳۰۸ھ میں ان کی تردید میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے "اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح" اس کتاب کا جواب مرزا صاحب کی طرف سے ہم نے نہیں دیکھا۔ مرحوم شوال ۱۳۱۱ھ مطابق ۴ مئی ۱۸۹۴ء کو فوت ہو گئے رحمہ اللہ (یعنی کتاب کی اشاعت کے دو سال بعد)

ناظرین یہ تمہیدی نوٹ یاد رکھیں اور آگے چلیں مرزا صاحب نے اپنے جدید علم کلام سے (دوسرے لفظوں میں جس کا معروف لقب افترا پردازی ہے) جھوٹ لکھدیا

"مولوی اسمٰعیل نے صفائی سے خدا تعالیٰ کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ مرجائے۔ سو خدا نے اس کو بھی اس جہان سے جلد تر رخصت کر دیا۔ ان وفات یافتہ مولویوں کا ایسی دعاؤں کے بعد مرجانا خدا ترس مسلمان کے لئے کافی ہے۔" (اشتہار انعامی پانچسو روپیہ صفحہ)

مضمون بالکل صاف ہے۔ ہم نے مرزا صاحب کی زندگی ہی میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ مولوی اسماعیل صاحب کی عبارت کا حوالہ بتائیے! مرزا صاحب نے اس کا ثبوت نہ دیا۔ ہم نے سمجھا کہ یہ سب کرشمے قادیانی جدید علم کلام کے ہیں۔ جس کے موجد مرزا صاحب ہیں۔

حال ہی میں کسی معترض نے مولنا علیگڈھی کی بابت یہ سوال اٹھایا تو پیغام صلح نے اپنے پیشوا اور اپنے مجدد سلطان القلم کی حمایت میں جو لکھا وہ کذب بیانی میں اس سے بھی بدرجہا ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ پیغام صلح کا نامہ نگار لکھتا ہے :-

"رہا مولوی محمد اسمٰعیل علیگڈھی کا معاملہ یہ صرف آپ جیسے مولویوں کی بددیانتی اور ناخدا ترسی کا نتیجہ ہے کہ ان کی کتاب بلکہ وہ الفاظ اور وہ بددعا جو ان کی موت کا باعث ہوئی۔ آج ہمارے سامنے نہیں کیونکہ کتاب ابھی زیر طبع تھی کہ مولوی اسمٰعیل مرگیا، اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت اپنے پیچھے چھوڑ گیا اس کی موت کے بعد مولویوں نے اس خیال سے کہ وہ الفاظ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے لئے ایک زبردست ثبوت کا کام دینگے۔ انہیں کتاب میں سے نکال دیا۔ اصل کتاب کو ایک احمدی مولوی عبداللہ سنوری نے دیکھا تھا۔ جن کی شہادت کی بنا پر حضرت مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں لکھا کہ

"مولوی محمد اسماعیل نے اپنے ایک رسالہ میں میری موت کے لئے بد دعا کی تھی پھر بعد اس بد دعا کے جلد مرگیا اور اس کی بد دعا اسی پر پڑ گئی۔"

اگر یہ صحیح نہیں تو چاہئے تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں آپ پر اعتراض کیا جاتا۔ لیکن اس وقت تمام آپ جیسے معترضین کو سانپ سونگھ گیا۔ اب ان کی وفات کے پچیس تیس سال بعد اس کو جھوٹ قرار دینا اپنے جھوٹا ہونے کی شہادت دینا ہے۔" (پیغام صلح ۳ ستمبر ۱۹۴۲ء ص۹)

ل؎ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اہلحدیث | ہم نے حکماء کا یہ مقولہ نہ سنا ہوتا کہ: ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے تو بھی وہ جھوٹ ثابت نہیں ہوتا" تو ہمیں اس مضمون نگار کی بدگوئی اور کذب بیانی پر تعجب ہوتا۔ مگر اس قسم کی باتیں ہمارے کانوں میں نئی داخل نہیں ہوئیں بلکہ ہم نے اخلاق نویس استادوں سے سنا ہوا ہے ؎

چو حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

کوئی قادیانی مسیح کے حواریوں سے پوچھے کہ تمہارے اس بیان کا ثبوت کچھ ہے جس کو تم نے بددیانت مولویوں کی طرف منسوب کر کے اپنی اور اپنے سالار قافلہ کی غلط بیانی کو چھپانا چاہا ہے۔

او ظالمو! | کب تک نادانوں کی آنکھوں میں خاک ڈالو گے۔ یہ کتنا جھوٹ ہے (تتمہ)

(لاسماع) جو تم نے لکھا ہے کہ کتاب ابھی زیر طبع تھی کہ مولوی اسماعیل مر گیا۔

او عقلمندو! | کیا تم سمجھتے ہو کہ مرحوم کی کتاب نایاب ہو گئی ہے۔ سنو دفتر "اہلحدیث" میں بچشم خود دیکھ لو اس پر سنہ طباعت ۱۳۰۹ھ لکھا ہے اور مرحوم کی تاریخ وفات کا ثبوت درکار ہو تو مرحوم کے صاحبزادہ کی تحریر دیکھ لو۔ یعنی دو سال بعد وفات ہوئی۔ علاوہ اس کے مولانا اسماعیل مرحوم کوئی معمولی آدمی نہ تھے علی گڑھ میں عالمانہ اور رئیسانہ حیثیت رکھتے تھے اب بھی آپ لوگ علی گڑھ میں جا کر موتی مسجد کے متولی خاندان سے مرحوم کی تاریخ وفات معلوم کر سکتے ہیں۔ مگر اس تحقیق کے بعد یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ مرزا صاحب نے غلط لکھا ہے۔ ہاں ۱۳۰۹ھ سے پہلے کی کوئی مطبوعہ کتاب اُن کی ہو تو پیش کرو۔ مگر یاد رہے کہ مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ھ میں دعویٰ کیا۔ دعویٰ سے پہلے کافی نہیں۔ ممکن ہے کہ چھپکلی نے گلاب کے پھول کھائے ہوں اور چھت پر چلتے ہوئے سُرخ پیشاب کر دیا ہو۔ آخر اس نزاع میں وہ چلے گئے۔

دوسرا نشان ان عبداللہ صاحب کا یہ ہے آپ نماز میں رفع یدین سنت سمجھ کر کیا کرتے تھے مرزا صاحب چونکہ حنفی المذہب تھے۔ انہوں نے کہا عبداللہ! رفع یدین بہت کر چکے۔ عبداللہ نے صرف اتنا فقرہ سُن کر رفع یدین چھوڑ دی۔ (سیرت المہدی) کوئی ایسے مریدوں سے پوچھے کہ جس کام کو تم مسنون سمجھ کر کرتے رہے اُسے غیر شارع (مرزا صاحب) کے کہنے سے تم نے چھوڑ دیا۔ تو تمہارے حق میں یہ آیت صادق نہ آئے گی؟

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (کیا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں ہے کہ اس کی رسالت اور سنت سے انکار کر بیٹھے ہیں)

✻

تردیدی کتاب شائع نہیں ہو سکتی۔

لطیفہ | حدیث شریف میں آیا ہے کہ جھوٹا آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کے منہ سے بے ساختہ جھوٹ نکلتا رہتا ہے۔ اسے اس جھوٹ کی خبر کبھی نہیں ہوتی۔ حدیث کے جملہ "حتی یکتب عند اللہ کذابا" کے یہی معنی ہیں۔

مضمون نگار کا بے ساختہ کذب دیکھئے لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی وفات پر پچیس تیس سال گذر گئے ہیں؛ حالانکہ اُن کی وفات مئی ۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی۔ جسے آج پورے ۳۴ سال ہوتے ہیں۔ بھلا اگر چونتیس لکھ دیتے تو آپ کے مضمون میں کچھ ضعف آجاتا؟ نہیں بلکہ قوت پیدا ہو جاتی۔ مگر کیسے لکھتے۔ قدرت کو منظور تھا کہ حدیث نبوی کا اثر دکھائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔

تابع متبوع کے نقش قدم پر | ناظرین کی تفریح کے لئے ہم مرزا صاحب کی تحریر سے بھی ایک ایسی ہی مثال پیش کرتے ہیں۔

موصوف ایک موقعہ پر قادیان کا محل وقوع بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ہے جو لاہور سے جنوب مغرب میں ہے حالانکہ ضلع گورداسپور لاہور سے شمال مشرق میں ہے۔ صحیح لکھ دیتے تو اصل مطلب میں کمی نہ آجاتی۔ لیکن حدیث موصوف کا اثر ثابت نہ ہوتا جو ہونا ضروری تھا۔

ناظرین کرام! | یہ ہے قادیانی علم کلام کے نمونے جن کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں ہے ؎

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
وما مواعيدها الا الاباطيل

ناظرین! | خواجہ کے گواہ ایسے ہی ہوتے ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے ؎

وزیرے چنیں شہر یارے چناں
جہاں چوں نہ گیرد قرارے چناں

[1] ناظرین! یہ عبداللہ سنوری وہ معتبر گواہ ہیں جن کو مرزا صاحب اپنے اس دعوے پر پیش کیا کرتے تھے کہ میں نے دنیا کی قضا و قدر کی ایک مسل ترتیب کی اور اس پر خدا سے دستخط کرانے چاہے خدا نے سرخی سے دستخط کرنے کے لئے جو قلم چھڑکا تو وہ سُرخی کے سُرخ نشان میرے کُرتے پر پڑ گئے وہ کُرتہ عبداللہ سنوری کے پاس موجود ہے۔

میرے مطالبہ پر ایک دفعہ عبداللہ سنوری مع چند اراکان قادیانیہ کے صبح سویرے ہی ثنائی درس قرآن میں آگئے اور کہا کہ ہم حلف اٹھانے کو تیار ہیں آپ ہم سے حلف لیجئے۔ میں نے کہا آپ یوں کہئے کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خدا نے میرے سامنے سُرخ دوات میں قلم ڈبویا اور چھڑکا اس کا نشان مرزا صاحب کے کُرتے پر پڑ گیا۔ بولے یہ حلف تو میں نہیں اٹھاتا۔ میں تو یہ حلف اٹھاؤں گا کہ میں نے مرزا صاحب کے کُرتے پر سُرخ نشان دیکھے۔ میں نے کہا یہ شہادت

الانتہاض لدفع الاعتراض

(۲)

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

اہلحدیث مورخہ ۔۔ رمضان میں اس مضمون کی تمہید وغیرہ درج ہو چکی ہے۔ ناظرین اس مضمون کو مکرر ملاحظہ فرما کر آج کی قسط مطالعہ فرمائیں :-

عزیزان عبدالدیان و عبدالسبحان سلمکما اللہ تعالیٰ آپ صاحبان نے لکھا ہے :-

"عبدالمطلب کا ابرہہ کے پاس اپنے اونٹ مانگنے کو آنا اور ہلاکت اصحاب فیل میں سمندر کی طرف سے عجیب قسم کے پرندوں کا چونچ اور پنجوں میں سے کر مارنا تحریر فرمایا ہے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق ایک مولوی صاحب نے جو بڑے ادیب اور مفسر قرآن کہے جاتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دونوں امر غلط اور واقعہ کے خلاف ہیں"

الجواب | جن لوگوں نے اُن مولوی صاحب کو بڑے ادیب و مفسر قرآن سمجھا ہے۔ خدا جانے وہ کس قابلیت کے ہیں۔ ورنہ جو شخص آیت تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ میں فعل ترمی کو صیغہ خطاب کہے اس کی نسبت ایسا گمان کوئی صاحب علم و دانش نہیں کرسکتا۔ تحسینِ ناشناس کسی کے کمال کی گواہی نہیں ہو سکتی۔

پھر آپ نے لکھا ہے :-

"آخر اول کی بابت کہا (مولنا خانی خان صاحب) کہ جن لوگوں نے یہ واقعہ لکھا ہے اُن سب کا ماخذ ابن اسحاق ہے۔ جو یہود اور غیر معتبر لوگوں سے روائتیں لیتا ہے"

الجواب | محمد بن اسحاق کی نسبت ایسا لکھنا درست نہیں۔ اور پھر ایک اہل حدیث کا ایسا لکھنا بہت ہی نادرست ہے۔ کیونکہ خلف الامام کی حدیث کے راوی یہی ہیں۔ جن کی حدیث کو آپ لوگ حنفیہ کے مقابلہ میں پیش کیا کرتے ہیں۔ اور اہل کتاب سے اخذ کرنے سے ان کی ان روایات پر جو اہل کتاب کے متعلق نہیں ہیں۔ کوئی اثر نہیں پڑسکتا۔ ورنہ حضرت ابن عباس رضہ اور دیگر صحابہ رضہ جو اہل کتاب سے نقل کرتے ہیں۔ اُن کی روایات بھی علی الاطلاق (معاذ اللہ) غیر معتبر ماننی پڑیں گی۔ اور ایسی جرأت آپ کے بڑے ادیب و مفسر قرآن ہی کرسکتے ہیں۔ دیگر کوئی اہل علم نہیں کرسکتا۔ بلکہ محمد ابن اسحاق فن مغازی و سیر کے بلا نزاع امام ہیں۔ خلاصہ میں ان کی بابت لکھا ہے :- احد الائمۃ الاعلام لا سیما فی المغازی والسیر۔ یعنی وہ ان بزرگ اماموں میں سے ایک ہیں جو علم میں جھنڈے اور نشان سمجھے جاتے ہیں بالخصوص فن مغازی اور فن سیرت میں "

اور امام بخاری رح کا قول ہے :-

رأیت علی بن عبد اللہ یحتج بہ

یعنی میں نے دیکھا کہ امام علی بن عبد اللہ اس کی روایت سے حجت پکڑتے تھے۔

اور تہذیب التہذیب میں امام شعبہ کا قول ہے وہ حدیث میں امیر المومنین ہیں۔

اب چاہے آپ امام بخاری رح کی مانیں چاہے اپنے مولنا خانی خان کی۔

پھر آپ نے (اپنے مولنا خانی خان صاحب کی زبانی) لکھا ہے :-

"ان لوگوں کی غرض واقعہ مذکورہ سے عبدالمطلب اور کل بنو ہاشم اور قریش کی توہین کرنا ہے"

الجواب | توبہ! استغفر اللہ! اگر آپ کے مولنا صاحب کے اس قول کی تصدیق کی جائے تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ (معاذ اللہ) ائمہ اہل سنت، اہل بیت نبوت کے دشمن تھے اور جھوٹی روائتیں بنا بنا کر خاندان نبوت کی ہتک کرتے اور کرواتے تھے۔ پھر تو مذہب اہل سنت کا کچھ بھی اعتبار نہ رہیگا۔ مولنا مختفی صاحب نے یہ ضرب مذہب اہل سنت بالخصوص مذہب اہل حدیث پر اس طرح کی لگائی ہے جس طرح کی عبد اللہ بن سبا یہودی نے دین اسلام پر لگاکر دین میں ہمیشہ رہنے والا فتنہ قائم کردیا۔ اور اُس سے پہلے یہودی وزیر نے جس کا قصہ مولنا روم صاحب نے مثنوی شریف میں لکھا ہے۔ اور نیز پولس یہودی نے حضرت عیسیٰ کے دین پر لگائی تھی۔ میں حیران ہوں کہ آپ لوگوں نے مدرسہ اہل حدیث کے طلباء ہو کر ایسی باتیں کس طرح برداشت کرلیں؟ اور آپ کا ایسے موقع پر لفظ توہین بولنا غلط ہے۔ توہین مثال وادی کا باب تفعیل ہے۔ اور اہانت جس کے معنے میں لفظ توہین استعمال کیا گیا ہے۔ اہانت مادی کا باب افعال ہے۔ دونوں الگ الگ لفظ ہیں۔ معنے بھی ان کے الگ الگ ہیں۔ معلوم نہیں یہ لفظ آپ کے مولنا ادیب صاحب کا ہے یا خود آپ لوگوں کا ہے۔

پھر آپ صاحبان نے لکھا ہے :-

"تمام اولاد اسمٰعیل ع جن کی شجاعت، غیرت اور مہارت حرب مسلم ہے۔ وہ ابرہہ کے لشکر سے بغیر لڑے بھڑے کس طرح اپنے معبد کو خدا کے سپرد کرکے بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپیں گے؟"

الجواب | واقعات قیاس سے نہیں بنائے جاسکتے۔ اور طاقت مقابلہ کی نہ ہو تو اپنی اور اپنے رفقاء کی حفاظت کے لئے کسی محفوظ مکان میں چلے جانا بہادری کے منافی نہیں۔ حضرت عیسیٰ ع کو یاجوج ماجوج کے فتنہ سے حفاظت اختیار کرنے کے لئے حَرِّزْ عِبَادِی إِلَى الطُّورِ (مسلم) کی وحی ہوگی کیا معاذ اللہ

حضرت عیسیٰؑ بھی اُس وقت کے اپنے احباب و اصحاب کو جو پہاڑ پر لے جائیں گے تو اس میں ان کی ہتک و اہانت ہے۔ دیکھئے تاریخ طبری میں حضرت عبدالمطلب کے قریش کو پہاڑ پر لے جانے کے لئے جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ بھی فتحرزوا ہے (طبعہ الوفاق)

ہاں اگر آپ کے مولنا مخفی صاحب یہ کہتے ہیں کہ صحیح مسلم کی یہ روایت بھی انہی جیسے راویوں کی بنائی ہوئی ہے تو بھی وہ خطرناک بات ہے جس سے وہ اہل حدیث و اہل سنت کی روایات کو بے اعتبار بنانا چاہتے ہیں۔ خدا آپ کو اور دیگر لوگوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے آمین! (باقی)

حیات ثنائی

(مرقومہ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہیں

خدا بھلا کرے مولوی نور محمد صاحب میانوی کا جنہوں نے مولانا ئے ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے سوانح لکھنے کی تحریک فرمائی۔ ع

اُس کے تیں قربان جس نے درد پیدا کر دیا

مگر جماعت کے اہل قلم پر افسوس ہے کہ اس پر کسی نے مسابقت نہ کی۔ الا منشی محمد خان صاحب مگر ان کے بس کا یہ کام نہیں۔ اچھا ہوا وہ خود بخود یہ خیال چھوڑ بیٹھے ہیں۔

حالانکہ ہمارے اس محبوب و مشہور مرد عالم جہاں کی ترتیب سوانح کا ترکِ خیال ایسی فرو گذاشت ہے کہ اگر اس کی تلافی نہ کی گئی۔ تو بعد میں آنے والے لوگ جب اخبار اہلحدیث کے فائل میں یہ چیز نہ پائیں گے تو بے محابا موجودہ اہل قلم اہل حدیث کو ملامت کریں گے۔ اور اگر کبھی کسی کو اس مہم کی سرانجام دہی کا خیال آیا بھی تو وہ تمام ہندوستان میں مارا مارا پھریگا۔ اگرچہ حالات مرتب ہو جائیں گے۔ مگر غث وسمین سے اصل واقعات کی تمیز مشکل ہوگی۔ اس لئے یہ موقعہ غنیمت ہے کہ ممدوح الصدر کے سوانح کی ترتیب شروع کر دی جائے۔

میرے ناقص تجربہ میں اس کی جو صورت ہو سکتی ہے۔ بعد اظہار عجز و نیاز عرض کرتا ہوں

بہتر یہ تھا کہ جماعت کی طرف سے اس مہم پر چند اہل قلم کام شروع کریں۔ اور یہ جماعت صرف کانفرنس ہو سکتی تھی۔ اگر اس میں سکت ہوتی۔ مگر افسوس کہ خود کانفرنس ہی مضمحل ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ تجویز قابل توجہ نہیں ہو سکتی۔

اب چونکہ جماعت کی طرف سے اس پر کوئی جماعت کام شروع نہیں کر سکتی۔ اس لئے تقسیم کار کے طور پر یہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے سردار جماعت کے متعلق شناسا حضرات اہل معاملہ اور شرکائے مجلس ممدوح وہ واقعات قلمبند کریں جو ان کے ساتھ یا ان کے سامنے گذرے اور یہ سب مضامین "اہل حدیث" میں چھپنا شروع ہو جائیں۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ مولانائے ممدوح کے گوشگذار ہونے کے بعد ہی تو چھپیں گے۔ اس لئے ان کی تصحیح و تہذیب بھی ہوتی جائے گی۔ ان مضامین میں فی الحال ترتیب کا سوال نہ ہوگا۔ بلکہ جب کتاب "حیات ثنائی" مرتب ہوگی۔ تو مولف خود ترتیب دیگا۔

یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ مولانائے محترم کی تعلیم و تدریس کا تذکرہ دو مقامات میں آ چکا ہے۔ (۱) رسالہ نور توحید میں اور (۲) اخبار "اہلحدیث" ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء میں بضمن "میری محسن کتابیں" اس لئے اس نوع کو چھوڑ دیا جائے۔ البتہ آپ کی تدریسی زندگی کے واقعات اگر کسی کو معلوم ہوں تو حوالۂ قلم ہونے میں مضائقہ نہیں۔ اسی طرح مولانا کے صرف محامد و فضائل میں خامہ فرسائی ضروری نہیں بلکہ جب واقعات لکھے جائیں گے۔ تو فضائل و مناقب خود بخود زبان قلم سے بیان ہونا شروع ہو جائیں گے۔

واضح ہو کہ ان سوانح میں یہ ابواب ہونگے مثلاً فلاں مناظرہ فلاں مقام پر ہوا۔ اب اس میں مولانا زاد مجدہ کا حریف سے مواخذہ۔ ظرافت استدلال۔ قوت بیان وغیرہ منقول ہوگا۔ جیسا کہ اگر میں لکھوں تو ایک واقعہ اس طرح لکھوں گا۔

(۱) تقریباً ۲۵ سال ہوئے۔ صدر بازار دہلی میں علمائے اہل حدیث کے وعظ ہوئے۔ اس جلسہ میں مولوی محمد علی میر واعظ امرتسری مرحوم نے بھی تقریر فرمائی۔ دہلی کے اہل دل نے عرض کیا کہ آپ پنجابی زبان ہی میں بیان فرمائیے کیونکہ مرحوم میر واعظ کا پنجابی لب و لہجہ بہت دلکش تھا۔ وہ جب شہباز شریعت اور تفسیر محمدی کے شعر پنجابی لحن میں پڑھتے تو گویا

نظم عبودیت پڑھی میں نے کچھ ایسے لحن سے
ہنس کے ثریا بے اٹھا لیا نغمۂ دین الست نے

میر صاحب نے یہ تلقین فرماتے ہوئے کہا:- "بھائیو! اپنیاں رنڈیاں دانیاں رکھیا کرو"۔ اس پر جلسہ میں ایک قہقہہ بلند ہوا۔ کیونکہ لفظ رنڈی پنجابی اور اردو میں متباین المعنی ہے۔

پھر مولنا ثناء اللہ صاحب نے ممبر کو رونق بخشی۔ آپ کی تقریر اسلام کی خوبی پر تھی۔ اور اس پر مناظرہ بھی قرار پا چکا تھا۔ دوسرا فریق آریہ مہاشہ رام چندر (دہلوی تھے) مناظرہ شروع ہوا۔ مولنا صاحب نے اپنی تقریر میں لفظ شیطان بول دیا۔ مہاشہ جی فرمانے لگے۔ مولوی صاحب! آپ شیطان شیطان بہت کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے شیطان کو دیکھا بھی ہوگا! ذرا اسکا حلیہ تو بتائیے"۔ مولنا نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا
ساری صورت جناب کی سی تھی

مہاشہ جی سے اور کچھ جواب نہ بن آیا۔ فرمایا کہ

فتاویٰ

س ۱۳۷ میں نے غلطی سے ایک جمعہ ایک بدعتی پیر کے پیچھے پڑھا۔ جمعہ ہوا یا نہیں؟ (خریدار اہلحدیث ۸۴۸)

ج ۱۳۷ امام بخاری نے اس کے متعلق باب باندھا ہے۔ باب امامۃ المفتون والمبتدع۔ اس باب سے امام بخاری کا مقصد یہی ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے۔

س ۱۳۸ حدیث کو ماننا کیسا ہے؟ فرض ہے یا نہیں۔ اور منکر حدیث کیسا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۸ صحیح حدیث کا ماننا ضروری ہے۔ منکر حدیث گمراہ ہے واللہ اعلم! (۴) (مر غریب فنڈ وصول)

س ۱۳۹ کیا نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی فرض ہے یا نہیں اور نماز جماعت کے سوا ہوتی ہے یا نہیں؟ بغیر جماعت کے نماز پڑھنے والا مسلمان ہے یا کافر؟ (شیخ غلام نبی از جتوکی)

ج ۱۳۹ امام احمد کا مذہب ہے کہ نماز باجماعت پڑھنی فرض ہے۔ مگر جماعت کو جزو صلوٰۃ نہیں کہتے۔ اس عقیدہ کی دلیل غالباً وہ حدیث ہے جس میں باجماعت نماز کی فضیلت اکیلے کی نماز پر پچیس درجے آئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منفرد کی نماز سے فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔ کفر و اسلام کا جواب بھی اسی میں آگیا۔

س ۱۴۰ ایک امام شام کی جماعت کراتا ہے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ پیچھے سے مقتدی لقمہ دیتا ہے۔ لیکن امام یہ خیال کر کے کہ تینوں رکعتیں پڑھی جا چکی ہیں۔ دو سجدے کر کے سلام پھیر دیتا ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کے بتانے پر وہ دوبارہ نماز پڑھا دیتا ہے۔ کیا نماز دوبارہ پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟ اور کیا مقتدی سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۰ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے چار رکعت کی بجائے دو پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ صحابہ کے یاد دلانے پر دو رکعت اور پڑھیں۔ پھر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا۔ یہ واقعہ احادیث میں ذوالیدین کے واقعہ کے نام سے مشہور ہے۔ اگر امام بھول کر سلام پھیر دے تو کسی کے یاد کرانے پر امام مقتدیوں کے ساتھ باقی نماز پوری کر کے سجدہ سہو نکال کر سلام پھیر دے۔ واللہ اعلم!

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث رمضان میں خاصکر اس کی توسیع اشاعت کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔

حساب دوستاں بابت ماہ ستمبر اہلحدیث ۲۸ اگست میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک بار مکرر ملاحظہ فرمالیں۔ جن خریداروں نے ابھی تک قیمت اخبار روانہ نہ فرمائی ہو وہ جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجکر ممنون فرمائیں۔ بصورت حبابت یا انکار دفتر کو اطلاع دیدینی چاہئے۔ تاکہ وی پی بھیج کر زیر باری نہ اٹھائی جائے۔

مدرسہ مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ کے لئے جو حضرات امدادی رقوم ارسال کر رہے ہیں وہ معرفت حاجی علی جان صاحب سوداگر دہلی اور حافظ حمید اللہ صاحب دہلی بھیجدی جاتی ہیں۔ اس دفعہ بھی بھیجدی جائیں گی۔

غریب فنڈ میں ایک صاحب خیر ۶۴ از فتویٰ فنڈ ۴؎ بقایا فنڈ ۲؎ جمع ہے۔ نئے سائلین اپنے داخلے ارسال کر سکتے ہیں مگر تین روپے کے حساب سے آنے چاہئیں ورنہ کم مدت کیلئے اخبار جاری ہوگا۔

ضرورت فلور مل ہمارے حلقہ احباب میں سے ایک صاحب کو ایک ایسی مکمل فلور مل (آٹا پیسنے والی مشین) کی ضرورت ہے جو دو سو من سے تین سو من روزانہ آٹا پیس سکتی ہو۔ کسی صاحب کے پاس قابل فروخت ہو یا جائے فروخت معلوم ہو تو اطلاع دیں۔
(ش۔ ح۔ معرفت دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

مضامین آمدہ مظہر حسین۔ ارشد صاحب۔ ۲ عدد۔ ایک نظم سید عبا مقصود حسن۔ مولوی عبد الصمد۔ حکیم عبد الرحمن صاحب خلیل۔ عبد الغنی وفا۔ قاضی محمد اکبر۔ مولوی محمد ایوب۔

مضمون نگار حضرات مضمون بھیج کر اس کی جلد اشاعت کے لئے تقاضا شروع کر دیتے ہیں۔ سو جواباً عرض ہے کہ آج کل بوجہ کمی صفحات اخبار مراسلات بہت کم شائع ہوتے ہیں۔ ابھی کافی سے زیادہ مراسلات دفتر میں موجود ہیں۔ جن کی نوبت اشاعت ابھی تک نہیں آئی۔ اس لئے اگر تاخیر ہو جائے تو گھبرائیں نہیں بلکہ حوصلہ و تسلی سے کام لیں۔ ہم اسمیں مجبور و معذور ہیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ایک قدیمی مذہبی مدرسہ ہے۔ اس لئے اس کی امداد کرنا خدمت دین کرنا ہے۔ اصحاب خیر رمضان المبارک میں اس مدرسہ کا بھی خیال رکھیں۔ ترسیل زر کا پتہ:۔ مولوی عبد اللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔ یوپی

تفسیر ثنائی اردو مکمل کے پڑھنے کا بندہ خواہشمند ہے۔ بوجہ ناداری کے خرید نہیں سکتا۔ کوئی صاحب رمضان مبارک میں مجھے خرید دیویں اور ثواب حاصل

ملکی مطلع

دہلی میں مصالحانہ کانفرنس

اس ہفتہ دہلی میں ہندو مہاسبھا کے ورکنگ پریزیڈنٹ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی کوشش سے مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈروں نے گول میز کانفرنس کے طرز پر ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کی غرض و غایت یہ بتائی گئی کہ ملک میں حکومت اور رعایا کے مابین جو کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اس کو دور کرنے کے لئے حکومت کے سامنے کوئی متفقہ مطالبہ پیش کیا جائے۔ کیونکہ آج تک حکومت کی طرف سے یہی کہا جاتا رہا کہ ملکی اختیارات کانگریس کے حوالے کیسے کر دیئے جائیں۔ جبکہ مسلم لیگ، اچھوت اور والیان ریاست کانگریس کے اصول جمہوریت سے متفق نہیں ہیں۔ ہاں اگر ملک کی تمام سیاسی جماعتیں مل کر کوئی متفقہ مطالبہ پیش کریں تو حکومت اس کو ماننے کے لئے تیار ہے۔ بصورت دیگر وہ سر کرپس کی پیش کردہ تجاویز کی اب بھی پابند ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ کے فوراً بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا۔ اور صوبوں کو خاص حالات میں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل ہوگا سر دست وائسرائے کی اگزکٹو کونسل میں توسیع کر دی جائیگی مگر ملکی دفاع کا صیغہ حکومت کے پاس رہے گا۔

ادھر دہلی میں ملکی رہنماؤں کی کانفرنس ہو رہی تھی ادھر انگلستان کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے اعلان کر دیا [illegible] کی تجاویز میں کچھ رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ (ناظرین کو یاد ہوگا کہ مختلف وجوہات کی بنا پر تمام سیاسی جماعتوں نے ان تجاویز کو رد کر دیا تھا)۔ اس اعلان سے کانفرنس میں شرکت کرنے والے لیڈروں کے دلوں میں کچھ مایوسی پیدا ہو گئی مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ مصالحانہ گفتگو جاری رکھی اس کانفرنس کے ابتدائی ایام میں مختلف صوبوں کے وزرائے اعظم کے علاوہ قریباً تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے حصہ لیا۔ لیکن مسٹر جناح اخیر میں آئے جب شرکائے کانفرنس لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان شائع کر دیا۔ مسلم لیگ کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اگر کانگرس اور ہندو مہاسبھا لیگ کا مطالبہ پاکستان اصولاً تسلیم کر لیں تو اس مطالبہ کو جنگ کے بعد تک ملتوی کیا جا سکتا ہے اور لیگ قومی حکومت کے قیام میں ملک کی دوسری جماعتوں سے تعاون کرنے کو تیار ہوگی۔ ادھر کانگرس اور ہندو مہاسبھا اور سکھ اس اصول کے تسلیم کرنے سے ہمیشہ گریز کرتے آئے ہیں۔ بہر حال مسٹر جناح ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی سے دہلی میں بات چیت کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناظرین خبروں کے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ مذکورہ بالا مشترکہ اعلان بالفاظ ذیل آپ یہ ہے:-

"دہلی میں جو پولٹیکل بات چیت ہو رہی تھی اس میں حصہ لینے والے لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ جس میں برطانیہ کے وزیر اعظم سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کریں۔ اپیل میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ برطانیہ اس امر کا اعلان کرے کہ وہ تمام متنازعہ مسائل کو ملتوی کرتے ہوئے حکومت کے حقیقی اختیارات ہندوستانیوں کے حوالے کرنے کو تیار ہے۔ اس بیان کی ایک نقل بذریعہ بحری تار مسٹر چرچل کو اور ایک نقل وائسرائے کو بھیجدی گئی ہے۔ بیان میں لکھا ہے۔

"موجودہ جنگ کے متعلق جس میں دنیا کی تمام قومیں شامل ہیں۔ اتحادیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ ایک طرف جمہوریت اور آزادی کی طاقتوں اور دوسری طرف ظلم اور نسلی برتری میں یقین رکھنے والی طاقتوں کے درمیان لڑائی ہے۔

ہندوستان کا مطالبہ اس جنگ کے آغاز سے ہی ہندوستانی یہ مطالبہ کرتے آ رہے ہیں کہ برطانیہ جہاں کہیں اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اپنے جنگی مقاصد کو عملی شکل دے سکتا ہے۔ اُسے فوراً ایسا کر کے اپنے دعووں کو عملی شکل دینی چاہئے۔ لیکن وہ کسی نہ کسی وجہ سے اس وقت تک اس مطالبہ کو نظر انداز کرتا آیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستانی عوام کو اس بات کا احساس کرا دیا جائے کہ موجودہ جنگ اُن کی اپنی ہے۔ اور وہ اپنی عزت و ناموس اور وطن کی حفاظت کے لئے اُس میں حصہ لے رہے ہیں۔

عوام کی جنگ روس اور چین کی مثالوں سے ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں جنگ اُسی صورت میں لڑی جا سکتی ہے جبکہ اُسے عوام کی جنگ بنا دیا جائے۔ لیکن ہندوستان میں برطانیہ کی حکمت عملی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کی سب سے زیادہ با اثر پولٹیکل جماعت مایوسی کی حالت میں برطانیہ کو پریشان نہ کرنے کی پالیسی ترک کرنے پہ مجبور ہو گئی۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ نے ہندوستانیوں کے جائز مطالبہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی لیکن اس جماعت نے اپنے اس ارادہ کو ابھی عملی شکل بھی نہ دی تھی کہ حکومت نے سخت گیری کی پالیسی اختیار کر لی۔ [illegible] کہ تشدد اور جوابی تشدد سے [illegible]

ماحول نے ہندوستان اور برطانیہ میں سمجھوتہ کے امکانات ختم کر دئیے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ برطانیہ اپنے وعدوں کو عملی شکل کیوں نہیں دیتا۔ حملہ آوروں کے خلاف جنگ میں امداد دینے کی حامی نیشنل گورنمنٹ کے قیام سے بہت حد تک مشکل حل ہو جائے گی۔ کیونکہ اس طرح دوران جنگ کے لئے ہندوستانیوں کو مکمل طور پر آزادی نظم ونسق میں خودمختاری حاصل ہو جائے گی۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر اب انتظام ہو جائے تو اس سے تمام پولیٹیکل پارٹیوں کی تسلی ہو جائے گی۔ اور ہر ایک مطمئن ہو جائے گی۔"

برطانیہ کیا کرے ان حالات میں ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ برطانیہ اس امر کا اعلان کرے کہ وہ حکومت کے حقیقی اختیارات ایسے ہندوستانیوں کے حوالے کرنے کو تیار ہے۔ جو متنازعہ امور کو ملتوی کرنے پر آمادہ ہیں۔ اگر برطانیہ ہندوستان کا سیاسی مسئلہ حل کر دے تو اس سے خود اس کا اپنا مقصد مضبوط ہو جائے گا۔ اور یہ چیز ان جارحانہ طاقتوں کی شکست کا باعث بن جائیگی جو دنیا اور تہذیب کے لئے خطرہ بن رہی ہے۔ ہمیں اس بات کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ برطانیہ اب مزید تاخیر سے کام لیگا۔ برطانوی حکومت کو فوراً یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ ہندوستان آزاد ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ آزاد ہندوستان اتحادیوں کی دشمن طاقتوں کے ساتھ کوئی علیحدہ معاہدہ نہ کریگا۔ ہندوستان میں واقعات خطرناک انتہا کی طرف تیزی سے حرکت کرتے جا رہے ہیں۔ اور برطانوی حکومت کے پچھلے سو سال میں ہندوستان میں اس کے خلاف اس قدر تلخی کبھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ جس قدر کہ آج موجود ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ برطانوی وزیر اعظم حوصلہ اور تدبر کا راستہ اختیار کریں گے۔ اور اس سے پیشتر کہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے ہندوستان کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل کر دیں گے ہندوستان اور برطانیہ دونوں کے مفاد کا یہی تقاضہ ہے" (پرتاپ لاہور ۱۳ ستمبر ۱۹۴۲ء)

رفتار جنگ

تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سٹالن گراڈ اور کاکیشیا کی جنگ نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ اگرچہ آج ۱۶ ستمبر تک جرمن فوج روس کے نہایت اہم اور صنعتی شہر سٹالن گراڈ تک نہیں پہنچ سکی۔ مگر جرمنوں نے کچھ فاصلہ پر اس شہر کے مغرب میں پانچ بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن جان ومال کے بھاری نقصانات کے باوجود پیشقدمی کر رہے ہیں روسی بھی سخت مزاحمت کر رہے ہیں مگر دشمن کے دباؤ سے مجبور ہو کر پسپا ہو جاتے ہیں کیونکہ جرمنوں کی نسبت ان کے پاس فوج اور سامان جنگ کم بتایا جاتا ہے۔ اگر سٹالن گراڈ پر دشمن قابض ہو گیا تو باکو اور گروزنی کے تیل کے چشموں کے علاوہ کاکیشیا کا سارا علاقہ شمالی روس سے کٹ جائے گا۔ اس وقت بھی جرمنی کے طیارے اس شہر پر سخت بمباری کر رہے ہیں۔ یہاں کا سلسلہ تار وٹیلیفون باقی ملک سے کٹ چکا ہے۔ کچھ دن ہوئے خبر آئی تھی کہ روسیوں نے سٹالن گراڈ کے صنعتی کارخانوں کا سامان کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ حکومت روس کی طرف سے سٹالن گراڈ کے محافظوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس شہر کو ہاتھ سے نہ نکلنے دیں اور آخر دم تک دشمن کا مقابلہ کرتے رہیں۔ شہر سے باہر جانے والے تمام راستے منقطع ہو گئے ہیں۔

لندن کی ایک اطلاع کے مطابق بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہ نوورسک پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ روسیوں نے یہاں بھی کئی ہفتے تک دشمن کا سخت مقابلہ کیا لیکن آخر اس بندرگاہ کو چھوڑنا پڑا۔ اس سمندر کی اکثر روسی بندرگاہیں دشمن کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ اب باطوم اور پوٹی ایک دو بندرگاہیں باقی ہیں۔ جہاں بحیرہ اسود کا روسی بیڑہ پناہ لے سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ روسیوں نے اس عرصہ میں باطوم وغیرہ کو بھی کافی مستحکم کر لیا ہے۔

جزیرہ مڈغاسکر بحر ہند میں جنوب مشرقی افریقہ کے ساحل کے بالمقابل فرانس کا مقبوضہ ایک بہت بڑا جزیرہ ہے۔ جس کا نام مڈغاسکر ہے۔ چند ماہ ہوئے برطانوی فوج نے اسکی ایک بندرگاہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ معمولی سی مزاحمت کے بعد وہاں کے فرانسیسی گورنر جنرل نے برطانیہ کو کچھ مراعات دے کر صلح کر لی تھی۔ مگر اب اس نے شرائط صلح پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے برطانیہ کو اس جزیرہ کے باقی حصہ پر حملہ کرنا پڑا ہے۔ یہ نیا حملہ کامیابی سے جاری ہے۔ تین مزید بندرگاہوں پر برطانیہ کا قبضہ ہو گیا ہے۔ جزیرہ مڈغاسکر اپنی پوزیشن کے لحاظ سے نہایت اہم مقام ہے۔ اگر یہ محوری طاقتوں کے ہاتھ میں پڑ جاتا تو وہ وہاں سمندری اور ہوائی اڈے قائم کرکے افریقہ کے مشرقی ساحل اور ہندوستان کے مغربی ساحل کے لئے سخت خطرات پیدا کر دیتیں۔

یاد رفتگان جناب عبدالمجید صاحب داماد حاجی عبدالرحیم صاحب سوداگر مرحوم ایک طویل علالت کے بعد ۱۰ ستمبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم مولوی حافظ عبدالوہاب صاحب مدرس جامعہ رحمانیہ مدنپورہ بنارس کے والد بزرگوار تھے۔
(قاری احمد سعید مدنپورہ بنارس)

(باقی اگلے صفحہ پر)

(۲) حافظ عبدالرحیم صاحب محدث ساکن ٹانڈہ بادلی ضلع مراد آباد کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (عبدالصمد پسر حافظ عبدالرحیم صاحب محدث مرحوم)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

امرتسر کی صحت

قابل توجہ

حکومت اور صیغہ صحت

ہم نے حکومت اور صیغہ صحت کو بارہا ایک خاص امر پر توجہ دلائی ہے۔ خصوصاً اہلحدیث مورخہ ۱۴ اگست میں مفصل لکھا تھا کہ میدان قلعہ گوبند گڑھ میں بارش کا پانی اتنا جمع ہو گیا ہے کہ اچھی خاصی جھیل بن رہی ہے آج پھر اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ پانی کے سڑنے کی وجہ سے سخت بدبو پیدا ہوتی ہے بدبو کے علاوہ مچھر اس کثرت سے ہیں کہ سارے شہر میں ملیریا پھیلنے کو کافی ہیں۔ ہیلتھ افسر صاحب اور ڈسٹرکٹ افسر صاحب حکومت پر زور دیں کہ بارشوں کی کثرت سے اور ان مچھروں کی وجہ سے سخت خطرہ ہے کہ شہر میں ملیریا شدت سے پھیل جائے گا۔ اس لئے اس پانی کا فوری انتظام ہونا چاہئے +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۳۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی — اخبار امرتسر — اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۰ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ؍ ـئے
عام خریداران سے ؍ ـہ
؍ ؍ ششماہی ـہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر | ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء | یوم جمعة المبارک

فہرست مضامین

بادۂ توحید

(از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوہ. گڑگانوہ)

لوح دل پر نام تیرا اے خدا مکتوب ہے
ایک تو دیر و حرم میں ہر جگہ مطلوب ہے
قادر مطلق تجھے کہتے ہیں رند و پارسا
لطف آتا ہے عجب تیری محبت میں مجھے
مجھ کو مستانہ بنا دے بادۂ توحید کا
اپنے پیاروں کی محبت سے مجھے سرشار کر
وقت پر جب پہنچ جاتا ہوں ترے دربار میں
بندۂ عاصی ہوں میں غفار ہے تو اے خدا

مست تیرے عشق میں ہر عاقل و مجذوب ہے
پاک ہے ہر عیب سے تو خالق کل معیوب ہے
ہے تو غالب سامنے تیرے ہر اک مغلوب ہے
نیک ہوں یا بد مگر میرا تو ہی محبوب ہے
جان و دل سے مجھ کو یہ دیوانگی مرغوب ہے
اسکی صحبت سے بچا جو کافر و مغضوب ہے
میں سمجھتا ہوں کہ اب میرا نصیبا خوب ہے
رند ہوں پر مغفرت تیری مجھے مطلوب ہے

راز قدرت کے نظا بر آج کل پر لطف ہیں
موسم برسات ہے "جنگل" کا منظر خوب ہے

انتخاب الاخبار

(۱۶ ستمبر تک)

——— سٹالین گراڈ کے کچھ حصے پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ جہاں انہوں نے اپنے مورچے مضبوطی سے قائم کر لئے ہیں۔

——— ماسکو سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ جرمن فوجیں سٹالین گراڈ اور فروک کے درمیان [illegible] سے لڑ رہی ہیں۔ دیگر مورچوں پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ سٹالین گراڈ کی خوفناک جنگ جاری رہی جو اکثر دست بدست ہوئی۔ حملہ آوروں کو بعض جگہ سے نکال دیا گیا ہے۔

——— لینن گراڈ کے ایک مورچہ پر جرمنوں کا بھاری نقصان ہوا۔ وہاں وہ تازہ دم فوجیں لا رہے ہیں۔ ایک جگہ ۱۰۰۰ جرمن مارے گئے۔

——— شمال مغربی سٹالین گراڈ کی گلیوں میں جو لڑائی ہو رہی ہے اسکی شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ ہفتہ کے روز جرمنوں نے ایک حملہ میں ۸۰ ٹینکوں کے ساتھ حملہ کر کے چند بازاروں پر قبضہ کر لیا۔ مگر شام تک انہیں بعض بازاروں سے نکال دیا گیا۔

——— بہار گورنمنٹ کا ایک پریس نوٹ مجریہ ۱۳ ستمبر مظہر ہے کہ ضلع شاہ آباد کے ایک علاقہ میں پولیس اور فوج کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے ۹ آدمی ہلاک اور ۶ زخمی ہوگئے زخمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ ہجوم پولیس اور فوج پر حملہ کرنے کی نیت سے آیا تھا۔

——— اسی طرح ۱۵ ستمبر کو ایک اور گاؤں میں دو سو دیہاتیوں کے ایک مسلح ہجوم نے پولیس پر فائر کئے۔ جس کے جواب میں پولیس نے بھی فائر کئے ۱۰۰ اشخاص زخمی ہوگئے۔ سلطان گنج تھانہ میں واقع دیہات پر جو اجتماعی جرمانہ کیا گیا تھا وصول کر لیا گیا۔

——— امرتسر شہر پر [illegible]

پکڑے گئے ۲۳۰۰ روپے کرایہ وصول ہوا اور ۴۹ اشخاص کا چالان کیا گیا۔

——— پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ اڑھائی مہینوں میں صوبہ میں ملیریا وبائی صورت اختیار کریگا۔ اندازہ ہے کہ [illegible] لاکھ افراد اس کا شکار ہونگے۔ ہر ضلع میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

——— واشنگٹن سے ۱۸ ستمبر کا امریکن اعلان مظہر ہے کہ بحر الکاہل میں جاپانیوں کے آٹھ جنگی جہاز غرق ہو گئے ہیں۔ یہ نقصان اسکے علاوہ ہے جو جزائر سلیمان کی لڑائیوں میں جاپانیوں کو ہوا ہے۔ آغاز جنگ سے اب تک جاپانیوں کے ہر قسم کے ۲۷۲ جہاز غرق یا مجروح ہو چکے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں امریکہ کے کل ۵۲ جہاز غرق ہوئے یا ان کو نقصان پہنچا۔

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

نیز اسی میں

حساب دوستاں بابت ماہ اکتوبر

بھی درج ہوگا۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (مینیجر)

——— جزیرہ مڈغاسکر کے فرانسیسی گورنر جنرل نے برطانیہ کی پیشکردہ شرائط صلح ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے لڑائی بند نہیں ہوئی بلکہ جزیرہ کے اندر برطانوی فوج کی پیشقدمی جاری ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق مزید دو شہروں پر قبضہ کیا گیا ہے اور مقامی حکومت کا صدر مقام جنوب میں منتقل ہو گیا ہے۔

——— ہندو مہا سبھا کی مصالحتی سب کمیٹی نے گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں سے جیل میں تبادلہ خیالات کرنے کی اجازت مانگی تھی جسے وائسرائے نے رد کر دیا۔

——— چین میں جاپانی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں

(بقیہ متفرقات)

ضرورت مبلغ | ہمارے علاقہ میں شرک و بدعت کا بہت زور ہے۔ جماعت اہل حدیث کے مبلغ حضرات اپنے تبلیغی دورے کرتے ہوئے اس قوم کو بھی اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمایا کریں۔ ہم حتی الامکان خدمت کر دیا کرینگے۔ راقم: محمد ابراہیم موضع جنیال۔ ڈاکخانہ نروٹ جیمل سنگھ ...

غریب فنڈ | میزان سابقہ ۔ از حکیم خدابخش صاحب ملتانی ۔ جملہ انصاف ... مبارک پور ۔ محمد حنیف صاحب جیل پور ۔ مستری عبد العزیز کوٹلی لہاراں ۔ کل میزان ۔ سائل مذکور کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا در فنڈ سائلین مع داخلہ درخواستیں بھیجیں۔

مدرسہ مکہ مکرمہ | کے لئے از مستری عبد الصمد صاحب بنارس ۔ مولوی حسن محمد صاحب موضع جنیالی ضلع سرگودھا ۔ محمد حنیف صاحب جیل پور

مدرسہ مدینہ منورہ | کے لئے از مستری عبد الصمد صاحب بنارس ۔ مولوی حسن محمد صاحب موضع ... ۔ محمد حنیف صاحب جیل پور

چندہ اہل حدیث کانفرنس | محمد حنیف صاحب جیل پور ۔ مستری عبد العزیز کوٹلی لوہاراں

اشاعت فنڈ | از محمد حنیف صاحب جیل پور ۔ مستری عبد العزیز صاحب کوٹلی لوہاراں

مسجد اہل حدیث لائل پور | کی تعمیر کے لئے از مستری عبد الصمد صاحب مذکور

تبلیغی رسائل | تعلیم الزکوٰۃ۔ تعلیم الحج۔ تعلیم الصیام صرف ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ پتہ قاضی منظور حسین بازار ٹوکریاں امرتسر

——— ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ کے مختلف حصوں میں قریباً ۷۵ ایسی عمارتوں کو مشتبہ سمجھکر اپنے قبضہ میں کر لیا ہے جو خلاف قانون کانگرس کمیٹیوں کے مقاصد کے لئے استعمال ہوتی رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳- رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

اہلقران میں ایک نیا فرقہ پیدا ہوا ہے

ہمارے سوال کے جواب میں

اہلقران اس جماعت کا نام ہے جو حدیث نبوی کے حجت شرعی ہونے سے منکر ہے۔ یہ تو سے مقسم۔ آگے اس کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض حدیث کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ یہاں تک کہ حدیث کا نام تک سننا نہیں چاہتے۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی اور ان کے اتباع اسی قسم کے تھے۔ مولوی حافظ اسلم صاحب جیراجپوری (پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی) حدیث کو تاریخی حیثیت سے معتبر سمجھتے ہیں۔ امرتسری اہلقران جو اپنا نام امت مسلمہ رکھتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ معقول حدیث مان لینی چاہئے۔ ہماری طرف سے ان صاحب پر ایک ہی سوال ہوتا رہا ہے کہ فرض کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مبارک صحابہ کرام رضی کو کوئی ایسا شرعی حکم فرماتے جو قرآن میں نہ ہوتا تو اس حکم سے اُن کو مجال انکار ہو سکتا؟ اس مضمون پر ہم اہلحدیث مورخہ ۱۲ جولائی میں مفصل بحث کر چکے ہیں۔ جس میں ہمارا روئے سخن امرتسری رسالہ البیان کے کسی نامہ نگار مولانا تمنا عمادی کی طرف تھا۔ ان مولانا صاحب نے ہمارے جواب الجواب کیلئے پھر قلم اٹھایا ہے۔ مگر جواب سے پہلے چند باتوں کا گلہ بھی کیا ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ

(۱) اخبار اہلحدیث جس میں جواب تھا مجھے نہیں بھیجا۔ یہ خلاف قاعدہ ہے۔

(۲) ایڈیٹر صاحب اہلحدیث مجھے جانتے ہیں میں ان کے ہاں ایک دفعہ دعوت بھی کھا آیا ہوں۔ پھر میری نسبت عدم معرفت کا عذر لکھنا تجاہل عارفانہ ہے۔

(۳) اہلحدیث کے اوپر قمری مہینے کا نام جمادی الاول لکھا ہے حالانکہ صحیح جمادی الاولیٰ ہے۔ یہ ایڈیٹر کی عربی دانی کا نقص ہے۔

(۴) (پھر فرماتے ہیں کہ) مجھے بے حد افسوس ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث حدیثوں سے بھی ویسے ہی بے خبر ہیں جس طرح قرآن سے۔

جواب (۱) آپکا مضمون رسالہ البیان کے جن پرچوں میں دو دفعہ نکلا ہے۔ اُس کے دونوں نمبر دفتر اہلحدیث میں نہیں آئے۔ کیونکہ البیان نے کسی مصلحت سے "اہلحدیث" سے تبادلہ نہیں کرتا حالانکہ اہلحدیث کی سالانہ قیمت البیان سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس رسالہ کا مذکورہ پرچہ ہم نے کسی شخص کی معرفت دیکھا تھا۔

(۲) میں نے آج تک آپ کو بحیثیت تخلص تمنا کے نہیں پہچانا۔ آپ نے غریب خانہ پر جس وقت کھانا کھایا ہوگا اپنے تخلص تمنا کی بجائے اصل نام سے اپنی معرفت کرائی ہوگی۔

(۳) دفتروں میں کاتب تاریخ اور مہینہ جنتری دیکھ کر خود ہی لکھ لیتے ہیں۔ کوئی ایڈیٹر نہیں لکھواتا۔ جنتریوں میں عموماً جمادی الاول ہی لکھا ہوتا ہے۔ یہ عربی اردو میں مذکر و مؤنث کا اختلاف کسی ایک لفظ میں نہیں ہے بلکہ کئی ایک میں ہے۔ مثلاً عربی میں شمس مؤنث ہے اردو میں مذکر ہے۔ عربی میں لیل مذکر ہے اردو میں مؤنث۔ علیٰ ہذا القیاس بہت سے الفاظ ہیں۔ ایسی باتوں میں الجھنا اہل علم کی شان سے بعید ہے۔

(۴) اس طعن کے جواب میں میں اپنے نقصان علم کا اعتراف کرکے دعا کرتا ہوں۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔ ہم اہل قلم کو شیخ سعدی مرحوم نے ایک نصیحت کی ہوئی ہے جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ ؎

ہنر مندت نبدہم عیب جو

ہم نے پرچہ مذکورہ میں مثال کے طور پر لکھا تھا کہ قرآن مجید میں شیر خوارگی کی وجہ سے دودھ ماں اور دودھ بہن کی حرمت تو ثابت ہے۔ مگر دودھ ماں کے خاوند کی دوسری بیوی کی لڑکی کا رشتہ حرمت ثابت نہیں ہے۔ حالانکہ حدیثوں میں اس کی حرمت بھی آتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کی دو بیویاں ہیں۔ ایک بیوی کا دودھ کسی لڑکے نے پیا۔ اس بیوی کی لڑکی بنص قرآن اس لڑکے کی ہمشیرہ ہو گئی۔ لیکن اس شخص کی دوسری بیوی سے جو لڑکی ہے وہ اس شیرخوار لڑکے پر بحکم قرآن حرام نہیں ہے بلکہ بحکم حدیث حرام ہے۔ کیونکہ کئی ایک حدیثوں میں یہ مضمون

لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رض کے پاس ایک شخص افلح نامی آیا۔ اس نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت صدیقہ نے اس کو روک دیا کہ میں آنحضرت علیہ السلام سے پوچھ لوں۔ آپ نے اجازت میں فرمایا کہ یہ تیرا چچا ہے اسکو آنے دو۔ صدیقہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور! اس کے بھائی کی بیوی نے یعنی اسکی بھاوج نے مجھے دودھ پلایا تھا مرد نے نہیں پلایا۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں وہ تیرا چچا ہے۔ اس موقع پر مزید فرمایا کہ

یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب

یعنی دودھ کی وجہ سے بھی اتنی ہی حرمت ثابت ہو جاتی ہے جتنی نسب کی وجہ سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افلح کو حضرت عائشہ رض کا چچا قرار دینا اس امر پر متفرع ہے کہ افلح کا بھائی حضرت عائشہ رض کا دودھ باپ قرار دیا گیا۔

یہ ہے ہماری دلیل کی تقریر۔ اب ہم تمنا صاحب کی حدیث دانی اور اپنی ناواقفی کا مقابلہ ناظرین کو دکھاتے ہیں۔

جناب موصوف نے نیل الاوطار جلد ۶ کے ص۲۵۷ سے کچھ عبارت نقل کی ہے۔ جس میں ان صحابہ کے اسماء لکھے ہیں جن کا خیال اس حدیث کے خلاف ہے یعنی وہ دودھ پلانے والی (عورت (دودھ ماں) کے خاوند کو شیر خوار کے لئے بمنزلہ باپ نہیں مانتے۔ اسی لئے اسکے بھائی کو چچا بھی نہیں مانیں گے۔ ان اقوال موقوفہ سے جناب تمنائے اپنی تمنا (ابطال حدیث) پوری کر کے بہت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث ہوتی تو یہ لوگ اس مسئلہ سے انکار نہ کرتے۔ مگر اہل علم کی نظر میں یہ خوشی نہیں ہے بلکہ ندامت ہے۔ جناب تمنا صاحب ہماری تفصیل سننے کے منتظر ہونگے۔ تفصیل سے پہلے ہم ایک شعر اُن کی نذر کرتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں

متعلم لیلیٰ اتی دین تداینت
وای غریمیہ فی التقاضی غریمها

ناظرین! یہ بات ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ میں نے حدیث نبوی پیش کی تھی۔ حدیث نبوی کی تردید کے لئے قول صحابی یا صحابہ کا فعل پیش کرنا اہل علم کا طریقہ نہیں ہے۔ چنانچہ خود صاحب نیل الاوطار تمنا صاحب کی تردید میں لکھتے ہیں:۔

اجیب بان الاجتهاد من بعد الصحابة والتابعین لا یعارض النص ولا یصح دعوی الاجماع (نیل ص۲۵۷)

یعنی صحابہ یا تابعین کا قول حدیث نبوی کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ اجماع کا دعویٰ صحیح ہے۔

مولانا تمنا صاحب! کیا یہ عبارت آپ کی نظر سے نہیں گزری۔ نہ گزرنے کا تو احتمال نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کا پیش کردہ حوالہ صفحہ ۲۵۷ کا ہے۔ اور اسی بحث میں اس کے متصل ہی صفحہ ۲۵۷ پر یہ مضمون مرقوم ہے باب ایک ہی ہے تو پھر آپ نے اس شریف قوم کا اتباع کیوں کیا جنہوں نے دربار رسالت میں آیت رجم پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ آپ نے خواہ مخواہ ان کی ریس کر کے ہمیں یہ کہنے کا موقعہ دیا ہے

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
لگ گئی اے دل! تجھے کفران نعمت کی سزا

تمنا صاحب کے اس طعن کا جواب جو انہوں نے قرآن و حدیث سے میری بے خبری کے متعلق دیا ہے۔ میں پہلے دے چکا ہوں۔ ضرورت نہیں کہ اُسے دہراؤں۔ ہاں ناظرین اہل علم سے عموماً اور علمائے پٹنہ سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ نیل الاوطار کی عبارت منقولہ تمنا صاحب اور میری درخواست پڑھ کر فیصلہ دیں کہ جناب موصوف کا استدلال صحت پر مبنی ہے یا خیانت پر۔

اسی کے ساتھ یہ فیصلہ بھی ہم علماء پٹنہ کے سپرد کرتے ہیں کہ تمنا صاحب نے جو نیل الاوطار کی یہ عبارت لکھی ہے

حکی ذالک عنهم ابن ابی شیبة

اس کا ترجمہ یوں کیا ہے

اس اجماع کو ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔

کیا یہ ترجمہ صحیح ہے۔ اس میں بھی خیانت سے کام لیا ہے۔ یعنی اجماع کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اگر کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے تو اسے ترجمہ میں کیوں لکھا گیا۔

تمنا صاحب میری اس بات پر بھی خفا ہیں کہ میں اہل قرآن کو منکر حدیث لکھتا ہوں۔ آپ جواباً کہتے ہیں کہ میں بھی آپ کو منکر قرآن کہہ سکتا ہوں۔ میرا جواب یہ ہے اگر میں بھی قرآن کو حجت شرعی نہیں مانتا تو آپ کہہ سکتے ہیں۔ منکر حدیث کہنے کا مطلب یہی ہے کہ آپ لوگ حدیث کے حجت شرعیہ سے منکر ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم اہل القرآن کو حدیث کے وجود سے منکر کہتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارا اور آپ کا فیصلہ قرآن مجید میں ملتا ہے جہاں یہود کے ذکر میں فرمایا ہے:۔

یکفرون بما وراءه وهو الحق
(پ ۱ - ع ۱۱)

یہود اُس کلام کے منکر ہیں جو ان کے الہامی نوشتوں کے ماسوا ہے۔

بتائیے! اُن کا یہ انکار قرآن کے وجود سے تھا یا قرآن کے حجت شرعیہ ہونے سے۔ یقیناً دوسری صورت تھی۔ اسی طرح اہل حق کی اصطلاح ہے کہ جو لوگ حدیث نبوی کو حجت شرعی نہیں مانتے ہم ان کو منکر حدیث کہتے ہیں۔ جیسا قرآن مجید یہود وغیرہ کفار کو منکر قرآن کہتا ہے۔ حالانکہ قرآن کو چھاپتے ہیں اور بیچتے ہیں۔ اب اس اصطلاح کے ماتحت ہم کو منکر قرآن کہنا اگر انصاف

تو آپ کو اختیار ہے۔ ہم اس کے جواب میں گے ؎

ہم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

صاحب نے اسی مضمون میں اپنے عقیدے بھی کہا ہے۔ جو اہلقرآن کی کل شاخوں مسلمہ ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ :-

" احکام شرعیہ کے لئے سوائے وحی قرآن کے کوئی ذریعہ نہ تھا۔ احکام دین کے علاوہ امور عامہ کی وحی قرآن سے باہر اگر رسول اللہ صلعم پر آئی ہو تو کسی کو اس سے انکار نہیں مگر منکرین بالقرآن کو اس سے انکار ہے" (صلہ ۲۲)

جواب ہم سے جو حدیث حرمت رضاعت طلب کی گئی وہ حکم شرعی ہے دنیاوی نہیں ہے پہلے اس سے فارغ ہو جائیے۔ اسے تسلیم کیجئے کیجئے۔ پھر اور بات چلے گی۔

ناظرین کرام! یہ جدید عقیدہ ہے جس کی آواز منکرین حدیث تمنا کے موتھہ سے نکلی ہے۔ جس کا مضمون ہے کہ

قرآن کے علاوہ بھی وحی الٰہی کا ہم (اہلقرآن) انکار نہیں مگر وہ وحی احکام شرعیہ میں نہ اترتی تھی بلکہ واقعات میں ہوتی تھی۔

ہم اس مزیت پر اہلقران کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

راہ پر ان کو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں

اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

قادیانی مشن

موضوعات قادیانیہ

محدثین کی اصطلاح میں کسی روایت کو اسرائیلی کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ اسی طرح آج مسلمانوں کی اصطلاح میں روایت قادیانیہ کا لفظ بولا جائے تو اس کے معنی بھی یہی سمجھے جاتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ اخبار الفضل قادیان میں سلسلہ روایات شروع کیا گیا ہے۔ جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلی سلسلہ سے کم نہیں ہے حسب گنجائش انشاء اللہ ہم بھی اس کے متعلق وقتاً فوقتاً لکھا کریں گے۔ کیونکہ تنقید روایات قادیانیہ کا ملکہ بفضلہ تعالیٰ ہمیں حاصل ہے

مرزا صاحب قادیانی نے ۱۹۰۲ء میں کتاب "اعجاز احمدی" شائع کی۔ جو ایک معنی سے میرے ہی لئے موضوع تھی۔ اس میں مرزا صاحب نے مجھے بصورت چیلنج دعوت دی کہ میں قادیان میں پہنچ کر ان کی ڈیڑھ سو پیشگوئیوں کی تحقیق کروں۔ اور اس تحقیق پر کل انعام ایک لاکھ بلکہ سہ ہزار روپیہ دینا منظور کیا۔ آخر میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا صاحب کے اس چیلنج پر قادیان میں جا پہنچا۔ لیکن میرے پہنچ جانے پر مرزا صاحب نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کی تفصیل ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں درج ہے۔ اب جبکہ یہ واقعہ پرانا ہو گیا ہے۔ قادیانی راوی کلام کو قادیانی روایت گھڑنے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ یکم ستمبر کے اخبار الفضل میں صلا پر ایک روایت یوں درج ہے :-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان میں پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ آئے۔ اور آریوں کے مکان میں اترے۔ جس میں پہلے کبھی پنڈت لیکھرام اترا تھا۔ پولیس کو اس لئے ساتھ لائے کہ احمدی مجھے نہ ماریں۔ ان کی آمد کی غرض یہ تھی کہ حضرت اقدس (مرزا صاحب) کی پیشگوئیوں کے متعلق دریافت کریں۔ کسی صحابی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق ذکر چھیڑا کہ وہ حضور کی پیشگوئیوں کے متعلق تحقیق کرنے آئے ہیں۔ اور اس مکان میں ٹھہرے ہیں۔ جس میں لیکھرام اترا تھا۔ اس پر حضور (مرزا) نے فرمایا اگر وہ ہمارے پاس آتے تو ہم ان کو مکان دیتے اور مہمان نوازی کرتے اور پیشگوئیوں کے متعلق بھی سمجھا دیتے۔ حضور نے اور بھی بہت سی عمدہ باتیں فرمائی تھیں۔ مگر افسوس کہ وہ مجھے یاد نہیں رہیں"

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء صلا)

تنقید ہم اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ بلکہ اسی زمانہ کے قادیانی اخبار "البدر" مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء سے یہ واقعہ نقل کرتے ہیں۔ جسکے الفاظ یہ ہیں :-

"عصر کے وقت خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح کو خبر ملی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری قادیان میں آئے ہوئے ہیں۔ مگر آپ نے اس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہر روز ہزاروں راہ رو لوگ آتے ہیں ہمیں اس سے کیا" (حوالہ مذکور)

ناظرین! اس عبارت میں نقطہ صرف ایک معیار سے قادیانی روایت مذکورہ کو جانچنے ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ قادیان میں ہمارا کوئی مکان نہیں تھا۔ آریوں نے از راہ مسافر نوازی ہمیں جگہ دی۔ جنوری کا مہینہ بڑا سخت سرد ہوتا ہے۔ ہم نے سر چھپانے کو بساغنیمت سمجھا۔ اس میں کیا عیب ہوا؟ اگر تھا تو کس پر؟ داعی پر یا مدعو پر؟ مرزا صاحب کی طرف سے کوئی پیغام ان کے مکان میں پہنچنے کا ہمیں نہیں ملا۔ غنیمت ہے قادیانی راوی نے بھی اس پیغام مرزا کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ ایک چلتا فقرہ کہہ دیا کہ

"وہ (مولوی ثناء اللہ) ہمارے پاس آتے

لہ اللہ رے بے نیازی ؎

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلوؤں سے بول اٹھے

کہو پیارا تو تمہارا ان دلوں میں کونسا دل ہے

(اہلحدیث)

تو ہم ان کو مکان دیتے ؟

حقیقت میں قادیانی راوی کی یہ روایت بھی موضوع ہے۔

قادیانی ممبرو! سن رکھو گوش دل سے سن رکھو کہ

وہ در مجلس رحماں غیرت نیست کو نیست

دیکھیں قادیان کا پرانا اخبار "الحکم" اس کے متعلق کیا کہتا ہے ؟

لیکھرام اور مرزا

مرزا صاحب متوفی اور ان کے اتباع کو پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی پر بڑا ناز ہے۔ ہم نے اس کے متعلق رسالہ "الہامات مرزا" میں مختصر ذکر کیا ہوا ہے۔ مگر مریدان مرزا کی بار بار تعلی اور اصرار کی وجہ سے ہم نے مزید تحقیق کی تو اس پیشگوئی کو دوسری پیشگوئیوں سے زیادہ غلط اور جھوٹا پایا تو اس کے متعلق ایک رسالہ لکھا جس کا نام زیب عنوان ہے یعنی

"لیکھرام اور مرزا"

یقین ہے کہ کوئی راسخ العقیدہ مرید مرزا بھی اس رسالے کو بنظر انصاف دیکھیگا تو اس کا دل بھی مان جائے گا کہ یہ پیشگوئی نہ صرف غلط ہی ثابت ہوئی بلکہ مرزا صاحب کی بہت سی کارستانیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے دوست جو قادیانی دعاوی کو باطل سمجھ کر اس کا دفعیہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس رسالہ کو خرید کر اپنے اپنے حلقہ میں مرزائیوں تک پہنچائیں۔ باوجود گرانی کاغذ وغیرہ کے قیمت فی نسخہ اڑھائی آنہ (محصول ڈاک تین پیسے علاوہ) فی روپیہ آٹھ نسخے۔ شائقین رمضان شریف ہی میں فوراً منگوا کر تقسیم کریں۔

تحریف آریہ | آریوں نے اپنی مستند کتاب ستیارتھ پرکاش میں جو تبدیلیاں کی ہیں اور آئے دن کی ... ان کو پبلک کے سامنے لانے کا مجھے فرصت ... تھا۔ جس سے اس قوم کی کوشش کا علم ہو سکے کہ کس طرح یہ لوگ اپنے مذہب کی اشاعت میں ناجائز طریقے کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ رسالہ زیر طبع ہے۔ قابل دید ہوگا۔ شائقین اس کی خریداری کے لئے تیار ہو جائیں۔ طباعت مکمل ہو جانے پر قیمت شائع کی جائے گی۔

ناظرین اس سے سمجھ جائیں گے کہ دفتر اہلحدیث باوجود مصائب زمانہ میں گھرے ہونے کے اپنے فرض منصبی سے غافل نہیں ہے۔

الاستنہاض لدفع الاعتراض

(۳)

(از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

پھر آپ نے (راقم مضمون) نے لکھا ہے :-

"بلکہ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ابرہہ کے لشکر سے جنگ کی۔ اور پوری طرح مقابلہ کیا۔ شعراء عرب نے اس امر کو اپنے قصائد میں فخراً ذکر کیا ہے"

الجواب | عرب لوگ جو ابرہہ سے لڑے وہ حد حرم سے باہر لڑے تھے۔ اس کے مکہ میں آنے پر حرم کعبہ کے اندر لڑائی نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حکم تکوینی سے حرمت کعبہ کی وجہ سے لڑائی ہونے دی۔ سفر حدیبیہ میں بھی ایسا ہی حکم کیا۔ چنانچہ آنحضرت ؐ کے الفاظ طیبہ ہیں۔

حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ (معالم وخازن)

اور قرآن شریف میں ہے :- هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ (فتح)

اور فتح مکہ کے دن بھی لڑائی نہیں ہونے دی بلکہ بغیر جنگ کے فتح کرا دیا۔ یہ سب کچھ حرمت کعبہ کے لئے تھا۔ اور حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت نے بھی محض حرمت حرم کی وجہ سے ... صلح کر لی تھی۔ اور ... واپس چلے گئے تھے۔ اور پھر اگلے سال مطابق شرائط کے عمرہ ادا کیا تھا۔

اور ابرہہ کے ... موقع پر حضرت عبد المطلب نے خانہ کعبہ میں جا کر خدا تعالیٰ سے دعا کی اور اس کا گھر اس کے سپرد کیا۔ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ خدا تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول کی اور اُن کے دل میں ڈالا کہ تم سب پہاڑ پر چلے جاؤ۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو فرمایا تھا۔

فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ (مسلم)

اور جس طرح یاجوج ماجوج کو عذاب آسمانی ہلاک کریگا اسی طرح ابرہہ اور اس کے لشکر کو عذاب آسمانی سے ہلاک کیا۔ اور خدا کی سنت ایسے موقعوں پر اسی طرح ہے۔ تاریخ طبری میں جن جماعتوں کی لڑائیوں کا ذکر ہے وہ سب حد حرم سے باہر تھیں۔

پھر آپ نے ...... لکھا ہے :-

"پتھر پھینکنے والے عرب ہی تھے جو حج کے لئے آئے ہوئے تھے"

الجواب | خدا تعالیٰ تو فرماتے کہ پتھر پھینکنے والے طَيْرًا أَبَابِيلَ تھے۔ لیکن آپ کے مولوی صاحب نے ان کو حاجی بنا دیا۔ چہ خوش! شاید قادیانی لوگ فخر کرینگے کہ تفسیر ہلالی کی طرح جدید طرح ہم نے ڈالی تھی۔ وہ ایسی مقبول ہو رہی ہے کہ جماعت اہل حدیث جن کا طرۂ امتیاز اتباع ... تھا۔ ان میں سے بھی بڑے ادیب اور ... اس کی پیروی کر رہے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

اور آپ کے مولانا مفتی صاحب نے تفسیر (صحیح) (ابو قیس) بن اسلت کا جو شعر شہادت میں پیش کیا ہے۔ اور اس میں خدائی لشکر سے مراد عرب حجاج مراد بتائی ہے۔ اس میں انہوں نے کمال ہی کر دیا ہے۔ اول تو وہ شعر اور ...

ساتھ کے سب اشعار اُسی محمد بن اسحاق کی روایت سے ہیں (دیکھو تاریخ طبری وسیرت ابن ہشام) جسے وہ معاذ اللہ عبدالمطلب اور کل بنو ہاشم اور دیگر قریش کی توہین کرنے والا قرار دے چکے ہیں۔ واقدی جھوٹا اور غیر معتبر لوگوں سے روایت لینے والا کہہ چکے ہیں۔ پس اُن کی روایت کا یہ شعر کیوں معتبر ٹھیرا؟ دیگر یہ کہ جب معلوم ہو چکا کہ محمد بن اسحاق کے نزدیک پتھر مارنے والے طیراً ابابیل تھے تو اس خدائی لشکر سے مراد وہی طیراً ابابیل ہی ہونگے۔ نہ کچھ اور۔ پس مولانا مختفی صاحب کا جنود اللہ اور جنود الملیک سے عرب حجاج مراد لینا ایجاد بندہ ہے۔ دیگر یہ کہ سیرت ابن ہشام میں ابو قیس مذکور کا یہ شعر اس طرح مروی ہے ؎

فَلَمَّا أَتَاكُمْ نَصْرُ ذِي الْعَرْشِ رَدَّهُمْ
جُنُودُ الْمَلِيكِ بَيْنَ سَافٍ وَحَاصِبِ

اور نصر ذی العرش سے مراد وہی نصرت آسمانی طیراً ابابیل کی صورت میں ہے۔ چنانچہ رؤبہ بن عجاج شاعر کہتا ہے ؎

وَمَسَّهُمْ مَا مَسَّ أَصْحَابَ الْفِيلِ
تَرْمِيهِمْ حِجَارَةٌ مِنْ سِجِّيلِ
وَلَعِبَتْ طَيْرٌ بِهِمْ أَبَابِيلِ

(ابن ہشام بطور حوالہ)

اور شامل واقعہ نفیل بن حبیب جس نے ہاتھی محمود کا کان پکڑ کر کہا تھا۔ اے محمود! تو بلد اللہ الحرام میں ہے۔ جہاں سے آیا ہے وہاں پر سلامتی سے لوٹ جا۔ وہ کہتا ہے ؎

حَمِدْتُ اللّٰهَ إِذْ أَبْصَرْتُ طَيْرًا
وَخِفْتُ حِجَارَةً تُلْقَى عَلَيْنَا

دیگر یہ کہ وادی محصب جہاں کا یہ واقعہ ہے وہاں پر آس پاس نزدیک کوئی پہاڑ نہیں اور نہ خاک اور پتھر کا ملا ہوا پہاڑ ہے کہ وہاں سے وادی میں خاک اور پتھر مارے جائیں تو ایک لشکر جرار اُن سے ڈھیر رہ جائے یا فرار کی راہ اختیار کرے جیسا کہ مولنا خانی خاں صاحب فرماتے ہیں:-

"یہ لوگ پہاڑوں سے اصحاب فیل کے سروں پر پتھر کنکر خاک دھول جو چیز بھی ہاتھ میں آجاتی تھی پھینکتے تھے۔"

یہ بچوں کو بہلانے کی باتیں ہیں کہ پہاڑ کے اوپر سے جو بہت دُور فاصلہ پر ہو وادی میں خاک اور دھول پھینکی جائے۔ اور اُس سے ہزارہا کی تعداد کا لشکر جرار مر کر ڈھیر رہ جائے اور اُس کا کچھ مر نکل جائے یا وہ فرار ہو جائے۔

دیگر یہ کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کے مولنا اسے ایام منیٰ کا واقعہ بتاتے ہیں۔ اور اس پر کوئی تاریخی شہادت پیش نہیں کرتے۔ حالانکہ باتفاق اہل سیرت واقعہ اصحاب الفیل ماہ محرم میں ہوا۔ ماہ محرم میں حجاج منیٰ میں کہاں ہوتے ہیں؟ اُس وقت تو ہندوستان کے لوگ بھی گھروں میں لوٹ آتے ہیں۔ فانی هذا من ذالك (باقی)

حیات ثنائی ؒ

(از ملک امام خان صاحب سوہدروی)

(نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں)

(۲) جلسہ کانفرنس علی گڈھ میں مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی (صدر ری) نے فرمایا کہ یہ ہر اجلاس کے آغاز میں اشعار پڑھوانا کونسی حدیث سے ثابت ہے؟ مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے برسر اجلاس جواب دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت سے جس طرح اشعار پڑھواتے تھے اسی طرح یہ بھی ثابت ہے۔ معترض صاحب مطمئن ہو گئے۔

(۳) دو تین سال سے میں نے اپنا معمول کرلیا ہے کہ سال میں ایک مرتبہ مولنا کی زیارت کرلیا کروں۔ اس سعادت کے لئے دولتکدہ پر (امرتسر) حاضر ہوتا ہوں۔ میں جس ہفت خواں منزل کا آج کل جادہ پیما ہوں۔ احباب کو معلوم ہی ہے۔ اس لئے ہر جگہ اپنے [illegible]ین کا شرف نیاز حاصل ہو جاتا ہے۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ مولنا ابوالوفا خلوص ومحبت وسادگی میں ایک نمونہ ہیں۔ مثلاً تیسرا سال ہوا ۳-۴ روز حاضر خدمت رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دونوں وقت دسترخوان پر اپنے ہمراہ کھلاتا، سیر کے لئے مشایعت میں رکھنا، اپنے مذاق کی نہیں میرے ہی ذوق کی گفتگو کرنا اور سُننا روانگی پر فرمایا کہ جانے میں بہت جلدی کی۔ اور سُنئے! تانگہ تک ساتھ تشریف لاتے ہیں۔ تانگہ والے سے کرایہ خود طے فرمایا۔ اور میرا سامان اٹھا کر تانگہ میں رکھا۔ مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا اور دعا دی۔ اللہ نے اس شخص کو خشونت سے آلودہ نہیں کیا۔

(۴) ایک مرتبہ (رمضان) میں حاضر ہوا روانگی شب کی ٹرین سے تھی۔ مغرب کے کھانے کے بعد فرمایا۔ دسترخوان اور کٹورا لاؤ۔ میں حیران تھا کہ کیا فرما رہے ہیں! عرض کیا۔ میرے ساتھ تو ایسا سامان نہیں رہتا۔ فرمایا سفر میں رہنا اور یوں خالی ہاتھ؟ اپنے بچوں کو آواز دی۔ ایک سفید رومال میں بندھا ہوا سحری کا کھانا آگیا۔ میں نے عرض کیا۔ صاحب! آپ تکلیف نہ فرمائیے۔ میں سٹیشن سے کھا لوں گا۔ فرمایا۔ تو یہ کسی اور روزہ دار کو دے دینا۔ کیونکہ میری نیت اُس شب کو روزہ کی نہ تھی۔ مگر اس دیانت کی داد دیجئے کہ میں نے بھی آخر نیت کر ہی لی۔ اور روزہ رکھ ڈالا۔ (باقی باقی)

عرب کا چاند[1] یہ کتاب ایک غیر مسلم اہل قلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر تالیف فرمائی ہے۔ کوئی صاحب خیر مجھے دفتر اہلحدیث امرتسر سے خرید کرکے ارسال کردیں۔ سائل، ایک غریب طالب علم معرفت مولوی ابوزکریا علی محمد

[1] قیمت ۶ر محصول ڈاک ۸ر ہے (منیجر اہلحدیث امرتسر)

فتاویٰ

س ۱۴۱ } ایک شخص قرآن مجید سادہ پڑھتا ہے اور ترجمہ نہیں جانتا کیا مراد ہے یا نہیں؟ کوئی شخص کہتا ہے جو کوئی بغیر ترجمہ کے قرآن پڑھے وہ سند کو مخول کرتا ہے اور مسلمان نہیں جب تک ترجمہ قرآن نہ پڑھے لہٰذا کیا حکم ہے؟ (شیخ غلام نبی از چوکی)

ج ۱۴۱ } جو شخص قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہے چاہے قرآن مجید سادہ پڑھے یا باترجمہ۔ اس کے مسلمان ہونے میں کوئی شک نہیں۔ جو اس کے مسلمان ہونے سے انکاری ہے وہ غلطی پر ہے۔ قرآن مجید کے اکیسویں پارہ کے شروع میں ارشاد ہے۔ اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ۔ سادہ پڑھنے والا اس حکم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۲ } زکوٰۃ میں بجائے روپیہ کے نوٹ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل عبدالعزیز عبدالحمید سوداگران از بیواڑی)

ج ۱۴۲ } آج کل بلکہ اس سے پہلے بھی نوٹ بمنزلہ چاندی کے ہیں اس لئے زکوٰۃ میں ادا ہو سکتے ہیں۔ ایسے کاموں میں عرف عام کا لحاظ ہوا کرتا ہے۔ بحکم وأمر بالعرف۔

س ۱۴۳ } مال خریدا ہوا گذشتہ سال کا جو بکتا جائے تو اس وقت کی خرید لگانی چاہئے یا اس وقت کا نرخ لگایا جائے۔ چونکہ قیمت بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۳ } اس مال کا چٹھا بنانے کا طریقہ بیوپاری جانتے ہیں۔ اوسط نکال لی جاتی ہے۔ اس وقت قیمت ایک روپیہ تھی آج دو روپیہ ہے۔ اوسط ڈیڑھ سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ترقی آہستہ آہستہ ہوئی ہے۔ اللہ اعلم! (حق غریب فنڈ ندارد)

س ۱۴۴ } ایک عورت جو اپنے پردیسی خاوند کی موجودگی میں غیر سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ شوہر کا پردیس ہی میں انتقال ہو گیا۔ اس دوران میں لوگوں نے اسکی دو شادیاں کیں۔ عورت دونوں کے ہاں بکراہت چند چند دن رہی۔ ابھی ان میں سے کسی نے طلاق بھی نہ دی تھی کہ اس کا عاشق سفر سے آگیا۔ عورت سب کو چھوڑ کر اسی سے جا ملی۔ پھر اس سے دو لڑکے بھی ہوئے اب سوال یہ ہے کہ عاشق جو بے طلاق ادلیں و بے نکاح خود رکھے ہوا ہے پھر سے نکاح کر کے توبہ کرے یا ویسے ہی رکھے؟ (واحد علی از بستی)

ج ۱۴۴ } بغیر نکاح شرعی کے کسی طرح رکھنا جائز نہیں ہے۔ باقی احوال اپنے ہاں کے کسی عالم دین کو سنا کر مفصل جواب حاصل کر لیں۔ اللہ اعلم! (غریب فنڈ بذمہ سائل)

متفرقات

ضروری تصحیح | الہحدیث ۱۱ ستمبر میں بضمن امداد غریب فنڈ مستری عبدالعزیز صاحب ناگی کی طرف سے پانچ روپے شائع ہوئی ہے۔ موصوف لکھتے ہیں کہ اصل رقم محمد صادق صاحب نے ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی کی ہے۔

اہل حدیث کانفرنس کا سفیر | مولوی مہتاب دین صاحب کو بہ غرض تحصیل چندہ مختلف بلاد میں بھیجا گیا ہے۔ احباب اپنی کانفرنس کے کام مدد دیں۔ (حافظ حمید اللہ از دہلی)

دفتر محمدی دہلی | کی ضروریات کے لئے تصانیف محمدی پر رمضان شریف میں فی روپیہ ۲ر رعایت دی جائے گی۔ میں علیل ہوں۔ احباب کسی بات کے جواب میں دیر ہونے پر معذور سمجھیں (خاکسار اڈیٹر محمدی دہلی)

اوقات سحری و افطاری | آج کل اسلامی اخباروں میں عام طور پر اوقات سحری و افطار کے نقشے چھپتے ہیں مگر الہحدیث میں (باوجود مذہبی پرچہ ہونے کے) نقشہ نہیں چھپا۔ کیونکہ دور دراز بلاد میں اختلاف مطالع ہونے کی وجہ سے ناظرین کو غلطی لگ جانے کا امکان بلکہ یقین ہے۔ علاوہ اس کے ایک ہی شہر کے دو اسلامی اخباروں میں بے حد اختلاف ہے۔ معاصر انقلاب لاہور میں ۷ رمضان کو بندش سحری ۵ بجکر ۵۶ منٹ (جدید ٹائم) افطاری ۷ بجکر ۳۳ منٹ (جدید ٹائم) مرقوم ہے۔ اسی شہر لاہور کا اخبار پیغام صلح بندش سحری ۶ بجے (جدید ٹائم) افطار ۷ بجکر ۵۰ منٹ (جدید ٹائم) یعنی سحری میں ۴ منٹ کا فرق اور افطاری میں ۱۷ منٹ کا فرق۔ دونوں صاحب شہر لاہور میں رہتے ہیں۔ غروب کا صحیح وقت دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ علیٰ ہذا دوسرے شہروں کے اخبارات بلکہ ہر شہر کے دکان دار دکانوں کے اشتہارات میں سحری و افطاری کے نقشے چھاپ دیتے ہیں۔ خود تو علم ہیئت کے ماہر نہیں ہوتے، اِدھر اُدھر سے سن سنا کر شائع کر دیتے ہیں۔ ان وجوہ سے اہلحدیث میں نقشہ سحری و افطار نہیں دیا جاتا۔ بلکہ بحکم قرآن و حدیث ہر صائم کو اسکی رویت پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

یاد رفتگان | میرا عزیز داماد عبدالحق ڈسپنسری ڈاکٹر لمبی علالت کے بعد فوت ہو گیا۔ چھوٹے بڑے ۸ بچے یتیم رہ گئے۔ خدا مرحوم کو بخشے اور بچوں کا متولی ہو۔ ناظرین مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کریں اور پسماندگان خصوصاً میرے لئے صبر و تسکین کی دعا کریں۔ (حکیم ابو تراب محمد عبدالحق امرتسری)

درخواست بیوہ | مولوی محمد الدین مرحوم معلم قرآن گجرات کی بیوہ کی طرف سے اصحاب خیر کی خدمت میں التماس ہے کہ فی سبیل اللہ میری امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ پتہ یہ ہے:- مسماۃ غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم محلہ نور پورا رائیاں شہر گجرات پنجاب

(باقی اگلے صفحہ پر)

ملکی مطلع

مرکزی اسمبلی میں حالات حاضرہ پر بحث

اس ہفتے دہلی میں چار روز تک مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہوتا رہا۔ جس میں ملک کی موجودہ صورت حالات پر خوب بحث ہوئی۔ سرکاری ممبروں نے بھی تقریریں کیں اور غیر سرکاری ممبروں نے بھی۔ ہاں کانگرس پارٹی کا کوئی ممبر اجلاس میں شریک نہیں ہوا۔ مگر کئی ایک ممبروں نے کانگرس کے مطالبہ آزادی ہند اور قومی حکومت کے قیام کی تائید کی۔ مثلاً سر عبدالحلیم غزنوی نے کہا کہ ملک کی تمام جماعتیں آزادی چاہتی ہیں۔ ان کے درمیان اگر اختلاف ہے تو آزادی حاصل کرنے کے طریق کار میں اور آزادی کی تفصیلات میں ہے۔ نفس آزادی میں نہیں۔ اور اصولاً یہ مطالبہ ایسا ہے جس کی خاطر اتحادی حکومتیں جنگ لڑ رہی ہیں۔ پارلیمنٹ انگلستان میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر امیری وزیر ہند نے کہا تھا کہ ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمان آزادی اور قومی حکومت کے قیام کے مطالبہ میں کانگرس کے ساتھ نہیں ہیں"

فاضل مقرر کے اس بیان سے اس فقرہ کی تردید ہو گئی۔ حکومت کے ہوم ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے پاس جو اطلاعات پہنچی ہیں ان کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم ان خونناک واقعات کے متعلق کانگرس کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے۔ اس گڑبڑ کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے۔ پولیس کی گولیوں سے ۳۴۰ اشخاص ہلاک اور ۸۵۰ زخمی ہوئے۔

ایک سوال کے جواب میں سرکاری ممبر نے کہا کہ مختلف صوبوں کی طرف سے مطالبہ ہوا ہے کہ مسلمانوں سے اس وقت تک جرمانہ وصول نہ کیا جائے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ مسلمان بھی ایسے کاموں میں شریک ہیں جن کی وجہ سے جرمانہ ہوا۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ کہنا مبالغہ آمیز ہے کہ موجودہ گڑبڑ کے دوران میں پولیس اور فوج کی گولیوں سے بیس ہزار مرد عورتیں اور بچے ہلاک ہو گئے۔ سر ضیاء الدین علی گڑھی نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب تک کانگرس مسلم لیگ کے مطالبات پورے نہیں کرے گی وہ قومی حکومت نہیں بنا سکے گی۔ کانگرس کا عدم تشدد تشدد میں تبدیل ہو جائے گا۔ جس کا انجام انقلاب کی صورت میں رونما ہوگا۔ اس کے بعد جمہوری حکومت کی بجائے ڈکٹیٹر شپ قائم ہوگی۔ مسلم لیگ قومی حکومت میں مساوی نشستوں اور حق خود اختیاری کی طالب ہے اور کانگرس کا مطالبہ اکثریت کی حکومت کا ہے۔ اجلاس کے چوتھے روز جو آخری دن تھا۔ سر سلطان احمد ممبر قانون نے اپنی تقریر میں کہا کہ دنیا کی کوئی حکومت کسی ایسی جماعت کے ساتھ گفت و شنید نہیں کر سکتی جو اپنے دائیں ہاتھ میں مطالبہ اور بائیں میں پستول لئے ہوئے آئی ہو۔ سب سے زیادہ قابل غور بات یہ ہے کہ اس تحریک پر شوخ رنگ صرف انہیں صوبوں میں چڑھا جہاں کانگرس حکومتیں برسر اقتدار رہ چکی تھیں۔ سرکار کے ہوم ممبر کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر "پرتاپ" لاہور لکھتا ہے کہ :-

"کانگرسی لیڈر اس وقت جیلوں میں ہیں اسمبلی میں کانگرس پارٹی کا کوئی ممبر موجود نہیں کانگرس کی تمام مشینری اس وقت معطل ہو گئی ہے۔ اس لئے اس کی طرف سے ان الزامات کی تردید نہیں کی جا سکتی۔ برطانوی انصاف کی یہ قدیمی روایت ہے کہ جب تک دوسرے فریق کو جس پر کوئی الزام لگایا جائے۔ اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ اسے مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور نہ ہی اس الزام کو قانونی اور اخلاقی لحاظ سے قطعی طور پر درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے سر ریجنالڈ (ہوم ممبر) نے کانگرس پر جو شدید الزام لگائے ہیں۔ انہیں حق بجانب اسی صورت میں قرار دیا جا سکتا ہے۔ جب کانگرسی لیڈروں کو ان الزامات کی تردید کرنے یا ان کا جواب دینے کی اجازت ہو۔ گاندھی جی اور دوسرے سرکردہ کانگرسی لیڈر ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے کہ تمام کانگرس مشینری کی بنیاد عدم تشدد پر ہے۔ اور وہ سوراجیہ عدم تشدد سے حاصل کرے گی۔ گاندھی جی تو اپنے کسی بدترین دشمن کے لئے بھی عدم تشدد کو سب سے مؤثر ہتھیار سمجھتے ہیں۔ اس لئے گڑبڑ کے موجودہ واقعات کے لئے کانگرس کو ذمہ دار قرار دینا محض یکطرفہ فیصلہ دینا ہے۔ ہوم ممبر نے جو الزامات لگائے ہیں وہ محض پولیس اور دیگر سرکاری افسروں کی اطلاعات کی بنا پر لگائے ہیں۔ انہوں نے کانگرس کی طرف سے کوئی ایسا تحریری سرکلر یا کوئی اور دستاویز پیش نہیں کی۔ نہ ہی آل انڈیا کانگرس کمیٹی یا کسی صوبجاتی کانگرس کمیٹی یا کسی کانگرسی لیڈر کے دستخطوں سے کوئی تحریری ہدایات پیش کی ہیں۔ جن کی بنا پر وہ اپنے افسروں سے موصول شدہ اطلاعات کی تصدیق کر سکتے"

(پرتاپ لاہور مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

رفتار جنگ

روسی محاذ پر سٹالن گراڈ کے شہر میں جرمن فوج داخل تو ہو گئی ہے مگر آج ۲۰ ستمبر تک روسیوں کے ساتھ دست بدست جنگ جاری ہے

ایک ہی [illegible] کبھی ایک فریق کا قبضہ ہو جاتا ہے اور کبھی [illegible] دوسرے کا۔ لندن سے ۱۹ ستمبر کی اطلاع ہے کہ روسیوں نے سٹالن گراڈ کے کئی بازاروں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور جرمنوں کو بھاری نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا ہے۔ شہر کے شمال مغرب میں دشمن اپنے ٹینکوں اور پیدل فوج کی کثرت کے بل بوتے پر کچھ آگے بڑھ گیا تھا مگر روسیوں نے شدید مقابلہ کر کے اُسے پیچھے دھکیل دیا۔ مغربی قفقاز میں روسیوں نے دشمن کو تیل کے مشہور شہر گروزنی سے پچاس میل کے فاصلے پر روک رکھا ہے۔ بحیرہ اسود کی بندرگاہ نوورسک کے جنوب مشرق میں زبردست لڑائی جاری ہے۔ روسیوں نے سینکڑوں جرمنوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ وورونیش میں روسیوں نے دریائے ڈان کو ایک اور جگہ سے عبور کر کے تیرہ سو (۱۳۰۰) جرمنوں کو ہلاک کر دیا۔ لینن گراڈ کے علاقہ میں جھیل المن کے جنوب مشرق میں بھی روسیوں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"سٹالن گراڈ کے سقوط سے دور رس نتائج پیدا ہونے کا امکان ہے۔ ان کا کچھ ذکر ناظرین معاصر "ملاپ" لاہور کے الفاظ میں مطالعہ فرمائیں:۔

"سٹالین گراڈ کتنے دن اور روسیوں کے پاس رہے گا۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ روسی اسے ہر قیمت پر بچانے کا اور جرمن ہر قیمت پر قبضہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ روسیوں کے بیان کے مطابق سائبیریا سے انہیں کمک مل گئی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمک بہت دیر کے بعد پہنچی ہے اور پھر یہ کہنا بھی مشکل ہے کہ روسی اس کمک کا سلسلہ جاری رکھ کر سائبیریا کو جاپان کے خطرہ کے مقابلہ میں غیر محفوظ کرنا مناسب سمجھیں گے۔ یہ کمک پہنچنے سے پہلے ہی جرمن شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کچھ رقبہ پر قبضہ بھی کر لیا ہے اور اب گلی گلی اور مکان مکان میں لڑائی ہو رہی ہے۔ روسیوں کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ حملہ آور فوج کو سپلائی اور حملہ کے اڈے نزدیک ہونے کی وجہ سے روسیوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ آسانی حاصل ہے۔ شہر کے جن حصوں پر انہوں نے قبضہ کیا ہے وہاں دُور مار توپیں لا کر انہوں نے گولہ باری شروع کر دی ہے۔ جرمنوں کی اسی آسان پوزیشن کے پیش نظر یہی اندیشہ ہوتا ہے کہ روسیوں کی بہادری اور ثابت قدمی بھی اس شہر کو جرمنوں کے ہاتھوں میں جانے سے روک نہ سکے گی۔

<u>سٹالین گراڈ کے بعد</u> یہ جانتے ہوئے بھی روسی مقابلہ کر رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جرمنوں کی پیشقدمی میں زیادہ سے زیادہ دیر کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جتنی جلدی جرمنوں نے سٹالین گراڈ پر قبضہ کر لیا اتنی جلدی وہ ایک طرف سے استرخان اور دوسری طرف سے گروزنی اور توابسی پر حملہ کر سکیں گے۔ سٹالین گراڈ کے بعد استرخان کی پوزیشن بے حد خطرناک ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سٹالین گراڈ دریائے وولگا پر ۳۲ میل تک پھیلا ہوا ہے۔ اگر جرمن یہاں پر قبضہ کر لیں تو دریائے وولگا بند ہو جائے گا۔ اور اس طرح روس جنوب سے سپلائی کے آخری راستہ سے بھی کٹ جائے گا۔ سردیوں میں صرف اسی راستہ سے روس کو موثر مدد مل سکتی ہے۔ یہ راستہ نہ رہا تو روسیوں کے لئے بڑی مشکل پیدا ہو جائیگی جرمن غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ اس صورت میں روسی سردیوں میں پچھلے سال کی طرح جوابی حملے نہیں کر سکیں گے۔ اور وہ مغربی محاذ پر برطانوی حملہ کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت سی فوجیں واپس لیجا سکیں گے"۔ (ملاپ لاہور ۲۱۔ ستمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

<u>اہلحدیث</u> یہ اخبار ناظرین [illegible] ہاتھوں میں پہنچنے تک خدا جانے کیا تغیرات رونما ہو جائیں۔ (العلم عند اللہ!)

سرکاری اعلان

حکومت پنجاب نے تین فیصدی کی شرح پر ۲۵۰ لاکھ روپیہ کے ایک قرضہ لینے کا اعلان کیا ہے جو ۱۳ سال کے بعد ۱۸ ستمبر ۱۹۵۵ء کو قابل ادائیگی ہوگا اور جس کی قیمت اجرا ۹۷/-/- روپیہ ہوگی۔ اس قرضہ سے یہ مقصود ہے کہ اس مجتمع قرضہ کی جزوی ادائیگی کی جائے جو صوبائی خود اختیاری کے نفاذ سے پہلے نفع آور مصارف سرمایہ کے لئے روپیہ مہیا کرنے کے واسطے مرکزی حکومت سے لیا گیا تھا۔

۲۔ سر آٹو نیمیئر کی سفارشات پر حسابات میں جو تبدیلیاں اور درستیاں کی گئیں۔ ان کا یہ نتیجہ ہُوا کہ پنجاب کے ذمہ مرکزی حکومت کا خالص قرضہ ۲۶ کروڑ ۹۸ لاکھ ۸۷ ہزار نوسو ۶۶ روپیہ نکلا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(الف) دس کروڑ روپیہ مجتمع قرضہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ یہ ۱۹۲۱ء سے قبل قرضہ آبپاشی سے متعلق ہے۔ جس کی شرح سود ۳½ فیصدی سالانہ ہے اور جو کسی وقت مرکزی حکومت کی منظوری سے قابل ادائیگی ہے۔

(ب) تبدیلیوں اور درستیوں کے وقت ۱۶ کروڑ ۹۸ لاکھ ۸۷ ہزار ۹۶۶ روپیہ کا مجتمع قرضہ۔ اس کی شرح سود ۴ فیصدی ہے اور یہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ۴۰½ لاکھ روپیہ کی مساوی ششماہی اقساط میں ۴۵ سال میں ادا کیا جا رہا ہے۔ اس وقت واجب الادا رقم ۱۶ کروڑ ۴ لاکھ ۶۷ ہزار ۸۴۸ روپیہ ہے۔

(۳) اب جس قرضہ کے لینے کی تجویز ہے اس سے حکومت پنجاب کی مالی ذمہ داری میں کسی قسم کا اضافہ

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور اپیل توجہ کا

ایک مدرسہ ہے۔ جو ۱۳۴۲ھ سے علوم دینیہ کے ساتھ دیگر مفید عام علوم کی تعلیم دے رہا ہے۔ اور طلباء کے قیام و طعام و کتب اور روشنی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے۔ مدرسہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ محض چندے پر اس کی بقا ہے اس سال اس کی مالی حالت زبوں اور قابل توجہ ہے۔ قرض کا بار گریباں اور پریشان کن ہے۔ اہل خیر و قدردان علوم مشرقیہ کی ذات گرامی سے امید قوی ہے۔ کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی سے امداد کریں گے۔ مزید اطمینان کے لئے جناب کلکٹر صاحب بہادر کی تحریر کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

"باعث مسرت ہے کہ آج میں مدرسہ دار التکمیل مظفرپور کی عمارت جدیدہ کی رسم افتتاح کو ادا کرتا ہوں۔ یہ مدرسہ غریبوں اور بے نواؤں کو اعلیٰ اور بہترین تعلیم دے کر اپنے فرض کو باحسن وجوہ ادا کر رہا ہے۔ عمارت کی توسیع اشد ضروری ہے اور قوم کی امداد کا نہایت ہی محتاج ہے۔ میرے خیال میں اس کے نصاب تعلیم میں تواریخ اور دستکاری وغیرہ کا اضافہ کرنا مفید اور کارآمد ہوگا۔ ام۔ نیٹہ خان مظفرپور۔ جہم ۳ "

نوٹ:۔ حسب معمول سفراء حاضر نہیں ہوتے ہیں معاونین جعلی سفیروں سے ہوشیار رہیں۔ اور اپنی اپنی رقوم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

پتہ ارسال زر:۔ مولوی عبد القیوم صاحب نوٹ مرچنٹ گمپاؤنڈ اسٹیشن مظفرپور۔

الملتمس:۔ خادم قوم (مولوی) زین العابدین سکرٹری مدرسہ دار التکمیل مظفرپور۔

(عہ اشاعت فنڈ وصول)

درخواست اخبار | کوئی صاحب خریداری مجلس کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری فرماویں۔ راقم:۔ ناظم مجلس طلباء اہل حدیث مدرسہ ہیرڈالی ڈاکخانہ چنچرا ضلع دیناجپور

بھائی آنکھیں بڑی نعمت ہیں

لیکن ہم لوگ آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب شکایت ہوتی ہے تو ادھر ادھر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں جن سے بجائے صحت کے آنکھیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ صحت میں جینے لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی کسی ایک علاج پر اکتفا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے تیسرے دن علاج بدل دیا جاتا ہے۔ جو اور سبب خرابی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کو آنکھوں کی کوئی شکایت ہو۔ تو پتہ ذیل سے ہندوستانی ممیرے کا سرمہ منگوا لیجئے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ زائد از چالیس سال سے یہ سرمہ بکثرت اسی طرح فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ سفید جس میں موتی و ممیرے کا مرکب دس روپیہ تولہ۔ قیمت اوسط قسم بھورا ممیرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب پانچ روپیہ تولہ۔ قسم خاص سیاہ ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ایک روپیہ تولہ۔ تمام امراض چشم کی اکسیر و لاثانی دوائیں ہیں۔

نوٹ:۔ نمونہ صرف ایک روپیہ تولہ والے سرمہ کا بھیجا جاتا ہے۔ باقی ہر دو کا نہیں۔

پتہ:۔ سلمیٰ برادرس اودھ فارمیسی ہردوئی

رسائل ثلاثہ

امام زماں و مہدی منتظر و مجدد دوراں۔ اس رسالہ میں امام زماں اور امام مہدی وغیرہ کی شناخت بتائی گئی ہے۔ روئے سخن خصوصاً مرزا صاحب قادیانی کی طرف ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲ علاوہ محصول ہے۔

از حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

خالص اصلی جت قیمت فی چھٹانک چھ روپیہ ۲ تولہ اڑھائی روپیہ

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو مصائب پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۶ آدھ پاؤ ۱۱ پاؤ بھر ۲۰ مع محصول ڈاک۔

تازہ ترین شہادات ماہ اگست ۱۹۴۲ء

جناب اللہ دتا صاحب لائن مین ڈلہوزی ماہ جون میں ایک چھٹانک مومیائی آپ کے ہاں سے منگوا کر استعمال کی۔ ماشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔"

جناب محمد بخش صاحب خضرپور:۔ آپ سے مومیائی کئی بار منگوائی۔ مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک اور جلد بھیجدیں۔ ۲۰ اگست ۱۹۴۲ء

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بونڈہار:۔ بارہا آپ کے ہاں سے مومیائی منگوا کر مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیر بہدف ہے۔ آدھ سیر اور ارسال فرما دیجئے۔ یکم اگست ۱۹۴۲ء

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سرور خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تھیوریاں مریض کو آرام نہیں دے سکتیں

ایک مریض پیٹ درد سے تڑپتا ہے۔ اسکے سامنے لمبی چوڑی تھیوریاں بیان کرنی شروع کردو اور آخر معلوم کرلو کہ درد اس کے معدہ یا تلی یا جگر یا آنت کے فلاں کونہ میں ہے۔ تو اسکی تکلیف دور نہیں ہوتی۔ مریض تو اس شخص کو دعائیں دیتا ہے جو اس وقت اسکی درد دور کردے۔ ایک انگریز آفیسر کی میم بیمار ہوئیں۔ رات گورنمنٹ کو آتی ڈاکٹر درد کی وجہ معلوم کرسکا نہ درد دور کرسکا۔ اسکے بیرہ کے پاس امرت دھارا تھی۔ میم صاحبہ سے اجازت لیکر ۲ بوند گرم پانی میں پلانے کے دس منٹ بعد میم صاحبہ کو آرام آگیا۔ اسواسطے کہتے ہیں کہ "Theory is poor medicine" تھیوری کمزور علاج ہے۔

امرت دھارا کا نام دن بدن اس واسطے مشہور ہوتا جاتا ہے کہ یہ دوائی جس کے اندر کوئی زہر نہیں مرض کی دشمن ہے۔ بلاشک بہی ہر تکلیف و درد کے وقت اس کو دیدو تو سے فیصدی تو آرام ہو جاتا ہے ورنہ بیماری کو روک دیگی اور نقصان تو کبھی کرتی نہیں۔ اول درجہ کی ڈسپنسری ... کو مارنے والی دنیا میں عجیب ایجاد ہے۔

شکی مزاج دوستوں کیلئے

کیا ابھی تک بھی آپ شک میں رہ کر "امرت دھارا" جیسی نعمت سے محروم رہیں گے۔ تہائی صدی سے اوپر اس کو گھر گھر پہنچے ہو گئے۔ جھونپڑیوں سے لیکر محلوں تک یہ پہنچتی ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسان اس سے فائدہ پا چکے ہیں۔ تیں چالیس ہزار اپنی رائے لکھ کر بھیج چکے ہیں کہ اس نے ایسے کمال دکھائے کہ کسی دوسری دوائی سے ممکن نظر نہیں آتے۔ ایک بار جس نے آزمایا ہمیشہ یار بنایا۔ تجربہ کے مرحلہ سے امرت دھارا گزر چکی ہے۔ اب تم بھی اپنے شک کو دور کرو۔ امرت دھارا کو اپنے پاس منگوا کر رکھو۔ تقریباً ہر شہر میں ملتی ہے مگر خیال رکھنا کہ کہیں نقل نہ مل جاوے دھوکہ بہت ہو رہا ہے۔ اس کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید کا نام اور "امرت دھارا" یہ الفاظ پڑھ کر شیشی خریدو یا سیدھے منیجر امرت دھارا لاہور کو لکھ کر منگواؤ۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ۔

2/8/   1/4/   -/8/-

پرچہ ترکیب۔ انگریزی۔ اُردو۔ ہندی۔ سندھی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ تاملی۔ تیلنگی۔ اڑیسہ۔ بنگالی۔ نیپالی۔ فارسی زبانوں میں مل سکتی ہے۔

نوٹ :۔ میسرز جھبیہ اینڈ سنز بھاگل پور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے ان سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ :۔ امرت دھارا ۶۱ لاہور

المشتہر

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

رعایتی اعلان

تیس ۳۲ روپیہ (فی سیکڑہ) کی کتابیں صرف بیس روپیہ میں یعنی تقویۃ الایمان (بلا تذکیر الاخوان) مصنفہ شاہ اسمعیل شہید (جدید ایڈیشن) سرامپوری کاغذ چکنے تقسیم کرنے والوں سے فی سیکڑہ ... اور سفید چکنے کاغذ کے ... محصول ... سرامپوری کاغذ کے ۵۰ نسخہ کے ... کاغذ کے ... ہر دو کا محصول ڈاک ذمہ ... سرامپوری کاغذ ... اور چکنے کاغذ کے ... محصول وغیرہ کے لئے ایک ایک روپیہ علیحدہ۔ فی نسخہ سرامپوری کاغذ ۵ر چکنا کاغذ ۴ر محصول ایک ایک آنہ علیحدہ سو نسخہ کے خریدار بذریعہ ریلوے پارسل منگوائیں اور اپنا پورا پتہ اور قریبی ریلوے سٹیشن ضرور لکھیں۔ پتہ :۔ محمد زکریا تاجر کتب مسجد غزنویہ کٹرہ مہاں سنگھ امرت سر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ رجسٹر۔ لیبل۔ لیٹر فارم۔ دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں۔ یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

پتہ :۔ منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

"اہلحدیث" میں اشتہار ...

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر
رسالہ جامعہ
دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۲۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نمبر ۴۰

اہل حدیث

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرہ بھائی — تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ، ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

باغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” ” ے
عام خریداران سے ” ” عہ
” ” ششماہی ۲/۱۲
ملک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

بسلسلہ اصلاح الرسوم

(از جناب بہار احمد صاحب فہیم اجمیری)

باجے بجوانا نہ ہم کو گیت گانا چاہیئے — اب تو یہ رسمیں مسلمانو مٹانا چاہیئے
قوم کے رکھیئے ذرا مدِ نظر افلاس کو — تم باذن اللہ سے زندہ کیجئے احساس کو
قوم مسلم اس پہ مائل کر عوام الناس کو
بدعتوں کی پاس تک آنے نہ دو بو باس کو — شرک کے دھبوں سے دامن کو بچانا چاہیئے
ہاتھ سے اپنے نہ ہرگز چھوڑیئے انصاف کو — کیسی سادہ زندگی تھی دیکھئے اسلاف کو
دی خبر قرآن نے مسرف بھائی ہے شیطان کا
اے مسلمانو مٹا دو اس لئے اسراف کو — یوں نہ پانی کی طرح پیسہ بہانا چاہیئے
قوم کی غیرت سے الحق ہے صدائے احتجاج — پوچھئے اسراف سے سرمایہ داری کا مزاج
مفلسی کا قوم کی اب تو یہی اک ہے علاج
شادیوں میں چھوڑ دیں پابندی رسم و رواج — بات اپنی قوم کی بگڑی بنانا چاہیئے

(باقی)

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار

(۲۸ ستمبر تک)

—— پنجاب صوبائی مسلم لیگ کے ایک وفد کی درخواست پر جو سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب سے ملا تھا۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ رمضان کی وجہ سے ۱-۲-۳ اکتوبر کو رکشا پر پابندیاں نہیں لگائی جائیں گی۔ (د،پ)

—— لندن کی اطلاع مجریہ ۲۵ ستمبر ہے کہ برطانوی فوج نے جزیرہ مدغاسکر کے دار الحکومت پر قبضہ کر لیا ہے۔ جب تک کوئی دوستانہ حکومت قائم نہیں ہو جاتی عارضی طور پر فوجی انتظام رکھا جائیگا مگر یہاں فرانسیسی جھنڈا ہی لہرائے گا۔

—— جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ نیوگنی میں آسٹریلین دستے دشمن کے مورچوں پر متواتر حملے کر رہے ہیں۔ آئندہ جنگ کے لئے فریقین زور شور سے فوجی تیاریاں کر رہے ہیں۔

—— چنکنگ (چین) کی اطلاع ہے کہ چینی فوجیں چین میں جاپان کے مفتوحہ علاقہ میں کئی مقامات پر پیشقدمی کر رہی ہیں (الحرب بحال)

—— ماسکو (روس) کی اطلاع مورخہ ۲۶ ستمبر میں بتایا گیا ہے کہ قربانیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے سٹالن گراڈ کی حفاظت کی جا رہی ہے اکثر گھر کبھی جرمنوں کے قبضہ میں آجاتے ہیں اور کبھی روسیوں کے۔ آدمیوں اور سامان جنگ کا بھاری نقصان ہونے پر بھی جرمنوں کا پلڑا بھاری ہے۔ وہ ابھی تک کمک لا رہے ہیں۔

—— مرکزی اور لینن گراڈ کے مورچوں پر روسیوں کا دباؤ جرمنوں کو پریشان کر رہا ہے۔

—— واشنگٹن (امریکہ) کی اطلاع ہے کہ ایوان نمائندگان نے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی اس نے تحقیقات کے بعد ۹۳ غیر امریکن سوسائٹیوں کا سراغ لگایا ہے جن کو جرمنوں سے ہمدردی ہے۔

—— شاہی مسجد لاہور میں تقریر کرتے ہوئے چینی وفد کے رئیس شیخ عثمان نے کہا کہ میں تمام اسلامی ممالک کا دورہ کر کے آیا ہوں۔ میرا مقصد برادران اسلام سے رشتہ جوڑنا ہے۔ چین کے مسلمان شریعت اسلامیہ کے پابند ہیں۔ اسوقت چین میں ۴۲ ہزار مساجد ہیں۔

—— [illegible] کونسل آف سٹیٹ میں [illegible] سیکرٹری نے کہا کہ [illegible] ۸۰ لاکھ ٹن چاول اور ۲ لاکھ ٹن گندم باہر بھیجی گئی۔ آپ نے مزید کہا کہ جزیرہ انڈیمان پر جاپانیوں کے قبضہ کے وقت ۵۸۵ قیدی تھے نہ معلوم اب وہ قیدی کدھر گئے۔

رَبَّنَا

اِجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ

—— پٹنہ کی سرکاری اطلاع ہے کہ گورنر بہار نے صوبہ کے مختلف حصوں میں جو اجتماعی جرمانے کئے ان کی مقدار نونے بارہ لاکھ ہے

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جرمنی اور جاپان کے درمیان سمندر کے راستے آمد و رفت کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ یہ راستہ کیپ ہارن اور کیپ ٹاؤن سے ہو کر گزرتا ہے۔

—— کونسل آف سٹیٹ دہلی کے اجلاس میں ڈپٹی کمانڈر انچیف نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان پر حملہ کی صورت میں ساڑ پھونک کی پالیسی پر عمل نہیں ہوگا۔ البتہ یہ کوشش کی جائے گی کہ دشمن کو فوری جنگی اہمیت کی کوئی چیز نہ مل سکے۔

—— گورنمنٹ پنجاب کے تازہ نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان ۹ ماہ کے عرصے میں ۱۴ لاکھ ۵۴ ہزار مربع میل رقبہ پر قبضہ کر چکا ہے۔

حساب دوستاں

حسب اعلان گذشتہ پرچہ ماہ اکتوبر کا حساب دوستاں درج ذیل ہے:-

۳۰-۱۹۰۰ - ۱۵۱۲ - ۲۴۰۹ - ۱۳۲۵ -
۱۵۵۲ - ۱۷۰۸ - ۱۷۷۵ - ۱۷۸۰ -
۲۱۱۳ - ۲۱۲۳ - ۲۳۴۵ - [illegible] -
۳۲۹۵ - ۳۳۴۵ - ۳۷۷۲ - [illegible] -
۵۰۳۲ - ۵۶۲۳ - ۵۶۵۸ - ۵۶۷۲ -
۵۶۸۶ - ۶۶۱۴ - ۶۹۳۰ - ۷۱۲۰ -
۷۲۶۰ - ۷۶۴۶ - ۸۰۶۵ - ۸۱۷۵ -
۸۱۱۵ - ۸۱۶۶ - ۸۶۴۴ - ۸۶۶۳ -
۸۶۷۴ - ۹۱۴۵ - ۹۲۲۹ - ۹۲۵۴ -
۹۳۹۸ - ۹۵۱۳ - ۹۶۴۵ - ۹۶۵۰ -
۱۰۰۴۶ - ۱۰۳۷۹ - ۱۰۴۲۷ - ۱۰۵۸۹ -
۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۶ - ۱۰۷۵۶ -
۱۰۷۶۵ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۸۲ - ۱۰۸۰۳ -
۱۱۰۹۵ - ۱۱۱۰۲ - ۱۱۲۵۶ - ۱۱۳۸۲ -
۱۱۴۸۵ - ۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۴۱ - ۱۱۶۳۸ -
۱۱۷۱۱ - ۱۱۸۷۷ - ۱۱۸۸۲ - ۱۱۹۰۹ -
۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۳۷ - ۱۱۹۴۶ - ۱۱۹۵۲ -
۱۱۹۵۵ - ۱۲۰۵۸ - ۱۲۰۶۵ - ۱۲۱۸۰ -
۱۲۱۸۲ - ۱۲۲۴۸ - ۱۲۲۵۵ - ۱۲۲۴۵ -
۱۲۴۴۶ - ۱۲۴۵۰ - ۱۲۴۵۱ - ۱۲۵۰۱ -
۱۲۵۲۰ - ۱۲۵۸۲ - ۱۲۵۹۱ - ۱۲۵۹۷ -
۱۲۵۹۷ - ۱۲۵۹۸ - ۱۲۵۹۹ - ۱۲۶۱۳ -
۱۲۶۴۵ - ۱۲۷۰۹ - ۱۲۷۱۰ - ۱۲۷۳۱ -
۱۲۷۳۳ - ۱۲۷۳۴ - ۱۲۷۴۲ - ۱۲۷۴۵ -
۱۲۷۹۱ - ۱۲۸۱۴ - ۱۲۸۲۲ - ۱۲۸۶۶ -
۱۲۸۷۷ - ۱۲۸۸۲ - ۱۲۸۹۶ - ۱۲۹۰۰ -
۱۲۹۰۲ - ۱۲۹۰۳ - ۱۲۹۰۴ - ۱۲۹۰۵ -
۱۲۹۰۶ - ۱۲۹۰۷ - ۱۲۹۱۰ - ۱۲۹۱۲ -
۱۲۹۱۳ - ۱۲۹۱۵ - ۱۲۹۱۶ - [illegible] -
۱۲۹۷۲ - ۱۲۹۷۳ - ۱۲۹۷۴ - ۱۲۹۷۵ -
۱۲۹۸۰ - ۱۲۹۸۱ - ۱۳۰۰۹ -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰-رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ

مولود کعبہ مسجود عالم ہے؟

اسلام جیسا کچھ موحد مذہب ہے سب کو معلوم ہے مگر مسلمانوں نے اس کی توحید کو جس طرح گدلا کیا ہے اسے بھی سب جانتے ہیں۔ ہندوستان کے قومی شاعروں (مولنا حالی مرحوم اور سر اقبال مرحوم) نے مسلمانوں کی جو شکایتیں کی ہیں ناواقف لوگ ان کو مبالغے پر محمول سمجھتے ہوں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے اندر پوری صداقت رکھتی ہیں۔

اقبال مرحوم کا یہ شعر کس قدر جامع ہے ؎

مسلماں ہے توحید میں گرم جوش
مگر دل ابھی تک ہے زنار پوش

شیعہ گروہ اسلام ہی کا ایک فرقہ ہے۔ اس نے حضرت علی رضہ کی محبت میں جو کچھ غلو کیا ہے اس پر یہ عربی مصرع بالکل موزوں ہے۔ ع

فلیبك على الاسلام من كان باكيا

عرصہ ہوا کہ اخبار شیعہ لاہور یکم اپریل سنہ ۴۲ء کے پرچہ میں حضرت علی رضہ کی مدح میں ایک قصیدہ شائع ہوا تھا۔ جس میں ایک شعر یہ تھا ؎

قسیم جنان و جہنم ہے یعنی
علی کل شیٔ قدیر علی ہے

ناظرین غور کریں کہ یہ شعر اسلامی توحید کا کیا نمونہ پیش کرتا ہے۔ مولنا حالی نے سچ کہا ہے ؎

وہ دین حجازی کا بے باک بیڑا
نشاں جس کا اقصائے عالم میں پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا
نہ عماں میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر[1]

لکھنؤ سے جماعت شیعہ کا ایک رسالہ (الواعظ) نکلتا ہے۔ جو اُن کے تعلیمی مرکز مدرسۃ الواعظین کا آرگن ہے۔ اس لئے اس میں جو مضامین نکلتے ہیں تعلیمی مرکز سے منسوب ہونے کی وجہ سے اس کے ناظرین کی نظروں میں خاص وقعت رکھتے ہونگے۔

رسالہ "الواعظ" بابت اگست میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مسجود عالم[2] لکھا گیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس دعوے پر کیسے زبردست دلائل ہونے چاہئیں۔ جن سے ثابت ہو کہ حضرت علی مسجود عالم ہیں۔ لیکن "الواعظ" نے جو دلائل دئیے ہیں ان کا نمونہ اس کی عبارت مندرجہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔ معاصر لکھتا ہے کہ:-

"واذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم وسنزيد المحسنين (۵ دپ-۲)

یاد کرو وہ وقت جب ہم نے کہا کہ اس گاؤں (اریحا) میں جاؤ اور اس میں جہاں چاہے کھاؤ پیو۔ اور دروازہ پر سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے حطہ (بخشش) کہتے ہوئے آؤ۔ تمہاری خطائیں بخش دینگے۔ اور نیکی کرنے والوں کی نیکی بڑھا دینگے۔"

لہذا وہ باب حطہ جس کے آگے سجدہ کرنے کا حکم تھا اس سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مثال دیکر سمجھایا ہے کہ باب حطہ کی طرح علی مرتضیٰ ہی سجدہ کے قابل ہے اور ان کے بغیر بخشش نہیں ہوسکتی۔ ان کا باب (دروازہ) ہونا تو میرے اس مشہور کلام سے سمجھ میں آہی چکا ہوگا۔

انا مدينة العلم — میں علم کا شہر ہوں
وعلى بابها — اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

لہذا اب یہ امر تسلیم ہوچکا کہ علی مرتضیٰ علیہ السلام کے مسجود ہونے کا حکم ہے اور آپ کے بغیر نجات ناممکن ہے اس کے بعد اس سے بھی زیادہ کھلے ہوئے الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

يا على انت — اے علی تمہاری مثال
بمنزلة الكعبه — کعبہ کی ہے۔

(جامع الصغیر حرف الیاء۔ کنوز الحقائق حرف الیاء)

یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ کعبہ ہو اور اس کی طرف سجدہ نہ ہو۔ ایک حدیث نے بتلایا کہ علی مرتضیٰ کعبہ کے مانند ہیں۔ دوسری

---

[1] یعنی ہندوستان میں۔
[2] دنیا کے لئے قابل سجدہ یعنی معبود۔ ۱۲ منہ

حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ مسجود عالم ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک طرف خانہ کعبہ مسجود دوسری طرف علی مرتضیٰ مسجود حالانکہ ان دونوں قبلوں میں سے ایک متحرک ہے دوسرا ساکن۔ ایک صامت ہے اور دوسرا ناطق۔ یہ ناممکن ہے کہ بیک وقت دونوں طرف سجدہ کیا جائے۔

شاید اس عقدہ کے حل کرنے کے لئے ۱۳ رجب المرجب مقرر کی گئی تھی تاکہ ناطق و صامت دونوں مسجود ایک جگہ اس طرح جمع ہو جائیں کہ جب تک رسول اسلام تشریف لائیں ناطق ہی صامت ہے اور صامت صامت کا حامل ہے الخ

(الواعظ لکھنؤ بابت اگست ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | کیسی زبردست دلیل ہے۔ آیت موصوفہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے متعلق ہے اسے تو علی رضؓ کے "مسجود عالم" ہونے سے اتنا بھی تعلق نہیں ہے جتنا چاولوں کی سفیدی کو زمین کی گولائی سے ہے یعنی زمین گول ہے اس لئے کہ چاول سفید ہیں۔

رہی حدیث مدینۃ العلم یہ اہل سنت محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب منہاج السنۃ مصنفہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔

اگر بالفرض اس کو صحیح مان لیا جائے تو اس میں علی مرتضیٰ کے باب علم ہونے کا ذکر ہے۔ مسجودیت کا نہیں ہے۔ اس کا مطلب صرف اتنا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم علی مرتضیٰ سے حاصل کرو۔

یہ مضمون بالکل صحیح ہے یہ حدیث گو روایۃً صحیح نہیں مگر معنیً صحیح ہے۔ ممکن ہے کسی شخص کو یہ شبہ گذرے کہ اس صورت میں دوسرے صحابہ کی روایات غیر معتبر ٹھیرینگی سو اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری روایت میں جو اسی روایت کے ہم پلہ ہے یوں فرمایا ہے کہ

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (مشکوٰۃ شریف)

اے میرے بعد آنے والے لوگو! میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤگے۔

یعنی جو صحابی آنحضرتؐ کا قول و فعل نقل کرے اس پر عمل کرنے والا شخص نجات پا جائے گا باب العلم ہونے کے یہی معنی ہیں۔ اس وصف میں سب صحابہ برابر ہیں۔

شیعہ مضمون نگار نے حضرت علی رضؓ کے مسجود عالم ہونے کی بڑی دلیل یہ دی ہے کہ آپکی پیدائش حرم کعبہ میں ہوئی تھی۔ چونکہ کعبہ شریف مسجود عالم ہے اس لئے حضرت علی رضؓ بھی مسجود عالم ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اس دلیل کا جواب کیا دیں مضمون نگار صاحب غالباً حج بیت اللہ سے مشرف نہیں ہوئے ہونگے۔ ورنہ وہ دیکھ لیتے کہ حرم کعبہ میں ہزاروں کبوتر انڈے دیتے ہیں جن سے بچے نکلتے ہیں۔ کیا یہاں پیدا ہونے والے سب کبوتر مسجود ہیں؟ اس کے علاوہ حق تو یہ ہے کہ کعبہ شریف کو بھی مسجود عالم کہنا نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :-

(۱) فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ (پ ۳۰ - ع ۳۱)

(۲) لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (پ ۲۴ - ع ۱۹)

ترجمہ (۱) لوگوں کو چاہئے کہ اس گھر (کعبہ) کے پروردگار کی عبادت کریں۔

(۲) سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو صرف اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم اسی کے عبادت گذار ہو۔

انہی معنی میں استاد غالب کہہ گئے ہیں ؎

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

مولانا آسی امرتسری اور مسئلہ تراویح

تراویح کی تعداد رکعات کا مسئلہ بالکل واضح ہے مگر ہر رمضان میں اس کے متعلق متضاد تحریریں نکلتی رہتی ہیں۔ خدا بھلا کرے امرتسر کے نامہ نگار مولانا آسی صاحب کا۔ نے نہایت خاص طریق سے روایات مختلفہ میں گویا تطبیق دیدی ہے۔ ان کا ذکر تو ہم آگے چل کر کریں گے پہلے ہم اہلحدیث کے معمول کا ثبوت دیتے ہیں۔ آج اس ذکر کا باعث یہ ہوا ہے کہ مدرسہ دیوبند سے ایک اشتہار نکلا ہے۔ جس میں مسائل رمضان کے ضمن میں تراویح کے متعلق لکھا ہے کہ

"عشا کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح باجماعت مسنون ہے۔ بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں غلط"

اہلحدیث | مدرسہ دیوبند میں حدیث کا شغل اچھا خاصہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے مدرسہ مذکور کے اشتہار میں آٹھ رکعت تراویح کے غلط ہونے کا فتویٰ دیکھا۔

تراویح باجماعت کا انتظام دراصل خلافت ثانیہ میں ہوا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مع وتر گیارہ رکعت پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی آٹھ رکعت ہی پڑھی تھیں۔ اس کے بعد حضور نے وتر پڑھے تھے۔ اسی روایت پر بنا کر کے جناب فاروق اعظم نے آٹھ تراویح مع تین وتر کل گیارہ رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں روایتوں کے الفاظ مبارکہ درج ذیل ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فی رمضان فی لیلۃ ثمانیۃ رکعات، ثم اوتر۔ (آنحضرت صلعم نے رمضان کی ایک رات میں آٹھ رکعت تراویح پڑھ کر تین وتر پڑھے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں :-

امر عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشر رکعات (قیام اللیل للمروزی۔ ایضاً موطا امام مالک)

یعنی حضرت عمر رضہ نے نماز تراویح باجماعت پڑھانے کے لئے دو امام مقرر کئے اور ان دونوں کو حکم دیا کہ لوگوں کو تراویح کی گیارہ رکعتیں پڑھائیں۔ اس روایت کے الفاظ رسالہ قیام اللیل سے منقول ہیں۔ موطا امام مالکؒ کے الفاظ بھی یہی ہیں"

ہم گمان نہیں کر سکتے کہ دیو بند کے مشتہر صاحبان سے یہ روایتیں مخفی ہونگی۔ اس لئے آٹھ رکعت تراویح کے غلط ہونے کا فتوے پڑھ کر ہمیں سخت تعجب ہوا۔ حالانکہ رئیس فقہائے حنفیہ شیخ ابن ہمام رحہ بھی مسنون تراویح کی تعداد آٹھ رکعت ہی لکھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو فتح القدیر)

مولانا آسی صاحب امرتسری کا یہ قول بھی ہمارے لئے حیرت انگیز ہے کہ

"حضرت عمر رضہ نے حافظ ابی کو امام تراویح مقرر کیا تھا۔ آپ بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ (الفقیہ امرتسر مورخہ ۷ ستمبر ۳۲ء)

اہلحدیث: ثبوت در بطن قائل! اگر یہ ثابت ہو جائے تو ہمکو مولانا کو یہ کہنے کا موقع ملیگا کہ حافظ ابی حضرت عمر رضہ کے نافرمان تھے یا کوئی اور وجہ ہوگی جو مولانا آسی کے ذہن میں ہے حضرت عمر رضہ تو آٹھ رکعت کا حکم دیں مگر حضرت ابی بیس رکعت پڑھائیں۔ اس کے بعد آپ کے دل میں کھٹکا ہوا کہ چھتیس ۳۶ اور اکتالیس ۴۱ رکعتوں کی روایتیں بھی آئی ہیں۔ تو اس کا جواب یوں دیا ہے کہ جتنی رکعتیں بیس سے زائد ہیں وہ نفل ہیں" (الفقیہ ۷ ستمبر)

بڑی معقول بات ہے۔ آپ سے پہلے شیخ ابن ہمام نے بھی یہی کہا ہے کہ آٹھ رکعت سے جتنی زائد ہیں وہ نفل ہیں۔

ہم ان دونوں صاحبوں کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے مختلف روایتوں میں اسی طرح تطبیق دی ہے جس طرح اہل حدیث دیا کرتے ہیں کہ تراویح کی رکعتوں کی مسنون تعداد تو آٹھ ہی ہے جتنی رکعتیں کوئی زائد پڑھے وہ نفل ہیں۔

؎ شکر للہ کہ میان من او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں سجدہ شکرانہ زدند

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی
اپنے دعوے میں
ناکام گئے

مرزا صاحب قادیانی کے ادعا اور اختراع سے ہمیں اتنا رنج نہیں ہے جتنا اس بات سے کہ وہ اپنے دعوے میں ناکام گئے۔ اس لئے اُن کا صدق و کذب پرکھنے کے لئے یہی ایک معیار کافی ہے۔ آپ کا دعویٰ کیا تھا؟ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قادیان کے آرگن اخبار الفضل کے الفاظ میں بتائیں گے۔ مگر پہلے ہم ناظرین کو مسلمانوں کی حالت کا نقشہ دکھاتے ہیں۔

نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ کل دنیا کے مسلمان اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں۔ اپنی زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں۔ ان کے پاس نہ دولت و ثروت ہے نہ اخلاق حسنہ ہے نہ دینداری بلکہ ان چیزوں کی بجائے بداخلاقی رسوم شرکیہ اور بدعات ہر جگہ ترقی پر ہیں۔ اس بدحالی کا مجمل ذکر مولانا حالی مرحوم کے اس شعر میں ملتا ہے ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اس بدحالی کی اصلاح کے لئے مرزا صاحب آئے تھے۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے کہ:-

"موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی اسی حالت کو بدلنے کے لئے جس پر وہ ماتم کرنے کے لئے وقف ہو رہے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو بھیجا اور آپ نے ایسے باکمال انسان پیدا کئے ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہیں۔ آج اگر کوئی اپنی کور چشمی کی وجہ سے انہیں شناخت نہ کرے تو نہ کرے۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب تسلیم کیا جائیگا کہ فی الواقعہ شجرِ اسلام باثمر شجر ہے اور اس نے ایسے ثمر پیدا کئے ہیں جن کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی" (الفضل ۱۳ ستمبر سن رواں صلعم)

اہلحدیث: اہل نظر کے نزدیک قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے مسلمان اپنی جس حالت زار پر رو رہے تھے حسب بیان الفضل موجودہ زمانہ کے مسلمان بھی اسی بدحالی پر رو رہے ہیں تو مرزا صاحب کے آنے سے اُن کی اصلاح کیا ہوئی؟

بڑے فخر سے کہا جاتا ہے کہ قادیان کے سالانہ جلسے میں پچیس تیس ہزار نفوس جمع ہو جاتے ہیں جو سب اصلاح شدہ ہوتے ہیں مرزا صاحب کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کامیابی ایسی ہے کہ اس پر مثال مشہور کوہ کندن و کاہ برآوردن صادق آتی ہے۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب

...رت پنجاب نہیں بلکہ کل دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ (الفضل ۲۸ ستمبر)

لیکن واقعہ یہ ہے کہ کل دنیا میں بدعملی بد اخلاقی لادینی اور لامذہبی روز افزوں ترقی پر ہیں مگر قادیانی لوگ پچیس تیس ہزار کی حاضری پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ اس موقع پر تماشہ بین غیر مرزائی اصحاب بھی بکثرت شریک ہوتے ہیں۔

اے کاش! یہ لوگ ذرا ہندوستان نہیں صرف پنجاب کے مزارات کی سیر کرتے جہاں ہر سال اعراس ہوتے ہیں تو وہاں لاکھوں کا شمار دیکھ کر خود ہی شرما جاتے۔

اجمیر میں کیا ہوتا ہے؟ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ ایک معتبر عالم مولوی معین الدین صاحب مرحوم مدرس مدرسہ عثمانیہ اجمیر کی زبانی سناتے ہیں۔ مرحوم نے اجمیر ہی میں عند الملاقات ہمیں بتایا کہ میں اجمیر کے زائرین اور ساکنین کو کہا کرتا ہوں کہ تم لوگ مشرک نہیں ہو۔ جو کوئی تمہیں مشرک کہتا ہے غلط کہتا ہے کیونکہ مشرک تو وہ ہوتا ہے جو خدا کے ساتھ کسی غیر کو شریک کرے یعنی خدا سے بھی مانگے اور غیر خدا سے بھی مانگے۔ مگر تم تو خدا سے مانگتے ہی نہیں تمہیں تو سب کچھ دینے والے خواجہ صاحب ہیں اس لئے تم مشرک نہیں ہو۔

مولوی صاحب مرحوم کا یہ فقرہ بڑا بامعنی ہے

اے کاش! مرزا صاحب قادیانی صرف اجمیر کے عرس کی اصلاح کر جاتے۔ اگر اجمیر کو دور سمجھ کر وہاں نہیں جا سکتے تو صرف لاہور میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش کے مزار پر جو سالانہ عرس ہوتا ہے اسی کی اصلاح کر جاتے تو ہم سمجھتے کہ آپ بہت بڑا کام کر گئے

مزارات پر بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتے ہیں۔ بت خانے بھرے ہوتے ہیں۔ عیسائی ذخاص جن کے مٹانے کے لئے مرزا صاحب تشریف لائے تھے) دن بدن ترقی کر رہے ہیں زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں بقول مرزا صاحب عیسائی پانچ چھ لاکھ تھے مگر آج ان کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ کیا ان دریں حالات مرزا صاحب کی ناکامی میں کچھ شک ہے؟

خلیفہ مرزائیہ میاں محمود احمد صاحب نے ایک موقع پر بالکل سچ کہا تھا کہ مرزا صاحب کے مواعید میں سے ابھی ادنیٰ حصہ بھی پورا نہیں ہوا[۵] ہمارا بھی یہی قول ہے ؎

ہزار وعدوں میں گر ایک بھی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

الفقیہ اور حدیث مصطفیٰ

(بقلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

"الفقیہ" اور اس کے نامہ نگار کہتے ہیں کہ اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ مطلب ان کا یہ ہے کہ ہم لوگ حدیث مانتے ہیں اور اہل حدیث نہیں مانتے۔ خدا کی شان۔ جو لوگ اپنی من مانی باتوں پر چلتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ تو درکنار۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا دعویٰ کر کے بھی ان کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ بھی اہل حدیث پر آوازے کستے ہیں کہ اہل حدیث حدیث نہیں مانتے۔ جن کا دعویٰ ہے کہ ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

اس لئے مناسب ہے کہ ان کی حقیقت اصلیہ سے لوگوں کو واقف کیا جائے کہ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ لیکن حدیث پیش کرنے سے پہلے حضرت سلطان باہوؒ (جن کو یہ لوگ بھی اولیاء اللہ میں سے شمار کرتے ہیں) کا فتویٰ منکرین حدیث کے متعلق لکھ دینا ضروری ہے۔ وہو ہذا:۔

(۱) حضرت سلطانؒ فرماتے ہیں:۔ جو شخص قرآن و حدیث کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ شیطان مخالف ہے۔ الآن کما کان (تیغ برہنہ ص۵)

(۲) نیز فرماتے ہیں:۔ "جو قرآن و حدیث کا مقصد نہیں وہ خبیث ہے اس کی کوئی بات قابل قبول نہیں" (اورنگ شاہی ص۱۳)

(۳) جس راہ کو شریعت نے رد کر دیا وہ راہ کفر ہے اور شریعت کی اصل قرآن و حدیث ہے جو شخص شریعت غرا اور کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے منکر ہوتا ہے وہ فیض رحمانی سے محروم رہتا ہے (مجالس النبی ص۱۱ و ص۱۲)

(۴) نیز فرماتے ہیں:۔ جو حدیث کا منکر ہے وہ کافر ہے" (مفتاح العارفین ص۱۱)

(۵) تمام عالم کا راہنما سوائے قرآن و حدیث کے اور کوئی عالم میں نہیں ہے جو کوئی اس کا منکر ہے وہ کافر ہے (محک الفقر ص۳)

(۶) جو شخص قرآن و حدیث کے ماننے کا دعویٰ کرے اور اس کے ساتھ عمل درست نہ رکھے وہ گمراہ ہے (محک الفقر ص۸)

(۷) تیری امت وہ ہے جس کا عمل نص و حدیث پر ہے (محک الفقر ص۲۳)

(۸) عقل وہ ہے جو موافق نص و حدیث کے ہووے جو اس سے باہر ہے پیشہ ابلیس ہے (محک الفقر ص۲۹)

(۹) نیز فرماتے ہیں کہ جو شخص شرع محمدی کے خلاف راہ چلے اور آپ کی اور آپ کے صحابہ کی پیروی نہ کرے وہ ملعون و مردود ہے۔ (کلید توحید ص۱۹) (۱۰) جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی راہ پر چلیگا وہ اہل سنت والجماعت سے ہوگا۔ (محک الفقر ص۳۲)

ان دس حوالجات کو سامنے رکھ کر دیکھئے کہ نقلی حنفی کس کس حدیث کا انکار کرتے ہیں۔

(۱) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا۔

---

[۵] الفضل ۱۴ اکتوبر ۳۷ء

تم میں سے کوئی ہے؟ جو جائے اور مدینہ میں کوئی بت باقی نہ چھوڑے۔ اور سب کو توڑ دے اور کوئی اونچی قبر باقی نہ چھوڑے سب کو برابر کردے۔ اور کوئی مورت نہ چھوڑے سب کو مٹادے۔ اس پر ایک صحابی تیار ہوکر حضور میں موجود ہوں۔ یہ کہہ کر مدینہ کی طرف گئے اور اہل مدینہ سے خائف ہوکر واپس آگئے۔ پھر حضرت علی رضہ کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اس کام کے لئے جاتا ہوں۔ حضرت علی رضہ گئے۔ اور واپس آکر کہا کہ یا رسول اللہ صلعم! مدینہ کے سارے بت میں نے توڑ دیئے اور تمام اونچی قبریں برابر کردیں۔ اور سب مورتیں توڑ پھوڑ دیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس بات پر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا "اب ان کاموں میں سے کسی کو بھی جو کرے وہ کافر ہے اور اس کا منکر جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اترا۔" (مسند احمد)

یعنی جو شخص بت بنائے یا قبریں بلند کرے ان پر قبے یا عمارتیں بنائے اور تصویریں بنائے وہ قرآن کا منکر اور کافر ہے۔

(۳) امام محمد رح کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رح نے اپنے شیخ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور نے قبر کو پختہ کرنے اور قبروں کو گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور امام محمد رح نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی حکم ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا (کتاب الآثار ص۸۹)

(۳) نیز امام محمد فرماتے ہیں کہ جو مٹی قبر سے نکلے اس پر اور نہ ڈالی جاوے۔ اور مکروہ رکھتے ہیں ہم کہ قبر گچ کی جاوے۔ یا مٹی سے لیپی جاوے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جاوے یا اس پر لکھا جاوے اور مکروہ ہے کہ پکی اینٹ کو بنائی جاوے ساتھ اس کے یا داخل کی جاوے قبر میں۔ اور یہی حکم ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔ کتاب الآثار ص۸۹۔

گویا امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے نزدیک قبر کو پختہ بنانا۔ اور قبر کی مٹی کے سوا اس پر زائد مٹی ڈالنا اور قبر کو چونہ گچ کرنا۔ یا مٹی سے لیپنا یا قبر کے پاس مسجد بنانا یا کوئی نشان کھڑا کرنا۔ یا قبر پر مینار بنا کر کچھ لکھنا۔ اور قبر کے اندر یا باہر پکی اینٹ لگانا۔ سب مکروہ اور حرام ہے۔

اب جو شخص حنفی کہلاکر حضرت امام صاحب کے حکم کے خلاف کرے اس پر بقول مصنف "سلطان الفقہ ملتانی" تمام دنیا کی ریت کے ذرات کے برابر لعنتیں پڑتی ہیں۔

(۴) امیر معاویہ رض فرماتے ہیں کہ قبروں کو برابر رکھنا سنت ہے اور بلند کرنا۔ ان پر عمارتیں بنانا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے۔ پس تم مسلمان ان کی مشابہت نہ کرو۔

اب اس حدیث کا انکار صاف ہے۔ اور انکار حدیث کرنے والا بقول سلطان یا ہو؟ کافر مردود اور ملعون ہے۔ اور مطابق حدیث کافر اور قرآن کا منکر ہے۔ اور بوجہ انکار قول امام صاحب رح لعنتی ملعون اور حرام کا مرتکب ہے اللہ تعالےٰ ایسے حنفیوں کو راہ ہدایت نصیب کرے۔

حیات ثنائی

(از قلم ملک امام خان صاحب سوہدروی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

کچھ عرصہ ہوا۔ میں دہلی میں کسی پریشانی کی وجہ سے ایک مدت مقیم رہا۔ اس زمانہ میں میری آمد و رفت مرحوم مولانا محمد صاحب کے ہاں زیادہ تھی کہ وہ اپنے حاشیہ نشینوں کی بڑی دلجوئی فرمایا کرتے۔ مولانا ابو الوفا صاحب اپنے پوتے مولوی رضاء اللہ صاحب کو رحمانیہ میں داخل کرانے کے لئے تشریف لائے۔ میں اور مولوی محمد صاحب ۴ روز تک ملازم خدمت گرامی رہے مولانا صاحب کو میری حالت کا خیال آگیا۔

کچھ روپیہ بٹوے سے نکال کر فرمایا۔ لو! میں نے عرض کیا۔ نہیں مولوی صاحب! یہ نہ ہوگا۔ فرمایا۔ چپ رہو۔ اور روپے میری جیب میں ڈال دیئے۔ ؎

تم کو ہم بتائیں کہ مجنوں نے کیا کیا
فرصت کشاکش غم ہجراں سے گر ملے

(۵) اس شعر پر یاد آگیا کہ میں امرتسر ملازم خدمت ہوا۔ شعر کہنے کی مجھے بھی اس قدر وحشت ہے کہ ؎

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے مینا و ساغر کہے بغیر

مگر مولانا نے اطال اللہ عمرہٗ کی شعر بندی کے سامنے میری یہ تگ و دو گرد ہے۔ کہ ممدوح اس باب میں بھی مصداق ہیں اس قول غالب کے

؎ کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

فرمایا۔ کہ جب مضمون میں شعر لکھتا ہوں۔ تم میرے سامنے آجاتے ہو۔ گویا

آج ساقی نے مجھے تعارے سے دریا کر دیا

(باقی باقی)

اطلاع { مولانا سیالکوٹی کا مضمون "الانتباہ" بوجہ عدم گنجائش اس دفعہ درج نہیں ہو سکا۔ (منیجر)

فتاویٰ

س ۱۴۵ } کیا اصحاب ثلاثہ رض کو منافق و بے ایمان کہنے والے شخص کی میت کو غسل دینے والے مولوی کے پیچھے نماز وغیرہ جائز ہے یا ناجائز؟ (عبدالرحیم جوہر شہر جہلم)

ج ۱۴۵ } اصحاب ثلاثہ کو برا کہنے والا خود برا ہے۔ جب تک غسل دینے والے کی نیت کا حال معلوم نہ ہو اس پر فتویٰ دینا مشکل ہے۔ اس کا بیان پہنچنا چاہئے کہ اس نے کس نیت سے غسل دیا۔ ایسے افعال میں نیت کو بہت کچھ دخل ہے۔

س ۱۴۶ } ایک شخص روزے کی حالت میں سخت بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیا وہ روزہ افطار کر سکتا ہے؟ اسکے عوض روزے کتنے رکھے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴۶ } شخص مذکور افطار کر سکتا ہے۔ ایک روزہ قضا کرے اس مسئلہ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی تکلیف محسوس کر کے روزہ افطار کرنے کا حکم دیا تھا۔ بلکہ خود بھی افطار کر دیا تھا۔ چونکہ مسافر اور مجاہد افطار صوم میں ایک ہی حکم رکھتے ہیں۔ اس لئے ایسے مریض کو بھی اجازت معلوم ہوتی ہے

س ۱۴۷ } تراویح کی بیس رکعت کسی حدیث یا صحابی سے ثابت ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۷ } بیس رکعت تراویح آنحضرت کا فعل یا قول کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے ہاں بعض صحابہ از خود بیس چھتیس بلکہ چالیس رکعت تک بطور نفل پڑھا کرتے تھے۔ (مفصل بحث اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ ہو)

س ۱۴۸ } صدقہ فطر بعض بعض جگہ لوگ امام مسجد کو دیدیتے ہیں۔ اس کا لینا اس کے لئے جائز ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ اس کو اور دیتے بھی کچھ نہیں اور صدقہ فطر کتنا ہونا جائز ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۸ } صدقہ فطر امام مسجد کو غریب سمجھ کر دینا تو جائز ہے۔ مگر امامت کے معاوضہ میں دینا جائز نہیں۔ صدقہ فطر ایک صاع ڈھائی سیر ۴ ہے۔ زمانہ قحط میں نصف صاع بھی جائز ہے۔

س ۱۴۹ } ایک شخص کہتا ہے کہ نبی کریم بشر نہ تھے۔ آپ بمطابق شرع شریف اس کا ثبوت عنایت فرماویں۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴۹ } قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ (کہہ دیجئے کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ جس کو قرآن مجید سے تسلی نہیں ہے اس کے حق میں یہ وعید کافی ہے۔ فلیتبوأ مقعدہ فی النار۔

متفرقات

گرانی کاغذ | آریہ گزٹ ایک بڑی مالدار سوسائٹی کا آرگن ہے۔ اس نے بھی گرانی کاغذ کی وجہ سے اپنے ناظرین سے ایک ہزار روپیہ کی امداد مانگی ہے۔ اس لئے اہلحدیث با جانت خداوندی من انصاری الی اللہ کی آواز بلند کرے تو اس کا حق ہے۔

روانگی حجاج | کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی نہ ہی کرایہ وغیرہ کا اعلان ہوا ہے۔ شاید گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ...

تصحیح | "اہلحدیث" ۲۵ ستمبر ص کالم ۳ میں شہر کا نام خیل پور غلط ش ہو گیا ہے۔ صحیح جبل پور ہے۔

مدرسہ مکہ و مدینہ | کے لئے از محترم محمد و محمد ابراہیم صاحب جھاجھاوا ۲۵ ... جملہ ... اشرف کھاجٹ چک ۱۳۵ چراہی ضلع سرگودھا

غریب فنڈ | سابقہ بقایا ... از سائل ۱۲ فضل اللہ کو کالائی سے ... دوست محمد جبل پور سے۔ جملہ ... ہر دو سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا۔ بقایا فنڈ ...

ضرورت امام | ہم کو ایسے امام کی ضرورت ہے جو جمعہ اور جماعت کے علاوہ دینیات بچوں کو پڑھا سکے۔ ترجمہ قرآن مجید اور کم از کم بلوغ المرام اور مشکوٰۃ شریف پڑھانے کی پوری قابلیت رکھتا ہو۔ مذہب اہل حدیث کا پابند اور با اخلاق ہو۔ تنخواہ مبلغ ۱۴ روپیہ ماہوار تک دیجائیگی ضرورت مند پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

شیخ محمد شفیع سوداگر چرم پتو کی ضلع لاہور

ضرورت تفسیر عربی | مصنفہ مولنا امرتسری۔ میں ایک غریب آدمی ہوں مجھے یہ تفسیر پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ کوئی صاحب خیر دفتر اہلحدیث سے خرید کر مجھے پتہ ذیل پر بھجدیں:- مولوی فضل دین (مولوی فاضل) کبھی ڈھلوں ڈاک خانہ چیچو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ۔

درخواست اخبار | ماہ رمضان میں کوئی صاحب فی سبیل اللہ ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث میرے نام جاری کرا دیں۔ مجھ کو قیمتاً اخبار خریدنے کی طاقت نہیں ہے۔ (محمد عبدالعزیز خان ساکن برہنڈہ۔ ڈاک خانہ نیشاپور۔ ضلع مظفر پور۔ (بہار)

یاد رفتگاں | ہمارے معزز رکن شیخ تراب حسین فوت ہو گئے۔ انا للہ! (محمد اسماعیل ذبیح الوری باجندری) غفر اللہ لہ ورحمہ۔

امداد مقروض | میں دو سو روپیہ کا قرضدار ہوں۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میری امداد فرمائیں۔ (محمد عثمان متعلم مدرسہ شوکۃ الاسلام بنگلور کنٹونمنٹ ہولمبو بازار مکان ۱۱)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۱ پر)

ملکی مطلع

جرمنی اور روس کی جنگ میں روس کا استقلال

قرآن و حدیث پر عمل ہے

بیشک یورپ میں روس نے جو استقلال دکھایا ہے قابل تعریف ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ روس کی زمین کے کافی حصے پر جرمنی کا قبضہ ہوگیا ہے۔ مگر روس نے کسی قسم کی بزدلی یا ضعف نہیں دکھایا۔ سٹالن گراڈ سے جنگ کے متعلق جس قسم کی خبریں آرہی ہیں۔ ان سے تو روسیوں کا کمال استقلال معلوم ہوتا ہے روسی حکومت گو بے دین ہے۔ بقول عوام خدا کی ہستی سے بھی منکر ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت یہ حکومت قرآن اور حدیث کی تعلیم پر (غیر شعوری) عمل پیرا ہے۔ قرآن شریف میں مسلمانوں کو ارشاد ہے۔ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ط (جنگ جہاد میں ایسے مضبوط رہو کہ کفار بھی تمہاری مضبوطی کے قائل ہوجائیں) نیز فرمایا۔ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ط (مسلمان جہاد میں ایسی مضبوط صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ چونے گچ دیوار ہیں)۔ حدیث شریف میں صحابہ کرام کا یہ قول ملتا ہے۔ بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت (ہم نے جہاد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ ہم مرمٹیں گے مگر پیچھے نہیں ہٹیں گے)

جب تک یہ وصف مسلمانوں میں رہا۔ فتح ان کے قدم چومتی رہی۔ مسلمانوں میں یہ صفت اس وقت تھا جبکہ یورپ ابھی فنون جنگ سے بے خبر تھا۔ اس لئے مسلمان مجاہدوں کا یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

محاذ روس

کے متعلق لندن میں جو تازہ اطلاعات آئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے ۲ ہزار میل لمبے محاذ پر دشمن کو ہر جگہ روکا ہوا ہے۔ بلکہ کئی جگہ اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا ہے۔ سٹالن گراڈ بدستور مقابلے پر ڈٹا ہوا ہے۔ شہر کے اندر بازاروں میں لڑائیاں ہورہی ہیں۔ مگر دشمن کہیں پیشقدمی نہیں کرسکا۔ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں روسیوں نے کئی جگہ جوابی حملے کرکے دشمن سے بہت سے مورچے چھین لئے ہیں۔ دریائے والگا کے مشرقی کنارے پر رات کے وقت سامان جنگ اور اشیائے خوردنی کے ذخائر شہر میں باقاعدہ پہنچ رہے ہیں۔ اس سپلائی (رسد) کو روکنے کے لئے جرمن بمبار طیارے دریائے والگا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بمباری کررہے ہیں۔ مگر اس مقصد میں جرمنوں کو کامیابی نہیں ہوئی۔ وورونیش کے جنوب میں روسیوں کو مزید کامیابی ہوئی ہے۔ انہوں نے کئی چوکیوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے۔ ماسکو کے وسطی محاذ پر روسی فوجیں جرمن لائن توڑ کر آگے نکل گئی ہیں مگر بارش کی وجہ سے کچھ رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے۔ بحیرہ اسود کی بندرگاہ نوو روسسک کے جنوب مغرب میں روسیوں نے دشمن کی پیشقدمی روک دی ہے۔ حال ہی میں انہوں نے ایک جوابی حملہ کرکے رومانوی دستوں کو (جو جرمنی کی فوج میں شامل ہوکر روس کے خلاف نبرد آزما ہیں) سخت نقصان پہنچایا۔ بہت سے سپاہی پکڑ لئے اور بہت سے سامان جنگ پر قبضہ کرلیا۔ مشرقی قفقاز میں موزدک کے علاقہ میں دشمن نے ایک سخت حملہ کیا مگر روسیوں نے اس کو شدید نقصان پہنچا کر پیچھے ہٹادیا۔

پنجاب میں ملیریا

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب بتوسط ہیلتھ افسر

"اہلحدیث" کئی ہفتوں سے یہ اندیشہ ظاہر کررہا ہے کہ بارشوں کی کثرت سے ملیریا کا خوف ہے۔ اب گورنمنٹ پنجاب نے بھی اعلان کیا ہے کہ پنجاب میں ملیریا کی شدت کا خطرہ ہے بلکہ اخبار "انقلاب" مورخہ ۲۹ ستمبر کے ایک نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملیریا پوری تیزی سے لاہور اور اس کے مضافات میں شروع ہوگیا ہے۔ ملیریا کا باعث ڈاکٹروں کی تحقیق میں مچھروں کی کثرت ہے۔ ہم نے کئی دفعہ امرتسر کی بابت لکھا کہ قلعہ گوبند گڑھ کی زمین (بیرون دروازہ لوہگڑھ و لاہوری) میں جو نشیب ہے اس میں پانی کھڑا ہوکر بہت بڑی جھیل کی شکل اختیار کرگیا ہے۔ اسمیں مچھروں کی اس قدر کثرت ہے کہ الامان! پانی کے سڑنے سے جو بدبو پیدا ہوتی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ اس کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ میونسپل کمیٹی کہتی ہے کہ یہ زمین میری حد سے باہر ہے۔ یہ جواب صحیح تو ہے مگر کمیٹی کوشش کرکے گورنمنٹ کو اس کام پر متوجہ کرسکتی ہے۔ کیونکہ وہ شہر کی صحت کی ذمہ دار ہے۔ اگر کمیٹی نے اس سلسلے میں کوئی کوشش کی ہے تو ہمیں اطلاع دے۔ تاکہ ہم اس کے آگے قدم بڑھائیں۔

موقع ذیل تو یقیناً کمیٹی کی حد میں ہے۔ کٹڑہ بھائی سنت سنگھ سے نئے دروازہ سے باہر نکلتے ہی بائیں ہاتھ کو گندے ملبے کے ڈھیر لگائے جارہے ہیں۔ معلوم نہیں یہ کس ضرورت کے لئے ہیں۔ کیوں ان کو جلدی نہیں

اٹھایا جاتا۔ شہر کے ارد گرد گندہ نالہ شہر کی تکلیف اور بدنامی کے لئے کافی سے زیادہ ہے لطف یہ ہے کہ پولیس گارد کے ساتھ ساتھ نالے پر چھت ڈال دی گئی ہے۔ باقی سب جگہ خالی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی بدبو سے بیماری کا خطرہ صرف پولیس والوں کو ہے شہر والوں کو نہیں۔

ان واقعات کی بابت "اہلحدیث" ہمیشہ توجہ دلاتا رہتا ہے۔ مگر ہماری میونسپل کمیٹی جیسا کہ کنبھ کرن کی طرح بہت گہری نیند سونے کی عادی ہے۔ لیکن "اہلحدیث" کمیٹی کی اس غفلت سے اپنے فرض سے خاموش نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا قول ہے ؎

حافظا! وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس
در بند آں مباش کہ نشنید یا شنید

سرکاری اعلان

حکومت کو بتایا گیا ہے کہ مستثنیٰ اشیا کے بعض بیوپاری اور ایجنٹ سال رواں کے لئے (۴۳-۱۹۴۲) وہ درخواستیں محصول تشخیص کرنے والے افسروں کو وقت پر پیش نہ کر سکے جو انہیں پنجاب بکری ٹیکس معدرہ ۱۹۴۱ء کے قواعد ۱۷ و ۱۸ کے ماتحت لائسنس حاصل کرنے کے لئے دینی چاہئے تھیں۔ چونکہ وہ میعاد جو قاعدہ ۲۰ (۱) کے ماتحت مقرر کی گئی ہے ختم ہو چکی ہے۔ وہ اب رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اگر ایسی درخواستوں کے پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع نہ کی جائے تو ان پر ان کی سال مذکور کی اصلی بکری کے اعتبار سے محصول تشخیص کیا جائے گا۔ حکومت نے عرضداشت پر ہمدردانہ غور کیا ہے۔ اور اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ قاعدہ ۲۰ (۱) کی شرائط کو اتنا نرم کر دیا جائے کہ قواعد ۱۷ و ۱۸ کے ماتحت سال رواں (۴۳-۱۹۴۲) کے لئے لائسنس حاصل کرنے کی درخواستیں محصول تشخیص کرنے والے افسروں کے پاس ۳۱- اکتوبر ۱۹۴۲ء تک پہنچ جائیں۔ اس غرض کے لئے ہدایتیں جاری کر دی گئی ہیں۔

(نور احمد ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

سرکاری اطلاع

امسال عراق اور عراق کے رستے حجاز کے مقدس مقامات کو جانے والے زائرین کو سفر کی اجازت ہے۔ عازمین سفر کے لئے پاسپورٹ جاری کر دیئے جائیں گے۔ نجف اور مدینہ کے درمیانی رستے کی حالت خراب ہے۔ اور گذشتہ سال زائرین کو بہت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے پیش نظر عازمین سفر کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی اور رستے سفر اختیار کریں نیز انہیں اس امر سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس اجازت کو تھوڑی مہلت کی اطلاع دے کر روک لیا جا سکتا ہے۔

(لاہور ۲۲ ستمبر ۱۹۴۲ء)

جرمنی میں پانچویں کالم کے ۳ لاکھ آدمی

لندن ۲۱ ستمبر۔ جرمنی کی ایک سرحد سے ایک نامہ نگار کے پیغام کے مطابق جرمن اپنے ہاتھوں جرمنی میں اپنی تباہی کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ اس وقت جرمنی میں پانچویں کالم کے افراد کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ جرمنی نے خود اب تک کسی ملک میں اتنے نہیں بھیجے تھے۔ اور ان میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے یہ پانچویں کالم کے افراد وہ لوگ ہیں جو مقبوضہ ملکوں سے جبراً پکڑ کر جرمنی میں مزدوری کے لئے لائے گئے ہیں۔

نامہ نگار کو خود جرمن ذرائع سے جو اطلاعات میسر ہو سکی ہیں۔ ان کی بنا پر اس نے لکھا ہے کہ پولینڈ سے ۱۰ لاکھ۔ بلقانی ممالک سے ۵ لاکھ۔ بلجئم سے ۲½ لاکھ۔ اٹلی سے ۳ لاکھ۔ ہالینڈ سے ۲ لاکھ۔ چیکوسلواکیہ سے ۲ لاکھ۔ فرانس سے ۱½ لاکھ اور ریاستہائے بالٹک سے ۱½ لاکھ آدمی جرمنوں نے جرمنی میں درآمد کئے ہیں۔ تاکہ انہیں کارخانوں میں لا کر جرمن مزدوروں کو فوجی خدمات کے لئے سبکدوش کر سکیں۔ جس طریقے سے ان غیر ملکیوں کو پکڑ کر جرمنی میں لایا گیا ہے اور جرمنی میں ان پر جو جبر روا رکھا جاتا ہے۔ اس کی بنا پر نامہ نگار کا بیان ہے کہ موقعہ آنے پر یہ ۳۰ لاکھ غیر ملکی جرمنوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس وقت اگرچہ گسٹاپو ان کی کڑی نگرانی کرتی ہے۔ مگر جوں جوں ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ کام مشکل ہو رہا ہے۔ اس نگرانی کے باوجود کارخانوں میں خرابکاری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔

مزدور حاصل کرنے کا نازی طریقہ

سرحد فرانس سے ۲۱ ستمبر۔ فرانس۔ ہالینڈ اور بلجئم سے مزدور اور کاریگر حاصل کرنے کیلئے المانیوں نے ایک نیا جبر اختیار کیا ہے۔ انہوں نے ان ملکوں کے کارخانوں کو کوئلہ مہیا کرنا بند کر دیا ہے۔ تاکہ یہ کارخانے بند ہو جائیں۔ اور جن کے پاس ابھی کوئلہ ہے۔ انہیں حکماً بند کر دیا ہے۔ تاکہ بےکاری سے تنگ آ کر یہ مزدور اور کاریگر از خود جرمنی کے کارخانوں میں کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں بیان کیا جاتا ہے۔ فرانس کی وشی گورنمنٹ نے جرمنوں کے اس طریقے کو منظور کر لیا ہے۔

(بقیہ متفرقات)

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ گذشتہ پچیس سال سے جاری ہے سینکڑوں طلبہ یہاں سے فارغ ہو کر ملک کے مختلف گوشوں میں اشاعت دین و تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اس وقت بھی سوا سو سے زیادہ طلباء دور دراز مقامات سے آکر یہاں علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ جس میں تقریباً پچاس طلبہ کی پوری کفالت دارالعلوم کے ذمہ ہے تعلیم اور رہائش کا اعلیٰ نظم و نسق یہاں موجود ہے۔ لیکن بصد افسوس یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ موجودہ کساد بازاری نے اس کی آمدنی پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر آپ کی خصوصی توجہ اور عنایت کی ضرورت ہے۔ لہذا آپ حضرات سے امید قوی ہے کہ اس ادارہ کی امداد و اعانت میں پہلے سے زیادہ فراخدلی سے حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہونگے ——— نیز یہ بھی عرض کر دینا ازبس ضروری ہے کہ بعض ریلوے لائنوں پر مسافروں کی گاڑیاں ہنوز بند ہیں۔ اور جہاں ٹرین جاتی بھی ہے وہاں پاس کا مرحلہ ایسا ہے کہ سفراء تمام پہنچ نہیں سکتے اس لئے بہی خواہان دارالعلوم سے التماس ہے کہ اپنی اپنی رقمیں بذریعہ منی آرڈر ذیل کے پتہ سے روانہ فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں گے۔

آپ کا دینی خادم :- (ڈاکٹر) سید محمد فرید ناظم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ۔ مقام لہریا سرائے (دربھنگہ) (معہ اشاعت فنڈ وصول)

نماز تہجد۔ مصنفہ مولانا سیالکوٹی۔ یہ رسالہ سلسلہ برکات محمدیہ کا پانچواں نمبر ہے۔ جس میں نماز تہجد اور وتر (تین یا پانچ) کے ادا کرنے کے طریقے بیان کرنے کے علاوہ دعاء قنوت وغیرہ کئی ایک مسائل کو حل کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر پتہ:- منیجر اہلحدیث

اصلی نیپالی سلاجیت

خون کو بڑھانے والی۔ تمام جسم کی کمزوریوں کو دور کرکے پھر از سر نو تازہ خون پیدا کر دیتی ہے۔ الغرض بے بہا چیز ہے۔ قیمت پختہ فی تولہ آٹھ آنہ (۸) خام چار آنہ (۴) تولہ۔ خرچ ڈاک خانہ بذمہ خریدار ہوگا۔ اصلی نہ ہو تو قیمت واپس کر دی جائیگی۔

المشتہر:- ایم حفیظ اللہ کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ سلطان پہلوان امرتسر

کتب مصنفہ
مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹیؒ

تفسیر واضح البیان (اردو) کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ سائز ۲۰x۳۰ ضخامت ۲۸۸ صفحات قیمت بے جلد ؏ مجلد للعہ روپے

تفسیر سورہ کہف مولانا صاحب نے اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں مسئلہ شریعت طریقت اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا مفصل ذکر ہے۔ قیمت ۱۲ر

انارۃ المصابیح لاداء صلوٰۃ التراویح

اس میں آٹھ رکعت تراویح کی مسنونیت کا ثبوت اور فریق مخالف کے دلائل کا جواب دیا گیا ہے ضرور منگوائیں۔ قیمت ۳ر مع محصول ۵ر

حلاوۃ الایمان بتلاوۃ القرآن اس رسالہ میں تلاوت

قرآن مجید کے فضائل اور آداب اور بعض دیگر مفید باتیں درج ہیں۔ قیمت ۴ر

تبصیر اس رسالہ میں شیعوں کی پیش کردہ حدیث غدیر کا عالمانہ و محققانہ جواب دیا گیا ہے شیعہ اصحاب سے مذہبی بات چیت کرنے والوں کے لئے نہایت مفید رسالہ ہے قیمت ۳ر مع محصول ۵ر

قرۃ العینین بمسرۃ العیدین اس رسالہ میں عیدین کے متعلق مسائل و احکام درج ہیں۔ قابل دید ہے قیمت ۲ر مع محصول ۵ر

رسائل ثلاثہ امام زماں و مہدی منتظر و مجدد دوراں - اس رسالہ میں امام زماں اور امام مہدی وغیرہ کی شناخت بتائی گئی ہے۔ روئے سخن خصوصاً مرزا صاحب قادیانی کی طرف ہے۔ قیمت ۲ر مع محصول ڈاک ۵ر

انہتر خصائل ایمان مع رسالہ الحجال الحفر فی تبع الرسالت والبشریت۔ اس میں خصائل ایمان بیان کرنے کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ رسالت اور بشریت میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن و حدیث کے دلائل قابل دید و شنید ہیں۔ قیمت ۹ر مع محصول ۱ر

سیرۃ محمدیہ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری۔ ایک رسالہ کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں معترض نے لکھا تھا کہ دین اسلام کے قائم کرنے سے آنحضرت صلعم کا مقصد مال و دولت جمع کرنا تھا۔ قیمت ۳ر مع محصول ۵ر

نماز رغائب بر جنازہ غائب بعض جنازہ غائب کے قائل نہیں ہیں۔ مولانا موصوف نے اس کو احادیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے قیمت ۲ر مع محصول ۵ر

جملہ کتب منگوانے کا پتہ:-
منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ستمبر کے اہلحدیث میں مذکورہ رسائل کی قیمتوں میں کچھ غلطی ہو گئی ہے۔ مندرجہ بالا قیمتیں درست ہیں۔ (منیجر)

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر
رسالہ جامعہ قرول
...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

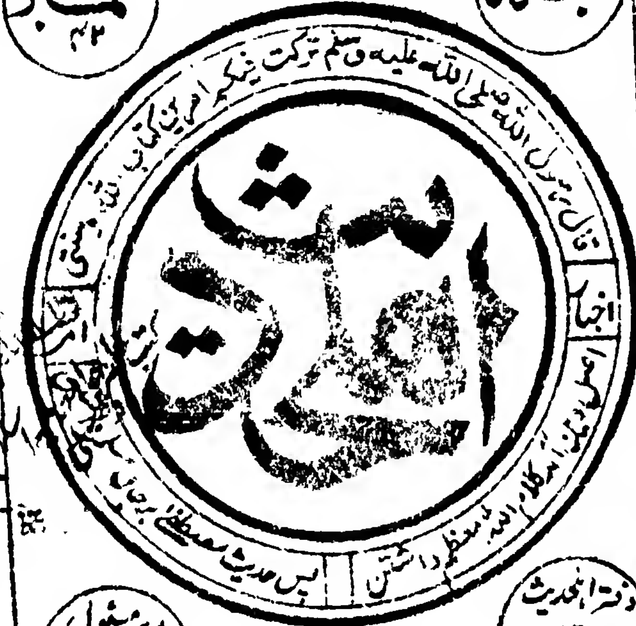
(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے



دفتر اہلحدیث امرتسر
چوک گرو بھائی

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول
ابوالوفا
ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
روسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔ ۔۔۔
۔۔۔ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ

خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر

۲۷ رمضان المبارک / ۴ شوال ۱۳۶۱ھ مطابق ۹ / ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۲ء

یوم جمعۃ المبارک

تقریب عید پر احباب رنجگان کے تصور میں

فہرست مضامین

اطلاع = پرچہ اہلحدیث کی دو اشاعتیں ۹ و ۱۶ اکتوبر کو ملا کر یہ شائع کیا گیا ہے۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

انتخاب الاخبار

(۵۔ اکتوبر تک)

—— قادیان میں احرار کارکنوں میں اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ پولیس کی رپورٹ پر فریقین سے ایک سال کے لئے حفظ امن کی ضمانتیں لی گئیں۔ [illegible]

—— [illegible] ۲۔ اکتوبر کا اعلان مظہر ہے کہ [illegible] اتحادی دستوں نے بڑھ کر ایک چوکی پر قبضہ کر لیا اتحادی (انگریز وغیرہ) اب اپنی چوکیوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔

—— حکومت کے ہوم سیکرٹری نے دارالعوام لندن میں بیان کیا کہ جنگ کے تین سالوں میں برطانیہ پر ہوائی حملوں سے قریبًا ایک لاکھ اشخاص ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تعداد اہل لندن کی ہے۔

—— جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر نے موسم سرما کی امدادی مہم کا آغاز کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ جس میں جرمنوں کو بتایا کہ نازی فوجیں روس میں کتنا علاقہ فتح کر چکی ہیں۔ جاپان کی کامیابیوں کا بھی ذکر کیا۔ مزید کہا کہ ہم ہر جگہ پیش قدمی کر رہے ہیں اور دوسرے محاذ پر لڑائی کیلئے بھی بالکل تیار ہیں۔ ہم نے روس کے ۶۰ فیصدی لوہے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسی طرح اس کے کئی تیل کے چشموں اور گندم کے علاقوں پر بھی ہمارا قبضہ ہوگیا ہے۔

—— چنکنگ (چین) سے ۲۔ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ چینی فوجوں نے لانچی پر حملہ کر دیا ہے۔ اور شہر کے حفاظتی مراکز پر حملے کر رہی ہیں۔ شہر کے باہر زبردست لڑائی لڑی جا رہی ہے۔

—— چنکنگ کی ایک دوسری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ چین اور ہندوستان کی [illegible] میں طلباء کا تبادلہ کیا گیا ہندوستان نے [illegible] دس طلباء طلب کئے ہیں۔ جن کا [illegible] ادا کرے گی۔ اسی [illegible] ہند کی طلباء کا خرچ برداشت [illegible]

—— [illegible] اکتوبر [illegible] میں سٹالن گراڈ کی جنگ اور بھی تیز ہو گئی [illegible] شہر کے شمالی سرے کے قریب ایک گاؤں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں سٹالن گراڈ کے [illegible] نوں میں جرمن ٹینک نئی قسم کے آتشگیر گولے برسا رہے ہیں جس سے ان میدانوں میں زمین جھلس گئی ہے۔ روسی فوجیں سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں والگا اور ڈان دریاؤں کے درمیان جوابی حملہ کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔

ناظرین کرام کو

عید الفطر مبارک ہو

(ادارہ)

—— لندن ۴۔ ستمبر۔ جنوبی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ نیوگنی میں اوون سٹینلے کی پہاڑیوں میں اتحادی فوج کی پیشقدمی جاری ہے۔

—— لاہور کے تمام کالجوں میں حالات قریبًا اعتدال پر آگئے ہیں اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔ نیز لاہور ہائیکورٹ کھل گیا ہے اور عدالتی کام حسب دستور شروع ہوگیا ہے۔

—— حکومت بہار نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ فسادات میں جو سرکاری ملازم ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں ان کو اور ان کے متعلقین کو قواعد کے مطابق پنشن دی جائے گی۔

—— امرتسر میں ۲۔ اکتوبر کو کچھ لڑکیوں نے جلوس نکالا۔ جس کے ساتھ بہت سے لوگوں کا ہجوم ہوگیا۔ پولیس نے جلوس کو منتشر کرنا چاہا مگر لڑکیوں نے انکار کر دیا۔ جس پر انکو گرفتار کر لیا گیا۔ ہجوم پولیس کے ساتھ متصادم ہوگیا جس کے نتیجہ میں فریقین کے بہت سے آدمی زخمی ہو گئے۔

—— لندن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت برطانیہ کے اسلحہ ساز کارخانوں میں ساٹھ لاکھ عورتیں کام کر رہی ہیں۔

—— بمبئی ۳۔ اکتوبر۔ چالیس گاؤں سٹیشن کے قریب ڈاؤن پشاور ایکسپریس کو حادثہ پیش آیا۔ جس سے ۱۲ آدمی ہلاک اور چالیس زخمی ہو گئے۔

—— پنجاب گورنمنٹ کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ گورنر پنجاب نے کانگرس کمیٹیوں کو امن عامہ کے لئے خطرناک سمجھ کر ان کو سارے صوبہ میں خلاف قانون قرار دیا ہے۔

—— یوپی کی صوبائی مسلم لیگ کے جواب میں حکومت یوپی نے لکھا ہے کہ شورش کے ایام میں مسلمانوں نے من حیث الجماعت جو رویہ اختیار کیا ہے حکومت اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے مگر کرفیو آرڈر وغیرہ پابندیوں سے ان کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

—— نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یکم مئی ۱۹۴۳ء سے جارج پنجم اور جارج ششم (موجودہ بادشاہ) کی مہر کے چاندی کے روپے اور [illegible] قانونًا چلنے کے ناقابل ہو جائیں گی۔ لیکن ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء تک صرف سرکاری خزانوں، ڈاک خانوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر انہیں لیا جائے گا۔

—— اڑیسہ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چھ اشخاص ضلع بالاسور کے سب ڈویژنل افسر کے کمرہ میں گھس گئے۔ ریکارڈ پھاڑ دیا۔ انکی گرفتاری کیلئے پولیس آئی تو چار ہزار اشخاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

اہلقرآن کا جدید خیال

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۵ ستمبر میں ذکر کیا ہے
اہلقرآن بحیثیت مقسم وہ فرقہ ہے جو دینی امور
میں صرف قرآن مجید کو حجت اور دلیل جانتا ہے
دگر ہیچ - اس کی کئی شاخیں ہیں - آج ہم جس
شاخ کا ذکر کرنے کو ہیں وہ دہلی کی شاخ
ہے - جس کا آرگن رسالہ "طلوع اسلام"
ہے - اس کے راہ نما ایک بڑے عالم حدیث
کے صاحبزادہ (حافظ اسلم صاحب جیراجپوری
پروفیسر جامعہ ملیہ) ہیں - آپ کا عقیدہ ہے
کہ کتب حدیث کو حجت شرعیہ کی حیثیت حاصل
نہیں مگر تاریخ اسلام کی حیثیت ضرور حاصل
ہے۔ عرصہ ہوا اس پر ہم نے استفسار کیا تھا
کہ ماعز اسلمی کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بجرم زنا سنگسار کرایا تھا - یہ واقعہ
کتب حدیث میں ملتا ہے - بقول آپ کے
تاریخی حیثیت سے صحیح ہے - کیا آنحضرتؐ کا
یہ حکم شرعی تھا یا غیر شرعی؟ اگر شرعی تھا
تو قرآن مجید کے خلاف نیا حکم کہاں سے دیا
اور اگر حکم شرعی نہ تھا تو کیا یہ ناحق خونریزی
آیت کریمہ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللّٰهُ (پ - ع ۶) کے ماتحت تھی۔

فریق ثانی کی طرف سے اس سوال کا جواب
ہماری نظر سے نہیں گذرا - اں رسالہ
"طلوع اسلام" بابت جون ۱۹۴۲ء میں حافظ
صاحب جیراجپوری کے ہم خیال پرویز صاحب
کی طرف سے ایک مضمون نکلا ہے - جس کی
سرخی یہ ہے :-

"حدیث کے متعلق میرا مسلک"

اس مضمون میں طوالت اتنی ہے کہ پڑھنے والا
اصل مقصد کی تلاش میں گھبرا جائے - پہلے
ہم سمجھتے تھے کہ بے فائدہ طول کلامی مرزا صاحب
قادیانی کا خاصہ ہے مگر پرویز صاحب اور
پادری برکت اللہ صاحب کی تحریروں کو دیکھ کر
معلوم ہوا کہ طول نویسی مرزا صاحب کا خاصہ
نہیں بلکہ عرض عام ہے۔

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ

حجت فی نفسہٖ تو قرآن ہی ہے حدیث جو
قرآن کے موافق ہو گی قبول کی جائے گی - اسکے
علاوہ امت مسلمہ میں جو امور متواتر چلے آئے
ہیں وہ بھی قبول کئے جائیں گے۔

آپ کے مضمون میں سے چند فقرے خاص
توجہ طلب ہیں - جن کو ہم بالفاظہا نقل کرتے
ہیں - آپ لکھتے ہیں :-

"جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں خدا اور رسول کی اطاعت
دو الگ الگ چیزیں نہ تھیں اسی طرح
اب خلیفۃ الرسول کے زمانے میں خدا
رسول اور خلیفۃ الرسول کی اطاعت تین
جداگانہ چیزیں نہ تھیں - بلکہ اس مرکز
کا فیصلہ خدا اور رسول کی اطاعت تھا"
(رسالہ طلوع اسلام بابت جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۱)

اہلحدیث یہ دعویٰ تشریح طلب ہے - ہم
پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے زمانہ میں خدا رسول کی اطاعتیں اگر الگ
نہ تھیں تو مندرجہ ذیل مثالوں کا کیا مطلب ہے۔

(۱) خدا کا حکم ہے کہ نکاح کرو اور نکاح
میں گواہ مقرر کرو - یہ اطاعت خداوندی ہے
لیکن خطبہ نکاح میں خطیب جو چند آیات
مخصوصہ تلاوت کرتا ہے یہ فعل بالتواتر مسلمانوں
میں چلا آیا ہے اور آپ کی جماعت کے پیر
حافظ جیراجپوری بھی ایسا ہی کرتے ہونگے -
یہ کس کی اطاعت ہے - کیا یہ دو اطاعتیں ہیں
یا ایک اطاعت؟

(۲) نماز جمعہ کے لئے بے شک خدا کا حکم ہے
اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ
فاسعوا الیٰ ذکر اللہ ۔

چونکہ یہ حکم خداوندی ہے اس لئے اس کی
تعمیل بھی اطاعت خداوندی ہو گی مگر امام کا
مقتدیوں کو مخاطب کر کے خطبہ دینا اور دو
خطبوں کے درمیان بیٹھ کر کھڑا ہونا جس کا
ثبوت اس حدیث میں ملتا ہے :-

کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبتان یقرء القران فیھما ویذکر الناس[1]
(الحدیث فی المشکوٰۃ)

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دو خطبے پڑھا کرتے
ان میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے - ۱۲ - منہ

یہ طریقہ مسلمانوں میں بالتواتر چلا آیا ہے۔ ایسا کرنا کس کی اطاعت ہے۔ اللہ کی یا رسول کی؟ — یاد رہے کہ اللہ کی اطاعت کہتے ہوئے اللہ کا حکم بتانا ہوگا۔ کیونکہ اطاعت حکم کی فرع ہے۔

(۲) خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے باجماعت نماز تراویح کا حکم دیا جو مسلمانوں کے سواد اعظم میں بالتواتر چلا آرہا ہے۔ یہ کس کی اطاعت ہے۔ اگر اللہ کی ہے تو قرآن میں اللہ کا حکم کہاں ہے؟

سردست ہم یہ تین مثالیں پرویز صاحب اور ان کی جماعت کی توجہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ باقی پھر انشاء اللہ تعالیٰ!

آگے چل کر پرویز صاحب لکھتے ہیں کہ

"قرآن کریم میں بجز چند تصریحی احکام کے دین کے اصولی قوانین بیان کئے گئے ہیں مرکز ملت کا کام یہ ہے کہ ان اصولی احکام کی روشنی میں تشریحی اور فرعی احکام مرتب کرے۔ نبی اکرم نے جو تشریحی احکام مرتب فرمائے ان کی دو شکلیں تھیں۔ بعض تو ایسے جن پر زمانے کے اقتضاآت اور تغیرات اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ مثلاً قرآن کریم میں اقامت صلوٰۃ کا اجمالی اور اصولی حکم ہے۔ اس کی عملی شکل نبی اکرم نے متعین فرمائی جو زمانے کے تغیرات سے اثر پذیر نہیں ہو سکتی۔ ان احکامات میں قیامت تک کے لئے کسی قسم کا ردوبدل یا حک و اضافہ نہیں ہو سکتا۔ ان کی پیروی امت پر واجب ہے۔ یہ محسوس اعمال عمل متواتر کی شکل میں نسلاً بعد نسلٍ امت میں متوارث چلے آتے ہیں۔" (ص ۲۱/۲۲)

اہلحدیث | آپ نے اقامت صلوٰۃ کا حکم اجمالی بتایا ہے۔ حالانکہ المقرآن کی شاخ پٹنہ جس کے سرکردہ حافظ محب الحق صاحب ہیں۔ اس کو مفصل قرار دیتے ہیں۔ ان کی کتاب شرعۃ الحق ملاحظہ ہو۔ مگر اس وقت چونکہ ہمارا روئے سخن آپ کی طرف ہے۔ اس لئے ہم آپ ہی سے اس کے متعلق چند استفسارات کرتے ہیں۔

(۱) اقامت صلوٰۃ کے لئے جو پانچ اوقات مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کا تقرر کس کے حکم سے ہے اور یہ کس کی اطاعت ہے۔

(۲) صبح کی دو رکعتیں، ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں۔ مگر مغرب کی صرف تین رکعتیں۔ اقامت صلوٰۃ کی یہ مختلف تشریحات کیوں ہیں۔ حکم ایک ہے اور تشریحیں تین ہیں۔

(۳) یہ تشریحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی اختیار سے کی تھیں یا خدا سے وحی پاکر؟ اگر ذاتی اختیار سے کی تھیں تو امت میں سے کوئی عالم یا اعلم، علامہ یا حافظ مجاز ہے کہ اس کے خلاف تشریح کر سکے۔ یعنی دو کی جگہ چار۔ اور چار کی جگہ تین پڑھے اور آپ لوگ اس پر عمل کریں۔

سردست اس اصول پر بھی یہی تین سوال وارد کرتے ہیں۔ باقی پھر انشاء اللہ!

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:—

"دوسری قسم کے احکام وہ ہونگے جن پر زمانے کے اقتضاآت و تغیرات اثر انداز ہوتے رہیں گے۔ ایسے معاملات میں مرکز امت قرآن کریم کے اصول امامت کبریٰ کے اسوہ اور اپنے پیش رو مراکز کے اجتہادات کی روشنی میں استنباط کرے گا۔ اور یہ فیصلے خدا اور رسول کی اطاعت کی جگہ لیں گے۔" (ص ۲۲)

اہلحدیث | اس قسم پر آپ نے حکم لگایا ہے کہ "یہ احکام خدا رسول کی اطاعت کی جگہ لینگے"۔ یہ فقرہ تشریح طلب ہے۔ تشریح کرتے ہوئے واقعہ ذیل کو بھی ملحوظ رکھئے کہ اگر خلافت راشدہ یا بتوں آپ کے مرکز اسلام شرابی کے لئے اسی درّے مارنے کا حکم دے اور عمال خلافت اس حکم کی تعمیل کریں۔ تو یہ کس کی اطاعت ہوگی۔

اگر آپ جواب میں کہیں کہ آیہ کریمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

کے ماتحت خدا کی اطاعت ہوگی۔ تو یہ بھی صاد ہے۔ اگر آپ ایسا کہیں گے تو ہمارا آپ کا نزاع بالکلیہ ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ اس قول پر آپ کو ماننا پڑے گا کہ جن کاموں کو اصطلاحاً سنت کہتے ہیں وہ بھی دراصل ارشاد خداوندی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے ماتحت واجب العمل ہیں۔ چاہے مسواک کرنا ہو یا آمین رفع یدین کرنا۔ کسی سے انکار کی گنجائش نہ رہیگی اور ارشاد خداوندی

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ[1]

کی رو سے خدا کی اطاعت ٹھیریگی۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ کا ہر دینی قول و فعل واجب العمل ہوگا۔ چاہے وہ ہماری سمجھ میں آئے یا اس سے بالاتر ہو۔ انہی معنی میں شیخ سعدی مرحوم فرما گئے ہیں ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

آپ نے یہ بھی لکھا ہے اور اسپر بڑا زور دیا ہے کہ

"حدیث کو پرکھنے کے لئے قرآن معیار ہے۔ یعنی حدیث قرآن کی تائید و تصدیق کی محتاج ہے۔"

اہلحدیث | قرآن تصدیق کرے تو آپ کے نزدیک حدیث معتبر۔ اگر تکذیب کرے تو غیر معتبر۔ لیکن اگر قرآن کسی حدیث کے مضمون سے خاموش ہو تو کیا؟ اس کا ذکر آپ نے نہیں کیا۔ اگر تیسری

[1] جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔

اتباع الرسول - حکمرانی صرف خدا اور مولانا اور ان کے درمیان تحریری مباحثہ - قیمت ۵ روپے (مجموعہ)

صورت میں بھی حدیث غیر معتبر ہوگی تو سوالات مذکورہ بالا کے جوابات میں قرآنی تصدیق کے الفاظ کا حوالہ دیجئے گا۔

اس کے علاوہ اس حدیث کا خیال بھی کیجئے کہ جو امت مسلمہ میں عملاً بالتواتر چلی آتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب

(دودھ کی وجہ سے بھی اتنے ہی رشتے حرام ہوجاتے ہیں جتنے نسب کی وجہ سے)

دودھ ماں اور دودھ بہن یقیناً محرمات میں داخل ہیں مگر دودھ ماں (مرضعہ) کی بہن یعنی رضاعی خالہ اور دودھ ماں کی دوسری بیٹی جس نے شیرخوار لڑکے کے ساتھ دودھ نہیں پیا بحکم حدیث محرمات میں داخل ہے۔

اہل قرآن کا اس میں کیا فتویٰ ہے؟ جو فتویٰ بھی دیں اس کے ساتھ قرآن کی تصدیق یا تکذیب بھی بتائیں ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

آریہ اور گائے

آریوں کے گرو سوامی دیانند نے بڑا حوصلہ کر کے پرانے خیال کے ہندوؤں کا مقابلہ کیا یا بالفاظ دیگر اصلاح کی۔ سب سے بڑی بات جس پر سوامی جی کا حوصلہ قابل تعریف ہے دو مضمون ہیں۔ (۱) بت پرستی۔ (۲) گوشت خوری خصوصاً لحم البقر کا کھانا۔ بت پرستی کی مخالفت پر تو آریہ سماجی مضبوط رہے۔ کیونکہ انگریزی تعلیم کی روشنی میں انہوں نے بت پرستی کی رسم کو غلط جانا۔ لہٰذا اس پر مضبوط رہے۔ مگر لحم البقر سے پرہیز کرنے میں ہندوؤں سے ملے رہے۔ ہاں فرق اتنا بتایا کہ ہم مذہبی حیثیت سے گائے کی عزت کرتے ہیں مگر آریہ لوگ بطور اقتصادی (دنیاوی نفع) کے گائے کی تعظیم کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ آریہ گزٹ مورخہ ۱۶ اگست سنہ رواں میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں پہلے افسوس ظاہر کیا ہے کہ زمانہ سابق میں دودھ گھی بڑا سستا ملتا تھا، اب بہت گراں ہے۔ اس کی وجہ گوشت خور قوموں کی گوشت خوری اور مسلمانوں کی قربانی گائے ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے:

"مفلسی کے کارن ہندو لوگ بھی گئوؤں کی پرورش نہیں کر سکتے۔ جب گائے کا دودھ خشک ہو جاتا ہے تو اس کا سنبھالنا ان کے واسطے آفت بن جاتا ہے۔ اور اس کو فروخت کر کے نجات حاصل کرتے ہیں۔ بوچڑ لوگ براہمن کا بھیس دھارن کر کے قصبوں اور منڈیوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور سستے مول گائیں خرید کر کے گوشت اور چمڑے کے واسطے ان گئوؤں کو ذبح کر ڈالتے ہیں۔ اور جس قیمت پر گائے کو خرید کر لاتے تھے اس سے دگنی قیمت چمڑے کی مل جاتی ہے۔ ہندو جاتی جو گائے کو اپنی ماتا سمجھتی ہے۔ اس کا دھرم ہے کہ گئوؤں کی رکھشا کی تجاویز سوچے اور عمل میں لاوے۔"

(آریہ گزٹ لاہور ۱۶۔ اگست ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | ہندو تو اس بارے میں جو خیال بھی رکھیں معذور ہیں مگر آریہ سماجی جو سوامی دیانند کو گرو اور ان کی کتاب ستیارتھ پرکاش کو دھرم پستک مانتے ہیں وہ ایسا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے دسویں سمولاس دیباچہ میں صاف لکھا ہے کہ جو گائے دودھ چھوڑ جائے اس کو کھا لینا کسی طرح کا پاپ نہیں۔ پس حسب تعلیم سوامی جی کسی آریہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایسے فعل پر اعتراض یا افسوس کرے جس کی اجازت سوامی جی نے دی ہوئی ہے۔

یہ کہنا بھی غلط ہے کہ مسلمانوں کی گائے کی قربانی سے دودھ گھی میں کمی آگئی ہے۔ ہندو ریاستوں بلکہ بعض مسلمان ریاستوں میں بھی گائے کشی ممنوع ہے۔ پھر وہاں گھی اور دودھ کیوں گراں ہے۔ ذرا پنجاب کی بڑی ریاست جموں کشمیر کا حال تو دیکھئے۔ جہاں ایک بچھڑا ذبح کرنے پر سائے گھرانے کو طویل قید کی سزا ملتی ہے۔ وہاں بھی پنجاب ہی کا نرخ کیوں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دودھ گھی کا خرچ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

اس کی مزید تفصیل ہماری جدید کتاب "تحریف آریہ" میں ملے گی۔ انشاء اللہ!

قادیانی مشن
مرزا صاحب کی صاحبزادی اور مصالحت

عرب کی عباسی حکومت جب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تو ہر ٹکڑے کا والی اپنی جگہ پر بادشاہ بن بیٹھا اور ان کے درباری شاعر بھی ان کو بڑھانے چڑھانے لگے۔ ایک شاعر اپنے بادشاہ کی تعریف میں کہتا ہے ؎

یصعد حتی یظن الجھول
ان لہ حاجة فی السماء

(میرا ممدوح ترقی کے درجات چڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ ناواقف لوگ سمجھتے ہیں کہ انکو آسمان میں کوئی کام ہے)

ہم دیکھتے ہیں کہ یہی کیفیت دربار قادیان کی ہے۔ مرزا صاحب اور ان کے جانشین کا کوئی کام کتنا ہی بھونڈا ہو قادیان کے اہل قلم اس کو ایسا خوشنما ظاہر کرتے ہیں کہ عرب کے

خوشامدی شاعروں کو بھی مات کر دیتے ہیں عرب کا ایک خوشامدی شاعر اپنے ممدوح کی تعریف میں کہتا ہے ؎

ثلاثۃ تشرق الدنیا ببھجتھا
شمس الضحیٰ وابو اسحاق والقمر

(دنیا کو تین چیزوں سورج چاند اور میرے ممدوح ابو اسحاق سے روشنی ملتی ہے۔)

آج ہم قادیانی دربار میں اس شعر کی مثال بتاتے ہیں۔ اخبار الفضل ۷ ستمبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جکی سرخی ہے :۔

"ہندو مسلم اتحاد کرنے والی بہترین تجویز"

یعنی ہندو مسلمانوں میں مصالحت کی سب سے اچھی تجویز وہ ہے جس کی بنیاد مرزا صاحب متوفی نے رکھی تھی۔ اور جس پر خلیفہ مرزا صاحب نے عمارت کھڑی کر دی۔ اس کے ثبوت میں "الفضل" نے مرزا صاحب کلاں کی کتاب پیغام صلح سے کچھ اقتباسات نقل کئے ہیں ہم ان کو اصل الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں :۔

(۱) ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں
(۲) خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے۔
(۳) ہم خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ (ص ۲۳-۲۵)

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ

(۴) اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آیندہ توہین و تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔ (کتاب پیغام صلح مصنفہ مرزا صاحب کلاں ص ۲۵/۲۶)

ناظرین غور کریں کہ ان دونوں اقتباسوں میں کہاں تک اختلاف ہے۔ پہلے تین نمبروں میں بلاشرط ویدوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن چوتھے نمبر میں شرط لگادی ہے کہ ہندو صاحبان ہمارے پیغمبر پر ایمان لے آئیں تو ہم ویدوں کی تصدیق کریں گے۔

اس کی مثال تو یہ ہوئی کہ ایک شخص کسی کے متعلق تین مجلسوں میں علی الاعلان کہتا ہے کہ یہ میرا باپ ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد کہتا ہے کہ اگر یہ شخص اپنی جائداد کا نصف حصہ مجھے ہبہ کر دے تو میں اسے باپ ماننے کو تیار ہوں۔

کیا قرآن مجید کی تعلیم یہی ہے۔ اور کسی دانا کا یہ شیوہ ہو سکتا ہے کہ پہلے کسی بات کو اس لحاظ سے تسلیم کرے کہ وہ واقعی ہے۔ پھر اسکی تسلیم کے لئے کوئی ایسی بھونڈی شرط لگا دے جو پوری نہ ہو سکے۔

ہم مرزا صاحب کے اس ردیہ کی تردید قرآن مجید سے بھی پیش کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہود کے ذکر میں ارشاد ہے :۔

وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ

(یہودی اپنی کتاب کے علاوہ باقی الہامی کتب قرآن وغیرہ کا انکار کرتے ہیں) باوجود اسکے مسلمانوں کے لئے یہودیوں کی الہامی کتاب کو ماننا داخل ایمان قرار دیا۔ اس شرط سے مشروط نہیں ٹھیرایا کہ تم یہودی ہمارے قرآن کو مان لو تو پھر ہم تمہاری تورات کو مان لیں گے۔ بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا

يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (پ۱ - ع۱)

یعنی متقی وہ لوگ ہیں جو قرآن کو اور اس سے پہلی تمام الہامی کتب کو مانتے ہیں۔

پس مرزا صاحب کا پہلے ویدوں کو بلاشرط کلام الٰہی تسلیم کرنا۔ پھر ان کی تسلیم کے لئے ایک جدید شرط لگانا۔ اقرار کرنے کے بعد انکار کر جانے کے مترادف ہے۔ جس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

نہیں کہ قول کا پورا ہمیشہ قول سے پھر کر
جو اس نے ہاتھ پہ میرے ہاتھ پر رکھا

علاوہ اس کے مصالحت کی یہ کونسی صورت ہے کہ ہندو اور آریہ لوگ ہمارے پیغمبر کی رسالت کی تصدیق کریں تو پھر ہم ان کے وید کی تصدیق کریں گے۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہندو مسلمان ہو جائیں تو صلح ہو سکتی ہے۔ یہ اصول بھی قرآن مجید کی تجویز کردہ مصالحت کے خلاف ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ (پ۳ - ع۱۵)

(اے اہل کتاب! آؤ ہم ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہم دونوں میں برابر ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا رب نہ بنائے)

دیکھئے! اس آیت میں نبوت محمدیہ اور قرآن مجید کی تسلیم کا کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ یہ امر فریقین میں مساوی نہیں ہے متنازعہ ہے متنازعہ کو بنائے مصالحت قرار دینا گویا منازعت پیدا کرنا ہے۔

ناظرین کرام! اس جگہ ہم زمانہ رسالت کا ایک واقعہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب کی پیشکردہ صورت مصالحت بھی سنت نبویہ کے خلاف ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش مکہ کے مابین ایک صلحنامہ

لکھا جانا تجویز ہوا تو صلحنامہ کے کاتب نے اپنی خوش اعتقادی سے اس کی پہلی سطر یوں لکھ دی :-

"یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ اور قریش مکہ کے درمیان ہوا ہے۔"

قریش مکہ نے اس پر سوال کیا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ مان لیں تو پھر تو جھگڑا ہی ختم ہو گیا۔

اس پر آنحضرت صلعم نے ان کا عذر معقول قرار دیکر حکم دیا کہ محمد رسول اللہ کی بجائے "محمد بن عبداللہ لکھ دو"۔ کیا ہی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ انصاف اور عقلمندی کا ثبوت ہے۔ مگر مرزا صاحب مصالحت کے لئے ایک ایسی شرط لگاتے ہیں جو ناممکن ہونے کے علاوہ اسوہ سنۃ نبویہ کے بھی خلاف ہے۔ شاید یہ غرض ہو کہ بقول "نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے"۔ مصالحت ہونے کی نوبت ہی نہ آئے۔

اب ہم ایک اور واقعہ بتاتے ہیں۔ جس سے ثابت ہو گا کہ مرزا صاحب نہ تو کوئی بلند پایہ مصنف تھے اور نہ اپنی بات کے پکے۔

آپ جس وید کی تصدیق ان حوالہ جات میں کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً تاکید کرتے ہیں کہ وہ بھی وید کی تصدیق کریں۔ ناظرین سینے پر ہاتھ رکھ کر اسی وید کے متعلق مرزا صاحب کا مقولہ سنیں آپ فرماتے ہیں :-

"کئی مرتبہ ہم لکھ چکے ہیں کہ وید توحید اور معرفت الٰہی کا سخت مخالف اور دشمن ہے اور ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔ پس جس کتاب نے ایسی گندی تعلیم پھیلائی ہے کہ نہ توحید کو باقی چھوڑا اور نہ عمل صالح کی ترغیب دی اور نہ ایک ذرہ بھر اس میں کوئی خوبی ہے۔ اسکی ایسی تعریف کرنا کہ گویا اس کے بعد کسی الہامی کتاب کی حاجت نہیں یہ سراسر بے حیائی ہے اور خواہ نخواہ خدا کی کتابوں پر بے جا حملہ ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۵)

ایضاً | اگر آریہ ورت میں اس آتش پرستی اور آفتاب پرستی اور گنگا وغیرہ کی اصل جڑ وید نہیں ہیں تو پھر وہ کونسی کتاب ہے جس نے یہ گند آریہ ورت میں پھیلا دیا ہر ایک دانشمند رگ وید کا پہلا صفحہ ہی دیکھ کر بلکہ پہلی سطر ہی دیکھ کر ضرور اس بات کا اقرار کریگا کہ بلا شبہ یہ سب گند وید کے ہی ذریعہ سے پھیلا ہے

(چشمہ معرفت ص ۲۵)

اہلحدیث | مرزا صاحب کے مرید! بتاؤ ایسی کتاب جس کی بابت تمہارے نبی، مجدد، مسیح اور مہدی نے یہ رائے قائم کی ہے جو مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوتی ہے۔ اس کی تصدیق کر کے تم لوگ خدا کے نزدیک مومن رہ سکتے ہو؟ یا خود مرزا صاحب اس کی تصدیق کے بعد مومن رہ سکتے؟ مقولہ مشہور

"الانصاف خیر الاوصاف"

کو ملحوظ رکھ کر انصاف سے کہنا کہ مرزا صاحب نے ہندوؤں سے مصالحت کی جو تجویز بتائی ہے اس کی بیل منڈھے چڑھی یا نہ چڑھی لیکن تمہارے ایمان پر بم کا گولہ مارا گیا یا نہیں؟ کیونکہ ایسی کتاب کو داخل ایمان کیا گیا جسکے متعلق خود مرزا صاحب کے الفاظ (گندی تعلیم دینے والی، توحید کی مخالف وغیرہ) اوپر نقل کئے گئے ہیں۔

ناظرین کرام! | یہ ہیں راز کی وہ باتیں جن کی وجہ سے ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ مرزا صاحب ملہم و مامور تو کجا ایک قابل مصنف بھی نہ تھے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ اس قسم کی وجوہات ہم سے علی الاعلان سن لیجئے۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اس مناظرہ کا انتظام اپنے ذمے لے چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۹ مئی ۴۲ء، مگر قادیانی پہلوان ہمارے سامنے آنے سے جھجکتے ہیں۔ کیوں؟

ع نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار اُن سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مولوی مقبول احمد صاحب دہلوی کی شہادت

(بقلم جناب مولوی محمد علی صاحب جے پوری)

"اصلاح" ۵ و ۶ بابت ماہ جمادی الاول و جمادی الثانی ۵۷ھ جلد ۴۲ میں کسی شیعہ نامہ نگار نے "اہلحدیث کی افترا بندیاں" کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ اہلحدیث لکھتا ہے

"آگے بڑھ کر آپ فرماتے ہیں تفسیر قمی شیعہ ص ۶۸۵ سورہ تحریم میں ہے کہ رسول اللہ نے اپنی بی بی حفصہ کو فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ بلا فصل ابوبکر صدیق بنیگا اور اس کے بعد تیرا باپ حضرت عمر خلیفہ بنیگا۔ جس پر بی بی صاحبہ نے پوچھا کہ تم کو کیسے خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے یہ خبر دی ہے۔ افسوس حاجی صاحب (مدیر اہلحدیث) یہاں بھی گرفتار ہو گئے۔ تفسیر قمی ص ۶۸۵ میں یہ عبارت مجھے نہیں ملی۔ ذرا بتائیں تو تفسیر قمی مطبوعہ نسخہ کے صفحہ ۶۸۵ میں ہے یا نسخہ قلمی میں۔ اگر مطبوعہ نسخہ میں ہے تو وہ تفسیر قمی کس شہر کس مطبع اور کس سال میں چھپی ہے۔ الخ

شیعہ نامہ نگار صاحب! | آپ کے سامنے ایک معتبر شہادت جو آپ کے گھر کی ہے۔ پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اسے بغور ملاحظہ فرما کر اطمینان حاصل کریں گے۔ ذرا مولوی مقبول احمد صاحب دہلوی کے مترجم قرآن مجید کا حاشیہ

صفحہ ۴۹۰ دیکھئے۔ مولوی مقبول احمد صاحب شیعی نے بھی سورہ تحریم کے حاشیہ پر بحوالہ تفسیر قمی یہی لکھا ہے جو حضرت مولٰنا ممدوح (مدیر اہلحدیث) نے لکھا۔ بقول نیر مطبوعہ یوسفی دہلی یہ قرآن شریف شیعہ تراجم کا سرتاج ہے یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک (الی) العلیم الخبیر۔ تفسیر قمی میں ہے کہ سبب نزول اس سورہ کا یہ ہوا کہ جناب رسول خدا ایک دن حفصہ کے گھر تھے اور ماریہ قبطیہ حضرت کی خدمت کر رہی تھیں۔ اور حفصہ کسی کام کو گئی تھی۔ آنحضرت نے ماریہ سے ہمبستری کی۔ حفصہ کو اس کی خبر ہوگئی تو بہت ہی جھنجلائی اور جناب رسول خدا کے رودر رو یہ کہا کہ یا رسول اللہ میرے ہی دن میرے ہی گھر میں؟ .... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بس کر بس کر میں ماریہ کو آیندہ سے اپنے پر حرام کرتا ہوں اور تجھ سے میں ایک راز کی بات کہتا ہوں اگر تو نے اس سے کسی کو آگاہ کر دیا تو تجھ پر اللہ کی بھی لعنت ہوگی اور کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی بھی۔ حفصہ نے کہا بہت اچھا۔ فرمائیے! آنحضرت نے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ بن بیٹھے گا اور پھر اس کے بعد تیرا باوا (حضرت عمرؓ) حفصہ نے کہا من انباک ھذا فرمایا نبأنی العلیم الخبیر۔ پس حفصہ نے دن کے دن عائشہ کو خبر پہنچائی اور عائشہؓ نے ابوبکر کو اور ابوبکر عمر کے پاس دوڑا ہوا گیا اور کہا کہ عائشہؓ نے مجھے ایسی ایسی خبر حفصہ سے سن کر پہنچائی ہے۔ مگر مجھے اس کے قول پہ اعتماد نہیں ہے بھیا تم ذرا جا کر حفصہ سے پوچھ تو لو۔ عمرؓ حفصہؓ کے پاس دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ تو نے عائشہ کو یہ کیا خبر پہنچائی ہے اس نے صاف صاف انکار کیا کہ میں نے عائشہؓ سے کچھ بھی نہیں کہا۔ عمرؓ نے کہا کہ اصل معاملہ کا پتہ تو لگ چکا۔ اب جو کچھ سنا ہے بتا دے کہ ہم کو بھی جو جو کچھ کرنا ہے کر گزریں تو اس نے کہا کہ ہاں رسول اللہ نے یوں اور یوں فرمایا تھا۔ بالآخر چاروں اس امر پر مجتمع ہو گئے کہ جناب رسول خدا کو زہر دے دیں پس جبرائیل امین جناب رسول خدا پر یہ سورہ لے کر نازل ہوئے اور حفصہ کا اطلاع کرنا اور ان سب کا آنحضرتؐ کے قتل کا ارادہ کرنا۔ یہ سب کچھ حضرت کو جتلا دیا۔ آنحضرتؐ نے بعض باتوں کی بابت حفصہ سے بازپرس فرمائی اور بعض کے متعلق اعراض کیا۔" (قرآن مجید مترجم مولوی مقبول احمد شیعی دہلوی صفحہ ۸۹۴ حاشیہ سورہ تحریم)

کہئے جناب نامہ نگار صاحب! اب تو آپ کی تسلی ہوگئی۔ اگر نہیں ہوئی تو مولوی مقبول احمد صاحب کی قبر پہ جا کر کہو کہ جناب قبلہ و کعبہ تفسیر قمی میں یہ کہاں لکھا ہے؟

اہلحدیث | تفسیر قمی تو کسی کو ملے یا نہ ملے تفسیر عسکری مطبوعہ ایران میں یہ روایت صاف لکھی ہے۔ جو دیکھنا چاہے دیکھ لے۔ مولوی مقبول احمد نے جو ترجمہ کیا ہے کہ

ابوبکر خلیفہ بن بیٹھے گا

یہ دراصل ان کے تعصب قلب کا عکس ہے اصل لفظ تفسیر عسکری میں یَلِیْ الخلافت ہے۔ یعنی خلافت کا والی ہوگا یا خلافت پائے گا ترجمہ غلط کرنے سے اصل روایت مٹ نہیں سکتی۔ سچ ہے۔ ؎

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

خلافت محمدیہ - اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ رضؓ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے انکے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۴ر پتہ بد منیجر اہلحدیث امرتسر

تعاقب بر سماع موتٰی

(از مولوی ابو عبد الغنی صاحب بنارسی)

اہلحدیث ۸ مئی میں بجواب ۸۸۸ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"سماع موتٰی بنصوص قرآن و حدیث و اقوال سلف منفی ہے"۔

قرآن و حدیث کی وہ نصوص کیا ہیں۔ آپ نے تحریر نہیں فرمایا۔ نصوص قرآنی سے مراد اگر آپ کی آیات انک لا تسمع الموتٰی اور ما انت بمسمع من فی القبور ہے تو دعوٰی اور دلیل میں تقریب تام نہیں ہے۔ دعوٰی عدم سماع موتٰی کا اور دلیل عدم اسماع کی وھو کما تری۔ پھر موتٰی سے مراد آپ نے اپنی تفسیر عربی میں کفار لیا ہے۔ علاوہ ازیں آیات مذکورہ سورۂ نمل۔ سورۂ روم اور سورۂ فاطر کی ہیں اور یہ سب سورتیں بالاتفاق مکی ہیں۔ ان کے نزول کے بہت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مُردوں کا سننا ارشاد فرمایا ہے۔ تو قرآن کے خلاف آپ کا بیان ہوتا ہے۔ سماع موتٰی کی حدیثیں بکثرت مروی ہیں ہم چند پیش کرتے ہیں:-

(۱) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب المیت یسمع خفق النعال۔ عن انس عن النبی صلعم انہ قال........ حتی انہ لیسمع قرع نعالھم۔ سماع موتٰی عموماً ثابت۔ اور کلام موتٰی کے لئے صحیح بخاری کا باب کلام المیت علی الجنازۃ اور قول المیت علی الجنازۃ ملاحظہ ہو۔

(۲) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب فی عذاب القبر۔ عن ابن عمر قال اطلع النبی صلعم علی اھل القلیب فقال ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقیل لہ تدعو امواتا قال ما انتم باسمع منھم ولکن

لا یجیبون ۔

اس حدیث میں الفاظ نبوی ما انتم باسمع منھم قابل لحاظ ہیں۔ جس سے کھلا ثابت ہے کہ مُردوں کی قوت سامعت زندوں کی قوت سامعت سے کہیں زیادہ ہے ۔ بہرحال مُردے سنتے ہیں صحیح مسلم میں انھم یسمعون ما اقول لھم وارد ہے ۔ حضرت عائشہ رض کا انکار سماع موتیٰ ارشاد نبوی کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور وہ جنگ بدر میں شریک ہوئی تھیں۔ لیکن بعد وفات آنحضرت جب وہ اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر کی زیارت کو مکہ تشریف لائیں تو عند القبر بھائی کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ اگر میں آپ کے دفن میں شریک ہوئی ہوتی تو آج زیارت کو نہ آتی ۔ اس سے حضرت عائشہ رض کا عدم سماع موتیٰ سے رجوع صاف ظاہر ہے ۔

(۲) صحیحین کی حدیثوں کے بعد اور کسی حدیث کے پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن متابعۃً اور بھی حدیثیں ملاحظہ ہوں ۔ عقیلی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ جب ابورزین صحابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں آنے کی دعا السلام علیکم یا اھل القبور تا آخر سکھائی تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ یسمعون قال یسمعون ولکن لا یستطیعون ان یجیبوا ۔

(۳) طبرانی میں عن ابن مسعود وارد ہے یسمعون کما تسمعون ولکن لا یجیبون جیسا کہ حدیث بخاری سے اوپر منقول ہوا ما انتم باسمع منھم ولکن لا یجیبون ۔ یہ حدیث نص ہے عموم سماع موتیٰ میں ۔ اگر بدن نہیں تو روح ضرور سنتی ہے کیونکہ روح نہیں مرتی ۔

ایک اور حدیث بھی سن لیجئے :-

(۴) ابوالشیخ نے اپنی مسند میں عبید بن مرزوق سے روایت کیا ہے :-

کانت امرأۃ تقم المسجد فماتت فلم یعلم بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر علی قبرھا فقال ما ھذا القبر قالوا ام محجن قال التی تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیھا ثم قال لھا ای العمل وجدت افضل (للامرأۃ المدفونۃ) قالوا یا رسول اللہ تسمع قال ما انتم باسمع منھا

حدیث مذکورہ بالا سے خاص مُردوں کا سماع ثابت ہے اور حدیث مذکورہ سے عام مُردوں کا سماع ثابت ہے اور یہ سب حدیثیں بعد ہجرت کی اور بعد نزول آیات مکیہ عدم اسماع والی کی ہیں ۔ اب آپ ایک حدیث یا ایک آیت ہی تحریر کریں ۔ جس میں ان الموتیٰ لا یسمعون بعد الموت کی ہی تصریح ہو ورنہ خرط القتاد ۔ نہ کہا گیا ہے کہ فقہائے احناف کا مذہب ہے کہ مُردے نہیں سنتے ۔ جیسا کہ فتاویٰ نذیریہ جلد اول میں بہت سی کتب فقہ کی عبارات درج کی گئی ہیں ۔ اس میں مفتی کو سخت مغالطہ ہوا ہے ۔ مذہب عدم سماع موتیٰ کل حنفیہ کا قاطبۃً نہیں ہے ۔ بلکہ ان پر ایک معنی سے اتہام ہے ۔ مولانا عبد الحی حنفی لکھنوی مرحوم حاشیہ جامع صغیر میں لکھتے ہیں :-

ثم اشتھر بین العوام ان عند الحنفیۃ لا سماع للموتیٰ والحق انھم بریئون عن ذالک وکیف ینکر اصحابنا سماع الموتیٰ مع ظھور النصوص الدالۃ علیہ واجماع اکثر الصحابۃ علیہ و قد انکرتہ عائشۃ لکن قد زارت قبر اخیہ عبد الرحمٰن وخاطبت معہ کما فی الترمذی وغیرہ فعلم انھا رجعت الی السماع والعقل ایضا یوافق السماع فان السامع والفاھم انما ھو الروح وھو لا یفنی بالموت وفناء البدن لا یقدح فی ذالک انتہی ۔

اہلحدیث | مسئلہ ہذا میں دو امر تنقیح طلب ہیں ایک یہ کہ مُردہ کس کا نام ہے ۔ دوسرا یہ کہ قرآن مجید کے جمل خبریہ کے خلاف بھی احادیث ہو سکتی ہیں ۔ اگر ہو سکتی ہیں تو اس اختلاف کا نام کیا ہے ؟ یہ نسخ تو نہیں ہے کیونکہ نسخ انشاءات (اوامر و نواہی) میں ہوتا ہے اخبار میں نہیں ہوتا ۔ قرآن مجید کی تعریف میں باری تعالےٰ کا ارشاد ہے لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ

نامہ نگار صاحب کا یہ کہنا کہ قرآن مجید میں اسماع کی نفی ہے سماع کی نہیں ۔ حیرت افزا ہے ۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اسماع کی نفی بوجہ عدم قدرت فاعل کے ہے یا بوجہ عدم قابلیت مفعول کے ۔ شق اول تو بالبداہت غلط ہے اگر شق دوم ہے تو ہمارا دعویٰ ثابت ہے ۔

رہا یہ کہ میں نے عربی تفسیر میں موتیٰ سے مراد کفار لئے ہیں صحیح ہے ۔ اہل علم سے مخفی نہیں کہ استعارے کی شکل میں مستعار منہ میں وصف زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت مستعار لہٗ کے ملاحظہ ہو مثال مشہور

رأیتُ اسداً یرمی

بہادری شیر میں بہ نسبت بہادر آدمی کے بہت زیادہ ہے مگر ادعا کے طور پر استعارہ کیا جاتا ہے ۔ اسی مضمون کا اُردو شعر ہے سے

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

پس آیت کریمہ جملہ خبریہ متضمن استعارہ یا بقول تشبیہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ موتیٰ میں عدم سماعت بطریق اولیٰ ثابت ہے ۔ باقی جتنی روایات نامہ نگار نے نقل کی ہیں ۔ نص قرآنی کے مقابلہ میں ماول ہیں ۔

میں اس مسئلے کی تفصیل اہل علم پر چھوڑتا

ہوں، اپنی اپنی تحقیقات سے ناظرین کو مستفیض فرمائیں۔ ہاں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ قبر پرستی اور مُردہ پرستی وغیرہ سماع موتیٰ کی فروع ہیں فلیتفکر المتفکرون۔

خواجہ حسن نظامی صاحب اور مرزا حیرت دہلوی

(از ایڈیٹر)

خواجہ حسن نظامی ایک خاص دماغ کے بزرگ ہیں۔ میرا اور آپ کا باہمی تعلق عرصہ دراز سے محبت کے درجے تک چلا آیا ہے۔ آپ کی طبیعت میں ایک خاص ملکہ ہے کہ بات کو بتنگڑ اور رائی کو پہاڑ بنا کر دکھایا کرتے ہیں۔ آج کل آپ کے اخبار میں ایک نئی تصنیف کا اعلان بلکہ کچھ حصہ شائع ہوا ہے۔ کتاب کا نام "یقینی دین" ہے۔ اس میں آپ نے بڑی جرات سے کام لے کر کتب حدیث بلکہ تفاسیر پر بھی خوب ہاتھ صاف کیا ہے۔ انکے مصنفین کو ناقابل اعتبار بتایا ہے۔ حکومت عباسیہ سے چل کر آج تک کے مسلمانوں کو گمراہ قرار دیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ

میں یہ کتاب مسلمانوں کی اصلاح کے لئے لکھ رہا ہوں، میرے اکیلے کی یہ تحقیق نہیں بلکہ چند روشن خیال اور مستند علماء کی شرکت سے یہ کتاب تالیف کر رہا ہوں۔

ہم خواجہ صاحب سے اپنی محبت کا تقاضا پورا کرنے کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنی عمر کے خاتمہ پر خاتمہ بخیر کا خیال رکھئے۔ آپ نے جو کتاب لکھی ہے جس کا ابتدائی حصہ آپ نے اخبار "منادی" مورخہ ۲۴ اگست سنہ رواں میں درج کیا ہے۔ کوئی ایسی کتاب نہیں۔ جس کی نظیر پہلے شائع ہو کر مفقود بلکہ معدوم نہ ہو چکی ہو۔ میں آپ کو کتاب شائع کرنے سے نہیں روکتا۔ شوق سے شائع کیجئے۔ مگر میرے ان سوالات کو مدنظر رکھئے کہ

(۱) اپنے شریک روشن خیال مستند علماء کے نام نامی سے ملک کو آگاہ کیجئے۔

(۲) جو بات کہئے باثبوت کہئے۔ محض زبانی رام کہانی نہ سنائیے۔ جیسا کہ پرچہ مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے۔

سہ ہر گفتہ نماند کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار۔

ہاں یہ بھی یاد رکھئے کہ آپ کے شہر دہلی میں مرزا حیرت جیسی بزرگ ہستیاں گزری ہیں۔ جنہوں نے آپ کی طرح کل دنیائے اسلام کے خلاف واقعہ کربلا سے انکار کیا تھا۔ اس موضوع پر ایک بسیط کتاب لکھی تھی۔ جس کا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کسی کو کانوں کان بھی خبر نہیں کہ مرزا حیرت کون تھے اور ان کی کتاب کہاں ہے۔ آپ کی تحقیق بھی اگر ایسی ہی نرالی نکلی تو پبلک سے آپ کو یہ شعر سننا پڑے گا سہ

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

الانتہاض لدفع الاعتراض

(۴)

از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

(۲۵ ستمبر سن رواں کے بعد)

عزیزیان عبد الدیان و عبد السبحان نے اپنے مولانا خاقی خان صاحب کی زبانی ابو رغال ثقفی کا قصہ ذکر کیا کہ عرب اُس کی قبر پر پتھر مارتے ہیں۔ اور یہ کہ قبیلہ ثقیف کے لوگ شریک جنگ نہیں ہوئے تھے بلکہ بھاگ گئے تھے اور پھر نتیجہ نکالا ہے کہ اگر دیگر قبائل نے بھی اسی طرح فرار اختیار کیا ہوتا تو صرف ثقیف کی ہجو اور اس کے سردار پر لعنت کے کیا معنے؟ جبکہ سب ہی ایک جیسے بھگوڑے تھے؟

الجواب | اس عبارت میں آپ نے اصل واقعہ کو غلط ملط کر کے متوکلین کو جو خدا کے گھر کی سلامتی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور عابدین کو جو اپنے بتوں کی سلامتی کے لئے خانہ خدا کی تخریب چاہتے ہیں۔ ایک کر کے جماعت اہل حدیث بلکہ تمام مومنین کو سخت غلطی میں ڈال دیا ہے۔ اصل واقعہ یوں ہے کہ جب ابرہہ مع اپنے لشکروں کے ہدم کعبہ کے لئے چلا تو رستے میں ذو نفر نے اپنی قوم اور دیگر عربوں کو جمع کر کے ابرہہ کا مقابلہ کیا۔ ذو نفر کو شکست ہوئی۔ اور ذو نفر اس کے ہاتھ میں قید ہو گیا۔ ابرہہ وہاں سے آگے بڑھا اور اُس کا گزر قبیلہ بنی خثعم پر ہوا۔ اُن کے سردار نفیل بن حبیب مذکور نے اپنے دونوں قبیلوں شہران اور ناہس اور دیگر عربوں کو ہمراہ لیکر جو اُن کے موافق نہ ہو سکے ابرہہ کا مقابلہ کیا۔ لیکن انہوں نے بھی شکست کھائی۔ اور نفیل بن حبیب گرفتار ہو گیا۔ ابرہہ ذو نفر اور نفیل کو ہمراہ لیتا ہوا طائف میں پہنچا۔ طائف والوں کا معبد لات نام بڑا عظیم الشان بنا ہوا تھا اور وہ اس کی تعظیم کعبہ کے برابر ہی کرتے تھے انہوں نے سمجھا کہ ابرہہ اسے گرا دیگا اس لئے وہاں کے رئیس مسعود بن معتب ثقفی نے مع بعض دیگر کے ابرہہ کی ملاقات کر کے امان چاہی اور اُسے کہا کہ ہم تو آپ کے فرمانبردار ہیں۔ لیکن جس گھر کے ڈھانے کا آپ کا قصد ہے وہ یہ نہیں ہے۔ وہ تو مکہ میں ہے۔ اس لئے آپ اسے چھوڑ دیجئے۔ اور ہم آپ کو مکہ کا رستہ بتانے کے لئے ایک شخص ساتھ کر دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے ابو رغال نامی شخص کو بطور رہنما ساتھ کر دیا۔ جب ابو رغال مذکور ابرہہ کو مقام مغمس تک ساتھ لایا۔ جو مکہ شریف سے

تین فرسنگ دُور ہے۔ ابورغال یہاں پہنچ کر ہلاک ہوگیا۔ اور اپنے ارادۂ بد میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اس ارادۂ بد کی وجہ سے کہ اُس نے ثقیف کے گھر لات کو بچا کر خانۂ خدا کو برباد کرانا چاہا۔ اور وہ انکار رہنا بنا۔ عرب اس کی قبر پر پتھر مارتے ہیں۔ (ابن ہشام وتاریخ طبری)

اور ضرار فہری کا جو شعر نقل کیا ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ انہوں نے اپنے معبد لات کو بچا کر اس کی پناہ ڈھونڈی اور خدا کے گھر کی تخریب چاہی۔ لیکن اُن کا مقصود پورا نہ ہُوا۔ اور خائب و خاسر ہوکر لوٹے اور لفظ فرت الی لات کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے خانہ کعبہ کی تعظیم سے مُنہ موڑ کر اپنے معبد لات کی طرف رجوع کیا۔ اس لفظ میں جنگ سے بھاگنے کی دلیل نہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں یکے بعد دیگرے دو دفعہ کہا ففروا الی اللہ (ذاریات پ ۲۷)

اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ تم ہر طرف سے منہ موڑ کر خدا کی پناہ میں آجاؤ۔ نہ یہ کہ تم خدا سے جنگ کرو۔ اور پھر شکست کھا کر بھاگ جاؤ۔

دیگر یہ کہ ابن ہشام میں جہاں یہ شعر مذکور ہے۔ وہاں سارا قصہ اُسی طرح مذکور ہے۔ جس طرح ہم نے ملخصاً ذکر کیا۔ اُس میں ثقیف کے بھاگ جانے کا ہرگز ذکر نہیں۔ (باقی)

تفسیر واضح البیان اُردو۔ از مولنا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ ضخامت ۲۸۸ صفحات۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ قیمت بے جلد ۳/ مجلد للعہ/ پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حیات ثنائی

(از ملک امام خان صاحب سوہدروی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

غالباً ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے۔ انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ کے جلسہ میں مولنا وعظ فرما رہے تھے۔ سامنے اکالی سورمے نظر آئے۔ فرمایا ہمارے سکھ سورمے ہیں۔ خود کو خالصہ کہتے ہیں۔ یہ لفظ کہاں سے آیا؟ قرآن کی اس آیت سے خالصۃً لک سے اس پر بھی ہم سے جھگڑا ہے۔ فرمایا کہ دربار صاحب امرتسر کی جب تعمیر ہونے لگی۔ تو ہمارے حضرت میاں میر صاحب مرحوم کو لاہور سے پالکی پر بٹھا کر کندھوں پر امرتسر لائے۔ اور آپ کے ہاتھ سے بنیاد کی پہلی اینٹ رکھوائی۔ یاد رکھو اگر زیادہ بیگانگی کی تو ہم (مسلمان) اپنی اینٹ نکال لیں گے۔ سکھ صاحبان بہت متاثر ہوئے۔

تو یہ نمونہ ہے حیات ثنائی کا۔ مگر ایک دھندلا سا خاکہ ہے۔ اصل تصویر اُن حضرات کے نوکِ قلم کی محتاج ہے۔ جو علماء میں آپ کے معاصر اور مجالس میں شریک رہے ہیں۔ مثلاً مولنا ابوالقاسم صاحب۔ جو لکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور صاحب جنہوں نے چند سال ہوئے مولنا ممدوح کے حالات بعنوان

"ثناء اللہ بود وردِ زبانم"

شروع کئے تھے۔ جو اس وقت ایک ہی نمبر تک رہ گئے۔ اسی طرح مولنا حافظ ابوعمران عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی و مولنا ابوالخیر صاحب ذبیح گوجرانوالہ۔ وعلمائے دہلی ومئو ودربھنگہ وصوبہ بہار وبنگال۔ تا آنکہ ملک میں کونسا ایسا خطہ ہے جہاں ہمارے سیّد القوم تشریف نہ لے گئے ہوں۔ اور کونسا اہل قلم (اہل حدیث و دیگر اہل علم) ہے جسے مولنا محترم کی مجلس و مصاحبت میں رہنے کا اتفاق نہ ہُوا ہو۔

کچھ قمریوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستاں کے ہیں

بلکہ اگر مجھے یہ عرض کرنے کا حق ہو۔ اور ہر وہ شخص جس کے قلم میں شعور تحریر ہے۔ اور اس کے سامنے مولنا ممدوح کی کوئی حکایت و روایت ہے۔ ضرور حوالہ قلم کرنے کی زحمت فرمائی جائے۔ لیکن سب سے ضروری حصہ یہ ہے کہ آپ کی تصانیف کا مطالعہ صرف اس غرض سے کیا جائے کہ ان میں کس باب و فصل میں کونسی قابل استنباد چیز ہے۔ جو آپ کے ترجمہ میں لائی جا سکتی ہے۔ کیسے عرض کروں کہ میں خود ہی لکھنا چاہتا ہوں۔ مگر غربت و سفر در سفر کے تسلسل میں کوئی سامان ساتھ نہیں۔

سلسلہ در سلسلہ ہے نامرادی عشق کی
ایک افسانہ کے اندر دوسرا افسانہ ہے

ان دنوں قادیانی مواخذات میں مولنا صاحب خوب چٹکیاں لے رہے ہیں۔ مگر میرے ساتھ تو "اہلحدیث" کے پرچے بھی نہیں۔

حیران ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

اسی طرح مناظرات دیوبند و رام پور وغیرہ کے واقعات جو مطبوعہ بحث سے ماوریٰ ہیں۔ کبھی سپرد قلم ہونا چاہیں۔ اور کیا کوئی ایسا مرد میدان بھی ہے کہ اخبار "اہلحدیث" کے تمام فائل سامنے رکھ کر صاحب سوانح کے جملہ مضامین کی میزان لگا سکے۔

آخری استدعا | اس مضمون پر شروع میں اصاغر حضرات قلم فرسائی کی زحمت نہ کریں۔ اس جماعت کی نمائندگی راقم نے کردی ہے۔ بلکہ پہلے اکابر لکھیں۔ جب وہ تشنہ لبوں کو سیراب کر سکیں۔ تو پھر اصاغر کیلئے صلائے عام

ہے۔ الغرض اہل حدیث اہل قلم اور وہ حضرات جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے شناسا ہیں۔ ہر حسنت کے لئے یہ ایسی دعوت ہے کہ

جو پئے گا نہ شراب آج ۔ وہ مجرم ہوگا
کو بہ کو کل سے کر دی ہے منادی ساقی!

تقرب الی اللہ کا اعلیٰ وسیلہ

از قلم مولوی محمد صاحب سکنہ موضع محمود حالواڑ
کلس گاماں ضلع لاہور

تقرب الی اللہ کے جتنے وسائل ہیں اُن سب سے بڑا اور اعلیٰ وسیلہ نماز ہے۔ انسان جس قدر نماز میں مقرب بخدا ہوتا ہے اتنا اور کسی حال میں مقرب نہیں ہوتا۔ اس لئے مصلی کی ساری توجہ خدا کی طرف لگی ہوتی ہے اُس کا دل و دماغ اُس سے مصروف ہوتا ہے گویا وصل حبیب ہو رہا ہے۔ اس کیفیت میں خلل اندازی کرنا یقیناً بڑا گناہ ہے۔ اور خلل انداز بہت بڑا مجرم ہے۔ حدیث متفق علیہ میں ہے کہ

نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اس کے گناہ سے واقف ہو جائے۔ تو چالیس برس کھڑا رہنے کو گزرنے سے بہتر جانے۔ (مشکوٰۃ ص۷۴)

اگر ایک شخص جانتا کہ اسکو اپنے نمازی بھائی کے آگے سے عرض میں (شمالاً جنوباً یا برعکس) گزرنے میں کتنا گناہ ہے تو سو برس وہاں کھڑا رہنے کو گزرنے سے بہتر جانے۔ (حوالہ مذکور)

نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس کو کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانے۔ ایک روایت میں ہے دھنس جانا اس کو آسان معلوم ہو۔ (حوالہ مذکورہ)

ان حدیثوں میں جو وعید شدید وارد ہے اُس پر مطلع ہونے کے بعد انتہائے نظر تک بھی نمازی کے آگے سے گزرنے کو دل نہیں چاہتا لیکن اس میں جو تکلیف ہے وہ ظاہر ہے۔

پس اس مضمون کے لکھنے کا باعث یہی ہے۔ بعض دفعہ نمازی کے پیچھے سے گزرنے کی جگہ نہیں ہوتی یا آدمی نمازی کے آگے دور فاصلہ پر ہوتا ہے اور نمازی نے سترہ رکھا نہیں ہوتا۔ اب کیا کرے۔ آگے سے گزرنے کی یہ حدیثیں اجازت نہیں دیتیں۔ کیونکہ ان میں مطلقاً نمازی کے آگے سے گزرنا منع فرمایا ہے۔ خواہ کتنا ہی دور ہو۔ سو اس کی تحقیق ہونی چاہئے کہ سترہ نہ ہو تو نمازی کے آگے سے کتنی دُور ہو کر گزرنا جائز ہے اسی غرض کے لئے یہ مضمون لکھا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ علماء کرام بلاحظہ فرما کر تائید یا تنقید فرمائیں گے۔ اگر کوئی صاحب بھی نہ بولے تو میں سمجھوں گا کہ میرا یہ مضمون من وعن صحیح ہے۔ وما علینا الا السوال۔

علماء زمان جو مسائل نماز لکھتے وقت وہی مسائل لکھتے ہیں جو عام حدیثوں میں مل جاتے ہیں حالانکہ اُن مسائل کی اشد ضرورت ہے جو عام حدیثوں میں نہیں ملتے۔ مثلاً مسئلہ زیر بحث اور سری جہری قرأت کیوں مقرر ہوئی۔ کیا سب سری یا سب جہری میں کوئی نقصان تھا۔ پھر جہری شب اور سری نہار کے ساتھ مخصوص کیوں ہوئی۔ پھر جہری میں رکعتین میں جہری باقی میں سری کیوں ہوئی۔ اور سنن نوافل میں جمیع رکعات میں ضم (ملانا) سورہ ہمیشہ اور فرض میں رکعتین میں سورہ ملانا اور رکعتیں میں فاتحہ فقط ہمیشہ یا اکثر جناب نے کیوں فرمائی۔

سترہ نہ ہو تو نمازی کے آگے سے کتنی دُور ہو کر گزرنا جائز ہے؟

جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی صحیح حدیث میں صراحتہً یہ ذکر نہیں آیا کہ سترہ نہ ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنے والا اتنی دُور ہو کر گزرے تو گنہگار نہیں ہوتا۔ البتہ سنن ابی داؤد میں مندرجہ ذیل مقدار آئی ہے مگر اس کو خود امام داؤد نے منکر کہا ہے۔ لہٰذا وہ بھی قابل حجت نہ رہی۔ چنانچہ ابوداؤد جلد ا صفحہ ۲۵۹ میں ہے:۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز پڑھے ایک تمہارا بغیر سترہ کے پس بے شک توڑتا ہے نماز اس کی کو کتا اور گدھا اور خنزیر اور یہودی اور مجوسی اور عورت کفایت کرتا ہے نمازی کو سترہ سے یعنی نماز اس کی نہیں ٹوٹتی جبکہ گزریں یہ چیزیں اوپر قدر پھینکنے پتھر کے۔ کہا ابوداؤد نے بیچ اس حدیث میں کچھ وسواس ہے اور اُس میں مجوسی اور تذکرہ بحجر اور خنزیر کا ذکر منکر ہے۔

جب حدیثوں میں صراحتہً کوئی مقدار مذکور نہیں تو عقل و قیاس یہ چاہتا ہے کہ نمازی کو نماز کے لئے جتنی جگہ درکار ہے اُتنی کا وہ حقدار ہے۔ مثلاً تین ہاتھ یا قدو قامت کے لحاظ سے کچھ زیادہ۔ اس سے پرے گزرنا جائز ہے۔ حافظ ابن حجر رح فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۹۱ باب اثم المار بین یدی المصلی میں فرماتے ہیں کہ:۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اُس وقت گنہگار ہوتا ہے جب نمازی سے قریب ہو کر گزرے اور اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک سجدہ گاہ کے اندر اندر بعض کے ہاں تین ہاتھ کے اندر اندر بعض کے ہاں بقدر پھینکنے پتھر کے اندر گزرنے والا گنہگار ہے۔ پہلی دو مقداریں تقریباً ایک ہی ہیں۔ کیونکہ عموماً سجدہ کے لئے تین ہاتھ جگہ کافی ہوتی ہے باقی رہی تیسری مقدار رمیۃ بحجر سو اسکا معنی ہے پتھر چلانا۔ جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نمازی یا کوئی اور آدمی نماز گاہ میں

ہو کر پتھر چلائے۔ جہاں وہ پتھر جا کر گرے وہاں تک نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے لیکن علماء نے یہاں مطلق چلانا مراد نہیں لیا۔ بلکہ مقید کر دیا ہے۔ چنانچہ عون المعبود میں قذفۃ بحجر کی شرح میں لکھا ہے :- ای رمیۃ بحجر بان یبعد عنہ ثلثۃ اذرع فاکثر قالہ ابن حجر (عون المعبود ص ۲۵۹ ج ۱) یعنی رمیۃ بحجر سے مراد تین ہاتھ کی مقدار ہے۔ اور رحمۃ المہداۃ حاشیہ مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ لکھا ہے علماء نے کہ مراد پتھر پھینکنے سے رمی جمار ہے بیچ حج کے یعنی وہ کنکر کہ حج میں مناروں پر مارتے ہیں۔ مقدار اس کی تین ہاتھ کی لکھی ہے۔

پس رمیۃ بحجر بھی پہلی دو مقداروں کے موافق ہو گیا۔ پس معلوم ہوا کہ سترہ نہ ہو تو حسب حاجت نمازی کے تین ہاتھ یا قدرے زیادہ جگہ نمازی کے آگے چھوڑ کر گذرنا جائز ہے۔

بعض حدیثوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلی کو سترہ کے قریب کھڑا ہونے کا حکم دیا ہے۔ ابوداؤد ص ۲۵۷ ج ۱ میں ہے جب نماز پڑھے ایک تمہارا طرف سترہ کی تو اسکو اس کے قریب کھڑا ہونا چاہئے۔ عون المعبود میں ہے کہ سترہ کے نزدیک کھڑا ہو کہ صرف سجدہ ہو سکے اور صفوں میں بھی اتنی ہی مقدار ہونی چاہئے عون المعبود میں ایک لطیفہ لکھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ امام خطابی رحمہ نے کہا کہ ایک روز امام مالک رحمۃ اللہ سترہ سے دور کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک شخص گزرا۔ جو ان کو جانتا نہ تھا۔ اس نے کہا اے مصلی اپنے سترہ سے قریب ہو امام مالک یہ آیت شریفہ پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔

وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔

(ترجمہ) سکھایا تجھ کو اللہ تعالے نے وہ جو تو نہیں جانتا تھا اور ہے تجھ پر فضل اللہ عزوجل کا بڑا۔"

میری غرض یہ ہے کہ جناب فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سترہ کے نزدیک کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے۔ اس میں کئی فائدے ہیں۔ ایک یہ کہ اعلام اچھا ہوگا۔ دوم یہ کہ نمازی اپنی حاجت سے زیادہ جگہ روک کر گزرنے والے کا حق دبا کر اس کو تکلیف نہ دے یعنی جہاں سے اس کو گزرنا جائز ہے اس کو سترہ کے اندر نہ کر لے اگر کوئی مصلی ایسا کرے تو علماء نے اس کے اور سترہ کے درمیان گزرنا جائز رکھا ہے۔ فتح الباری ج ۲ ص ۲۸۹ میں ہے :-

ولو صلی الی غیر سترۃ او کانت وتباعد منہا فالاصح انہ لیس لہ الدفع لتقصیرہ ولا یحرم المرور حینئذ بین یدیہ ولکن الاولی ترکہ۔ ترجمہ :- اگر کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے یا سترہ سے دور کھڑا ہو تو مصلی کو گزرنے والے کو روکنے کا حق نہیں۔ کیونکہ قصور اس کا اپنا ہے اور اس وقت اس کے آگے سے سترہ کے اندر گزرنا بھی منع نہیں۔ لیکن نہ گزرنا بہتر ہے۔

نووی شرح مسلم میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مصلی اتنی جگہ کا مالک و حقدار ہے جتنی اسے نماز کے لئے کافی ہے اس سے زائد جگہ میں اس کا کوئی حق نہیں ورنہ علماء اس کو قصوروار ٹھیرا کر گزرنے والے کو سترہ اور اس کے درمیان گزرنے کی اجازت نہ دیتے۔ لہذا اس صورت میں جبکہ نمازی نے کسی چیز سجادہ یا سترہ سے اپنی نمازگاہ کی حد بندی نہ کی ہو اتنی جگہ نمازی کے آگے چھوڑ کر جتنی میں وہ بآسانی نماز پڑھ سکے۔ مثلاً تین چار ہاتھ چھوڑ کر گزرنا بلاکراہت جائز ہے۔ اور اس میں مصلی اور گزرنے والا کسی گناہ کے مرتکب نہیں۔

اور اس صورت میں جبکہ مصلی نے اپنی نمازگاہ کی حد بندی کر لی ہو۔ جیسا کہ آج کل مسجدوں میں ٹاٹ دریوں وغیرہ پر نماز پڑھتے ہیں۔ سو اس صورت میں نمازی کی محدود جگہ سے پرے گزرنا جائز ہے۔ کیونکہ نمازی ٹاٹ وغیرہ سے بڑھ کر تو سجدہ کریگا نہیں اور جو جگہ اس کی حاجت سے زائد ہے اس سے گزرنے کی ممانعت بے معنی اور خواہ مخواہ کی تکلیف ہے۔ امام نووی نے تو سجادہ کو بھی اس صورت میں جبکہ سترہ کے لئے کوئی اور چیز موجود نہ ہو سترہ تسلیم کیا ہے[1]۔ اور ٹھیک بھی ہے۔ بلکہ باقی اشیاء کی موجودگی میں بھی سجادہ (جانماز) کے سترہ پر کفائت کرنا کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ سترہ سے غرض اعلام ہے یعنی گزرنے والے کو اطلاع دینا کہ یہ نمازگاہ ہے اس سے دور رہ۔ سو سجادہ اس غرض کو کما حقہ پورا کر رہا ہے۔ لہذا اس سے پرے گزرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ جیسا کہ سترہ سے پرے گزرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ کما لا یخفی علی اھل العلم۔ سترہ کے فوائد میں کف البصر جو لکھا ہے اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ سترہ نمازی کی نظر کو پرے سے پرے نہیں گزرنے دیتا تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ شارع نے برچھی وغیرہ کو بھی سترہ بنایا ہے۔ جو نظر کو روک نہیں سکتی اور اگر یہ مطلب ہے کہ نمازی خود کمدا نظر کو سترہ سے پرے نہ گزرنے دے تو یہ سجادہ میں بھی ممکن ہے اور اگر سجادہ سے کف البصر کا فائدہ حاصل نہ ہو سکے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ کف البصر مستحب ہے۔ منتقی میں ہے۔ وکانوا یستحبون للرجل ان لا یجاوز بصرہ مصلاہ وھو حدیث مرسل۔ منتقی مع النیل ص ۹ ج ۲

---

[1] چنانچہ فرماتے ہیں :- فان لم یجد عصا ونحوھا جمع احجارا او ترابا او متاعہ والا فلیبسط مصلی والا فلیخط الخط۔ ترجمہ۔ اگر عصا وغیرہ نہ پائے تو پتھر جمع کر دے یا مٹی کا ڈھیر لگا دے یا اپنے اسباب سے کوئی چیز آگے رکھ دے۔ ورنہ مصلی بچھا لے (نووی ج ۱ ص ۱۹۵)

یعنی مستوجب جانتے ہیں علماء کہ مصلی اپنی نگاہ کو اپنی نماز گاہ سے متجاوز نہ کرے۔ ھذا ما عندی واللّٰہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

یہاں مندرجہ ذیل وضاحت کی بھی ضرورت ہے۔

کیا مسجد الحرام میں نمازی کی سجدہ گاہ سے گزرنا جائز ہے ؟

بعض کہتے ہیں کہ مسجد الحرام میں طواف کرنے والوں کو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے چنانچہ امام ابن تیمیہؒ منتقیٰ میں لکھتے ہیں۔ باب دفع المار وما علیہ من الاثم والرخصة فی ذلك للطائفین بالبیت یعنی نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو۔ روکنے اور گزرنے کے گناہ کے بیان اور طواف کرنے والوں کو نمازیوں کے آگے سے گزرنے کی اجازت کے ذکر میں یہ باب ہے۔ سنن نسائی میں ایک عنوان یوں ہے۔ التشدید فی المرور بین یدی المصلی وبین سترته یعنی وعید شدید اس شخص کے حق میں جو مصلی اور اس کے سترہ کے درمیان سے گزرے۔ دوسرا عنوان یہ ہے الرخصة فی ذالك نسائی ص۱۲۴ ج۱ یعنی بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کو مصلی کے آگے سے گزرنے کی اجازت ہے۔ اگر اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ مسجد حرام میں سترہ نہ ہو۔ تو طواف کرنے والوں کو نمازی کی سجدہ گاہ سے پرے گزرنا جائز ہے۔ تو یہ مسجد مذکور کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ سب جگہ جائز ہے۔

چنانچہ اوپر عرض کر چکا ہوں اور اگر ان کا مطلب یہ ہے کہ مصلی کی سجدہ گاہ سے طائفین کو گزرنا جائز ہے تو اس کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ منتقیٰ اور نسائی میں جو حدیث اس باب میں مرقوم ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ آگے آجائے گا۔

اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ سترہ مسجد حرام میں معاف ہے۔ سو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ سترہ یہاں بھی فرض نہیں۔ دوم مسجد الحرام میں سترہ کی معافی کے لئے وہی منتقیٰ وغیرہ کی حدیث پیش کی جاتی اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا منتقیٰ کی حدیث یہ ہے :-

مطلبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنی سہم کے پاس بغیر سترہ کے نماز پڑھتے دیکھا اور لوگ جناب کے آگے سے گزر رہے تھے۔ احمد اور ابوداؤد کی اس حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ یہ کونسی نماز تھی۔ لیکن ابن ماجہ اور نسائیؒ کی روایت مذکورہ میں صراحتہً موجود ہے کہ یہ طواف کے بعد کی دو رکعتیں تھیں اور اس میں شک نہیں کہ طواف کی نماز مقام ابراہیمؑ کے پاس پڑھی جاتی ہے۔ جس کا حکم نص قرآنی واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی میں موجود ہے۔ نیز امام نسائی اس حدیث کو نسائی میں دو جگہ لائے ہیں۔ ایک کتاب القبلہ دوم کتاب الحج۔

مقام اول میں جو الفاظ حدیث کے مرقوم ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ جنابؐ نے یہ نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑھی تھی۔ کیونکہ اس میں ہے طاف بالبیت سبعا ثم صلی رکعتین بحذائه فی حاشیة المقام یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے کنارہ میں بیت اللہ کو سامنے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھی۔ اگر یہ واقعہ ایک ہی ہے جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو جنابؐ کی یہ نماز مقام ابراہیمؑ کے پاس ہوئی اور مقام مذکور جناب کا سترہ ہوا۔ پھر کس طرح یہ حدیث مسجد حرام میں سترہ کی معافی کے لئے حجت ہو سکتی ہے؟ چنانچہ نسائی مطبع انصاری واقع دہلی ص۴۳ ج۱ کے حاشیہ ۲ میں لکھا ہے :- قلت لکن المقام یکفی سترة وعلی هذا فلا یصلح هذا الحدیث دلیلا لمن یقول لا حاجة فی مكة الی سترة فلیتامل۔

اگر یہ متعدد واقعات ہیں جیسا کہ تطبیق یہی ہوگی۔ نیز مقام ابراہیم کی رکعتیں اس کے علاوہ اور جگہ بھی پڑھنی جائز ہیں۔ چنانچہ عون المعبود میں ہے۔ والسنة ان یصلیهما خلف المقام فان لم یفعل ففی الحجر والا ففی مكة وسائر الحرم ولو صلاها فی وطنه وغیره من اقاصی الارض جاز وفاته الفضیلة ولا یفوت هذه الصلوٰة مادام حیا عون المعبود ج۲ ص[illegible]

تو تعدد کی صورت میں حدیث حاشیہ سطاف اور حدیث باب بنی سہم کی مسجد حرام میں سترہ کی معافی کے لئے حجت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دیگر مقامات میں سترہ فرض ہو اور ترک سترہ جناب کا خاصہ بھی نہ ہو اور سنداً یہ حدیث صحیح بھی ہو کیونکہ جناب کا مسجد حرام میں ایک فرض کو ترک کرنا وہاں اس کے عدم فرضیت کی دلیل ہے چنانچہ عون المعبود میں ہے۔ ظاهره انه لا حاجة الی السترة فی مكة عون ص۱۶۱ ج۲۔ لیکن سترہ دیگر مقامات میں فرض نہیں۔ چنانچہ فضل ابن عباس سے ایک حدیث مشکوٰۃ میں موجود ہے۔ ہاں مستحسن اور ضروری چیز ہونے میں شک نہیں کیونکہ وہ حسب احادیث نماز کے لئے حصن حصین کا حکم رکھتا ہے اور نیل میں ترک سترہ کو جناب کا خاصہ بتایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ وفیه دلیل علی عدم وجوب السترة ولكن قد عرفت ان فعله صلی اللہ علیہ وسلم لا یعارض القول الخاص بنا نیل ص۲۰۸ ج۲ اور حدیث مذکور صحیح بھی نہیں کیونکہ اس میں ایک راوی مجہول ہے۔ ابوداؤد میں ہے :- لیس من ابی سمعته ولكن من بعض اهلی عن جدی ص۱۶۱ ج۲ [illegible]

باقی رہی مسجد حرام میں مصلی کی نماز گاہ سے گزرنے کی حلت۔ سو اس حدیث سے نہیں نکل

سکتی۔ کیونکہ اس حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ طائفین جناب کی سجدہ گاہ سے گزرتے تھے بلکہ سنن نسائی کے الفاظ جاء حاشیۃ المطاف فصلی رکعتین اور ابن ماجہ کے الفاظ فصلی رکعتین فی حاشیۃ المطاف سے ظاہر ہے کہ جناب کی نماز گاہ مطاف کے علاوہ اور اس سے باہر تھی۔ پس گزرنے والے جناب کی نماز گاہ سے پرے گزر رہے تھے اور یہ ہر جگہ جائز ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

حاصل یہ کہ کسی حدیث سے مسجد حرام کا حکم سترہ سے مستثنیٰ ہونا ثابت نہیں۔ چنانچہ امام بخاری کا یہی خیال ہے اور نہ ہی سجدہ گاہ سے گزرنے کی اجازت مسجد حرام میں ہو سکتی ہے۔ ہاں رفع حرج و تکلیف کی بنا پر مسجد حرام منی مزدلفہ عرفات میں ایام حج میں سترہ رکھنا ضروری نہ ہو تو کوئی بعید از عقل والتسلیم نہیں ہے۔

فرقہ وہابیہ منحوس ہے؟

(از اڈیٹر)

اخبار الفقیہ کے قابل فخر مولانا آسی صاحب نے فرقہ وہابیہ کو منحوس فرقہ لکھا ہے۔ (الفقیہ ۲۱/۲۸ ستمبر ۴۲ء)

اس وہابیہ فرقہ سے مراد اگر ہندوستان کے اہل حدیث ہیں تو ہم مسرت کے ساتھ اپنے ناظرین کو خوشخبری سناتے ہیں کہ آج سے پہلے بھی موحدین کی جماعت کو منحوس کہا گیا تھا۔ سورہ یٰسین پڑھئے :-

اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ [1]

جو جواب ایسا کہنے والوں کو ملا تھا وہی جواب آج ہم دیتے ہیں

طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ [2]

---

[1] ہم (منکرین توحید) تم (موحدین) کو منحوس جانتے ہیں
[2] تمہاری نحوست تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے۔

صحیح ہے۔ ؎

گل ست سعدی و در چشم دشمناں خار است

فضائل علم

بقلم مولوی ابوالفضل محمد افضل صاحب مالکن جھوک

اس مضمون کی متعدد اقساط اہلحدیث میں شائع ہو چکی ہیں۔ سب سے آخری قسط اہلحدیث ۲۱ اگست میں ملاحظہ ہو۔

ارشاد باری ہے :- يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (مجادلہ ع ۲) جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے درجے بلند کئے ہیں۔

ف :- اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمان ایماندار اور عالم دیندار کے بڑے بڑے فضائل اور ان کے مرتبے ہیں۔ دنیا میں اور آخرت میں بھی۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ ایماندار لوگوں اور علم والوں کی دنیا میں قدر و منزلت عزت و عظمت ہے اور آخرت کا درجہ تو ان کے لئے مخصوص ہے۔ آمدا ومن قنا رب زدنی علما۔ فضیلت علم میں حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

(انسان علم سے باکمال ہوتا ہے نہ کہ مال و دولت و حشمت سے۔ پس چاہئے کہ ؎

چو شمع از پئے علم باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

(علم کے لئے مثل پروانے کے گھلنا چاہئے کیونکہ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا)

؎ خردمند باشد طلبگار علم
کہ گرم است پیوستہ بازار علم

(علم کا طلب کرنے والا عقلمند ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ بازار علم میں سرگرم رہتا ہے۔)

؎ میاموز جز علم گر عاقلی
کہ بے علم بودن بود غافلی

(بجز علم کے اور کچھ مت سیکھ اگر تو عقلمند ہے کیونکہ بے علم ہمیشہ غفلت میں ہوتا ہے)

؎ ترا علم در دین و دنیا تمام
کہ کار تو از علم گیرد نظام

(علم ہی کی وجہ سے دین و دنیا کے تمام کام سنور جاتے ہیں)

اور مولانا حالی مرحوم فرماتے ہیں ؎

وہ علم شریعت کے ماہر کدھر ہیں
وہ اخبار دیں کے مبصر کدھر ہیں
اصولی کدھر ہیں مناظر کدھر ہیں
محدث کہاں ہیں مفسر کدھر ہیں
وہ مجلس جو کل سربسر تھی چراغاں
چراغ اب کہیں ٹمٹماتا نہیں واں
مدارس وہ تعلیم دیں کے کہاں ہیں
مراحل وہ علم یقیں کے کہاں ہیں
وہ ارکان شرع متیں کے کہاں ہیں
وہ وارث رسول امیں کے کہاں ہیں
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ہادی
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ مُلا
کہاں ہیں وہ دینی کتابوں کے دفتر
کہاں ہیں وہ علم الٰہی کے منظر
چلی ایسی اس بزم میں باد صرصر
بجھیں مشعلیں نور حق کی سراسر
رہا کوئی ساماں نہ مجلس میں باقی
صراحی نہ طنبور مطرب نہ ساقی

دیگر

ہنر ہے نہ تم میں فضیلت ہے باقی
نہ علم و ادب ہے نہ حکمت ہے باقی
نہ منطق ہے باقی نہ ہیئت ہے باقی
اگر ہے تو کچھ قابلیت ہے باقی

اور میرا نہ چھا جائے اُس گھر میں دیکھو پھر اُکسا وہ اس نشانے دشیے کو
(اقتباس از رحمۃ للعالمین)

مقصود تحریر ہذا کی دعا زیادتی علم کے لئے یہ تھی۔
رب زدنی علما (طٰہٰ)

(اے رب میرے علم میں افزونی عطا فرما)
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم کا درجہ جملہ نعمائے عالیہ سے برتر ہے۔ چنانچہ آپ کی دعا درگاہ مجیب الدعوات میں قبول ہوگئی۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے سارے جہان کے لئے آپ کو معلم اعظم گردانا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :-

ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون ٭

ہمارا رسول تم کو وہ کتاب اور حکمت سکھاتا ہے وہ ان علوم کا معلم ہے جو تم لوگ نہ جانتے تھے۔
ان ہردو آیتوں سے علم کی فضیلت نمایاں ہے۔
خوشخبری :- فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ٭ (زمر ع ۲)

اے نبی! خوشخبری سنا دے ان لوگوں کو کہ سنتے ہیں کوئی بات پس پیروی کرتے ہیں اسکے اچھے پہلو کی (یعنی اچھے کو قبول کرتے ہیں اور برے سے گریز کرتے ہیں) یہی لوگ صاحب عقل ہیں۔
اس سے ثابت ہوا کہ علم وعقل کا کام ہے اچھے کو قبول کرنا اور برے سے بچنا۔ اے خدا! تمام مسلمانوں کو علم دین ودنیا کی توفیق عطا فرما کہ اُن کے حق میں سودمند ثابت ہو۔ آمین یا الہ العالمین! سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلٰم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ٭

فتاوی

س ۱۵۰ } ہمارے یہاں صدقہ عید الفطر جامع مسجد میں جمع کیا جاتا ہے اور بعد نماز عید اس غلہ کو مسجد ہی میں فروخت کرکے رقم صدقہ موجودہ علمائے دین کو حسب مراتب تقسیم کردی جاتی ہے اور غریب گاؤں والے حقدار رقم مذکور سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کیا علمائے دین صدقہ عید الفطر لینے کے مستحق ہیں؟
صدقہ نماز سے قبل یا بعد میں تقسیم ہونا چاہئے اور ایک جگہ جمع کرکے بعد نماز تقسیم کیا جاوے یا نہیں۔ جواب عنایت فرمائیں۔
(حبیب الرحمن ساکن دھونرہ ضلع بریلی)

ج ۱۵۰ } حدیث شریف میں آیا ہے فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر طھرۃ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین۔ رواہ ابوداؤد۔ یعنی صدقہ فطر رمضان میں روزہ داروں کی غلطیوں کی اصلاح اور مسکینوں کے گزارے کے لئے ہے۔ اس لئے جن کو دیا جائے اگر وہ مسکین ہے تو صدقہ جائز ورنہ ناجائز۔
صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا ضروری ہے۔ اگر رمضان ہی میں دیدے تو بھی جائز ہے۔ اللہ اعلم! (مہر برائے عزیب فنڈ وصول)

س ۱۵۱ } تکبیرات عیدین میں رفع یدین کرنے کے متعلق جو حدیثیں بیہقی وغیرہ میں وارد ہیں وہ آپ کے نزدیک قابل احتجاج ہیں یا نہیں۔ کیونکہ مولانا محمد صاحب مرحوم نے انعام محمدی میں اس سے احتجاج کی ہے اور محدث میں مدرسہ رحمانیہ والے نے ان ہر ایک کی تضعیف کی ہے اور پوری طرح تردید کی ہے۔
(راقم :- ابو عبدالغنی محمد انور علی بنارس)

ج ۱۵۱ } فرداً فرداً اگر کوئی حدیث ضعیف ہے تو مجموعہ قوی ہے۔ یہ فعل امت مسلمہ میں متوارث چلا آیا ہے۔ اس لئے اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۲ } زید وعبید کے ما بین لین دین کسی معینہ تاریخ پر لین دین کی بابت قرار داد طے پاتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے کہ ماہ رواں کی ۳۰ تاریخ پر غلہ فی بنڈل کے حساب سے میں دونگا۔ جسے عبید بلا چون وچرا تسلیم کرلیتا ہے اگرچہ موجودہ بھاؤ کچھ بھی ہو۔ لیکن آیندہ کے متعلق فریقین کو نا معلوم سے متصور ہیں۔ اور یہ بھی مسلمہ امر ہے کہ کسی ایک کو فائدہ اور ایک کو نقصان لازمی ہے۔ تو ایسی حالت میں قبل از وقت بھاؤ کرکے لین دین کرنا جائز ہے یا نہیں؟
(خریدار اہلحدیث ۹۳۷۵)

ج ۱۵۲ } اگر قیمت پہلے وصول کرلی ہے تو یہ بیع سلم ہے۔ جس میں قیمت پیشگی لی جاتی ہے اور مبیع بعد میں دی جاتی ہے۔ اگر قیمت نہیں دی تو ایفائے وعدہ کے ماتحت مقررہ قیمت ادا کرنی چاہئے۔

س ۱۵۳ } عمرو پبلک سے وکٹوریہ اور ایڈورڈ کا روپیہ لیکر معاوضہ میں جارج پنجم وششم کا روپیہ دیتا ہے اور فی روپیہ ایک آنہ بٹہ لیا کرتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ جنس سے جنس بدل کر معاوضہ لینا ناجائز اور حرام ہے۔ جس پر عمرو کی دلیل ہے کہ دونوں چیزیں ایک نہیں ہیں بلکہ دھات کے اجزاء کم وبیش ہیں لہذا ناجائز وحرام کی کوئی صورت نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں حق پر کون ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۳ } عوام میں مشہور ہے کہ نئے روپے میں چاندی کم ہوتی ہے۔ اس کمی بیشی کے لحاظ سے بٹہ لینا شرعاً منع نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن عمل درآمد کسی قانون دان کے مشورہ سے کرنا چاہئے۔
(نوٹ) اس سوال کے علاوہ تیسرے چوتھے سوالوں میں جو کمیٹی کا لفظ آیا ہے ہماری سمجھ

متفرقات

درخواست مفلس | میں مفلس ہوں۔ تفسیر ثنائی اور فتاوی نذیریہ کا مجھے بہت شوق ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھے دیدیں۔

(محمد ظہیر الدین معرفت جے۔ بی نارائن اینڈ کمپنی کمریا ضلع جبل پور)

دعاء صحت | میرا بڑا بچہ سعید احمد سخت بیمار ہے۔ ناظرین دعا کریں۔ ابو مسعود خان قمر بنارسی

یاد رفتگاں | میرے قریبی عبد الکریم کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ! (قمر)

مختصر حیات مقدسہ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نسب مع مختصر واقعات زندگی ایک ہی طویل کاغذ (چارٹ) پر لکھے گئے ہیں۔ جو بڑے آئینہ میں لگا کر لٹکایا جا سکتا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر بیت القرآن۔ برانڈرتھ روڈ لاہور

لیکھرام اور مرزا | قادیانی مسیح کی پیشگوئی متعلقہ پنڈت لیکھرام پر مفصل بحث کرتے ہوئے احسن طریق سے تردید کی گئی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ صرف اسی پیشگوئی پر بحث ہی نہیں کی گئی بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی ساری نبوت کی جڑ بنیاد ہلا دی گئی ہے۔ اصل قیمت ۸؍ ایک روپیہ کے ۸ نسخے۔ محصول ڈاک علاوہ

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تائبین | ایک خاندان بعد تحقیق مرزائیت سے بیزار ہو کر تائب ہوگیا۔ (مرسلہ محمد طفیل خان از سوہاوہ ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ)

نتیجہ امتحان سالانہ مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ ضلع جے پور (راجپوتانہ)

حسب دستور سابق مدرسہ کا سالانہ امتحان تاریخ ۱۸۔ شعبان کو ہوا۔ بفضل اللہ نتیجہ بہت کامیاب رہا۔ وہ طلبہ جو اپنی اپنی جماعت میں اول آئے ان کو مہتمم صاحب مدرسہ کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔ تاریخ ۲۰ شعبان کو ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور طلباء کی نظموں کے بعد مولنا حاکم علی صاحب صدر مدرس مدرسہ دار السلام دہلی نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مولنا محمد یونس صاحب صدر مدرس مدرسہ میاں صاحبؒ دہلی نے ایک جامع تقریر فرما کر مدرسہ کا نتیجہ سنایا اور فارغین کو دستار و سندات مدرسہ کی طرف سے دیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالے مدرسہ کو ہمیشہ پھولا پھلا رکھے۔ آمین!

نوٹ:۔ شائق طلباء اپنی درخواستیں بہت جلد حسب ذیل پتہ پر بھیجیں:۔

سکرٹری مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ ضلع جے پور۔ (راجپوتانہ)

(ایک روپیہ داخل اشاعت فنڈ)

مفت | راقم اپنی تصنیف کردہ کتاب "ماہ یثرب" نامی کی ایک صد کاپیاں مفت تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ جو مسلم بچوں اور بچیوں کے لئے عام فہم اور سادہ عبارت میں لکھی گئی ہے۔ خواہشمند اصحاب سوا آنہ کے ٹکٹ برائے محصولڈاک وغیرہ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔

پتہ:۔ محمد خان سیف پیوپل ٹیچر نارمل سکول گجرات۔ (پنجاب)

مدرسہ دیوبند کا اعلان | ۶ شوال سے ۲۵ ماہ شوال تک داخلہ ہوگا۔ جو طالب علم گذشتہ امتحان میں شریک نہیں ہوئے ان کا فیصلہ مجلس شوریٰ کرے گی۔ جو اس شوال کو منعقد ہوگی۔ (مہتمم)

یادگار حسینؓ | مکرم حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڑھ لکھتے ہیں کہ شیعہ لوگ یادگار حسینؓ میں یتیم خانہ سادات قائم کریں تو پچاس روپیہ چندہ میں دوں گا۔

اہلحدیث | کی طرف سے گرانی کاغذ کے سلسلہ میں من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں سب سے پہلے مولوی عبد الحی صاحب ساکن کریم پور ضلع بستی نے ۵؍ ارسال کئے ہیں۔ جزاہ اللہ!

اشاعت فنڈ | میاں چراغ الدین محمد یوسف چنیوٹ ۱۵؍۔ مولوی عبد الحی کریم پوری ۲؍

اہل حدیث کانفرنس | بابو عبد الکریم صاحب میرٹھی ۵؍۔ مولوی عبد الحی صاحب کریم پوری لعہ

تعمیر مسجد اہل حدیث لائل پور | از بابو عبد الکریم صاحب موصوف ۱۵؍

مدرسہ مکہ مکرمہ | حاجی دین محمد محمد عالم صاحب ٹھیکیداران پٹی ضلع لاہور ۱۰؍۔ بابو عبد الکریم صاحب میرٹھی ۵؍۔ مولوی عبد الحی صاحب کریم پوری لعہ۔ حاجی شاہ عالم صاحب کریم پوری ۲؍۔ حافظ محمد یعقوب شاہ گنج لعہ

مدرسہ مدینہ شریف | حاجی دین محمد محمد عالم ۳۰؍ حاجی چراغ الدین نذیر حسین از کلکتہ ۱۰؍۔ بابو عبد الکریم صاحب ۵؍۔ مولوی عبد الحی صاحب لعہ۔ حاجی شاہ عالم صاحب ۲؍۔ حافظ محمد یعقوب شاہ گنج لعہ

غریب فنڈ | میں بقایا ۱۵؍ از مولوی عبد الحی صاحب ۱؍۔ شیخ عمر الدین فتح آبادی ۲؍۔ مولوی ظفر اقبال جہلمی ۸؍۔ محمد حسین جہلمی ۲؍۔ از سائل ۱۲؍ مدرسہ محمدیہ رائے ونڈ ۱۵؍ مولوی احمد علی ارنی والہ ۵؍ ۴۵؍ عبد الستار نور پور ۱؍۔ جملہ ۱۲؍ ۔ مدرسہ سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۱۲؍

تبدیلی نام | ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پیوپل ٹیچر احقر "ڈی تنگ خان" ولد ملنگ خان سکنہ بوچھال خورد ضلع جہلم (حال متعلم جے وی کلاس گورنمنٹ نارمل سکول گجرات) نے اپنا نام تبدیل کرکے "ظفر اقبال" رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسی نام سے یاد کیا جائے۔ راحقر ظفر اقبال سابق ڈی تنگ خان جہلمی)

مدرسہ اسلامیہ عربیہ آگرہ کا سالانہ امتحان ۱۵ شعبان کو ہوا - بحمد اللہ نتیجہ بہت کامیاب رہا - مدرسہ ۵ شوال کو کھل جائے گا - علوم دینیہ و فنون عربیہ کے شائق طلبہ اپنی درخواستیں مع سابقہ تعلیم پتہ ذیل پر بھیجیں -
(سکرٹری مدرسہ اسلامیہ عربیہ نائی کی منڈی گوکلی - آگرہ) (۲) اشاعت فنڈ)

اعلان واجب الاذعان | قریبا نصف صدی سے ایک دینی مدرسہ عربیہ بشیریہ بنگال کے مقام بھوگاؤں ضلع دیناجپور میں باہتمام مولانا الحاج مولوی بشیر الدین احمد صاحب شاگرد رشید شیخنا شیخ الکل حضرت میاں صاحب مرحوم بہاری ثم الدھلوی قائم ہے - خدا اس کو ہمیشہ قائم رکھے - میں نے اس مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں بارہا شرکت کی ہے اور مدرسہ کو دیکھا اور اس کے طلباء کا امتحان بھی لیا ہے جس سے مدرسین کی محنت اور طریق تعلیم کی خوبی کا صحیح اندازہ بخوبی ظاہر ہوا ہے - اس دیار میں جہاں جہلاء کی کثرت اور متشدد دین احناف کا زور ہے اس مدرسہ کا وجود و بقا بے حد ضروری ہے - لیکن جس طرح دیگر عربی مدارس مالی مشکلات میں مبتلا ہیں مدرسہ مذکور بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے - بلکہ بہت زیادہ واجب الرحم اور قابل امداد ہے - مخیر اہل حدیثوں کو دل کھول کر اس کی اعانت کرنی اور مہتمم صاحب ممدوح کو جو خود بھی درس دیتے ہیں اس فکر سے بے نیاز کر دینا چاہیئے - اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دیگا اور مدرسین و طلباء ممنون ہوں گے و اللہ لا یضیع اجر المحسنین - نعم المولیٰ و نعم المعین -

وانا الراقم محمد ابو القاسم البنارسی تعلمہ -
ترسیل زر کا پتہ :- مولوی محمد بشیر الدین مہتمم مدرسہ بھوگاؤں ڈاک خانہ ہتما باد ضلع دیناجپور -
(۳) اشاعت فنڈ وصول)

ضرورت مند اصحاب | کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ میرے پاس اخبار اہلحدیث کی مکمل فائل جلد ۴ نمبر ۴۳ تا نمبر ۳ جلد ۲ یعنی $\frac{6}{22}$ ۲۲ تا $\frac{6}{24}$ ۲۳ موجود ہے - تمام پرچے بحالت درست ہیں اور مجلد بھی کرائی ہوئی ہے میں ان کو فروخت کرنا چاہتا ہوں - اس کی قیمت کی کچھ دینی اور اسلامی کتب خریدنے کا ارادہ ہے - اگر کوئی صاحب اس کار خیر ہم خرما و ہم ثواب میں شامل ہونا چاہیں وہ احقر سے بذریعہ وی پی طلب فرمالیں - پتہ یہ ہے
عبد الغفور ہیڈ کنسٹبل پولیس - لائن کچہری مالیر کوٹلہ - پنجاب -

ضروری اعلان

بوجہ تعطیلات عید الفطر $\frac{9}{10}$ اکتوبر کا پرچہ یکجا شائع کیا جا رہا ہے - اس لئے آئندہ ہفتہ ۱۶ - اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا -
ناظرین مطلع رہیں !

ضرورت مسجد و مدرسہ | ہمارے ہاں دونوں چیزوں کی از حد ضرورت ہے - ارباب کرم صدقہ جاریہ کرتے وقت اس کا ضرور خیال رکھیں -
راقم :- سید احمد داج میکر - امیر نگر - میسور

ضرورت اخبار اہلحدیث | مجھے اخبار اہلحدیث کے پڑھنے کا بہت شوق ہے - لیکن خریدنے کی طاقت نہیں - لہذا میں چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب خیر میرے نام پر اخبار "اہلحدیث" اس ماہ مبارک میں جاری کرا دیں - تاکہ میرے دینی معلومات میں اضافہ ہو - اس کا ثواب خداوند تعالیٰ بہت بڑا دیگا -
(ایک نادار طالب علم معرفت منیجر مسیحائی دواخانہ

نیا تالاب - موضع ڈمرائوں - ضلع آرہ)

ماہواری رپورٹ | اخبار اہلحدیث کی ماہواری رپورٹ بابت ماہ ستمبر میں باوجود اخبار کی چار اشاعتیں شائع ہونے کے مبلغ ساٹھ روپیہ کی کمی رہی ہے - انا للہ !

حج میں رکاوٹ | نہایت رنج اور قلق کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ عین انتظار کے وقت حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کی وجہ سے سمندری راستہ خطرناک ہے اس لئے مسلمان حاجی اس دفعہ حج کا ارادہ نہ کریں -

اہلحدیث | سمندری خطرے کی وجہ سے خشکی کا راستہ پُرامن کیا جاتا تو فریضہ حج بے خوف ادا ہو جاتا - اور مسلمان حکومت کے شکرگزار بھی ہوتے -

مدرسہ مکہ اور مدینہ | کے لئے جو رقوم دفتر اہلحدیث میں جمع ہیں - ہم منتظر تھے کہ کسی معتمد حاجی کے ذریعہ بھیجیں گے - اب اور کوئی سبیل سوچ رہے ہیں -

حلیہ مبارک | حافظ گوہر دین صاحب منشی فاضل نے پنجابی نظم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک شائع کیا ہے - جس میں حضور کے حالات اور احکامات کا بھی ذکر ہے - قیمت ۲ محصول ۱ ملنے کا پتہ :-
حافظ گوہر دین مبلغ اسلام ساکن درک ضلع گورداسپور (پنجاب)

مضامین آمدہ | مولوی عبد الرشید صاحب ارشد نظم ایک عدد - مضمون دو عدد - ایم محمد لقمان گوندل - ابوالفضل محمد افضل صاحب - پنڈت مقصود حسن صاحب - محمد رمضان صاحب نسیم اختر صاحب سرحدی - آغا سید عبد الغفار صاحب ۳ عدد -

ناظرین اہلحدیث

عید الفطر کے موقع پر اہل حدیث کانفرنس کے لئے
عید آنہ فنڈ ضرور یاد رکھیں

ملکی مطلع

یورپ میں دوسرا محاذ

جرمنی اور اٹلی کے معاونین کی بہت بڑی فوجی طاقت موسم گرما کے آغاز سے روس کے خلاف نبرد آزما ہے۔ روس ان سب کے مقابلے میں اکیلا ہی داد شجاعت دے رہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ امریکہ اور انگلستان سے سامان جنگ باوجود راستے کی مشکلات کے روس میں پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں برطانیہ سے اتنا سامان جنگ وہاں پہنچا ہے جو ایک پوری فوج کے لئے کافی ہے ایک روسی فوج میں ۹ ڈویژن ایک لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی ہوتے ہیں اس کے علاوہ خود روس میں کئی ایک مقامات میں سامان جنگ تیار ہو رہا ہے۔ مگر پھر بھی جرمنی کی بے پناہ طاقت کے مقابلہ میں روسی فوج اور سامان کافی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ بہادری کے جوہر دکھانے کے باوجود روسی فوج کئی ایک اہم مقامات کو چھوڑ چکی ہے

انگلستان اور امریکہ کی رائے عامہ کی طرف سے اپنی اپنی حکومتوں پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ روس پر جرمنی کا دباؤ کم کرنے کے لئے یورپ کے مغربی ساحل پر (جو ناروے سے لے کر سپین کی سرحد تک جرمنی کے قبضے میں ہے) کہیں نہ کہیں جارحانہ اقدام کریں۔ تاکہ جرمنی کو اپنی فوج اور سامان جنگ کا بیشتر حصہ روسی محاذ سے ہٹا کر اس نئے محاذ پر لانا پڑے

مسٹر روزولٹ صدر امریکہ کے خاص ایلچی مسٹر وینڈل ولکی جنہوں نے حال ہی میں روس کا دورہ ختم کیا ہے۔ اپنے ایک بیان میں دوسرے محاذ کی فوری ضرورت کا احساس کرتے ہوئے روس کی مشکلات کے متعلق فرماتے ہیں کہ پچاس لاکھ روسی مقتول مجروح یا اسیر ہو چکے ہیں۔ کم سے کم چھ کروڑ روسی (کل آبادی کا ایک تہائی حصہ) مفتوحہ علاقوں میں جرمنی کے غلام ہو چکے ہیں اور جو ابھی آزاد ہیں ان کے لئے آئندہ سردیوں میں اشیاء خوردنی ایندھن کپڑے اور طبی اشیاء کی سخت قلت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود روسی اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ روسیوں کا فیصلہ ہے کہ فتح حاصل کریں گے یا مر جائیں گے۔ اندریں حالات ضرورت ہے کہ اتحادی فوراً یورپ میں دوسرا محاذ قائم کریں

معاصر "انقلاب" اس سلسلہ میں لکھتا ہے کہ

"بعض لوگوں کو اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ اتحادی ابھی تک دوسرے محاذ کیلئے پوری تیاری کیوں نہیں کر سکے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو شاید معلوم نہیں کہ برطانیہ اب تک تیرہ محاذوں پر لڑ چکا ہے اور آج بھی اس کی فوجیں متعدد محاذوں پر بیٹھی ہیں۔ ان سب کے لئے ساز و سامان درکار تھا اور ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ جنگ کی ابتدا کے وقت برطانیہ کی تیاری بالکل معمولی تھی۔ امریکہ کئی محاذوں پر لڑ چکا ہے اور لڑ رہا ہے۔ روس کو بکثرت سامان جنگ بھیجا گیا ہے۔ یہ تمام فرائض سرانجام دینے کے لئے دوسرے محاذ کی تیاری بہرحال دقت طلب تھی۔ اس ناگزیر تاخیر پہ کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اب انتظار کی مدت قریب الاختتام ہے۔ سردیوں میں زیادہ سے زیادہ وسیع اور مؤثر ہوائی حملے بھی جرمنی پر ہونگے۔ اور دوسرا محاذ بھی جلد سے جلد پیدا ہو جائیگا"

روسی محاذ جنگ

روس میں ویسے تو کئی ایک جگہ لڑائی ہو رہی ہے۔ بعض جگہ روسیوں کا پلڑا بھاری ہے اور بعض جگہ جرمنوں کا۔ لیکن سٹالن گراڈ کا مورچہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے فریقین کی زیادہ طاقت اسی جگہ خرچ ہو رہی ہے۔ سٹالن گراڈ کی جنگ شروع ہوئے کئی ایک ہفتے گزر گئے مگر ابھی تک اس شہر پر جرمنی کا مکمل قبضہ نہیں ہوا بلکہ لڑائی ہو رہی ہے تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے کامیاب جوابی حملے کر کے بعض علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کے شمال مغرب میں روسیوں کی جارحانہ سرگرمیاں جاری ہیں روسی فوجیں ڈان اور والگا دریاؤں کے ۴۰ میل درمیانی علاقہ میں جرمنوں کے ذرائع آمدورفت کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں۔ شہر کے اندر ٹینکوں اور پیدل فوجوں کے زبردست تصادم ہو رہے ہیں۔ بعض حصوں میں روسی کامیاب ہیں اور بعض میں جرمن۔ لیکن جرمن نقصانات کی پرواہ کئے بغیر تازہ دم کمک برابر لا رہے ہیں۔

روسی محاذ کا کچھ حال معاصر "پرتاپ" کے الفاظ میں سنئے!

"سٹالن گراڈ کے اندر صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے۔ جرمنوں کا دباؤ قائم ہے۔ اور روسی فوج اس پر قابو نہیں پا سکی شہر کے جنوب مغرب میں حالات تشویشناک ہیں۔ مگر شمال اور شمال مغرب میں صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔ وہاں سے جرمنوں کو بستیوں اور پہاڑوں سے نکال دیا گیا ہے مارشل ٹموشنکو نے شدید جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ سٹالن گراڈ کی قسمت کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کے متعلق ایک دو دن میں پتہ لگ جائے گا۔ اگر شہر کے اندر محافظ فوجیں کچھ دن اور مزاحمت کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو مارشل ٹموشنکو کے جوابی حملے زیادہ [illegible]

ہو جائیں گے۔ کیونکہ جیسا کہ ایک سویڈش فوجی ماہر کا بیان ہے کہ بڑی روسی فوج شہر کے اندر نہیں بلکہ والگا کے شمال میں ہے اور محافظین زیادہ دیر تک اڑے رہے اور روسی شمال میں مزید روسی فوجیں لے گئے اور پھر دریائے ڈان اور والگا کے درمیان شہر کے جنوب کی طرف جرمنوں کے خلاف زبردست حملہ کیا جائے گا۔ اور اگر کلڈ کا یا اور وانڈ وینز کے مغرب سے روسی فوجوں کی پیشقدمی جاری رہی تو اس حملہ کو اور بھی تقویت حاصل ہو جائے گی۔

سٹالن گراڈ کی اس طویل جنگ کا کاکیشیا میں روسی فوجوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ جہاں اُن کی حالت کے متعلق پہلے کچھ تشویش پیدا ہو گئی تھی۔ وہاں اب انہیں پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے کافی وقت مل گیا ہے اس علاقے میں روسیوں کی مزاحمت اب بہت تیز ہو گئی ہے۔ اور انہیں اب کافی سامان جنگ پہنچ گیا ہے۔ اس کے علاوہ عام شہریوں کا حوصلہ بھی بڑھ گیا ہے۔ اور وہ دشمن کے مقابلہ کے لئے زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں اورڈزونکرٹز میں کاکیشیا کی مختلف اقوام کے ۳ ہزار نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس میں مختلف زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔ اور سب نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ متحد ہو کر جرمنوں پر ایسی کاری ضرب لگائیں گے کہ پھر کسی غیر ملکی کو ان کے ملک کی طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرات نہ رہے

اس سلسلہ میں ستمبر میں آذر بائیجان جارجیا اور آرمینیا کے نمائندوں کی بھی ایک کانفرنس کاکیشیا کی راجدھانی طفلس میں ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاکیشیا میں نہ صرف روسی استحکامات ہی مضبوط ہو گئے ہیں۔ بلکہ [illegible] شہری بھی مقابلہ کے لئے بڑی زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ اگر سٹالن گراڈ فتح ہو گیا تو جنوبی روس میں سوویٹ فوجوں کو اپنی مزاحمت میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ سٹالن گراڈ کے اندر اور باہر جو ۱۰ لاکھ جرمن فوج اور ۳۰۰۰ ہزار ٹینک موجود ہیں وہ کسی اور جگہ استعمال کئے جا سکیں گے۔

جرمنوں کا ایک اور بڑا حملہ تیل کی پائپ لائن اور اس ریلوے کے ساتھ ساتھ ہے جو روسٹوف کے جنوب مشرق سے گروزنی کے تیل کے چشموں کو جاتی ہے۔ پچھلے چند دنوں سے موزڈوک میں روسیوں کی مزاحمت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ مگر جرمن فوجیں بھی دریائے ٹرک پر پہنچ گئی ہیں۔ اس لئے موزڈوک اور گروزنی کے درمیان تیل کے چشموں پر زبردست لڑائی کی توقع کی جاتی ہے۔ اس لڑائی سے جرمنوں کا ایک مقصد یہ ہے کہ روس کو گروزنی کے تیل کے چشموں سے محروم کر دیا جائے۔ مگر اس سے زیادہ اُن کی یہ خواہش ہے کہ اس ریلوے لائن کو کاٹ دیا جائے جو باکو سے شروع ہو کر کسلیار سے ہوتی ہوئی استراخان جاتی ہے۔ اور پھر وہاں سے وسطی روس کو۔ ان حالات میں روسیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ گروزنی کسلیار اور نواح در بحیرہ کیسپین کے ساحل پر واقع ہے ان کی شدت کے استحکامات مضبوط کرنے کی کوشش کریں اگر یہ استحکامات جرمن حملہ کی مزاحمت کرنے میں ناکام ثابت ہوئے تو اس سے ٹرانس کاکیشیا کے باقی روس سے کٹ جانے کا خدشہ ہو سکتا ہے۔ بہرحال بہت کچھ سٹالن گراڈ کی جنگ پر موقوف ہے۔ اگر جرمن فوجیں چند دن اور وہاں مصروف رہیں تو روسی کاکیشیا میں اپنی پوزیشن کو بہت مضبوط کر سکیں گے۔ اور اگر کاکیشیا میں لڑائی تیز ہوئی تو جرمن فوجوں کی مزاحمت زیادہ سخت ہو جائے گی۔" (پرتاپ لاہور ۵۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء ص ۳)

سرکاری اطلاع

برما پر حملہ چند روز ہوئے نئی دہلی میں اور امریکن نامہ نگاروں کی طرف سے [illegible] کے کمانڈر انچیف جنرل ویول کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے ایک دلچسپ انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب سے برما دشمن کے قبضہ میں گیا ہے وہ دوبارہ فتح کرنے کی تجاویز پر غور کر رہے ہیں اس لئے کہ جنگی اعتبار سے یہ علاقے بہت اہمیت رکھتے ہیں جو اب جاپانیوں کے پاس ہیں۔ برما کی تسخیر اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ چین کے ساتھ اتحادیوں کا سلسلہ جو اب منقطع ہو گیا ہے مل جائیگا۔ اور پھر جاپان پر حملہ کرنے کیلئے بھی برما پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔ جنرل ویول نے یہ بتانا مناسب نہ سمجھا کہ برما پر حملہ کب کیا جائیگا۔ لیکن کم از کم اس وقت بھی اتحادی بمبار طیارے برما میں جاپانیوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ امریکی بمبار اور شکاری طیاروں نے پے در پے کتنے ہی حملے بھاموڈ پر کئے ہیں۔ اسکے علاوہ امریکی جہازوں نے ننگنگ کے علاقے میں کئی جاپانی فوجی دستوں پر بمباری کر کے انہیں کافی نقصان پہنچایا۔

بحر الکاہل میں امریکی کامیابیاں برما کے علاوہ جاپان کو بحر الکاہل میں بھی بڑی زک اٹھانی پڑی ۲۵ ستمبر سے لیکر ۲۰ ستمبر تک جزائر سلیمان میں ایک زبردست فضائی جنگ ہوتی رہی۔ جس میں ۴۳ جاپانی طیارے برباد کر دیئے گئے اور کئی کو نقصان پہنچایا گیا۔ سوموار کے دن ۲۵ جاپانی بمباروں اور ۱۸ شکاری جہازوں نے گوڈل کنار پر حملہ کیا۔ ان میں سے ۲۳ بمبار اور ایک شکاری [illegible] کو برباد کر دیا گیا۔ امریکہ کا ان ہوائی حملوں میں نقصان بہت کم ہوا۔ امریکی طیاروں [illegible]

کتب تفاسیر

(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی)

یہ تفسیر بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے، کاغذ مصری۔ رنگ بہت عمدہ۔ سائز ۲۲x۱۸/۴ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت چار روپے

تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ جلد اول (سورہ فاتحہ وبقرہ) جلد ثانی (سورہ آل عمران) جلد ثالث (سورہ انعام۔ اعراف) جلد رابع (از سورہ انفال تا سورہ نحل) جلد خامس (از بنی اسرائیل تا سورہ فرقان) جلد ششم (از شعرا تا سورہ یٰسین) جلد ہفتم (از سورہ صافات تا سورہ النجم) جلد ہشتم (از سورہ قمر تا والناس)۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۲/- یکمشت خریدنے والے سے ۱۲ روپے

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

صرف سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر ہے۔ جو عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر پر رنگین طبع شدہ۔ قیمت ۱۰/-

تفسیر بالرائے

حصہ اول۔ اس تفسیر کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر بیان اللناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری۔ "گنجینۂ العرفان" قادیانی۔ قرآن مترجم مولوی عبداللہ چکڑالوی قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعہ اور قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ۔ ان تراجم و تفاسیر کی اہم اغلاط کی اصلاح کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ حصہ اول میں دو سورتیں (سورہ فاتحہ وبقرہ) درج ہیں۔ قیمت ۱۰/-

تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولنا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز ۲۰x۳۰/۱۶ قیمت بے جلد ۳/- مجلد چار روپے (للعہ)

تفسیر سورہ کہف

مولنا سیالکوٹی نے حال میں اپنے مخصوص پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

تبویب القرآن نواب وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم کی مشہور تصنیف ہے۔ جس میں قرآن مجید کی آیات کی یکجا باب بندی کر دی ہے۔ ترجمہ اُردو ساتھ ہے۔ واعظوں کے لئے تو نادر تحفہ ہے۔ قیمت للعہ روپے

المسوی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب موطا کی شرح عربی زبان میں۔ مطبوعہ مکہ مکرمہ۔ جلد اول - ۲ے

علل الحدیث ہر دو حصہ۔ علم حدیث کی مشہور و معروف کتاب ہے عاشقان حدیث نبوی کو ضرور اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ جلد اول و دوم چھ روپے

تفسیر محمدی مصنفہ مولنا محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اور اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے قیمت جلد اول ۲ے۔ دوم ۲ے۔ سوم ۲ے۔ چہارم ۲ے۔ پنجم عہ۔ ششم ۲ے۔ ہفتم ۲ے۔ مکمل ۱۶ روپے۔

تفسیر سورہ والتین از مولنا ابوالکلام آزاد قیمت ۸ر

اکرام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ صفحات ۵۰۲۔ قیمت ۲ے

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولنا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رح۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت ۵ر۔ درجہ دوم چار روپے

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مولفہ حافظ ابن حجر عسقلانی علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۲ے

مشکوٰۃ شریف غزنوی اُردو ترجمہ بین السطور ہے۔ حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں درج ہیں۔ چار جلدوں میں ہے۔ قیمت ۱۲ روپے

تجرید البخاری مجلد۔ اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا اُردو ترجمہ سلیس اردو زبان میں دیا گیا ہے۔ قیمت لے

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اُردو۔ با اعراب و محشی۔ مصنفہ ابن حجر عسقلانی رح۔ علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو انتخاب کرکے اس میں درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دئیے ہیں۔ قیمت عہ۔ قیمت معری عہ

ریاض الصالحین عربی سطریں زیر زبر سمیت رنگ چڑھائی ہوئی ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ۔ حاشیہ مولنا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۵ روپے۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہ اصلی قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

قرآن شریف اور حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ

ترجمہ اوّل شاہ رفیع الدین رح۔ ترجمہ دوم مولنا اشرف علی صاحب اور حاشیہ پر کامل تفسیر اردو ہے۔ شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات و عملیات و فہرست مضامین۔ حنا شدہ۔ ہدیہ قسم اول ۸ر ہدیہ قسم دوم ۵ روپے۔

معجز نما حمائل شریف خاشدہ مجلد اعلیٰ ترجمہ با محاورہ ہے۔ حاشیے پر تفسیر ابن کثیر۔ ابن جریر۔ تفسیر کبیر۔ دُر منثور وغیرہ سے فوائد۔ شان نزول۔ شروع میں اسی صفحات کا مقدمہ ہے۔ جس میں فضائل و مسائل قرآن کے ساتھ ہی ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل سوانحعمری ہے۔ اور آپ کے خلفاء کی سوانحعمریاں اور قرآن کے متعلق ضروری تحقیقات و معلومات ہے۔ قیمت چار روپے۔ (للعہ)

حمائل شریف مترجم از شاہ عبد القادر دہلوی رح مجلد پارچہ۔ ہدیہ عہ

قرآن شریف مترجم از شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم۔ خاشدہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ سے

حمائل شریف مترجم ترجمہ با محاورہ از ڈپٹی نذیر احمد دہلوی مرحوم اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ ۵ر

حمائل شریف مترجم ترجمہ مولنا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی بر حاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب رح۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ للعہ

حمائل شریف معری مکتوبہ غازی اورنگزیب عالمگیر رح جو فوٹو بلاک کے ذریعہ چھپوائی گئی۔ قیمت ۲ے

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل دید کتابیں

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مصنفہ ملک امام خان صاحب سوہدروی۔ جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا مفصل تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا۔ پھر جماعت کا ابتدا کا سال حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رح سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ الی ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں انہیں نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے بصفحات ۲۰۸۔ کتابت۔ طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

تاریخ حدیث ہند

از ملک صاحب موصوف۔ ... ولی اللہ صاحب دہلوی رح سے ... کے علمائے اہل حدیث دہلی اور ... [illegible] یان مرحومین اور موجودین (بھی) درج ہیں۔ تاریخ جیسے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں۔ شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان۔ روانی کلام اور ... مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے ... لفظوں میں کہنے دیجئے کہ ... اوق مضمون پر قلم فرسائی کرکے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور ... کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ع

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے ہوشیار خوانین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی) سلطنت ہے۔ اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ ضخامت ۵۷۶ صفحات۔ قیمت تین روپے۔ رعایتی دو روپے۔ (عمر) از عزیز ہندی۔

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں مختلف قسم کے مسائل درج ہیں۔ اُردو خوان ناظرین کے لئے اُردو ترجمہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ عربی عبارات با اعراب اور حنا شدہ ہیں۔ حاشیہ پر فتوح الغیب کے مقالات مع عربی و اُردو درج ہیں۔ کتاب ہذا کی زیادہ تعریف فضول ہے۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ قیمت صہ

یادگار دستگیر

غنیۃ الطالبین کا صرف اُردو ترجمہ۔ قیمت تین روپے

فتوح الغیب

یہ بھی پیر صاحب موصوف کی مشہور کتاب ہے جو طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت صرف ۸

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے اور بہت پرانی کتاب ہے جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ مصنفہ حضرت شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ قیمت عا

کلید قرآن مجلد

قرآن مجید کے تمام الفاظ کی کلید کہ ایک لفظ قرآن مجید میں کتنی بار اور کس کس آیت میں آیا ہے۔ مع نام سورت۔ رکوع سیپارہ درج ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔

نوید جاوید

جس کو سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتداء سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات عیسائیت وغیرہ کی طرف سے اسلام پر عقلاً یا نقلاً ہوئے ہیں یا ہونگے۔ ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ طبع ثانی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے قیمت سے روپے۔

اسرار العلوم

ترجمہ منظوم احیاء العلوم حضرت امام غزالی رح کی مشہور و معروف کتاب "احیاء العلوم" کا مثنوی مولانا روم کے وزن پر قابلیت سے نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ واعظوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ع

نوٹ:- محصول ڈاک جملہ کتب کا اس کے علاوہ ہے۔ یہ اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ:- **مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

کیمیائے سعادت

امام غزالیؒ کی تصنیف ہے۔ اگر آپ فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی دلائل اور موجودہ سائنس کے خیالی نکتہ ادراک کے مطابق جاننا چاہتے ہیں تو امام صاحب موصوف کی یہ کتاب مطالعہ فرما دیں جس کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت [illegible]

فلسفہ معجزہ

مولانا عبدالعزیز صاحب۔ جس میں معجزہ اور قانون قدرت پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ آخر میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ بھی درج ہے۔ قیمت ۸ر

مقالات شبلی

اس رسالہ میں مولانا شبلی نعمانی مرحوم کے ۵۰ مضامین ہیں جو وقتاً فوقتاً الندوہ [illegible] میں شائع ہوئے۔ قیمت [illegible]

رسائل شبلی

مولانا شبلی مرحوم کے محققانہ علمی، تاریخی اور اسلامی مضامین۔ قیمت عہ

الفاروق

از مولانا شبلی۔ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ معاہدوں کی عظمت و شان۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ عدل و انصاف کے واقعات۔ قیمت عہ

الہارون

خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج ہیں۔ از مولانا شبلی۔ قیمت عہ

المامون

خلیفہ مامون الرشید کے حالات اخلاق۔ عادات کی تفصیل درج ہے۔ از مولانا شبلی۔ قیمت عہ

سیرت النعمان

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ قیمت عہ

سوانح مولانا روم

آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت بارہ آنے (۱۲)

مولوی معنوی

مولانا روم کی سوانحعمری۔ آپ کے حالات اردو میں سلیس طرز پر لکھے ہیں۔ آپ کا نسب ولادت۔ آپ کے والد کا حال۔ آپ کا ترک وطن۔ ظاہری و باطنی تعلیم۔ مثنوی شریف پر تبصرہ۔ آپ کے خلفاء کے حالات۔ قیمت ۵ر

الغزالی

یعنی حضرت امام غزالی رحؒ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت عہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ زبانوں کی چھپائی نہایت عمدہ رنگدار۔ سادہ اعلیٰ نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، لیبل، لیٹر پیپر، دعوتی خطوط، امتحان کے پرچے وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

حیات حافظ

خواجہ حافظ شیرازی رحؒ کے حالات زندگی۔ ۸ر

حیات سعدی

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۸ر

حیات خسرو

امیر خسرو دہلوی رحؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۸ر

سفرنامہ روم و مصر و شام

از مولانا شبلی۔ اسلامی [illegible] حالات۔ جو کہ ہر مسلمان کو [illegible] حاصل کرنی چاہئے۔ قیمت [illegible]

سی تنا میں صرف ایک روپیہ

پچھتر مفید رسائل

قال اللہ۔ قال الرسول۔ قال [illegible]۔ تعلیم الصیام۔ تعلیم الزکوٰۃ۔ تعلیم الحج۔ اسلام کی خوبیاں۔ صداقت اسلام۔ علاج معصیت۔ علاج ظلم۔ برزخ کا بیان۔ حشر کا بیان۔ عالم کباب مرزا۔ یکصد معجزات۔ عقائد الایمان۔ تہذیب و شائستگی۔ [illegible] ازالۃ العین عن کلمۃ الشہادتین۔ ام القریٰ۔ معجزہ اور تحریر۔ خون شہادت کے دو قطرے۔ [illegible] اسلام وغیرہ کتب کی مجموعی قیمت چار روپیہ ہے۔ مگر بغرض رفاہ عام صرف ایک روپیہ میں دی جا رہی ہیں۔ محصول ڈاک ۱۲ [illegible]

پتہ:۔ قاضی منظور حسین [illegible]

اصلی نیپالی سلاجیت

خون کو بڑھانے والی۔ تمام جسم کی گرد [illegible] کو دور کر کے پھر از سر نو تازہ خون پیدا کر دیتی ہے۔ الغرض بے بہا چیز ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸) خام چار آنہ (۴) تولہ۔ خرچ ڈاک [illegible] اصلی نہ ہو تو قیمت واپس کر دی جائے گی۔

المشتہر:۔ ایم حفیظ اللہ [illegible]

کوچہ سلطان پہلوان امرتسر

مندرجہ صفحہ ہذا کی کتب منگوانے کا پتہ:۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب

رسالہ جامعہ قرول باغ

دہلی

Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر:- ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹

نمبر ۴۳



دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ کٹڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۳- شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۶ للعہ

عام خریداران سے ۵ عہ

۰ ۰ ششماہی ۳

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر | ۱۲ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳- اکتوبر ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ہماری حالت

(از گمنام)

ہمارے عدل و احساں کا زمانہ تھا ستائش گر

کوئی دامن جو پھیلاتا گلِ مقصود سے بھرتے

ہماری چھر جہانبانی کا بھی برسوں رہا چرچا

کوئی ہم کو یہ بتلادو کہتے جور و جفا کرتے

وہی ہم ہیں مگر ہمدم! ہماری دیکھنا قسمت

زمانہ بھر کے جو الزام ہیں سب ہم پہ ہیں دھرتے

نہیں معلوم کیا چالیں قیامت کی چلے دنیا

یہ حسرت ہی رہی کیا کیا مزے سے زندگی کرتے

اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا

انتخاب اخبار

([illegible] اکتوبر تک)

—— امرتسر وغیرہ میں ۱۱۔ اکتوبر کو غرہ شوال [illegible] آسمان [illegible] ۔ اور عید ۱۲۔ اکتوبر بروز پیر ہوئی۔

—— لنڈن سے ۱۸۔ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ امریکہ سے ایک بہت بڑا فوجی قافلہ بحراوقیانوس عبور کر کے سلامتی کے ساتھ انگلستان پہنچ گیا۔ راستہ میں جرمن آبدوزوں نے آٹھ مرتبہ حملہ کیا۔ جسے برطانیہ کے بحری بیڑے نے ناکام بنادیا۔

—— لنڈن کی ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ امریکن فوج مغربی افریقہ کی آزاد ریاست لائبیریا میں داخل ہوگئی ہے۔ اس ریاست کا رقبہ چالیس ہزار مربع میل ہے اور آبادی ۲۵ لاکھ نفوس کی ہے۔ جن میں زیادہ تر حبشی [illegible] ہیں۔ اس ریاست کی اہمیت یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے جہازی قافلے جو جنوبی افریقہ کی طرف آتے ہیں۔ اسی ریاست کے پاس سے گزرتے ہیں۔

—— تھانہ نولکھا لاہور کے عملہ نے چوروں کے ایک خطرناک گروہ کا سراغ لگا کر ان کے چند ممبر گرفتار کر لئے ہیں۔ ابھی ۲۸ ملزمان مطلوب ہیں۔ ان لوگوں نے تقریباً ایک لاکھ روپے کی چوریاں کی تھیں۔ ان کے پاس ایسے اوزار تھے جن سے تالے بڑی آسانی سے کھل جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس [illegible] سفوف تھا جسے ہوا میں اڑاتے تو تمام گھر والے بے ہوش ہو جاتے تھے۔

—— جنوب مغربی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اوون سٹینلے پہاڑی سلسلے سے جاپانیوں کو پیچھے [illegible] گیا ہے۔

—— یکم نومبر سے پنجاب میں اناج کا کنٹرول ہو جائیگا۔ یعنی [illegible] بیوپاریوں کو اپنے کاروبار کے لئے لائسنس لینا پڑیگا۔ کاشتکار اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

—— صدر مسلم لیگ مسٹر محمد علی جناح نے عید الفطر کے موقعہ پر مسلمانان ہند کے نام جو [illegible] پیغام دیا [illegible] کا خلاصہ یہ ہے کہ عید [illegible] ہم سب مسلمان اپنے دل میں عہد کر لیں کہ ہم پاکستان حاصل کر کے رہیں گے۔

—— [illegible] ہیں ۷۵ فیصدی عورتیں اور بچے ہیں۔

—— مصر کے محاذ پر آج ۱۹۔ اکتوبر تک کوئی بڑی [illegible] لڑائی کی اطلاع نہیں آئی۔ فریقین کے ہوائی جہاز اور توپخانے کچھ سرگرمی دکھاتے رہتے ہیں۔

—— سندھ کے سابق وزیراعظم مسٹر اللہ بخش نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔

—— نواب ممدوٹ صدر پراونشل مسلم لیگ نے فیروزپور ڈسٹرکٹ جنگی کمیٹی سے استعفا دیدیا ہے۔ مسٹر جناح نے ان سے کہا تھا کہ وہ مسلم لیگ میں رہتے ہوئے سرکار کی جنگی مساعی میں حصہ نہیں لے سکتے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے قانون دفاع ہند کے ماتحت لاہور کے مشہور سہ روزہ اخبار زمزم کی اشاعت ایکسال کیلئے روک دی ہے۔

—— عید الفطر کی خوشی میں انجمن عثمانیہ امرتسر نے شہر کے ہندو مسلم اور سکھ معززین کو چائے کی دعوت دی۔ جسمیں غیر مسلم اصحاب نے بخوشی شرکت کی۔

—— جلال پور پیروالا ضلع ملتان میں کچھ عرصہ سے اہل حدیث اور احناف کے مابین ایک مقدمہ جاری تھا۔ لاہور ہائی کورٹ نے اہل حدیث کے حق میں اس کا فیصلہ کر دیا ہے [illegible] اہلحدیث" جماعت اہل حدیث پیروالہ کو مبارکباد دیتا ہے)

[illegible] جرمن ہلاک یا بیکار ہو چکے ہیں

واشنگٹن ۱۲۔ اکتوبر۔ باخبر اور مستند اعداد و شمار کے مطابق ۴۵ لاکھ جرمن اب تک میدان جنگ میں محاذ پر یا محاذ کے عقب میں مارے گئے۔ یا ایسے زخمی ہوئے اور بے کار ہوئے ہیں کہ اب وہ کوئی فوجی خدمت انجام دینے کے قابل نہیں [illegible] ہے۔ ان اعداد و شمار میں وہ بھی شامل ہیں [illegible] زخموں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جنگ کے باعث دریاؤں میں مارے گئے یا جنہوں نے خودکشی کر لی۔

سرکاری اطلاع

روشنی پر پابندیوں اور نقل وحرکت کی امداد کے قواعد کا نفاذ سارے صوبہ پنجاب میں ۲۸۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء کے غروب آفتاب سے یکم نومبر سنہ ۱۹۴۲ء کے طلوع آفتاب تک عمل میں لایا جائے گا۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

القول المبین فی عدم وجوب التقلید

بالتعیین۔ مؤلفہ مولانا غلام علی صاحب مرحوم قصوری ثم امرتسری۔ اس رسالہ میں مولانا مرحوم نے ثابت کیا ہے کہ تقلید شخصی کوئی فرض واجب مسئلہ نہیں ہے۔ رسالہ کے اخیر میں ایک ضمیمہ ہے۔ جس میں حنفی فقہ کے وہ مسائل دئیے گئے ہیں جو اہل حدیث کے مسائل کے صریح مخالف ہیں۔ حالانکہ موخر الذکر صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ دونو قسم کے مسائل مع حوالہ کتاب بالمقابل دکھائے گئے ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶/ مع محصول ۷/ ملنے کا پتہ:۔

منیجر دفتر "اہلحدیث" امرتسر

سیرت سید احمد شہید رح رائے بریلوی۔ مفصل سوانحعمری حال میں چھپی ہے۔ قیمت ۲/۸ روپے۔ محصول ۸/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۱ھ

بہائیوں کی طرف سے تحریف قرآن

تحریف کے معنی ہیں کسی کلام کو اس کے اصلی مفہوم سے بدل دینا۔ قرآن شریف نے یہ کام یہودیوں کا بتایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (پ ۶ - ع ۷)

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی جس قدر تحریف آجکل کے جدید فرقے کر رہے ہیں اس کے مقابلہ میں یہودی تحریف بہت ہی کم درجے پر ہے۔ بہائی فرقہ جو ایران کی شیعہ جماعت سے نکلا ہے اس وصف میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ دوسرے درجے پر قادیانی فرقہ ہے جو انہی کا تتبع کرتا ہے۔ آج ہم ان دو فرقوں کے اس خاص وصف کا ذکر کرتے ہیں۔ فرقہ بہائیہ قرآن مجید کو الہامی کتاب ماننے کا مدعی ہے۔ مگر اس کے باوجود کہتا ہے کہ قرآن مجید کی جتنی آیات میں قیامت کا ذکر مختلف الفاظ میں آیا ہے۔ یہ سب شیخ بہاء اللہ ایرانی کے زمانہ بعثت سے متعلق ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل آیات بہائی "پیامبر" دہلی میں پیش کی گئی ہیں

(۱) وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ (پ ۳۰ - ع ۱۰)

(۲) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (پ ۳۰ - ع ۲)

(۳) فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (پ ۱۶ - ع ۵)

(۴) حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُونَ (پ ۱۷ - ع ۷)

(۵) رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ (پ ۲۴ - ع ۷)

(۶) لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ (پ ۲۵ - ع ۱)

(۷) يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ (پ ۲۸ - ع ۱۳)

(۸) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ (پ ۲۶ - ع ۱۶)

(۹) وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (پ ۱۶ - ع ۵)

(۱۰) فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيرٌ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ (پ ۲۹ - ع ۱۵)

(پیامبر بابت اکتوبر سنہ ۴۰ء)

اہلحدیث: بتعلق بہائیہ یہ سب آیات روز قیامت سے متعلق ہیں۔ اور قیامت سے مراد شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا زمانہ ہے۔

معلوم نہیں کہ ان لوگوں کو اتنی جرأت کیوں ہو گئی ہے کہ اپنی الہامی کتاب موسومہ "کتاب اقدس" کو چھوڑ کر اسلام کی الہامی کتاب (قرآن مجید) کی تحریف پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن مجید کو جاننے اور ماننے والے آج کل بھی دنیا میں بکثرت موجود ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کی ایسی جرأت قابل داد ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ان سب آیات کا مصداق یوم قیامت ہے۔ مگر دوسرا فقرہ کہ قیامت سے مراد شیخ بہاء اللہ کا زمانہ بعثت ہے۔ اسے ہم تحریف قرآن جانتے ہیں۔ اپنے دعوے کا ثبوت دینا بہائی مدعی کے ذمہ ہے۔ مدعی کی تنبیہ کے لئے ہم ایک قرینہ اس کے دعوے کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ جس پر غور کر کے شاید اس کو اپنی غلطی محسوس ہو جائے (لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى)

ان سب آیات میں دراصل اُس وقت کا اظہار مقصود ہے۔ جس میں نیک و بد اعمال کرنے والوں کے درمیان بالکل کھلا فیصلہ کیا جائیگا۔ اس کا ثبوت ہم سورہ مومن کی ان آیات سے دیتے ہیں۔ جن میں سے پہلی آیت خود بہائی مضمون نگار نے پیش کی ہے۔ وہ آیات یہ ہیں:۔

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ
يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ
يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ
مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْيَوْمَ
تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا
ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ
الْحِسَابِ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ
الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى
الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ
مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ (پ ۲۴ ۔ ع ۲)

ترجمہ (خدا تعالیٰ) بڑے درجوں والا اور عرش والا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ بندہ قیامت کے دن سے لوگوں کو ڈرائے جس دن وہ (قبروں) سے نکل کر آئیں گے اللہ پر ان کی کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی۔ (سوال کیا جائے گا کہ) آج سلطنت کس کی ہے (پھر جواب دیا جائیگا کہ) خدائے یکتا و زبردست کی (پھر منادی کی جائیگی کہ) آج ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ ملیگا آج (ذرا) بے انصافی نہیں ہے یقیناً اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جبکہ مارے رنج و غم کے دل حلقوم کے پاس آجائیں گے اور ظالموں کا نہ کوئی سرگرم دوست ہوگا اور نہ سفارشی جس کی بات مان لی جائے۔

اہلحدیث ان آیاتوں میں دو جملے قابل غور ہیں۔

(۱) لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

(۲) إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ

یہ دونو جملے ایسے صاف ہیں کہ تمام آیات متعلقہ قیامت کی تشریح کرنے کو کافی ہیں۔ کیونکہ ان کا صریح مضمون یہ ہے کہ یوم الفصل میں ہر قسم کا فیصلہ کیا جائیگا اور مجرموں کے دل گھبراہٹ کی وجہ سے حلقوم تک پہنچے ہونگے وہ دن کافروں کے لئے بہت مشکل ہوگا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ کی بعثت کے بعد یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ کافر لوگ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں بلکہ روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ (گھبراہٹ کی وجہ سے ان کے دل حلقوم تک پہنچے ہیں نہ اور کسی قسم کی پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ بڑے مزے سے زندگی گذارتے ہیں۔ پھر قرآن مجید میں آیا ہے کہ مجرم اس دن کہیں گے :-

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ (پ ۲۴ ۔ ع ۷)

ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں کیا ہمارے لئے دنیا میں واپسی کا کوئی راستہ ہے تاکہ وہاں جاکر ہم نیک عمل کر سکیں۔

بہائی نامہ نگار نے مرقومہ بالا آیاتیں ایک آیت وہ بھی لکھی ہے۔ جس کا مضمون ہے کہ قیامت کا دن کافروں پر عسیر (بہت سخت) ہوگا۔

ناظرین کرام! ذرا انصاف سے بتائیں کہ آپ لوگوں نے شیخ بہاء اللہ کے کسی منکر کے منہ سے کبھی یہ مضمون سنا ہے جو قرآن مجید کے الفاظ سے مفہوم ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسی سینہ زوری ہے جو قرآن کے ساتھ روا رکھی جاتی ہے کیا اہل بہا سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان یا قلم سے نکل جائے وہ وحی الہیٰ کی طرح واجب القبول اور ناقابل تردید ہے۔

قرآن مجید میں قیامت کا مضمون کیسے واضح ترین الفاظ میں ملتا ہے۔ کہیں ذکر ہے کہ اس روز کافروں کے چہرے سیاہ ہونگے اور مومنوں کے سفید۔ کہیں ذکر ہے کہ کافر اندھے اٹھائے جائیں گے اور وہ اعتراف گناہ کے علاوہ یہ سوال بھی کریں گے کہ ہم تو دنیا میں سوانکھے پھر ہمیں اندھا کیوں اٹھایا گیا۔ کہیں ذکر ہے کہ مجرم لوگ اپنے چہروں کے نشان سے پہچانے جائیں گے۔

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ (پ ۲۷)

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص شیخ بہاء اللہ کے دعوے پر ایمان رکھتا ہے اور دوسرا منکر ہے۔ اگر دونو کو اکٹھا کھڑا کیا جائے ان میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ اور نہ کافروں پر یہ زمانہ سخت ہے بلکہ خوب موج میں ہیں باوجود ایسے واضح نشانات کے بہائیہ کا یہ جو اگر کمال جرأت اور تحریف قرآن نہیں تو اور کیا ہے

قادیانی آواز ہم نے شروع میں کہا ہے کہ دونو گروہ قرآن مجید کی تردید کرنے میں باہم کے شریک ہیں۔ اس کے ثبوت میں مرزا صاحب کی مندرجہ ذیل عبارت کافی ہے۔ جو لکھتے ہیں :

"میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے :-

يَوْمَ يَأْتِي رَبُّكَ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کریگا اور اپنا چہرہ دکھلائیگا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

اہلحدیث اس عبارت سے مرزا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ میں بحیثیت مظہر الہیٰ کے ہوں اور اس آیت میں میرا ہی آنا مراد ہے۔

لطیفہ چونکہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ اور آیت قرآنی در اصل تحریف کے درجے تک پہنچا ہوا ہے اس لئے خدائی قدرت نے اپنا نقشہ یوں دکھایا کہ مرزا صاحب اس آیت کو صحیح

عہ اور کیا ان کے منکرین پر یہ زمانہ واقعی سخت ہے؟

نہیں [illegible] - سنئے! آیت کے صحیح الفاظ یوں ہیں ۔ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ رپ - ع ۹

مرزا جی کے مریدو! | مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ روح القدس ہر وقت میرے ساتھ رہتا ہے بعد وہی میرا قلم چلاتا ہے - کیا یہ غلطی مرزا صاحب سے ہوئی یا اُن کے روح القدس سے؟ دیکھیں آپ لوگ کس کی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں۔ [illegible] مرحوم نے تو ایسے موقع پر اپنی غلطی کا صاف اعتراف کیا ہوا ہے۔ مگر آپ لوگوں سے اس کی امید نہیں ہے۔ مرحوم فرماتے ہیں ہے

قاصد کی اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریئے
اس کی خطا نہ تھی یہ میرا قصور تھا

قادیانی مشن

قادیان میں میرا نزول

فَإِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ؕ

ناظرین کرام! آپ لوگ غالباً ہم سے متفق ہوں گے کہ مرزا صاحب قادیانی میں اور کوئی کمال تھا یا نہیں لیکن ایک کمال تو ان میں ضرور تھا - جس کو خلط مبحث کہتے ہیں - یعنی بحث کسی بات پر ہو اور لے جائیں کسی اور طرف - شاعروں کے قصیدے اور غزلیں ہر زبان میں ہزاروں لاکھوں ہیں مگر ان سب کا مضمون ایک ہی ہے جو اس شعر میں ملتا ہے ے

مصور! کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ رسائی ہو
اُدھر تلوار کھینچی ہو اِدھر گردن جھکائی ہو

یہی رنگ مرزا صاحب کی تصنیفات میں نظر آتا ہے - جو کوئی گہری نظر سے اُن کی تصنیفات کو دیکھیگا اس وصف خاص (خلط مبحث) میں مرزا صاحب کو یکتا پائیگا - یہ امر لازمی تھا کہ یہ وصف ان کے اتباع میں بھی اپنا اثر دکھاتا - چنانچہ ایسا ہی ہُوا - آج ہم اس کی ایک جدید مثال پیش کرتے ہیں ۔

۲۵ ستمبر کے "اہلحدیث" میں ایک مضمون نکلا تھا جو ناظرین کے ملاحظہ سے گزرا ہوگا - اس میں ہم نے بتایا تھا کہ الفضل کے نامہ نگار نے میرے نزول قادیان (بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء) کے ذکر میں غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے کہ ۔

"حضور (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ اگر وہ (مولوی ثناء اللہ) ہمارے پاس آتے تو ہم ان کو مکان دیتے اور مہمان نوازی کرتے اور پیشگوئیوں کے متعلق بھی سمجھا دیتے"

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | ان فقرات کی تردید میں ہم نے اسی زمانہ کے قادیانی اخبار "بدر" سے ایک حوالہ نقل کیا تھا - جس میں اس مضمون کا کوئی لفظ نہ تھا - چاہئے تو یہ تھا کہ الفضل ہمارے جواب میں اپنی غلطی مان لیتا یا ہمارے پیشکردہ حوالہ کا جواب دیتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا ہاں باتباع سنت مرزا خلط مبحث کرنے کو اس زمانے کے واقعات (میرے قادیان میں پہنچنے اور مرزا صاحب کے انکار کرنے) کا ذکر چھیڑ بیٹھا ۔

اہل دانش تو اس سے سمجھ گئے ہونگے کہ اس کے پاس اصل الزام کا جواب نہیں ہے - اس لئے ہم بھی اس بات کو نظر انداز کر کے دوسرے محاذ پر اس کا مقابلہ کرتے ہیں ۔ الفضل نے جو کچھ لکھا ہے ناظرین اس کا ملخص مندرجہ ذیل نمبروں میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(۱) جن شرائط پر مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ کو بلایا تھا مولوی صاحب نے ان کو پورا نہیں کیا ۔

(۲) مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ فریقین کی گفتگو منہاج نبوت کے ماتحت ہوگی ۔

(۳) مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مولوی صاحب بغرض تحقیق آئیں مباحثہ کے لئے نہ آئیں اس کے باوجود مولوی صاحب مجلس عام میں مباحثہ کرنا چاہتے تھے - جس کی ضرورت نہ تھی ۔

(۴) کتاب انجام آتھم میں مرزا صاحب نے خدا سے وعدہ کیا تھا کہ اب میں مولویوں سے مباحثہ نہیں کروں گا - اس لئے مولوی ثناء اللہ کو کورا جواب دیا - (الفضل یکم اکتوبر)

جوابات | پہلے نمبر کا جواب یہ ہے کہ میں نے کسی ایسی شرط کے ماننے سے انکار نہیں کیا جو مرزا صاحب نے مجھے قادیان میں پہنچنے کی دعوت دینے کے ساتھ لگائی ہو - یہ بالکل جھوٹ ہے ۔

(۲) میں نے منہاج نبوت کی تسلیم سے انکار نہیں کیا نہ انکار کرنا میں جائز جانتا ہوں - یہ بھی مجھ پر افترا ہے ۔

(۳) مجلس میں گفتگو کرنا میرا مقصود تھا - اس سے مرزا صاحب نے بھی انکار نہیں کیا ہاں اتنا کہا تھا کہ مجلس میں لمبی گفتگو نہیں کرنی ہوگی - مجھے بھی اس کی ضرورت نہ تھی ۔

(۴) یہ دعوی محض جھوٹ ہے (تجھ الاول) چاہے مرزا صاحب کے قلم سے نکلا ہو یا الفضل کے قلم سے - اگر "الفضل" اپنے اس منقولہ فقرہ کو جو بقول اسکے مرزا صاحب کا مرقومہ ہے (یقیناً مرزا صاحب ہی کا ہے) کتاب انجام آتھم سے ثابت کر دے تو ہم لدھیانہ کی انعامی رقم بلغ تین سو میں سے ایک سو روپیہ اسکو بطور انعام دیں گے ۔

یاد رہے | کہ کتاب انجام آتھم ہمارے پاس موجود ہے - اس کے آخری صفحہ ۲۸۲ پر مرزا صاحب

کے اصل عربی الفاظ یوں مرقوم ہیں:-

انہ عزمنا ان لا نخاطب العلماء بعد ھذہ التوجیھات ولو سبّونا وھذہ منا خاتمۃ المخاطبات

(انجام آتھم)

یعنی ہم نے قصد کر لیا ہے کہ ان توجیہات کے بعد اب ہم علماء کو مخاطب نہیں کریں گے اور یہ رسالہ ہماری طرف سے علماء کے ساتھ خطابات کا خاتمہ ہے۔

اس عبارت میں نہ خدا کے ساتھ کوئی وعدہ ہے نہ کسی مباحثہ کا ذکر ہے بلکہ صرف اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ ہم علماء سے خطاب ہی نہ کریں گے۔ یہ بات ہر طالب علم جانتا ہے کہ خطاب اور چیز ہے مباحثہ اور چیز۔ قرآن مجید میں کئی جگہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ×× یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ یہ خطابات الٰہیہ تو ہیں مگر مباحثات الٰہیہ نہیں ہیں۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس بات پر بھی پختہ نہیں رہے واضح رہے کہ رسالہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء کا مطبوعہ ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب اپنے پختہ ارادہ کے ماتحت ۱۸۹۶ء کے بعد علماء کو ناقابل خطاب سمجھ کر اُن کو شرف خطاب نہ بخشتے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس کے بعد بھی آپ ہر تحریر میں علماء اسلام کو اپنی عادت حسنہ کے ماتحت الفاظ قبیحہ سے یاد کرتے رہے۔ چنانچہ اس کتاب کے بعد دوسری کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں علماء کو ان لفظوں میں مخاطب فرماتے ہیں:-

عبدالحق غزنوی، مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی احمد اللہ امرتسری یا مولوی ثناء اللہ امرتسری قسم کھانے سے اپنی تقویٰ دکھائیں × مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیونکہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵)

قادیانی اور لاہوری ممبرو! مرزا صاحب کی اس شیریں کلامی کے جواب میں اگر گنبد سے کوئی آواز آئے تو تمہیں تلخ تو نہیں معلوم ہوگی افسوس ہے کہ مرزا صاحب پر ناصح مشفق کی نصیحت کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت! ناصح مشفق فرماتے ہیں سہ

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

آپ کی ہر کتاب میں علماء کا ذکر اسی طرح ملتا ہے۔ طوالت کے خوف سے ان سب باتوں کو جانے دیجئے۔ اسی کتاب "اعجاز احمدی" کو سامنے رکھ لیجئے جو خاص مجھ کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے یعنی انجام آتھم کی طباعت کے چھ سال بعد طبع ہوئی تھی۔ اگر مرزا صاحب اپنے ارادہ (مندرجہ انجام آتھم) پر پختہ تھے تو آپ نے مجھے قادیان میں آنے کی دعوت کیوں دی تھی۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے ارادہ پر پختہ نہیں رہے۔ جب میں حسب دعوت گرامی قادیان میں جا پہنچا تو اپنے ارادہ کو یہاں تک اہمیت دی کہ اس کو خدا سے وعدہ قرار دیکر مجھے ٹال دیا۔

عرب کا ایک مقبول شاعر اپنی محبوبہ سعاد کے حق میں کیا خوب کہتا ہے سہ

لا تدوم علی حال تکون بھا[1]
کما تلوّن فی اثوابھا الغول

ہم نے بھی مرزا صاحب کے حق میں یہی پایا ہے کہ ان کے وعدے محبوبانہ وعدے ہوتے تھے۔

پس "الفضل" مرزا صاحب کا دعویٰ "انجام آتھم" سے دکھا کر اپنی اور مرزا صاحب کی تصدیق کر دے اور ہم سے سو روپیہ انعام پائے۔

ناظرین اس واقعہ کی تفصیل ہماری کتاب "الہامات مرزا" میں ملاحظہ فرمائیں گے تو اس شعر کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے سہ

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ میں پھر ہاتھ کیا مارا

مرزا صاحب کی بابت [illegible] تو ہم خدا لگتی کہیں گے کہ آپ کسی بات پر جمے نہیں رہتے تھے نہ کسی مذہبی عقیدہ پر نہ کسی دعویٰ پر نہ کسی وعدہ پر نہ وعید پر۔ [illegible] آپ اس عربی شعر کے پورے مصداق تھے جو عرب کے کسی شاعر نے اپنی محبوبہ کے حق میں کہا ہے سہ

لکنھا خلّۃ قد سیط من دمھا
فجع وولع واخلاف وتبدیل[2]

حیات ثنائی

(نامہ نگاران اپنی تحریرات کے ذمہ دار ہیں)

(بقلم آغا سید عبدالغفار صاحب رضوی مقیم لکھنؤ)

مولوی امام خان صاحب نوشہروی کا شکریہ کہ انہوں نے حیات ثنائی لکھنے کے لئے قلم اٹھائی اور حیات ثنائی لکھنی شروع کر دی۔ جسکے کئی نمبر "اہلحدیث" میں چھپ چکے ہیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب کے زندگی کے حالات اور مشاغل میں ہر ہر منزل میں اس قدر واقعات ہیں کہ اگر ان کو حیطہ تحریر میں لایا جائے تو ایک زبردست ضخامت کی کتاب بن جائے۔ حضرت مولانا مدظلہ نے مولانا احمد حسن صاحب پنجابی کانپوری (پدر مولوی نثار احمد صاحب حنفی کانپوری) سے بھی اکتساب علم کیا نیز دیوبند کے مشہور آفاق مدرسہ میں تعلیم حاصل کر کے فراغ حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ نے حضرت میاں صاحب شمس العلماء مولوی سید محمد نذیر حسین

---

[1] میری محبوبہ ایک حال پر نہیں رہتی بلکہ جنگلی چھلاوے کی طرح مختلف شکلیں بدلتی ہے۔

[2] میری محبوبہ ایسی پیاری ہے کہ بیقراری وعدہ خلافی اور تبدیلی گویا اسکے خون میں ملائی گئی ہے۔

محدث دہلوی مرحوم سے علم حدیث کی بھی سند حاصل کی۔ دیگر علماء سے بھی مولانا محمد مرحوم نے تحصیل علم کی۔ بعد تکمیل علوم مولانا موصوف نے پنجاب یونیورسٹی سے قابلیت کے ساتھ مولوی فاضل کی ڈگری ۱۹۰۳ء میں حاصل کی۔ طب میں مولانا صاحب کو ماشاء اللہ کافی دخل ہے۔ اساتذہ طب کا نام مجھے معلوم نہیں[1]۔ آپ کے ہم سبق زبردست علماء وفضلاء ہیں۔ خدا آپکا سایہ ہم پر تادیر رکھے۔ آمین!

مولانا صاحب کا حلیہ مبارک:۔ ماشاء اللہ گورے رنگ کے کشمیریوں کی طرح۔ قصور صاحب جسم کتابی مگر کسی قدر گول چہرہ۔ اور وہ نورانی چہرہ سنت کے مطابق ریش مبارک۔ قد کسی قدر متوسط سے زیادہ۔ آنکھ، ناک، کان وغیرہ ماشاء اللہ خوبصورت ہیں۔ پوشاک لانبہ کرتہ، عبا اور کبھی کوٹ۔ سر پر عمامہ اور ہاتھ میں عصا۔ جوتہ بھی دیسی (پنجابی) بدن متوسط درجے کا۔ چونکہ صحت افسوس ہے کہ ٹھیک نہیں رہتی لہذا کمزور ہیں۔ غذا قلیل استعمال کرتے ہیں۔ غذا میں اکثر استعمال فرماتے ہیں۔

مولانا محمد سعید صاحب (نومسلم) بنارسی جو میاں صاحب کے شاگرد تھے۔ وہ اہل حدیثوں کے امام فن مناظرہ سمجھے جاتے تھے اوسی طرح جس طرح میرے ایک حنفی رشتہ دار قریبی مولانا سید ابوالمنصور ناگدامی فرخ آبادی امام فن مناظرہ سمجھے جاتے تھے۔ بڑے پایہ کے عالم اور مناظر تھے۔ چند کامیاب مناظرے انہوں نے کئے۔ میرے والد خان بہادر سید عبدالعزیز صاحب اور نانا سید عبداللہ محدث صمدنی کے خاص احباب میں سے تھے۔ تو مولانا محمد سعید صاحب ہی کی زندگی میں مولانا ثناء اللہ صاحب نے مسند مناظرہ ومباحثہ سنبھالی اور نگینہ، دیوریا۔ لودھیانہ۔ رامپور۔ الہ آباد وغیرہ کے شاندار کامیاب مناظروں میں مولانا کی کامیابی کا سکہ موافقین ومخالفین کے دل پر بیٹھ گیا اور مخالفین بھی لوہا مان گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مسلم لوگ بھی آل ورلڈ مذہبی کانفرنس اور آریہ سبھا وغیرہ کے جلسوں میں مولانا تقریر کرانے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام دنیا میں مولانا کی قابلیت کا ڈنکا بج گیا[2]۔ (باقی)

[1] حکیم فضل اللہ صاحب کانپوری سے کتب طب پڑھی تھیں۔ (اہلحدیث)

[2] آپ کا حسن ظن ہے۔ (اہلحدیث)

الانتہاض لدفع الاعتراض

(نمبر ۵)

(از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

مولانا کا یہ مضمون سیرت مصطفیٰؐ کے چند اعتراضات کا جواب الجواب ہے۔ جو ۲۷ ستمبر سن رواں سے شروع ہے۔ گذشتہ پرچہ میں اس کی چوتھی قسط درج ہو چکی ہے۔ جس میں ابورغال کا قصہ درج ہوا ہے۔ آج پانچویں ہدیہ ناظرین کرام ہے۔ مولانا اپنے مخاطب مضمون نگار صاحب کو فرماتے ہیں کہ۔

آپ (مضمون نگار صاحب) نے لکھا ہے کہ جمرات ثلاثہ منیٰ کی رمی اسی واقعہ کی یادگار ہے۔ جس کو آج تک ہر ایک حاجی انجام دیتا ہے؟

الجواب: اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جمرات ثلاثہ کی رمی سنت ابراہیمی نہیں ہے۔ بلکہ عرب جاہلیت کی مقرر کردہ رسم ہے۔ عزیزان عبدالسبحان و عبدالدیان! آپ کے مولانا ختنی صاحب کو غالباً معلوم ہے کہ عبادات اور مناسک کا مقرر کرنا خدا اور اس کے پیغمبر برحق کا کام ہے۔ حضرات ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا ہے۔ ارنا مناسکنا (بقرہ پ ۱) واقعہ اصحاب الفیل کے وقت کوئی پیغمبر نہیں تھا۔ پس ضرور ہے کہ بموجب قول آپ کے مولانا صاحب کے یہ رسم زمانہ جاہلیت کے عربوں کی مقرر کردہ ہو۔ اور یہ درست نہیں۔ کیونکہ رمی سنت ابراہیمی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کے ذبح کے موقع پر جمرات ثلاثہ پر تین دفعات میں سات سات کنکر شیطان کو مارے تھے۔ (دیکھو تاریخ طبری جلد اول ص ۱۴۲) اور رمی کی یہ یادگار ملت ابراہیمی میں مناسک حج میں رکھی گئی کیونکہ حجاج منیٰ میں قربانیاں ذبح کرتے ہیں اور منیٰ میں منحر اسماعیل علیہ السلام ہے۔ مولانا ختنی صاحب نہایت مخفی طریق سے عبادات اسلامیہ کو رسوم جاہلیت بنانے کی کوشش میں ہیں۔

پھر آپ نے ان کی زبانی یہ لکھا ہے۔

"واقعہ مذکورہ کے چشم دید گواہوں میں سے کوئی بھی پرندوں کے چونچ اور پنجوں سے کنکر پڑتا نہیں کہتا۔ حتی کہ صحابہ مفسرین نے بھی نہیں کہا۔ یہ پچھلے مفسرین قتادہ اور عُبید جیسوں کی ایجاد ہے۔ کہ انہوں نے لوگوں کو امر خارق عادت کا گرویدہ دیکھ کر بات گھڑ کر سنا دی؟"

الجواب: اللہ اللہ! کس قدر جرأت و بیباکی اور ائمہ تفسیر کے حق میں زبان درازی ہے اور کس قدر دلیری سے لوگوں کے مذاق کی خاطر "بات کا گھڑنا" خصوصاً تفسیر قرآن میں از خود بات کا بنا لینا ان کی طرف نسبت کیا گیا ہے۔

اچھا جناب! نفیل بن حبیب خثعمی شاہد عینی ہے یا نہیں؟ جو یہ کہتا ہے سے

حَمِدتُ اللہَ اِذ اَبصَرتُ طَیرًا
وَخِفتُ حِجَارَۃً تُلقٰی عَلَینَا

وہ تو آنکھ سے پرندوں کا دیکھنا اور پتھروں کا پڑنا دیکھ رہے ہیں اور بیان کر رہے ہیں۔

دیگر یہ کہ حضرت ابن مسعودؓ کون ہیں، صحابی

فتاوی

س ۱۵۴} زید بیوی بچوں والا ہے۔ اُس کا بیان ہے کہ میرے رشتہ داروں میں سے کسی نے اپنی لڑکی میرے پیش کی کہ نکاح کرلے۔ مَیں چونکہ ایک بیوی بچے ہونے کی وجہ سے اور دوسرے دائم المرض ہونے کی وجہ سے دوسرا نکاح نہیں کرسکتا مگر انہوں نے اصرار کیا۔ لہذا مَیں نے یہ چند شرائط پیش کیں۔ (۱) لڑکی ہمیشہ تمہارے پاس ہی رہے گی۔ (۲) مَیں کبھی برس کے بعد اور ممکن ہے کہ دو سال کے بعد آسکوں گا۔ لہذا لڑکی ابھی سے مجھے حقوق معاف کردے۔ (۳) اگر بعد میں تم کوئی تکلیف محسوس کرو جس کو مَیں دُور نہ کرسکا تم مجھ سے طلاق کا مطالبہ کرنا۔ مَیں نہایت خندہ پیشانی سے طلاق دیدوں گا۔ چنانچہ انہوں نے لڑکی سے دریافت کیا۔ لڑکی نے بخوشی تمام شرطیں منظور کرلیں اور نکاح ہوگیا۔ اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ (۱) کیا ان شرطوں کے ساتھ نکاح صحیح ہے؟ (۲) اگر شرطیں ناجائز اور نکاح صحیح ہو تو شرطوں کی پابندی لازم ہے؟ (۳) اگر شرطیں توڑ کر زید بیوی ثانیہ کو اپنے پاس لانا چاہے اُس پر پہلی بیوی ناراض ہو اور کہے کہ وہ آئے تو مَیں نہیں رہوں گی۔ تو کیا اس کی ناراضگی قابل سماعت ہوگی؟ (۴) دو بیویوں کو اکٹھا رکھنے میں کوئی شرعی نقص ہے؟ (ایک سائل)

ج ۱۵۴} مرقومہ شروط صحیح ہیں۔ ان کی پابندی بھی جائز ہے فریقین کو ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر عورت ان شروط پر عمل کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو مرد کو ہر وقت طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حقوق چھوڑ دئیے تھے لیکن نکاح میں آنحضرت علیہ السلام کے رہنا پسند کیا تھا۔ پہلی عورت کو راضی کرلینا چاہیئے۔ اُس کے بعد دُوسری بیوی کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ اگر دونوں کو اکٹھا رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔

س ۱۵۵} مسمی علی محمد نے مسماۃ غلام فاطمہ کو بذریعہ فریب اغوا کرکے کسی اور جگہ جاکر جہاں اس لڑکی کا کوئی ولی یا رشتہ دار قریبی نہیں تھا بجبر و اکراہ نکاح کرلیا۔ لڑکی نے بہتیرا ٹالنا چاہا لیکن وہ نہ رُکے اور جبر و اکراہ سے نکاح کرلیا۔ تو کیا صورت مسئولہ میں بلا ولی و رشتہ دار وغیرہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ (بہاور رضا ولد بلاول قوم بھٹی)

ج ۱۵۵} درصورت صحت سوال مرقوم نکاح درست نہیں ہے کیونکہ اس نکاح میں نہ لڑکی رضامند ہے اور نہ لڑکی کے ولی وغیرہ۔ نکاح کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دین کا کوئی کام جبر و اکراہ سے جائز نہیں ہوسکتا۔ سب مذاہب میں یہ امر متفق علیہ ہے۔

متفرقات

اخبار اہلحدیث کا تنزل اور ماہواری نقصان ہرماہ ناظرین کے سامنے رکھا جاتا ہے تاکہ وہ اس دینی خادم کی بقا کا فکر کریں۔ آج پھر اس کی یاد دہانی کی جاتی ہے۔

گرانی کاغذ کی وجہ سے جناب محترم خان بہادر مونس خان صاحب شیروانی رئیس دتاؤلی نے مبلغ ۵۰ روپیہ امداد کاغذ کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

تعمیر مسجد لائل پور کے لئے ۱۰۰ کی رقم دفتر ہذا کو موصول ہوئی تھی مولوی عبدالواحد صاحب رکن انجمن اہل حدیث لائلپور ہی کو باخذ رسید دی گئی ہے۔

تنظیم یتیم خانہ امرتسر کے لئے منشی عنایت اللہ صاحب پٹواری نے مبلغ ۱۲ بھیجے تھے جو پہنچا دئیے گئے ہیں۔

عیدآنہ فنڈ مفتی محمد ظریف صاحب پشاور ۵۔ جماعت اہل حدیث چک رجاوی ضلع گجرات ۱۲/۔ از امرتسر ۵ روپے

اہل حدیث کانفرنس کے لئے محمدالدین اینڈ سنز آسنسول ۵۔ مولوی عبدالمجید صاحب بانسے ۶۔

مدرسہ مکہ مکرمہ محمدالدین اینڈ سنز مذکور ۵۔ ایک صاحب خیر ۶۔ مولوی احمد علی صاحب ابرنی والہ ۶۔ بابو خلیل الرحمن صاحب ۱ جمیر ۵۔ بابو فضل کریم صاحب سرگودھا ۵۔ مولوی عبدالمجید صاحب بانسے ۶۔

ادائیگی مدرسہ مذکور کی رقم جمع شدہ میں سے ۱۰ اکتوبر کو ایک سو اٹھاسی روپیہ بخدمت حاجی محمد صالح صاحب کوٹھی حاجی علی جان مرحوم دھلی بذریعہ بیمہ روانہ کردئیے گئے۔

مدرسہ مدینہ منورہ محمدالدین اینڈ سنز آسنسول ۵۔ ایک صاحب خیر ۶۔ مولوی احمد علی صاحب ۵۔ مولوی عبدالمجید صاحب ۔ بابو خلیل الرحمن صاحب ۵۔ بابو فضل کریم صاحب ۵۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کیلئے مولوی کریم بخش صاحب باجوہ ہنڈیوالی سے

غریب فنڈ سابقہ بقایا ۱۶۔ اکتوبر ۱۲ از محمدالدین صاحب آسنسول ۵ ایم عزیزالدین کوئٹہ ۶۔ مولوی عبدالمجید صاحب بانسے ۶۔ مولوی کریم بخش ہنڈیوالی ۵ جملہ ۳۰ از سائل ۲۶ فیروزالدین منڈی بہاؤالدین ۶۔ از ۴۷ عبدالواحد لائلپور سے از ۴۸ عبدالعزیز رحمانی سے از ۴۹ عبدالکریم چاہ سکندر والہ سے از ۵۰ محمد حبیب اللہ جمشید پور سے۔ میزان ۱۲ جملہ سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے بحساب غریب فنڈ اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۲۱ غرباء باقاعدہ درخواستیں بھیجیں

(باقی متفرقات منٹ پر ملاحظہ)

ملکی مطلع

ہندوستان خطرہ میں ہے؟

ہندوستان پر جاپانی حملہ کے امکان کو ملحوظ رکھ کر حکومت ہند کی طرف سے برما اور ہندوستان کی مشترکہ سرحد پر حفاظت و دفاع کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول چوتھی مرتبہ دفاعی انتظامات کا معائنہ کر کے ہندوستان واپس آئے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اب جبکہ موسم برسات ختم ہو چکا ہے اور سنگاپور میں جاپانی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ ہندوستان پر جاپانی حملے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ مگر سیاستدانوں کا کہنا ہے کہ ہندوستان کو مستقبل قریب میں کسی فوری حملے کا خطرہ نہیں ہے۔ ہاں بنگال۔ آسام اور بہار، اڑیسہ وغیرہ صوبوں میں ہوائی حملے کا خطرہ ضرور ہے۔ ہوائی حملے سے کسی ملک پر قبضہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ کچھ جانی اور مالی نقصان ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت کے محکمہ اے۔آر۔پی کی ہدایات پر عمل کیا جائے تو اس نقصان کی مقدار اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ فوری حملہ کے خطرہ کی نفی کرنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ اس وقت جاپان کئی ایک مشکلات میں الجھا ہوا ہے۔ اس کی بڑی مشکل یہ ہے کہ اس نے ایک وسیع علاقے پر قبضہ کیا ہوا ہے جو ایک طرف ہند چینی سے لیکر ہندوستان کی سرحد تک اور دوسری طرف جزائر فلپائن سے جزیرہ نیوگنی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقے کا رقبہ ۲ لاکھ ۵۰ ہزار مربع میل ہے اس وسیع علاقے کو قابو میں رکھنے کے لئے بہت زیادہ فوج کی ضرورت ہے۔ ادھر چین میں بھی جاپان کی کافی فوج مصروف پیکار ہے اس کے علاوہ ایشیائی روس کی فوجوں کے مقابلہ میں جاپان نے منچوریا میں کئی لاکھ مسلح فوج رکھی ہوئی ہے۔ اندریں حالات ہندوستان جیسے وسیع ملک پر جہاں کا دفاعی انتظام گذشتہ چند ماہ کی نسبت اب بہت مضبوط ہے، حملہ کرنے کے لئے جس قدر فوج اور سامان جنگ کی ضرورت ہے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے برعکس خود جاپان حملے کی زد میں ہے۔ اس پر چار اطراف سے حملہ ہو سکتا ہے اوّل روسی بندرگاہ ولاڈی واسٹک کی طرف سے۔ یہ جزیرہ جاپان کے شمال میں ہے۔ دوسری طرف بحرالکاہل کے سمندری راستوں سے۔ تیسری طرف جنوب میں آسٹریلیا سے، چوتھی طرف برما اور ہندوستان کی سرحد سے۔ ایسی حالت میں جبکہ جاپان قریباً خود بھی محصور ہو چکا ہے اس کا ہندوستان پر حملہ کرنا اپنے لئے مزید خطرات کو دعوت دینا ہے۔ اس کے باوجود کہنا چاہئے کہ مدبرین کا یہ قیاس ہے۔ حقیقی علم خدا کو ہے۔ والعلم عند اللہ!

روسی محاذ

چند ماہ سے سٹالن گراڈ پر فریقین جنگ بھاری قربانیاں کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک اس صنعتی شہر کی قسمت کا دوٹوک فیصلہ نہیں ہوا۔ شہر پر ہزاروں ہوائی حملے ہو چکے ہیں۔ جس سے شہر کا اکثر حصہ قریباً کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا ہے۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے زائد از ۲۵ ہزار پیدل سپاہی تقریباً ایک سو ٹینک اور کئی سو ہوائی جہازوں کے ساتھ نیا حملہ کر کے شہر کے شمالی حصہ میں کارخانوں کی ایک بستی پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی محاذ کا مزید حال معاصر "پرتاپ" لاہور کے الفاظ میں سنئے! معاصر موصوف روسی محاذ کے حالات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"سٹالن گراڈ کی جنگ [illegible] پہنچ گئی ہے" یہ رائٹر کے تازہ ترین تار کا ماحصل ہے۔ اس سے پہلے بھی اس قسم کے کئی تار موصول ہو چکے ہیں۔ کہ حالت نہایت نازک ہو گئی ہے۔ اور جنگ فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ مگر سٹالن گراڈ میں ابھی تک روسی فوجیں شہر کی حفاظت کر رہی ہیں۔ اس موسم [illegible] جرمنوں کا جتنا بھاری نقصان ہوا ہے۔ دنیا یا یورپ میں کسی اور مورچے پر شاید ہی ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سٹالن گراڈ کی جنگ اب تاریخی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ روسیوں کی مشکل یہ ہے کہ دریائے وولگا کے پار جو ایک میل کے قریب چوڑا ہے۔ ان کی فوج اور سامان جنگ ہے۔ وہ دریا کیطرف پشت کئے ہوئے لڑ رہے ہیں۔ اور دریا کی دوسری طرف سے انہیں کشتیوں کے ذریعہ سامان جنگ اور فوجی کمک کو لانی پڑتی ہے اس وقت تک تو وولگا پر توپ خانہ اور اگن بوٹ سامان جنگ لانے میں ان کی امداد کرتے رہے۔ مگر اب دریا کے قریب ٹیلے پر جرمن میدانی توپیں نصب کر دی گئی ہیں اور روسی کشتیاں ان کی زد میں آ گئی ہیں۔ روسیوں کے عقب میں ایسی نازک صورت حالات کے پیدا ہونے سے ان کی پوزیشن کمزور ہو گئی ہے دوسری طرف جرمن ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوجی کمک لا رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود روسیوں کے استقلال میں ذرا فرق نہیں آیا۔ جرمن توپیں شہر پر متواتر گولہ باری کر رہی ہیں۔ شہر کھنڈروں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ مگر اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سٹالن گراڈ کی قسمت کا کیا فیصلہ ہو گا۔ کیونکہ روسیوں کو کمک پہنچ رہی ہے۔ مارشل ٹموشینکو (روسی جرنیل) کی امدادی فوج بعض حصوں میں جرمن مزاحمت توڑنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور

وہ اب شہر کے بالکل قریب پہنچ گئی ہے۔ ہٹلر نے بھی شہر پر نیا حملہ کر دیا ہے۔ جلتے پھرتے جرمنوں نے ہوائی جہازوں سے زبردست حملے کئے۔ اور اس کے بعد توپوں کی گولہ باری شروع ہو گئی۔ جرمنوں کے بھاری دباؤ کی وجہ سے روسیوں نے شہر کے صنعتی رقبہ کے کئی بازار خالی کر دئیے ہیں۔

اب اگر جرمن اس شہر پر جو اب کھنڈرول میں تبدیل ہو گیا ہے قبضہ بھی کر لیں۔ تو اس کی چنداں اہمیت نہیں۔ کیونکہ ٹرانس کاکیشیا اور وسطی روس کے درمیان دریائے والگا کے ذریعہ سپلائی کا راستہ پہلے ہی بند ہو چکا ہے۔ البتہ جرمنوں کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ جنوبی روس کی شدت کی سردی میں سٹالن گراڈ کو استعمال کیا جا سکے۔ اور وہاں جرمن فوجوں کے لئے کوارٹر تعمیر کئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اتنے بھاری نقصان کے باوجود اس پر قبضہ کے لئے تباہ کن جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مغربی کاکیشیا میں جرمن فوجیں نوودرسک کی بندرگاہ سے بڑھتی ہوئی توایسی کی بندرگاہ کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ اگر جرمنوں کا اس پر قبضہ ہو گیا تو مغربی کاکیشیا میں روسیوں کے لئے ایک بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ جرمن اس بندرگاہ سے بھی اپنی فوجی کمک اور سامانِ جنگ لا سکیں گے۔ اور انہیں نوودرسک سے خشکی کے ذریعہ سامان جنگ لانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ مگر روسیوں کی پوزیشن بہتر ہو گئی ہے۔ انہیں کمک پہنچ گئی ہے۔ اور ایک پہاڑی پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ جہاں تک موزدوک کے مورچے کا تعلق ہے۔ روسی فوجوں نے جرمنوں کے جوابی حملوں کے باوجود اپنی پوزیشن بہتر بنالی ہے۔ روسی حملوں نے جرمنوں کے تمام حملے روک دئیے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ تیل کے مرکز وزنی کی طرف پیشقدمی کرنے کے لئے جرمنوں کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ ان تمام واقعات کے پیش نظر یہ کہنا بجا ہے۔ کہ بحیثیت مجموعی روسیوں کی پوزیشن بہتر ہے۔ انکی بڑی مشکل فوجی کمک اور سامان جنگ پہنچانا ہے کیونکہ جنوبی روس میں رسل و رسائل کے بہت سے ذرائع پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔"

(پرتاپ لاہور ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء ص ۳)

غرق نہ ہو سکنے والے جہاز

اتحادیوں نے بنالئے

لندن ۱۵۔ اکتوبر۔ ایسے جہاز جو غرق نہیں کئے جا سکتے۔ اتحادی بنانے کے تجربے کرتے رہے ہیں۔ اور ایک حد تک وہ ان تجربوں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ایسے جہازوں میں سے تیل لے جانے والے ایک ٹینکر جہاز پر تجربہ کیا گیا۔ جس پر ایک جرمن آبدوز نے حملہ کیا تجربہ حیرت انگیز طور پر کامیاب رہا ہے۔

اس واقعہ کی اطلاع لنڈن سے ایک نامہ نگار نے بھیجی ہے۔ جس کی تفصیل نے وہاں کے بحری حلقوں میں تعجب پیدا کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ٹینکر جہاز پر ایک ہزار ٹن وزن کا ایسا پٹرول تھا۔ جسے فوراً آگ لگ سکتی ہے عام طور پر ایک بڑے جنگی جہاز کو غرق کرنے کے لئے چار تارپیڈو کافی سمجھے جاتے ہیں۔ مگر اس ٹینکر جہاز کو چھ تارپیڈو لگنے کے بعد نقصان پہنچا۔ پٹرول کو مطلق آگ نہیں لگی۔ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ تارپیڈو لگتے ہی جہاز غرق ہو جاتے ہیں۔ مگر ٹینکر کو غرق ہونے میں کئی گھنٹے لگے۔ اس دوران میں اس کے تمام جہازی اور دیگر بے شمار سامان بچا لیا جا سکا۔

خریدار اصحاب خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر اہلحدیث)

بقیہ متفرقات

ضرورت ہے ایک اہل حدیث عالم کی جو امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے سکے۔ نیز ایک اہل حدیث حافظ اور قاری کی جو بچوں کو قرآن کریم حفظ کرا سکے اور فن قرأت سکھلا سکے دیگر امور اور تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ پتہ:۔ ایڈیٹر طبی میگزین لاہور۔

مرزائیوں سے مناظرہ محلہ گنج مغلپورہ لاہور میں ۲۴-۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو مرزائیوں سے ایک عظیم الشان مناظرہ ہونے والا ہے جو امید ہے کہ گذشتہ مناظرہ کی طرح فیصلہ کن ہوگا۔ قرب و جوار کے احباب ضرور شامل ہوں۔ (اقبال احمد سکرٹری جماعت المسلمین)

تبلیغی جلسہ لائل پور انجمن اہل حدیث لائل پور پنجاب کی طرف سے دوسرا سالانہ تبلیغی جلسہ بتواریخ ۱۹-۲۰-۲۱ شوال مطابق ۳۰-۳۱۔ اکتوبر و یکم نومبر بمقام عید باغ منعقد ہوگا جس میں علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرمائیں گے۔ (ناظم مجلس استقبالیہ لائلپور)

مسجد اہل حدیث لائلپور کی تعمیر کے لئے کم سے کم پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے جو مخیر اصحاب کی توجہ سے پوری ہو سکتی ہے۔ انجمن اہل حدیث لائل پور کے سفیر مصدقہ رسیدیں لیکر آپ کے پاس حاضر ہونگے۔ امید ہے کہ عام مسلمان بھائی عموماً اور اہل حدیث بھائی خصوصاً اس کار خیر میں حصہ لیکر جنت میں اپنا گھر بنائیں گے۔
حکیم نورالدین صدر انجمن اہل حدیث لائلپور پنجاب

درستی پتہ اہلحدیث ۲۔ اکتوبر صفحہ ۸ کالم ۲ امداد مقروض کا پتہ غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح یہ ہے ابو حامد محمد عثمان معلم مدرسہ شوکۃ الاسلام نیو بمبو بازار مکان ۱۱ بنگلور کنٹونمنٹ

دعا کریں میں نے ایک محکمہ میں عرضی دی ہے۔ ناظرین کامیابی کی دعا کریں۔ (ایک سائل)

مسجد اہلحدیث گجرات | پنجاب واقع محلہ قاسم پورہ ریلوے روڈ کی حالت بہت مرمت طلب ہے۔ اصحاب خیر کی توجہ درکار ہے۔ سیکرٹری انجمن اہلحدیث گجرات پنجاب

جماعت اسلام لاہور | کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۸ نومبر کو زیر صدارت جناب حاجی سر محمد حمید اللہ خان بہادر فرمانروائے ریاست بھوپال منعقد ہوگا۔ (معتمدین انجمن حمایت اسلام)

مدرسہ عالیہ مئو | گذشتہ سال جنگ کی وجہ سے سفیر مدرسہ کے دورہ نہ کرنے کی وجہ سے مدرسہ پانچ سو سے زائد کا اس سال مقروض ہوگیا ہے۔ مزید براں اس سال روئداد بھی شائع کرانی پڑی مگر وہ بھی باعتبار نتیجہ کے اس لئے نامکمل رہ گئی کہ عین سالانہ امتحان کے قریب مئو میں بھی بدامنی پھیل گئی۔ بہرکیف روئداد مذکور دیکر جناب مولوی حافظ محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی کو "توکل بخدا" دورہ پر روانہ کیا جاتا ہے اور آپ لوگوں کی ذات گرامی سے امید کی جاتی ہے کہ اس سال آپ لوگ پوری بلند حوصلگی سے دست اعانت بڑھا کر ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔ ورنہ مدرسہ کی حالت پھر خدانخواستہ نازک سے نازک تر ہوجانے کا خدشہ ہے۔

آپ حضرات فرق کریں تو راہ او
لن تنالوا البر حتی تنفقوا

راقم (مولوی) عبدالاحد ناظم مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڑھ ۔ دفعہ داخل اشاعت فنڈ

واردات سرقہ | مولوی عبدالرؤف صاحب رحمانی مدرس مدرسہ سراج العلوم جھنڈانگر ڈاکخانہ کرشنا گنج ضلع بستی اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۵ رمضان کو ایک نوجوان مسافر جو لوٹا پہنے تھا۔ مدرسہ میں مہمان ٹھہرا۔ بہرہ داروں کے سوجانے پر اس نے مدرسہ کے اندرونی کمروں کے قفل توڑ کر ساڑھے چار سو روپیہ چرایا اور فرار ہوگیا۔ مسروقہ رقم میں ڈھائی سو روپیہ مدرسہ کا تھا۔ اور باقی چند غریب عورتوں کے زیورات و کپڑے تھے۔ اصحاب خیر اس مصیبت میں مدرسہ کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نوٹ | ناظم صاحب نے کیا یہ واقعہ گذشتہ رمضان میں نہیں پڑھا تھا تو دمضون میں آگئے۔

نسخہ درکار ہے | میری بیوی کو ۹ ماہ سے نینا نیر کا عارضہ لاحق ہے۔ اس وقت زخموں سے مواد خارج ہو رہا ہے۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب اپنا مجرب و آزمودہ نسخہ مع ترکیب استعمال ارسال فرمائیں۔

راقم (حاجی) مستری دین محمد ٹھیکیدار مسجد مبارک پٹی ضلع لاہور۔

اخبار جاری کرا دیجئے | مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم القرآن صدر بازار دہلی کے لئے کوئی صاحب خیر ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں۔

انتقال | میرے مکرم دوست مولوی عبداللطیف صاحب رئیس علیگڑھ کی والدہ ماجدہ ۱۱ رمضان کو انتقال فرما گئیں۔ انا للہ! مرحومہ بہت نیک خصال، پابند شریعت، زیارت مدینہ اور حج کعبہ سے بھی بہرہ ور ہوچکی تھیں۔ خدا مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ قارئین "اہلحدیث" نماز غائبانہ ادا فرمادیں۔ (حاجی حکیم مولوی محمد عبداللہ انذرو ٹی)

لیکھرام اور مرزا

مرزا صاحب قادیانی نے پنڈت لیکھرام کی موت کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ اس کا ذکر ہے۔ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ کی تازہ تصنیف ہے۔ قیمت ۲/ ۔ پتہ ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات مولٰنا اسمٰعیل شہیدؒ

امداد المغیث فی ترجمۃ الایضاح

یہ کتاب مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ کی ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح کا مع متن اُردو ترجمہ ہے۔ ایک صفحہ کے دو کالم کرکے دائیں کالم میں فارسی کی اصل عبارت موجود ہے۔ بائیں کالم میں فارسی عبارت کا با محاورہ اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مولنا شہید مرحوم نے بدعت اور سنت کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی ہے۔ جس سے دونو چیزیں بالکل ممتاز نظر آتی ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۲۰×۲۶ ضخامت ۱۶۰ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

صراط المستقیم مترجم اُردو۔ اصل کتاب فارسی

زبان میں ہے۔ زیر نظر کتاب اس کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں مولانا مرحوم نے شریعت و طریقت میں مطابقت دکھاتے ہوئے تصوف، تہذیب، اخلاق اور اتباع سنت جیسے معرکۃ الآرا مسائل پر نہایت عالمانہ اور محققانہ بحث کی ہے۔ آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد صاحب رائے بریلویؒ سے اسکے مضامین کی تصدیق و توثیق کراکر اس کو مرتب فرمایا تھا۔ اس لئے یہ کتاب گویا ان دونو بزرگوں کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ جن میں سے ایک شریعت اور دوسرا طریقت کے میدان کا شہسوار تھا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۲۰×۲۶۔ ضخامت ۲۷۰ صفحات۔ [illegible] ڈاک علاوہ۔

تقویۃ الایمان مرتبہ دفتر محمدی دہلی۔

اس کتاب میں اصل کتاب کے علاوہ یہ چار [illegible] علماء کا وہ فتوی [illegible] کتاب کی تعریف میں ہے (۲) مولنا شہید کا رسالہ بجواب بغدادی [illegible] (۳) تائید محمدی نامی رسالہ مصنفہ مولنا محمد مرحوم دہلوی جس میں تقویۃ الایمان پر مخالفین کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے۔ (۴) شہادت محمدی۔ مصنفہ مولنا مرحوم دہلوی۔ اس میں مولنا شہید کی مختصر سوانحعمری درج ہے۔ قیمت ۱ر

ایضاً تقویۃ الایمان کلاں جس میں

تذکیر الاخوان و خط مولنا شہید۔ فتوے دربارہ علم غیب سعادت دارین اور رسالہ صادق الاشرار وغیرہ درج ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۲۹۶ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

حیات طیبہ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔

یہ کتاب مولنا شہید علیہ الرحمۃ کی مفصل سوانحعمری ہے۔ جسکے اخیر میں ایک ضمیمہ ہے۔ جس میں آپ کے مرشد حضرت سید احمدؒ کے مختصر حالات زندگی ہیں کتاب ہذا کا پہلا اڈیشن غلط سلط اور بھدا چھپا ہوا تھا دفتر اہلحدیث نے دوسرا اڈیشن نہایت محنت اور صرف کثیر سے عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوایا ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ - ضخامت ۳۲۰ صفحات۔ باوجود گرانی کاغذ وغیرہ کے سابقہ قیمت [illegible]

کالا پانی المعروف بہ تواریخ عجیب

[illegible] مولنا محمد جعفر صاحب تھانیسری مرحوم [illegible] موصوف بزمرہ حریت وطن کے قدیم پروانوں میں سے ہیں۔ اپنے زمانہ قید و جلاوطنی کے جس کی میعاد بیس سال ہے۔ عجیب غریب حالات قلم بند فرمائے ہیں جو قابل مطالعہ ہیں۔ قیمت ۶ر

فلسفہ حجاب مرتبہ مولوی محمد یونس صاحب اسرائیلی۔

اس رسالہ میں عورتوں کے پردہ پر قرآن، حدیث، اجماع صحابہ اور عقلی دلائل سے روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۴ر (چار آنے)

مندرجہ کتب کے منگوانے کا پتہ

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

[illegible] وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۴۴

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائیاں

تاریخ اجراء ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ، ۶

عام خریداران سے ، ۵

، ، ششماہی ۳

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے۔

۱۹ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء

یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

گرانی کا اثر ہونے لگا

(از جناب صحرائی صاحب)

کتنا لوگوں پہ گرانی کا اثر ہونے لگا
آمدن کا سلسلہ یوں مختصر ہونے لگا

ہے غریبوں کے گھروں میں روز و شب چیخ و پکار
جیسے سردی میں سمٹ جاتا ہے مفلس کا بدن

بال و پر رکھتے ہوئے بے بال و پر ہونے لگا
کوئلہ بھی غیرتِ لعل و گوہر ہونے لگا

شکوہ نایابی کا اب کرتا ہے ساہوکار بھی
یہ نہیں ملتا تو دل جلتا ہے اسکے ہجر میں

کمانڈ [illegible] آتا سب کی حالت [illegible]
[illegible] اس دور [illegible] کا اثر ہونے لگا

(ملاپ لاہور)

انتخاب الاخبار

(۲۶-اکتوبر تک)

—— پنجاب مسلم لیگ نے حکومت کے اس فیصلے کے خلاف کہ امسال حاجیوں کے لئے سمندری راستے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ احتجاج کیا ہے اور [illegible] "انقلاب" لاہور نے بھی حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ خلیج فارس کے راستے کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ راستہ زیادہ مخدوش نہیں ہے۔

—— دہلی کی سرکاری اطلاع ہے کہ یہ افواہ سراسر بے بنیاد ہے کہ بلوچستان میں اشیائے خوردنی کی کمی کے باعث لوگوں کو باہر بھیجا جا رہا ہے۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ برطانیہ کے دو نئے جنگی جہاز بیڑے میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ دونو گذشتہ پانچ سال سے زیر تعمیر تھے۔ ان پر چودہ چودہ انچ دہانہ کی توپیں نصب ہیں۔

—— چین کے صوبہ ہونان میں دو کروڑ چینی قحط کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ صوبہ دریائے زرد کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ بیس ہزار مربع میل ہے۔ یہ قحط خشک سالی کا نتیجہ ہے۔

—— برطانیہ کا ایک مضبوط بحری بیڑہ بحر ہند میں گشت کر رہا ہے۔ اس سے پہلے خبر آئی تھی کہ بحر ہند میں جاپان کی آبدوزیں پھرتی ہیں۔ جن سے برطانوی جہازوں کو کچھ نقصان پہنچا ہے۔

—— سندھ اسمبلی میں سر غلام حسین ہدایت اللہ نے بحیثیت وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کر لی ہے۔ جس میں دو ہندو ممبر بھی لئے گئے ہیں۔

—— لندن ۲۵-اکتوبر۔ جنوبی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا کہ اتحادی فوجیں مشرق بعید کے محاذ پر کوکوڈا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جاپانی فوج شدید مزاحمت پیش کر رہی ہے۔

—— [illegible] سے ۲۴-اکتوبر کا اعلان مظہر ہے کہ کل سٹالن گراڈ میں دست بدست جنگ ہوتی رہی اور تمام جرمن حملے پسپا کر دئیے گئے۔ جرمن پیدل فوج کو جو ایک فیکٹری میں داخل ہو گئی تھی باہر نکال دیا گیا۔ سٹالن گراڈ کے جنوب میں روسی فوجیں جرمن مورچوں میں داخل ہو گئیں۔

—— قاہرہ ۲۵-اکتوبر وسط مشرق کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا کہ انگریزی فوج کے ہراول دستے کل بعض مقامات پر دشمن کے بڑے مورچوں میں گھس گئے۔ دن کے وقت دشمن کے جوابی حملوں کے باوجود ہماری فوجوں نے فتح کردہ رقبہ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ ہمارے ہوائی جہاز دشمن کی فوجوں اور مورچوں پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔

—— ملک کے مختلف حصوں سے ابھی تک تخریبی کارروائیوں کی خبریں آ رہی ہیں۔

—— لاہور میں ایک تانگے والا جس کا نام فیروز الدین بتایا جاتا ہے گرفتار کیا گیا ہے اس کے قبضہ سے ہزاروں روپیہ کے مسروقہ زیورات اور کپڑے وصول ہوئے ہیں۔ ملزم کسی اکیلی دکیلی عورت کو کم و بیش کرایہ طے کر کے کہیں لے جاتا اور موقع پا کر اس سے نقدی اور زیورات، کپڑے وغیرہ چھین لیتا۔

—— ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ٹیکنیکل ٹریننگ سکیم کے ابتدا سے لیکر جولائی ۱۹۴۲ء کے آخر تک پنجاب نے ۹۵۰۴ کاریگر بری فوج، بحری فوج۔ فوجی اور سول کارخانوں کے لئے بہم پہنچائے ہیں۔

—— لاہور ۲۱-اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۹-اکتوبر کو منعقد ہو گا۔ جس میں ایک اہم قرارداد زیر بحث آئیگی۔ اس قرارداد میں حکومت پنجاب سے سفارش کی گئی [illegible] حکومت ہند سے مطالبہ کرے کہ مرکزی خزانہ میں سے ڈیڑھ ارب روپیہ حکومت پنجاب کی تحویل میں کر دیا جائے۔ اس رقم کو ان پنجابی فوجی سپاہیوں کے بہبود پر خرچ کیا جائے گا جو جنگ میں ناکارہ ہو چکے ہوں۔

حساب دوستاں

۱۵ نومبر میں شعبہ ذیل خریداروں کی [illegible] اخبار و میعاد مہلت ختم ہو جائے گی ۲۷۔ نومبر تک وصول نہ ہوئی تو ۲۷ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جملہ خریدار حضرات مطلع رہیں۔

۵۶ - ۷۷ [illegible] - ۲۱۰۱ -
۲۱۱۹ - ۲۱۴۸ - ۲۲۳۵ - [illegible] - ۳۰ -
[illegible] - ۷۴۲۰ - ۷۷۵۸ - ۸۷۴۰ - ۸۸۲۹ -
۱۰۴۴۸ - [illegible] - [illegible] - ۱۰۸۹۴ -
۱۱۰۳۰ - ۱۱۰۴۴ - [illegible] - ۱۱۰۹۷ -
۱۱۱۳۵ - ۱۱۱۶۷ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱[illegible] -
۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۳۵ - [illegible] - ۱۱۷۶۸ -
۱۱۷۶۹ - ۱۱۸۶۷ - ۱۱۹۹۷ - [illegible] -
۱۲۱۱۸ - ۱۲۱۵۷ - ۱۲۲۶۹ - ۱۲۲۷۶ -
۱۲۲۷۸ - ۱۲۴۳۳ - ۱۲۴۵۴ - [illegible] -
۱۲۴۸۳ - ۱۲۴۸۹ - ۱۲۴۹۲ - ۱۲۵۴۸ -
۱۲۵۹۰ - ۱۲۶۰۱ - ۱۲۶۱۴ - ۱۲۷۳۸ -
۱۲۷۴۱ - ۱۲۷۴۳ - ۱۲۷۴۹ - ۱۲۷۵۳ -
۱۲۷۵۵ - ۱۲۸۸۳ - [illegible] -
۱۲۹۱۹ - ۱۲۹۲۰ - ۱۲۹۲۱ - ۱۲۹۲۳ -
۱۲۹۲۴ - ۱۲۹۲۶ - ۱۲۹۵۳ - [illegible] -
۱۲۹۸۹ - ۱۲۹۹۰ - ۱۳۰۲۴ -

معذرت | بوجہ عدم گنجائش بقیہ متفرقات متفرق چندوں کی وصولی کی رسیدات آئندہ درج ہوں گی۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ضروری اطلاع | ۱۶-اکتوبر کا اہلحدیث شائع نہیں ہوا۔ کیونکہ ۹/۱۶ اکتوبر کا پرچہ شائع کیا گیا تھا۔ لہذا ناظرین ۱۶-اکتوبر کے پرچے کا تقاضا نہ کریں۔ (مینیجر اہلحدیث)

—— نئی دہلی ۲۱-اکتوبر۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے اخبار نویسوں کے سامنے وہ سکیم بیان کی جو آپ نے عارضی قومی حکومت کے متعلق تیار کر رکھی ہے اپنی سکیم کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹۔ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ

خواجہ صاحب دہلوی اور "یقینی دین"

ایک زمانہ تھا جبکہ دہلی سے دین الٰہی کی آواز آ ٹھی تھی۔ یعنی اکبر بادشاہ کے زمانے میں ایک نیا مذہب جاری ہوا تھا۔ جس کا نام "دین الٰہی" تھا۔ اس کا بانی اکبر بادشاہ اپنے محل کی کھڑکی میں بیٹھ کر امراء اور رؤسا کا سلام لیتا۔ اور حاضرین دربار یہ نعرہ لگاتے

"رام جھروکے بیٹھ کے سب کا مجرا لے"

شاہی اثر سے چند روز تک یہ دین بھی چلتا رہا۔ دربار میں علماء پر آوازے کسے جاتے دین اسلام کا خوب مذاق اڑایا جاتا۔ آخر انقلاب زمانہ سے یہ دین الٰہی بھی منقلب ہوگیا۔ اب یہی آواز ہمارے دوست خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے اٹھائی ہے کہ میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔ جس کا نام "یقینی دین" ہے اس کتاب کی تالیف میں مستند علماء میرے ساتھ ہیں۔

ہم اس کتاب کو دیکھنے کے بڑے متمنی ہیں لیکن مشتے نمونہ از خروارے والی مثال اگر صحیح ہے تو ہم مندرجہ ذیل عبارات سے اس کتاب کی حقیقت پا گئے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مولویوں کی یہ حالت ہے کہ وہ لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ اسلام نے جو روشن خیالی اور آزاد خیالی ان کو دی تھی اس سے کچھ کام نہیں لیتے۔ ایک معمولی مثال یہ ہے کہ صدیوں سے عربی صرف نحو پڑھنے والے طلبا اپنے سنی استادوں سے صرف نحو پڑھتے ہیں تو ان کو پڑھایا جاتا ہے۔ ضَرَبَ زیدٌ عمرًا بکرًا۔ زید نے عمر کو مارا اور بکر کو مارا۔ مگر آج تک لاکھوں پڑھانے والے مولویوں میں سے جو عموماً اکثر سنی ہوتے ہیں ایک مولوی کی سمجھ میں بھی یہ بات نہیں آئی کہ کسی شیعہ مصنف نے تبرے کی یہ مثال صرف نحو کی کتابوں میں لکھ دی ہے۔ تاکہ سنی لڑکے درسگاہوں میں یہ سیکھیں کہ زید نے عمر کو اور بکر کو مارا۔ پس جو مولوی کئی صدی سے باوجود سنی ہونے کے اپنی درسگاہوں میں تبرے کی مثالیں پڑھاتے ہیں اور آج تک وہ اس شرارت کو محسوس بھی نہیں کر سکے ان سے کیا امید ہوسکتی ہے کہ وہ حدیثوں اور تفسیروں کے اختلافات پر غور کریں گے اور ایک صحیح بات معلوم کرنے کی خواہش ان کو ہوگی" (منادی دہلی ۲۸۔ اگست ۱۹۴۲ء صفحہ ۱)

اہلحدیث: خواجہ صاحب سے ہمارا تعلق بے تکلفانہ ہے۔ اس لئے ہم اگر آپ کے حق میں ایک مثال پیش کریں تو امید ہے کہ آپ ناراض نہیں ہونگے۔

مثال: کہتے ہیں کہ شاہی زمانے میں ایک کاتب بڑا خوشنویس مگر غلط نویس تھا۔ ایک رئیس نے اس کو قرآن مجید دیا کہ اس کو نقل کرے اور ساتھ ہی بڑی تاکید کی کہ بھیا غلط نقل نہ کرنا۔ رئیس مذکور نے کافی اجرت کے علاوہ کچھ انعام دینے کا وعدہ بھی کیا۔ آخر کاتب صاحب جب قرآن مجید نقل کر کے لائے تو رئیس نے بڑے شوق سے قرآن مجید کو ہاتھوں میں لیا اور پوچھا کہو میاں کہیں غلطی تو نہیں کی؟ اس پر کاتب نے بڑی صفائی سے عرض کیا کہ حضور! میں نے تو غلطی نہیں کی مگر آپ کے قرآن میں ایک جگہ غلطی تھی میں نے اس کی اصلاح کر دی۔ غلطی پوچھنے پر جواب دیا کہ آپ کے قرآن میں خَرَّ مُوسیٰ لکھا ہے میں نے اس کی بجائے خَرَّ عِیسیٰ لکھ دیا ہے۔ کیونکہ خر موسیٰ کا نہ تھا بلکہ عیسیٰ کا تھا جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ

خرِ عیسیٰ اگر بمکہ رود

ہم خواجہ صاحب کی بالکل یہی کیفیت پاتے ہیں آپ نے سمجھا کہ عَمرو بفتح العین والواؤ اور عُمر بضم العین بغیر الواؤ دونو لفظ ایک ہی ہیں۔ جیسا کہ کاتب مذکور نے سمجھا تھا کہ خَرَّ (راء مشدد اور مفتوح سے) اور خَر (راء ساکن سے) دونو لفظوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔

خواجہ صاحب! حدیثوں میں جو عن عمرو بن شعیب اور عن عمر ابن خطاب آتا ہے کیا یہ دونوں نام ایک ہی شخص کے ہیں؟ اسی طرح کیا بکر اور ابوبکر سے مراد بھی ایک ہی شخص ہے؟ جس شخص کو ان دو مختلف ناموں میں فرق معلوم نہ ہو۔ کیا وہ بتا سکتا ہے کہ زلیخا عورت تھی یا مرد؟

شیعہ دوستو! ابھی تھوڑے روز ہوئے کہ خواجہ صاحب دہلوی نے قرآن علی کی بابت آواز اٹھائی تھی تو آپ لوگوں نے بہت خوش ہو کر خواجہ صاحب کی تعریف کی تھی کیا آپ خواجہ صاحب کی اس ایجاد کی بابت بھی کچھ کہہ سکتے ہیں کہ مثال "ضرب زید عمرا" آپ لوگوں نے بغرض توہین خلافت ایجاد کی ہوئی ہے۔

دوسری مثال اب ہم خواجہ صاحب کی تحقیق انیق کی دوسری مثال پیش کرتے ہیں۔ آپ جماعت اہل حدیث پر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"اہل حدیث بھی جن کو وہابی کہا جاتا ہے بہت محدود خیال اور تنگ نظر ہیں۔ ان کے بانی نجد کے عبد الوہاب تھے جو موجودہ شاہ حجاز ابن سعود کے اجداد میں تھے اور نجد کے لوگ فطرتاً اور عادتاً بہت تنگ نظر اور ضدی ہو گئے ہیں۔ تاہم ہندوستان کے مسلمانوں کا وہ حصہ اس فرقے میں شریک ہو گیا جو محدود خیال اور تنگ نظر تھا۔ اس فرقہ کو غیر مقلد کہتے ہیں یعنی کسی امام کی تقلید نہ کرنے کے سبب اس کو غیر مقلد کہا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ اپنے مولویوں کے بڑے کٹر مقلد ہوتے ہیں۔ اور ان میں اسی کثرت سے فرقے ہو گئے ہیں جس کثرت سے ان کے مولوی ہیں۔ کیونکہ ہر مولوی نے اپنا ایک الگ فرقہ بنا لیا ہے۔ اور وہ ان کے سامنے ہمیشہ نئے نئے مسائل بیان کرتا رہتا ہے۔"
(منادی دہلی ۲۴۔ اگست ۱۹۴۱ء صفحہ ۳)

اہلحدیث ناظرین! اس اقتباس میں خواجہ صاحب نے اپنی تحقیق کے کئی ایک نمونے پیش کئے ہیں اور اپنی تاریخی واقفیت کا پورا ثبوت دیا ہے۔ مثلاً

(۱) شیخ عبد الوہاب کو اہل حدیث کے مذہب کا بانی بتایا ہے۔

حالانکہ شیخ عبد الوہاب بدعی عقیدہ رکھنے والا ایک مقلد شخص تھا۔ البتہ اس کا بیٹا محمد نامی بے شک ایک صحیح العقیدہ آدمی تھا۔ جس کے حق میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اظہار تحسین کیا ہے۔ لیکن وہ بھی اہل حدیث کے مذہب کا بانی نہیں ہے۔

خواجہ صاحب! کسی اہل علم مورخ سے پوچھئے کہ کسی مذہب یا گروہ کے بانی سے پہلے اس کا وجود دنیا میں ہوتا ہے؟ اہل حدیث مذہب کا نام کتب فقہ و حدیث اور کتب تواریخ میں محمد بن عبد الوہاب سے صدیوں پہلے ملتا ہے۔ سب سے پرانی کتاب فقہ کی مبسوط سرخسی ہے جو چوتھی پانچویں صدی میں لکھی گئی ہے اس میں بھی اہل حدیث فرقے کا نام موجود ہے اس سے اور سے تفسیر کبیر۔ بیضاوی حتیٰ کہ شامی میں بھی اہل حدیث کا نام ملتا ہے۔ پھر عبد الوہاب اہل حدیث فرقے کا بانی کیونکر ہوا۔ آپ صوفی ہیں شاید متصوفانہ رنگ میں آپ نے ایسا کہہ دیا ہو۔ کیونکہ بعض صوفیہ کہہ گئے ہیں ع

اسیں آدم کھوں اگے ہوئے دادا کو دکھلایا

(۲) دوسری غلطی یہ کی ہے کہ شیخ عبد الوہاب کو موجودہ شاہ نجد و حجاز کے اجداد میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ ان میں باہم نسلی تعلق کچھ بھی نہیں ہے۔ موجودہ شاہ حجاز کے اجداد کے پاس شیخ محمد بن عبد الوہاب ایک عالم کی حیثیت سے رہا کرتے تھے

(۳) تیسری غلطی یہ ہے جو آپ نے کہا ہے کہ "فرقہ اہل حدیث کا ہر فرد اپنے اپنے عالم کا مقلد ہے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مقلد کے معنی بھول گئے ہیں۔ سنئے جناب! مقلد کے معنی ہیں بے دلیل جانے بات کو ماننے والا لیکن افراد اہل حدیث تو اتنے ضدی ہیں کہ جب کبھی اپنے کسی عالم سے مسئلہ پوچھتے ہیں تو دلیل معلوم کئے بغیر اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہ آئے تو صدر بازار دہلی میں تشریف لے جا کر بذات خود حالات معلوم کیجئے۔

ناظرین کرام! خواجہ صاحب کی کتاب کے یہ چند نمونے ہیں۔ باقی کتاب شائع ہونے پر دیکھا جائے گا کہ اس میں اور کیا کچھ ہے۔

ہم خواجہ صاحب کو اجازت دیتے ہیں بلکہ ان سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ فرقہ اہل حدیث کو خوب جھنجوڑیں اور ان کی خوب گوشمالی کریں۔ کیونکہ یہی ایک فرقہ ہے جو آپ کا مقابلہ کرنے اور آپ کی کتاب کا جواب دینے کو مستعد بیٹھا ہے اور بزبان کہتا ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رُخِ زیبا لیکر

(باقی)

قادیانی مشن

مرزا صاحب ناقابل مصنف تھے

"اہلحدیث" میں عرصہ سے یہ مضمون شائع ہو رہا ہے کہ مرزا صاحب کوئی قابل مصنف نہیں تھے اس موضوع پر ہمارے ساتھ بحث کر لی جائے۔ ہمارے جواب میں قادیانی اور لاہوری اخبارات تو خاموش رہے۔ البتہ قادیانی رسالہ

ریویو" نے ہمارے چیلنج کو قبول کر لیا۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" کی ۹ مئی، ۲۴ جولائی، ۲۸ اگست اور ۹ - اکتوبر کی اشاعتوں میں ہوتا رہا ہے۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اتنا ماہ خدمت اسلام مجلس مباحثہ کا انتظام بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہماری طرف سے اعلان کیا گیا کہ ہم یہ مباحثہ بعینہٖ کریں گے جس طرح مرزا صاحب نے امرتسر میں عیسائیوں سے کیا تھا۔ (اہلحدیث ۲۴ جولائی) ہمیں یقین تھا کہ احباب مرزا سنت مرزا پر عمل کرنے کو فوراً مستعد ہو جائیں گے۔ مگر خدا جانے اپنا ضعف محسوس ہوتا ہے یا پنجہ شیر کا خوف ہے۔ قادیانی رسالہ ریویو بابت اکتوبر پھر وہی قیدیں پیش کرتا ہے کہ یہ مباحثہ اخباروں میں شائع ہوتا ہے۔ مگر اس بات کا جواب نہیں دیتا کہ اپنے نبی کی سنت کو کیوں ترک کرتا ہے۔ ہم پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہم یہ مباحثہ اسی طرح کریں گے جس طرح مرزا صاحب کا ڈپٹی آتھم کے ساتھ ہوا تھا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اوقات میں کمی بیشی ہو جائے لیکن ہوگا اسی طرح جس طرح مرزا صاحب نے کیا تھا۔ ورنہ وجہ بتائی جائے کہ سنت مرزا کو کیوں چھوڑا جاتا ہے۔

قادیانی ہوشیار ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ بہر دو صنف بہت ہوشیار ہے۔ اپنے اپنے حلقہ اثر کو مسحور رکھنا انکو خوب آتا ہے۔ ادھر ہم نوٹس پر نوٹس دے رہے ہیں کہ مرزا صاحب قابل مصنف نہ تھے جس سے جماعت مرزائیہ میں کھلبلی مچ گئی ہے کیونکہ بقول اُن کے تصنیف و تالیف ہی مرزا صاحب میں ایک ایسا وصف تھا جس پر ان کو بہت ناز ہے۔ ادھر حلقہ مریدین کو قابو میں رکھنے کے لئے رسالہ ریویو میں سلطان القلم کے عنوان سے ایک سلسلہ مضمون شروع کیا گیا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی تعریف کے ایسے پل باندھے گئے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ اس سلسلہ مضمون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے نبی کی طرح علم کلام سے ناواقف ہیں۔ علم مناظرہ کا یہ پہلا اصول ہے کہ پہلے مدعی اپنا بیان مع دلیل پیش کرے۔ بعد ازاں جواب میں سائل جو چاہے کہے۔ ہم نے اپنا بیان متعلقہ ناقابلیت مرزا ابھی پیش نہیں کیا اور نہ کوئی ثبوت دیا ہے۔ مگر ان لوگوں نے سلطان القلم کے عنوان سے سلسلہ مضمون گویا بطور معارضہ پیش کر دیا۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ اپنے حلقہ اثر کے لوگ قابو میں رہیں ورنہ ایسی تحریروں کی وقعت ہمارے نزدیک خواجہ کے شاہدوں سے زیادہ نہیں ہے۔

بندگان خدا سنو! ہم تو مرزا صاحب کی تحریرات سے دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ قابل مصنف نہ تھے۔ اور آپ ہم کو خواجہ کے گواہوں کی شہادتیں سناتے ہیں۔ جس کی وقعت ہمارے نزدیک پرکاہ کے برابر بھی نہیں ہے۔

ناظرین کرام! یہ مباحثہ ایک نظیر مباحثہ ہوگا۔ جس میں مرزا صاحب کی نبوت، مسیحیت اور مجددیت وغیرہ زیر بحث نہیں آئے گی صرف فن تصنیف کی حیثیت سے بقاعدہ علم کلام ان کو جانچا جائے گا۔ کیونکہ جماعت مرزائیہ کو مرزا صاحب کے اس وصف پر بڑا ناز ہے۔ اور اس کو وہ مرزا صاحب کی مجددیت اور نبوت وغیرہ کی دلیل اور برہان سمجھتے ہیں واقعہ بھی یہ ہے کہ آج تک اس بحث پر فریقین میں مباحثہ بھی نہیں ہوا۔ چونکہ یہ ایک علمی مباحثہ ہوگا اس لئے ہر مذہب کے لوگوں کو اس میں شرکت کرنی چاہئے۔ ہمارا بیان صرف یہ ہوگا کہ ؎

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ اُن میں کیا دیکھتے ہیں

ہمارے اس چیلنج کے جواب میں قادیانی پریس کھسیانا ہو کر کبھی ہم کو بوڑھا کہتا ہے اور کبھی ہمیں عمر کی آخری منزل میں پہنچ کر پاؤں قبر میں لٹکائے ہوئے لکھتا ہے۔ ہم ان کی اس قسم کی تحریروں سے پریشان خاطر نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس قسم کی آواز اس سے پہلے ہوشیارپور سے مرزا صاحب کلاں کے کانوں میں پہنچی تھی۔ جبکہ انہوں نے منکوحہ آسمانی کے ساتھ اپنے رشتہ کی بابت زور دیا تھا تو ان کو جواب ملا تھا کہ یہ بوڑھا کہیں مرتا بھی نہیں۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے اپنے لئے رشتہ کی درخواست کی تھی۔ جسے فریق ثانی نے ناپسند جان کر یہ الفاظ لکھے جو ان کا حق تھا مگر میری طرف سے کوئی رشتہ کی درخواست تو نہیں ہے پھر بھی میرے حق میں یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس پر مرزا غالب کا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ کیوں جیتا ہے غالب
قسمت میں ہے اعدا کا جلانا کوئی دن اور

کیا مولانا اسمٰعیل شہید مقلد تھے؟

از مولوی عبدالصمد صاحب مبارکپوری مدرس مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڑھ

اخبار "اہلحدیث" امرتسر دام بقاءہ اللہ ابداً مجریہ ۲۴ صفر سلسلہ رواں میں عنوان مذکور کے تحت یہ بحث کہ مولانا شہید دہلوی مقلد تھے رسالہ "المفتی" دیوبند سے نقل فرما کر حضرت مدیر مدظلہ العالی نے اس کی تردید کر کے حضرت شہید کو غیر مقلد ثابت کیا ہے۔ جو عین حقیقت اور مطابق نفس الامر ہے۔ جزاہ اللہ عنا۔ حضرت شہید کے اہل حدیث اور محمدی غیر مقلد ہونے کے شواہد اور ثبوت بکثرت

ہیں۔ لہذا عوام کے آگاہ کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ تقلید میں کیا شیرینی اور حلاوت ہے کہ مقلدین سے نہیں چھوٹتی اور مقلدین تمام جہاں کو اس کا پابند بنانے کی کوشش کرتے اور بڑے بڑے اہل علم بزرگوں کے مقلد امام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو اس قید سے سخت بیزار و متنفر اور اس کے مبطل اور ماحی تھے۔ شہید دہلوی رضی اللہ عنہ کا علمی کمال و تبحر خداداد ذہانت وفطانت اور انتہا درجہ کا حفظ واتقان اور مجتہدانہ دماغ مشہور ومسلم ہے اور آپ کی تحریرات وتصنیفات اور علمی کارنامے اسکے شاہد عدل ہیں۔ با ایں ہمہ فضل وکمال آپ کو بھی زمرۂ مقلدین میں داخل وشامل کر دیا گیا۔ یوں تو قلم مضمون نگاروں کے ہاتھوں میں ہے جسے جو چاہیں لکھ دیں۔ مگر حقیقت چھپانے سے نہیں چھپ سکتی۔ مقلدین کا حضرت شہیدؒ کے متعلق یہ دعویٰ ٹھیک اس شعر کا مصداق ہے ؎

وکل یدعی وصلا للیلی
ولیلی لا تقر لهم بذا کا

سچ تو یہ ہے کہ حضرت شہید دہلوی رضی اللہ عنہ کے فیض وارشاد سے ہندوستان میں توحید وسنت کی روشنی پھیلی اور اتباع سنت وعمل بالحدیث کا باغ ہرا بھرا ہوا اور تقلید وشرک کی ظلمت مٹی۔ لاکھوں اشخاص اہل حدیث کے حلقہ میں داخل ہوئے۔ تقلید کا جوا گردن سے اتار پھینکا۔ اور آپ کا یہ فیض واثر ہندوستان ہی تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ ہندوستان سے باہر بھی پہنچا۔ جیسا کہ ذیل کے بیان سے واضح ہوتا ہے۔ سوانح احمدی میں ہے
"مولوی حبیب اللہ صاحب قندھاری [illegible] مولوی محمد [illegible] صاحب شہید سے [illegible] وتی [illegible] وماوراء النہر کے ساتھ [illegible] تقلید شخصی کی بابت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید سے بحث کرنے کو آئے تھے مگر مولوی صاحب شہیدؒ اور دوسرے اشخاص قافلہ کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر ان کے ایسے معتقد ہو گئے کہ بوقت بحث سر نیچے کئے ہوئے مولانا شہید کے سامنے ساکت بیٹھے رہتے تھے اور جب ان کے ساتھ والے مولویوں نے ان سے کہا کہ بوقت بحث تم کچھ نہیں بولتے اور ساکت بیٹھے رہتے ہو انہوں نے جواب میں کہا تھا کہ میں تو ان لوگوں کا طریق اور روش مثل صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتا ہوں۔ پھر ایسے بزرگوں سے کیا بحث کروں" (سوانح احمدی صفحہ ۱۸۴)

اسی کتاب کے دوسرے مقام میں ہے:۔
"صدہا مولوی اور عالم کابل اور قندھار اور سمرقند اور ماوراء النہر وغیرہ کے جمع ہوکر بمقام پنجتار مسئلہ وجوب تقلید میں آپ (مولانا شہیدؒ) سے بحث کرنے کو آئے تھے۔ چنانچہ ایک ہفتہ تک یہ بحث رہی۔ آخر کو وہ سب مولوی لاجواب ہوکر عدم وجوب تقلید شخصی کے قائل ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص تو قرآن وحدیث کا حافظ اور محقق اور اس میں غوطہ لگائے ہوئے ہے اس سے کون جیت سکتا ہے"
(سوانح احمدی ص۱۹۴)

نیز ص۱۹۵ میں ہے:
"اگر تقلید کا مقدمہ مولانا شہید کے ہاتھ سے لکھا جاتا تو عجیب گل کھلتا اور پھر معتقدان سید صاحب کو تقلید شخصی کے واجب اور فرض کہنے کا حوصلہ باقی نہ رہتا"
ان عبارات نے صاف صراحۃً ثابت کر دیا کہ مولانا شہید [illegible] غیر مقلد تھے بلکہ آپ نہایت زبردست اہل حدیث گر تھے۔ یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ یہاں پر تقلید سے مراد ہر کس ہونا کس پیر و درویش کی تقلید ہے۔ جیسا کہ رسالہ المفتی" والے نے لکھا ہے۔ عبارت منقولہ بالا میں موضوع بحث کا تقلید شخصی ہونا متعین ہے جو [illegible] تاویل کو باطل کر رہا ہے۔ نیز ایک اور دلیل اس قول کو مردود کر رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مرید ونائب مولانا ولایت علی صاحب [illegible] جن کو سید صاحب نے ہدایت وارشاد خلق کے لئے ہندوستان بھیجا تھا اور جنہوں نے علم حدیث مولانا شہیدؒ سے حاصل کیا تھا۔ آپکے حالات میں لکھا ہے ؎

"آپ نے اپنے شیخ (یعنی سید احمد رضی اللہ عنہ) اور ان کے مخصوص خلفاء کی طرح بیسیوں مردہ سنتیں زندہ کیں" (سیرت احمد شہید ص۲۱۹)

اور سوانح احمدی میں مرقوم ہے:۔
"جب چرچا عمل بالحدیث اور آمین بالجہر اور رفع یدین کا اس شہر پٹنہ میں ببرکت بڑے حضرت (مولانا ولایت علی) کے شروع ہوا تو فرقہ مقلدین شہر پٹنہ نے مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری کو خط بھیج کر واسطے مقابلہ ومباحثہ اہل حدیث کے بلایا۔ [illegible] بعد مباحثہ کے مولوی محمد فصیح صاحب نے یہ اقرار لکھا کہ کسی خاص امام کا مقلد اگر بوجہ ترجیح بالدلیل کسی حدیث صحیح صریح غیر منسوخ پر مثل آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ کے عمل کرلے تو اپنے امام کی تقلید سے خارج نہیں [illegible] (سوانح احمدی صفحہ ۲۱۹)

۱؎ اسی لئے اخبار العدل" گوجرانوالہ میں ایک دفعہ حضرت جبرئیل کو بھی حنفی لکھا گیا تھا۔ (اہلحدیث)

۲؎ سوانح احمدی ص۲۰۹ و سیرت سید احمد شہید ص۱۵۰م

اس عبارت نے ثابت کیا کہ حضرت سید احمد صاحب اور مولنا شہید رحمۃ اللہ علیہم کے یہ شاگرد مولنا ولایت علی صاحب پختہ عامل بالحدیث اور خالص غیر مقلد تھے۔ پس یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ خود شہید رضی اللہ عنہ مقلد تھے۔ اب اس سے زیادہ دلیل و ثبوت کی ضرورت نہیں۔

میں اس موقع پر اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تقلید کوئی فخر و عزت کمال و بزرگی کا سبب نہیں ہے اور نہ ترک تقلید کوئی مذموم و قبیح شے ہے۔ ائمہ عظام نہ تو تقلید سے خوش ہونگے اور نہ ترک تقلید سے ناراض و ناخوش۔ ان کی رضامندی و رفاقت قرآن و سنت کی پیروی سے حاصل ہوگی۔ جیسا کہ فرمایا:- وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (پ ۵- س نساء) پس ہمیں لازم ہے کہ اپنے اندر ان بزرگوں کے سے اخلاق و اعمال اور عادات و اطوار پیدا کریں۔

الانتہاض لدفع الاعتراض

(نمبر ۱۲)

(از مولنا ابوتمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)
(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح عبد اللہ بن عباس رض بھی صحابی ہیں۔ حبر امت ہیں، مفسر قرآن ہیں، عبد المطلب صاحب واقعہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا کے واقعات متعلقہ کو دوسروں کی نسبت صحیح طور پر جان سکتے ہیں۔ اُن کا قول طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ کے متعلق تفسیر ابن کثیر اور فتح البیان میں موجود ہے۔ بلکہ حافظ عماد الدین ابن کثیر اُن کی روایت ابن عباس کے بعد شاگردان عکرمہ کی اور پھر عبید بن عمیر (جن کو آپ اینٹ لگانے والے اور از خود بات گھڑنے والوں میں شمار کرتے ہیں) کی روایت ذکر کرکے فرماتے ہیں۔ وَهٰذِهِ اَسَانِيْدُ صَحِيْحَةٌ یعنی یہ سب اسناد صحیح ہیں۔

اب قتادہ کے متعلق محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:-

قتادہ رح جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت انس صحابی رض اور سعید بن مسیب اور عکرمہ وغیرہ تابعین سے ان کی روایتیں ہیں۔ ظاہری آنکھوں سے معذور پیدا ہوئے۔ قدرت نے فوق العادت حافظہ عطا کیا تھا۔ ۱۱۷ھ میں پچپن سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرآۃ التفسیر میں ان کو قدمائے مفسرین میں شمار کیا گیا ہے۔ (دیکھو صفحہ ۲۲)۔ لیکن برخلاف اس کے مولنا خانی خان صاحب اس کو متاخرین میں گنتے ہیں۔

خاتمۃ الحفاظ رح ان کی بابت تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں:- ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔ اور خلاصہ میں حضرت محمد بن سیرین رح کا قول نقل کیا ہے کہ قتادہ (احفظ الناس) تھا۔ حافظ ابن حجر رح نے تقریب التہذیب کے مقدمہ میں راویوں کے مراتب بارہ رکھے ہیں۔ مرتبہ اول پر صحابہ رض کو رکھا ہے۔ اور دوسرے مرتبہ پر اُن راویوں کو رکھا ہے جن کے نام کے ساتھ اسم تفضیل کا صیغہ بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً اوثق الناس، یا کوئی صفت لفظاً مکرر بیان کی گئی ہے۔ مثلاً ثِقَةٌ ثِقَةٌ یا معناً مکرر لکھی گئی ہے۔ مثلاً ثِقَةٌ حَافِظٌ۔ گویا یہ مرتبہ صحابہ رض کے بعد سب سے اوپر کا ہے۔ اب غور کیجئے کہ جب حافظ صاحب ممدوح رح حضرت قتادہ رح کے لئے دو لفظ ثِقَةٌ اور ثَبْتٌ جو معناً مکرر ہیں لکھتے ہیں۔ اور خلاصہ میں ان کو بصیغہ تفضیل احفظ الناس سے یاد کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ حضرت قتادہ رح اول نمبر کے راویوں میں سے ہیں۔ اگر معاذ اللہ بقول مولنا خانی خان صاحب، ایسے راویوں کی نسبت یہ گمان لیا جائے کہ وہ لوگوں کے مذاق کے موافق باتیں گھڑا کرتے تھے تو علم حدیث سے امان اٹھ جائے گا۔ یہ ان کی وہ مخفی چال ہے جس سے وہ اسلامی لٹریچر کو لوگوں کی نظر میں بے اعتبار کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل یہ عام کام ہوگیا ہے کہ بعض لوگ تھوڑا سا پڑھ لینے کے بعد بڑے بڑے ائمہ ذی شان کے حق میں زبان درازی شروع کر دیتے ہیں۔ (خدا تعالےٰ ہمیں ان کے شر سے بچائے آمین!)۔ نیز خلاصہ میں ان کی بابت لکھا ہے۔ اَحَدُ اَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ حَافِظٌ یعنی یہ ان بڑے بڑے ائمہ میں سے ہیں جو اسلام میں مثل جھنڈوں یا پہاڑوں یا نشانات کے ہیں اور حافظ حدیث بھی ہیں۔ (باقی)

مبارک تجویز

ملک امام خان صاحب نے جو سلسلہ حیات ثنائیہ کا تجویز کیا ہے۔ بہت مفید اور ضروری چیز ہے۔ ملک صاحب اس اہم کام کے لئے خاص موزون شخص ہیں۔ میں اس کار خیر میں حتی الامکان مالی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔ یہ سلسلہ اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہو جانے کے بعد کتابی صورت میں شائع ہوا تو بہت فائدہ مند ہوگا۔ خدا تعالےٰ حضرت مولنا ایدہ اللہ بنصرہ کی عمر میں برکت کرے آمین! (راقم عبد العزیز اہل حدیث کوٹلی لہارا مغربی ضلع سیالکوٹ)

متفرقات

مرزائیت سے توبہ | جناب خلیفہ صاحب قادیانی!!

آپ کے ہر دو مراسلے ملے - پیشتر ازیں ایک لفافہ فارم تشخیص چندہ اور اب ایک خط یاد دہانی ملا - جناب واردات اصل میں یہ ہے کہ

کہ مجھ کو میرے قرابت دار اس دھوکہ سے قادیان لے گئے کہ تم کو نوکری دلائیں گے - میں بے کار تھا - اس آواز کو لبیک کہہ کر ساتھ ہو لیا - جب وہاں گیا - تو مجھے ایک کمرے میں لے جایا گیا - وہاں کچھ قواعد مجھ سے پڑھا کر مجھے اوپر کی چھت پر لے جاکر آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا دیا - میں اپنی واپسی تک اسی زعم میں تھا کہ شاید یہ سب باتیں نوکری میں شامل ہیں - حتی کہ میں واپس گاؤں میں آگیا - تب پتہ لگا کہ میں مرزائی ہو گیا ہوں - میں چونکہ قادیانی جماعت کے طور طریق سے پہلے ہی متنفر تھا - اس واسطے مجھے یہ چال بازی دھوکہ بازی اچھی معلوم نہ ہوئی - لہذا میں نے آپ کو بذریعہ اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء صفحہ ۹ جلد ۳۹ متفرقات کالم ۳ پر مطلع کر دیا تھا کہ میں اس نئی اختراع سے باز آیا - مگر آپ اسی طرح مجھے مرزائی سمجھ رہے ہیں - میں اس نئے دین سے متنفر ہوں - لہذا مجھے معذور تصور کریں -

بقلم خود محمد صادق ولد احمد دین باشندہ سکنہ میر سیاں - ڈاکخانہ راہوں - ضلع جالندھر - ۱۷ - اکتوبر ۱۹۴۲ء -

نسخہ درکار ہے | میرا لڑکا جس کی عمر بیس سال ہے - دو سال قبل ٹائفرڈ ہو گیا تھا - اور دوران ٹائفرڈ میں خون کے دست بھی ہوتے تھے - چونکہ خون دستوں کے ذریعہ زیادہ خارج ہو گیا تھا - جس سے نہایت کمزوری ہو گئی تھی - کسی کے بتلانے پر ایک دیہاتی حکیم سے علاج کرایا گیا - دیہاتی حکیم نے سبز جڑی بوٹی کے عرق کے ہمراہ پارہ دے کر علاج کیا تو صحت ہو گئی - لیکن کچھ دن کے بعد مرض مرگی کا دورہ شروع ہو گیا - عرصہ دو سال سے متواتر علاج مرض مرگی کا کیا جاتا ہے لیکن کچھ افاقہ نہیں ہو رہا ہے - دورہ مرض مرگی کا دو ماہ یا تین ماہ کے بعد ہوتا ہے - لیکن دورہ دو دفعہ ہوتا ہے - پہلی بار نہایت زور دار ہوتا ہے اور دوسری بار اس سے کم - دورہ پانچ منٹ تک رہتا ہے - ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے - منہ سے کف جاتی ہے - اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مجرب دوائی ہو تو مہربانی عنایت فرما دیں - یا کوئی نسخہ ہو تو بذریعہ اخبار مطلع فرما دیں - (محمد عبد السبحان سب اوورسیر تعمیرات گلبرگہ - محلہ کھاری باولی حیدر آباد دکن) (مہر غریب فنڈ وصول)

فتاویٰ

س ۱۵۹ } دوکانداران دستور کے ماتحت آڑھتی لوگ کچھ رقمیں خریداروں کو بطور قرضہ دیتے ہیں - جن سے اُن کی غرض دوکان کی ترقی ہوتی ہے کہ وہ اپنی جنسیں دوکان پر لائیں - اُن رقموں میں سے کئی رقموں کے ضائع ہونے کا احتمال بھی ہوتا ہے اور کئی ایک رقمیں دوسرے لوگوں کی آڑھتیوں کے پاس بطور امانت کے رہتی ہیں - اُن امانتی رقموں کو بھی وہ بطور قرضہ دوسرے لوگوں کو دے دیتے ہیں - لیکن جب کوئی صاحب رقم آکر مانگے تو اُسے ادا کر دی جاتی ہیں - اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ (۱) اُن قرض دی ہوئی رقموں کی زکوٰۃ سال کے سال حساب کر کے دیدی جائے؟ اگرچہ وہ وصول نہ ہوں یا وصول ہونے پر دی جائے پھر وصول ہونے پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ دی جائے گی یا جتنے سال وہ باہر رہی ہو تمام کی؟ رقموں کے وصول ہونے کا ایک وقت نہیں ہو سکتا کیا اس وقت کو بھی ملحوظ رکھا جائے - (۲) امانت میں رکھی ہوئی رقموں کو بطور قرضہ دینے میں کوئی شرعی سقم تو نہیں؟ اور اُن امانتی رقموں کی زکوٰۃ کون دیگا مالک یا جس کے پاس امانت رکھی ہوں - لہذا کیا ارشاد ہے

(چوہدری عمر دین - طفیل محمد از اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

ج ۱۵۹ } جب رقوم واپس آجائیں تو ان کا حساب کر کے زکوٰۃ دیدے اگر کوئی رقم تلف ہو جائے تو زکوٰۃ بھی ساقط ہو گی - بحکم لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا - امانت کو استعمال کرنے سے امانت نہیں رہتی بلکہ قرض واجب الادا ہو جاتا ہے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضائع ہونے سے مالک کو رقم وغیرہ دینی پڑتی ہے - اس کی زکوٰۃ مالک کے ذمہ ہے جب اس کو وصول ہو جائے - اللہ اعلم!

جنگ کے متعلق ایک لمحۂ فکریہ!

مجھے کئی دنوں سے ایک خیال پریشان کر رہا ہے کہ یورپ کی جنگ میں جتنا وقت لگے گا - اس میں شک نہیں کہ یہ مصیبت کا زمانہ ہو گا - اس مصیبت اور بے چینی میں زن و مرد کا ملاپ کیسے ہو سکتا ہو گا - کیونکہ ملاپ مذکور خاص فرحت اور مسرت پر مبنی ہے - پس اتنے لمبے عرصے تک نسل انسانی کی ترقی رکنے سے یورپ کی آئندہ مردم شماری پر کیا اثر ہو گا - کچھ قتل سے کچھ عدم ولادت سے فاعتبروا یا اولی الابصار -

(ابو الوفاء)

ملکی مطلع

مصری محاذ کا جمود ختم ہوگیا

(یہ اخباری اطلاعات ہیں (العلم عنداللہ)

مصری محاذ پر کچھ عرصہ سے جو جمود سا طاری تھا وہ اب ختم ہوگیا۔ جیسا کہ قاہرہ سے ۲۴۔ اکتوبر کو اعلان کیا گیا کہ کل رات مصر میں اتحادی فوج نے العلمین میں محوری مورچوں پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کا مقصد جرمن مورچوں کو تباہ کر دینا ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز گذشتہ پانچ روز سے دشمن کے مورچوں پر شدید حملے کر رہے تھے۔ یہ حملے گویا اس بڑے حملے کا پیش خیمہ تھے۔ ادھر محوری بھی مقابلہ کے لئے تیار ہو رہے تھے انہوں نے بھی مالٹا پر ہوائی حملے تیز کر دئیے تھے۔ اور باوجود خطرہ کے مصری محاذ پر کمک اور رسد لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیبیا کی پہلی لڑائیاں صحرا کے وسیع میدانوں میں ہوئی تھیں۔ مگر موجودہ لڑائی قطارہ کے رتبہ اور بحیرہ روم کے درمیان شروع ہوئی ہے۔ قاہرہ میں ایک فوجی مبصر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس حملہ میں انتہائی رازداری سے کام لیا گیا۔ فریقین گذشتہ تین ماہ سے زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف رہے ہیں۔ دیکھیں یہ جنگ کتنی طوالت پکڑتی ہے)

روسی محاذ روس میں سٹالن گراڈ کے مورچہ پر روس اور جرمنی کی فوجیں دو اڑھائی مہینوں سے مصروف پیکار ہیں۔ اس شہر کا اکثر حصہ ہوائی جہازوں اور توپ خانہ کی گولہ باری سے تباہ ہو چکا ہے مگر فریقین جان و مال کے بھاری نقصان کے باوجود ایک دوسرے کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ تادم تحریر شہر کے کچھ حصہ پر روسیوں کا قبضہ ہے۔ یہ شہر دریائے والگا کے کنارے پر تیس میل تک چلا گیا ہے۔ جس میں بے شمار صنعتی کارخانے تھے۔ جن میں سے اکثر کی مشینری دوسری جگہ منتقل کر دی گئی ہے۔ چند یوم سے جرمنوں نے اس محاذ پر آخری اور فیصلہ کن حملہ شروع کیا ہوا ہے جو ابھی جاری ہے۔ جرمنی دباؤ کو کم کرنے کے لئے روسی جرنیل مارشل تموشنکو نے شہر کے شمال مغرب میں جارحانہ حملہ شروع کر دیا ہے اور روسی فوجیں جرمنی کے مفتوحہ علاقہ میں بتدریج پیشقدمی کر رہی ہیں۔

لندن میں روس سے ۲۴۔ اکتوبر تک جو اطلاعات آئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے سٹالن گراڈ پر جو نیا حملہ شروع کیا ہے اس میں اُن کو کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ مارشل تموشنکو کی فوج نے جو شمال مغرب میں حملہ آور ہے دشمن سے دو مورچے چھین لئے ہیں اور اُسے دریائے ڈان کے پار دھکیل دیا ہے۔ مشرقی قفقاز میں جرمنوں کو گروزنی کے تیل کے چشموں سے ساٹھ میل دور روکا ہوا ہے مغربی قفقاز میں بحیرہ اسود کی بندرگاہ نوو روسسک کے جنوب مشرق میں زبردست لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ جرمنوں نے لینن گراڈ کے شمال مشرق میں جھیل لڈوگا پر فوج اتارنے کی کوشش کی تھی۔ جسے ناکام بنا دیا گیا۔ جرمنی کے چھ بحری جہازوں کو غرق کر دیا گیا۔ ان کے پندرہ طیارے بھی برباد کر دئیے گئے۔

ناظرین روسی محاذ کا کچھ حال معاصر ملاپ کے الفاظ میں مطالعہ کریں:-

"یہ قیاس کہ جرمن فوجیں کاکیشیا کے اندر سردیوں میں بھی جارحانہ جنگ جاری رکھیں گی۔ مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ سٹالن گراڈ کے ایک حصے پر روسیوں کا ابھی تک قبضہ ہے لیکن خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کی بڑی تعداد اس وقت سٹالن گراڈ کے محاذ پر نہیں۔ بلکہ سٹالن گراڈ سے آگے بڑھ کر دریائے والگا کے اس کنارے پر لڑ رہی ہے۔ جہاں سے جرمنی کو استراخان تک پہنچنے کا راستہ مل سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سٹالن گراڈ کی جنگ دراصل استراخان کی جنگ تھی۔ سٹالن گراڈ پر متواتر حملوں سے جرمنی کا مقصد یہ نہیں تھا کہ وہ سٹالن گراڈ پر قابض ہو تاکہ جہاں ماسکو سے آنے والی اس ریلوے لائن کو بند کر سکے۔ جو کاکیشیا میں داخل ہوتی ہے۔ اور والگا کے کنارے بڑی بڑی توپیں لگا کر دریائی راستے کو ناقابل استعمال بنا سکے۔ وہاں والگا کے دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر استراخان تک پہنچ سکے۔ اور اس طرح کاکیشیا کو باقی روس سے کاٹ دینے میں کامیاب ہو جائے۔ اس وسیع کوشش کا پہلا حصہ سٹالن گراڈ تھا۔ اس کی منزل مقصود بحیرہ کیسپین کی بندرگاہ استراخان ہے۔ پہلا حصہ ابھی تک کلیتاً ختم نہیں ہوا۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ سٹالن گراڈ پر اُن کا قبضہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ یہ دعویٰ غلط ہے۔ اس لئے کہنا کہ جرمن کوشش کا پہلا حصہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو چکا ہے۔ ٹھیک نہیں۔ اور اگر جرمن اعلان کو درست بھی سمجھ لیا جائے۔ اس بات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ سٹالن گراڈ سے استراخان کا راستہ جرمنوں کے لئے انتہائی مشکل اور کٹھن راستہ ہوگا۔ سٹالن گراڈ اور استراخان کے درمیان ہوائی فاصلہ

۲۴۰ میل کے قریب ہے۔ جنوب کی طرف بڑھتا ہؤا دریائے والگا تنگ اور چوڑا ہوتا چلا جاتا ہے۔ سٹالن گراڈ کے قریب اس کا پاٹ قریبًا ایک میل ہے۔ استراخان کے قریب قریبًا ۲½ میل۔ جرمن فوجیں اگر دریا کے دائیں کنارے پر آگے بڑھیں تو روسی فوجیں بائیں کنارے سے توپوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے انہیں کافی نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ والگا کے بائیں کنارے کے ساتھ ساتھ ایک ریلوے لائن بھی استراخان تک جاتی ہے۔ اس ریلوے لائن کی موجودگی بھی روسی فوجوں کو کافی مدد پہنچا سکتی ہے۔ ان تمام باتوں کو دیکھنے کے بعد کوئی بھی آدمی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ استراخان پر قبضہ کرنے کے لئے جرمن کوشش کا یہ حصہ سٹالن گراڈ والے حصے سے اگر زیادہ سخت نہیں تو کم سخت بھی نہیں ہوگا۔ جرمنی اب بھی استراخان سے ۲۴۰ میل دور ہے اور یہ ۲۴۰ میل اس کی فوجوں کے لئے جہنم کا نمونہ بن سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ نتائج خواہ کچھ ہوں۔ جرمنی استراخان تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ اور یقینی طور پر کرے گا۔ استراخان تک پہنچے بغیر اس کے لئے کاکیشیا کو کلیتًا سر کرنا ممکن نہیں ہے۔"

(ملاپ لاہور ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء ص ۹)

سرکاری اطلاع

جرمنی پر ہلاکت آفریں حملے

شالن گراڈ سے جرمن اگر جلدی فارغ ہو جاتے۔ تو وہ یقینًا اپنی ہوائی طاقت کا ایک معتدبہ حصہ اپنے مغربی علاقوں کو اتحادیوں کے ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے بھیج سکتے تھے۔ اور طیارہ شکن توپوں کی کثیر تعداد بھی سٹالن گراڈ سے لاسکتے تھے۔ مگر سٹالن گراڈ میں روسیوں کی مزاحمت کی وجہ سے وہ وہاں اپنی ہوائی طاقت کم نہیں کر سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا ہے کہ اتحادی ہوائی جہاز اب پہلے سے بھی زیادہ مغربی جرمنی اور فرانس میں جہاں جرمنوں کے لئے سامان جنگ تیار کیا جاتا ہے۔ تباہی اور بربادی بپا کر رہے ہیں۔ اس ہفتے کے شروع میں ۱۴۔ اکتوبر کو اتحادی ہوائی جہازوں نے شمالی جرمنی میں بندرگاہ اور ہنر کیل پر بمباری کی۔ یہ متواتر دسواں حملہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے زیادہ شدید حملہ اس سے پیشتر نہیں ہؤا تھا۔ شہر فوجی اڈوں کو آگ لگ گئی۔ اور مغربی جرمنی میں ہیزوروپ اور ہالینڈ میں ریلوے ورکشاپوں اور فوجی چھاؤنیوں پر حملہ کر کے تباہی بپا کی گئی۔ مگر سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل ذکر ۱۹ اکتوبر کو مقبوضہ فرانس کے جنوبی حصے میں لاکریوشو پر ہؤا۔ یہ حملہ دن کے وقت کیا گیا۔ اس میں ۹۴ بمبار ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ ان کی حفاظت کے لئے کوئی شکاری ہوائی جہاز ساتھ نہ تھا۔ اور صرف ایک بمبار واپس نہیں آیا۔ یہاں کے کارخانے جرمنوں کے لئے اسلحہ جنگ بناتے تھے۔ یہ کارخانے جرمنی کے کرپ کے کارخانوں سے دوسرے درجے پر تھے۔ سارے ہوائی جہازوں نے باری باری بم گرائے

بحرالکاہل کا محاذ

مشرق بعید میں جنوبی بحر الکاہل کے جزائر میں جاپانیوں اور امریکنوں کے درمیان بری، ہوائی اور بحری لڑائیاں برابر جاری رہیں۔ جزیرہ نیوگنی میں جاپانیوں کو برابر شکست ہو رہی ہے۔ جزائر سلیمان اور نیوگنی میں جاپانیوں کے کم و بیش چالیس جہاز غرق اور ۳ سو سے زیادہ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ چین میں بھی ان کی حالت بدستور خراب ہے۔

مقبوضہ علاقوں میں بغاوتیں

یورپ میں جن ملکوں پر جرمنی کا قبضہ ہے۔ وہاں بغاوتیں اور شورشیں پھر رونما ہو رہی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جرمنی کی اندرونی طاقت کمزور ہو رہی ہے۔ جو روس میں جنگ اور اتحادیوں کے ہوائی حملوں کا نتیجہ ہے۔ فرانس سے جرمنوں نے ڈیڑھ لاکھ مزدور جرمنی کے کارخانوں میں کام کرنے کے لئے مانگے تھے۔ صرف سترہ ہزار ملے ہیں۔ باقی ایک لاکھ ۳۳ ہزار کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور فرانسیسی مزدوروں کی یہ حالت ہے کہ انہوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ وہ جرمنی جانے کے لئے تیار نہیں۔ ناروے میں جرمنوں کے جبر و استبداد کے باوجود وہاں کے باشندے تخریب کاریوں میں مصروف ہیں۔ کئی نارویوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ مگر اس کے باوجود ایسی وارداتیں برابر ہو رہی ہیں۔ ڈنمارک جیسا امن پسند ملک بھی اب جرمنوں کا شکار ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس ملک کے باشندوں نے بھی غلاموں کی طرح جرمنی کے لئے کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چیکوسلواکیہ اور یوگوسلافیہ میں جرمن افسروں پر قاتلانہ حملوں کی وارداتیں ہوئی ہیں یوگوسلافیہ اور یونان میں چھاپہ مار دستے پھر بیش از بیش سرگرمی سے جرمنوں اور اطالویوں پر چھاپے مار کر انہیں پریشان کر رہے ہیں۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ یونان میں ایک اطالوی رجمنٹ نے ان پریشانیوں سے گھبرا کر اپنے افسروں کے خلاف بغاوت کر دی۔

یہ سب واقعات اس حقیقت کا مظہر ہیں کہ جرمنی کو روس میں اور مغربی محاذ پر ہوائی لڑائیوں میں جو ناکامیاں ہوئی ہیں۔ ان سے مقبوضہ ملکوں کے باشندوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور انکی آزادی کی امیدیں پھر تازہ ہو گئی ہیں۔

کونین جتنی چاہیں

کونین سے بہترین سن کونین آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ڈاکٹر صاحبان کو دعوت ہے آزماویں اور داد دیں

ہر قسم کے ملیریا کا علاج

اور کونین کا سا کوئی نقصان بھی نہیں۔ یہ دوائی کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وئید کے غور وخوض کا نتیجہ ہے۔ لڑائی کی وجہ سے کونین بہت مہنگی اور نایاب ہے۔ پبلک کو اس کے سستے بدل کی ضرورت تھی جو حاضر ہے۔ اس کا نام

"سن کونین"

ہے۔ حکیم۔ ڈاکٹر۔ وئید صاحبان جو کہ اپنی مرضی سے مریضوں پر برتنا چاہیں وہ سفوف کی صورت میں منگوا سکتے ہیں۔ قیمت صرف بیس روپے -/-/۲۰ پونڈ یعنی آٹھ آنہ تولہ۔ (محصولڈاک اتولہ سے ۱۲ تولہ پر بھی ۷ رہی ہوگا) خوراک قریب ۴ گرین یعنی ۲ رتی۔ ایک تولہ میں ۴۸ خوراک۔

سن کونین ٹیبلٹس {مرکب}

(امرت تپ توڑ)

اسی سن کونین میں دوسری ادویات اعلیٰ ملاکر ٹکیہ تیار کی گئی ہیں۔ جو کہ ملیریا کے واسطے خاص اکسیری دوا ہے۔ کونین سے بھی زیادہ تیز اثر ہے مسلسل رہنے والا۔ روز آنے والا۔ تیہ یا چوتھیہ سب اس سے دور ہوتے ہیں۔ اور اکثر تین دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ نئے پرانے بخار میں برت سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں درد کمر۔ درد جوڑ وغیرہ بادی دردوں کو بھی نافع ہے۔ بخار میں ہونیوالی سردرد۔ متلی۔ قے وغیرہ کو بھی مفید ہے۔ کھانسی نزلہ۔ زکام وغیرہ کو نافع ہے۔ ۵ گرین (۲½ رتی) کی ٹکیہ تیار کی گئی ہیں۔ بچوں کے واسطے ½ سے ¼ ٹکیہ حسب عمر دے سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۱۶ ٹکیہ آٹھ آنے -/8/-

(محصول ڈاک ۱۶ ٹکیہ سے ۹۶ ٹکیہ پر بھی ۷ ہی ہوگا۔ یعنی ایک سے ۶ پیکٹ تک)

بہت ضروری اطلاع

ہم نے ابھی تک اپنی تمام ضروریات کے کئی گنا گراں ہو جانے پر بھی ادویات کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا تھا۔ لیکن اب باعث مجبوری ہم کو اعلان کرنا پڑ رہا ہے۔ کہ ہم اپنی موجودہ قیمتوں پر **۱۵ نومبر ۱۹۴۳ء سے صرف ۱۲½ فیصدی شرح گرانی لگائینگے۔**

مگر خیال رکھیں کہ "امرت دھارا صابن" کی قیمت ۹ فی ٹکیہ کردی گئی ہے۔

نوٹ:- سن کونین یا سن کونین کمپونڈ ٹیبلٹس (مرکب) میں سب دیسی ادویات شامل ہیں۔ دیگر بخاروں میں اس دوائی کو دینے سے نقصان نہیں فائدہ ہوتا ہے

خط وکتابت وتار کا پتہ: امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاک خانہ امرت دھارا ۱۶ لاہور

المشتہر منیجر لاہور

امرت دھارا کو ہمیشہ پاس رکھو - کبھی نہ بھولو-

کتب متفرقہ موجودہ دفتر اہلحدیث

المرقات فی احکام الصلوٰۃ مع احکام [illegible]

مولوی محمد جمال صاحب مرحوم امرتسری - اس رسالہ میں نماز کے اذکار مع ترجمہ دئیے گئے ہیں - اس کے علاوہ نماز کے متعلق تمام احکام بتاکر مسائل ثلاثہ خصوصیت سے حل کئے گئے ہیں یعنی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جنازہ کے ساتھ باواز بلند ذکر کرنا میت کے گھر میں تین روز مجلس تعزیت اور اس میں شرکت کرکے فاتحہ پڑھنا - قیمت ۶ر

فلسفہ اور معجزہ

یہ ایک تحریری مباحثہ کی روئداد ہے جو مولوی ہدایت اللہ سہسوانی اور مولوی عبدالعزیز تحصیلدار کے مابین ہوا - اس میں یہ بحث ہے کہ آیا خارق عادت امر کا وجود ممکن ہے یا ناممکن اخیر میں مدیر اہلحدیث مدظلہ العالی کا فیصلہ مرقوم ہے - قابلدید ہے - قیمت ۶ر

ابطال الہام وید

مصنفہ مولانا یونس خان صاحب بدایونی - آریوں کا دعویٰ ہے کہ الہام الٰہی شروع دنیا میں ہونا چاہئے - جس میں کسی انسان جگہ وغیرہ کا ذکر نہ ہو - یعنی اس میں کوئی قصہ کہانی نہ ہو - اس رسالہ میں آریوں کے اس دعویٰ کی تردید کیگئی ہے - قیمت ۲ر محصول

شہادت حسین

رض اس رسالہ میں امام حسین رض کے واقعہ شہادت پر تاریخی روشنی ڈالی گئی ہے - قیمت ۲ر مع محصول ۵ر

صدیق الرسول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات قیمت ۵ر مع محصول ۶ر

سیرۃ الصدیق

یہ کتاب خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] مختصر سوانحعمری ہے - قیمت ۱۲ر

خلافت فاروقی

حضرت عمر فاروق رض کی مبارک زندگی کے حالات درج [illegible] بچوں کے لئے مفید ہے - قیمت ۳ر

کریم اللغات

مصنفہ مولوی کریم الدین صاحب اس کتاب میں قابل مصنف نے عربی فارسی کے مشہور الفاظ کی اردو میں تشریح کی ہے - یہ الفاظ عموماً اردو تقریر و تحریر میں استعمال ہوتے رہتے ہیں - قیمت [illegible]

گلستان مترجم

اس کتاب میں شیخ سعدی علیہ الرحمت کی مشہور کتاب گلستان کی اصل فارسی عبارت کے ساتھ بین السطور میں اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے قیمت عہ ایضاً بوستان مترجم قیمت عہ

شرح گلستان

اس رسالہ میں شیخ سعدی کی گلستان کی سبق آموز اور دلچسپ ۳۹ حکایات کے مشکل اور قصہ طلب الفاظ کی مفصل تشریح کی گئی ہے - قیمت ۵ر

شان قرآن

مولفہ مولنا عبدالحلیم صاحب درعبنگوی اڈیٹر رسالہ محدث و مدرس دارالحدیث رحمانیہ - اس رسالہ میں قرآن مجید کے متعلق نہایت مفید اور بیش بہا معلومات درج ہیں - قیمت ۵ر

تنویر العینین والجنان فی اثبات خلافت شیخین من القرآن

مولنا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے رسالہ وسیلۃ النجات کا اردو ترجمہ ہے - اس رسالہ میں اس مباحثہ کی روئداد ہے جو مرحوم نے لکھنؤ میں شیعوں سے کیا تھا - جس میں آپ نے خلافت شیخین کا مسئلہ قرآن مجید اجماع صحابہ اور عقلی دلائل سے حل کیا ہے - قیمت ۲ر

نوٹ - محصول ڈاک جلد [illegible]

القول المبین فی عدم وجوب التقلید بالتعیین

مصنفہ مولانا غلام علی صاحب مرحوم قصوری ثم امرتسری - اسمیں مرحوم نے تقلید شخصی کے وجوب [illegible] قرآن حدیث کے علاوہ خود ائمہ اربعہ کے اقوال سے نرالی ہے - قابلدید ہے - قیمت ۲ر مع محصول

تقلید اور عمل بالحدیث

[illegible] شخصی کے رد میں ہے جو نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی مرحوم کی یادگار ہے - اس میں تقلید شخصی کی تاریخ - مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور سبب ان مذاہب میں اختلاف ہونے کا سبب تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ اور اس میں قول فیصل وغیرہ پر بحث کی گئی ہے قابلدید ہے - قیمت ۸ر مع محصول ۱۰ر

مہر نبوت

مولفہ ایم محمد خان سیف مونگوی اس رسالہ میں آنحضرت صلعم کے مختصر حالات زندگی درج ہیں - خصوصاً بچوں کے لئے مفید ہے قیمت ۱ر مع محصول ۱ر (یعنی دو آنے)

کالا پانی المعروف بہ تواریخ عجیب

انگریزوں کی شروع عملداری میں جماعت اہل حدیث پر جو [illegible] دور آیا تھا اسکی پوری تاریخ درج ہے - مؤلفہ مولنا محمد جعفر صاحب تھانیسری - قیمت ۶ر مع محصول ۸ر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) ...علم اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۵



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر | ۲۶ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

کیا ہونا چاہئے

(از مختار احمد صاحب مسلم رحمت آبادی)

ذوقِ وحدت کے لئے ایمان ہونا چاہئے
مردِ مومن کا یہی سامان ہونا چاہئے

لحن میں تاثیر ہو آواز میں تسخیر ہو
قاریٔ قرآن کی یہ شان ہونا چاہئے

مدعی توحید ہو کے شرک میں غلطاں ہے تو
عاملِ قرآن تو فرقان ہونا چاہئے

سینکڑوں ہیں آج مسلک اور ہزاروں پیشوا
حق و باطل کی تجھے میزان ہونا چاہئے

رہبری کچھ اور ہے اور رہبری کچھ اور
اس معمہ میں ذرا حیران ہونا چاہئے

حق پڑو ہی وصلِ حق ہے درحقیقت پر تجھے
صبر و استقلال میں سلمان ہونا چاہئے

عہد فاروقی تو دیکھے رونق اسلام میں
جاءَ نصرُ اللہ کا پھر اعلان ہونا چاہئے

ظلم و استبداد کے اس دورِ ناہنجار میں
بیعتِ رضوان کی برہان ہونا چاہئے

سو چکے ہیں بہت مسلم سو چکے ہیں بہت ہم
اب تو بیداری کا کچھ سامان ہونا چاہئے

انتخاب الاخبار

۸ نومبر تک ۔۔ ۸ نومبر تک

—— انجمن اہلحدیث لائل پور کا سالانہ جلسہ امسال [illegible] شان وشوکت سے منعقد ہوا جسمیں شائقین بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔

—— حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ امسال بحری یا بری راستے سے حج نہ کیا جائے کیونکہ اس کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ (افسوس! [illegible])

—— نئی دہلی سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۸۔ اکتوبر کو دشمن کے لڑاکے اور بمبار ہوائی جہازوں نے بھاری تعداد میں شام میں ہمارے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ ہمارے لڑاکے جہاز مقابلے پر نکل آئے۔ دشمن کے دو ہوائی جہاز یقیناً تباہ ہوگئے۔ غالباً ایک اور تباہ ہوگیا ہوگا اور چھ جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا

—— لندن کی اطلاع مورخہ ۳۰۔ اکتوبر مظہر ہے کہ جب سے برطانیہ کی جنگ شروع ہوئی ہے جرمنی نے روز روشن میں پہلا حملہ انگلستان کے جنوب مشرق میں کیا۔ ہمارے شکاری جہاز مقابلہ کے لئے آسمان پر چڑھ گئے اور ساتھ ہی طیارہ شکن توپیں مصروف عمل ہوگئیں۔ دشمن جہازوں نے بے تحاشا بمباری کی جس سے کچھ جانی اور مالی نقصان ہوا۔ اور دشمن کے کئی ایک جہاز نیچے گرائے گئے۔

—— قاہرہ کے سرکاری اعلان مورخہ یکم نومبر میں بتایا گیا ہے کہ ہماری آٹھویں فوج نے ایک ہفتہ پیشتر حملہ شروع کیا تھا آج توپوں کا تیسری مرتبہ مقابلہ ہوا۔ ہر مرتبہ دشمن کے سپاہی بھاری تعداد میں ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ہماری پیدل فوجیں دن رات لڑتی رہیں۔ انہوں نے اپنے نئے مورچوں میں دشمن کے چار جوابی حملوں کو پسپا کر دیا۔

—— ماسکو یکم نومبر۔ سٹالن گراڈ میں کارخانوں کے رقبہ میں روسی فوج نے جرمن فوج کے حملہ کو پسپا کر دیا اور باقی [illegible] پر روسیوں نے اپنی پوزیشن بہتر بنالی ہے اور کچھ پیشقدمی بھی کی ہے۔ سات جرمن مورچے تباہ کر دیئے گئے۔ جرمن جو روسی مورچوں میں گھس گئے تھے۔ اب تباہ کئے جارہے ہیں۔

—— آسٹریلیا کے وزیر فوج نے اعلان کیا ہے کہ جزیرہ نیوگنی کی جنگ نہایت احتیاط کے ساتھ تیار شدہ سکیم کے مطابق [illegible] ہمیں کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ آسٹریلیا کی فوجیں اب بھی دشمن کو [illegible] رہی ہیں۔

—— نئی دہلی یکم نومبر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اب وہ حکم منسوخ کیا جاتا ہے جو ۸۔ اگست ۱۹۴۲ء کو جاری کیا گیا تھا کہ موجودہ گڑبڑ کے واقعات کی خبریں اس وقت تک نہ چھاپی جائیں جب تک وہ سرکاری ذریعے یا رجسٹرڈ خبررساں ایجنسیوں یا ان کے نمائندوں کے ذریعے وصول نہ ہوں۔

—— امریکہ کے سکرٹری آف لیبر نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت ہماری مختلف صنعتوں میں ۴ کروڑ ۸۲ لاکھ ۳ ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود آئندہ سال میں ۳۵ لاکھ عورتوں اور ۱۵ لاکھ مزدوروں کی ضرورت ہے،

—— واشنگٹن یکم نومبر۔ امریکن فوجوں کے چیف جنرل نے ایک خط کے ضمن میں لکھا ہے کہ اس وقت آٹھ لاکھ امریکن فوج سمندر پار موجود ہے۔

—— لاہور میں بلیک آؤٹ کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں چار سو پچاس گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ گرفتار شدگان میں ایک مقامی مجسٹریٹ ایک اسسٹنٹ کمشنر اور ایک اے۔ آر۔ پی افسر لاہور کا بیٹا بھی شامل ہے۔

—— برطانوی طیارے برما میں جاپان کے فوجی اہمیت کے مقامات پر حملے کر رہے ہیں۔ ادھر جاپان نے آسام میں برطانیہ کے ہوائی اڈوں پر بمباری کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

عید آنہ فنڈ | حاجی محمد یوسف آگرہ عہ۔ الیس عبدالرحمن پشاور عمر۔ مولوی ابراہیم جنیال محمد خوشی محمد چک ۲۶ عہ۔ جماعت اہلحدیث مجو مرہ للعہ۔ حکیم اللہ بخش راہوں عہ۔ جماعت اہلحدیث پونچھ [illegible]

بزم توحید | از شیخ عبدالرحمن صاحب پشاور [illegible]

جمعیتہ تبلیغ اہلحدیث | کے لئے میاں خوشی محمد صاحب چک ۲۶ عہ (ایک روپیہ)

مدرسہ مکہ مکرمہ | کے لئے [illegible] شاہ پور [illegible]

مدرسہ مدینہ منورہ | [illegible]

ادائیگی | مدرسہ مدینہ کے حساب میں وصول شدہ رقم سے مبلغ دو صد روپیہ بذریعہ بیمہ شیخ حمید اللہ صاحب صدر بازار دہلی کی خدمت میں روانہ کر دیئے گئے۔

درخواست تفسیر | میں ایک غریب طالب علم ہوں۔ مجھے تفسیر ثنائی اردو اور تفسیر بکلام الرحمن عربی کے دیکھنے کا بے حد شوق ہے۔ بوجہ غربت کے میں خرید نہیں سکتا۔ کوئی اصحاب خیر میری اس مجبوری کو ملحوظ رکھ کر اعانت فرمائیں۔ پتہ۔ محمد اکبر اعرابی نزدیک مسجد خیرو تن والی۔ مدرسہ خیر العلوم شہر خیر پور ریاست بہاولپور

مرقع قادیان | یہ ماہوار رسالہ پہلے دفتر ہذا سے شائع ہوتا تھا۔ اب اس کی کچھ جلدیں موجود ہیں اس میں مرزائیت کی تردید میں بیش بہا مضامین درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۸ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— کراچی میں حُر ایکٹ کے ماتحت دو ہزار حُروں کے خلاف مقدمات جاری ہیں۔ اس کام کے لئے دو خاص مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

سرکاری اطلاع | عوام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں محبوس ۱۹۴۲ء کی تحریک سول نافرمانی کے قیدیوں سے شدید علالت کی صورت کے سوا ملاقاتوں کی اجازت نہیں۔ ایسے قیدیوں سے ملاقاتوں کیلئے جو درخواستیں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶- شوال المکرم ۱۳۶۱ھ

اخبار "الفقیہ" میں مجادلہ و مکابرہ

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ میں کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں میری نظر ایک مجلس پر پڑ گئی۔ قریب جا کر دیکھا تو علماء کی ایک مجلس ہے۔ جس میں بحث کے رنگ میں کچھ گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کا نقشہ انہوں نے اس شعر میں دکھایا ہے ؎

فقیہاں طریق جدل ساختند
لم لا نسلم ببرداختند

اسی جدلیہ مجلس کا نمونہ آج ہم اخبار "الفقیہ" میں دیکھتے ہیں۔ الفقیہ مورخہ ۱۴- ۲۱ جون کی اشاعتوں میں ایک مجادلانہ مضمون شائع ہوا ہے جو شیخ سعدی کے شعر مذکور کی گویا شرح ہے۔ یہ مضمون بنگلور کے دو مصنفوں میں ایک قسم کا جھگڑا ہے۔ ان میں سے ایک اہل حدیث ہے اور دوسرا حنفی۔ اس معاملے کو قال اقول کی شکل میں پیش کیا گیا ہے مگر ایسی طرز سے کہ متکلم اور مخاطب کے سوا کوئی تیسرا شخص شاید ہی اس کو سمجھ سکے۔ یہ جھگڑا وتروں میں دعاء قنوت کے موقع محل کے متعلق ہے کہ قبل الرکوع پڑھنی چاہئے یا بعد الرکوع۔

اسی ضمن میں ایک دو باتیں اور پیدا ہو گئی ہیں جن میں ہمیں بھی دخل دینے کا حق حاصل ہے۔

پہلی بات جو پیدا ہوئی ہے وہ جناب نامہ نگار ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ :-

اہل حدیث کے اطلاق[1] کی اہلیت قائلین عدم تقلید میں نہیں بلکہ اس کے صحیح مستحق محدثین مثل امام بخاری مسلم ترمذی نسائی اور امام مالک وغیرہ ہیں اور حقیقت میں عامل بالحدیث وہی ہیں آپ کے فرقہ پر اس کا اطلاق محض مبالغہ ہے۔ جیسے کوئی نیم حکیم کو طبیب حاذق کہہ دے "

(الفقیہ ۱۴ جون سنہ رواں صفحہ ۔)

اہلحدیث فاضل نامہ نگار کے اس اقتباس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث کے موجودہ افراد اہل حدیث کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ کیوں نہیں ہیں؟ اس کی وجہ نہیں بتائی۔ خیر! ہم اس امر کا فیصلہ ایک بہت بڑے علامہ اور فقیہ سے کراتے ہیں۔ جن سے ہماری مراد شارح در مختار شامی ہیں۔

[1] مصنف صاحب اگر بنگلور کے رہنے والے نہ ہوتے تو ہم ان کی اس اردو نویسی پر اعتراض کرتے۔ بہرحال غنیمت ہے یہ لوگ تو ان حضرات کو بھی مقلد کہتے ہیں غنیمت ہے کہ آپ نے ان کو اہل حدیث تو مان لیا ہے۔ خدا کرے آپ اس رائے پر پختہ رہیں۔ (اہلحدیث)

شامی نے دونو باتوں کا فیصلہ کیا ہے کہ اہل حدیث کہلانے کے حقدار کون ہیں اور حنفی کہلانے کے کون؟ فاضل نامہ نگار صاحب سینے پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈے دل سے سنیں۔ علامہ شامی لکھتے ہیں :-

حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذہبہ فیقرأ خلف الامام و یرفع یدیہ عند الانحطاط و نحو ذالک فاجابہ و زوجہ (شامی مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

یعنی ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک حنفی شخص نے کسی اہل حدیث کو اس کی لڑکی کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا۔ اس نے اس پیغام کی قبولیت کے لئے یہ شرط لگائی کہ وہ حنفی مذہب چھوڑ کر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے اور رکوع کے وقت رفع یدین کرے اس حنفی نے یہ شرط منظور کر لی اس پر اہل حدیث نے اس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا "

یہ عبارت بتا رہی ہے کہ کسی امام کی تقلید کے بغیر یہ دو کام کرنے والا اہل حدیث ہے سچ ہے

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

چونکہ اہل حدیث کہلانے کے لئے علامہ شامی کی مذکورہ بالا عبارت کافی ہے اس لئے بغیر تقلید کسی امام کے آجکل جو لوگ خلف الامام اور رفع یدین کرتے ہیں وہ اہل حدیث ہیں اور کسی شرط کی ضرورت نہیں۔ اب سنئے! حنفی کہلانے کا فیصلہ علامہ موصوف فرماتے ہیں :-

اَلْعَامِیُّ لَا مَذْھَبَ لَہٗ بَلْ مَذْھَبُہٗ مَذْھَبُ مُفْتِیْہِ ❊ اِنَّ الْمَذْھَبَ اِنَّمَا یَکُوْنُ لِمَنْ لَہٗ نَوْعُ نَظَرٍ وَ اِسْتِدْلَالٍ وَتَبَصُّرٍ فِی الْمَذْھَبِ عَلٰی

حَسْبِهٖ اَوْ لِمَنْ قَرَأَ كُتُبًا فِيْ فُرُوْعِ
ذٰلِكَ الْمَذْهَبِ وَعَرَفَ فَتَاوٰى
اِمَامِهٖ وَاَقْوَالَهٗ وَاَمَّا غَيْرُهٗ مِمَّنْ
قَالَ اَنَا حَنَفِيٌّ اَوْ شَافِعِيٌّ لَمْ يَصِرْ
كَذٰلِكَ بِمُجَرَّدِ الْقَوْلِ كَقَوْلِهٖ
اَنَا فَقِيْهٌ اَوْ نَحْوِيٌّ (حوالہ ایضاً)

یعنی عامی شخص کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اس کا مذہب وہی ہوتا ہے جو اس کے مفتی کا ہو۔ مذہب اس شخص کا معتبر ہوتا ہے جو مذہب میں بصیرت ہو یا اس نے اپنے مذہب کی فروع میں کوئی کتاب پڑھی ہو یا وہ اپنے امام کے فتاویٰ اور اقوال کو جانتا ہو ایسے شخص کے سوا کسی اور کا یہ کہنا کہ میں حنفی ہوں یا شافعی ہوں محض ایسا کہنے سے حنفی یا شافعی نہیں بن سکتا بلکہ اس کا یہ کہنا ایسا ہی غلط ہے جیسا کوئی کہے کہ میں فقیہ ہوں یا نحوی ہوں۔

الفقیہ کے فاضل نامہ نگار صاحب حنفی کی یہ تعریف ملحوظ رکھ کر بتائیں کہ سارے ہندوستان میں کتنے حنفی ہیں۔ سارے ملک کو جانے دیجئے صرف اپنے شہر بنگلور کے حنفیوں کا شمار کرکے ہمیں اطلاع دیجئے۔ ہم اسی سے اندازہ کرلینگے۔

اخبار الفقیہ کی پیشانی پر یہ جملہ لکھا ہوتا ہے "ہندوستان بھر کے اہل سنت کا واحد آرگن"۔ کیا اہل سنت کا یہ "واحد آرگن" یا اس کے قابل نامہ نگار مولانا آسی صاحب اس تعریف کے مطابق امرت سر کے حنفیوں کا شمار بتا سکتے ہیں؟ آہ! ع

بیابانوں میں کتنے ہیں بلا گردان کتنے ہیں
بتا دے زلف کے آشفتہ میری جان کتنے ہیں

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اب ہم اصل مضمون کا ذکر کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین ہمارے معروضہ کو غور سے پڑھیں گے۔

اس سلسلہ میں ہم صرف ایک ہی روایت نقل کردینا کافی سمجھتے ہیں۔ تخریج زیلعی للہدایہ میں اس مضمون کی متعدد روایات ملتی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے:

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وِتْرِيْ اِذَا رَفَعْتُ رَأْسِيْ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا السُّجُوْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ اِلٰى اٰخِرِ الْقُنُوْتِ (ص ۲۴۹)

یعنی حضرت حسن بن علی رض کہتے ہیں کہ مجھ کو آنحضرت علیہ السلام نے وتروں میں پڑھنے کے لئے دعاء قنوت سکھائی کہ جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں اور صرف سجدہ باقی رہ گیا ہو تو یہ دعاء پڑھوں۔ اللھم اھدنی فیمن ھدیت آخر تک۔

یہ روایت جو بنگلوری نزاع کے فیصلے کے لئے اصرح اور اوضح ہے صاف بتاتی ہے کہ وتروں میں دعاء قنوت کا موقع رکوع کے بعد اور سجدہ سے پہلے ہے۔ اس وضاحت کو بھی جو نہ مانے شیخ سعدی نے اس کو جواب دینے کا مشورہ یوں دیا ہے سے

آں کسی کہ بقرآں وخبر زو نہ رہی
این است جوابش کہ جوابش ندہی

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی کامیابی اور ناکامیابی

ہم بارہا اس مضمون کو مدلل لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے مشن میں ناکام گئے۔ مگر مرزائی پریس ایسا ضدی واقع ہوا ہے کہ ہماری دلیل پر توجہ نہیں کرتا۔ زبانی باتیں بنائے جاتا ہے ہم نے بارہا لکھا کہ کسی شخص کا کامیاب ہونا یہ ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے اور ناکام ہونا یہ کہ مقصد پورا نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص اپنا مقصد یہ ظاہر کرے کہ میں ایک کالج بناؤں گا۔ اگر نہ بناؤں تو میں ناکام سمجھا جاؤں۔ لیکن واقع کہ وہ اپنی زندگی میں پرائمری سکول بھی نہ کرسکے بلکہ پہلے ہی فوت ہوجائے تو کہا جائے کہ وہ یقیناً ناکام [illegible] اس کے وارث کامیاب ثابت کرنے کے لئے دوسرے کے مقابلہ میں اپنے پرائمری سکول کی لڑکوں کی کثرت بطور ثبوت پیش کریں تو کہا جائے گا۔ ع

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنی بعثت کا مقصد کیا بتایا ہوا ہے۔ [illegible] ذرا توجہ سے سنیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"طالب حق کے لئے میں یہ بات [illegible] کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں" (اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

ناظرین کرام! یہ ہیں مرزا صاحب کی بعثت اور تبلیغی زندگی کے مقصد کے الفاظ۔ خدارا انصاف فرمائیے کہ مرزا صاحب کا یہ مقصد پورا ہوگیا؟ یعنی تثلیث اور عیسیٰ پرستی دنیا سے دور ہو کر توحید الٰہی پھیل گئی؟ واللہ اگر ایسا ہوتا تو ہم بھی مرزا صاحب کے اس دعوے

حد تک [illegible] افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ عیسائیت [illegible] تثلیث دن بدن ترقی کر رہی ہے اور [illegible] س کے بعد مردم شماری کے کاغذوں میں عیسائیوں کی کثرت نظر آتی ہے۔ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے شروع میں عیسائیوں کی تعداد ہندوستان میں چھ لاکھ لکھی ہے۔ مگر آج ہندوستان میں عیسائیوں کا شمار (بقول مسیحی رسالہ المائدہ بابت اگست) ایک کروڑ ہے۔

مرزا صاحب کے مریدو! کب تک نادانوں کی آنکھوں میں کنکریٹ ڈالو گے۔ ہمارے جواب میں الفضل کس ہوشیاری سے لکھتا ہے کہ بہت سے انبیاء علیہم السلام ایسے گذرے ہیں جن کے ماننے والوں کا شمار بہت کم تھا کیا وہ انبیاء کرام بقول مولوی ثناء اللہ ناکام گئے؟[1] [illegible] ہماری پیش کردہ مثال اور مرزا صاحب کی منقولہ عبارت میں ملتا ہے۔ جسے ہم پھر دہراتے ہیں کہ ناکام وہ ہوتا ہے جو اپنے بتائے ہوئے مقصد میں فیل ہو جائے۔ مرزا صاحب نے اپنا مقصد واضح لفظوں میں بتایا ہوا ہے اس مقصد کے لحاظ سے وہ ناکام گئے۔ یہاں تک کہ ان کے صاحبزادے امیر مرزائیہ کو کہنا پڑا کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے وعدوں میں سے ابھی اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔ اسی لئے ہم بھی کہتے ہیں کہ ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

حیات ثنائی

(بقلم آغا عبدالغفار صاحب صفوی لکھنوی)

اہلحدیث ۲۴۔ اکتوبر میں اس مضمون کی قسط ۵ شائع ہو چکی ہے۔ اس سے آگے آج ملاحظہ فرمائیں۔

جب بحیثیت ایڈیٹر مولنا محمد سعید صاحب بنارسی کا انتقال ہو گیا تو مناظرہ و مباحثہ کا میدان وسیع ہو گیا اور دنیا کی نظریں مولنا ثناء اللہ صاحب کی طرف لگ گئیں۔ اور اب تمام ہندوستان میں مولنا کے نام دعوت نامے آنا شروع ہو گئے اور متعدد مناظروں میں کامیابی حاصل کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ دعوت ناموں کی کثرت سے یہ دقتیں پیش آنے لگیں کہ کن کن دعوت ناموں کو مقدم و موخر اور کس کو مرجح تصور کیا جائے۔ لودھیانہ کے مباحثہ میں تو تین سو روپیہ کا انعام ملا تھا۔ رام پور کے مناظرہ میں نواب صاحب رام پور نے سرٹیفکیٹ دیا تھا۔ دیوریا و نگینہ وغیرہ میں مسلم غیر مسلم پبلک نے خصوصاً خراج تحسین پیش کیا تھا۔ حضرت میاں صاحبؒ کے وصال کے بعد چونکہ جماعت اہل حدیث کی حالت زار و خستہ تھی۔ لہذا مولنا صاحب نے مولنا عبدالعزیز صاحبؒ رحیم آبادی مولنا شمس الحق صاحب ڈیانویؒ، مولنا محمد ابراہیم صاحب آروی رہ مولنا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوریؒ۔ مولنا سید عبدالسلام و مولوی ابوالحسن صاحب شیرکان حضرت میاں صاحب دہلوی وغیرہم کی اشارت سے آرہ (بہار) میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس قائم کی۔ جس کے صدر مولنا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری اور جنرل سیکرٹری مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ مقرر ہوئے ابتدائے دور کانفرنس میں میں نے ممبری کانفرنس کے لئے عار مولنا شمس الحق صاحبؒ امین کانفرنس کے پاس ارسال کئے۔ اور مولنا ثناء اللہ صاحب نے پروانہ تقرری ممبری مجھے بھیجا۔ آپ نے کارڈ (پروانہ) میں مجھے لکھا تھا

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

آپ نے کانفرنس کے قیام سے قبل اہل حدیث جماعت کی بقا، استحکام تنظیم اور ترقی کی خاطر نومبر ۱۹۰۳ء میں اخبار اہلحدیث جاری کیا۔ جو ماشاء اللہ بلاناغہ جمعہ کے روز امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ اخبار اور کانفرنس نے تبلیغی خدمات اور سیاسی خدمات کما حقہ انجام دیں ہیں اور دے رہے ہیں۔ اس وقت اخبار و کانفرنس کی بدولت اہل حدیث جماعت کی کافی ترقی ہو گئی ہے۔ متعدد مساجد اہل حدیث کو مل گئی ہیں۔ اخبار میں مخالفین (غیر مسلم۔ شیعہ۔ بہائی۔ حنفی۔ آریہ وغیرہ) کی تردید ہوتی ہے اور سیاسی مطلع میں بلند پایہ سیاسی تخیلات ہوتے ہیں۔ مولنا کے اخلاق حسنہ ایسے ہیں کہ غیر کو گرویدہ کر لیتے ہیں اور دشمن دوست ہو جاتا ہے۔ ہر یگانہ بیگانہ دوست دشمن سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ جب کوئی مضمون کسی مخالف کا اہلحدیث میں یا کسی دیگر اخبار میں چھپتا ہے یا نقل ہوتا ہے تو اس مضمون کا جواب دہندہ جو جواب لکھتا ہے اور بعض فقرات یا کلمات کا لہجہ ترش یا سخت ہو جاتا ہے۔ تو مولنا صاحب سخت کلمات کو کاٹ دیتے ہیں اور اعلان کر دیتے ہیں کہ جواب نرم و ملائم لہجہ میں آیہ کریمہ یقولوا التی ھی احسن ۔ فقولا لہ قولا لینا لعلہ کے مطابق ہو۔ لہذا انسان کا جوش انتقام اور اس کا بے جا غضب و غصہ دب جاتا ہے اور اس میں متانت کا جوہر پیدا ہو جاتا ہے۔ (باقی)

چترویدانوکرمنی

یعنی فہرست مضامین ہر چہار وید

مرتبہ مقصود حسن صاحب خلیف چتر ویدی متوطن [illegible]

باب سوم مضامین یجروید

ناظرین کرام نے باب اول کی نو فصلوں میں رگ وید کی اور باب دوم کی دو فصلوں میں [illegible]

---

[1] الفضل ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء (اہلحدیث)

میں سام وید کی فہرست مضامین اہلحدیث ۲ ستمبر سن رواں میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب چند فصلوں میں یجروید کا احوال معلوم کریں۔

بارھویں فصل - تمہید | جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ویدوں میں یجروید کا نمبر بعضوں کے نزدیک دوسرا اور بعض کے نزدیک تیسرا ہے۔ ہم نے اس کو تیسرے نمبر پر رکھا ہے۔ یہ بھی ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ ہر وید کی کئی شاخیں ہیں لیکن یہ شاخیں (شاکھائیں) اب اکثر ناپید ہو چکی ہیں۔ اکثر ویدوں کی دو شاخوں سے زیادہ اب نہیں ملتیں۔ البتہ یجروید کی آٹھ شاکھائیں اب بھی موجود ہیں۔ جن میں سے اکثر چھپ چکی ہیں۔

یجروید کی ان شاکھاؤں کا بیان ہم اپنے مضمون "وید اور اسکے تراجم و تفاسیر" میں کر چکے ہیں (دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء) اوس مضمون میں جن مطبوعہ شاکھاؤں کا ذکر ہوا اون کے علاوہ ایک اور شاکھا آج کل چھاپی جا رہی ہے۔ یہ کپھشٹ شاکھا ہے جو سنسکرت بک ڈپو لاہور کی طرف سے چھپ رہی ہے۔

اس وید کی مختلف شاکھاؤں میں مادھیندنی سب سے زیادہ مشہور ہے اور شمالی ہندوستان میں عام طور پر یہی مروج ہے۔ اس مضمون میں ہم ہر ایک وید کی صرف مشہور ترین شاخ ہی کی فہرست مضامین دے رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں مادھیندنی شاخ یجروید کی تفصیل دی جاتی ہے۔

واضح ہو کہ یجروید کی یہ شاخ چالیس ادھیاؤں میں منقسم ہے اور ہر ادھیا میں متعدد منتر اور کنڈکائیں ہیں۔ منتر شعر کو کہتے ہیں اور کنڈکا نثر کے جملوں اور فقروں کو کہتے ہیں۔ آسانی کیلئے عوام کنڈکا کو بھی منتر ہی کہہ دیتے ہیں۔ پورے وید میں ایک ہزار نو سو چھہتر منتر اور کنڈکائیں ہیں۔ یجروید کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ ہر دلعزیز نہیں ہے اور دیگر ویدوں سے زیادہ پڑھا پڑھایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں جتنے ترجمے اس وید کے ہوئے اور کسی وید کے نہیں ہوئے۔ تاہم اس کے اکثر مضامین عام فہم نہیں ہیں۔ جس کا باعث یہ ہے کہ منتروں کا تعلق مختلف رسمیات سے ہے یعنی مختلف رسوم ادا کرتے وقت جو الفاظ پڑھے جاتے تھے وہ اس وید میں جمع کئے گئے ہیں اور خود رسمیات وید میں مذکور نہیں۔ اس لئے جب تک رسمیات کا پورا علم نہ ہو اس وقت تک اکثر منتروں کا مفہوم سمجھنا بہت دشوار ہے۔ خاصکر وہاں جہاں منتروں کے الفاظ کو متعلقہ رسوم سے محض برائے نام ہی تعلق ہے۔ یہی باعث ہے کہ نیچے کی فہرست میں ہم نے بجائے منتروں کے مضامین دینے کے ان رسومات کا نام لیا ہے۔ جن میں وہ منتر استعمال کئے جاتے تھے کیونکہ اکثر ادھیاؤں خصوصاً پہلے نصف ادھیاؤں میں منتروں کے مضامین دینا نہ صرف دشوار بلکہ محال ہے۔ ناظرین فہرست کو پڑھتے وقت اس نکتہ کو پیش نظر رکھیں۔ البتہ آخر کے نصف ادھیاؤں میں متن کی فہرست مضامین دینا ممکن ہے اور دی گئی ہے۔

اگرچہ ویدوں کا عام موضوع یگیہ [illegible] ہے لیکن یجروید کا تو خاص موضوع یہی ہے۔ یگیہ کا تلفظ یجیہ بھی کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس وید کا نام یجو یا یجر ہوا ہے۔ [illegible] کا تلفظ یگیہ یا یجیہ کے علاوہ یجن بھی کیا جاتا ہے اور بعض لوگ یدینہ بھی تلفظ کرتے ہیں۔ چنانچہ ولسن کالج بمبئی کے پروفیسر معین الدین احمد مرحوم کی ایک کتاب کا نام ہے "ہندو دھرم میں یدنیہ"۔ یگیہ کہتے ہیں قربانی کو۔ چنانچہ یورپین مصنفین اس کا ترجمہ sacrifice سے کرتے ہیں۔ قربانی میں اگرچہ جانوروں کی قربانی بھی شامل ہے۔ لیکن حقیقت میں اس کے معنے وسیع تر ہیں۔ دیوتاؤں کو ہر قسم کی چیزیں مثلاً گھی۔ دودھ۔ اناج۔ سوم رس۔ گوشت وغیرہ پیش کرنا یگیہ کے مفہوم میں شامل ہے۔ ہمارے نزدیک اس لفظ کا نذر یا نیاز سے ترجمہ کرنا زیادہ مناسب ہے۔ [illegible]

قدیم آریوں میں یگیہ یا قربانی کے لائق پانچ چیزیں شمار کی جاتی تھیں۔ (۱) انسان (۲) گھوڑا (۳) بیل (۴) بھیڑیں (۵) بکرے۔ انسان کی اگرچہ افضل ترین قربانی تھی لیکن بالفعل [illegible] وقوع میں آتی تھی بلکہ زیادہ تر آدمیوں [illegible] کی ابتدائی رسوم ادا کرنے کے بعد [illegible] کر دیا جاتا تھا (بعض دفعہ [illegible] رہا کر دئیے جاتے تھے) بانسان کے بعد سب سے زیادہ شریف جانور قربانی کے لائق گھوڑا سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ یجروید کا خاص الخاص موضوع یہی گھوڑے کی قربانی ہے۔ جس کا مفصل ذکر اس وید کے درمیانی ادھیاؤں میں ہے۔ اس وید کا ابتدائی حصہ مختلف تمہیدی رسومات کے بیان میں ہے۔ اور آخری حصہ میں انسانوں اور دوسرے سینکڑوں جانوروں کی قربانی کا ذکر مذکور ہے۔ اب اس وید کے ایک ایک ادھیائے کی رسومات اور مضامین کا ذکر الگ الگ آئندہ پرچہ میں کیا جائیگا۔

الانتباض لدفع الاعتراض

(نمبر ۷)

(از مولنا ابو تیمم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

سعید بن مسیب جو سید التابعین کہے جاتے ہیں اور قتادہ کے اُستاد بھی ہیں۔ ان کا قول ہے کہ ہمارے پاس اہل عراق میں سے قتادہ سے زیادہ حفظ والا کوئی نہیں آیا۔ اور امام عبدالرحمن بن مہدیؒ جو علل حدیث کی شناخت میں بڑے پائے کے امام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ قتادہ حمید جیسے پچاس لوگوں سے بھی زیادہ احفظ ہے۔ امام حماد بن زید کا قول ہے کہ ائمہ صحاح ستہ نے

(بالاتفاق) ان کو مقام حجت میں لیا ہے۔"

۳ - تہذیب التہذیب میں ان کا ترجمہ بہت مفصل ہے۔ اور ائمہ محدثین کے مدحی اور اعتباری اقوال بیش از بیش مذکور ہیں۔ اُن میں سے بخوف طوالت بعض نقل کئے جاتے ہیں :-

امام ابوحاتم رح فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رح کو فرماتے سنا۔ آپ نے قتادہ رح کا ذکر بہت طوالت سے کیا۔ اور اُن کے علم اور فقاہت اور اختلافِ ائمہ کی شناخت اور تفسیر کی باتوں کو (عام طور پر) منتشر کیا اور آپ کو حفظ اور فقاہت سے موصوف کیا۔ اور فرمایا کہ تم ایسا شخص بہت کم پاؤگے (یعنی نہیں پاؤگے) جو اُن (قتادہ رح) سے آگے بڑھا ہوا ہو اور (رہا) اُن کی مثل، سو شاید (مل جائے)

اور امام اثرم کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد رح کو فرماتے سنا کہ قتادہ رح اہل بصرہ میں سب سے زیادہ حافظ تھے، وہ کوئی شے نہیں سنتے تھے مگر ان کو حفظ ہو جاتی تھی۔ اُن پر حضرت جابر رض کا صحیفہ صرف ایک دفعہ پڑھا گیا اور ان کو حفظ ہو گیا ۔"

اسی طرح میزان الاعتدال میں حافظ ذہبی رح جو تنقید رجال میں خصوصیت سے ماہر ہیں ان کی بابت فرماتے ہیں :- حَافِظٌ ثِقَةٌ ثَبتٌ نیز فرماتے ہیں کہ اصحاب صحاح ستہ نے انکو حجت مانا ہے۔"

اب فرمائیے کہ ہم امام احمد رح، حافظ ذہبی رح، حافظ ابن حجر رح وغیرہم ائمہ محدثین کی مانیں یا آپ کے ان خانی خان مولوی صاحب کی۔ جو ایسے جلیل القدر تابعی کو لوگوں کے مذاق کے موافق مسائل گھڑنے والے بتاکر اور لوگوں کی نظر میں علم حدیث کا اعتبار گھٹا کر الحاد کا ایک نیا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ذَالِكَ۔

اسی طرح حضرت عبید بن عمیر رض کا حال بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ ان کے متعلق تو آپ کے مولنا صاحب نے غضب ڈھا دیا۔ شاید انکو معلوم نہیں کہ یہ کون صاحب ہیں۔ عبید کو تصغیر کا صیغہ سمجھ کر دماغ عالی میں ٹھان لیا ہوگا کہ کوئی چھوٹے سے آدمی ہونگے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ ان کو حافظ ابن عبدالبر رح نے استیعاب میں صحابہ رض میں شمار کیا ہے۔ اور فرمایا کہ امام بخاری رح نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کو دیکھا ہے اور امام مسلم رح نے ان کو اُن لوگوں میں ذکر کیا جو رسول اللہ صلعم کے عہد میں پیدا ہوئے۔

اسی طرح حافظ ذہبی رح نے بھی تجرید اسماء الصحابہ رض میں ان کو صحابہ رض میں شمار کیا۔ اور کہا کہ امام بخاری رح نے فرمایا کہ ان کو آنحضرت صلعم کی رویت (کا شرف) حاصل ہے۔ اور دوسروں نے کہا کہ آپ کبار تابعین میں سے ہیں۔"

تہذیب التہذیب میں حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ لَهُ صُحْبَةٌ یعنی ان کو آنحضرت صلعم کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اپنے باپ (عمیر صحابی رض) سے اور حضرات عمر رض، علی رض، ابی بن کعب رض، ابوموسیٰ رض، ابوہریرہ رض، ابوسعید خدری رض، امہات المومنین، عائشہ رض و ام سلمہ رض، عبداللہ بن عمر رض، عبداللہ بن عباس رض اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے بڑے بڑے جلیل الشان تابعین مثل عطا رح، مجاہد رح وغیرہما کے روایت کرتے ہیں اور ثقہ ہیں۔

اور تقریب التہذیب میں امام مسلم کا قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "یہ اہل مکہ کے لئے واقعات گذشتہ کے بیان کرنے والے تھے ان کی ثقاہت پر اجماع ہے۔"

الغرض حضرت عبید رض بھی بلند پایہ راوی ہیں۔ صحابی ہیں یا کبار تابعین سے ہیں لیکن باتفاق کل ثقہ ہیں۔ حضرت ابن عباس رض کے شاگرد ہیں۔ اور یہ سابقاً آیت تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ کے متعلق حضرت ابن عباس رض کی روایت کی نسبت تفسیر ابن کثیر اور فتح البیان کا حوالہ لکھ چکے ہیں۔ اور حافظ ابن حجر رح کے کلام سے ابھی اوپر نقل ہو چکا ہے کہ آپ اہل مکہ کے لئے واقعات گذشتہ کے بیان کرنے والے تھے۔ یا بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ آپ ایام عرب کے حافظ تھے۔ اور واقعہ اصحاب الفیل بھی ایام عرب کا ایک واقعہ ہے۔ اور بعض تفصیل سے حضرت عبید اسے بیان کرتے ہیں۔ کوئی صحابی یا کوئی امام سیرت اس کی تغلیط نہیں کرتا پس مولنا خانی خان صاحب کا ان کو لوگوں کے مذاق کی خاطر باتیں گھڑنے والا قرار دینا چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہے۔ اور نہایت درجے کی گستاخی اور سوء ادبی ہے۔ بلکہ اسمیں رفض کی رگ چھپی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اَعَاذَنَا اللهُ مِنْهُ۔

اظہار حق

راقم یوسف ابراہیم میاں
مدرسہ رحمانیہ نزد پادہ

۲۲ مئی ۱۹۴۲ء کے اہلحدیث کے صفحہ پر قنوت نازلہ کے نام سے ایک مضمون چھپا ہے۔ ناظرین یاد رکھیں راقم الحروف نے کتب احادیث نیل الاوطار، کتاب الاذکار، زاد المعاد، تلخیص الحبیر، سبل السلام، حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ کے حوالوں سے ایک مفصل مضمون لکھا تھا جو اہلحدیث میں غالباً بوجہ عدم گنجائش بہت مختصر درج ہوا۔ ان حوالوں سے یہی لکھا تھا کہ قنوت نازلہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا چاہئے نہ کہ عمداً کرکے اس پر مداومت کی جاوے۔ حالانکہ جماعت اہل حدیث میں قنوت کے بارے میں تین گروہ ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ مداومت کے ساتھ پڑھی جاوے حالانکہ یہ رستہ بالکل غلط ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا چاہئے یہ لوگ بالکل حق پر ہیں۔ تیسرے وہ ہیں کہ امام نماز میں دعا قنوت یا قنوت نازلہ پڑھتا ہے۔ (باقی اگلے

متفرقات

ہمدردان اہلحدیث | اخبار کی ترقی اشاعت پر توجہ کر کے اس کو مالی مشکلات سے بچائیں ہر خریدار کم سے کم ایک اور خریدار مہیا کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ اس دورِ ضلالت میں توحید و سنت کی آواز گونجتی رہے۔

اہل دل احباب کی خدمت میں گذارش | السلام علیکم و رحمۃ اللہ! میں نے جتنے اہل حدیث علماء دیکھے (پشاور سے کلکتہ تک) سب کو خدا یاد پایا۔ لیکن اب نوجوان اہل حدیث علماء میں سے اکثر بوجہ سیاسی دوڑ دھوپ اور مناظرانہ سرگرمیوں کے اس چاشنی سے بے لذت نظر آتے ہیں۔ اس لئے ضروری جانا کہ اخبار اہلحدیث میں ایک سلسلہ آنحضرت کی محبت و اطاعت اور ذکر خدا کی لذت کا شروع کیا جائے۔ میں ایک رسالہ سراجاً منیرا لکھ رہا ہوں۔ جو عنقریب اخبار میں مسلسل چھپتا رہیگا۔ خدا تعالیٰ توفیق عمل کی عطا کرے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ اہل حدیث کا اوڑھنا بچھونا اور زندگی کا حاصل محصول اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کی محبت و اطاعت ہے۔

(محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

احباب کو خوشخبری | مضمون "الانتہاض لدفع الاعتراض" کے اختتام پر انشاء اللہ سیرۃ المصطفیٰ جلد دوم کے مضامین بھی مسلسل چھپنے شروع ہو جائیں گے۔ اور ان کی ابتدا غار حرا میں عطاء نبوت سے ہوگی۔ اور یہ دوسری جلد انشاء اللہ غار ثور میں سفر ہجرت تک ہوگی۔ اور حسب وقائع قرآن کی جو آیتیں نازل ہوتی رہیں ان کی مناسبت اور اسرار بھی بیان ہونگے

(میر سیالکوٹی)

آئینہ توحید | یہ کتاب توحید خداوندی سمجھنے والوں کے لئے رہنما۔ مریضانِ شرک و الحاد کے لئے نسخہ شفا ہے یعنی حق و باطل کی کسوٹی ہے۔ ہر عاشقانِ توحید کو چاہئے کہ یہ کسوٹی اپنے پاس رکھے۔ صرف ایک آنہ کے ٹکٹ لفافے میں بھیج کر جلد طلب کریں۔ پتہ۔ شیخ خدابخش کپور تھلوی صدر بزم توحید بمبئی۔ مورلینڈ روڈ آغا خان نیو بلڈنگ بمبئی نمبر ۱۱۔ (غریب فنڈ ۲ر داخل)

برائت از نکاح | میں نے سنا ہے کہ کسی شخص یا کسی گروہ نے میرا نکاح عیسیٰ خان غزنوی سے ہو جانے کا اعلان کیا ہے۔ میں اس کے متعلق اعلان کرتی ہوں کہ اس نکاح کا مجھے کوئی علم نہیں۔ نہ مجھ سے پوچھا گیا۔ نہ میرے اولیاء سے اجازت لے کر ایجاب و قبول ہوا۔ لہٰذا میں علی الاعلان اس مصنوعی نکاح سے بیزاری کا اظہار کرتی ہوں۔ (ہاجرہ بنت مولانا محمد صاحب مرحوم جوناگڈھی مدیر اخبار محمدی دہلی)

حشمت عبد البہا | کو واضح ہو کہ آپ کا مضمون ناقابل اندراج ہے۔ اگر وہ اس کو واپس منگوانا چاہیں تو اپنے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

ہیگل کا فلسفہ | مرتبہ عزیز ہندی امرتسری۔ اس رسالہ میں ہیگل کے فلسفہ کی تشریح بصورت مکالمہ نہایت آسان پیرائے میں کی گئی ہے۔ اس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ہر تصور اپنی ضد خود پیدا کر لیتا ہے۔ علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے یہ رسالہ مفید ہے۔ لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ:۔ اقبال اکیڈیمی ظفر منزل تاجپورہ لاہور

تصحیح | الہدیث ۲۳ اکتوبر مطابق ۲ شوال سنہ رواں میں صفحہ پر "اخبار جاری کروا دیجئے" کے ضمنی عنوان کے ذیل میں مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم القرآن لکھا گیا ہے۔ اس مدرسے کا صحیح نام تعلیم الفرقان ہے۔ ہمارے مدرسہ کے نام کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الفرقان صدر بازار دہلی)

یاد رفتگان | میرا چھوٹا عزیز لخت جگر عبد الغفور جو پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا چند روز بخار میں مبتلا رہ کر ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ! میاں پیر محمد نیری عطا ساکن سانبہ (۲) میری زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے راقم محمود متولی مسجد اہل حدیث مقام الور۔ (۳) ڈاکٹر نبی خان صاحب مرحوم ساکن بردوئی کی صاحبزادی مراد آباد میں بحالت زچگی نہایت تکلیف اٹھا کر انتقال کر گئی۔ انا للہ! (۴) حافظ عبد الرحیم صاحب مرحوم جو بندہ کے نہایت مخلص اور دیرینہ محب تھے انتقال کر گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے بندہ عزیز از مسجد اہل حدیث مراد آباد۔ (۵) عمر بی بی زوجہ بھولا گول انداز مرحوم قضاء الٰہی سے رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو فوت ہو گئی۔ انا للہ! (۶) محمد یونس شبری کا چھوٹا لڑکا چند یوم بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ! (عبد العزیز اہل حدیث [illegible])

(باقی متفرقات صفحہ کالم اول پر)

بقیہ مضمون از صفحہ ۷

اہل حدیث مقتدی ہاتھ چھوڑے ہوئے صمٌ بکمٌ کے ماتحت کھڑا تکتا رہتا ہے کہ امام کب سجدہ کرے یہ بھی غلط رستہ پر ہیں۔ میرے مضمون کا اصل مقصد یہی تھا کہ مذکورہ بالا کتب سے ثابت ہے کہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا۔ جس کو مدیر اہلحدیث نے پہلا حصہ چھاپ کر باقی حصہ اڑا دیا۔ اور مضمون کے اخیر سطر میں مدیر نے اپنی طرف سے لکھا ہے :۔

"لہٰذا ایسے حالات میں قنوت نازلہ ضرور پڑھنی چاہئے"

یہ الفاظ میرے نہیں۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ میرے اصل مضمون کا مقصد یہی تھا کہ کبھی پڑھنا کبھی چھوڑ دینا۔ ناظرین کرام مطلع رہیں۔

* فتاوے آیندہ اشاعت میں درج ہونگے۔ انشاء اللہ (دیکھیں)

ملکی مطلع

پنجاب اسمبلی میں گرانی ریزولیوشن

پنجاب اسمبلی میں سردار محمد اعظم خان (ممبر اتحاد پارٹی) نے گرانی کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ حکومت ہند سے درخواست کی جائے کہ وہ ان چیزوں پر بھی کنٹرول کرے۔ جو زراعت پیشہ لوگ اپنی خانگی اور پیشہ ورانہ ضروریات کے لئے خریدتے ہیں۔ شیخ صادق حسن امرتسری نے ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان چیزوں کی قیمتوں پر بھی کنٹرول کیا جائے جن کو عام طور غریب لوگ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ گرانی کا اثر غریب طبقہ زیادہ محسوس کرتا ہے۔ اس ترمیم پر کسی کو کچھ اعتراض نہ تھا۔ اس لئے بالاتفاق پاس ہو گئی۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ آج کل ضروریات زندگی سخت گراں ہو رہی ہیں۔ غریب طبقے کا تو ذکر ہی کیا ہے متوسط درجے کے لوگ بھی تنگ آ رہے ہیں۔ کوئی چیز نہیں جس کا نرخ دُگنا تگنا[1] نہ ہو گیا ہو۔ دیہاتوں کی نسبت شہروں میں یہ تکلیف اور زیادہ ہے۔

ایک اور ممبر نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ کنٹرول کے احکام پر سختی سے عملدرآمد کرائے۔ آج کل سرکاری طور پر بعض چیزوں کا جو نرخ مقرر کیا جاتا ہے اس میں ایک نقص یہ ہوتا ہے کہ تھوک اور پرچون کے نرخوں میں بہت کم فرق رکھا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پرچون فروش زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے سرکاری نرخ کی خلاف ورزی کر کے گراں فروخت کرتے ہیں اور بعض تو جرمانہ کی سزا سے بچنے کے لئے کنٹرول شدہ مال دوکان میں رکھتے ہی نہیں۔ جس سے پبلک کو خواہ مخواہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور بہت سا وقت ڈپوؤں پر ضائع کرنا پڑتا ہے۔

وزیر ترقیات سردار بلدیو سنگھ نے بعض ممبروں کی نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ کنٹرول ناکام رہا ہے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کنٹرول بے فائدہ چیز ہے اس لئے اس کو ہٹا لیا جائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کنٹرول کے احکام پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

رفتار جنگ

روسی محاذ کی تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ کاکیشیا کی جنگ اب نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔ برفباری کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ آئندہ جرمن فوجوں کے لئے مشکلات درپیش ہیں کیونکہ وہ شدید سردی برداشت کرنے کی عادی نہیں ہیں۔ فوجیں یا تو سردی سے ہلاک ہو جائیں گی یا پسپا ہونے پر مجبور ہونگی پسپائی بھی آسانی سے نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ تمام راستے برفباری سے رُک جائیں گے اور اُن کے فوجی اڈے بہت دُور ہونگے۔ یہی وجہ ہے کہ جرمن بھاری کمک لا رہے ہیں تاکہ کم سے کم سٹالن گراڈ ان کے قبضہ میں آ جائے اور وہ آئندہ سردی کا موسم وہاں نسبتہً آرام سے گذار سکیں۔ ادھر رُوسیوں کو بھی مزید مصیبت کا سامنا ہے۔ اگر انہوں نے کاکیشیا کے اس زرخیز علاقہ پر دوبارہ قبضہ نہ کیا جس پر آج کل جرمنی کا قبضہ ہے اور سٹالن گراڈ ان کے ہاتھ سے نکل گیا تو انہیں اشیاء خوردنی حاصل کرنے میں سخت دقت پیش آئے گی۔ اس لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دریائے والگا اور ڈان کا درمیانی علاقہ واپس لے لیں۔ گذشتہ سال تو انہوں نے روس میں جرمنی کا کچھ مفتوحہ علاقہ واپس لے لیا تھا۔ امسال دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ روسی محاذ کا مزید حال معاصر "ملاپ" کے الفاظ میں سنئے! معاصر لکھتا ہے کہ :-

"روسی سوویٹ کے پریزیڈنٹ کامریڈ کالینن نے کاکیشیا کی جنگ کو ہندوستان کی جنگ کا نام دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کاکیشیا کی روسی فوجیں ہندوستان کی حفاظت کر رہی ہیں۔ اور بہت بڑی حد تک یہ بات درست بھی ہے۔ فتوحات کے باوجود جرمن فوجیں ابھی تک یورپ کے وسیع قلعے میں قید ہیں۔ امن کے زمانہ میں وہ اس میں بیٹھی رہ سکتی ہیں۔ یورپ کی صنعتوں سے فائدہ اٹھا کر اور دنیا سے تجارت کر کے اپنے آپکو مزید مضبوط بھی کر سکتی ہیں۔ لیکن آج جبکہ یورپ کے مختلف ملکوں میں جرمن فوجی اقتدار کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ جبکہ پولینڈ ہالینڈ، ناروے، بلجیم، فرانس، یونان اور یوگوسلاویہ کے وطن بھگت وطن دوست لوگ موقع ملتے ہی جرمنی کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ برطانوی اور امریکن ہوائی جہاز جرمنی پر بموں کی بارش کر رہے ہیں اور یورپ کی تجارت قطعاً ختم ہو چکی ہے۔ جرمن فوج کے لئے خاموش بیٹھنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہی اس قلعے یعنی یورپ کی دیواریں توڑ کر باہر نکلے۔ اور اس سے پیشتر کہ اتحادی قوتیں اسے تباہ کرنے والی تیاریاں مکمل کریں دنیا کے بہت بڑے حصے پر چھا جائے۔ برطانیہ۔ آئس لینڈ اور گرین لینڈ کی طرف جرمنی بڑھ نہیں سکتا۔ اس کے لئے بحری طاقت کی ضرورت ہے اور جرمنی کے پاس بحری طاقت کافی نہیں ہے۔ افریقہ میں آگے بڑھنے کے دو راستے ہیں۔ مغربی افریقہ کی طرف اور

[1] کاغذ کا نرخ چوگنا ہو گیا ہے ۱۲ منہ

مصر سے ہوکر نہر سویز کی طرف۔ مغربی افریقہ کے عظیم صحرا اس کا راستہ روکے کھڑے ہیں۔ اور مصر میں برطانیہ نے اتنی طاقت جمع کر رکھی ہے کہ اُسے فتح کرکے آگے بڑھ جانا آسان نہیں ہے آگے بڑھنے کا تیسرا راستہ یوکرین اور کاکیشیا سے ہوکر عراق اور ایران کے راستے ہندوستان میں پہنچتا ہے۔ اس راستے کے لئے بحری طاقت کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے صرف اس بری اور ہوائی طاقت کی جس پہ جرمنی کو آج بھی ناز ہے۔ اس لئے جرمنی کا سب سے زیادہ زور اسی راستے پر ہے۔ یوکرین کو فتح کرنے کے بعد جرمن فوجیں کاکیشیا کی دیواروں سے ٹکریں مار رہی ہیں۔ دیواریں اتنی مضبوط ہیں کہ کئی جگہ پر انہیں سر کے بل ٹکریں مارنی پڑی ہیں۔ ایسا کرنے سے ان کے سر بھی پھٹے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ ٹکریں مار رہی ہیں۔ کاکیشیا کے سوائے ان کے پاس آگے بڑھنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کاکیشیا کو فتح کرکے ہی وہ عراق اور ایران کے ان علاقوں میں پہنچ سکتی ہیں۔ جہاں اب سے کچھ ہی دیر پہلے ان کے ساتھیوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ یہ ساتھی آج کہاں ہیں۔ اس کا کسی کو کچھ پتہ نہیں۔ لیکن یہ سمجھنا غلط نہیں ہوگا کہ ان میں کچھ نہ کچھ لوگ اب بھی ان علاقوں میں موجود ہیں۔ اور وہ جرمن فوجوں کے کاکیشیا کی سرحد پر پہنچنے میں ان کی مدد کرنے کا جتن کریں گے۔ اس کے علاوہ عراق اور ایران کے علاقوں کی جغرافیائی حالت ایسی ہے کہ قدرتی ڈیفنس (دفاع) کی کوئی لائن موجود نہیں۔ ایسی حالت میں جرمنوں کا یہ امید کرنا قابل فہم ہے کہ کاکیشیا کے فتح ہوتے ہی ان کے لئے ہندوستان کے دروازے کھل جائینگے

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کاکیشیا فتح ہوگا؟ پریذیڈنٹ کالینن نے اس کا جواب دیا ہے وہ کہتے ہیں: "سرخ فوج دشمن کی پیشقدمی کو روک رہی ہے، سارا کاکیشیا آج جرمنی کے خلاف ایک ہوکر لڑ رہا ہے۔ کاکیشیا والے جانتے ہیں کہ جرمنی انہیں غلام بناکر ان کے پہاڑوں پر سے ہندوستان کا راستہ نکالنا چاہتا ہے۔ اس کا ارادہ کامیاب نہیں ہوگا۔ ہم کاکیشیا کے پہاڑوں کو جرمن حملہ آوروں کا قبرستان بنا دیں گے" معلوم ہوتا ہے کہ روس کی سرخ فوج آج اس بات کا جتن کر رہی ہے۔ روسی سپاہی، روسی سردی اور روسی پہاڑ آج سب کے سب جرمنی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس مقابلے کو ختم کرنے کیلئے اور اس پر فتح پانے کے لئے جرمنی کو اتنی طاقت صرف کرنی ہوگی۔ جتنی کہ اس نے آج تک دنیا میں اور کسی محاذ پر بھی نہیں کی" (ملاپ لاہور ۲ نومبر ۱۹۴۲ء ص ۳)

سرکاری اطلاع

روس میں جرمن اور ان کے ساتھی خونی کھیل کر رہے ہیں۔ مگر روسیوں کا جذبہ مزاحمت ایک لمحہ کے لئے فرو نہیں ہوتا۔ سٹالن گراڈ میں پورے تین ماہ کی جان توڑ لڑائی کے بعد بھی جرمن اپنے مقصد سے کچھ زیادہ نزدیک نظر نہیں آتے۔ ان کا مقصد شہر پر مکمل قبضہ کرنا تھا۔ ہٹلر کے اس اعلان کو بھی تین ہفتوں سے زیادہ مدت ہوگئی ہے کہ سٹالن گراڈ کو ہر حالت میں سر کیا جائیگا۔ مگر ابھی تک وہاں جرمنوں کی واضح کامیابی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ دو مہینوں کی سخت ترین جدوجہد کے باوجود وہ گروزنی کے تیل کے چشموں سے دور ہیں۔ روسی فوجیں اب بھی پوری بہادری سے سٹالن گراڈ میں نہ صرف جوابی حملے کر رہی ہیں۔ بلکہ جرمنوں کو جان و مال کا بے اندازہ نقصان پہنچا رہی ہیں۔ بحیرہ بالٹک کے جرمن جہاز بھی روسی حملوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ سٹالن گراڈ کے معنی ہیں "فولاد کا شہر" اور موجودہ جنگ میں یہ واقعی اسم بامسمیٰ ثابت ہوا ہے۔ اس شہر کو سر کرنے کی کوشش میں ڈیڑھ لاکھ جرمن سپاہی ہلاک ہوچکے ہیں۔ اور ان کے سوا دو ہزار ٹینک برباد ہوچکے ہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ پھر بھی یہ ہے کہ روسی مزاحمت قوی سے قوی تر ہو رہی ہے ادھر برفانی ہواؤں اور بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ اور جرمنوں کا خوف لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ نیا حملہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر کر رہے ہیں۔ تاکہ جلد از جلد اس محاذ کا خاتمہ ہو۔ مگر یہ خاتمہ ان کے بس کی بات نہیں ہوا معلوم ہوتی

مصر اور بحیرہ روم | اس ہفتے مصر اور بحیرہ روم کے متعلق بہت حوصلہ افزا خبریں پہنچ رہی ہیں قاہرہ سے ۲۴ ۔ اکتوبر کو اعلان کیا گیا کہ مصر میں برطانیہ کی آٹھویں فوج نے العلمین کے علاقے میں دشمن پر حملہ کر دیا ہے۔ اس حملہ میں اتحادی طیارے اور بحری جہاز بری فوجوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ اگلے دن اسکندریہ سے بھی ایک اعلان جاری ہوا جس میں بتایا گیا کہ اتحادیوں کے جہازوں نے آٹھویں فوج کی امداد کے لئے ساحل پر دشمن کے اڈوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ برطانوی طیاروں نے بھی دشمن کے اڈوں پر شدید حملے شروع کر دئیے ہیں۔ اسوقت تک جو اطلاعات مصر کے متعلق موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اتحادیوں کا دباؤ محوریوں پر ہر لحہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ آٹھویں فوج بارودی سرنگوں کے علاقہ کو صاف کر رہی ہے اور بتدریج آگے بڑھ رہی ہے۔

ہندوستان اور برما | اس ہفتے کا ایک اور اہم واقعہ یہ ہے کہ برطانیہ کے جنگی بیڑے کے تین بڑے جہاز اور ایک طیارہ بردار جہاز بحر ہند میں پہنچ گئے ہیں۔ اس کے ساتھ کروزروں، تباہ کن جہازوں اور امدادی جہازوں کی بھی کافی تعداد ہے۔ یہ بیڑہ ہندوستان کی بحری طاقت میں مزید اضافے کا

(بقیہ متفرقات از صفحہ ۸)

مضامین آمدہ | مولوی سراج الدین صاحب، مولوی فضل الرحمن صاحب۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث جلالپور پیروالا

یاد رفتگاں | میرا جگر پارہ برخوردار محمد عبد الحی عمر تقریبا گیارہ سال ایک مہینہ بیمار رہ کر بتاریخ ۱۵ شوال ۱۳۶۱ھ ہم سب کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر جنت الفردوس کو سدھار گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بدنصیب عبد الکریم (ہومیوپیتھ) شہر میرٹھ

(۲) نہایت قلق سے اطلاع دیتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کے مخلص ممبر شیخ عبد الکریم صاحب پسر شیخ تاجدین مرحوم سیالکوٹی ۲۵-۲۶ اکتوبر کی درمیانی رات کو اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم حد درجہ کے پابند صوم وصلوٰۃ اور سنت مطہرہ کے عاشق تھے۔

راحقر غلام رسول ناظم انجمن اہل حدیث ہوشیارپور

اہلحدیث } ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اخباری رپورٹ | بابت ماہ اکتوبر مظہر ہے کہ اخبار اہلحدیث کی آمد میں مبلغ ۲۳ اضافہ ہوا گزشتہ مہینوں میں جو مسلسل کمی ہوتی رہی ہے اس کے مقابلہ میں یہ اضافہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا اس لئے بہی خواہان خاص توجہ سے اسکی توسیع اشاعت میں کوشش کرتے رہیں۔

غریب فنڈ | میں از نومی فنڈ سے سابقہ بقایا ۱۹ از جناب میاں غلام محمد صاحب ۔ ایس عبد الرحمن صاحب ۔ عبد الحمید عبد العزیز صاحب ۔ از سائل ۔ دار العلوم شمسیہ ویروال ۔ عبد الرحیم میانوالی قریشیاں ۔ جلد ۔ سائل کے نام سال بھر اور کے نام ۴ ماہ کیلئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۔

سائلین غریب فنڈ اپنے اپنے داخلے بھیج دیں ورنہ کریں۔ داخلہ آنا چاہئے

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

کتب موجودہ دفتر اہلحدیث امرتسر

خون کے آنسو اس رسالہ میں قابل مؤلف نے مسلمانوں کی تباہ کن مالی حالت کے اسباب بیان کرکے ان کو تجارت وغیرہ پر توجہ دلائی گئی ہے۔ تا بلدیہ رسالہ ہے پاکٹ سائز ضخامت ۱۲۸ صفحات۔ قیمت ۸ مع محصول ڈاک ۱۰

دیدار النبی شرح حدیث اختصام ملاء اعلیٰ کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق تعالیٰ کا دیدار فیض آثار پانے کی کیفیت بیان کی گئی ہے قیمت ۱۰ ایضاً مجلد ۱۲ مع محصول ۱۴

کشف الملہم حدیث کی مشہور کتاب صحیح مسلم کے مقدمہ (دیباچہ) کا اردو ترجمہ ہے۔ احادیث میں بصیرت حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۶ مع محصول ۸

سجدہ تعظیم بعض لوگ مرشد وغیرہ کو سجدہ تعظیم جائز جانتے ہیں۔ اس رسالہ میں قرآن وحدیث کے دلائل دیگر اس خیال کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۶ مع محصول ۸

تحفہ مجددیہ مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ ہے جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں شیعہ مذہب کی کافی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۸ مع محصول ۱۲

استبداد یہ رسالہ ایک شہرہ آفاق اطالوی اہل قلم کی تصنیف ہے۔ جو انقلاب فرانس سے کچھ عرصہ پہلے وجود میں آئی۔ اور اس قدر مقبول ہوئی کہ بہت جلد اکثر یورپین زبانوں میں منتقل ہوگئی۔ اس کے بعد عربی میں اور پھر اردو زبان میں ترجمہ کی گئی جس میں مختلف عنوانوں پر بحث کی گئی ہے۔ مقدمہ کتاب استبداد کی حقیقت۔ استبداد اور مذہب۔ استبداد اور علم۔ استبداد اور دولت۔ استبداد اور ترقی۔ استبداد سے نجات وغیرہ وغیرہ قیمت ۱۰ مع محصول ۱۲ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔

متعلقہ مرزائیت

نشان حج اور مرزا مرتبہ حکیم عبد الرحمان خلیق اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کو فریضہ حج کی وجہ سے جانچا گیا ہے کہ جو شخص مدعی مسیحیت ہونے کے باوجود فریضہ حج سے محروم رہے وہ صادق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ صحیح احادیث کی رو سے مسیح موعود کے لئے حج کرنا ضروری ہے۔ قیمت ۳ مع محصول ۴

المسیح الموعود مؤلفہ ابو صالح مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قریب قیامت کے نزول فرمانا قرآن حدیث کے دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ مع محصول

محمدیہ پاکٹ بک مجلد مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری۔ اس پاکٹ بک کو پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بڑے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث کا کامیاب مناظرہ کرسکتا ہے۔ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ اب دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے طبع ہوا ہے۔ قیمت ۱۲

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل۔ از مصنف مذکور۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب وغریب مغالطات الہامات اور تناقض ومتخالف بیانات کا انکشاف کرکے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ مع محصول ۴

مغلظات مرزا مصنفہ مولانا نور محمد صاحب مہاررنپوری تمام مغلظات (گالیوں) کو ردیف وار جمع کیا گیا ہے جو مرزا صاحب کی تصانیف سے مل سکی ہیں۔ اسکے مطالعہ سے مرزا صاحب کی شیریں کلامی کا پتہ چلتا ہے۔ قیمت ۵ مع محصول ۶

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ صرف چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۱۲؍ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ؏ مع محصول ڈاک

تازہ ترین شہادات

جناب سید ابو الامجد حافظ نذیر احمد صاحب کانپور۔ احباب کرام کے واسطے کئی بار آپ کے یہاں سے مومیائی منگوا چکا ہوں۔ بحمد اللہ ان لوگوں کو بہت مفید ہوئی اور وہ بہت تعریف کرتے ہیں۔ آدھ پاؤ اور میرے احباب کے لئے ارسال فرمائیں"

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بونڈہار۔ بارہا آپ کے یہاں سے مومیائی منگوا کر مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیر بہدف ہے۔ آدھ سیر اور ارسال فرما دیجئے"

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

زمانہ حال کا نیا عجوبہ

مندرجہ ذیل بیماریوں کا نیا علاج

ہر قسم کے بخار ملیریا یا غیر ملیریا۔ درد سر اُل کا ہو یا غیر اُل کا۔ کھانسی و مروڑے کا ایک ایک روز میں علاج گھر بیٹھے کر لیں۔ قیمت ہر ایک دوا کی ایک ایک روپیہ ہے۔ محصول بذمہ خریدار۔ مریض کی تمرد حالت صحت ضرور تحریر کریں۔

المشتہر:۔ حکیم ایم۔ ایم منظور الملیک نزد بڑی مسجد برنالہ ریاست پٹیالہ

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان اہل حدیث۔ عمر بیس سال۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ تعلیم یافتہ۔ ریلوے ملازم۔ تنخواہ پینتالیس ۴۵ روپیہ ماہوار۔ اور اس کے والد کی تنخواہ ۲۵/- روپیہ ماہوار۔ قوم جٹ گوندل۔ ساٹھ بیگھے اراضی کے مالک لڑکے کے لئے ایک نوجوان نیک و صالح رشتہ (رفیقہ حیات) کی ضرورت ہے ذات کی کوئی قید نہیں۔ مذہبا اہل حدیث ضرور ہو۔ ضرورت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتے پر مفصل خط و کتابت کریں۔

پتہ:۔ چوہدری روشن الدین صاحب۔ بی کلاس ڈرائیور۔ ریلوے انجن شیڈ ملک وال۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (پنجاب)

رئیس قادیان

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری پیدائش سے شروع کر کے دعویٰ نبوت وغیرہ تک مفصل لکھی ہے۔ آج تک اس موضوع پر مفصل تاریخ نہیں لکھی گئی۔ قیمت ڈمی کاغذ عہ۔ (ڈیڑھ روپیہ)

تحریک قادیان

مرتبہ سید حبیب مدیر سیاست لاہور۔ شروع کتاب میں دیا ہے۔ اس کے بعد ۳۳ قسطوں اور اخیر میں دو تتموں میں مرزائیت کی تردید میں زبردست دلائل دیئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

بشارت اسمہٗ احمد

مرتبہ مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک نہر امرتسر۔ اس میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کے حقیقی مصداق آنحضرت صلعم ہیں نہ کہ مرزا صاحب قادیانی۔ قیمت ۴؍

خدا کی قدرت کے نشان

اس رسالہ میں آیت قرآنی لن تجد لسنت اللہ تبدیلا کی تفسیر کرتے ہوئے حضرات انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور بعض واقعات نادرہ کا ثبوت دیا گیا ہے قیمت ۲؍

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۷

جناب شاہ رحمانی مونگیر سے مرزائیت کی تردید میں ایک سلسلہ شروع ہوا تھا یہ رسالہ اسکا نمبر ۱۷ ہے۔ اسمیں مرزائیوں کے رسالہ النبوت فی الاسلام کے ۹ جواب دیئے گئے۔ قیمت ۳؍ مع محصول ۵؍

چشمہ ہدایت۔ اس رسالہ میں مسیح قادیانی پر اقراری ڈگریاں ہیں۔ قیمت ۵؍ مع محصول ۸؍

مندرجہ بالا کتب ملنے کا پتہ:

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
رسالہ جامعہ قرول باغ
دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے



شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ، ۶ـ
تمام خریداران سے ، ۵ـ
، ، ششماہی ۲؍۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ
خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر — ۳ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۴۲ء — یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

فیشن پرست نوجوان

از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوی

مشغول ہے عیش پرستی میں ہے مست شراب نخوت سے
ہے شوق ولایت جانے کا نفرت ہے وطن اور ملت سے

بکتا ہے کیا کیا مستی میں کچھ شرم و حیا کا پاس نہیں
لعنت ہے عیاں ہر پہلو سے پر لعنت کا احساس نہیں

کالج سے ہوئے ہیں فارغ کیا بس ناچ و گانا سیکھا ہے
کچھ درس عمل کا کھوج نہیں بس بابا بننا سیکھا ہے

ماہر ہیں مہارت ہے کامل چہرے کی صفائی کرنے میں
چلتی ہے زباں قینچی کی طرح مذہب کی برائی کرنے میں

مسجد سے نہیں ہے الفت کچھ ہے شوق کلب میں جانے کا
احساس نہیں ہے ذرہ بھر تھیٹر میں وقت گنوانے کا

ہے عجب و تکبر بھی فیشن اک شان ہے ظاہر چلنے میں
فرصت کا وقت گذرتا ہے غازہ و پوڈر ملنے میں

پتلون بھی گھٹتے گھٹتے اب نیکر کی شکل میں آئی ہے
محبوب ہے ننگا پن انکو تعلیم عجب پھل لائی ہے

کرتا ہے تعجب راز کیا ملت کے بُرے دن آئے ہیں
خود کاشتہ پودے ہیں یہ سب جو زہر یلا پھل لائے ہیں

انتخاب الاخبار

— انجمن حمایت اسلام لاہور کا ۵۳ واں سالانہ اجلاس ۲۷ [illegible] نومبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار زیر صدارت نواب صاحب بھوپال منعقد ہوگا۔

— حکومت ہند نے مکرر اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی حجاج اپنے گھروں سے اس خیال کی بنا پر روانہ نہ ہو جائیں کہ ہند سے جہاز مل جائیگا انہیں بحیرہ احمر یا خلیج فارس جانے والے جہازوں کے پروانہ ناسے پر امدادی مل سکیں گے۔ حجاج کو اس سلسلہ میں قطعاً مایوسی کا سامنا کرنا پڑیگا۔ نیز خلیج فارس سے آگے جانے والوں کو جہاز سے اترنے کے بعد خشکی کی راہ سے آگے جانے کیلئے سواری کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ (افسوس!)

— لاہور کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چونکہ ان دنوں پٹرول زیادہ مقدار میں دستیاب ہونے والی شے نہیں ہے اس لئے پنجاب کی صوبائی راشننگ اتھارٹی صوبہ کے صنعتی کارخانہ داروں کو اس امر سے متنبہ کرنا چاہتی ہے کہ جو لوگ ایسے نئے کام چلانا چاہتے ہوں جن میں پٹرول کا استعمال ہوتا ہو وہ روپیہ لگانے سے پہلے صوبائی راشننگ اتھارٹی سے مشورہ کرلیں۔

— اقبال مزار کمیٹی کو نواب یار جنگ بہادر نے اقبال کے مزار کا نقشہ دیدیا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس مزار پر پچاس ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ (بڑا ضروری کام ہے)

— پچھلے دنوں حکومت ہند نے ایک اعلان کیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ پبلک ان کرنسی نوٹوں کے لینے سے احتراز کرے جن پر کچھ ایسے الفاظ مرقوم ہوں جن سے کوئی سیاسی اشارہ [illegible]

— پنجاب اسمبلی میں [illegible] سرکاری قرار داد تمام ممبروں کی تائید سے منظور ہو گئی [illegible]

— [illegible] ڈیڑھ ارب روپیہ کی رقم فوجی بھرتی [illegible] سے صوبائی حکومتوں کی تحویل میں [illegible] جس سے جنگ کے بعد فوجی سپاہیوں اور ان کے خاندانوں کی مالی حالت درست کی جائیگی۔

— معلوم ہوا ہے کہ لیڈر خاکساران ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے وزیراعظم پنجاب کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ اگر خاکسار پارٹی دوران جنگ میں اپنی سرگرمیاں صرف خدمت خلق تک محدود رکھے نہ فوجی قواعد کرے اور نہ وردی اور بیلچے وغیرہ کا استعمال کرے تو حکومت کو ان پر سے پابندیاں دور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

— جزیرہ مڈغاسکر میں برطانیہ نے جو فوجی کارروائی شروع کر رکھی تھی ۵ نومبر کو ختم ہوگئی کیونکہ برطانوی اور فرانسیسی حکام کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا کہ تا اختتام جنگ مڈغاسکر کے بحری اور ہوائی اڈوں پر برطانیہ قابض رہیگا اس کا مقصد اس جزیرہ پر مستقل قبضہ کرنا نہیں ہے۔

— پنجاب اسمبلی کے ہر ایک رکن کو دوسو روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کریگی۔ بشرطیکہ وہ بعض شرائط کے پابند رہیں۔

— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند عنقریب تمام ہندوستان میں اشیائے خوردنی کا راشن (حد بندی) کر دیگی۔ اس سکیم کا اطلاق گندم چاول کھانڈ۔ لکڑی۔ کوئلہ اور مٹی کے تیل پر ہوگا۔

— ملک میں ابھی تک باغیانہ لوٹ مار، قتل اور آتش زنی وغیرہ کا سلسلہ ختم نہیں ہوا اگرچہ پہلے کی نسبت بہت کچھ کمی واقع ہوگئی ہے۔

— حکومت بمبئی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا روپیہ جس کا اندازہ ۱۱ کروڑ ۳۹ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو لگایا جاتا ہے ضبط کر لیا ہے۔ ضبطی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کانگرس خلاف قانون جماعت قرار دی جا چکی ہے۔ حکومت کو یقین ہے کہ یہ رقم کانگرس خلاف قانونی مقاصد میں خرچ کرے گی۔

اصلاح | اہلحدیث ۳۰ اکتوبر سنہ رواں صفحہ [illegible] کالم ۳ سطر ۲۰ پر خاتمہ مضمون کی عبارت "بزبان کہتا ہے" کی بجائے "بزبان حال کہتا ہے" پڑھنی چاہئے۔

یہ آخری پرچہ ہے | جن خریداروں نے مہلت طلب کی تھی ان کے نام یہ آخری پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ آیندہ پرچہ قیمت وصول ہونے پر روانہ کیا جائے گا۔ مطلع رہیں۔

۲۳۴۵ - ۴۷۱۴ - ۹۰۳ [illegible] -
۹۲۵۴ - ۱۰۳۷۹ - ۱۰۴۴۶ - ۱۰۶۶۲ / ۱۱۰۹۶
(دو خریداروں کی) ۱۱۵۴۱ - ۱۱۸۶۶ -
۱۱۸۸۲ - ۱۲۱۸۲ - ۱۲۸۱۴ - ۱۲۹۰۴ -
۱۲۹۵۴ - ۱۲۹۶۲ - ۱۲۹۷۳ -

یاد دہانی | ۱۵ نومبر میں قیمت ختم ہونے کی اطلاع جن خریداروں کو دی جا چکی ہے وہ مہربانی فرما کر ۲۶ نومبر تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۲۷ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

ضروری اعلان | زیر اہتمام جمعیت اہل حدیث جامع مسجد چینیاں والی لاہور۔ مدرسہ دار الحدیث اور مدرسہ بنات المسلمین اور مدرسہ تجوید القرآن عرصہ سے قائم ہے۔ دار الحدیث میں علاوہ مقامی طلبا کے بیرونی بھی جن کا طعام قیام بذمہ مدرسہ ہے کافی تعداد میں پڑھتے ہیں۔ بمقتضائے حال امسال جدید نظام وترمیم نصاب حسب شوریٰ طے ہو کر قرار پایا کہ سابقہ تعداد طلبا میں اضافہ کیا جائے۔ نیز ایک شعبہ تعلیم و تربیت نو مسلمین کھولا جائے۔ چنانچہ اس [illegible] انتظام کر لیا گیا ہے۔ بفضل تعالیٰ ان اداروں میں کام اچھا ہو رہا ہے۔ لہذا شائقین طلبا اور نو مسلموں کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر بذریعہ درخواست اجازت حاصل کریں۔ جس میں اپنا مکمل پتہ اور مشرف باسلام ہونے کی پوری کیفیت درج ہو۔

المشتہر: سکرٹری مدرسہ دار الحدیث چینیاں والی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲ - ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ

کفارۃ المسیح

اسلام اور مسیحیت کے درمیان حد فاصل یہی مسئلہ ہے

عیسائی رسالہ المائدہ بابت اکتوبر میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں مضمون نگار سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ چونکہ اس مضمون میں قرآن مجید کی آیات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں۔ نامہ نگار نے کفارہ کی حقیقت اور اہمیت جن لفظوں میں بیان کی ہے وہ پوری عبارت ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مگر چونکہ قابل مضمون نگار نے "مطلق کفارہ" اور "کفارۂ مسیح" میں امتیاز نہیں کیا۔ اس لئے ہم خود ان لفظوں کی حقیقت اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

مطلق کفارہ شرعی اصطلاح میں کفارہ سے مراد ہے گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ یہ لفظ جب مفرد کی شکل میں ہو تو اس کا مفہوم صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کام کی وجہ سے خدا گناہ معاف کر دیتا ہے اس کی مثال کونین کی دوا ہے جس کو قدرت نے بخار دور کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن مجید میں لفظ کفارہ انہی معنی میں آیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے:-

فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ

یعنی قسم توڑنے کے گناہ کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہی لفظ جب مرکب ہو کر مضاف کی شکل میں آئے تو اس کے معنی میں تھوڑا سا تغیر ہو جاتا ہے۔ جیسے کفارۃ المسیح۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ بایں طور کہ مسیح نے مجرموں کے گناہوں کا بار اپنی ذات پر لے لیا۔ ان دونو مفہوموں کی مثال ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

مثال ایک شخص بوجھ سے لدا ہوا جا رہا ہے مالک اس کے ساتھ ہے مگر منزل ابھی دور ہے مالک حمال پر رحم کر کے کہتا ہے کہ اپنا بوجھ اسی جگہ رکھ دو جب وہ رکھ دیتا ہے تو مالک مزدوری دیکر اسکو رخصت کر دیتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی راہرو کسی مزدور پر ترس کھا کر کہتا ہے کہ لو! اپنا بوجھ میرے سر پر رکھ دو اور تم آرام کرو۔

اس دوسری قسم کے کفارہ کی تردید میں قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں:-

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (پ ۲۲ - ع ۶)[1]

یہی کفارہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں متنازعہ فیہ ہے۔ اب نامہ نگار صاحب کے اصل الفاظ سنئے! آپ فرماتے ہیں:-

"یہ عظیم الشان مسئلہ مسیحی مذہب کی جان اور ہمارے دین و ایمان کا ایک خاص رکن ہے۔ سچ پوچھئے تو گنہگار انسان کی نجات کا انتظام اس ایک لفظ کفارہ میں موجود ہے۔ کفارہ نہ تو فلسفیانہ تصور ہے نہ قیاس اور نہ کوئی منطقی تفضیہ جس پر کہ مسیحی ایمان رکھے بیٹھے ہیں ہرگز نہیں۔ اس کی بنیاد ایک تاریخی حقیقت ہے جو فی الواقع دنیا میں ہوئی۔ جس کے ہونے کا ثبوت تواریخ کے ذریعہ سے ہم تک متواتر پہنچا ہے۔ یہ تاریخی حقیقت نہایت ہی سنجیدہ واقع ہے: ایک شخص کی موت ہے۔ کس کی موت؟ کیا کسی پہلوان رستم زماں کی موت جو اپنی شجاعت کا دم بھرتا ہوا مر جاتا ہے؟ کیا مثل سقراط کے یہ کسی فلاسفر کی موت ہے جو اپنی تعلیم کی صداقت پر اپنے خون سے دستخط کرتا ہے؟ کیا یہ ایسے شخص کی موت ہے جس میں حب الوطنی کا جوش زور مار رہا ہے نہیں۔ یہ جہان کے منجی خداوند یسوع مسیح کی موت ہے۔ جس نے اپنی جان ہم گنہگاروں کے کفارہ میں دی۔

(۲) لفظ کفارہ عربی لفظ کَفَرَ سے بنا ہے اس کے لغوی معنے ڈھانپنے کے ہیں۔ عبرانی لفظ "کپر" کا بھی یہی مطلب ہے۔ علم الٰہی میں اس سے وہ فعل مراد ہے جس کے ذریعہ خدا اور انسان میں میل ہوتا ہے۔ انسان خدا سے جدا ہو گیا۔ گناہ باعث جدائی ہے۔ گناہ کے سبب ہم قصور وار اور سزاوار ٹھہرے ہیں اسی کے سبب سے غضب الٰہی ہم پر جھوم رہا ہے۔ میل کی صورت اگر کوئی نظر آتی ہے تو وہ یہ ہے کہ گناہ جو باعث جدائی ہے کسی طورت دور ہو جائے۔ غضب الٰہی ہٹ جائے اور ہم سزا سے بچ جائیں"[2] (المائدہ لاہور)

[1] کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر نہیں اٹھائیگا۔

[2] یہ فقرہ خاص توجہ چاہتا ہے۔ (اہلحدیث)

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۱)

اہلحدیث | جواب نمبر ۱- اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیح کا مصلوب ہونا یہود و نصاریٰ کے نزدیک ایک تاریخی واقعہ ہے۔ مگر اس مصلوبیت کو کفارہ سے منسوب کرنا عیسائیوں کی ذہنی بات ہے۔ یہ بھی اگر تاریخی صداقت ہو تو یہود اس سے انکار کیوں کریں۔ لائق مضمون نگار نے ان دو مفہوموں میں فرق نہیں کیا یا نہیں سمجھا۔ دنیا کی تاریخ ہمارے سامنے ایسے بیشمار واقعات پیش کرتی ہے جن کے وقوع پر تو اتفاق ہوتا ہے مگر نتیجہ میں اختلاف۔ حکومتوں کی طرف سے بعض اشخاص کے حق میں قتل یا صلیب کا حکم دیا جاتا ہے۔ حکومت کے نزدیک یہ لوگ باغی ہوتے ہیں مگر اپنے معتقدین کے نزدیک شہید۔ اس قسم کے واقعات تاریخی حیثیت سے متواتر ہوتے ہیں مگر ان کے نتائج کو متواتر کہنا غلط ہے ورنہ بچشم خود دیکھنے والوں اور روایت کرنے والوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ مضمون نگار نے اس فرق پر غور نہیں کیا۔ اسی لئے کفارۂ مسیح کو متواتر تاریخی واقعہ بنا دیا۔ حالانکہ کفارہ متواتر نہیں ہے ہاں بقول ان کے مسیح کی مصلوبیت ایک متواتر تاریخی واقعہ ہے۔ اور ان دونو کا فرق ہم بتا چکے ہیں۔

جواب نمبر ۲ - بے شک گناہ کا بوجھ قابل فکر ہے۔ قرآن مجید نے اس کا علاج ان لفظوں میں بتایا ہے:- اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا (پ ۲۹ - ع ۹) یعنی اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنہار ہے۔

کفارۂ گناہ کا یہ طریق معقول شکل رکھنے کے علاوہ الہامی نوشتوں کے بالکل مطابق ہے۔ اسکی تشریح ہم کونین کی مثال میں کر آئے ہیں۔ مگر عیسائیوں کا مسلمہ کفارہ نہ معقول ہے اور نہ الہٰی نوشتوں کے مطابق ہے۔ (باقی)

قادیانی مشن:-

قادیان میں کھلی تحریف

قرآن شریف میں کتاب اللہ کی تحریف کرنیوالوں کا ذکر بہت بُرے لفظوں میں آیا ہے۔ تحریف کلام ایسا بُرا فعل ہے کہ معمولی انسان کے کلام کو بدلنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ کلام اللہ کی تحریف کرنا تو اکبر الکبائر بلکہ کفر ہے۔ مرزا صاحب کلاں نے اس بدرسم کی بنیاد رکھ کر اپنی ساری جماعت کو اس بُرے طریق پر چلنے کی گویا رہنمائی کی ہے۔ پہلے ہم مرزا صاحب کی تحریف کی مثال بتائیں گے۔ پھر اصل مطلب پر آئیں گے۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت کے الفاظ یوں مرقوم ہیں:-

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (پ ۲۸ - ع ۹)

میں (عیسٰی) خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اُس کا نام احمد ہو گا۔

(ازالہ اوہام طبع اول)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اس احمد سے مراد میں ہوں۔ حالانکہ آپ کا نام احمد نہ تھا بلکہ غلام احمد تھا۔ چنانچہ آپ کا یہ شعر مشہور ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

قادیانی تحریف کی جو مثال آج ہم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس کے اصل الفاظ نقل کرنے سے پہلے ہم بغرض تفہیم چند جملے لکھتے ہیں۔ ناظرین بغور سنیں:-

قرآن شریف کی سورۃ الحجر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں چند الفاظ یوں آئے ہیں:-

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۝ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ (پ ۱۴ - ع ۴)

آیت موصوفہ کا ترجمہ یہ ہے:- اے پیغمبر (علیہ السلام) ان لوگوں کو حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں کا واقعہ سنا جب وہ اس کے پاس اوپری شکل میں آئے اور سلام کہا تو حضرت ممدوح نے جواب میں فرمایا کہ ہم تم سے ڈرتے ہیں وہ بولے ڈرو مت ہم تو تمہیں ایک علم دار لڑکے کی خوشخبری دینے آئے ہیں۔"

بشہادت قرآنی اس خوشخبری سے مراد یقیناً حضرت اسحٰق ہیں لیکن اخبار الفضل کے نامہ نگار محرف کلام اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کمال کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ اس آیت کے نُبَشِّرُكَ میں کاف جو ضمیر واحد مخاطب ہے اس سے تین صاحبوں کو خطاب کیا گیا ہے اور ہر ایک کو غلام علیم ملنے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ یعنی مخاطب اول حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور غلام علیم سے مراد آنحضرت علیہ السلام ہیں اور اسی ضمن میں ضمیر واحد مخاطب (کاف) کا خطاب آنحضرت علیہ السلام کی طرف ہے اس وقت غلام علیم سے مراد مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ پھر اسی آیت کے ضمن میں ضمیر کاف سے مرزا صاحب کلاں کو مخاطب کیا گیا ہے اور غلام علیم سے مراد اُن کا بیٹا مرزا محمود احمد خلیفہ مرزائیہ ہے یعنی تین مخاطب ہیں اور تین غلام علیم ہیں۔ پھر ان تین بزرگوں میں سے دو حضرات کا حصہ ڈبل ہے یعنی یہ دونو ضمیر خطاب کاف کے مخاطب بھی ہیں اور دونو غلام علیم بھی ہیں۔

اس تشریح کے بعد ہم محرف نامہ نگار کے اصل الفاظ پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

" سورۂ حجر کا خلاصہ | سورۂ حجر میں فتح مکہ اور بعد کی فتوحات کی پیشگوئی ہے۔ نئے آسمان روحانی کے قیام و استحفاظ اور نئے نظام ارضی وسماوی کی تخلیق و توسیع کے وعدے ہیں۔ نیز شیاطین و سرکش ظالمین کی تباہی کی وعید ہے۔ ان امور کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے شاندار تفسیر فرمائی ہے۔ نیز بین السطور اور بہت کچھ پایا جاتا ہے۔ پوری سورۃ اور

اس کی تفسیر کے مطالعہ کے بعد نیز حضرت امام کی اور کتابوں کے فیض سے مجھ پر یہ کھلا کہ اس سورۃ شریفہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بعثت کی پیشگوئی بھی ہے۔ اس سورۃ کے مخاطب اول حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا واقعہ اور انا نبشرك بغلٰمٍ علیمٍ۔ یونہی بے ربط درمیان میں نہیں آگیا بلکہ نہایت موزون طور پر آیا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غلام علیم کی بشارت دی گئی تھی۔ بالکل اسی طرح حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی غلٰمٍ علیمٍ کی بشارت دی گئی۔ **علم کا مقام ارفع نبوت ہے**۔ حضرت اسمٰعیل وحضرت اسحٰق کو اللہ تعالٰے نے نبی بنایا۔ اسی طرح وَمَا مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[1] کی توضیح کی روشنی میں اسی ذات پاک نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکثرت روحانی اولاد عطا کی۔ اور ان کے ایک روحانی بیٹے (مرزا) کو مقام نبوت تک پہونچایا۔ الحمد للہ علی ذالك

اگر یہ معنی نہ کئے جائیں تو قوم لوط قوم حجر اور قوم ایکہ کے عذاب کا بیان تو قریش مکہ کی عبرت کے لئے موزون ومناسب معلوم ہوتا ہے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اولاد کی بشارت کا بیان بالکل انمل بے جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ جو قرآن حکیم کی شان کے خلاف ہے۔ یہ نکتہ خاص بھی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا بتایا ہوا ہے۔ کہ قرآن کریم ایک نہایت ہی مربوط کتاب ہے۔ یہ ایک کل ہے جس کے اجزا موتی کی لڑی کی طرح حسن وموزونیت معنوی ولفظوی کے ساتھ آراستہ ہیں۔

[1] یہ آیت اسی طرح مرقوم ہے۔ (اہلحدیث)

غرض اس معنی سے گنجائش انکار نہیں کہ اللہ تعالٰی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تسکین دی کہ تیرے ذریعہ تو نیا نظام قائم ہوگا ہی اور پھر جب آخری زمانے میں غلبہ شیطان ہوگا تو تیرے ایک روحانی فرزند کے ذریعہ پھر سے احیائے دین بھی ہوگا۔

غلٰمٍ علیمٍ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی بھی ہے۔ وہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم جب بڑھاپے کو پہنچ گئی۔ تو اس وقت بھی اللہ تعالٰی اس پا بگور قوم میں ایک غلام علیم کے ذریعہ حیات تازہ ڈالیگا۔ اور انسانوں کے درمیان ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین پیدا کریگا۔ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔

مجھ پر یہ بھی کھلا۔ کہ اس سورہ کے مخاطب ثانی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) ہیں۔ اور اس نقطۂ نظر سے حیرت انگیز طور پر یہ سورہ شریفہ ہمارے زمانہ کے لئے پیشگوئی و ہدایت کا کام دیتی ہے۔ یہ سورہ احمدیوں کیلئے پیغامیوں، غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کیلئے ایک زبردست نشان اور پرجلال فرقان ہے۔ ملاحظہ ہو۔ (الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

اس کے بعد ۴ نومبر کے پرچے میں اس مضمون کی تکمیل ان لفظوں میں کی گئی ہے:۔

"یہ (پیشگوئی) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی (خلیفہ قادیان) کے متعلق بہت ہی واضح پیشگوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جری اللہ فی حلل الانبیاء کو اللہ تعالٰی نے ایسا غلام علیم دیا کہ آج اپنے پرائے سب اسکی عظمت کے قائل ہیں۔ یہ محمود پیارا محمود بشیرالدین ہے جو ظاہری وباطنی علوم سے معمور ہے اور پیشگوئی کی ساری علامتیں اس کے عہد میں پوری ہو رہی ہیں"

(الفضل ۴ نومبر ص کالم ۴)

ناظرین کرام! ایسی تحریف قرآن کی مثال کبھی آپ نے سنی ہے؟ یہ ان لوگوں کا علم قرآن ہے جس پر فخر کیا کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے جو معارف ہماری جماعت کو خدا تعالٰے نے بتائے ہیں وہ کسی کو نہیں بتائے۔ ہم بھی اسکی تصدیق میں یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

قادیانی پارٹی کی اس تحریف کے متعلق ہم منتظر رہے کہ لاہوری جماعت اس کا جواب دیگی مگر آج (۹ نومبر) تک لاہوری جماعت کا جواب ہمارے دیکھنے میں نہیں آیا۔ آیندہ العلم عنداللہ۔ باوجود اس کے ہمارا گمان ہے کہ لاہوری جواب بہت پرلطف ہوگا۔ کیونکہ لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں کئی سال سے اس مسئلہ پر بڑی زور دار بحث چلی آرہی ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں۔

اس محرف قرآن نے کمال کیا کہ مرزا صاحب کلاں کی نبوت کے علاوہ مرزا خرد (میاں محمود احمد) کی نبوت کی بنیاد بھی رکھ دی۔ کیونکہ اس نے تیسرے درجے پر مرزا خرد کو غلام علیم کا مصداق قرار دیا ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ اصول بھی لکھ دیا ہے کہ

"علم کا مقام ارفع نبوت ہے"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء ص کالم ۴)

پیغامی ممبرو! ہوشیار ہو جاؤ عنقریب قادیان سے آواز آئےگی کہ قادیان خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ جیسے پہلے بھی آئی تھی۔

(رسالہ دافع البلا مصنفہ مرزا صاحب کلاں)

ناظرین کرام! یہ ہیں مرزائی معارف قرآن جن پر ان کو بڑا ناز ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ ناز بالکل اسی قسم کا ہے جس قسم کا یہودیوں کو تحریف کلام اللہ پر تھا۔ جن پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎

آگیا داغ اس کے دل میں یہ
شکل ہے دنیا میں لاثانی مری

پشاور میں ایک نیا فتنہ

بدقسمتی سے ہمارے شہر پشاور میں چند ایک ایسے مولوی پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے یہ فتنہ پھیلانا شروع کیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کلی علم غیب تھا۔ اس قسم کے غلط عقیدہ پھیلانے والے صرف دو شخص ہیں۔ ایک ماسٹر صاحب ہیں اور ایک مولوی صاحب۔ جن کا پیشہ فال بینی ہے۔ انہوں نے ایک رات فخریہ انداز میں کہا تھا کہ علم غیب مجھ کو بھی ہے علم غیب بلی کو بھی ہے اور علم غیب کتے کو ہے۔ استغفر اللہ!

قرآن شریف میں تو صاف مرقوم ہے کہ لَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اے میرے حبیب! کہہ دیجئے کہ اگر مجھے علم غیب ہوتا تو اپنے لئے بھلائی جمع کرتا۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں علم غیب کا مسئلہ صاف اور واضح ہے۔ مگر یہ مولوی صاحب اپنے پیشہ کو تقویت دینے کے لئے بہت حد سے تجاوز کرتے ہیں۔ ہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع علی الغیب تھی اس لئے قطعی انکار نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف بھی خود اس کی شہادت دیتا ہے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی جو وحی آپ پر نازل ہوتی تھی اور وحی کے ذریعہ آپ کو اطلاع دی جاتی۔ مگر یہ قطعاً غلط ہے کہ علم غیب کلی حاصل تھا۔ اگر مان لیا جاوے کہ علم غیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا تو بھی جبریل علیہ السلام کے نزول سے بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔ قرآن شریف اس غلط عقیدہ کی پرزور الفاظ میں اس طرح تردید کرتا ہے کہ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا یعنی ایک پتہ جو گرتا ہے اس کی بھی خدا کو علم ہے۔

استفتاء | کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین خصوصاً جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مولوی بھی کہتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی حاصل تھا بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ علم غیب مجھ کو بھی ہے۔ علم غیب کتے کو بھی ہے، علم غیب بلی کو بھی ہے۔ کیا ایسا شخص مسلمان ہے، کیا ایسے شخص کا عقیدہ صحیح ہے؟

جواب کا منتظر۔ اختر سرحدی

الجواب | کتے بلی کے علم غیب کا ثبوت تو یہی ہے کہ وہ ٹکڑے اور ہڈی کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ کہیں سے ان کو ملتا ہے کہیں سے نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ملنے یا نہ ملنے کا علم نہیں ہے۔ ایسا ہی علم غیب ان صاحب کو ہو تو کیا حرج ہے۔ لیکن انبیاء کرام کے علم کو کتے بلی کے علم کے ساتھ مشابہت دینا سخت سوء ادبی ہے ایسے لوگوں کو ایسے غلط عقیدوں سے جلد توبہ کر لینی چاہئے۔ ہم ایسے لوگوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ہم سے فتویٰ نہ پوچھیں بلکہ حنفی مذہب کی مستند کتاب شرح فقہ اکبر للقاری اور مسامرہ ابن ہمام رحمہ کو غور سے پڑھیں اور ان کو پڑھنے کی لیاقت نہ پائیں تو قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی کی کتاب مالابدمنہ کا مطالعہ کریں۔ واللہ الموفق!

چتروید انوکرمنی [۲]

(از پنڈت منصور حسن صاحب ساکن رڑکی)

تیرھویں فصل۔ یجروید کے پہلے دس ادھیائے

ادھیائے ۱۔ نئے اور پورے چاند کے یگوں کی رسومات۔ ڈھاک کی لکڑی کاٹنے۔ بچھڑوں کو گایوں سے الگ کرنے۔ دودھ دوہنے۔ چھاننے۔ چاول طیار کرنے اور چاول کا پنڈ اگنی کی نذر کرنے۔ یگیہ کے لئے پانی لانے اور اسکو نتھارنے۔ ہرن کا چمڑا بچھا کے اور اس پر چاول پیسنے اور ان کو آگ پر چڑھانے وغیرہ امور کو سرانجام دینے کے وقت کی دعائیں۔

ادھیائے ۲۔ نئے اور پورے چاند کی بقیہ رسومات ویدی یا آتشدان بنانے۔ ایندھن پر پانی چھڑکنے۔ بد ارواح کو دور کرنے وغیرہ امور کی دعائیں۔ آخری منتروں میں مرحوم آباؤ اجداد کی ارواح کو نیاز کی اشیاء سے شکم سیر ہونے کی دعوت۔

ادھیائے ۳۔ (منتر ۱ تا ۴۰) مختلف قسموں کی آگ کا جلایا جانا۔ اور اگنی دیوتا کی پوجا۔ اس میں منتر نمبر ۳۵ مشہور و معروف گائیتری منتر ہے۔ (منتر ۴۱ تا ۶۳) چار ماہ والے یگیہ کا بیان جو سال کے چار موسموں کے شروع میں ایک ایک مہینہ کئے جاتے تھے۔ رودر دیوتا کی تعریف اور جمان کا مونڈن۔

ادھیائے ۴۔ (منتر ۱ تا ۱۸) سوم کی نیاز کے سلسلہ میں ابتدائی رسوم (منتر ۱۹ تا ۲۸) گائے اور بکری کے عوض میں سوم کا خریدا جانا (منتر ۲۹ تا ۳۷) سوم کا یگیہ شالہ (نیاز کے گھر) میں لایا جانا۔

ادھیائے ۵۔ (۱ تا ۱۴) سوم لانے کے بعد مختلف رسومات (۱۴ تا ۲۶) برہمنوں کیلئے چھپروں اور چولہوں وغیرہ کی تعمیر (۲۷ تا ۳۰) سوم کو پیسنے کے لئے کالے ہرن کی کھال پر رکھنا اور سل بٹے اور برتن کا لایا جانا (۴۱ تا ۴۳) یوپا یعنی لکڑی کے کھمبے کی طیاری جس سے قربانی کے جانور باندھے جاتے تھے۔

ادھیائے ۶۔ (۱ تا ۶) یوپا یعنی کھمبے کا گاڑا جانا (۷ تا ۱۲) قربانی کے جانور کا کھمبے سے باندھا جانا اور ذبح ہونا (۱۳ تا ۲۲) مذبوحہ جانور کے اعضاء کو پانی سے دھونا۔ گوشت اور چربی کا بھونا اور جانور کا دیوتاؤں کے پاس رخصت ہونا (۲۳ تا ۳۵) سوم کے پودے کا چھکڑے پر سے اتار کر سل بٹے پر رکھا جانا اور کوٹا جانا۔

ادھیائے ۷۔ (۱ تا ۳۴) صبح کے وقت سوم رس کا مختلف نام کے پیالوں میں بھرا جا کر مختلف دیوتاؤں کے نام پر پیا جانا (۳۵ تا ۴۰) یہی دوپہر کے وقت۔ (۴۱ تا ۴۴) سورج اور آگ کی نذر (۴۵ تا ۴۸) ججمان یعنی یگیہ کرنے والے کا برہمنوں کو گائے اور سونا وغیرہ دینا اور برہمنوں کا شکریہ ادا کرنا۔

اد ھ ۸ - (۱ تا ۱۴) تیسری مرتبہ شام کے وقت سوم کے پیالوں کا پیا جانا اور پوپا کے ٹکڑوں کا جلایا جانا - (۱۵ تا ۲۷) مہاتمہ کی نو نذریں جن میں مجموعی طور پر دیوتاؤں کو دعوت دی جاتی ہے نیز جمبان اور اس کی بیوی کا غسل - (۲۸ تا ۳۲) گابھن گائے کی قربانی کا کفارہ - اور حمل کے بچھڑے کی قربانی (۳۳ تا ۳۷) تمتہ - سولہ فقرے والے سوم کے پیالہ کا پیا جانا - (۳۸ تا ۵۳) دوادشا یگیہ یعنی بارہ دن کا جشن - اندر، اگنی اور سورج کے نام کے پیالے - ہزار گایوں کی خیرات - (۵۴ تا ۶۳) یگیہ میں نقصان رہ جانے پر کفارہ کے طور پر ۴۴ نذریں اور اختتام کی دعائیں۔

ادھ ۹ - (۱ تا ۱۴) واجپئی یگیہ یعنی طاقت افزا سوم رس پینے کا جشن - سوم اور شراب کے پیالے (۱۵ تا ۱۹) واجپئی یگیہ میں گھوڑ دوڑ - گھوڑوں کا جوتا جانا - نقاروں کا بجنا - دوڑتے ہوئے گھوڑوں سے خطاب (۲۰، ۲۱) بارہ مہینوں اور دو دو ماہ کے چھ موسموں کی دعائیں - (۲۲ تا ۳۴) جمبان کی تخت نشینی - حصول طاقت اور فتحمندی کی دعائیں - (۳۵ تا ۴۰) راج سویہ یگیہ - یعنی راجہ کو راج پاٹ سپرد کرنے کا جشن -

ادھ ۱۰ - (۱ تا ۲۰) راج سویہ یگیہ کی بقیہ رسمیں - سترہ قسم کے پانیوں سے راجہ کا مسح - راجہ کا کمبل - چولا اور پگڑی پہننا - اور اس کے لئے دعائیں - (۲۱ تا ۳۰) واجپئی رتھ کا جوتا جانا - رتھ کا گایوں کے جھنڈ میں ٹھیرایا جانا - گایوں کے مالک کو انعام - دس پیہ یگیہ یعنی دس آدمیوں کے پینے کا جشن - (۳۱ تا ۳۴) سوترمنی یگیہ یعنی کثرت سوم نوشی کے سبب سے پیدا شدہ امراض کا کفارہ اور دفعیہ - شراب سے خطاب

(باقی آئندہ)

وید ارتھ پرکاش - از پنڈت آتمانند - ویدوں کی تردید کی ہے - قابل دید ہے - قیمت ۱۰ از منیجر اہلحدیث امرتسر

الانتہاض لدفع الاعتراض

(نمبر ۸)

(از مولنا ابوتمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

معترض حضرات نے اپنے مولنا مختفی صاحب کی طرف سے سورت الفیل کی صحیح تفسیر یوں قائم کی ہے :-

"بعد کی آیت تَرْمِيهِمْ میں ترمی مونث غائب کا صیغہ نہیں ہے بلکہ واحد مذکر حاضر ہے - اور مخاطب اس کے [illegible] میں جو اَلَمْ تَرَ کے مخاطب ہیں - یعنی [illegible] (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو اسوقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپکو مخاطب کیا جائے) اور ترکیب میں کلمہ تَرْمِيهِمْ حال ہے عَلَيْهِمْ کی ضمیر مجرور سے - اس صورت میں تفسیر آیت یوں ہوگی اَلَمْ تَرَ اَيُّهَا الْمُخَاطَبُ كَيْفَ اَرْسَلَ رَبُّكَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ - یعنی او مکہ والو! جبکہ تم اصحاب فیل پر پتھراؤ کر رہے تھے، کیا اللہ تعالیٰ نے انکی لاشوں پر پرندوں کے جھنڈ بھیجے - یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ تَرْمِيهِمْ سے جملہ مستانفہ ہے اَیْ كُنْتَ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ فَجَعَلَهُمْ الرَّبُّ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ یعنی جن کو تم نے پتھروں سے مارا تھا خدا نے پرند بھیجکر اُن کی لاشیں پرندوں کو کھلوا دیں - جو ہڈی وغیرہ بچی تھی اُس کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ لاشیں کھائی جا چکی ہیں - بھلا کہیں کنکروں سے لاشوں کا بھوسا نکل سکتا تھا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ "

اس طویل ولایعنی تحریر کی ایک ایک حرف لاجواب ہے - اس لئے نہیں کہ یہ حق ہے بلکہ اس لئے کہ یہ تفسیر بالرائے والہویٰ کا چھلا چھلایا، خراد پر چڑھا ہوا نمونہ ہے - اور الحاد و دہریت کا زینہ ہے - یہ تفسیر نہ تو سر سید صاحب کو سوجھی، نہ اُن کے ہم نواؤں کو -

دیکھئے ! مولوی محمد علی صاحب لاہوری سیدھے چلتے چلتے کیسے عجیب طریق سے پلٹ جاتے ہیں - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

"مفسرین کے اقوال اس لشکر کی تباہی کے بارے میں عموماً یہی ہیں - کہ پرند اس لشکر پر آئے اور ہر ایک کی چونچ میں ایک سنگریزہ اور دو دو سنگریزے دونوں پنجوں میں تھے اور وہ سنگریزہ جس شخص پر گرتا تھا اُسے ہلاک کر دیتا تھا - لیکن عکرمہ کا قول ہے کہ جس پر سنگریزہ گرتا تھا اُسے چیچک نکل آتی تھی "

اس کے بعد تیسری سطر میں فرماتے ہیں :-

"اس لئے قرین قیاس ہے کہ چیچک کی وبا لشکر میں پھوٹ پڑی اور آخر ابرہہ خود بھی اس مرض کا شکار ہوا، جس کی وجہ سے لشکر بھاگ گیا اور یہ مسلم ہے کہ ابرہہ تمام پھنسیوں سے بھرا ہوا یمن میں جا مرا اور پرندوں کے بھیجنے میں اشارہ یہ ہے کہ جب لاشیں چھوڑ کر لشکر بھاگ گیا تو پرندوں نے انہیں نوچ نوچ کر پتھروں پر مارا، اور کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا" (تفسیر اردو بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۳)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے حضرت عکرمہ کے قول سے سہارا پکڑا - اور اصحاب الفیل کی موت کا موجب مرض چیچک کو قرار دیا - لیکن اُن کے قول میں سنگریزے مارنے کا جو ذکر تھا اُسے مرغ سنگ خوار کی طرح نہایت صفائی سے نگل گئے - اور تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ کا ترجمہ خلاف محاورہ عرب "پتھروں پر مارتے تھے" کر دیا - گویا معنے یہ ہوئے کہ وہ پرند اُن ہاتھیوں والوں پر پتھر پھینکتے نہیں تھے، بلکہ اُن کی لاشوں کو

متفرقات

دیوبند کا اعلان مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۰ شوال ۱۳۹۱ھ میں فیصلہ کیا ہے کہ دورۂ حدیث کی جماعت کا یہ ملتوی شدہ امتحان ۲۵ ذی الحجہ کو احاطہ دار العلوم میں لیا جائے۔ اور کوئی طالب علم بغیر اس امتحان کے سند کا مستحق نہ ہوگا۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ دورۂ حدیث کے طلبہ جنہیں امتحان دینا اور سند حاصل کرنا منظور ہو تو ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ کو دار العلوم میں حاضر ہو کر شریک امتحان ہوں۔ (محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند)

یاد رفتگاں (۱) میرے بھائی اللہ بخش تاریخ ۲۰ شوال بروز جمعہ انتقال کر گئے ہیں۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ تہجد اشراق کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے۔ (قادر بخش ساکن دیگوٹ ضلع چتوڑ گڑھ) (۲) احقر کے جد امجد میاں محمد دین جو بہ صفت موصوف بزرگ تھے اپنے وطن موضع کوٹلی لبارن میں بروز جمعہ عمر مسنون کو پہنچ کر اس دار فانی سے عالم جاودانی کو چل بسے انا للہ! (بابو خلیل احمد کلرک سیالکوٹ چھاؤنی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھما وارحمھما

اپیل بندہ نے کسی ضرورت کے لئے ایک سو پچاس روپیہ قرض لیا تھا گردش ایام کی وجہ سے اب تک ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اب عرصہ بعید کے بعد تنگ آکر ذی استطاعت اصحاب خصوصاً رؤسائے دتاؤلی و دہلی کی خدمت میں اپیل کر رہا ہوں کہ مذکورہ قرضہ کی ادائیگی میں فی سبیل اللہ امداد فرما کر عند اللہ ماجور و عندی ممنون ہوں۔ جو اصحاب میری مدد کرنا چاہیں وہ مخدومی مولانا حکیم ہدایت اللہ صاحب مدرس دار السلام قاضی موسیٰ بٹالہ ضلع گورداسپور کے نام ارسال فرما دیں۔

(نادار مقروض عبد اللہ از بٹالہ ضلع گورداسپور)

نسخہ برائے مرگی مرض مرگی کے لئے کسی صاحب نے اخبار اہلحدیث میں شائع کیا ہے۔ نسخہ ارسال خدمت کرتا ہوں۔ بادر نجبویہ ۴ ماشہ۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ گل منڈی ۵ ماشہ۔ کشنیز خشک ۳ ماشہ۔ در آب جوشانیدہ صاف نمودہ زلال ترنجبین خراسانی ۲ تولہ آمیختہ بنوشند۔ پندرہ دن تک اس نسخہ کو مسلسل دونوں وقت استعمال کریں۔ پندرہ دن کے بعد اس کو ترک کرکے یہ نسخہ استعمال کریں۔

بوقت صبح } مغز تخم کدو شیریں سودہ ۴ ماشہ در جوارش جالینوس ۲ ماشہ۔ اطریفل کشنیزی ۶ ماشہ آمیختہ ہمراہ آب تازہ بخورند۔

بوقت خواب شب } عاقر قرحا ۱ ماشہ۔ اسطوخودوس ۱ ماشہ باریک نمودہ در اطریفل ۷ ماشہ اسطوخودوس آمیختہ۔ ہمراہ عرق گاؤزبان ۲ تولہ نیم گرم بخورند۔ ✻

✻ ان دونوں دواؤں کو لگاتار چالیس روز تک کھائیں۔

نفوخ } اسطوخودوس کندش ۶ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۳ ماشہ۔ ہمہ را باریک نمودہ نگہ دارند۔ بوقت دورہ تھوڑا سا لیکر ناک میں پھونکیں۔

نوٹ:۔ روغن بادام اگر سر پر مالش کریں تو بہت مفید ہوگا۔

(حکیم عبد المنان انصاری محلہ تکیہ نیا تالاب ڈمراؤں ضلع شاہ آباد)

فتاویٰ

س ۱۵۷ } زید ابدی جواری ہے۔ پنچ والوں نے اس کو منع کیا۔ تو اس نے مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی کہ آئندہ نہ کھیلونگا۔ چند دن کے بعد پھر اُس نے جوا کھیلنا شروع کر دیا۔ زید کو کھیلتے ہوئے دیکھنے کے گواہ موجود ہیں۔ اسیطرح اُس نے تین چار دفعہ بیعت کی اور توڑ دی۔ اب وہ مسجد میں امامت کراتا ہے۔ بعض اُسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں بعض نہیں۔ جو پڑھتے ہیں اُنکی دلیل یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ اور زید نے توبہ کی ہے۔ نہ پڑھنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ (۱) حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اپنے میں سے بہترین شخص کو اپنا امام بناؤ۔ (۲) حضورؐ کے زمانے میں کسی صحابی نے حالت نماز میں قبلہ کی طرف تھوک دیا تھا تو آپ نے اسکو امامت سے معزول کرا دیا۔ صحابی نے توبہ کی اور صحابہؓ نے پھر اُس صحابی کی امامت کے لئے سفارش کی تو آپ نے فرمایا کہ امامت سے معزول کرانے کے بعد پھر اُس شخص کو امام نہیں بنائے جا سکتا۔ کیا یہ واقعہ صحیح ہے اور کونسی حدیث کی کتاب میں ہے۔ ان دلائل کے پیش نظر زید نہ امامت کرا سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ کیا ان کا ایسا کہنا صحیح ہے؟ (ایک سائل)

ج ۱۵۷ } صورت مرقومہ میں جو صاحب معطل کرنے کے قائل ہیں میں انکا مؤید ہوں۔ مگر واقعہ حدیث جس طرح مرقوم ہے مجھے یاد نہیں ہے۔ کوئی اہل علم اس پر روشنی ڈالیں۔ فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کا جواز الگ امر ہے امام کو ایسی کھلی اجازت دینا دوسری بات ہے۔

س ۱۵۸ } ہمارے شہر میں مدتوں سے یہ عادت چلی آتی ہے کہ بعض میت کو بغیر بغلی اور لحد کے یونہی قبر میں لٹلا کر اوپر مٹی ڈال دیتے ہیں۔ دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حکم مٹی میں مٹی ملا دینے کا ہے۔ کسی مولوی صاحب نے آکر کہ یہ طریقہ مشرکوں اور بدعقیوں کا ہے۔ حضور نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ میت کو جو اپنا آخری مہمان ہوتا ہے لحد یا بغلی دیا کرو۔ دفن کرنے کے بعد میت کو قبر میں بٹھلایا جاتا ہے اور اس سے سوال و جواب ہوتا ہے۔ اگر اُس پر مٹی ڈال دی جائے تو میت کو کس طرح بٹھایا جائیگا۔ میت کو دفن کرنے کا صحیح طریقہ کیسا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۸ } حدیث شریف میں آیا ہے اللحد لنا والشق لغیرنا ہمیں لحد نکالنی چاہئے۔ اگر زمین نرم ہو اور مٹی ٹھیر نہ سکے تو صورت

ملکی مطلع

مصر میں اتحادیوں کی کامیابی

(بربنائے اخبارات العلم عند اللہ)

گذشتہ ہفتے مصری محاذ کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی کہ العلمین کے علاقہ میں اتحادی فوج نے جرمن مورچوں پر حملہ کر دیا ہے اور اس کا دباؤ غنیم پر بڑھتا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی ہراول دستے مرسا مطروح تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ جگہ العلمین سے ۱۱۰ میل مغرب کی جانب ہے۔ قاہرہ کی اطلاع ہے کہ اتحادی فوجوں نے الدابہ کے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی فوج کے جرنیل مسٹر الگزنڈر نے وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں بتایا ہے کہ ہم نے بیس ہزار محوری فوج کے افراد گرفتار کئے ہیں۔ نیز ۴۰۰ توپیں۔ ۵۰۰ ٹینک اور ہزاروں فوجی لاریاں اپنے قبضہ میں کر لیں یا برباد کر دیں، دشمن کا تعاقب جاری ہے، ہمارے طیارے طبروق اور بنغازی میں دشمن کے بحری اور فضائی اڈوں پر روز روشن میں بمباری کر رہے ہیں۔ مصری محاذ کی تازہ صورت حالات پر تبصرہ کرتا ہوا معاصر "پرتاپ" لاہور لکھتا ہے :-

"مصر کی موجودہ جنگی صورت حالات کے نتائج بہت دور رس ثابت ہونگے۔ کیونکہ اتحادیوں کی تازہ فتح نے ہٹلر کی تمام جنگی سکیموں کو درہم برہم کر دیا ہے۔ محوریوں کا ارادہ یہ تھا کہ وہ ایک طرف مصر اور دوسری طرف کاکیشیا کو سر کرنے کے بعد ایشیا میں دو طرفہ پیشقدمی کریں گے۔ لیکن نہ صرف ان کی اس تحریک کا دایاں بازو توڑ دیا گیا ہے۔ بلکہ بایاں بازو بھی مفلوج ہو رہا ہے۔ جرمن فوجیں ابھی تک سٹالن گراڈ کی فولادی دیواروں سے ٹکرا کر تباہ ہو رہی ہیں۔ نالچک کے پرے انکی پیشقدمی کی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ نہ ہی وہ ابھی تک بحیرہ اسود کی بندرگاہ توا پسی پر قبضہ کر پائی ہیں۔ اس پر سردیاں آگئی ہیں۔ اور ایک مرتبہ پھر روس کی جنگ میں تعطل آجائیگا اور محوری سکیمیں دھری کی دھری رہ جائینگی۔

جہاں تک مصری جنگ کا تعلق ہے خیال ہے کہ ہٹلر اپنی تازہ شکست پر بےحس و حرکت نہیں رہے گا۔ اس لئے یہ توقع رکھنی چاہئے کہ وہ سمندر کے راستے رومیل کو جلد از جلد کمک بھیجنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس مقصد کے لئے وہ ان ۳۵ اتحادی مال جہازوں کو استعمال کرے گا۔ جو فرانسیسی بندرگاہوں میں لنگر انداز تھے۔ اور جو اس نے وشی گورنمنٹ سے ہتھیا لئے ہیں۔ اور اس امر کی اطلاع ہے کہ یہ جہاز اس وقت اٹلی کی فوجی بندرگاہ جنوا میں ہیں۔ ہٹلر ان جہازوں کو استعمال کریگا یا نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مصر کی اچانک شکست نے محوریوں کے وقار پر نہایت سخت ضرب لگائی ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ ہٹلر اور مسولینی اسے اپنے لئے ایک منحوس فال نہ سمجھیں۔ اس امر کی بھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جو جرمن فوجیں مصر بھیجی جانی تھیں۔ انہیں لیبیا کے محاذ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یقیناً اتحادیوں کا دوسرا مورچہ کسی حد تک روس کے بار کو ہلکا کر دیگا" (پرتاپ لاہور ۹ نومبر ۱۹۴۲ء)

ایم سٹالن کی تقریر

ماسکو میں ۸ نومبر کو انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے روسی ڈکٹیٹر ایم سٹالن نے کہا کہ جب سے روس میں محوریوں سے جنگ شروع ہوئی ہے محوریوں کے ۸۰ لاکھ سپاہی ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ روس میں جرمنی کے فوجی مقصد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ محض تیل کے چشموں کے علاقے کی طرف پیشقدمی کرنا جرمنی کا خاص مقصد نہیں ہے بلکہ اصل مقصد ماسکو کو روس کے صنعتی علاقہ سے کاٹ کر اس پر ضرب لگانا ہے۔ جنوب کی طرف جرمن فوج کی پیشقدمی نہ صرف تیل کے لئے ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ہم اپنی فوجوں کو جنوب کی طرف لے جائیں۔ تاکہ ماسکو کا محاذ غیر محفوظ ہو جائے۔ یورپ میں دوسرے محاذ کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر دوسرا محاذ قائم کر دیا جاتا تو جرمنی کے ساٹھ ڈویژن اور اتحادیوں کے بیس ڈویژن اس محاذ پر معروف کار ہو جاتے اور ہٹلر ازم کے آغاز کا انجام ہو جاتا۔ ۱۹۴۱ء کی سردیوں کے مقابلہ میں جرمن فوج آج بہت کمزور ہے۔ ہم بہت جلد جارحانہ حملے شروع کر دیں گے، دشمن کی جارحانہ قوت قریب الختم ہے، ہٹلر روس کی لڑائی اسی سال ختم کرنی چاہتا تھا مگر اس کی تمام سکیم ناکام ہو گئی۔ محاذ جنگ سے تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سٹالن گراڈ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی دشمن کے تمام حملے ناکام رہے۔ اور روسیوں نے شہر کے اندر اور باہر اپنی پوزیشن سدھار لی ہے۔ کل دشمن کو ایک ہی حملہ میں ایک ہزار آدمیوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ تفقا دین نالچک اور موزدک کے محاذوں پر دشمن کو روک لیا گیا ہے۔ بحیرہ اسود کی بندرگاہ توا پسے کے شمال مشرق میں روسی فوج کچھ آگے بڑھ گئی ہے۔ بحیرہ بالٹک میں پندرہ ہزار ٹن کا ایک جرمن جہاز روسیوں نے غرق کر دیا ہے موصوف نے مزید کہا کہ ہم ہٹلر کی طرح احمقانہ دعوے نہیں کرتے کہ ہم جرمنی کو

صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ ہمارا مقصد محض ہٹلرازم اور اس کے لیڈروں کو ختم کرنا ہے

ماہ ستمبر میں جرمنی کے ۲۰۵ ڈویژنوں میں سے ۱۷۹ ڈویژن روس میں لڑ رہے ہیں۔ ۲۲ رومانوی ۱۴ فنش ۱۱ اطالوی ۱۳ ہنگرین ایک سلواک اور ایک سپین کا ڈویژن ان کے علاوہ تھے۔ یعنی سرخ فوج ۲۴۰ ڈویژنوں کا مقابلہ کر رہی تھی۔ نپولین کل چھ لاکھ فوج لے کر روس پر حملہ آور ہوا تھا ان میں سے صرف تیس چالیس ہزار فوج کے ہمراہ ماسکو تک پہنچ سکا تھا۔ اور آج سرخ فوجیں تیس لاکھ سے زائد جدید ہتھیاروں سے مسلح افواج کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ روس کے سوا کسی اور ملک میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ جرمنوں کی پیشقدمی کو روک سکتا۔ کیا دوسرا محاذ قائم کیا جائیگا؟ دیکھو آداز میں کہاں ضرور)

سرکاری اطلاع

مشرق بعید | جزائر سلیمان کی لڑائی کا پہلا دور ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوگیا۔ جبکہ جاپان کی بحری افواج سپلائی کے جہازوں سمیت جزائر سلیمان سے واپس چلی گئیں۔ اب امریکہ کی سپلائی جزیرہ میں بلا روک ٹوک پہنچ رہی ہے۔ جزائر سلیمان میں جاپانیوں کی بحری طاقت نے انہیں بہت کچھ فائدہ پہنچایا تھا۔ مگر اس کا وہ خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ گواڈل کینال میں امریکن فوجوں کی قوت کو جاپانی نہیں توڑ سکے۔ امریکہ کے طیارے جاپانی طیاروں سے رفتار اور مضبوطی کے اعتبار سے بہت بہتر ثابت ہوئے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جاپان کے جنگی جہازوں پر امریکن طیاروں سے جو بمباری ہو رہی ہے اس کی مدافعت سے جاپانی ہوائی طاقت عاجز رہی ہے۔ گزشتہ نو دنوں میں امریکہ والوں نے جاپان کے دو لاکھ ٹن مجموعی وزن کے جہاز سمندر کی تہ تک پہنچا دئیے ہیں۔ نیوگنی میں اوون سٹینلے کی پہاڑیوں پر کاکوڈا کی لڑائی جاپانی اور اتحادی فوجوں کے درمیان چند دنوں سے جاری تھی۔ ۲ نومبر کی صبح کو اتحادی افواج نے کاکوڈا پر قبضہ کر لیا۔ آسٹریلین فوجوں نے اس جنگ میں بہت ہمت اور استقلال سے کام لیا اب ان کی بتدریج پیشقدمی جاری ہے۔ جاپانیوں نے پچھلے دنوں جن حصوں پر قبضہ کر لیا ہوا تھا وہاں سے اب وہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ نیوگنی کے شمالی ساحل پر جاپانیوں نے کمک اتارنے کی کوشش کی مگر اتحادی ہوائی حملوں نے انہیں اس مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

جاپانیوں کے نقصانات | ان تمام لڑائیوں میں جاپانیوں کے بہت نقصانات ہوئے۔ مزید برآں واشنگٹن سے امریکن محکمہ بحریہ نے ۴ نومبر کو اعلان کیا کہ امریکن آبدوزوں نے جاپانیوں کے سات مال بردار جہاز مشرق بعید میں غرق کر دئیے ہیں۔ تین مزید جہازوں اور ایک طیارہ بردار جہاز کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ کرنل ناکس نے ۳ نومبر کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ سلیمان کے قریب حال ہی میں جو لڑائی ہوئی تھی اس میں جاپان کے تین کروزر اور تباہ کن جہاز برباد ہوئے۔

چین | چین سے بھی چینیوں کی پیشقدمی کی حوصلہ افزا خبریں آرہی ہیں۔ چینی فوجیں اب جنگ شن کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جوکہ دریائے کینٹن کے دہانے کے قریب واقع ہے۔ یہ مقام ہانگ کانگ سے کچھ زیادہ دور نہیں۔ کچھ عرصہ پہلے چینی فوجوں نے ہانگ کے نزدیک خلیج میرز میں جاپانیوں کو فوجیں اتارنے سے باز رکھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقے میں چینیوں کا زور دن بدن زیادہ ہوتا جارہا ہے۔

اتحادیوں کا جنگی سامان | برطانیہ کے ایک وزیر مسٹر ہربرٹ ماریسن نے اتوار کے روز ایک تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ برطانیہ کی سامان سازی کی رفتار اب دنیا کے تمام ممالک سے بڑھ چکی ہے۔ جہاز سازی کے سلسلہ میں برطانیہ کا ایک ایک کاریگر دوسرے ملکوں کے دو دو کاریگروں کے برابر کام کر رہا ہے پچھلے مہینے جنگی سامان سازی کی رفتار میں ۱۴ فیصدی کا اضافہ ہوا اور طیارہ سازی میں ۱۸ فیصدی کا۔ ابھی ہم اپنی موجودہ انتہا تک نہیں پہنچے ہیں

امریکہ کے جنگی سامان کے افسر اعلیٰ مسٹر ڈونلڈ نیلسن نے بھی اسی ہفتے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ طیارہ سازی میں ۱۰ فیصدی، جنگی جہاز سازی میں ۲۲ فیصدی اور تجارتی جہاز سازی میں ۱۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ ستمبر کے مہینے میں ۱۲ نئے لڑنے والے جہاز سمندر میں اتارے گئے اور نئے تجارتی جہازوں کی تعداد ۹۲ تھی۔ اس سلسلے میں گذشتہ ماہوار ریکارڈ ۸۰ جہازوں کا تھا۔

ہندوستان و برما | موسم برسات کے ختم ہوجانے کے بعد اب ہندوستان اور برما کی سرحد پر فریقین کے گشتی دستوں کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ جاپانی دستے مقامی آبادی میں دہشت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک مقام پر برطانیہ کے چھاپہ مار دستوں نے جاپانیوں کے دستوں کو سخت نقصان پہنچانے کے بعد واپس بھگا دیا۔ اسی طرح پنجابی سپاہیوں کی ایک پارٹی نے اکیاب اور ہندوستان کی سرحد کے درمیان دشمن کی ایک ٹولی پر فائر کئے۔ اور دشمن سپاہیوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ رائل ایئر فورس کے طیارے ہر وقت سرحد کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے ہیں اور اکثر اوقات برما کی فضا میں دشمن کے رسل و رسائل اور ہوائی اڈوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دشمن کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔ (لاہور ۸ نومبر)

کتب متفرقہ موجودہ دفتر اہلحدیث امرتسر

احسن القصص مع چھٹی۔ مولفہ مولوی غلام رسول صاحب۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ جو قرآن مجید میں بالتفصیل مذکور ہے۔ مولوی صاحب مرحوم نے پنجابی نظم میں منظوم فرمایا ہے۔ تقطیع کلاں ۲۲×۱۸ ضخامت ۲۴۴ صفحات۔ قیمت عہ

قصص المحسنین مولفہ مولوی عبدالستار صاحب۔ اس کتاب میں بھی پنجابی نظم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ منظوم شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ کاغذ سفید اسپید۔ ی۔ تقطیع ۲۰×۲۶ ضخامت ۵۳۲ صفحات قیمت [illegible]

انواع محمدی مصنفہ مولوی حافظ محمد صاحب ساکن لکھو کے ضلع فیروزپور پنجابی زبان میں گویا یہ فقہ کی کتاب ہے۔ جس میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور وراثت کے مسائل نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲/

احوال الآخرۃ پنجابی نظم میں نہایت عمدہ کتاب ہے۔ جس میں علامات قیامت ظہور مسیح و مہدی علیہما السلام کے حالات صحیح روایات کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱۲/

فارسی بول چال مولفہ ملک عنایت اللہ بی۔ اے منشی فاضل۔ اس میں زمانہ حال کی فارسی زبان سیکھنے اور بولنے کا طریقہ اور فصحائے ایران کے محاورات جدیدہ کو نہایت محنت سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/

کتاب الجنائز اس کتاب میں جنازہ کے متعلق تمام ضروری احکام و مسائل جمع کئے گئے ہیں۔ جسے پڑھ کر آپ اپنے مُردوں کی تجہیز و تکفین سنت کے مطابق کر سکتے ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

الانفکاک عن مراسم الاشراک۔ مولفہ مولانا نواب صدیق حسن خان بھوپالی۔ یعنی شرکیہ رسوم سے روکنے والی کتاب اصل کتاب عربی میں ہے یہ اس کا اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۴/

فضائل الشہور والصیام فی اوراد اللیالی والایام اس میں مختلف مہینوں اور روزوں کی فضیلتوں اور ان سے متعلق وظائف کا بیان ہے۔ خصوصاً واعظوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۳/ مع محصول

نصیحۃ المسلمین اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کو کچھ نصیحتیں کی گئی ہیں۔ قیمت ۳/ مع محصول

تفسیر سورہ یوسف اُردو نظم۔ اس کتاب میں قابل مصنف نے اُردو نظم میں سورہ یوسف کی تفسیر کی ہے ان حضرات کے لئے خصوصاً مفید ہے جو پنجابی زبان کو اچھی طرح نہیں پڑھ یا سمجھ سکتے ہیں قابل دید ہے۔ قیمت عہ

فطرت نسوانی ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جس میں فلسفیانہ طور پر عورت کی اخلاقی معاشرتی اور ذہنی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ قیمت عہ

مرأۃ العروس لڑکیوں کو امور خانہ داری اور سلیقہ سکھانیوالی کتاب مولوی نذیر احمد دہلوی مرحوم کی تصنیف۔ قیمت ۱۲/

بنات النعش یہ کتاب مرأۃ العروس کا گویا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۱۰/

توبۃ النصوح ۔ اس کتاب میں نیک کردار اخلاق اور اسلامی تعلیم گذشتہ واقعات کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

بچہ کی تندرستی ۔ اس رسالہ میں بچوں کی صحت کے متعلق مفید ہدایات درج ہیں۔ ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۴/ مع محصول

ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ،، ،، ــــے
عام خریداران سے ،، ،، ــــے
،، ،، ،، ششماہی ــــے
ممالک غیر سے سالانہ اشلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ
خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ ، مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۷

جلد ۳۹



مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹرہ بھائی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک کے خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

نوٹ:- اسلامی توحید اور عیسائی تثلیث کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۔/ منیجر اہلحدیث

افکار راز

(از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوی)

دیکھ حالی زندگی غمگین ہوجاتا ہوں میں
مست جب ہوتا ہوں جام معرفت کی گھونٹ سے
ہاں حیات جاودانی میں ملے گا پھل مجھے
ہنستے ہیں کروبیاں میرے عزائم دیکھ کر
جا کے ٹکراتی ہیں موج بحر سے لہریں مری
میرے حرص و آز کی ہوتی ہے جب کر انتہا
سیر کرتا پھر رہا ہوں آب و باد و خاک پر
مال و دولت کی محبت میں سدا غافل رہا

اس تصور کو لئے فکروں میں کھو جاتا ہوں میں
ہستی موہوم سے بے فکر ہوجاتا ہوں میں
جو بھی کچھ اس زندگی میں تخم بوجاتا ہوں میں
جبکہ فانی مشغلوں میں محو ہوجاتا ہوں میں
پھر حباب آب کی مانند کھو جاتا ہوں میں
جا کے آغوش لحد میں جبکہ سو جاتا ہوں میں
موت کے آگے مگر مجبور ہوجاتا ہوں میں
ہاتھ خالی اس جہاں سے دیکھ لو جاتا ہوں میں

گھیر لیتا ہے مجھے جب راز فکروں کا ہجوم
سونپ کر اللہ کو بے خوف ہوجاتا ہوں میں

انتخاب الاخبار

(۱۶۔ نومبر تک)

—— لندن ۱۲۔ نومبر۔ نائب وزیر خارجہ برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ اس وقت تک ۳۰۵۲ طیارے ۴۰۸۴ ٹینک اور ۳۰۴۳۰ موٹریں روس کو بھیج چکے ہیں۔

—— ماسکو سے ۱۲ نومبر کا اعلان ہے کہ ۱۱ نومبر کی رات کو روسی افواج نے سٹالن گراڈ کے علاقہ توالپسی کے جنوب مشرق اور نالچک کے جنوب مشرق میں جرمنوں کو مصروف جنگ رکھا۔

—— نئی دہلی ۱۲۔ نومبر۔ وائسرائے ہند نے مسٹر راجگو پال اچاریہ کو گاندھی جی سے ملاقات کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر [illegible] (ہماری سمجھ سے بالاتر ہے)

—— لکھنؤ ۱۲ نومبر کی اطلاع ہے کہ ایک مقامی بنک میں جو شہر کے وسطی حصہ میں واقع ہے پانچ مسلح اشخاص نے داخل ہو کر ریوالور دکھا کر بنک کے عملہ کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور ایک ہزار روپیہ نقد لیکر فرار ہو گئے۔

—— ملبورن ۱۲ نومبر۔ نیوگنی میں آسٹریلوی فوج نے جاپانیوں کو اورہبی سے نکال دیا ہے اور کوکومادی کے جنوب میں دشمن کی ایک فوج کا صفایا کر دیا ہے۔

—— نیویارک ۱۱ نومبر۔ فرانس کے وزیر اعظم مارشل پیتاں نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی اور فرانس کی عارضی صلح ٹوٹ چکی ہے چونکہ جرمن فوجیں غیر مقبوضہ فرانس میں داخل ہو چکی ہیں اس لئے فرانس کو اپنی مخالفت کا حق پہنچتا ہے۔

—— مصر کی لڑائی میں محوریوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جرمن جنیل رومیل کے نام [illegible] سامان لے جانے والے جہاز غرق کئے جا چکے ہیں۔

—— احمد آباد [illegible]

میں آٹھ مقامی میونسپل سکولوں کا فرنیچر جلا کر راکھ کر دیا گیا۔

—— سلہٹ کے چھانی بندر پوسٹ آفس کو آگ لگا دی گئی۔ تمام ریکارڈ اور سامان جل کر خاک ہو گیا ہے۔

—— واشنگٹن [illegible] نومبر کا اعلان ہے کہ شمالی افریقہ میں امریکی فوجوں نے دشمن کے تین فضائی اڈوں پر قبضہ کر لیا اور دو ہزار فرانسیسی سپاہیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

—— دہلی ۱۰ نومبر۔ جامع مسجد سے مسلمانوں کا ایک جلوس ہج کی اجازت دو کے نعرے لگاتا ہوا نکلا تھا۔ پولیس نے جلوس روک لیا اور کئی اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ فرانس کا بحری بیڑہ کئی بندرگاہوں میں غیر مسلح ہو کر تقسیم ہو چکا ہے سکندریہ میں بھی فرانس کے کئی جہاز بیکار پڑے ہیں۔

—— لندن۔ وزیر مالیات نے پارلیمنٹ سے مالٹا کی مرمت کے لئے جو بعد جنگ ہوگی۔ ایک کروڑ پاؤنڈ کی رقم خرچ کرنے کی اجازت طلب کی ہے

—— بنگال میں طوفان باد و باران کی وجہ سے مدناپور میں دس ہزار۔ ۲۴ پرگنہ میں ایک ہزار آدمی۔ ۷۵ ہزار مویشی ہلاک ہوئے۔

—— لاہور کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے وہ طلباء جو کم از کم ۶ ماہ کیلئے فوجی ملازمت کرینگے ان کو امتحان دیئے بغیر ڈگریاں اور ڈپلومے مل سکیں گے۔

—— لندن ۱۵ نومبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ الجیریا اور مراکو میں بالکل امن و امان ہے۔

—— لندن ۱۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی جرمن فوجوں نے اپنے ذخیرے برباد کرنا شروع کر دیئے ہیں۔

—— چونگ کنگ ۱۵ نومبر [illegible]

ہوا ہے۔ کہ وہ اب کے آخری ہفتہ مارشل اور مادام چیانگ کائی شیک کے ساتھ گزار دیگا۔

—— طہران سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہسپتالی ساز و سامان اور جراحی کے سامان اور سوکھے ہوئے دودھ کی کافی مقدار امریکن ریڈ کراس کی مہربانی سے طہران پہنچ گئی ہے۔

—— لندن ۱۵ نومبر۔ ریڈیو ڈاؤننگ سٹریٹ سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل الیگزینڈر کا اندازہ ہے کہ وسط مشرق کے محاذ پر تازہ جنگی معرکوں میں جرمنوں اور اطالویوں کے ۷۵ ہزار اشخاص ہلاک، زخمی یا قیدی بنائے جا چکے ہیں۔

—— لندن ۱۵ نومبر۔ ڈنکرک سے پسپائی کے بعد آج پہلی بار سارے انگلستان کے تمام گرجا گھروں میں گھنٹے اور گھنٹیاں بجائے گئے دیہات، شہروں اور قصبوں کے گرجا گھروں سے بھی گھنٹے بجنے کی آواز آ رہی تھی۔

—— لندن ۱۴۔ نومبر۔ روسی سفیر ایم میسکی نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر روس ہار جاتا تو جرمنی ساری دنیا پر چھا گیا ہوتا۔ روسی مزاحمت نے جنگ کا نقشہ بدل دیا ہے اور ہم ہٹلر کے جرمنی اور ہٹلری فوج کا کچومر نکال دیں گے۔

یادِ رفتگاں | جناب حافظ محمد عبدالصمد صاحب بتاریخ ۴ نومبر ۱۹۴۲ء اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ جس سے ہماری جماعت کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ انا للہ! ناظرین مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کریں اور جنازہ غائبانہ پڑھیں غفر اللہ لہ ورحمہ۔ راقم عباد اللہ خان

رکن جماعت اہل حدیث میرٹھ

مضامین آمدہ | فضل کریم صاحب [illegible]

غیر مقبولہ | بہائیت اور اسلام۔

کلید قرآن | [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ

کفارۃ المسیح

(۲)

گذشتہ پرچہ میں اس سلسلہ کا نمبراول درج ہوچکا ہے جس میں لفظ کفارہ اور کفارۃ المسیح کے معنی اور ان میں فرق بتایا گیا ہے۔ آج اصل مضمون کا ذکر کرتے ہیں۔ عیسائی مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان گنہگار ہونے کی وجہ سے غضب الٰہی کا مورد ہے۔ پھر اس کا علاج کیا ہے؟ علاج کا طریقہ مضمون نگار نے یوں بتایا ہے:۔ (مدیر)

"اب یہ سوال ہے کہ وہ کونسا طریقہ ہے جس سے خدا کا غضب ہم پر سے دفع ہو اور ہم گناہ کی سزا سے بچکر قربت الٰہی حاصل کریں۔ دنیا کی دینی تواریخ پر سرسری نظر ڈالنے سے ایک عالمگیر طریقہ کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ گناہ کا عالمگیر علاج ہر قوم و مذہب کے نزدیک قربانی کا رواج ہے۔ قربانی الٰہی قربت کا ایک وسیلہ ہے۔ جاہل سے جاہل بلکہ وحشی لوگوں کے درمیان بھی اگر آپ جائیں تو اس کا رواج پائیں گے۔ ہمارے ملک کے قدیم باشندے گونڈ۔ بھیل۔ سنتال اور پہاڑی لوگوں میں بھی قربانی کی رسم موجود ہے۔ جب ان پر کوئی تکلیف آپڑتی ہے۔ تو وہ کم سے کم ایک مرغ کی قربانی کرڈالتے ہیں۔ یہ قربانی ان کے نزدیک الٰہی خفگی کے دور کرنے اور خدا کی نزدیکی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ شائستہ لوگوں میں بھی قربانی کا رواج پایا جاتا ہے مثلاً اس ملک کے آریہ لوگوں کی قدیم دینی کتابوں کا اگر ملاحظہ کریں تو یہ امر آپ پر بخوبی روشن ہوجائیگا۔ وید قربانی کی تعلیم سے پُر ہیں۔ ان میں قربانی کی از حد تعریف موجود ہے۔ مثلاً "قربانی دنیا کی ناپھی ہے" "قربانی کے وسیلہ ہمارے تمام گناہوں کو ہم سے دور کردے" "قربانی سے دیوتاؤں نے بہشت حاصل کیا" "قربانی کے وسیلے سے انہوں نے دیوتاؤں کو نکال دیا" "قربانی سے دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ تمام باتیں قربانی میں شامل ہیں۔ لہٰذا دانا، قربانی کو اصول والی بات کہتے ہیں" اس قسم کے مضامین ویدوں سے اور بھی اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

یہودیوں میں بھی قربانی کا زبردست رواج تھا۔ ان میں مختلف اقسام کی قربانیاں گذرانی جاتی تھیں۔ قربانی ہی کے ذریعہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہوتا تھا حتیٰ کہ خدا نے ان کے لئے ایک خاص دن ٹھہرایا جسے یوم کپوریم یعنی کفارہ کا دن کہتے تھے۔ اس دن سردار کاہن قربانی کا خون لے کر ہیکل میں جاتا اور اپنے اور تمام قوم کے گناہوں کے لئے کفارہ دیتا تھا

اسلام بھی اس طریقہ سے ناواقف نہیں چنانچہ قرآن میں آیا ہے "تحقیق دی ہم نے تجھ کو کوثر پس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے اور قربانی کر" (سورہ کوثر)۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ لفظ "نحر" خاص اونٹ کی قربانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پھر سورہ حج میں تحریر ہے "اور قربانی کے جانور بنایا اس کو تمہارے لئے خدا کی نشانیوں میں سے۔ اسمیں تمہارے لئے بھلائی ہے" پھر یہ آیت بھی آئی ہے "ہرگز نہ پہنچیگا اللہ کو گوشت اُن کا اور نہ لہو اُن کا مگر پہنچیگی پرہیزگاری تمہاری" تفسیر حسینی میں "التقویٰ" کی شرح یوں ہوئی ہے۔ وہ چیز جس کے ساتھ ملی ہو پرہیزگاری کہ وہ حکم الٰہی کی تعظیم ہے اور اچھی طرح پر قربانی کرکے اس کا قرب حاصل کرنا ہے"

اس ساری تقریر کا نتیجہ یہ ہے کہ قربانی کا رواج گناہ کا عالمگیر علاج اور قربت الٰہی کا وسیلہ ہے۔" (المائدہ لاہور ص ۱۴/۱۵ بابت اکتوبر ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | اس ساری تقریر کا مختصر جواب یہ ہے کہ قابل عیسائی نامہ نگار نے کفارہ اور کفارۃ المسیح کے معنی نہیں سمجھے اور نہ ان میں فرق جانا ہے ہم نمبراول میں ان لفظوں کے معنی اور ان میں فرق بتاچکے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ کفارہ مفرد شکل میں مزیل گناہ (گناہ زائل کرنے والی چیز) کو کہتے ہیں۔ جیسے قسم توڑنے کا کفارہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور یہی لفظ جب مرکب اضافی کی صورت میں استعمال ہو تو اس کے معنی کچھ اور ہو جاتے ہیں یعنی گنہگار کے گناہوں کو اپنے ذمہ لے کر معاف کرانا۔ ان معنی کو ہم مثالوں کی شکل میں پہلے نمبر میں واضح کرچکے ہیں۔ عیسائی

نامہ نگار نے اس مضمون میں جتنی مثالیں دی ہیں کوئی بھی اس کے مفید مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بھیڑ بکری کی قربانیاں قربانی کرنے والے کے گناہوں کو اپنے ذمے نہیں لیتیں جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح نے انسانوں کے گناہ اپنے ذمہ لے کر اُن کو گناہوں کی سزا سے بچا لیا اور خود سزایاب ہوگیا۔ کسی ہندو یا مسلمان سے پوچھ لیجئے کہ اس کی قربانی نے اس کے گناہ اپنے اوپر اٹھا لئے ہیں؟ تو جواب میں وہ زیادہ سے زیادہ یہی کہے گا کہ وہ میرے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے یہ نہیں کہیگا کہ وہ میرے گناہوں کو اٹھانے والی ہے عیسائی مصنفوں کو مسائل الہیات میں عموماً غلطی لگ جاتی ہے یا دانستہ غلطی کر جاتے ہیں جب کبھی کفارہ مسیح کا ثبوت دینے لگتے ہیں تو تورات اور قرآن سے قربانی کا مسئلہ پیش کر دیتے ہیں۔ غور نہیں کرتے کہ مزیل گناہ اور حامل گناہ میں بڑا فرق ہے۔ عیسائیوں کی یہ غلطی مسئلہ کفارہ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ وہ ایسی غلطیاں اور مسائل میں بھی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً جب کبھی انجیل کی صداقت کا ثبوت دینے لگتے ہیں تو جھٹ آیت قرانی پیش کر دیتے ہیں:-

اٰتَيْنَاهُ الْاِنْجِيْلَ (ہم (خدا) نے مسیح کو انجیل دی)

یہ نہیں سمجھتے کہ مسیح کی انجیل اور متی کی انجیل میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کو حسب عقیدہ اہل اسلام جو انجیل ملی تھی۔ اس میں پیدائش اور وفات مسیح کا ذکر نہیں تھا اور متی کی انجیل میں دونوں کا ذکر ہے۔ پھر یہ ایک کیونکر ہوئیں۔ صرف اشتراک اسمی کی وجہ سے مغالطہ کھاتے ہیں یا مغالطہ دیتے ہیں جو ایک دیانتدار اہل قلم سے بعید ہے۔ اشتراک اسمی کی مثال شیخ سعدی مرحوم کے شعر میں یوں ملتی ہے ؎

گدا را چو حاصل شود نانِ شام
بخسپد چناں خوش کہ چوں شاہِ شام

یعنی فقیر کو جب شام کے وقت کا کھانا مل جاتا ہے تو ایسا خوش ہوتا ہے جیسا ملک شام کا بادشاہ۔

اس شعر میں لفظ شام سے ایک ہی چیز مراد لینا شعر کو نہ سمجھنے کی دلیل ہے۔ اسی طرح انجیل مسیح اور انجیل متی کو ایک سمجھنا بے انصافی کی دلیل ہے۔ اس پر یہ کہنا بجا ہے۔ ؏

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا ایں جا است

(باقی)

قادیانی مشن

مرزا صاحب بحیثیت مصنف

ہمارے چیلنج کے جواب میں قادیان سے اقرار کے بعد انکار

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ

اہلحدیث مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۴۲ء میں ہم نے اس مضمون کا چیلنج دیا تھا کہ مرزا صاحب کے قابل مصنف ہونے پر اتباع مرزا ہم سے گفتگو کر لیں۔ دوسرے مسائل اختلافیہ پر بحثیں ہو چکی ہیں۔ صرف یہی ایک موضوع باقی ہے۔ اس پر قادیان اور لاہور کے اخبار خاموش رہے۔ ہاں صرف رسالہ ریویو آف قادیان نے ہمارا چیلنج قبول کیا مگر مباحثے کی ایسی بے ڈھنگی صورت پیش کی جو ناقابل عمل تھی۔ اس کا ذکر مع جواب اہلحدیث مورخہ ۳۰-۱ اکتوبر سن رواں میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ ہم نے بہت ہی مستحسن صورت پیش کی تھی کہ جس طرح مرزا صاحب اور ڈپٹی آتھم عیسائی کا مباحثہ امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا یہ مباحثہ بھی اسی طرح سے ہونا چاہئے۔ امید بلکہ یقین تھا کہ جماعت مرزائیہ منت مرزا سے کسی طرح سرتابی نہیں کریگی۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ کونسل آف قادیان نے اسی میں اپنی خیر سمجھی کہ اس مقابلہ کو جس طرح ہو سکے ٹال دیا جائے۔ چنانچہ قادیان کے سرکاری گزٹ "الفضل" نے بڑا لمبا التماجیہ لکھا ہے جس کا اختصار چند نمبرات میں درج ذیل ہے:-

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ کے لئے ایک لغو موضوع تجویز کیا ہے جو آج تک کسی عقلمند اور سنجیدہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آیا۔

(۲) کیا مولوی صاحب کے پاس اپنے قابل مصنف ہونے کا ثبوت ہے؟ مولوی صاحب کو چاہئے کہ پہلے اپنے آپ کو قابل مصنف ثابت کریں پھر کسی اور کی طرف رُخ کریں۔

(۳) دراصل تصنیف کی قابلیت کوئی ایسی چیز ہی نہیں ہے جس کا مباحثہ اور مناظرہ کے ذریعہ تصفیہ کیا جاسکے بلکہ اس کا اندازہ اس اثر اور نتیجہ سے لگایا جاسکتا ہے جو تصنیف سے رونما ہو۔

(۴) مصنف کی قابلیت کا معیار یہی ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ تصانیف کرے اس میں کامیاب ہو۔

(۵) حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کامیابی میں کیا شک ہے کہ آپ کے مقابلے میں ہزیمت خوردہ[2] آپ کو ناقابل مصنف کہیں ناقابل درحقیقت وہ خود ہیں جو انتہائی زور لگانے کے باوجود حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے اتباع میں داخل ہونے والوں کو روک نہ سکے۔

(۶) مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے آپ کو صرف ایک معمولی صاحب قلم قرار دیا ہے تو انہیں سلطان القلم (مرزا صاحب) کی قابلیت کو چیلنج کرنے سے شرمانا چاہئے۔ (الفضل ۳ نومبر ۱۹۴۲ء ص۲)

اہلحدیث | جواب ۱:- ایسا کہنا دراصل ایڈیٹر صاحب رسالہ ریویو آف قادیان کی تردید ہے جنہوں نے اس چیلنج کو بڑی تعلی کے ساتھ قبول کیا تھا اور لکھا تھا کہ اس مباحثہ کے پرچے اخبار الفضل

[2] مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کے مطابق جو زندہ رہے، اور لدھیانے کے مباحثہ میں تین سو روپیہ حاصل کرے

ہیں شائع ہوتے رہیں گے - معلوم ہوتا ہے کہ انکی اس منظوری کو کونسل آف قادیان نے مسترد کر دیا - کیوں مسترد کیا؟ قرآن مجید سے اس کا جواب مستنبط ہوتا ہے - ارشاد ہے :

بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ (پ ۲۹ - ع ۱۷)

(انسان اپنے حالات (قوت ضعف وغیرہ) خوب جانتا ہے چاہے کتنی ہی حجتیں پیش کرے)

اسی طرح اتباع مرزا صاحب اپنا ضعف خوب محسوس کرتے ہیں چاہے کتنی ہی باتیں بنائیں

ناظرین کرام! کیا آیت زیب عنوان کے صدق میں کچھ شک ہے جس کے آخری لفظ ہیں کَوْرَتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؕ

جواب نمبر ۲ - میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میرے قلم کو روح القدس چلاتا ہے یہ دعویٰ تو مرزا صاحب کا ہے میرا اظہار بتعلیم قرآن یہی ہے

مَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ (پ ۱۳ - ع ۱)

اس لئے مجھ پر یہ سوال بالکل بے جا ہے - میں سو سوا سو (۱۲۵) کتاب کا مصنف ہوں اچھا یا برا - اگر کوئی عالم ایسا ہو جس نے ایک سطر بھی نہ لکھی ہو اور وہ مرزا صاحب کو بحیثیت تصنیف ناقابل مصنف کہے اور علم کلام کے قواعد سے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کو تیار ہو اس کو بھی یہی کہو گے کہ پہلے اپنی تصنیف دکھاؤ - اگر کہو گے تو تم خود بھی ناقابل مجیب سمجھے جاؤ گے -

جواب نمبر ۳ و ۴ و ۵ - اب اگرچہ علم کلام کے قاعدے سے صحیح نہیں - کیونکہ علم کلام کے قاعدے سے کلام کی صحت فی نفسہ دیکھی جاتی ہے - کسی کے ماننے پر موقوف نہیں ہوتی - مگر ہم اسے مان کر بھی مرزا صاحب ہی کی تصنیف سے جواب دیتے ہیں - پس غور سے سنئے! گوش ہوش سے سنئے! اور کانوں سے روئی نکال کر سنئے! کسی تصنیف کا وہ اثر دیکھا جائیگا جس کی بابت خود مصنف نے دعویٰ کیا ہو کہ اس کا یہ اثر ہوگا اگر وہ اثر پیدا ہو گیا ہو تو دعویٰ صحیح ورنہ دعویٰ غلط - قرآن مجید سے اس کا ثبوت سنئے :

ارشاد ہے :

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

(اے رسول! کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جن دونوں قسم کی مخلوق جمع ہو کر ایسی کتاب لانے کی کوشش کرے تو بھی نہ لاسکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں)

بتاؤ اس دعوے کا یہ اثر ظاہر ہوا یا نہیں اگر انکار کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے - اب سنئے مرزا صاحب کا دعویٰ جو آپ نے اپنی مایہ ناز کتاب "براہین احمدیہ" کے متعلق یوں لکھا ہے کہ

اس کتاب (براہین احمدیہ) میں ایسی دھوم دھام سے حقانیت اسلام کا ثبوت دکھلایا گیا ہے کہ جس سے ہمیشہ کے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جاویگا - (اشتہار عرض ضروری ملحق بہ براہین احمدیہ جلد ۲)

مرزا صاحب کے مریدو! خدا لگتی کہنا - براہین احمدیہ کا اثر اس ملک میں ظاہر ہوا؟ یعنی مجادلات مذہبی ختم ہو گئے؟ کیا آپ لوگوں کو یاد نہیں رہا کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے شائع ہونے کے بعد خود مباحثات کئے - اور تم لوگوں نے بھی عیسائیوں اور آریوں سے بارہا مباحثے کئے اور تمام مسلمان فرقوں خصوصاً جماعت اہل حدیث سے بھی تمہارے مقابلے ہوئے یہاں تک کہ قادیان میں بھی مخالفین جا پہنچے اور مرزا صاحب اور ان کے خلفاء خاموشی کے ساتھ اپنے مکانوں میں بیٹھے رہے - یہ سب کچھ تو ہوا مگر مجادلات کا خاتمہ جو براہین احمدیہ کا اثر تھا ظہور پذیر نہ ہوا - دنیا جانتی ہے کہ براہین کی تصنیف سے پہلے جتنے مناظرات ہوتے تھے اس کے بعد کئی گنا بڑھ گئے - یہاں تک کہ آپ لوگوں کے اندر بھی فرقہ داری مجادلات آگئے باوجود اس کے آپ کہے جائیں کہ براہین احمدیہ کا اثر خوب ظاہر ہوا ہے جس سے مرزا صاحب قابل مصنف ثابت ہوتے ہیں تو ہم بھی اس دعوے کو شاعرانہ تخیل کی صورت میں تسلیم کر کے مندرجہ ذیل شعر عرض کرینگے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

جواب نمبر ۶ - قادیانی اور لاہوری ممبرو! مجیب کا یہ جواب سنتے ہو اور اس کا نتیجہ بھی سمجھتے ہو کہ کیا ہے؟ اگر نہیں سمجھتے تو سنو! ہم بتاتے ہیں - مرزا صاحب باوجود ادعائے مسیحیت و مہدویت اور مجددیت وغیرہ کے مجھ ناقابل مصنف کو برابر مخاطب فرماتے رہے یہاں تک کہ میرے حق میں آخری فیصلہ بصورت موت شائع کیا - اس کا نتیجہ بھی اہل دنیا نے خوب دیکھا - اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

سنئے! میں تو پھر بھی کچھ الف بے پڑھا ہوا ہوں اور ٹوٹا پھوٹا قلم بھی چلا سکتا ہوں - مرزا صاحب نے تو اپنے ہر معترض کو شرف خطاب بخشنے سے بخل نہیں کیا تھا یہاں تک کہ محمد بخش لاہوری مشہور (جعفر زٹلی) کو بھی جو بالکل ایک بے علم شخص تھا اسکے اعتراضات کے جواب بھی بذریعہ اشتہارات دیا کرتے تھے ( )

اب آپ لوگ یا تو مرزا صاحب کی حیثیت سے بڑھ گئے ہیں یا شیر کے پنجہ فولادی سے ڈرتے ہیں - میرا گمان شق ثانی پر ہے - کیوں؟ ؎

نام میرا سن کے مجنوں کو جماہی آگئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

مختصر یہ ہے کہ قادیانی مباحث میں ہر بحث پر ہماری طرف سے رسائل لکھے گئے ہیں آپ کا بڑا فخریہ مسئلہ وفات مسیح ہے اسکے متعلق تفسیر ثنائی میں کافی بحث ہو چکی ہے - کتاب

شہادۃ القرآن ہر دو جلد مصنفہ مولانا سیالکوٹی آج تک لاجواب ہے۔ دوسرا حصہ قادیانی مباحث کا الہامات اور کرامات مرزا ہے۔ اس پر بھی ہماری طرف سے متعدد لاجواب رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ آپ لوگوں نے تیسرے پہلو پر زور دیا اور دیتے چلے آئے ہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات معجزانہ ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس پہلو پر بھی کافی بحث کی جائے۔ جسکے متعلق ہماری طرف سے ایک رسالہ علم کلام مرزا شائع ہو چکا ہے۔ جس کا جواب آج تک قادیانی مصنفوں نے نہیں دیا۔ باوجود اسکے وہی پرانی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ مرزا صاحب بحیثیت تصنیف سب مصنفوں سے اعلیٰ اور سحر بیان تھے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اتباع مرزا سے اس موضوع پر بالمواجہ گفتگو کی جائے۔ گفتگو کی نوعیت وہی ہو جو مرزا صاحب اور عیسائی مناظر (ڈپٹی آتھم) کی تھی۔ تاکہ اس معجزے کی حقیقت بھی پوری واضح ہو کر اس شعر کی مصداق ثابت ہو ؎

این کرامت ولیٔ ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

الانتہاض لدفع الاعتراض

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

گذشتہ پرچہ سے رمی جمارہ (پتھروں کے مارنے) کی بحث جاری ہے۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور دیگر مفسروں کے حوالجات نقل کئے گئے۔ گذشتہ مضمون سے آگے آج کا مضمون ملاحظہ فرمائیے۔ مولانا سیالکوٹی اپنے مخاطب اصحاب کو جواب میں فرماتے ہیں:

اچھا جناب! یہ مفہوم حضرت عکرمہؓ کے الفاظ میں کہاں ہے؟ ان کے الفاظ تو جو آپ نے خود نقل کئے ہیں یہ ہیں۔ مَنْ اَصَابَهُ الْحَجَرُ جَدَّرَتْهُ اور اس کا ترجمہ بھی آپ نے خود "سنگریزوں کا ہاتھی والوں پر گرنا" کیا ہے لیکن حیرانی ہے کہ آپ کتنی صفائی سے پینترا بدل کر اسی مقام پر چند سطریں بعد یہ لکھ رہے ہیں۔ "پرندوں نے انہیں نوچ نوچ کر پتھروں پر مارا"

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی عبارت ہم نے اس لئے نقل کی کہ انہوں نے پرندوں کے پتھر مارنے کی تاویل میں بہت زور مارا۔ لیکن ترمیھم کی ضمیر فاعلی کو ان سے جدا نہ کیا۔ اور یہ ایک مشکل ان کے رستے میں حائل ہو گئی۔ جسے وہ حل نہ کر سکے تو ان کی تاویل چل نہ سکی۔ لیکن ہمارے مولانا خانی خان صاحب نے نہایت آسانی سے اس مشکل کو حل کر دیا کہ ترمی کا فاعل بصیغہ خطاب اہل مکہ کو بنا دیا جس کے لئے وہ صد آفرین و شاباش کے مستحق ہیں۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب تو (جیسا کہ منشی قاسم علی صاحب قادیانی آنجہانی ان کی نسبت لکھتے رہے ہیں کہ وہ) زبان عربی اور اس کے قواعد صرف و نحو سے بالکل ناواقف ہیں۔ اس لئے وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ ترمی صیغہ واحد مذکر حاضر ہو کر اہل مکہ جمع کے لئے آسکتا ہے۔ لیکن مولانا خانی خان صاحب جن کے شاگرد کی نسبت لکھتے ہیں: "ایک مولوی صاحب نے جو بڑے ادیب اور مفسر قرآن کہے جاتے ہیں" (ملے) یہ بتا کر کہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ جمع کے لئے بھی آسکتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی یہ مشکل بھی حل کر دی۔ چنانچہ آپ اس کا ترجمہ اور حاصل ترجمہ یوں لکھتے ہیں:۔

"یعنی او مکہ والو! جبکہ تم اصحاب فیل پر پتھراؤ کر رہے تھے" (صلے) (جل جلالہ)

ہاں یہ عجیب بات ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور ہمارے مولانا خانی خان صاحب دونوں پرندوں کا اصحاب الفیل کی لاشوں کا گوشت نوچنا بالاتفاق لکھتے ہیں۔ اگرچہ قرآن میں اس کے لئے ایک حرف بھی نہیں ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے ترمیھم میں باتباع چند مفسرین متقدمین و متاخرین فعل رمی کو پرندوں ہی کی طرف منسوب رکھا۔ اور گوشت نوچنا "جس کے لئے قرآن میں ایک حرف بھی نہیں" از خود زیادہ کر دیا۔ اور مولوی خانی خان صاحب نے ترمیھم کی ت سے اہل مکہ کو مخاطب کر دیا تو طیراً کی طرف کوئی بھی فعل منسوب نہ ہو سکا۔ رمی کو تو وہ طیراً کیلئے مانتے نہیں۔ اور "لاشوں کا کھانا" جسے وہ پرندوں کی طرف منسوب کرتے ہیں قرآن میں مذکور نہیں پس (معاذ اللہ) طیراً کا ذکر اس واقعہ میں بالکل مہمل و بے سود ہوگا۔ کیونکہ کوئی امر ان کے متعلق مذکور نہیں ہے۔ اور یہ امر شان قرآن بلکہ ہر بلیغ کلام کی شان کے خلاف ہے۔

دیگر یہ کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اپنا عندیہ نہایت صفائی سے غیر مبہم الفاظ میں سب کے سامنے رکھ دیا۔ لیکن ہمارے مولانا خانی خان صاحب نے باایں ہمہ فضائل و کمالات جو کچھ لکھا ہے وہ محض خیالی اور تصویری و تمثیلی کیفیت ہے نہ کہ حقیقت واقعی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ ان کے شاگردوں نے یوں نقل کئے ہیں:۔

"خدا نے پرند بھیج کر ان کی لاشیں پرندوں کو کھلوا دیں۔ جو ہڈی وغیرہ بچی تھی اسکے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ لاشیں کھائی جا چکی ہیں۔" (ص۲ مضمون مذکور)

جناب والا! سچ بتائیے کہ پرندوں کو لاشیں کھلوانے کا ذکر آپ نے خیال اشرف سے بنایا ہے یا قرآن شریف سے لیا ہے۔ اور جب گوشت کھایا جا چکا تھا اور خالی ہڈیاں باقی رہ گئی تھیں تو یہ امر تو مشاہد تھا۔ اس میں "معلوم ہوتا تھا" کے کیا معنے ہیں؟

مولانا خانی خان صاحب کی عبارت مذکورہ بالا کے اخیر میں ہے: "بھلا کہیں کنکروں سے لاشوں کا

ملے میں تو مباحثہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دیتا ہوں۔ اسپر بھی الفضل ۱۵۔ نومبر میں میرا فرار لکھا ہے۔ تفصیل آئندہ۔ انشاء اللہ! منہ

ہونا ممکن ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ اس سے ان کی فلسفہ دانی کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ (باقی)

چتروید انوکرمنی

یعنی فہرست مضامین ہر چہار وید

مرتبہ پنڈت مقصود حسن صاحب فلنیٹ چترویدی متوطن روڑکی

مضمون ہذا جو لائق نامہ نگار صاحب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھا ہے۔ اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ اہلحدیث کے ناظرین کو مذہب آریہ کی کتب مقدسہ کی تعلیم سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

چودھویں فصل - یجروید کے ادھیائے ۱۱ تا ۲۰

ادھیائے ۱۱- (منتر ۱ تا ۵۴) آتش دان بنانے کے سلسلہ میں مختلف رسومات کے متعلق دعائیں۔ (منتر ۵۵ تا ۵۹) اکھیا یعنی ہنڈیا کا بنایا اور پکایا جانا۔ (منتر ۶۰ تا ۸۳) آگ میں لکڑیاں ڈالنا - آگ سے چوروں وغیرہ کو بھسم کرنے کی دعاء۔

ادھیائے ۱۲- (۱ تا ۴۴) اکھیا اگنی یعنی ہانڈی کی آگ کے سلسلہ میں رسوم (۴۵ تا ۶۷) گارہپتیہ آتشدان کی تعریف۔ اکھیا اگنی کا آتشدان میں ڈالا جانا۔ زمین کا جوتا اور سینچا جانا - ادویات کے پودوں کا بویا جانا (۷۵ تا ۱۰۱) دواؤں کے پودوں کی تعریف - (۱۰۲ تا ۱۱۷) آتشدان کی تعمیر میں اینٹوں کی پہلی قطار کا رکھا جانا۔

ادھیائے ۱۳- (۱ تا ۴۶) اینٹوں کے رکھنے کے سلسلہ میں مختلف رسوم (۴۷ تا ۵۱) اینٹوں میں کچھوے کا چنا جانا۔ پانچ ذبح کردہ جانوروں یعنی گھوڑے - بیل - بھیڑ - بکرے - اور سونے کے انسانی مجسمہ کے علیحدہ کئے ہوئے سروں کے متعلق رسومات - (۵۲ تا ۵۸) انہی پانچ جانوروں کی تعداد کے مطابق اینٹوں کے پانچ جوڑوں یا دس عدد اینٹوں کا رکھا جانا۔

ادھیائے ۱۴- (۱ تا ۱۰) اینٹوں کی دوسری قطار کا چنا جانا - (۱۱ تا ۲۲) تیسری قطار کا چنا جانا (۲۳ تا ۳۱) چوتھی قطار کا چنا جانا۔

ادھیائے ۱۵- (۱ تا ۴۴) پانچویں قطار کی اینٹوں اور دیگر اینٹوں کا چنا جانا - (۴۵ [illegible]) آتشدان میں ایک ہزار اشرفیوں کا ڈالا جانا (نوٹ) اس ادھیائے کے پانچ منتروں نمبری ۵ تا ۱۹ میں پانچ موسموں کا بیان ہے اور ہر رتو کی دو حوریں بتلائی گئی ہیں یعنی ہر موسم کے دو دو مہینوں کا ذکر ہے۔

ادھیائے ۱۶- اس ادھیائے میں ۶۶ منتر ہیں - اور یہ سب منتر رودر دیوتا کی تعریف میں جس کو چوروں اور ڈاکوؤں وغیرہ کا سردار اور دیگر عجیب عجیب ناموں اور صفات سے یاد کیا گیا ہے۔ رودر کے معنے ہیں رونے رلانے اور شور کرنے والا۔ بعد کے ہندو لٹریچر میں اس دیوتا کا نام بجائے رودر کے مہادیو جی آیا ہے۔ نئے خیال کے لوگوں (آریوں) کے نزدیک یجروید کے اس ادھیائے میں سپرنٹ پولیس کے فرائض کی تصریح ہے۔

ادھیائے ۱۷- (منتر ۱ تا ۱۶) آتشکدہ میں مختلف رسمیں ایک مینڈک کو بانس میں باندھ کر آتشکدہ میں لے جانا - وہاں دہی، شہد کا چھڑکا آتشکدہ (یگیہ خانہ) کے دروازہ میں گھی کا چھڑکا جانا۔ (۱۷ تا ۳۲) وشوکرمن دیوتا کی تعریف فلسفیانہ انداز میں (۳۳ تا ۴۶) جنگ میں فتحمندی کی دعاء اندر دیوتا سے۔ (۴۷ تا ۴۹) ایضاً دیگر دیوتاؤں سے (۵۰ تا ۶۳) دیگر رسوم (۶۴ تا ۷۹) آگ میں لکڑی کے لٹھے ڈالنا - اور اگنی کے لئے گھی اور چاول کے پنڈوں کی نذر - (۸۰ تا ۹۹) گھی کی تعریف۔

ادھیائے ۱۸- (منتر ۱ تا ۲۹) وسودھارا یگیہ (یعنی دولت کے چشمہ کا جشن جس میں ججمان (یعنی یگیہ کرنے والا) (۳۰) بار گھی کے چمچے آگ میں ڈالتا ہے اور ہر بار گھی ایک چیز کا نام لیکر کہتا ہے کہ یہ چیز مجھے یگیہ سے حاصل ہو۔ (منتر ۳۰ تا ۷۷) آتشکدہ کی تعمیر کے سلسلہ میں اختتام کے سلسلہ میں دیگر رسومات۔

ادھیائے ۱۹- اس ادھیائے میں سوترامنی یگیہ کا بیان ہے۔ یعنی وہ جشن جو کثرت سوم نوشی سے پیدا ہونے والے امراض کے دفعیہ کے لئے کیا جاتا تھا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ سوم سے مراد اغلباً بھنگ یا اسی سے ملتی جلتی کوئی دوسری منشی چیز ہے - (منتر ۱ تا ۱۲) سوترامنی یگیہ جس میں اندر دیوتا کو جو کثرت سوم نوشی سے بیمار ہو گیا تھا - اشونیوں اور سرسوتی نے صحت یاب کیا - اندر۔ اشونیوں اور سرسوتی کی نذر کے لئے شراب اور دودھ کے پیالے (منتر ۱۳ تا ۳۱) سوترامنی یگیہ کا تعلق سوم یگیہ کے ساتھ جس میں سوترامنی یگیہ کے اجزاء مثلاً نذروں - برتنوں تعریفوں اور گیتوں وغیرہ کو سوم یگیہ ہی کی شکلیں اور علامات بتلایا گیا ہے (۳۲ تا ۳۵) شراب اور سوم کا پینا - (۳۶ تا ۷۰) مرحوم آباؤ اجداد کی فاتحہ اور اپنی فلاح و بہبودی کے لئے دعا - (منتر ۷۱ تا ۷۹) اندر کی فتحیابی نموچی پر - اندر کی کثرت سوم نوشی (۸۰ تا ۹۵) اشونیوں - سرسوتی - سوتیا اور ورون کا اندر کے لئے تعویذ بنانا - اور ان کے یگیہ سے اندر کے اعضاء کا از سر نو مرتب ہونا - اور اندر کا فتحیاب ہو کر گویا دوبارہ جنم لینا - (باقی)

فتاویٰ

س ۱۵۹ } اسلام نے حائضہ کو صرف اس قدر ناپاک بتایا ہے کہ مقاربت نہ کی جائے باقی چھوت چھات کا پرہیز نہیں۔ لیکن بچہ ہونے بعد عورت کو اس قدر ناپاک خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے برتن علیحدہ۔ غرض ہر قسم کا پرہیز کیا جاتا ہے۔ لہٰذا شرعی طور پر کیا حکم ہے؟ (سائل ظہور احمد قریشی از جبل پور)

ج ۱۵۹ } فعل مندرجہ سوال شرعی حکم نہیں ہے۔ شرع میں نفاس والی عورت کا حکم وہی ہے جو حیض والی عورت کا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ کرتے ہیں وہ خلاف حکم شرع کرتے ہیں۔ اسکے لئے وہ خود ہی ذمہ دار ہیں۔

س ۱۶۰ } کرنول میں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ یہ آگے پرانی مسجد تھی۔ اس لئے ایک بازو پرانا قبرستان اور درگاہ وغیرہ تھی۔ ایک آدمی نے اس کو بڑی کرنے کی کوشش کی اور بازو کی قبریں توڑ تاڑ کر مسجد مذکورہ ملا کر تیار کیا ہے۔ اس مسجد کے تین طرف ابھی قبریں موجود ہیں درگاہ بھی قبلہ طرف ہے۔ لہٰذا اس مسجد میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

ج ۱۶۰ } نمازی کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے قبریں نہ ہوں تو نماز جائز ہے۔ اور اگر ہوں تو قبروں کو مستور کر دیا جائے۔ غرض نظر سے اوجھل ہوں تاکہ شبہ نہ ہو کہ نمازی قبروں کو سجدہ کر رہا ہے

اللہ اعلم! (مہر براے غریب فنڈ وصول)

س ۱۶۱ } نماز میں یا نماز کے بعد اپنی زبان میں کلام اللہ یا کلام رسول پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جیسے سبحان اللہ کی بجائے اگر پاک اللہ کہے تو کیا حکم ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۳۰۰۰)

ج ۱۶۱ } اوراد نماز کا پڑھنا سوائے عربی زبان کے شرع میں ثابت نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ سے ایک روایت ہے کہ عجمی زبان میں بھی پڑھنا جائز ہے۔ عربی میں پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں یہ تصور رہے کہ مجھ کو نماز سکھانے والا رسول عربی تھا۔

س ۱۶۲ } قاضی نکاح خوان نے پہلے حکم دیا کہ میں ہٹ کا نکاح نہیں پڑھوں گا اور بے نماز کا جنازہ بھی نہیں پڑھونگا۔ اس پر لوگوں کو تو وجوہ ہوئی۔ لیکن ایک شخص صاحب حیثیت نے برخلاف لوگوں کو کہا کہ نہیں یہ کام کرونگا۔ اگر اس کے خلاف کوئی کام کیا جاوے تو گناہ تو نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۲ } قاضی کا اعلان دونوں کاموں کی بابت ایک شرعی امر ہے اور اچھا۔ اسکے مقابلے میں جس نے اسکے خلاف کرنے کا ارادہ کیا اس نے برا کیا۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ اللہ اعلم! (۵ داخل غریب فنڈ)

متفرقات

گرانی کاغذ | کی وجہ معاصر "احسان" و "انقلاب" نے یہ بتائی ہے کہ ملک میں جتنا کاغذ بنتا ہے حکومت اپنی ضرورت کے لئے اس میں سے تیس فیصدی لیا کرتی تھی مگر اب ستر فیصدی لیتی ہے۔ کاغذ کی اہمیت کی وجہ سے حکومت نے ایک کمشنر خاص اس کام کے لئے مقرر کیا ہے جو اس صنعت کی ترقی کے ذرائع سوچیگا اور عمل کرائے گا۔

ناظرین | کی قدر دانی کے ہم شکرگذار ہیں کہ اس تکلیف کے زمانہ میں باوجود کمی ضخامت اخبار کی سرپرستی نہیں چھوڑی۔ سچ ہے ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست — در پریشاں حالی و درماندگی

مزید | شکریہ ان اصحاب کا جو خریدار بنا کر قوت پہنچاتے ہیں۔ جیسے مولنا ابراہیم صاحب سیالکوٹی و حافظ محمد شریف سیالکوٹی و مولوی محمد علی صاحب عنایت پوری

مزید ترین | شکریہ کے مستحق وہ اصحاب ہیں جو گرانی کاغذ میں نقدی سے امداد پہنچاتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بسمل ہوشیار پوری عہ

شرکاء اہلحدیث ایجنسی | کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر ہذا میں انتظام کیا گیا ہے کہ اہلحدیث ایجنسی کی فروخت کا حال ہر ہفتہ بتایا جائے۔ رپورٹ پڑھ کر شرکاء کو اختیار ہوگا کہ رقم واجب الوصول منگا لیا کریں۔ اطلاع اس طرح ہوگی:۔

الفیض امرتسر ۸ روپے۔ پنڈت آتمانند ۸ روپے۔ آر کمپنی لاہور ۱۲ روپے۔ انجمن اہل حدیث لاہور ۱۰ روپے۔ میاں سلطان احمد وجودی للعہ۔

تلاش عزیز | عبدالرحمن ولد مولوی عبدالرحمن صاحب پنجابی مقیم دہلی جو کتب فروشی کرتا تھا عرصہ سے لاپتہ ہے۔ کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو دفتر اہلحدیث میں اطلاع دیں۔

تلاش رشتہ | ایک شریف خاندان کی لڑکی (جو پابند مذہب اہل حدیث پڑھی لکھی اور خانہ داری کا نظام اسکے حسن اسلوبی پر منحصر ہے نیک سیرت و صورت سے متصف ہے) کیلئے ایک نوجوان لڑکا دیندار برسر روزگار پابند صوم و صلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ زائد معلومات کیلئے خط و کتابت سے بات چیت کریں۔ پتہ:۔ منشی عبدالسبحان نزد جامع مسجد کمپنی باغ۔ بردوکان پارچون و تیار شدہ کپڑے۔ مظفر پور۔

نوٹ | عہ اجرت بھیج دیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

مدرسہ دارالحدیث لودھیانہ | میں سالہائے ماسبق سے بہترین انتظام قرآن و حدیث، صرف و نحو، منطق، فارسی وغیرہ علوم کی تعلیم کا کیا گیا ہے شائقین علوم دینیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ داخلہ ۲ شوال سے شروع ہے اور ۲۰ ذیقعدہ کو ختم ہوگا۔ طلباء کے خورد و نوش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا

عہ حاجی خدا بخش صاحب سیالکوٹی

ملکی مطلع

رفتارِ جنگ

(بربنائے اخبارات العلم عند اللہ)

گذشتہ ہفتے خبر دیگئی تھی کہ مصری محاذ پر برطانیہ کی آٹھویں فوج ۱۱۰ میل پیشقدمی کر کے مرسا مطروح تک پہنچ گئی ہے۔ اس ہفتے کی تازہ خبروں سے معلوم ہؤا ہے کہ اس فوج نے مصر کی حدود سے محوری فوج کو نکال دیا ہے بلکہ خود پیشقدمی کر کے لیبیا کی حدود میں داخل ہو کر طبروق اور بارڈیا کے مشہور بحری اور ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں اطلاع آئی ہے کہ برطانوی فوج نے (جس میں انگریزی فوج کے علاوہ قریبًا تمام نوآبادیات کی فوج شامل ہے) ۹ دن میں تین سو میل پیشقدمی کی۔ اس اثنا میں محوری فوج لگاتار پسپا ہوتی رہی، کہیں جم کر مقابلہ نہیں کیا۔ انہی ایام میں جبکہ ایم سٹالن روسی ڈکٹیٹر انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ پر تقریر کرتا ہؤا دوسرے محاذ کی ضرورت پر زور دے رہا تھا امریکہ کی قریبًا ڈیڑھ لاکھ فوج شمالی افریقہ میں فرانسیسی مقبوضات مراکو اور الجیریا (الجزائر) میں برطانوی ہوائی اور سمندری جہازوں کی امداد سے اتر پڑی۔ اور اترتے ہی فوجی اہمیت کے مقامات پر قابض ہوگئی شروع میں تو فرانس کی مقامی فوج نے فرانسیسی کمانڈر دارلاں کی قیادت میں کچھ مزاحمت کی۔ آخر ۹ نومبر کو لندن سے اعلان ہؤا کہ آج صبح الجزائر پر اتحادی افواج کا قبضہ ہوگیا اور وشی (فرانس) کے کمانڈر نے عارضی صلح کی درخواست کرتے ہوئے ہتھیار ڈالدیئے۔ بعد دوپہر الجزائر کے متعلق عارضی صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔

اسی طرح مراکو پر بھی اتحادی فوج قابض ہو گئی ہے اور مزاحمت ختم ہو گئی ہے۔ یہ دونو علاقے فوجی نقطہ نگاہ سے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کے ساحلوں پر واقع ہیں۔ یہاں نہایت شاندار بحری اور ہوائی اڈے موجود ہیں۔ اس لئے ان علاقوں پر جس فریق کا قبضہ ہوگا اس کو ان دونو سمندروں پر کافی اقتدار حاصل ہوگا۔

مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ نے فرانس کو یقین دلایا ہے کہ اتحادی ان علاقوں پر مستقل قبضہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ صرف فوجی مصلحت کے پیش نظر یہ اقدام کیا گیا ہے اگر ہم قبضہ نہ کرتے تو جرمنی قبضہ کرلیتا جس کے نتیجہ میں بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس میں ہماری سپلائی کو سخت نقصان پہنچتا بلکہ خود امریکہ پر حملے کا خطرہ تھا۔ ادھر جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر نے اتحادیوں کے اس اقدام کے دو جواب دئیے ہیں۔ ایک جواب تو یورپ میں دیا کہ فرانس کے اس حصے پر قبضہ کر لیا جو شکست فرانس کے وقت عارضی صلحنامہ کی رو سے اندرونی طور پر آزاد تھا اور وزرائے فرانس اس پر حکومت کر رہے تھے۔ اگرچہ یہ آزادی برائے نام تھی کیونکہ جب سے موسیو لاول فرانس میں برسر اقتدار آیا ہے تب سے ملک کے تمام ذرائع وسائل جرمنی کے لئے وقف ہیں۔ اب رہی سہی کسر بھی پوری ہوگئی۔ ہٹلر نے دوسرا جواب شمالی افریقہ میں دیا ہے کہ اس چھوٹے سے ملک میں جس کو ٹیونس (تونس) کہتے ہیں جو لیبیا اور الجزائر کے درمیان بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر واقع ہے اپنی ہوائی فوج اتار دی۔ یہ اطلاع بھی آئی ہے کہ اتحادی فوج بھی ٹیونس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ہٹلر نے بھی ان دونو اقدامات کے لئے وہی عذر پیش کیا ہے جو اتحادیوں نے کیا ہے کہ ان علاقوں پر اتحادیوں کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا اس لئے مجبورًا ہمیں مداخلت کرنی پڑی۔ لیکن ان ملکوں کے اندرونی انتظام میں کوئی مداخلت نہ کی جائے گی۔

روسی محاذ کا کچھ حال معاصر "انقلاب" لاہور کے الفاظ میں سنئے!

روس و جرمنی کا محاذ شمالی افریقہ میں اتحادیوں کا شاندار اقدام اس قدر ہنگامہ خیز اور دوررس نتائج کا حامل ہے کہ اس نے دنیا کی پوری توجہ کو اپنی طرف جذب کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ سٹالین گراڈ اور روس و جرمنی کے محاذ کا وہ چرچا جو کئی مہینے سے زبان زد عام تھا۔ آج کل عوام کو یاد بھی نہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اتحادیوں کے تمام اقدامات کا موثر پس منظر روسیوں کا شجاعانہ مقابلہ تھا۔ اسی طرح سٹالن گراڈ میں روس اپنے کھوئے ہوئے مقامات کو دوبارہ حاصل کر رہے ہیں۔ نالچک اور توا پسے کے محاذوں پر بھی جرمنوں کا ہر حملہ پسپا کیا جا رہا ہے۔ اور روسیوں نے بہت مقامات سے جرمنوں کو نکال دیا ہے۔ آج کل روسی اپنی توپوں میں ایک ایسا گولا استعمال کر رہے ہیں جو سیمنٹ اور کنکریٹ کی پختہ سے پختہ دیوار کو توڑ کر نکل جاتا ہے۔ اور اس کے بعد نہایت شدت سے پھٹتا ہے۔ جرمن اس گولے کی تباہ کاری سے سخت پریشان ہو رہے ہیں۔ سردی روز بروز شدید ہو رہی ہے۔ اور آج کل دن کے وقت درجہ حرارت نقطہ انجماد سے آٹھ دس ڈگری (سینٹی گریڈ) نیچے اور رات کے وقت پندرہ ڈگری نیچے ہوتا ہے۔ جھیلیں جم گئی ہیں۔ اور مشرق سے نہایت تیز سرد ہوا چل رہی ہے۔ جو جرمن قیدی پکڑے گئے ہیں اُن کے پاس کافی گرم کپڑے نہیں تھے۔ اب جرمنوں کی طرف سے اس محاذ پر کوئی شدید

حملہ نہیں کیا جارہا ہے - اس لئے روسی اب زیادہ تر
دشمن کی بیخ کنی میں مصروف ہیں۔ اور خیال یہ ہے
کہ چند ہفتوں کے اندر اس علاقے کو جرمنوں سے
پاک کر دیں گے" (انقلاب لاہور ۱۴ نومبر ۱۹۴۲ء)

آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی قرارداد

جالندھر ۱۵ نومبر- آج فیڈریشن کے دوسرے اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی :-
آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا یہ اجلاس اس خطرے کو جو دشمن کی طرف سے ہندوستان کو بالعموم اور مشرق و مغرب میں ہمارے قومی وطن کو بالخصوص درپیش ہے - انتہائی تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور ملک کے دفاع میں مناسب جدوجہد میں حصہ لینے کے لئے مضطرب ہے - اس مقصد کے پیش نظر یہ اجلاس برطانوی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مزید تعویق کے بغیر اس امر کا اعلان کرے جس میں مسلمانوں کے حق خود اختیاری کو تسلیم کیا گیا ہو اور اس امر کا اقرار کیا گیا ہو کہ وہ مسلم لیگ کی قرارداد لاہور کے مطابق پاکستان کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلم رائے عامہ کے استصواب کی پابندی کرے گی -

یہ اجلاس برطانوی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسی بنیاد پر کسی بیرونی حملہ سے ہندوستان کی مدافعت کیلئے ہندوستان کے تمام ذرائع کو کام میں لائے اور ہندوستان کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے مسلم ہندوستان کا دست تعاون و دوستی قبول کرے اور ہندوستان میں مسلم لیگ کی مدد اور ایسی دوسری پارٹیوں کے تعاون سے جو دوران جنگ تک ذمہ داری کے سنبھالنے کے لئے تیار ہوں ایک ایسی عارضی حکومت قائم کرے جسے حقیقی اختیارات حاصل ہوں -

آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرارداد بمبئی منظور شدہ ۸ اگست کو ان نے جسکی مسلم لیگ کونسل نے ۹ نومبر کو تصدیق کی ہے -
(انقلاب لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

سرکاری اطلاع

مشرق بعید | نیوگنی میں کاکوڈا کی تسخیر کے بعد آسٹریلین فوجوں نے یونا کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ دشمن نے ان کا سخت مقابلہ کیا - مگر اس کے باوجود ان کی پیشقدمی جاری رہی - جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹروں سے ۱۰ نومبر کو اعلان کیا گیا کہ بونا اور گونا کے ساحلی علاقہ کے سوا باقی سارے پاپوا پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے - اور اب نیوگنی میں جاپانیوں کی حالت خطرناک ہو رہی ہے اب جاپانیوں کو گھیرے میں لینے کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں
دوسری طرف جزائر سلیمان کی جنگ ہے
واشنگٹن سے ۹ نومبر کو اعلان ہوا کہ اس لڑائی میں ۷ اگست سے اب تک پانچ ہزار سے زیادہ جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ۱۵ اکتوبر میں جاپانیوں کے کل ۳۶۹ ہوائی جہاز بحرالکاہل کی لڑائی میں تباہ ہوئے - گواڈل کنار میں بھی امریکن فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے - جاپانیوں نے وہاں اس ہفتے تازہ فوجیں اتاریں مگر پھر بھی ان کی پوزیشن میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا -

سپاہیوں کے لڑکوں اور قریبی رشتہ داروں کیلئے مزید وظیفے

حکومت پنجاب (وزارت تعلیم) نے مالی سال رواں سے ۱۰ روپے ماہوار کے سوا ایسے زائد وظائف کی منظوری دی ہے - جو سپاہیوں کے لڑکوں اور دیگر ایسے افراد کو دئیے جائینگے جن کے خاندانی اقارب ہندوستانی فوج میں ہوں - "خاندانی اقارب" کی اصطلاح سے مراد یہ ہوگی :- ۱- باپ کا باپ (دادا) ۲- باپ کا سگا بھائی (چچا)- (۳) سگا بھائی -
یہ وظائف حکومت ہند (محکمہ دفاع) کی حال کی منظور شدہ توسیعی سکیم کے ماتحت صرف انہی طلباء کو دئیے جائیں گے جو جالندھر کے کنگ جارج رائل انڈین ملٹری سکول میں داخل ہوں - یہ وظائف طلبہ کے اس سکول میں تعلیمی زمانہ کی پوری مدت کے لئے قابل استفادہ ہوں گے - ہر سال یہ وظائف نہیں دئیے جائینگے کوئی وظیفہ نئے سرے سے یا دوبارہ صرف اس وقت دیا جائے گا جب کوئی جگہ خالی ہو -
(محکمہ اطلاعات پنجاب)

محوریوں کی گھبراہٹ

لندن ۱۰ نومبر- مصر کے مغرب میں صحرائی جنگ اور فرانسیسی شمالی افریقہ میں اتحادیوں کے اقدامات کے امکانات پر بحث کرتے ہوئے ایک مبصر نے لکھا ہے کہ ان اقدامات میں کامیابی سے یونان - یوگوسلاویہ اٹلی اور سسلی پر چڑھائی کرنے کے راستے کھل جائیں اسی لئے شمالی افریقہ میں اقدامات کو محوریوں کے خلاف دوسرے محاذ کا نام دیا جاتا ہے -
اس ضمن میں اخبار ڈیلی میل کے فوجی مبصر مسٹر وارڈ پرائس نے لکھا ہے کہ ان اقدامات کا ایک نتیجہ تو روس کی لڑائی میں ابھی سے نظر آرہا ہے جہاں روسیوں نے سٹالن گراڈ میں جرمنوں پر حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے - نالچک میں جرمنوں کے حملے روک کر جوابی حملے کر رہے ہیں اور بحیرہ اسود کے ساحل تواپسے پر روسیوں کا پلہ بھاری ہو رہا ہے -
ایک اور مبصر نے لکھا ہے کہ اگرچہ قبل از وقت پیشگوئیاں کرنا مناسب نہیں - مگر اس قول کی صداقت کہ آنیوالے واقعات کا سایہ پہلے ظاہر ہوتا ہے - ہٹلر کی میونخ والی تقریر میں موجود ہے جسکے دوران میں اس نے کہا کہ خواہ کچھ ہو میں جرمنی سے نہیں بھاگونگا " اور اٹلی کے ریڈیو سٹیشن تو ابھی سے کہہ رہے ہیں کہ اتحادیوں

تفسیر سورۃ اخلاص مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کیلئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ قیمت ۶

تفسیر سورۃ الکوثر پڑھ کر پورا پورا حظ اٹھائیے۔ قیمت ۴ر

زیارت القبور [illegible] جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور [illegible] منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام اعمال داخل شرک ثابت کئے ہیں۔ قیمت ۹ر

مجذوب مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ قیمت ۴ر

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں انکا ذکر ہے۔ قیمت ۲ر

العروۃ الوثقیٰ اس میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت و دعا وغیرہ کی تشریح کی ہے۔ ۶ر

کتاب الوسیلہ اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت اعلیٰ کاغذ ۱۲ معمولی کاغذ ۸ر

اصحاب صفہ ثابت کیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے اور کہاں رہتے تھے۔ قیمت ۱۰ر

عدالت رسول ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسی

سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴ر

الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان
کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں [illegible] اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

حسین و یزید امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کے مسئلہ پر پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ قیمت ۵ر

فتویٰ شرک شکن اس میں کئی ایک اہم مسائل کو حل فرمایا ہے۔ چند جلی عنوان حسب ذیل ہیں: (۱) قبور کے پاس دعا۔ (۲) روضہ اطہر کے آداب۔ (۳) توسل کا طریقہ۔ (۴) بت پرستی۔ (۵) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا روضہ۔ (۶) قبر کے واسطے سے دعا۔ (۷) استجابت دعا کے اوقات و مقامات وغیرہ۔ قیمت ۲ر

خلاف الامت امام صاحب نے اختلافی مسائل کے متعلق یہ رسالہ لکھا ہے۔ جو قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر مسئلہ اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۵ر

سیرت امام ابن تیمیہؒ مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر "انقلاب"۔ امام صاحبؒ کی مکمل سوانح عمری اعلیٰ پیرائے میں تحریر کی ہے۔ قیمت ۹ر

اسوۂ حسنہ شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ۔ قابل مصنف نے حضورؐ کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶ر

اسلامی تصوف از علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ موصوف۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی گئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سے تصوف سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ۸ر

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید
مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی کا اردو ترجمہ۔ توسل اور قبر پرستی کی تردید ہے۔ شرک اور توحید پر مفصل بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ: محصول ڈاک جملہ کتب کا اسکے علاوہ ہے۔ ملنے کا پتہ: مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
رسالہ جامعہ قرول باغ
دہلی



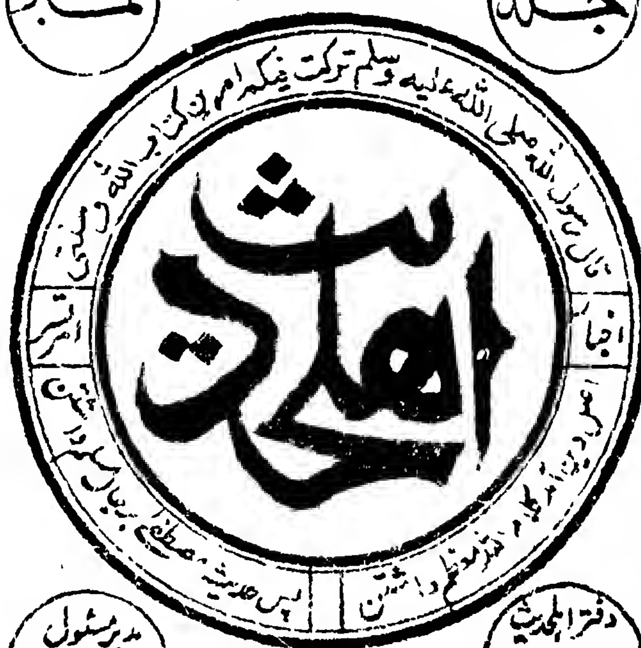
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹

نمبر ۴۸



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹرہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

رؤسا و جاگیرداران سے ” سے

عام خریداران سے ” صہ

” ” ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر | ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء | یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

سرودِ کارواں

(از جناب نہال صاحب سیوہاروی)

جہادِ زندگی میں کیوں ہو سرگراں چلے چلو
رواں دواں چلے چلو، رواں دواں چلے چلو

بلندیوں پہ ہو نظر، قدم اٹھاؤ بے خطر
نہیں ہیں دور مہر و ماہ و کہکشاں چلے چلو

ڈرو نہ غم کی رات سے، تموج حیات سے
بلا سے سخت ہی سہی یہ امتحاں چلے چلو

ہو سر پہ بارشِ ستم، مگر رکو نہ اک قدم
ہزار ٹوٹتی ہے برق بے اماں چلے چلو

جو عزم استوار ہے تو فتح ہمکنار ہے
کرو نہ بھول کر شکست کا گماں چلے چلو

یہ کیا جھجک کے رہ گئے، بلند و پستِ دہر سے
مجاہدانہ مثلِ رود نغمہ خواں چلے چلو

ہیں ہمتیں اگر یہی ملیگا کوئی دوست بھی
نہ ہوگا یہ جنونِ شوق رائیگاں چلے چلو

قریں ہے منزلِ طرب، گذر چکا ہے دورِ شب
افق سے جلوۂ سحر ہوا عیاں چلے چلو

دو چند ہو یہ ولولہ، مجاہدانِ قافلہ
یونہی ہوتے ہیں کامگار و کامراں چلے چلو

نہیں ہے جورِ آسماں کی اصل بجز خیال کچھ
بجز خیال کیا ہے جورِ آسماں چلے چلو

(برہان دہلی)

انتخاب الاخبار

(۳ - نومبر تک [illegible])

—— قاہرہ سے ۱۲ نومبر کا اعلان مظہر ہے کہ ہماری آٹھویں فوج نے بنغازی پر قبضہ کر لیا۔ ہمارے ہراول دستے بنغازی سے بھی آگے جابیہ تک جا پہنچے۔ جہاں دشمن سے بہترین [illegible]

—— ٹیونس (تونس) کے بارے میں [illegible] سے تازہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ایک بہت بڑی اور فیصلہ کن لڑائی کی تمہید شروع ہو گئی ہے اور چند روز میں زبردست تصادم ہونیوالا ہے۔

—— لندن میں روس کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ دشمن کو گروزنی کے تیل کے چشموں سے دور کر دیا گیا ہے اور دشمن [illegible] بہت سا سامان چھوڑ گیا ہے۔ جس میں بھاری توپیں بھی شامل ہیں۔ اب روسی فوجیں موزدک اور نالچک کے رقبوں میں دشمن پر جوابی حملہ کر رہی ہیں۔ سٹالن گراڈ میں جرمنوں کے تازہ [illegible] پسپا کر دئیے گئے ہیں۔

—— مارشل پیتاں وزیر اعظم فرانس نے موسیو لاول کو اپنے کل اختیارات سپرد کر دئیے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ صرف اپنے دستخطوں سے فرامین جاری کر سکتا ہے بلکہ نئے قوانین بھی بنا سکتا ہے۔

—— کراچی کی اطلاع ہے کہ جو حاجی حجاز مقدس جانے کی نیت سے کراچی آئے تھے اب وہ مایوس ہو کر واپس جا رہے ہیں۔

—— حُروں کے لیڈر پیر پگاڑہ کی تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ حکومت نے ضبط کر لی ہے جو لاکھوں تک بتائی جاتی ہے۔ (انقلاب لاہور)

—— انقرہ ۱۹ نومبر۔ جمہوریہ ترکیہ کی انیسویں سالگرہ پر اور انقلاب روس کی پچیسویں سالگرہ پر موسیو سٹالن اور وزیر اعظم ترکی سید سراج اوغلو کے درمیان مبارکبادی اور دوستی و احترام کے پیغامات کا تبادلہ ہوا۔

—— بمبئی کی پولیس نے کانگرس ریڈیو براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کا سراغ لگایا ہے جہاں سے [illegible] ہفتوں سے خبریں نشر کی جا رہی تھیں۔

—— [illegible] لندن کی اطلاع ہے کہ مغربی صحرا (افریقہ) میں محوریوں کو ۷۵ ہزار سپاہیوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ جن میں سے کچھ ہلاک یا مجروح ہوئے اور باقی قید کئے [illegible]

—— بیگم ہیز آغا خان کو جو فرانس میں مجبوراً [illegible] مقیم تھیں اور باقی فرانس پر جرمن قبضہ کی وجہ سے سوئٹزرلینڈ کو [illegible] آ رہی تھیں۔ جرمنوں نے [illegible] نظر بند کر لیا ہے۔

—— [illegible] دہلی کی اطلاع ہے کہ ہندوستان [illegible] حاصل کرنے والا ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جائیگا۔ اس کے ذریعہ انگلستان، امریکہ اور دوسرے ممالک سے جنگی تصاویر چند منٹوں میں یہاں پہنچ جایا کریں گی۔

—— محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے جو غیر معمولی حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کے باوجود صوبہ میں صنعتوں کی حالت بحیثیت مجموعی اچھی رہی۔ کارخانوں کی مجموعی تعداد ۹۱۷ سے بڑھ کر ۹۲۶ ہو گئی۔ مختلف صنعتی کارخانوں میں کام کرنیوالے مزدوروں کی تعداد ۸۳۰۲۷ سے ۱۹۷ ۸۱ ہو گئی۔

—— سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور صدر ہندو مہاسبھا مسٹر ساورکر اعلان کر رہے ہیں کہ ہم کسی صورت میں بھی پاکستان برداشت نہیں کر سکتے۔

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ گواڈل کنال (جزائر سلیمان) میں جاپانیوں کو سخت نقصانات اٹھانے پڑے ہیں۔ جاپان کے ۲۶ جہاز اور چالیس ہزار فوج غرق کر دی گئی۔

—— حکومت ہند نے ہندوستانی ساخت کے تمام ہوا دار شائروں اور ٹیوبوں کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں کوئی دوکاندار انہیں زیادہ قیمت پر فروخت نہ کرے

حساب دوستان

مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت وغیرہ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء میں ختم ہو جائے گی۔ لہذا جملہ خریدار صاحبان مطلع رہیں کہ ۳۱ دسمبر تک قیمت آ جانا یا مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع دفتر ہذا میں آئی تو یکم جنوری ۱۹۴۳ء کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے بعد میعاد بند کر دیا جائیگا۔ پھر نیا داخلہ وصول ہونے پر حسب دستور جاری ہوگا۔

۴۷۴ - [illegible]
۶۶۰۳ - [illegible]
۷۹۷۳ - ۷۹۹۹ - [illegible]
[illegible] ۸ - ۸۳۴ [illegible] - ۸۳۷۲ - ۸۵۱۶ - ۸۶۸۴
۹۸۳۹ غ - [illegible]
۱۰۰۹۵ - ۱۰۴۰۹ - [illegible]
۱۰۷۴۹ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۷۲/۱۱۰۶۷ - [illegible]
۹۱۴ - [illegible]
[illegible] - ۱۱۵
[illegible] ۹ - ۱۱۸
[illegible] - ۱۱۹ غ
[illegible] ۰۵۲ - ۱۲۱۸۴
[illegible] - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۵۳
[illegible] ۴۷۵ - ۱۲۵۵۸ غ
۱۲۶۱۶ - ۱۲۷۵۹ - ۱۲۷۵۷ - ۱۲۷۶۱
۱۲۷۶۲ - [illegible] - ۱۲۷۶۴ - ۱۲۷۶۵
۱۲۷۶۶ غ - ۱۲۹۰۴ - ۱۲۹۲۸ - ۱۲۹۳۰
۱۲۹۳۱ - ۱۲۹۳۳ - ۱۲۹۳۴ - ۱۲۹۳۷ غ
[illegible] - ۱۲۹۴ [illegible] - ۱۲۹۴۲ - ۱۲۹۴۳ غ
۱۲۹۴۴ - ۱۲۹۵۴ - ۱۲۹۵۸ - ۱۲۹۹۵
۱۳۰۱۷ - (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— سپین (ہسپانیہ) کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے کہ فریقین جنگ میں سے جو فریق سپین پر حملہ کریگا ہم اس کے مقابلہ میں مخالف فریق سے امداد طلب کریں گے۔ (العلم عند اللہ)

[illegible] مع [illegible] از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت مکمل [illegible] (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷- ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ

کفارۃ المسیح

(۳)

گذشتہ دو نمبروں میں اس مضمون پر بحث ہوتی چلی آئی ہے - امید ہے آج کے نمبر میں ختم ہو جائیگی کیونکہ عیسائی مضمون نگار نے اپنا مافی الضمیر صاف لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے جو عیسائی عقیدہ کی تردید کے لئے کافی ہے - آپ کے الفاظ نہ صرف مسلمانوں کے لئے قابل غور ہیں بلکہ میں سفارش کروں تو بے جا نہیں کہ ہر مسلمان بلکہ ہر انسان ان لفظوں کو جلی قلم سے لکھ کر ہر وقت اپنی جیب میں رکھے تاکہ عیسائی مذہب سمجھنے کے لئے اسے آسانی ہو اور عیسائیوں سے مناظرہ میں گفتگو کرنے میں امداد مل سکے مجھے امید ہے کہ الفاظ مندرجہ ذیل سن کر ناظرین میری رائے کی تائید کریں گے - لکھا ہے -

"خداوند یسوع مسیح وہی پر جاپتی مخلوقات کا خالق ہے - جس نے اپنے تئیں قربان کر دیا ہے - انجیل اس صداقت کا اعلان کرتی ہے - اس میں لکھا ہے کہ جس طرح آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے - اسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اٹھانے کے لئے قربانی ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے ان کو دکھائی دے گا - جو اسکی راہ دیکھتے ہیں" (عبرانی ۹: ۲۷-۲۸)

(المائدہ بابت نومبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۹)

اہلحدیث | اس اقتباس میں یہ فقرہ بہت بڑے جلی قلم سے لکھنے کے قابل ہے :-

"یسوع مسیح مخلوقات کا خالق ہے"

اسی کے ساتھ ہی مندرجہ اقتباس ملا لیجئے تو بہت ہی لطف اندوز ہوگا - جسکے الفاظ یہ ہیں :-

"ہم آج بڑی دلیری سے اس بات کی خبر آپ کو دیتے ہیں کہ وہ الانسان خداوند یسوع مسیح ہے - اس میں ایسی خوبیاں موجود تھیں، جن کے سبب وہ ہمارا کفارہ و قربانی ہو سکتا تھا - وہ الانسان تھا - جسکی شکل و شباہت پر اس دنیا کے سارے انسان پیدا کئے گئے - اگر یوں کہیں، تو بجا ہوگا کہ وہ ہم انسانوں کی اصل تھا - ہم اسکی نقل ہیں" (المائدہ صفحہ ۹)

ناظرین کرام ! | شاعروں نے اپنے محبوبوں کے حق میں مختلف الفاظ لکھے ہیں - مثلاً ان کو انسان بھی کہا پری بھی کہا، چاند بھی کہا، سورج بھی کہا چنانچہ ایک اردو شاعر کہتا ہے ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

مگر یہ کسی شاعر سے نہ ہو سکا کہ اپنے محبوب کو خالق بھی کہے اور مخلوق بھی کہے -

"دو دونے پانچ" دنیا میں سب سے زیادہ غلط فقرہ ہے - لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح مخلوقات کا خالق ہے اور یہ کہ ہم اسکی شکل پر بنائے گئے ہیں[1] - اسے سن کر ہر عقلمند کہیگا کہ دو دونے پانچ سے بھی زیادہ غلط ہے اسی لئے قرآن مجید فلسفیانہ رنگ میں اس خیال کی تردید کرنے کو کہتا ہے :-

لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ (پ ۱۴- ع ۷)

(مشرکوں کے معبود کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق (پیدا کئے گئے) ہیں مردہ ہیں نہ زندہ (الحیاۃ)

انجیل متی کے شروع میں لکھا ہے :-

"یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی"

اور اسی انجیل کے اخیر میں لکھا ہے :-

"یسوع مسیح نے چلا کر جان دی"

کیا یہ عقیدہ صحیح ہو سکتا ہے کہ مخلوقات کے خالق نے سولی پر جان دی - اگر ایسا ہوا ہے تو اب دنیا اس کی حکومت سے آزاد ہے - قرآن مجید نے سچ فرمایا ہے :-

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ[2] (پ ۷- ع ۲)

اچھا اصل مطلب پر آئیے کفارۃ المسیح میں خالق کائنات کفارہ ہوا یا اس کی انسانیت ؟ یا دونوں مل کر - اس کی خدائی یعنی الوہیت تو کفارہ نہیں ہو سکتی - کیونکہ الوہیت خود حاکم ہے اس نے تو کفارہ لینا ہے نہ کہ خود کفارہ ہونا - انسانیت

---

[1] **لطیفہ** | مسیح کا فوٹو جو عیسائیوں نے شائع کیا ہوا ہے رسالہ "اسلام اور مسیحیت" میں درج ہونے کے علاوہ اہلحدیث میں بھی درج ہوا تھا وہ بالکل ریش دار (داڑھی والی) صالحانہ صورت ہے - مگر عیسائیوں کی صورتیں خصوصاً ان عیسائیوں کی جو پادری کہلا کر داڑھی منڈواتے ہیں مسیح کی صورت سے ان کی صورت نہیں ملتی - پھر یہ مخالفت کیوں ؟ (اہلحدیث)

[2] مشرک خدا کے لائق اس کی قدر نہیں کرتے - (اہلحدیث)

بھی کفارہ نہیں ہو سکتی - کیونکہ وہ کفارہ کے لائق نہیں ہے - ایوب نبی کی کتاب میں ہے "جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ پاک نہیں ہے" تو کفارہ کیسے ہو دونوں کا مجموعہ (مرکب) بھی کفارہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ جس مرکب کے دونوں اجزا جداگانہ کسی کام کے قابل نہ ہوں اُن کا مرکب بھی اس کام کے قابل نہیں ہو سکتا - اب کفارہ مانیں تو کس کو مانیں اور کس طرح مانیں - دنیا بھر کے گناہ اتنی کثرت سے ہیں کہ شاید ابد الاباد جہنم بھی ان کے لئے کافی نہ ہو مگر حسب بیان اناجیل مروجہ مسیح نے تو کفارہ بننے کی صورت میں تھوڑا سا وقت قبر میں رہ کر سزا ختم کر دی - کیا یہ سزا ہے یا دل لگی - بنی آدم کو تو گناہ کی سزا سخت سے سخت ملے مگر یسوع مسیح جب کفارہ کی صورت میں سزا اٹھائے تو تھوڑا سا وقت قبر میں رہ کر ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائے کیا عدل و انصاف اسی کا نام ہے اگر ایسا ہی کرنا تھا تو اصلی سزا کو ساری دنیا پر تقسیم کر دیا جاتا - پھر دیکھئے گنہگار کیسے سستے چھوٹتے ہیں - باوجود اس صریح غلط خیالی کے عیسائی مشن لوگوں کو اسی کفارہ کی طرف بلا رہا ہے اور خدا کے سامنے مخلوق کی غلط کاری کی ذمہ داری لے رہا ہے - جس کی وجہ سے ہمیں ان کے حال پر رحم آتا ہے ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

قادیانی مشن

مصلح موعود کی پیشگوئی

آج کل قادیانی اخبار الفضل میں مصلح موعود کے متعلق بڑے بڑے بسیط مضمون لکھے جا رہے ہیں جن میں یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ مصلح موعود جس کی بابت مرزا صاحب کلاں نے پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ ان کا صاحبزادہ مرزا محمود احمد گدی نشین قادیان ہے - دراصل ان مضمونوں کا روئے سخن لاہوری پارٹی کی طرف ہے کیونکہ وہ احمدی کہلا کر بھی میاں محمود احمد کے مصلح موعود ہونے سے منکر ہے - انہی پر یہ حجت قائم کی جا رہی ہے - اس لئے ہم منتظر تھے کہ لاہوری جماعت اس کا جواب کیا دیتی ہے مگر وہ خاموش رہی - ہم نے غور کیا تو اس کی خاموشی کی تہ میں یہ راز ہماری سمجھ میں آیا کہ الفضل کے یہ مضامین مرزا صاحب کی مسیحیت اور مہدویت کے لئے بیخ کن ہیں اور اسی لئے لاہوری پارٹی کا آرگن "پیغام صلح" خاموش ہے پس ہمارا حق ہے کہ اس میں دخل دیں - دونوں جماعتیں اپنے جھگڑے کو چھوڑ کر ہماری بات سنیں - ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی مرزا صاحب کے الفاظ میں اُن کی مسیحائی کو باطل کرنے کے لئے کافی ہے - ہم چاہتے تھے کہ کسی موقع پر اس مضمون کو حوالہ قلم کریں - خدا کا شکر ہے کہ اس نے قادیانی اخبار "الفضل" کو اس کا ذریعہ بنا دیا - اخبار الفضل لکھتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی - سرور انبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح موعود کی بعثت کی پیشگوئی کے ساتھ یہ الفاظ بھی فرماتے ہیں کہ "یتزوج و یولد لہ" (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) کہ جب مسیح موعود دنیا میں مبعوث ہوگا تو وہ شادی کرے گا - اور اس کے ہاں اولاد ہوگی - یہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام جب کسی اولاد کی الہٰی حکم کے ماتحت بشارت دیں تو وہ اولاد خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کی وارث ہوتی ہے" (الفضل قادیان ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء ص۲)

اسی مضمون کو الفضل یکم نومبر میں پھر دہرایا گیا ہے چنانچہ الفضل کے الفاظ یہ ہیں :-

"مصلح موعود کے متعلق خبر صرف حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ہی نہیں دی گئی بلکہ آپ سے ۱۳ سو سال پہلے سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی خبر دی ہے - اور اسے مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی فرزند ہی قرار دیا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح موعود کی آمد کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں یتزوج و یولد لہ (مشکوٰۃ مجتبائی ص۴۸۰ باب اقتراب الساعۃ) کہ مسیح موعود نکاح کرے گا اور اس کو فائدہ پہنچانے کے لئے اس کے ہاں اولاد ہوگی" (الفضل یکم نومبر ۱۹۴۲ء ص۲)

اہلحدیث | ان دونوں عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے - یعنی مشکوٰۃ شریف میں جو روایت آئی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اس شادی سے اولاد ہوگی - بقول الفضل چونکہ مسیح موعود مرزا صاحب ہیں اور اس اولاد سے مراد میاں محمود احمد ہیں اس لئے وہ مصلح موعود ہیں -

احمدی دوستو! ؎

سنے ہونگے چمن میں سیکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

دوستو! آپ کے مسیح موعود، مہدی مسعود نبی اور رسول، حکم عدل بھی اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے جس نکاح پر اس کو چسپاں کرتے ہیں وہ قابل دید اور شنید ہے -

جناب مرزا صاحب کلاں اپنے مشہور آسمانی نکاح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"اس پیشگوئی (متعلقہ نکاح محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیارپوری) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ہی ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ

مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان (آسمانی نکاح) ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضروری پوری ہونگی۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳)

ناظرین کرام! یہ ہیں مرزا صاحب کے الفاظ مبارکہ اور یہ ہے ان کی اس حدیث کے متعلق تشریح۔ مطلب اس کا صاف ہے کہ مسیح موعود کے تزوج سے محترمہ محمدی بیگم کا نکاح مراد ہے اور یولد سے وہ لڑکا مراد ہے جو خاتون مذکورہ کے بطن سے مرزا صاحب کے ہاں پیدا ہوگا۔ مدینہ شریف کے محکمہ میں اس نکاح کی یہ گویا رجسٹری ہے۔ صدق اللہ ورسولہ

اب سوال یہ ہے کیا یہ نکاح ہوا؟ کیا مرزا صاحب کے ہاں اس خاتون سے بیٹا پیدا ہوا دونوں فریق اس سے منکر ہیں تو پھر مصلح موعود کہاں اور مسیح موعود کہاں۔ یہی وجہ ہے کہ اخبار الفضل نے مرزا صاحب کی اس عبارت کو ضمیمہ انجام آتھم سے نقل نہیں کیا۔ اور لاہوری پارٹی کے پیغام صلح نے بھی چپ سادھ لی۔ تاڑنے والے بھی بلا کی نظر رکھتے ہیں کیونکہ ان کا قول ہے ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا جانِ جہاں
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

قادیانی اور لاہوری ممبرو! اب بھی مانو گے یا نہیں۔ "اہلحدیث" تمہارے مسیح موعود کی باتوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے۔ پس ضمیمہ انجام آتھم میں عبارت مرقومہ دیکھ کر بتاؤ جب بانس ہی نہیں تو بانسری کہاں۔ اب ہمارا حق ہے کہ مرزا صاحب کی عبارت کو سامنے رکھ کر یہ اعلان کریں کہ

چونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچے مسیح موعود کی یہ علامت مقرر فرمائی ہوئی ہے کہ وہ (مسیح موعود) اعجازی نکاح کریگا اور اس سے اولاد پیدا ہوگی بقول تمہارے مصلح موعود ہوگی۔ چونکہ مرزا صاحب کا اعجازی نکاح نہیں ہوا اور نہ اس سے لڑکا پیدا ہوا نتیجہ صاف ہے کہ نہ مرزا صاحب کلاں مسیح موعود تھے اور نہ مرزا خرد مصلح موعود۔

مرزائی دوستو! ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھیرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

الانتهاض لدفع الاعتراض

(از مولنا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

گذشتہ پرچوں سے رمی حجارہ کی بحث کا جواب ہو رہا ہے مضمون نگار صاحب و مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے جو تفسیر کی ہے وہ درج ہو چکی ہے آج انکا جواب پڑھیے

جواباً عرض ہے کہ توبہ! توبہ! ایسا کہاں ہو سکتا ہے۔ یہ تو منتشر شدہ اجزائے بدنی اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑنے، اور مٹی سے خوراک کے پیدا ہونے، اور آخر کار خوراک کے منی کی صورت میں متمثل ہو جانے اور اس سے نر اور مادہ کے پیدا ہونے سے بھی مشکل تر ہے پھر اس کا ہونا کیسے ممکن ہے۔ یہی دہریت کی سیڑھی ہے۔ شاید مولنا غازی خان صاحب نے اس کارخانۂ قدرت میں علل و اسباب کو موثر حقیقی سمجھا ہے اور ذاتِ حق کو بھلا دیا ہے۔ دیکھیئے! اس جگہ فعل جَعَلَ کو ذاتِ حق کی طرف اسی لئے منسوب کیا ہے کہ یہ فعل امر تکوینی سے تھا۔ اور اسباب و علل میں موثر یہی امر تکوینی ہوتا ہے اور علل و اسباب حکم پردہ و غلاف کا رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں آیاتِ ذیل جو اسکے نظائر ہیں:-

(۱) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (پ۱۷۔ انبیاء) آگ اپنے فعل طبعی جلانے سے کیسے رک گئی۔ اور (۲) آیت قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ (آل عمران) اور (۳) آیت وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (انفال پ۹) اگر خدا کے ارادہ سے کنکروں سے لاشوں کا بھونسا نہیں نکل سکتا تو آنحضرت صلعم کے مٹھی بھر سنگریزے مارنے سے تمام لشکر کفار کی آنکھوں میں کنکر کس طرح جا پڑے۔ اور اس فعل کو خدا تعالےٰ نے اپنا فعل کیوں قرار دیا۔ کیا اس پر بھی آپ کے مولنا غازی خان صاحب لاحول پڑھیں گے۔ (خدا تعالےٰ ایمان کی سلامتی بخشے آمین!)

اسی طرح (۴) آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ (النساء پ۶) اور (۵) آیت سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى (بنی اسرائیل پ۱۵) میں افعال رفع اور اسریٰ کی نسبت حق تعالےٰ نے اپنی طرف کی۔ کہ یہ دونوں امر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کی اپنی ذات کے لحاظ سے گو مستبعد جانے جائیں لیکن جب ان کی نسبت ذاتِ حق کی طرف ہو تو کوئی استبعاد نہیں۔ ہمارے خیال میں مولنا غازی خان صاحب کے زیادہ مناسب حال ابوجہل کا قول مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ہ اور اسکا جواب خداوندی قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ (یٰس پ۲۳) ہے

اس قسم کی آیات سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے کہ امورِ خارقِ عادات کو (جن کو آپ کے مولٰنا خانی خان صاحب پبلک کا مذاق کہتے ہیں) خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور معجزات عیسویہ میں الفاظ بِاِذْنِ اللّٰہ پ۳ آل عمران) اور بِاِذْنِیْ (مائدہ پ۷) کا اضافہ بھی اسی نکتہ کے لئے ہے۔ پس تو خول کے قابل ابوجہلی حیثیت ہے۔ نہ کہ سلفِ امت کی جو مطابق قرآن و حدیث ہے۔

دیگر یہ کہ کلمہ مِیْ‌ہِمْ کی دوسری قراءت یٰ تحتانی سے بصیغہ واحد مذکر غائب یَرْمِیْہِمْ بھی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو پتھر مارتا تھا۔ اس صورت میں یہ فعل یا تو طیرًا ہی کی طرف منسوب ہو جائے کیونکہ اسم جنس میں مذکر و مونث برابر ہوتا ہے (فتح البیان) اور یا خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوگا اور اسکی وجہ یہ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ کا بیان ہوگا، اور اس کی وجہ وہی ہے جو وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی میں ہے کہ جنگ بدر میں مٹھی بھر سنگریزے آنحضرت صلعم نے لشکر کفار کو مارے اور وہ ان کی آنکھوں میں پڑے۔ اور ان میں بھاگڑ پڑ گئی۔ حالانکہ عادۃً ایسے انسانی فعل کا یہ نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ بلکہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حکم تکوینی سے ہوا۔ اسی طرح پرندوں کے کنکر مارنے میں پرندے آلہ کار تھے۔ اور موثر امر الٰہی تھا۔ پس یَرْمِیْہِمْ بصیغہ غائب مذکر کی صورت میں اس فعل کی اضافت اہل مکہ کی طرف ہرگز نہیں ہو سکتی۔

دیگر یہ کہ اگر پرندوں کے کنکر مارنے سے لاشوں کا بھونسا نہیں نکل سکتا تو منیٰ کے پہاڑ پر سے[1] خاک اور کنکر مارنے سے ایک لشکر جرار کس طرح مر سکتا ہے اور ان میں بھاگڑ کس طرح پڑ سکتی ہے۔ (باقی)

[1] میدان منیٰ میں اتنا قریب کوئی پہاڑ نہیں کہ وہاں سے میدان میں جمع شدہ لشکر پر سنگباری کی جائے۲

چتر ویدانو کرمنی

(از پنڈت مقصود حسن صاحب چتر ویدی مقیم رڑکی)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

ادھیائے ۲۰۔ (۱ تا ۴) ججمان کا چوکی پر بیٹھنا۔ (۵ تا ۱۳) ججمان کا اپنے جملہ اعضاء کو چھو کر اون کی صحت اور درستی کی دعاء مانگنا۔ دیوتاؤں کے لئے پیالوں کی نذر۔ (۱۴ تا ۲۲) گناہوں سے استغفار۔ (۲۳ تا ۲۶) آگ میں ایندھن ڈالتے وقت کی دعاء۔ (۲۷ تا ۳۱) سوم اور شراب کی نذر اندر دیوتا کو (۳۲ تا ۳۵) ادھور یو برہمن کے کام کا اختتام (۳۶ و ۳۷) برہمن کے رسومات کا آغاز۔ اندر اور اگنی کی تعریف۔ (۳۸ تا ۵۴) اندر دیوتا کی تعریف اور نیاز کے کھانے کے لئے اس کی دعوت (۵۵ تا ۹۰) اندر۔ اشوین اور سرسوتی کی تعریف جس میں بعض دیگر دیوتاؤں کی تعریف بھی شامل ہے۔

ادھیائے ۲۱۔ (۱ تا ۱۱) ورون۔ اگنی۔ ادیتی۔ متر اور ورون اور گھوڑوں کی تعریف اور ان کی نذر۔ (۱۲ تا ۲۲) آبری گیت یعنی دُلارا قصیدہ۔ جس کے ہر شعر میں مختلف اوزان کے قصیدوں اور بچھڑا یا بیل یا گائے کے ذریعہ سے اندر دیوتا کو عمر اور طاقت بخشنے کی دعاء ہے۔ (۲۳ تا ۲۸) اندر دیوتا کو عمر۔ شہرت۔ اور قربانی عطا کرنے کے لئے مختلف دیوتاؤں سے ان چھ منتروں میں دعاء کی گئی ہے جن میں سے ہر منتر ایک موسم سے تعلق رکھتا ہے (۲۹ تا ۴۷) ان ۱۹ بڑے منتروں میں سے ہر ایک میں ہوتا برہمن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مختلف دیوتاؤں کے لئے جانوروں۔ پھلوں۔ سوم اور گھی وغیرہ کی نذر گزرانے۔ (۴۸ تا ۵۷) ان دس منتروں میں سے ہر ایک میں مختلف دیوتاؤں سے اندر دیوتا کو طاقت اور صحت عطا کرنے کی دعاء ہے اور ساتھ ساتھ ہوتا برہمن کو ہدایت ہے کہ وہ نذر و نیاز گزرانے۔ (۵۸ تا ۶۱) سوترامنی یگیہ کا اختتام۔

فائدہ:۔ سفید یجروید میں چالیس ادھیائے ہیں جن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ حصہ اول میں پہلے ۲۱ ادھیائے آتے ہیں جن کا بیان ابھی ابھی ختم ہوا۔ آخری ۱۹ ادھیاؤں کو حصہ دوم سمجھنا چاہئے۔ جن کا مختصر بیان آگے آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

یجروید کا حصہ اول چنداں دلچسپ نہیں ہے بلکہ پیچ در پیچ رسومات کے باعث اس حصہ کا سمجھنا بھی آسان نہیں ہے۔ چنانچہ ان رسوما پر پورا عبور نہ ہو محض منتروں کے الفاظ سے یہ سمجھنا تقریبًا ناممکن ہے کہ کس چیز کا بیان ہو رہا ہے۔ ہاں بعض بعض مقامات اس حصہ کے اس بات سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً سولہواں ادھیائے جو رودر دیوتا کے بیان میں ایک عام فہم اور مسلسل چیز ہے۔

حصہ اول کے برخلاف حصہ دوم نہایت کافی دلچسپ ہے۔ اس کی رسومات صاف اور سیدھی ہیں۔ بیان مسلسل اور طرز ادا آسان ہے گھوڑے کی قربانی یجروید کا خاص الخاص مضمون ہے۔ اس کا بیان بائیسویں ادھیائے سے شروع ہوتا ہے۔ ناظرین اگلی قسط کا انتظار فرمائیں۔

م اور نہ عرب کے پہاڑوں پر غبار ہے کہ وہ اڑایا جائے اور (۳۰) ہزار یا کم و بیش لشکر تک وہ کنکر اور غبار پہنچ جائے اور وہ مر کر ڈھیر ہو جائے یا بھاگ جائے۔ یا للعجب! ۱۲ منہ

بحث
کیا اشاعت اسلام بزور شمشیر ہوئی؟

از مولوی عبدالغنی صاحب وفا قریشی متوطن راج مندری

ناظرین کرام! جدید یورپ کے متعصب مصوروں نے اسلام کی نہایت ہی بھیانک شکل میں تصویر کھینچی ہے۔ جہاد کا مفہوم عموماً یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ بزور تیغ غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کا نام جہاد ہے۔ چند لمبی لمبی داڑھیوں والے ٹخنوں سے اوپر پائجامہ پہننے والے لمبے لمبے جبے پہننے والے مسلمان ننگی تلوار لے کر غیر مسلموں سے کہتے ہیں کہ مسلمان ہو جاؤ کلمہ پڑھ لو ورنہ سرتن سے جدا کر دیا جائیگا۔ اس قسم کی بھیانک تصویر جو جہاد فی سبیل اللہ کی متعصبانہ ذہنیت سے شائع کی گئی ہے۔ یہ حقیقت کے خلاف ہے۔

حضرات! میں چاہتا ہوں کہ اس بے جا اعتراض کی اصلیت بتلاؤں اور واقعات کی روشنی میں یہ ثابت کر دوں کہ مذہب اسلام پر سیاسی اغراض کے ماتحت مخالفین نے یہ بہتان تراشے ہیں وہ مذہب اسلام جسکی تعلیم عالمگیر ہو، جو مکارم اخلاق کے لئے آیا ہو، جس کا کیرکٹر انتہا درجہ کا بلند ہو وہ ایسے بے روح پیروؤں کی لاشیں اپنے آغوش میں لے کر کیا ترقی کر سکتا تھا جن میں روح صداقت وعقیدت موجود نہ ہو وہ ایسے تابعداروں کو لیکر کیسے بام عروج پر پہنچ سکتا تھا۔ جن کے قلوب خوف خدا سے خالی ہوں اور ان میں صرف تلوار کا ڈر ہو وہ ایسے پیروؤں کے اسلام لانے پر کیونکر قناعت کر سکتا تھا جو صرف زبان سے اسلام کی ہمدردی ظاہر کریں اور اُن کے دل بدستور نفاق سے پُر ہوں وہ ایسے ماننے والوں کو اپنے دائرے میں داخل کر کے کیا اقبال حاصل کر سکتا تھا جو سر پر تلوار چمکتی دیکھ کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دیں۔ کیا ایسی صورت میں مذہب اسلام کو وہ کامیابی حاصل ہو سکتی تھی جو فی الحقیقت اس نے حاصل کی۔ کسی زمانے میں بھی ایسا نہیں ہُوا کہ مسلمانوں نے زبردستی کسی غیر مسلم کو ایمان لانے پر مجبور کیا ہو نہ عہد رسالت میں ایسا ظلم روا رکھا گیا نہ عہد ائمہ میں نہ عہد صحابہ میں نہ ہی تابعین و تبع تابعین کے دور میں۔ قرآن عزیز بانگ دہل اعلان کرتا ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام محض کھرے سے کھوٹا الگ کر کے بتلا دیتا ہے کہ یہ راستہ سچائی کا ہے اس پر چلوگے تو منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے اور یہ راستہ پُر از خطر ہے اس پر کبھی نہ چلنا یہ راستہ تمہیں صرف خارستان میں لے جا کر چھوڑ دیگا اور پھر وہاں سے تمہارا لوٹنا ناممکن بلکہ محال ہے۔ اب آگے تمہیں اختیار ہے اگر تمہیں عقل و شعور ہے تو اچھا راستہ اختیار کر کے نجات پاؤ گے ورنہ پچھتاؤ گے۔ دوسری جگہ قرآن کہتا ہے مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ یعنی اے محمد! تمہارا کام صرف اچھے اور بُرے کی تمیز کرا دینا ہے باقی انہیں اختیار ہے چاہیں ایمان لائیں چاہیں نہ لائیں۔ تم اُن پر کوئی حاکم نہیں ہو کہ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرو ہدایت دینا گمراہی سے راہِ راست پر لانا تو ہمارا کام ہے۔ اور پھر مکرر کہتا ہے وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا۔ یعنی اگر خدا چاہتا تو زمین کے جتنے بسنے والے ہیں تمام ایمان لے آتے۔ حضرات! پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ جب صانع کائنات نہ چاہتا ہو کہ وہ اپنے بندوں کو ایمان لانے پر مجبور کرے بلکہ وہ آزمائش کرنی چاہتا ہو کہ آیا میرے بندے گمراہی و ہدایت کی تمیز کروا دینے کے بعد میری اطاعت کریں گے کہ نہیں مجبوراً نہیں بلکہ اپنا فرض سمجھ کر میری فرمانبرداری کریں گے یا اطاعت سے منہ موڑیں گے اور اپنی عقلی قوت سے کام لیکر مجھے پہچانیں گے یا کفر و ہلاکت کے عمیق دلدل میں پھنسے رہیں گے تو پھر اسلام کے پیروؤں کو کب یہ حق پہنچتا ہے کہ لوگوں کے سامنے ان کی مرضی کے بغیر ایمان جیسا قیمتی تحفہ پیش کریں جسکو وہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

ناظرین! اس تشریح سے آپ کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہوگا کہ جب اصل حقیقت یہ ہے تو پھر غزوات کی نوبت کیوں آئی، شام و اندلس کی جنگیں کیوں ہوئیں۔ کچھ دیر کے لئے اپنے دماغوں پر زور ڈال کر سوچئے تو آپ کی سمجھ میں آسانی سے یہ بات آ سکتی ہے کہ اسلام کس غرض کے لئے آیا تھا۔ اس دین الٰہی کو نازل کرنے سے رب العالمین کا کیا منشا تھا؟ میں تو بلکہ آپ کو یقین دلاؤں گا کہ تنزیل شریعت سے مقصود یہ تھا کہ دنیا سے شرک و کفر کے سیاہ بادل ہٹ جائیں۔ حق و صداقت کا مطلع بالکل صاف ہو جائے۔ خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہُوا رشتہ جڑ جائے، راستی و صداقت کا بول بالا ہو۔ وحشت و ضلالت، تمرد و سرکشی ہلاکت و شقاوت، کا جو مرض اکناف عالم میں پھیل چکا تھا وہ دُور ہو جائے اور فضائے عالم میں عدالت و حقانیت کی لطیف و خوشگوار ہوائیں چلنے لگ جائیں۔ سینکڑوں ہزاروں معبودان باطلہ کی چوکھٹ پر پیشانی رگڑنے والے صرف ایک خدائے واحد کے پرستار بن جائیں جنکے دلوں میں ہزاروں معبودانِ باطلہ کا خوف و رعب بیٹھا ہُوا تھا ان کے دلوں میں صرف ایک خدا کا رعب و خوف ہو وہ خوف کھائیں تو صرف خدائے قہار سے امید رکھیں تو اسی رحیم و کریم پر انکے دلوں میں جگہ ہو تو صرف خدائے واحد کی محبت کے لئے۔ الغرض مذہب اسلام محض اس لئے آیا تھا کہ دنیا سے غیر الٰہی فرمانبرداری کا فتنہ مٹ جائے اور اطاعت و فرمانبرداری صرف خدائے قدوس کیلئے مخصوص ہو اس مقصد کو صاف طور سے قرآن عزیز میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

جہاد فی سبیل اللہ ... [illegible]

متفرقات

آہ مولوی عبد القادر قصوری | گذشتہ پرچہ کی کاپیاں پریس جا چکی تھیں کہ مولوی صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر آئی اس لئے پریس میں اطلاع درج کرائی گئی۔ مولوی صاحب مسلمانان پنجاب بالخصوص جماعت اہل حدیث کے سرکردہ بزرگ تھے۔ بہت سے اہم امور میں آپ سے مدد لی جاتی تھی۔ مرحوم نے ساری عمر وکالت کی مگر تدین اور مذہبی پابندی کے ساتھ آپ کانگرس اور خلافت کے سرگرم ممبر رہے وہاں بھی اپنے مذہبی عقیدہ اور عمل کو چھپایا نہیں۔ جلسہ اہل حدیث کانفرنس ننگ گڈھ چوڑیالہ پنجاب کے آپ صدر تھے۔ آپ نے مصالحت کی بڑی کوشش کی مگر مندی فریق نے آپ کی مساعی کو بیکار کردیا۔ انا للہ! مختصر یہ کہ مرحوم کے حق میں یہ کہنا صحیح ہے کہ

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

امرتسر میں آپ کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔

غفر اللہ لہ ورحمہ وایانا

گرانی کاغذ | خدا حافظ! گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا کہ ہندوستان میں تیار شدہ کاغذ کا ستر فیصدی حصہ حکومت خود لیگی۔ اس کے بعد اعلان ہوا کہ حکومت ستر فیصدی کی بجائے نوے فیصدی حصہ لے گی۔ جس پر اخبار "ملاپ" نے اخباروں کے لئے بہت خطرہ ظاہر کیا ہے۔ گرانی کا یہ حال ہے کہ چند روز ہوئے "اہلحدیث" کے لئے کاغذ کی ایک گانٹھ بحساب ۶ فی رم خریدی تھی۔ جو کبھی ڈیڑھ پونے دو روپے ملتا تھا اب جو وہی کاغذ طلب کیا تو کاغذی نے تیرہ روپے دو آنے نرخ بتایا۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

باوجود اس کے دفتر اہلحدیث اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا مجاہدین کی روایت اہلحدیث کی کسی گذشتہ اشاعت میں درج ہوچکی ہے۔ جس میں تنگی کی وجہ سے ہر ایک مجاہد کو ایک ایک کھجور ملتی ہے۔ آخر جب اس میں بھی کمی ہوگئی تو رحمت الٰہی نے دستگیری کی۔

کاغذ فنڈ | ہم نے کھولا نہیں مگر ہمدردان اہلحدیث از خود بھیج رہے ہیں۔ جزاہم اللہ!

احباب بنارس | کی تجویز بابت اخباری مضامین پہنچ گئی۔ انشاء اللہ بعد غور و فکر حتی المقدور اس پر عمل کیا جائے گا۔

اہل حدیث کانفرنس | کے متعلق قصبہ مئو ناتھ ضلع الہ آباد سے اطلاع آئی ہے۔ بعد فیصلہ مجلس شوریٰ احباب کو اطلاع دی جائے گی۔

اطلاع | میں دس روز کے لئے خاص مجبوریوں کی وجہ سے گھر جا رہا ہوں۔ اگر کسی صاحب کے جواب میں تاخیر ہو جائے تو معذور رکھیں۔ (تقریظا احمد اڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

نسخہ برائے برص | میری لڑکی عمر ۱۳ سال کو ۴ برس سے دونوں پیروں اور دونوں ہاتھوں میں سفید داغ ہوگیا ہے۔ علاج مشرقی دواخانہ غازیپور اور دیگر ڈاکٹری کرایا گیا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ بلکہ مرض ترقی پذیر ہے لہذا اگر کسی صاحب کو اس مرض کے واسطے کوئی نسخہ یا دوا کا علم ہو جو شرطیہ فائدہ کرے تو مطلع فرماویں۔ جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کے نام سے اس مرض کا اخبار اہلحدیث میں ایک عرصہ تک اشتہار شائع ہوتا تھا۔ اس دوا کے ملنے کا موجودہ پتہ کیا ہے اور وہ دوا کیسی تھی۔ یا اگر کوئی صاحب ٹھیکہ پر علاج کرنا چاہتے ہوں تو مطلع فرماویں۔ (راقم کاظم علی اینڈ سنز مسلم بازار پوسٹ آفس گریڈیہہ ضلع ہزاری باغ)

مدرسہ دار التعلیم مبارکپور (اعظم گڈھ) | مدرسہ مذکور حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم کا قائم کردہ ہے جو اراکین مدرسہ کے منتخب کردہ ناظم حاجی امانت اللہ کی نظامت میں مقامی و بیرونی جماعت اہل حدیث کے چندوں سے اب تک چلتا رہا۔ مدرسہ کی عمارت چونکہ خستہ ہوگئی تھی اس لئے جماعت نے اس کی تعمیر جدید کی ضرورت محسوس کی۔ اور اس کے لئے خاص طور پر چندہ کیا جس میں مقامی جماعت کے علاوہ مئو، بنارس، بمبئی وغیرہ کے اہل حدیث اصحاب خیر نے بھی شرکت کی۔ سلسلہ تعمیر کے دوران میں حاجی امانت اللہ نے اپنی ذاتی اغراض کی بنا پر مدرسہ مذکور کو جماعت اہل حدیث کا ادارہ ہونے سے زبانی اور تحریری طور پر انکار کردیا۔ اور نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو اس کا مستقل اور دائمی ناظم قرار دیا، بلکہ اپنی بعض تحریروں میں یہاں تک لکھ دیا کہ ہم نسلاً بعد نسل اسکے ناظم و متولی رہیں گے۔ جماعت جب ہر طرح سمجھا بجھا کر عاجز آگئی تو بالآخر ان کو عہدہ نظامت سے معزول کردیا اور جناب محمد طیب صاحب حسین آبادی کو ناظم منتخب کرکے مدرسہ مذکور کو سابق دستور جاری رکھا۔ اس پر حاجی امانت اللہ مشتعل ہوکر جماعت کے خلاف مختلف قسم کے مقدمے دائر کرکے جماعت کو زیر بار اور پریشان کررہے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ حاجی امانت اللہ مدرسہ مذکور کے نام پر چندہ وصول کرنے کے لئے کسی کو سفیر بنا کر باہر بھیج رہے ہیں۔ ہم اراکین مدرسہ تمام اصحاب خیر اور ہمدردان مدرسہ مذکور سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حاجی امانت اللہ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی رقم مدرسہ مذکور کے نام پر نہ دیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ وہ رقم اپنے ذاتی مفاد و غرض کے لئے مدرسہ اور جماعت کے خلاف مقدمات میں خرچ کی جائے گی۔ (الملتمس محمد عزیز انصاری نائب ناظم و اراکین مدرسہ مذکور)

شرکاء اہل حدیث ایجنسی | پنڈت آتما نند صاحب ۹-۳-۱۳ روپے۔ مولوی عبد المجید صاحب مہتمم بیت القرآن لاہور عہ۔ مکتبہ جامعہ دہلی للعہ۔ حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑی عہ۔

(باقی متفرقات صفحہ ۱۱ کالم اول پر)

* فتاوی آئندہ اشاعت میں درج ہونگے۔ انشاء اللہ!

ملکی مطلع

جنگ کا پانسہ پلٹ رہا ہے

(بربنائے اخباری اطلاعات۔ العلم عند اللہ)

مبصرین کا خیال ہے کہ اتحادیوں کے حق میں جنگ کا پانسہ پلٹ رہا ہے۔ کیونکہ یورپ میں جرمنی کی سکیم کم سے کم امسال ناکام رہی ہے۔ آیندہ بھی اس کی کامیابی کے امکانات کم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتحادیوں کی جنگی تیاریاں محوریوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔ خصوصاً امریکہ اور برطانیہ کی جنگی پیداوار کا معیار حیرت انگیز ہے۔ ہٹلر کی جو سکیم ناکام رہی ہے وہ یہ تھی کہ باکو، ایران اور عراق وغیرہ کا تیل حاصل کرنے کے لئے ایک طرف سٹالن گراڈ اور کاکیشیا کی طرف سے پیشقدمی کی جائے۔ دوسری طرف لیبیا سے نکل کر مصر اور سویز کو فتح کرتے ہوئے شام اور فلسطین سے گزر کر عراق اور ایران کے تیل کے چشموں تک رسائی حاصل کی جائے۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو جاتی تو نہ صرف جرمنی کی تیل کی ضروریات پوری ہو جاتیں بلکہ ایک طرف روس کاکیشیا کی خام پیداوار سے محروم ہو جاتا۔ دوسری طرف برطانیہ مصر اور سویز کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اپنی مشرقی سلطنت (ہندوستان وغیرہ) کے ذرائع و وسائل سے محروم ہو جاتا۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ جرمنی قریباً سارے یورپ کی امداد کے باوجود روس میں نہ سٹالن گراڈ کو ختم کر سکا ہے نہ گروزنی اور باکو کے تیل تک پہنچ سکا ہے اور نہ بحیرہ اسود سے روسی بیڑے کو باہر نکال سکا ہے۔ ادھر مصر میں محوری فوج نہ صرف مصری حدود سے پسپا ہوئی ہے بلکہ جیسا کہ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے لیبیا میں بنغازی کی مشہور بندرگاہ بھی خالی کر گئی ہے جو ایک مضبوط ہوائی اڈہ بھی ہے۔ یہ حالات اتحادیوں کے حق میں گویا نیک فال ہیں۔ اگرچہ روس کے کافی علاقے پر جو زرخیز بھی ہے جرمنی قابض ہو چکا ہے مگر روس کی قوت مزاحمت اور موسم سرما کی آمد اور کاکیشیا کے دشوار گذار پہاڑی راستے جرمنوں کے لئے کافی مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ معاصر "پرتاپ" لاہور کے مندرجہ ذیل نوٹ سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ جنگ کا پانسہ پلٹ رہا ہے۔

"چند دن ہوئے ہم نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مصر کی لڑائی شمالی افریقہ میں جنگ کا پانسہ پلٹ دے گی۔ آج ہماری پیشگوئی درست ثابت ہوئی ہے۔ کہ نہ صرف مصر کا مفتوحہ علاقہ ہی محوریوں کے ہاتھ سے نکل گیا ہے بلکہ لیبیا بھی ختم ہو رہا ہے۔ اور افریقہ میں برطانوی فوجوں کے کمانڈر جنرل الیگزینڈر کا اعلان ٹھیک ہے کہ "لڑائی جیت لی ہے"۔ لیبیا میں محوری فوجیں اب آخری دموں پر ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ وہ انہیں اسطرح منظم کر سکیں۔ کہ لیبیا میں اتحادیوں کے مقابلہ میں کوئی کامیابی حاصل کریں۔ اب محوریوں کی تمام امیدیں ٹیونس سے وابستہ ہو رہی ہیں۔ جنرل رومیل ٹیونس پہنچ گیا ہے تاکہ اتحادیوں کی پیشقدمی کو روک سکے۔ وہاں بھی محوریوں کے لئے شگون اچھا نہیں ہوا۔ پہلے ہی ہلے میں پسپا ہونا پڑا ہے۔ تو اب آگے کیا کریں گے۔ موجودہ حالات میں تو ان کی ٹیونس میں کامیابی کا بھی کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ اب شمالی افریقہ کا ساحل ہاتھ سے جاتا دیکھ کر محوری اس کوشش میں ہیں کہ روم ساگر (بحیرہ روم) کے یورپین ساحل کو مضبوط بنایا جائے۔ تاکہ اگر اتحادی وہاں تک پہنچیں تو ان کا مقابلہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ یونان میں تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اسکی بندرگاہوں اور جہازوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور ساحل پر بھاری اور ہوائی جہاز گراؤ توپیں نصب کی جا رہی ہیں۔ فرانس کے جنوبی ساحل کو بھی مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ لیکن اگر ٹیونس پر اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا تو یہ تمام تیاریاں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ اور سسلی و اٹلی خطرے میں پڑ جائینگے پھر ٹیونس سے محوریوں پر کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے۔

دوسری طرف دور پورب میں شانت مہاساگر (بحرالکاہل) کی جنگ بھی محوریوں کے تیسرے حصے دار جاپان کا کچومر نکال رہی ہے۔ سالومن جزیروں کی جنگ میں جاپانیوں کا جو بھاری نقصان ہوا ہے۔ اس نے ان کے نقصان کے پچھلے ریکارڈ کو بھی توڑ دیا ہے۔ مڈوے اور سیلبز کی لڑائیوں میں بھی جاپانیوں کا کافی نقصان ہو چکا ہے۔ مگر سالومن (سلیمان) کی جنگ تو انہیں بہت ہی مہنگی پڑی ہے۔ نیوگنی میں بھی جاپانیوں کو پسپائیوں کا سامنا ہے۔ اسلئے پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا ہے کہ شانت مہاساگر میں جنگ کا پانسہ پلٹ چکا ہے۔

روس میں جو حالت ہے وہ محوریوں کیلئے اور بھی بدتر ہے۔ سٹالن گراڈ سے لینن گراڈ تک ، مرکزوں پر روسی فوجیں حملے کر رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی جرمنوں کے خلاف سردیوں کی مہم کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ پچھلی سردیوں میں روسیوں نے کافی علاقہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔ مشرقی کاکیشیا میں تو ابھی سے ہی جرمنوں نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا ہے۔ اور کئی دیہات جرمنوں سے چھن گئے ہیں۔ کاکیشیا کی شدت کی سردی میں جرمن فوجوں کے لئے وہاں رہنا مشکل ہو جائے گا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کی سپلائی کٹ جائے گی۔ اس سے انہیں جو مصیبت پیش آئے گی اس کا ابھی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا"۔ (پرتاپ ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | عرب کی مثل الحرب سجال بالکل صحیح ہے یعنی لڑائی کنوئیں کا ڈول ہے جو کبھی کسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور کبھی کسی کے۔ اس لئے ایسے انقلاب پر تعجب نہ کرنا چاہئے۔

مسلم لیگ کا اجلاس لائل پور

لائل پور پنجاب میں اس ہفتے صوبائی مسلم لیگ کا اجلاس ہوا ہے۔ جس میں دیگر اصحاب کے علاوہ سر ناظم الدین سابق وزیر بنگال نے ایک طویل خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس کا ضروری حصہ "مسلمان" لاہور کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

وقت کے دو اہم مسائل۔ قومی حکومت اور پاکستان

اس وقت پاکستان اور عارضی حکومت دو ہی ایسے مسائل ہیں جو ہر ہندوستانی کے دل پر عام اس سے کہ وہ مسلمان ہو یا ہندو سب مسائل سے زیادہ اثر انداز ہیں۔

اللہ کے فضل وکرم سے اب ہم اس منزل پر آ پہنچے ہیں کہ کسی مسلم اجتماع میں اس امر کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں رہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے پاکستان کیوں ضروری ہے۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی طاقتیں اس طرف مرکوز کریں کہ مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں میں غیر مسلم بھائیوں کو دلائل وبراہین سے اچھی طرح یقین دلا دیں کہ پاکستان کی اسکیم نہ صرف من حیث الکل تمام ہندوستان کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہے بلکہ وہ غیر مسلم بھائی جو مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں میں آباد ہیں اپنے صوبے کی حکومت کے ماتحت تمام ہندوستان کے لئے ایک مرکزی حکومت کے ماتحت بسنے سے کہیں زیادہ خوشحال فارغ البال اور آسودہ رہیں گے۔ اگر ہمارے غیر مسلم بھائی تعصبات اور پروپیگنڈے سے دماغوں اور دلوں میں بھرے ہوئے خیالات سے قطع نظر کرکے تھوڑی دیر کے لئے ٹھنڈے دل سے اس مسئلہ پر غور فرمائیں گے تو مجھے یقین ہے کہ میری معروضات کی حقیقت ان پر روشن ہو جائیگی مثال کے طور پر پنجاب میں ہمارے سکھ بھائیوں کو لیجئے:۔

اس سال سکھ حضرات کا ایک نمایندہ گورنمنٹ آف انڈیا میں لیا گیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں کیا گیا۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی میں بھی ان کی کوئی آواز نہیں۔ انہیں کوئی خاص اثر حاصل نہیں۔ یعنی آل انڈیا اداروں میں انہیں موثر نیابت نہیں مل سکتی۔

لیکن اپنے صوبے پنجاب میں گزشتہ بیس سال سے کابینہ وزارت میں نہ صرف یہ کہ ان کا نمایندہ ہی موجود نہیں رہا ہے بلکہ اس کابینہ کی پالیسی وضع کرنے میں انہیں موثر اقتدار حاصل رہا ہے۔ اب تمام ہندوستان کے لئے ایک مرکزی حکومت بنے تو ہمارے سکھ بھائیوں کو وہ اثر ورسوخ کبھی بھی حاصل نہیں ہوسکے گا جو اپنے صوبے میں حاصل ہے اور حاصل رہے گا۔

شمال مغربی پاکستان کی فیڈرل (وفاقی) حکومت میں سکھ بھائیوں کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہی بات سندھ اور شمال مغربی سرحدی صوبے کے ہندو بھائیوں کی خدمت میں پیش کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ بات کہیں زیادہ اثر وطاقت سے ان کے معاملے پر بھی حاوی ہے پاکستان کی اسکیم کے ماتحت غیر مسلموں میں سے بنگال کے ہندو بھائیوں کو سب سے زیادہ حقوق حاصل ہونگے۔ اگر ہندوستان میں ایک آزاد خود مختار حکومت قائم ہو جائے تو یہ امر محل نظر رہ جاتا ہے کہ ہندوستان کی مسلح افواج میں بنگال کے ہندوؤں کو موثر تعداد میں بھرتی بھی کیا جائیگا یا نہیں؟

تجارت وصنعت پر تو بمبئی کا صوبہ چھایا ہوا ہے اور آیندہ بھی وہی چھایا رہے گا۔

اب اگر بنگال آزاد اور خود مختار ہو جائے تو بنگال کی تمام مسلح افواج کے ہر شعبہ اور ہر محکمہ میں ہندو نوجوان کو آزادانہ بھرتی کیا جائے گا۔ کسی قسم کی پابندی یا رکاوٹ نہیں ہوگی۔ پھر صنعت وحرفت اور تجارت میں بھی بنگال کے ہندوؤں کو بے اندازہ مواقع حاصل رہیں گے۔ صوبے کے تعمیری ارتقاء کا ہر میدان پورا کا پورا ان کے لئے کھلا ہوگا۔

بنگال میں لوہا ہے۔ بنگال میں کوئلہ ہے۔ بنگال میں جوٹ (پاٹ سن) ہے۔ بنگال کا مستقبل تو وہ شاندار مستقبل ہے جو ہندوستان کے چند صوبوں ہی کو نصیب ہوسکے گا۔

پھر ہمارے غیر مسلموں بھائیوں کو اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ ہم ان صوبوں میں جہاں ہندو بھائیوں کی اکثریت ہے مسلمانوں کے لئے کچھ تحفظات مانگتے ہیں۔ اور وہی تحفظات ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں کو مسلم اکثریت والے صوبوں میں دے رہے ہیں۔

لیکن ان تمام باتوں سے جو میں نے اب تک عرض کی ہیں ایک بات بہت زیادہ اہم ہے۔ ہر ہندوستانی کے دل میں عام اس سے کہ وہ کسی مذہب کا پیرو ہو یا کوئی ذات پات رکھتا ہو ہندوستان کی آزادی کی لگن سب سے زیادہ اہم اور سب سے بالا ہے۔" (مسلمان لاہور ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | اس سے زیادہ افسوس کا مقام کیا ہوگا کہ صوبہ پنجاب کی مسلم لیگ کا اجلاس ہو مگر صدر جلسہ اور صدر استقبالیہ دونوں پنجاب سے باہر کے اصحاب ہوں۔ کیا یہ قحط الرجال ہے یا صوبہ پنجاب کی توہین ہے؟

(بقیہ متفرقات از ص)

جامع مسجد اہل حدیث لائل پور کے لئے جو

چندہ ۱۵-۷ اگست ۱۹۴۲ء کے اخبار اہلحدیث میں وصول شدہ شائع ہوا تھا اس کے بعد مندرجہ ذیل رقم وصول ہوئی ہے

سابقہ شائع شدہ

متفرق چندہ

محترمہ ام کلثوم از امرتسر

کوڑہ سعید حالی لائل پور

انجمن کے تبلیغی فنڈ سے منتقل کر کے ۳۰۰ مسجد فنڈ میں جمع کرایا گیا

میزان کل ما سبق لاحق ۹۲۱

دعاگو۔ عبدالواحد نائب ناظم انجمن اہل حدیث منشی محلہ۔ لائل پور - ۱۵

عید آنہ فنڈ جماعت اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ سے ۲ آنے

حوالہ مطلوب ہے بروز جمعرات بعد نماز مغرب سورہ دخان کی تلاوت اور دو رکعت نفل جنکی ہر رکعت میں ۱۵-۱۵ بار سورہ الزلزال پڑھنا کسی صحیح حدیث میں آیا ہو تو اطلاع دیجئے (ایک سائل)

غریب فنڈ میں بقایا سابقہ ۱۱۲ ازنوی فنڈ ۵ از محمد جو شہداد جو صاحب عمر جلہ ۱۳ از سائل عہ ۵ عبد السلام سعیدی سے عہ ۵ محمد عیسیٰ مندہ عہ ۵ عبد الرحیم لاہور سے عہ ۵ محمد شریف چھابڑی عہ ۵ محمد عالم کوٹلی سے عہ ۵ محمد آدم کھڑک پور سے عہ ۵ عبد المجید کھریا سے عہ ۵ مسیح الزمان ڈمراؤں سے عہ ۵ معراج دین قلعہ دیدار سنگھ سے عہ ۵ عبد العزیز صبرال سے کل میزان ۹ ۔ سائل عہ کے نام ۴ ماہ۔ ملا کے نام ۶ ماہ اور باقی سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ (منیجر اہلحدیث)

ضرورت ہے مدرسہ شبینہ عربیہ تعلیم القرآن صدر بازار دہلی کیلئے ... ماسٹر کی ضرورت ہے جو انگریزی ...

بھی جانتا ہو۔ نومبر ۱۹۴۲ء کے اختتام تک مہتمم مدرسہ مذکور سے تشریف لاکر معاملہ طے فرمالیں۔

(احمد علی عفی اللہ الولی بانی و مہتمم مدرسہ مذکور)

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان اہل حدیث عمر بیس سال، پابند صوم و صلوٰۃ تعلیم یافتہ۔ ریلوے ملازم۔ تنخواہ پینتالیس ۴۵ روپیہ ماہوار علاوہ اس کے مالک تنخواہ ۲۵۰ روپیہ ماہوار۔ قوم ... اراضی کے مالک ہیں کیلئے ایک نوجوان نیک و صالح رشتہ درکار ہے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ مذہباً اہل حدیث ضرور ہو۔ ضرورتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر مفصل خط و کتابت کریں۔

پتہ:- چوہدری روشن الدین صاحب بی کلاس ڈرائیور۔ ریلوے انجن شیڈ ملکوال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں ہی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مارج نہیں۔ قیمت تین روپے۔ محصول بذمہ خریدار۔

گولڈن ڈروپس رجسٹرڈ جو دل و دماغ و جگر کو قوت دیتے ہیں۔ بیشمار بیماریوں کا تریاق ہے۔ بچوں کی تمام امراض میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے کمزور بچوں کو فربہ بنانیوالا۔ ہر عمر و ہر مزاج کے انسان کیلئے رفیق جان ہے۔ قیمت فی شیشی نصف اونس عہ۔ ایک ...

پتہ:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ پنجاب

ایجنٹ:- حکیم ایم۔ ایم منظور الملیک نزد بڑی مسجد برنالہ۔ ریاست پٹیالہ

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) عہ۔ آدھ پاؤ ... علاوہ محصول ڈاک۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبد الباری صاحب تھکوئی لکھتے ہیں:- بحمد اللہ مجرب مومیائی

میں اپنی ماں کو جب تھوڑی سی کھلائی
رہا نہ نام دق بھر ایک پل
لگیں کمزوریاں دینے دہائی
حکیم اور ڈاکٹر بھی تھک چکے تھے
کوئی تدبیر ... آئی
... کی مومیائی
خدا نے دل میں ڈلوا کر منگائی
دعا اب رب باری سے یہی ہے
جو کھائے مرض سے پائے رہائی

تین چھٹانک اور بھیجدیں۔ ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء

پتہ:- حکیم محمد عرفان پروپرائیٹر دی میڈیسن کمپنی امرتسر

قرآن کے عملیات

اس کتاب میں قرآن مجید کی آیات کے متعلق مندرجہ ذیل عملیات درج کئے گئے ہیں فائدہ اٹھائیں۔ حب وبغض یعنی عداوت وجدائی۔ تسخیر خلائق ہلاکت اعداء۔ زبان بندی اعداء۔ کشائش رزق اور دولت مند بننا۔ تسخیر سلاطین وامراء۔ تسخیر حکام وکامیابی مقدمہ۔ شناخت چور۔ مال مسروقہ کا دوبارہ حاصل کرنا۔ آسیب کو دور کرنا۔ حل مشکلات اور تحصیل حاجات۔ حصول اولاد وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۱۰؍

رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں حدیث شریف کی معتبر کتابوں سے حضرت سرور کائنات کے فرمودہ اعمال و اوراد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عاشقان رسول پاک کے لئے ہے۔ ہر مقصد میں کامیاب ہونے، ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات درج ہیں۔ قیمت ۶؍

عملیات مشائخ

اس کتاب میں حسب ذیل اولیاء اللہ کے مستند تیر بہدف اور زود اثر ایسے عملیات جمع کئے گئے ہیں جو ان کے زیر عمل رہ چکے ہیں۔ عملیات درج کرنے سے قبل انکے ماخذ کا حوالہ دیا ہے۔ تاکہ ان کے مستند اور صحیح ہونے میں کسی کو شبہ نہ رہے۔

حضرت غوث اعظم بغدادیؒ۔ خواجہ حسن بصریؒ۔ امام غزالیؒ۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاریؒ۔ مجدد الف ثانی سرہندیؒ۔ خواجہ معین الدین اجمیریؒ حضرت علی ہجویری لاہوریؒ۔ بابا فرید گنج شکرؒ۔ خواجہ علاؤ الدین علی احمد صاحب کلیریؒ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ۔ قیمت ۸؍

کتاب التعویزات

از مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالیؒ

اس میں نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ شدہ عملیات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍

اعمال قرآنی

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے قرآن مجید کی وہ آیات درج کی ہیں جن کے اوراد و وظائف سے انسان کی حاجتیں اور مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۶؍

القول الجمیل

اردو ترجمہ "شفاء العلیل"۔ از شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ۔ اسکی تعریف میں صرف شاہ صاحب کا نام نامی ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت ۱۰؍

حکمت افلاطون کا تعویزات اور عملیات

اس کتاب میں انسانی امراض کا تعویزات اور عملیات سے علاج بتایا ہے۔ قیمت ۶؍

حزب الاعظم

از ملا علی قاری صاحب مرقاۃ (شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر ... برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو آخر میں ... نماز وغیرہ۔ یہ کتاب بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ جسکو سات ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے جو ہفتہ کے ساتوں دنوں میں پڑھی جائیں۔ متن عربی۔ خاشیہ۔ ترجمہ بامحاورہ حاشیہ پر ضروری فوائد۔ قیمت ۸؍

حزب المقبول

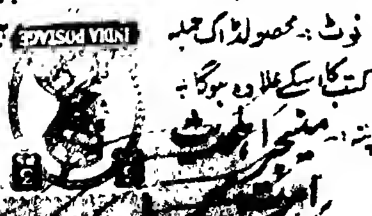
یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعاؤں کا مجموعہ ہے حضورؐ کے ہر فعل مبارک مثلاً چلنے پھرنے بیٹھنے بازار جانے۔ سونے جاگنے وغیرہ کے متعلق تمام دعائیں مع ترجمہ اردو درج ہیں۔ متن عربی خاشیہ۔ حاشیہ پر ضروری فوائد۔ اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر رہنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰؍

شرح اسماء الحسنیٰ

یہ کتاب قاضی سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی یادگار ہے۔ اسمائے الہٰی کی تشریح و تفصیل عام فہم انداز بیان ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ ۱؍۸

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا اسکے علاوہ ہوگا۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر



تصنیفات حکیم غلام جیلانی صاحب رئیس امرتسر

مجربات جیلانی۔ حصہ اول۔ دوم سوم۔ ان رسالوں میں حکیم صاحب موصوف نے اپنے صدری اور خاندانی مجربات کو بالکل کھول کر بیان کر دیا ہے۔ قیمت ہر حصہ ۸۔ مکمل ۳؍

اسرار جیلانی۔ اس کتاب میں موصوف نے عموماً مفرد دواؤں کے ذریعہ ہر مرض کا علاج بتایا ہے پہلے مرض کا نام۔ پھر اسکے اسباب اور علامات۔ اخیر میں علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

کلید حکمت حصہ اول و دوم۔ ان رسالوں میں موصوف نے میزان الطب کے اصول پر تمام انسانی امراض کے اسباب اور علامات بیان کرکے ان کے ازالہ کے لئے نہایت مجرب اور سہل الحصول نسخہ جات سپرد قلم فرمائے ہیں۔ قیمت فی حصہ عہ۔ قیمت ہر دو حصہ ۶۔ دو روپے

نشاط زندگی۔ اس کتاب میں دوسو سے زیادہ عنوان ہیں جو قریباً تمام مرد و عورت کے مخصوص امراض اور ان کی آسائش زندگی پر مشتمل ہیں۔ قیمت ۲؍ (دو روپے)

پیٹنٹ ادویات۔ اس رسالہ میں ہندوستانی اور یورپی تجارتی دواخانوں کے مشہور مرکبات کے نسخے درج کئے گئے ہیں جن کی بدولت یہ کارخانے ہزاروں روپے ماہوار کماتے ہیں۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت عہ

کنز الاطباء۔ از حکیم عبد اللہ صاحب روڑی۔ اس کتاب میں ملک کے نامی گرامی طبیبوں کے نسخے درج ہیں جو مختلف امراض میں تیر بہدف ثابت ہو چکے ہیں۔ قیمت ۱۲؍

اہلحدیث امرتسر

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب

رسالہ جامعہ قرول باغ

دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت
(۳) گورنمنٹ اور ... باہمی تعلقات کی ... کرنا۔

قواعد و ...

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مراسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ... اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ...

اخبار اہل حدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

ایڈیٹر ابوالوفا ثناء اللہ

مینیجر امرتسر ...

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
دو سا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے ... اشلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر — ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۴۲ء — یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ مسلم

(از جناب سلیم صاحب)

قوم مسلم اب وہ تیری شان و شوکت کیا ہوئی — اب نہیں آپس میں وہ رسم محبت کیا ہوئی
سوچ اے غافل وہ تیری حکمرانی اب کہاں — تاج تیرا کیا ہوا تیری حکومت کیا ہوئی
قیصر و کسریٰ کو تو نے کر دیا زیر و زبر — آج لیکن وہ تیری شان شجاعت کیا ہوئی
تیری ہمدردی کا ڈنکا بج رہا تھا ہر طرف — لیکن اے مسلم وہ اب کی اخوت کیا ہوئی
قیصر و کسریٰ کی دولت کل تو تیرے گھر میں تھی — آج تیرے ہاتھ خالی ہیں وہ دولت کیا ہوئی
ہاں ذرا اٹھ سنت و توحید کا لے کر علم — کوئی کہہ سکتا نہیں پھر وہ شجاعت کیا ہوئی

کل تو تو جوش اخوت میں نہایت گرم تھا
اے سلیم! اب آج وہ تیری حرارت کیا ہوئی

انتخاب الاخبار

(۳۰-نومبر تک)

—— معلوم ہوا ہے کہ اتحادی فوجوں نے ٹیونس پر بڑا حملہ بول دیا ہے۔ تادم تحریر تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ (پرتاپ)

—— آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسوں میں ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ نیز پنجاب کے آریوں کو خالص دودھ گھی مہیا کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ سے گئوشالہ کھولنے کی سکیم بنائی گئی۔

—— ماسکو ۲۹ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوج سٹالن گراڈ کے صنعتی رقبہ پر دوبارہ قابض ہو گئی ہے۔

—— لندن ۲۹ نومبر۔ وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی فوجوں نے بحر ہند میں جزیرہ ری یونین پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جزیرہ مڈغاسکر کے مشرق میں ۳۸۰ میل کے فاصلے پر ہے۔

—— برطانیہ کی آٹھویں فوج لیبیا میں پیشقدمی کرتی ہوئی العقیلہ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ جہاں محوریوں نے مضبوط مورچے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہاں فریقین میں سخت تصادم ہونے کی توقع ہے۔

—— ماسکو کی اطلاع ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال اور مغرب سے بڑھتی ہوئی روسی فوج جرمن فوج کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس کی تعداد قریباً اڑھائی لاکھ ہے اس محصور فوج کے لئے رسد اور کمک کا راستہ روسیوں نے بند کر دیا ہے۔ یہ جرمن فوج ہتھیار ڈالدیگی یا گھیرے سے نکلنے کے لئے بھاری قربانی کریگی یا لڑتی لڑتی ختم ہو جائیگی۔

—— چین کے ایک فوجی ترجمان نے چینی صوبہ ہونان کے محاذ پر ایک زبردست جاپانی حملہ [illegible] کی ہے۔

—— کابل کے شہزادہ ولیعہد محمد اکبر فوت ہو گئے۔ جن کی تکفین و تدفین کے موقع پر دول خارجہ کے سفرا اور ان کے نمائندے موجود تھے۔ (اناللہ!)

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ امسال بڑی شان سے ہوا۔ جس میں زنانہ کالج کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر نواب صاحب بھوپال نے انجمن کو بیس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ دیا۔ آپ نے ایک روز جلسہ کی صدارت بھی فرمائی۔

—— نئی دہلی کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہندوستانی طیاروں نے برما میں تین اہم اڈوں پر بم برسائے۔ جس سے جاپانیوں کا سخت نقصان ہوا۔

—— امرت سر میں ۲۹ نومبر کو پنجاب پراونشل ٹریڈ ایمپلائز کانفرنس ہوئی۔ یعنی غیر سرکاری تجارتی ملازمین نے متفقہ طور پر گرانی الاؤنس وغیرہ کا مطالبہ کیا اور حکومت کو بھی توجہ دلائی گئی۔

—— روس میں جرمن فوجوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ۲۶ نومبر تک ۵۱ ہزار جرمن گرفتار اور ۴۵ ہزار ہلاک ہو چکے ہیں۔ نیز ۱۳ سو توپیں ۵۶۱۸ لاریاں اور ۱۵ غلہ کے ذخیرے روسیوں کے ہاتھ لگے۔

—— حکومت سندھ نے نیا قانون جاری کیا ہے کہ فساد پر آمادہ حروں کے متعلق اطلاع نہ دینے والے دیہات پر اجتماعی جرمانے کئے جائینگے۔ اگر پندرہ روز کے اندر جرمانہ ادا نہ کیا گیا تو ان لوگوں کی جائدادیں فروخت کر کے وصول کیا جائیگا۔

—— حکومت پنجاب نے ۱۹۴۱ء کی فصل خریف کے متعلق آبیانہ اور مالیہ میں جو معافیاں دی ہیں ان کی مجموعی رقم ۲۷۷۷۰۸ روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱۰۱۵۹۴۵ روپیہ صرف آبیانہ میں معافی سے متعلق ہے۔

—— حکومت پنجاب نے ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء سے فلم کبیر صاحب کو پنجاب بھر میں تفریحی ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ یہ استثنا اس بنا پر ہے کہ فلم کا موضوع مختلف قوموں میں اتحاد زیادہ کرنے کا باعث سمجھا گیا ہے۔

—— پنجاب میں کیموفلاج (حفاظتی طور پر ہیئت بدلنے) کا نمائندہ چیف انجینیر سول ڈیفنس لاہور ہے۔ جو لوگ اپنے مکانات کے رنگ کو ہلکا کروانا چاہیں وہ اس سلسلے میں محکمہ شہری دفاع نئی دہلی کے کیموفلاج کے نمائندے کی بجائے اس افسر کا مشورہ حاصل کرنے کی درخواست کریں۔

—— قاہرہ ۲۳ نومبر۔ لیبیا کے صحرائے جنگ کی خبروں میں ایک واقعہ کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے کہ محوری فوجیں پسپائی کے وقت اپنی لاریاں اور گاڑیاں تو چھوڑ گئیں مگر پٹرول یا تیل ان کے ذخیروں میں نام کو بھی نہ تھا۔ ہر جگہ یہی دیکھنے میں آیا۔

دعائے صحت | میرے دوست محمد صادق صاحب پنجابی حالوارد آگرہ کی اہلیہ بیمار ہیں۔ ناظرین خلوص دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ شفا عطا کرے۔ (محمد صدیق آگرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴۔ ذیقعد ۱۳۳۰ھ



پادری برکت اللہ بہت خفا ہیں

پادری صاحب کا نام ہی بتا رہا ہے کہ آپ مسلم قوم سے نکل کر مسیحی قوم سے ملے ہیں اس لئے آپ نے اسلام کے برخلاف وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو آپ سے پہلے تارکین اسلام (پادری عماد الدین اور پادری صفدر علی) نے بوقت عیسائی ہونے کے اختیار کیا تھا۔ یعنی اسلام کی تردید میں کئی ایک کتابیں لکھ کر عیسائیوں میں اچھا خاصا نام پیدا کیا تھا۔ پادری برکت اللہ کے چند رسالوں کا جواب دفتر اہلحدیث سے بصورت کتاب دیا گیا تھا۔ جن کا نام ہے "اسلام اور مسیحیت"۔ یہ جواب کیسا ہے؟ دیکھنے پر موقوف ہے۔ اس کتاب کا اثر پادری صاحب پر یہ ہوا کہ آپ گریجویٹ ہونے اور مسیحی نرم تعلیم کے پابند کہلانے کے باوجود آپے سے ایسے باہر ہوئے ہیں کہ میرے حق میں وہ وہ الفاظ لکھے ہیں اگر میں ان کے حق میں اُن کا دسواں حصہ بھی لکھوں تو عیسائی کلیسیا فوراً احتجاجی ریزولیوشن پاس کردے کہ ہمارے بڑے پادری صاحب کی اس سے سخت توہین ہوئی ہے اس لئے سرکار والا تبار اس پر فوراً توجہ فرمائے۔

آپ نے جو الفاظ میرے حق میں لکھے ہیں میں ان کو تو مشہور "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کا مصداق جان کر کچھ اہمیت نہیں دیتا۔ ہاں عیسائی مصنفوں اور واعظوں کو اخلاقی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ رسالہ "اخوت" کے پرچوں میں اگست سے نومبر تک میرے متعلق مضامین پڑھیں۔ جن میں یہ الفاظ اُن کو ملیں گے۔

بروزیہ مرزا۔ کاسہ لیس مرزا۔ پیر فرتوت، پیر سبہ پیر وغیرہ وغیرہ القاب قبیحہ۔

اس کے بعد مسیح کی تعلیم دیکھیں کہ

"میں تمہے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور ستانے والوں کے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو × اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے۔" (انجیل متی ۵ ۴۴)

عیسائی دوستو! اگر یہ پاک تعلیم ہاتھی کے بیرونی دانتوں کی طرح نمائشی نہیں ہے تو آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ ایک احتجاجی جلسہ کرکے پادری برکت اللہ اور اڈیٹر رسالہ "اخوت" سے پوچھیں کہ آپ لوگ مسیحی تعلیم کو کیوں بدنام کررہے ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم اس میں بھی قرآن مجید کی پیشینگوئی کی صداقت پاتے ہیں۔ ہم کو ارشاد ہوا ہے :- وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۔ (تم مسلمان اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے اور بت پرست قوموں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے)

یہ پیشگوئی پادری عماد الدین سے لے کر پادری برکت اللہ تک پوری صادق آرہی ہے۔ لیکن ہم مامور ہیں کہ اس سخت کلامی کے جواب میں صبر اور سکون سے کام لیں جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (پ ۔ ع ۱۰)

(اہل کتاب کی ان سخت کلامیوں کے جواب میں اگر تم مسلمان صبر اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو یہ بڑے درجہ کی بات ہوگی)

خیر یہ تو تمہیدی بات تھی اب ہم اصل بات پر آتے ہیں۔ پادری برکت اللہ نے اپنی کتاب توضیح البیان میں یہ فقرہ لکھا تھا

قرآن میں بہشت کی تصویر نہروں عورتوں لڑکوں غلاموں، شراب وغیرہ پر مشتمل ہے۔

اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ شراب کا لفظ آپ نے دانستہ بڑھایا ہے۔ اردو زبان میں شراب نشہ آور پانی کا نام ہے۔ اور جنت کی شراب میں نشہ نہیں ہے۔ اس لئے اسکو اردو محاورے میں شراب کہنا جائز نہیں۔ (اسلام اور مسیحیت ص۹)

ہاں انجیل یوحنا سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ایک دعوت میں شریک ہوئے تھے جہاں سے کا دور چل رہا تھا۔ چنانچہ انجیل کے الفاظ یہ ہیں۔

"تیسرے دن قانا نے گلیل میں کسی کا بیاہ ہوا اور یسوع اور اسکی ماں اور اس کے شاگردوں کی بھی اس میں دعوت تھی جب مے گھٹ گئی یسوع کی ماں نے اس سے کہا ان کے پاس مے نہ رہی۔ یسوع نے اس سے کہا اے عورت! مجھے تجھ سے کیا کام۔ میرا وقت ہنوز نہیں آیا[1]"

(یوحنا باب ۲)

اس عبارت میں مے کا لفظ کئی دفعہ آیا ہے۔ اب

[1] کیا لطیف کلام ہے جو مسیح جیسے حلیم سلیم مقرب خدا من الصالحین کی طرف منسوب کی گئی ہے ۔ (اہلحدیث)

ہمیں دیکھنا ہے کہ مے اُردو زبان میں کسے کہتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم اُردو زبان کے دو شعر نقل کرتے ہیں ؎

مے پینے دے تو بہ بھی ہوجائیگی زاہد
کمبخت! قیامت ابھی آہی نہیں جاتی

مے بھی پیتا ہوں توبہ کرتا ہوں
یہ بھی جاری ہے وہ بھی جاری ہے

یہ لفظ چونکہ فارسی زبان سے اُردو میں آیا ہے اس لئے ہم بتاتے ہیں۔ فارسی میں اس کے کیا معنی ہیں پس غور سے سنئے!

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است
بلکہ مے میشود از صحبتِ نادان بدنام

ان لغوی شہادتوں کی بنا پر ہم نے انجیل سے مرقومہ عبارت میں لفظ مے کے نیچے خط ڈالکر شراب لکھ دیا تھا۔ جس سے پادری صاحب کا پارہ چڑھ گیا اور غضب کا پہاڑ ان پر ٹوٹ پڑا۔ اُن کی غضب آلود طویل عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ انجیل یونانی میں اس کے متعلق جو لفظ آیا ہے اس کا معنی نشہ آور پانی نہیں ہے۔ مولوی صاحب یونانی نہ جاننے کی وجہ سے اُردو تراجم سے دھوکہ کھا گئے۔

چنانچہ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ

"آپ (مولوی صاحب) کے اعتراض کی بنا کتاب مقدس (بائیبل) کا وہ اُردو ترجمہ ہے جو انگریزوں نے کیا ہے اور برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی نے اُسے شائع کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ قدم قدم پر لغزش کھاتے ہیں" (اخوت بابت ۱۲ مئی)

شکر ہے کہ پادری صاحب نے ہمارے منقولہ ترجمہ کی صحت مان لی۔ اس لئے ہم انجیل کے اُردو تراجم کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے ہاں عربی فارسی اور اُردو تراجم میں سے کچھ فقرے نقل کرتے ہیں ؎

(۱) فلما فرغت الخمر قالت ام یسوع له لیس لهم خمرٌ (انجیل یوحنا باب ۲ مطبوعہ امریکن سوسائٹی ۱۸۹۹ء)

(۲) وکان الخمر قد نفدت فقالت ام یسوع له لیس لهم خمرٌ (مطبوعہ لنڈن ۱۸۵۵ء)

ملاحظہ ہو ان دونوں عربی تراجم میں خمر کا لفظ آیا ہے۔ جس کی بابت قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں۔

اِنَّمَا الخمر (الیٰ) رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ (پ۷ - ع۲)

ناظرین کرام! اب ہم حسب قانون شہادت دو معتبر شہادتیں مزید پیش کرتے ہیں۔

ہندوستان میں عیسائیوں کی جماعت ہونا پروٹسٹنٹ فرقہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے لیکن یورپ میں رومن کیتھولک کی کثرت ہے۔ پروٹسٹنٹ انہی میں سے نکلے ہیں اس لئے رومن کیتھولک کو ان کا بڑا بھائی کہا جائے تو بے جا نہیں۔ اس بڑے بھائی کی شہادت بھی سنئے! ان کے ترجمے کے الفاظ یہ ہیں۔

"جب مے گھٹ گئی یسوع کی ماں نے اس سے کہا ان کے پاس مے نہیں ہے ..... میر مجلس نے وہ پانی جو مے بن گیا تھا چکھا۔"

(ترجمہ رومن کیتھولک انجیل یوحنا باب ۲)

پادری برکت اللہ صاحب کو لفظ شراب سے بہت گھن آتی ہے اور اس پر ساری خفگی کا مدار رکھا ہے۔ اس لئے ہم یہی لفظ انجیل کے فارسی ترجمہ سے دکھاتے ہیں۔ پادری صاحب اور ان کے اعوان و انصار ذرا غور سے سنیں لکھا ہے کہ

"چون شراب تمام شد مادرِ عیسیٰ بدو گفت شراب ندارند۔ عیسیٰ بوے گفت اے زن مرا با تو چہ کار است ساعت من ہنوز نرسیدہ است۔" (انجیل یوحنا فارسی مطبوعہ ۱۹۱۰ء)

پادری صاحب! کیا یہ ہماری شہادت زلیخا کے خاندانی ممبر کی شہادت سے کم ہے جس کی بابت ارشاد ہے:-

شَہِدَ شَاہِدٌ مِنْ اَھْلِھَا

دیکھا تم نے ؎

ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا
جل جائیں گے افلاک جو فریاد کریں گے

عیسائی دوستو! انصاف سے بتاؤ ہم نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا یا نہیں۔ اب پادری صاحب کا غضب آلود کلام سنئے!

"واجب تو یہ تھا کہ آپ (مولوی صاحب) اعتراض کرنے سے پہلے یہ معلوم کرلیتے کہ جو یونانی لفظ یہاں استعمال ہوا ہے۔ وہ یونانی انجیل میں کس کس جگہ وارد ہوا ہے اور ان مختلف مقامات کا مقابلہ کرکے آپ اس لفظ کا اُردو زبان میں مفہوم متعین کرلیتے۔ اگر آپ یہ طرزِ عمل اختیار کرتے تو آپ کا رویہ علم تفسیر کے صحیح اصول کے مطابق درست اور جائز ہوتا۔ لیکن آپکا مقصد تو بے ڈھنگے اعتراض کرنا۔ اور حضرت رُوح اللہ کی ذاتِ پاک پر ناپاک حملے کرنا ہے۔ ظل مرزا (یعنی مولوی صاحب) کو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ تحقیقِ حق کی ناحق زحمت اُٹھائے" (اخوت لاہور بابت ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۴)

پادری صاحب! مجھ پر جو واجب تھا میں نے تو ادا کر دیا۔ اب آپ پر واجب ہے کہ آپ لنڈن کی بائیبل سوسائٹی، امریکہ کی بائیبل سوسائٹی رومن کیتھولک جماعت پر استغاثہ دائر کریں کہ تم لوگوں نے کیوں ایسا غلط ترجمہ کیا۔ جس سے مخالفین کلیسیا کو اعتراض کرنے کا موقعہ ملا ؎

شاہد کی اپنے ہاتھ سے گردن اتارئیے
میری خطا نہیں ہے یہ اس کا قصور ہے

اسلام اور مسیحیت۔ پادری برکت اللہ کی تین کُتب (خلاف اسلام) کا جواب۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

جوابات نصاریٰ۔ عیسائی مصنفین کے اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۱/ (منیجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

مسیح موعود اور یاجوج ماجوج

مولوی محمد علی صاحب لاہوری جواب دیں

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے ایک خطبہ دیا ہے جو پیغام صلح مورخہ ۵ نومبر میں شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی بڑی دلفریب ہے۔ جو یہ ہے:۔

"عظیم الشان پیشگوئی

یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دین حق کی بیکسی

اسلام کے غالب آنے کا وقت بالکل قریب ہے"

یہ تین سطریں تو پیغام صلح کی مرقومہ ہیں۔ چوتھی سطر ہماری طرف سے ملا لیجئے کہ

"قادیانی مسیحیت کے بطلان کا وقت یہی ہے"

ناظرین! ہماری فرض یہ ہے کہ ان چاروں سطروں میں مقابلہ کر کے دکھائیں کہ کونسی صحیح ہے۔

مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں:۔

آپ نے سورہ انبیاء کی آیت (حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ) تلاوت کر کے فرمایا:۔

"یاجوج و ماجوج کا غلبہ اور دین حق کی بیکسی

ان آیات کا مرکزی حصہ یاجوج ماجوج کے غلبہ سے متعلق ہے اور غلبہ بھی ایسا زبردست کہ جس کی مثال نہ ہو۔ فرمایا من کل حدب ینسلون کوئی بلندی ایسی نہ رہ جائے گی جس سے وہ نکل نہ پڑیں ابتدائی حصہ جس میں برگزیدگان الہیٰ کی بے کسی کا ذکر ہے ان کو دکھ اور تکلیفیں پہنچنے کا نقشہ کھینچا ہے وہ یاجوج ماجوج کے ذکر کیلئے بطور تمہید کے ہے۔ یعنی یاجوج اور ماجوج کے غلبہ کے وقت اللہ تعالےٰ کے دین کی حالت بہت بے کسی کی ہوگی۔ کیونکہ ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے ××

موجودہ واقعات اور خدا کی ہستی پر ایمان

یہ تمہید ہے اس مضمون کی جو آگے آتا ہے حتی اذا فتحت یاجوج و ماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دئیے جائیںگے اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے نکل پڑیں گے کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ان الفاظ کے اندر ہے اگر آج موجودہ واقعات کو قلمبند کرو تو کتابیں کی کتابیں لکھی جائیں۔ مجھے افسوس ہوتا ہے مسلمانوں پر کہ آج ان میں وہ ایمان نہیں جو ان کھلی پیشگوئیوں کے ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہونے پر پیدا ہوتا ہے۔ ایمان تب پیدا ہو کہ آج ان واقعات پر غور کریں جو رونما ہو رہے ہیں اور قرآنی الفاظ کو ان واقعات پر منطبق کریں تو پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کس قدر ایمان پیدا ہوتا ہے جو انسان کے قلب میں نور بھر دے۔

کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے مسلمانوں کی انتہائی بیکسی کو ایوب اور یونس وغیرہا انبیاء کے ذکر میں بیان فرمایا۔ پھر یاجوج ماجوج کے زبردست غلبہ کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ وہ تمام دنیا میں غالب ہو کر پھر نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد فرمایا واقترب الوعد الحق کہ جب یاجوج ماجوج کا غلبہ ہو اور مسلمانوں کو کوئی امید کی جھلک نظر نہ آئے تو یہ وہ وقت ہے کہ وعدۂ حق قریب آگیا ان الفاظ کی شوکت پر غور کیجئے۔ یہ آج سے تیرہ سو سال پہلے کا کلام ہے۔ یہ محمد رسول اللہؐ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس وقت کی نازل شدہ جب محمد رسول اللہؐ کی مشکلات انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اس میں حضور صلعم کے لئے بھی تسلی ہے اور آئندہ زمانہ میں بھی مسلمانوں کے لئے بھی تسلی کا سامان موجود ہے۔ جب یاجوج ماجوج تمام دنیا پر غالب آجائیں اور مسلمان انتہائی بیکسی کی حالت کو پہنچ جائیں تو سمجھو کہ وعدۂ حق کا وقت قریب آگیا۔ حق دراصل اسلام کا ہی نام ہے وہ وعدہ جس کا یہاں ذکر ہے وہی وعدہ ہے جس کا ذکر دوسری جگہ ان الفاظ میں ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی یاجوج ماجوج کا دنیا پر غلبہ دیکھو تو یقین کرو کہ اب دنیا پر اسلام کے غالب ہونے کا وقت آگیا۔ یہ وہ چیز تھی جس کا شعور سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ہوا۔ بڑی تیز آنکھ تھی ہم میں سے کون اسے دیکھ سکتا تھا اور کسے اس کا شعور ہو سکتا تھا" (پیغام صلح لاہور ۵ نومبر ۴۲ء صہ)

اہلحدیث آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ حسب تعلیم مرزا صاحب اقوام یورپ یاجوج ماجوج ہیں (حمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا صاحب) اور ان کے غلبہ کا زمانہ یہی ہے اور اس غلبہ کے بعد اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔ اسلام سے آپکی مراد یقیناً مرزائیت یا بالفاظ دیگر احمدیت ہے۔ اب ہم دکھاتے ہیں کہ یاجوج ماجوج کے غلبہ کے زمانہ میں مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری ہے۔ حدیث کے مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں مسیح موعود علیہ السلام کو حکم ہوگا۔

فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون ×× فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسیٰ کموت نفس واحدۃ رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

(اے مسیح موعود میرے بندوں کو کوہ طور پر لے چل خدا یاجوج ماجوج کو بھیجیگا حضرت عیسیٰ

اور ان کے ساتھی ان کا غلبہ دیکھ کر ان پر بددعا کریں گے خدا تعالیٰ ان کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دیگا جس سے وہ سب ایکدم مرجائیں گے)

لاہوری اور قادیانی | جماعت کے ممبرو بتاؤ کیا یاجوج ماجوج یعنی (اقوام یورپ) کے غلبہ کے وقت تمہارا عیسیٰ مسیح موعود زندہ ہے کیا وہ بحکم خدا تمہیں کوہ طور پر لے گیا۔ یا کوہ طور سے کوئی اور مقام مراد ہے۔ اور کیا تمہارے مسیح موعود کی دعا سے یاجوج ماجوج سب ایک دم مرگئے یا مسیح موعود خود ہی دنیا سے رخصت ہو گئے صحیح صحیح بتاؤ واقعہ کیا ہے۔ یہی نا کہ مسیح موعود کو وفات پائے آج چونتیس ۳۴ سال گزر گئے اور یاجوج ماجوج زندہ ہیں اور ان کا غلبہ بھی موجود ہے۔ اس کے بعد اسلام کے غلبہ کی باری کب آئے گی۔ اس میں مسیح موعود کا دخل کیا ہوگا؟

ناظرین کرام! مذکورہ بالا حدیث شریف کو مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ کے ساتھ ملا کر پڑھیئے اور داد انصاف دیجئے کہ ہماری چوتھی سطر ثابت ہوئی یا نہیں۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں جو کام ہونا تھا وہ مرزا صاحب کے زمانے میں نہیں ہوا اور بقول مرزا صاحب یاجوج ماجوج زندہ ہیں اور مسیح موعود چلتے بنے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ خود ہی سوچ لو۔

مرزائی دوستو! | تمہارے مسیح موعود سے

ہزار وعدوں میں گر ایک بھی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم ان کو بے وفا کہتے

الانتهاض لدفع الاعتراض

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سب سے بڑا غضب جو مولانا خانی خان صاحب نے کیا ہے یہ ہے کہ آپ نے فَعَلَ رَبُّكَ کے کاف خطاب کو ذات بابرکات آں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نہیں جانا۔ بلکہ کفار مکہ کے لئے مانا ہے۔ اور وجہ اس کی یہ بتائی ہے کہ آنحضرت صلعم اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے؛ (صلا)

جواباً گذارش ہے کہ اچھا اگر اس رویت (اَلَمْ تَرَ) کے لئے پیدائش شرط ہے اور اس سے مراد حقیقۃً رویت بصری ہے تو آیت أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (سورت الفجر پ) میں کون مخاطب ہے؟ اور وہ مخاطب قوم عاد کی تباہی کے وقت پیدا شدہ تھا؟

عزیزانِ من! آپ ایسے مفسروں کے پیچھے نہ جائیں، یہ تو قرآن شریف کو الٹ دیں گے قرآن شریف میں ایسے بہت سے مقامات ہیں جن میں اَلَمْ تَرَ کا خطاب آنحضرت صلعم کو ہے اور مراد اس سے علم متواتر ہے جو بمنزلہ رویت کے ہوتا ہے۔ جیسا کہ مفسرینؒ نے لکھا ہے۔ اور علمائے معانی نے بھی اسکی تصریح کی ہے مثلاً آیت أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ اور آیت أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ (سورت بقر پ) اسی طرح سورت الفیل کے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ میں بھی ذات بابرکات حضور صلعم ہی مخاطب ہے۔ اور اس جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی ربوبیت کو جو ذات گرامی صفات کی طرف مضاف کیا تو یہ آنحضرت صلعم پر مزید شفقت وعنایت کے اظہار کے لئے ہے اور اہل مکہ تو اس وقت اس اضافت تشریفی کے لائق ہی نہیں تھے کہ خداتعالیٰ اپنی ربوبیت کو خصوصیت کے ساتھ ان کی طرف مضاف کرتا۔ بلکہ صرف ذات ستودہ صفات اس شرف وبزرگی کے لائق تھی۔ اور یہی اضافت اس سارے مضمون کی جان ہے۔ اور ذاتِ آنحضرت صلعم کے حال پر اس خصوصی عنایت اور مزید شفقت کو ظاہر کرنے کے لئے رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ نہیں فرمایا۔ حالانکہ یہ قصہ بیت اللہ کے متعلق ہے۔ جیسا کہ اس سے اگلی سورت قریش میں رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ فرمایا اور یہ نکتہ ہم سابقاً اسی سورت الفیل کی تفسیر میں لکھ چکے ہیں۔ (ملاحظہ ہو پرچہ اہلحدیث جلد ۳۹ نمبر ۴۳)

مولانا خانی خان صاحب نے یہ غضب اٹھا بڑا کیا ہے کہ خوف ہے کہ ان کا انجام ضلالت پر ہو (اعاذنا اللہ وایاہ) کیونکہ سنت اللہ میں دیکھا گیا ہے کہ جس کسی نے تفسیر قرآن میں ایسا تصرف کیا۔ اور خصوصیات آں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار کیا وہ ضلالت میں مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ ایک مدت تک اسے توبہ کا موقع دینے کے بعد اس سے توفیق ہٹالیجاتی ہے۔ اور وہ اسی ضلالت کو ہدایت سمجھ کر بلاتوبہ مرجاتا ہے۔

دیکھئے! جن لوگوں کو خداتعالیٰ نے آنحضرت صلعم سے قلبی محبت وعقیدت کی چاشنی سے خوشکام کیا ہے وہ اس رَبُّكَ کے کاف خطاب میں کیا لطف ربانی اور لذتِ روحانی پاتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اس سورت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ۔ آیا نہیں دیکھا آپ نے اے محمد کہ کیا کیا آپ کے پروردگار نے ہاتھی والوں سے، یعنی اس لشکر سے جو ہاتھیوں کو آگے رکھ کر خانۂ کعبہ کے گرانے کے لئے آئے تھے اور لفظ 'دیدن' یعنی تَرَ میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو بات تواتر سے ثابت ہو وہ چیز دیکھے ہوئے کا حکم رکھتی ہے۔ کہ اسمیں ہرگز ہرگز شک نہیں ہوتا۔ اور لفظ رَبُّكَ میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ واقعہ عظیمہ آپ کی نبوت کی بنیاد ہے۔ اور منظور اس

کرشمہ کے دکھانے سے آپ کی نبوت کا اثبات ہے۔ گویا کہ خدا کی ربوبیت جو آپ کے حال کی طرف متوجہ ہے۔ وہ اس مددِ غیبی کو آسمان سے نیچے لائی ہے۔ اسی لئے جب آپ فتح مکہ کے لئے لشکر کشی کا اتفاق ہوا تو غیب سے کسی قسم کی ممانعت و مزاحمت نہ ہوئی۔ (انتہیٰ ترجمہ)

(باقی باقی)

کیا اشاعت اسلام بزور شمشیر ہوئی؟

(از مولوی عبدالغنی صاحب راج مندری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

آنحضورؐ کے عہد میں اور آپ کے بعد جتنی جنگیں ہوئیں اشاعت اسلام کی غرض سے نہ ہوئیں بلکہ مدافعانہ غرض سے ہوئیں۔ وہ بھی اس وقت جبکہ کفار کی ایذا رسانیوں کی انتہا ہو گئی جبکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا جبکہ خدا کا نام لینا جرم قرار دیا گیا۔ جبکہ مشرکین اسلام کو مٹانے کی پیہم کوششوں میں منہمک ہو گئے حتیٰ کہ شارع اسلام محمدؐ کے قتل کر دینے کی تدبیروں میں کسر نہ چھوڑی گئی۔ اسلام کے پیروؤں کو پتھر مارے گئے۔ گالیاں دی گئیں عبادت الٰہی سے روکا گیا۔ مسلمانوں کو غذا دینا بند کر دیا گیا۔ وطن سے بے وطن کیا گیا۔ قتل و غارتگری بے دردی و بے رحمی اس درجہ کہ مسلمان عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مارے گئے۔ الغرض چودہ ۱۴ سال تک مسلمانوں پر ظلم و ستم کی ابتدا دشمنانِ اسلام کی جانب سے رہی مسلمان اعلیٰ درجے کے ضبط و استقلال سے کام لیتے ہی رہے۔ آخر کار خدائے قدوس نے مسلمانوں کو بھی حکم دیا۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ الخ

یعنی مسلمانوں کو بھی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ دشمنوں سے جنگ کریں اور اللہ ان کی مدد پر یقیناً قدرت رکھتا ہے انہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا محض اس قصور پر کہ وہ ایک خدا کے پرستار ہیں۔

ناظرین! یہ ایک امر مسلّم ہے ظلم مٹانے کیلئے ظلم کرنا روا ہے۔ قانون کو دیکھئے اسکی نظر میں کسی کا ناحق خون بہانا بدترین جرم ہے لیکن وہ امن قائم کرنے کے لئے باغیوں اور ظالموں کا خون بہانے سے دریغ نہیں کرتا۔ اسکو واضح طور سے یوں سمجھئے فرض کیجئے کسی کے جسم میں کوئی پھوڑا یا دنبل ہو اور اس میں شدت کے ساتھ گندہ خون اور مادہ فاسد جاگزیں ہو اور نہایت سرعت کے ساتھ سارے جسم کو تباہ کر رہا ہو اور دواؤں کے استعمال سے بھی تندرست نہ ہو تو ایک عقلمند ڈاکٹر کا یہ فرض ہے کہ اس بوسیدہ عضو کو کاٹ کر جسم سے الگ کر دے کیونکہ اگر اس کو بحال رکھا جائے تو یہ خوف ہے کہ کہیں یہ بڑھتے بڑھتے سارے جسم ہی کو سڑا نہ دے اسکے دنبل میں نشتر لگا کر مادہ فاسد اور گندہ خون اس حد تک نکال پھینکے جس سے مریض صحتیاب ہو جائے۔ اگر ایک جسمانی امراض کے ڈاکٹر کو مجبوراً ایک مریض کے دنبل کا اپریشن کرنے کا حق حاصل ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو روحانی امراض کے بہترین معالج و ڈاکٹر تھے۔ تو آپ کو کیوں نہ حق حاصل ہو کہ جب مواعظ حسنہ کے ذریعہ بھی کفار اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں اور اسلام کو مٹانے کی کوششوں اور تدبیروں کو نہ چھوڑیں تو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مجبوراً تلوار کو نیام سے نکالیں۔ عرب کا یہ مقولہ مشہور ہے "آخر الحیل السیف" یعنی جب تمام اصلاحیں تدبیریں بیکار ثابت ہو جائیں تو تلوار اٹھانے سے بھی دریغ نہ کرنا چاہئے۔ الغرض اسلام کے پیروؤں کو بھی یہ حق حاصل ہے اگر انہیں معدوم کرنے کی سعی کی گئی تو پیروانِ اسلام کو بھی ان کے دشمنوں کو مٹانے اور دنیا کو شرک و کفر

متفرقات

اہل حدیث کانفرنس کا آئندہ اجلاس جیسا کہ اہلحدیث ۲۷ نومبر میں اطلاع دی گئی تھی کہ قصبہ متو اضلع الہ آباد سے اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ کی دعوت آئی ہوئی ہے اس کو مجلس شوریٰ دہلی نے منظور کر لیا ہے۔ یہ اجلاس غالباً اپریل ۱۹۴۳ء کے شروع میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ برادران اہل حدیث مطلع رہیں۔

مدرسہ تعلیم القرآن متگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں کئی سال سے مدرسہ جاری ہے۔ جس میں مسلمان بچوں کو قرآن کریم کی رواں اور باترجمہ تعلیم دی جاتی ہے۔ ذی ثروت اصحاب سے التماس ہے کہ اس مدرسہ کی مالی امداد فرمائیں اور اپنے بچوں کو بھی داخل کرائیں۔ خادم اسلام محمد رمضان معتمد مدرسہ تعلیم القرآن متگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور)

یاد رفتگاں (۱) مخیر اہل حدیث حاجی احمد حسن اللہ والے سوداگر دہلی کا رمضان شریف میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ! (۲) مولانا محمد یونس صاحب صدر مدرس مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلی کے والد ماجد محمد اسحق صاحب آخر شوال میں انتقال کر گئے۔ انا للہ! (۳) اہلیہ حاجی عبد السلام صاحب مدن پورہ بنارس طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا للہ!
(قاری احمد سعید مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللهم اغفر لهم وارحمهم۔

دعائے صحت مولانا محمد یونس صاحب صدر مدرس مدرسہ میاں صاحب دہلی رمضان شریف سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین ان کی صحت عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ اللهم اشفه بشفائك وداوه بدوائك

اعلان میرا ایک دوست فارغ التحصیل ہے۔ درس و تدریس اور وعظ گوئی میں مہارت تامہ رکھتا ہے۔ مذہباً اہل حدیث ہے۔ اگر کسی انجمن یا جماعت کو ان کی خدمات بصیغہ امامت، خطابت و معلمی منظور ہوں تو بذریعہ خط و کتابت ضروری امور کا فیصلہ کریں۔ ہدایت اللہ مدرس مدرسہ دار السلام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شرکاء اہل حدیث ایجنسی الہلال بک ڈپو عہ۔ اہل حدیث کانفرنس دہلی عہ۔ پیر عبد الخالق صاحب امرتسر ۸ر۔ ملک امام خان صاحب سوہدرہ عہ۔ حکیم عبد الرحمن صاحب خلیق ۱۵ر

مضامین آمدہ نائب صدر جمعیۃ العلماء ہند و ناظم مؤتمر المصنفین دہلی۔ جناب مقصود حسن صاحب۔

فتاویٰ

تعاقب اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۲ء سوال ۱۰۱۵ کا جواب دیا گیا ہے کہ فقیر کی تعریف قرآن میں یوں آئی ہے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ یعنی فقیر وہ ہے جس کے پاس رہنے کو مکان نہیں اور کاروبار کرنے کو مال نہیں۔ مگر تن پوشی کی نفی نہیں کی۔ مسکین کا ذکر یوں فرمایا ہے أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (مسکین مٹی پوش) یعنی مسکین فقیر سے سوء حال و بدتر حالت میں ہوتا ہے۔ مگر تفسیر القرآن بکلام الرحمن الجزء العاشر سورۃ التوبہ ع میں اس کا برعکس ہے:- الفقیر من لیس له شئ والمسکین من کان له شئ یسیر لا یبلغ حد الزکوٰۃ لقوله تعالیٰ للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم (الجزء ۲۸ ع ۴) وقوله تعالیٰ اما السفينة فكانت لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ (الجزء ۱۶ ع ۱) اور مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ کی تعریف یوں ہے۔ الذی لذق به التراب لاجل قلة المال وتشتت البال (الجزء الثلاثون سورۃ البلد ع ۱۵) یہاں بھی مسکین کے مال کی نفی نہیں ہے بلکہ مال کا ثبوت ہے اور یہی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ (العارض محمد واجد اللہ مدرس مدرسہ اہل حدیث پرگاچھی۔ مالدہ)

جواب تفسیر میں قلت المال کے معنی عدم المال کے ہیں۔ اور یہ عرب کا محاورہ ہے۔ جیسا کہ عرب کا شاعر اپنے محبوب کے حق میں کہتا ہے ؎

قليل التشكي للمهم يصيبه

میرا محبوب کسی غم کا جو اسے پیش آئے شکوہ نہیں کرتا۔

امراء القیس کہتا ہے ؎

كلانا اذا ما نال شيئا افاته
قليل الغنا ثم ان كنت لما تمولي

پس ان دونوں (فتوی اور تفسیر) میں کوئی اختلاف نہیں۔ واللہ اعلم!

س ۱۱۶۳ جس طرح دعوت ولیمہ سنت ہے کیا برات کی دعوت جو بعد نکاح بیٹی والا کرتا ہے وہ مسنون ہے۔ اگر کوئی قوم برات کی دعوت کو بوجہ گرانی اور اقتصادی حالات کے پیش نظر بند کردے تو کوئی شرعی حرج تو نہیں ہوگا۔ (عبد الستار عزت۔ نواب گنج دہلی)

ج ۱۱۶۳ ناکح کے ساتھ چند آدمیوں کا آنا اور کھانا بھی کھانا ثابت ہے مگر ایسا نہ ہونا چاہئے کہ لڑکی والے پر دباؤ ڈال کر دعوت لی جائے جیسا آج کل رواج ہو رہا ہے یہ شریعت کے علاوہ اخلاق کے بھی خلاف ہے قرآن مجید میں کل نفقات ناکح پر ڈالے گئے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے

ملکی مطلع

فرانس کا بحری بیڑہ

(بر حاشیہ اخبارات)

۱۹۴۰ء میں جب فرانس نے جرمنی سے شکست کھا کر برطانیہ سے علیحدہ ہو کر ہتھیار ڈال دیئے تھے تو اس وقت جرمنی اور فرانس کے حکام نے زمانہ جنگ کے لئے ایک عارضی صلحنامہ پر دستخط کئے تھے۔ جس کی رو سے ملک فرانس کے دو حصے کئے گئے تھے۔ وہ حصہ جو جرمنی کا مفتوحہ تھا اور جس میں پیرس بھی شامل تھا جرمنی نے اپنے پاس رکھا۔ اس کا نام اخباری اصطلاح میں مقبوضہ فرانس ہے۔ لیکن فرانس کا وہ حصہ جو جرمنی نے فتح نہیں کیا تھا اس کو حکام فرانس کے پاس رہنے دیا اسکو غیر مقبوضہ فرانس کہتے ہیں۔ اس کا صدر مقام فرانس کا مشہور شہر وشی ہے۔ اسی مناسبت سے حکومت فرانس کو وشی گورنمنٹ کہا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں جب اتحادیوں نے شمالی افریقہ میں الجیریا اور مراکو پر قبضہ کر لیا تو ساتھ ہی جرمنی نے غیر مقبوضہ فرانس پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ عذر پیش کیا کہ اس علاقے پر اتحادیوں کی طرف سے یورش کا خطرہ تھا۔ مارشل پیتان وزیر اعظم فرانس نے احتجاج بھی کیا کہ یہ قبضہ عارضی صلحنامہ کے خلاف ہے۔ لیکن اسکی پرواہ نہیں کی گئی۔ ہاں اس قبضہ سے جنوبی فرانس کی مشہور بندرگاہ ٹولون (طولون) کو جہاں فرانس کا بحری بیڑہ مقیم تھا مستثنیٰ رکھا گیا۔ کیونکہ فرانس کے بحری افسروں نے جرمنی کو یقین دلایا تھا کہ اگر کسی مخالف طاقت نے اس بیڑے پر ہاتھ ڈالا تو اس کی مزاحمت کی جائے گی۔ اس یقین دلانے کے باوجود ۲۶ نومبر کی شام کو جرمن فوجوں نے طولون کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا شہر میں بعض جگہ جرمن فوج کا مقابلہ بھی ہوا مگر جلد ہی امن بحال ہو گیا۔ جرمنی کی طرف سے اس حملہ کے لئے یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ فرانس کے بحری افسروں کو خفیہ حکم دیا گیا ہے کہ انگریزی فوج اگر طولون میں وارد ہو جائے تو اس کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ نیز اس شہر کے باشندوں خصوصاً ملاحوں پر انگریزی اثر غالب آ رہا تھا جسے زائل کرنا ضروری ہو گیا۔ اس اقدام سے ہٹلر کا مقصود یہ تھا کہ طولون کی اہم بندرگاہ کے علاوہ فرانس کے بحری بیڑے کو ہتھیا کر اُسے اتحادیوں کے مقابلہ میں استعمال کرے۔ مگر اس کو اس مقصد میں حسب منشا کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ فرانس کے بحری افسروں نے اپنے کمانڈر کے حکم سے اکثر جہاز سمندر میں غرق کر دیئے بلکہ بعض ملاح اپنے جہازوں کے ساتھ ہی خود بھی سمندر کی نذر ہو گئے اور جو بچ گئے انکو جرمنوں نے نظر بند کر لیا۔ اسی اثنا میں فرانس کے چار جہاز بھاگ کر شمالی افریقہ میں فرانسیسی بندرگاہوں میں لنگرانداز ہو گئے۔ فرانس کے چند بحری جہاز پہلے ہی سے مغربی افریقہ کی فرانسیسی بندرگاہ ڈاکر میں اور کچھ قاہرہ میں لنگرانداز ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب فرانس نے جرمنی کے مقابلہ میں ہتھیار ڈالے تھے تو فرانس کے کئی ایک جہاز اتحادی بندرگاہوں میں لنگرانداز تھے۔ اسی زمانے میں اتحادیوں نے ان پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس پر دونو بحری بیڑوں میں جنگ ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں اکثر جہاز اتحادیوں کے قبضہ میں آ گئے تھے اور بعض تباہ ہو گئے تھے۔ بعض کو سخت نقصان پہنچا تھا۔ جن کو بعد میں مرمت کر کے غالباً ٹھیک کر لیا گیا۔

فرانس کا بحری بیڑہ جو طولون میں لنگرانداز تھا اس میں ۲۶ ہزار ٹن کا ایک پرانا جہاز۔ دو نئے جنگی جہاز۔ ۱۰ ہزار ٹن کے ۴ کروزر۔ کئی طیارہ بردار جہاز اور متعدد چھوٹے بڑے تباہ کن جہاز تھے۔ یہ بیڑہ فریقین جنگ میں سے جسکے ہاتھ لگ جاتا اس کی بحری طاقت میں یقیناً اضافہ ہو جاتا مگر قدرت کو یہی منظور تھا جو پیش آیا۔ ان دنوں یہ خبر بھی آئی ہے کہ ہٹلر نے فرانس کی فوج کو غیر مسلح کرنے کا حکم دیدیا ہے ادھر اس کا بحری بیڑہ جو طاقت کے لحاظ سے برطانوی بیڑے سے دوسرے درجے پر تھا۔ کچھ اتحادیوں کے ہاتھ لگ گیا کچھ تباہ ہو گیا اور جتنا محفوظ ہے وہ دُور دراز بندرگاہوں میں منتشر پڑا ہے۔ سارے فرانس پر جرمنی نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے ایشیائی مقبوضات ہند چینی وغیرہ پر جاپان قابض ہو بیٹھا ہے۔ افریقی مقبوضات جزیرہ مڈغاسکر الجیریا اور مراکو وغیرہ میں فرانسیسی گورنر حکومت کر رہے ہیں مگر اتحادی فوج کے نزول کے بعد یہ علاقے اتحادیوں کے زیر اثر آ گئے ہیں اور ٹیونس خصوصاً اس کی مشہور بندرگاہ بزرٹا پر قبضہ جمانے کے لئے اتحادیوں اور محوریوں میں رسہ کشی ہو رہی ہے۔

ان حالات سے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ فرانس جو سلطنت برطانیہ کے بعد دوسرے درجے کی سلطنت تھی عملاً ختم ہو چکی ہے۔ اس کے رہے سہے ذرائع و وسائل سے محوری طاقتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ یہ ہے انجام اس پرانی عظیم الشان سلطنت کا جس کے بادشاہ نپولین اعظم کی فتوحات کی دنیا میں آج تک دھوم ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

محاذ جنگ

امریکہ کے وزیر جنگ نے ۲۸ نومبر کو واشنگٹن میں مختلف جنگی محاذوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بیان دیا تھا۔ جو معاصر پرتاپ کے الفاظ میں درج ذیل ہے

روسیوں کی فتوحات جرمنوں کی بڑی شکست ہے۔ اور اتحادی فوجیں تمام محاذوں پر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ جرمنوں کے خاص مقاصد یہ تھے کہ کاکیشیا کے تیل پر قبضہ کیا جائے۔ روسی فوج کو تباہ کیا جائے۔ اور ان کی توجہ جنوب کی طرف ہٹا کر ماسکو پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور ان تینوں میں وہ ناکام رہے ہیں۔ اب روسی فوجیں زور شور سے حملے کر رہی ہیں جس سے جرمنوں کی سپلائی لائن خطرے میں پڑ گئی ہے اور غالبًا یہ ضروری ہوگا کہ جرمن سٹالن گراڈ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ جرمنوں کا جو نقصان ہوا ہے وہ آیندہ لڑائیوں پر بھی گہرا اثر ڈالیگا

افریقہ کی لڑائی مدہم پڑ گئی | فرانسیسی شمالی افریقہ میں لڑائی مدہم پڑ گئی ہے۔ کیونکہ سامان جنگ اور فوج کو طویل فاصلے سے لانا پڑتا ہے۔ ٹیونیشیا میں جرمنوں کی فوج ۱۲ سے ۱۵ ہزار ہے اور وہ خلیج ٹیونس میں ۳۰ × ۳۵ = ۱۰۵۰ مربع میل پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کے قبضہ میں بنزرٹہ ٹیونس اور گیبس ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اٹلی سے ہوائی جہازوں کے ذریعے ایک ڈویژن لے آئے ہیں۔ اطالوی فوجیں ٹریپولی سے لائی گئی ہیں۔ تھوڑی بہت فوج تباہ کن جہازوں کے ذریعے آتاری گئی ہے۔

مغربی ٹیونس پر اتحادیوں کا قبضہ | برطانیہ اور امریکہ کی پیراشوٹ (ہوائی) فوجوں نے مغربی ٹیونیشیا میں اہم فوجی ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ فرانسیسی فوجوں سے تعاون کر رہی ہیں مشرقی ٹیونیشیا کے میدان ڈیفنس کیلئے موافق ہیں۔ اور جرمن وہاں مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے شدید مزاحمت اور لڑائی کی توقع ہے۔ جنرل آیزن ہوور کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شمالی افریقہ کے سول حکام اور فرانسیسی باشندے اتحادیوں سے پورا تعاون کر رہے ہیں۔ جہاں تک لیبیا کی جنگ کا تعلق ہے۔ توقع ہے کہ رومیل العیلا کے مقام پر مقابلہ کریگا۔ کیونکہ اس کے پاس بھاری مقدار میں سامان جنگ پہنچ چکا ہے۔ نیوگنی میں اتحادیوں نے گونا اور بونا کے درمیان بھاری تعداد میں جاپانیوں کو گھیر لیا ہے۔ جزائر سلیمان میں صورت حالات بہت بہتر ہو گئی ہے۔ آپ نے انتباہ کیا کہ ابھی شدید جنگ کی توقع ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جاپانی بیڑا پھر حملہ کرے۔ (پرتاپ لاہور۔ ۳ نومبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۱)

سرکاری اطلاع

برطانوی رعایا کے وہ افراد جو برما۔ ملایا اور مشرق بعید سے بطور پناہ گزین اس ملک میں آرہے ہیں۔ ان کے لئے قانونًا لازم ہے کہ وہ اپنے نام اور لیاقت وغیرہ درج رجسٹر کرائیں۔ یہ اندراجات نیشنل سروس اینڈ وانٹری کمیٹیوں کے پاس مناسب ملازمت کے لئے غور کرنے کی غرض سے بھیجے جاتے ہیں۔ ہندوستانی پناہ گزینوں کیلئے اس قسم کی کوئی سکیم موجود نہیں۔ ان کے لئے لازمی طور پر درج رجسٹر ہونے کی سکیم زیر غور نہیں بلکہ رضاکارانہ طور پر اپنے نام درج رجسٹر کروانے کی سکیم شروع کی جارہی ہے۔ تاکہ انہیں اپنی خدمات پیش کرنے کا موقعہ مل سکے۔ اس سکیم کے ماتحت جو ابھی سے شروع ہو جائے گی محکمہ وناع (مین پاور سیکشن) ایسے پناہ گزینوں کی ملازمت کی پیشکش یا درخواستوں کو وصول کرے گا اور انہیں درج رجسٹر کرے گا۔ اس طرح درج رجسٹر ہونے والی درخواستوں میں عمر۔ لیاقت۔ تجربہ اور مطلوبہ ملازمت کی نوعیت وغیرہ کا مکمل حال شامل ہونا چاہیئے۔ درخواست کنندگان کے نام سرکاری محکموں میں بھیج دیئے جائیں گے۔ نیز ان ذمہ دار پرائیویٹ اداروں کو بھی بھیجے جائیں گے جو انہیں طلب کریں۔ یہ سکیم خاص طور پر ان کے لئے ہے جن کے پاس کچھ صنعتی یا کاروباری یا پیشہ ورانہ اوصاف ہوں۔

ظاہر ہے کہ حکومت نام درج رجسٹر کروانے والے افراد کو ملازمت کے متعلق کوئی گارنٹی نہیں دے سکتی۔ مگر یہ امید کی جاتی ہے کہ چونکہ مجوزہ سکیم سے آئندہ ملازم رکھنے والوں کو مختلف قسم کی ملازمتوں کے لئے موزوں اوصاف رکھنے والے افراد کے ناموں سے آگاہی ہوگی۔ اس لئے یہ ان کے لئے امداد کا باعث ہوگا۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

خدا مصر کو محفوظ رکھے

اس سرخی کے تحت ہم نے کئی دفعہ دعا کی تھی غالبًا ہماری دعا خدا نے قبول کرلی کہ محوری فوج مصر سے بہت پیچھے ہٹ گئی۔ ناظرین دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی اسلامی ملکوں کو عمومًا اور ملک مصر کو خصوصًا حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے۔ (ابوالوفاء)

روسیوں کی کامیابی اور جرمنوں کی ناکامی

نیویارک ۲۳ نومبر۔ روس میں جرمن اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ وہ روس کی فوجی طاقت پر کاری ضرب نہیں لگا سکے۔ روسیوں نے مزاحمت کی جنگ لڑ کر اپنا مقصد پورا کر لیا ہے۔ جس کا مفاد جرمنی کی فوجی طاقت پر کاری ضرب لگانا تھا۔

اخبار نیویارک ہیرلڈ ٹریبون کے فوجی مبصر میجر جارج ایلیٹ نے اپنی اس رائے کے ثبوت میں روسیوں کے تازہ جارحانہ اقدامات مثال کے طور پر پیش کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ یہ اقدامات ہی اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ روس کی فوجیں سلامت اور محفوظ ہیں۔ سٹالن گراڈ میں اب جو صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اسکے پیش نظر جرمنوں کیلئے اپنی فوجیں وہاں سے بآسانی نکال لانا ممکن نہیں رہا۔ جرمن فوجوں کے پیچھے ریلوے لائن کٹ جانے سے

سن کونین پوڈر کو بھی تیز کر دیا گیا

ہمارا خیال تھا کہ سن کونین سفید ہی رہے اور علاوہ ملیریا کے کونین کی طرح دوسری امراض میں بھی برتی جاوے۔ اسواسطے ہم نے پاؤڈر کے اندر وہ تمام چیزیں داخل نہ کیں جو کہ ٹکیہ کے اندر ڈالنے سے ٹکیہ کو ملیریا کے لئے اکسیر بنا دیتی ہیں۔ تجربہ نے بتلایا کہ سن کونین کی زیادہ ضرورت ملیریا بخاروں کے واسطے ہے اور خریداران نے ہم کو بتلایا کہ وہ رنگ کی پرواہ نہیں کرتے۔ پورا سفید ہو یا نہ ان کو فائدہ ہونا چاہیئے!

اس واسطے ٹکیہ میں جو ادویات زائد ڈالی جاتی تھیں وہ سب سن کونین پاؤڈر میں شامل کر دی گئی ہیں اور ملیریا کیواسطے دونوں یکساں مفید ہیں۔ معالج اور ڈاکٹر صاحبان کیونکہ ان کو بعض اوقات اور ادویات شامل کرنی پڑتی ہیں۔ پاؤڈر بھی اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ اور ٹکیہ بھی منگوا سکتے ہیں۔ عوام کو ٹکیہ منگوانا ہی ٹھیک ہے۔ اس پاؤڈر میں چند اشیائے ایسی ہیں جو کہ پانی یا ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ میں حل نہیں ہوتیں۔ اس واسطے جو معالج کسی مکسچر میں ملا دیں وہ مریض کو ہدایت کر دیں کہ دوائی کو بہت اچھی طرح [illegible]

قیمت

اب قیمت اس پوڈر کی چھتیس روپیہ ۔/36 فی پونڈ (آدھ سیر) ہے۔ ½ آدھ پونڈ (پاؤ) اٹھارہ روپیہ ۔/18 ¼ پونڈ (۱۰ تولہ) دس روپیہ ۔/10 ہے۔ اور ٹیبلٹس کی قیمت وہی ۱۶ ٹکیہ کی صرف آٹھ آنہ ۸/ ہے۔ ۱۰۰ گولی دو روپیہ ۔/2۔ تھوک فروشی۔ بیوپاریوں۔ سوداگروں اور معالجوں کو ان اشیاء پر زیادہ مقدار میں منگوانے کی صورت میں پندرہ فی صدی کمیشن دیا جاوے گا۔ ہم اس دوائی کو بہت سستا بیچنا چاہتے تھے۔ مگر لڑائی نے ہندوستان کے اندر پیدا ہونے والی چیزوں کو بھی بہت مہنگا کر دیا ہے۔ جو نکہ چونکہ اس کی کونین سے کم ہے۔ اس واسطے اسکے مقابلہ میں بہت ہی سستی بیٹھتی ہے

جن اصحاب نے بہت سا پہلا پاؤڈر منگوایا ہے اگر وہ چاہیں تو وہ نئے پاؤڈر سے تبدیل کر دیا جاوے گا۔ وہ اگر نئے پاؤڈر سے مقابلہ کرنا چاہیں تو ان کے پارسل کا محصول دینے پر ایک تولہ پاؤڈر مفت روانہ کر دیا جاوے گا۔ اب یہ پاؤڈر ملیریا کے واسطے بے نظیر ہو گیا ہے۔ مالک کی مہربانی سے کونین کے برابر ملیریا میں مفید ہے۔ اور پھر کونین کے سے عیب اس میں نہیں ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ — امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا نمبر ۹۱ لاہور

مومیائی

مسند گاہ اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

کے پاس روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو تقویت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۔ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر مع محصول ڈاک

تازہ ترین شہادت

جناب عبدالباری صاحب ... لکھتے ہیں

بحمد اللہ مجرب مومیائی

میری بیٹی ماں کو جب تھوڑی سی کھلائی
رہا نہ لہ نہ دق پھر ایک پائی
تکیں کمزوریاں دینے دانائی
حکیم اور ڈاکٹر بھی تھک چکے تھے
کوئی تدبیر راس آخر نہ آئی
مقدر میں لکھی تھی مومیائی
خدا نے دل میں ڈالا کر منگائی
وعارت باری سے یہی ہے
جو کھائے مرض سے پائے رہائی
... اور بیچیدیں ... دہ ...

پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر ... الحسینی امرتسر

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوص میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تیزی و زور بھی لاتا ہے۔ کام کاج میں مارنج نہیں قیمت تین روپے۔ محصول بذمہ خریدار۔

گولڈن وپس رجسٹرڈ

جو دل و دماغ و جگر کو قوت دیتا ہے۔ بیشمار بیماریوں کا تریاق ہے۔ بچوں کی تمام امراض میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ... بچوں کو فربہ بنانیوالا۔ ہر مرد و ہر زن کے انسان کیلئے رفیق جاں ہے۔ قیمت فی شیشی نصف اونس عہ۔ ایک اونس عگہ

پتہ:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری رجسٹرڈ پٹیالہ (پنجاب)

ایجنٹ:- حکیم ایم- ایم منظور الملک

نزد بڑی مسجد برنالہ- ریاست پٹیالہ

تصانیف حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی

خواص آک عہ	خواص پھٹکڑی عہ
خواص سونف ۸ر	خواص دودھ ۱۲
خواص نیم ۷ر	خواص لیموں ۸ر
خواص دھتورہ ۶ر	خواص ریٹھہ ۶ر
خواص ستیاناسی ۵ر	خواص سرس ۵ر
خواص لہسن ۴ر	خواص اندرائن ۵ر
خواص ہلدی ۴ر	خواص پیاز ۴ر
خواص گھی ۴ر	خواص مرچ ۴ر
خواص برگد ۴ر	خواص مولی ۴ر
خواص کیکر ۴ر	خواص پیپل ۴ر
خواص مہندی ۴ر	خواص ارنڈ ۸ر
	خواص انار ۳ر
	خواص انگور ۳ر
	خواص گاجر ۳ر
	خواص ...

خواص ... ۳ر	خواص تربوز ۲ر
خواص سیب ۳ر	خواص سنگترہ ۳ر
خواص نمک ۲ر	خواص دہی ۱ر
خواص تمباکو ۸ر	خواص کوڑی ۶ر

کنز المجربات جلد اول- قیمت ۸ر
" " دوم " ۸ر
کنز المرکبات - قیمت ۸ر
کنز المفردات " "

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں- اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزارہا کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، ... مخفیات، سنیاسیات اور کشتہ جات علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے ضخامت سوا پانچسو صفحات- قیمت تین روپیہ

پھلوں سے علاج- اس کتاب میں انسانی امراض کا علاج پھلوں سے بتایا ہے- ہر پھل کے استعمال کے طریقے بتائے ہیں- بڑی مفید کتاب ہے- قیمت ۸

کنز الاطباء- اس کتاب میں ملک کے نامی و گرامی طبیبوں کے نسخے درج ہیں جو مختلف امراض میں تیر بہدف ثابت ہوئے ہیں- قیمت عہ

مجربات سیوطی- مصنفہ مولانا جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی- یہ آپکی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کا اردو ترجمہ ہے جسمیں ممدوح نے ہر مرض کا علاج ادویات و عملیات سے بتایا ہے ضرور منگوائیں- قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر رسالہ جامعہ قرولباغ
دہلی

۱۱ - دسمبر ۱۹۴۲ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۳۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ ... اخبار ... امرتسر ... اہل دین کا فخر کلام اللہ ... بس حدیث مصطفے

دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ کٹرہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر — یکم ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲

رؤسا و جاگیرداران سے ۸ روپے

عام خریداران سے ۴ روپے

" " ششماہی ۲/۸

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

قیمت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ

خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونا چاہئے

فہرست مضامین

اسلام اور مسیحیت - پادری برکت اللہ کی تین خلاف اسلام کتب کا جواب از مولنا ثناء اللہ صاحب قیمت عمر ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

فرمان حدیث

(از مولوی محمد عبدالحی صاحب حیدرآباد دکن)

ہے کلام اللہ مقدم اور فرمانِ حدیث
اور لیا جائے مقلد کیا ہے فرمانِ حدیث

قول باطل کس طرح ہم کو بھلا مرغوب ہو
جبکہ ہم نے پڑھ لیا ہے دل سے فرمانِ حدیث

خود امامُوں کا رہا اکثر حدیثوں پر عمل
... کیا ہے مانتے ہیں سن کے فرمانِ حدیث

اور امام بو حنیفہ نے کہا ہے صاف صاف
چھوڑ دو تم قول میرا لے لو فرمانِ حدیث

مولوی ہو مجتہد ہو یا کہ قاضی ...
قول غیروں کا نہ لو تم ہے یہ فرمانِ حدیث

بس حدیث مصطفےٰ کو تو مقلد جانیو!
بزرگانِ دین کا مسلک ہے فرمانِ حدیث

قتل کر ڈالا تھا یک مسلم کو خود فاروق نے
آ کے پوچھا جبکہ اس نے سن کے فرمانِ حدیث

فقہ کے اکثر مسائل ہیں حدیثوں کے خلاف
چھوڑ دو راہِ ضلالت پڑھ کے فرمانِ حدیث

انتخاب الاخبار

(۲۰ دسمبر تک)

——— [illegible] کاغذ کی وجہ سے لاہور کے روزانہ [illegible] کی قیمت فی پرچہ ایک آنہ کی بجائے [illegible] کر دی ہے۔

——— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ماہ اکتوبر میں [illegible] طیاروں نے ہندوستان کے اڈوں [illegible] اور برما میں جاپانی ٹھکانوں پر ۶۰ حملے کئے تھے اس کے مقابلہ میں ماہ نومبر میں ۸۰ حملے کئے گئے [illegible] حملے دن کو اور باقی رات کو ہوئے۔

——— لندن کی اطلاع ہے کہ عراق اور ایران کو آپس میں ملانے کے لئے ایک نئی ریلوے لائن تعمیر کی گئی ہے۔ جس سے روس کو امداد پہنچانے میں بھاری امداد ملیگی۔ یہ لائن بڑی تیز رفتاری سے مکمل کی گئی ہے۔

——— ماسکو سے ۶ دسمبر کی اطلاع ہے کہ سٹالن گراڈ اور وسطی رقبہ کے محاذوں پر روسی فوجوں نے دشمن کی زبردست مزاحمت کرتے ہوئے اپنی پیشقدمی جاری رکھی۔ نیز دریائے ڈان کے رقبہ میں روسیوں نے کئی ایک مقامات دشمن سے چھین لئے ہیں۔

——— کولہاپور کی اطلاع مظہر ہے کہ کولہاپور سے روانہ شدہ ایک ڈاک کی موٹر کو پونا بنگلور روڈ کے پہاڑی رقبہ میں لوٹ لیا گیا۔ اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے ڈرائیور کو پستول دکھا کر موٹر کھڑی کر لی۔ اسی اثنا میں ادھر ادھر سے بہت سے نقاب پوشوں نے آ کر موٹر کو گھیر لیا۔ اور ڈاک کے تھیلے اور اخباروں کے بنڈل لے کر فرار ہو گئے۔

——— واشنگٹن (امریکہ) کی اطلاع ہے کہ آغاز جنگ کے وقت ۱ لاکھ ۲۴ ہزار ایک سو [illegible] جاپانی باشندے امریکہ میں تھے [illegible] گرفتار کئے گئے اور ۳۶۴۲

نظر بند کئے گئے [illegible] کو ضمانت پر رہا کیا گیا

——— امریکہ کے جنگی محکمہ اطلاعات کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے ۲۴۰ واکٹن کے نئے جہاز تیار کر لئے ہیں۔ پونے دو کروڑ امریکن جنگی کاموں میں مصروف ہیں۔

——— لندن کی اطلاع ہے کہ اٹلی کے [illegible] کے تخلیہ کی مہم زور شور سے جاری ہے عنقریب اٹلی کے دوسرے شہروں [illegible] وغیرہ کو بھی خالی کرا لیا جائیگا۔ (یہ اتحادیوں کی بمباری کا نتیجہ ہے)

——— لندن کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ نے بحر منجمد شمالی کے راستے ایک سال کے عرصے میں روس کے لئے حسب ذیل امداد بھیجی لاریاں ۳۰۹۶۔ ٹینک ۳۰۳۱ پٹرول ۵۲ ہزار ٹن۔ دھاتیں ۸ لاکھ ۳۳ ہزار ٹن۔ ایران کے راستے جو امداد بھیجی گئی وہ اسکے علاوہ ہے

——— نیویارک میں امریکہ کے امیر البحر کرنل ناکس نے ایک بیان میں بتایا کہ ایک سال کے اندر ۲ لاکھ جاپانی ہلاک یا ناکارہ ہو چکے ہیں۔ انہیں میں سے ۳ ہزار صرف ملاح ہیں۔ اسکے برعکس امریکہ کے پچاس ہزار آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے۔ جن میں ۳۰ ہزار جزائر فلپائن میں کام آئے۔

وی پی واپس آ رہے ہیں | آج کل کاغذ کی ہوشناک گرانی نے کمر توڑ رکھی ہے اسپر اخباری ویلیو واپس کر دینے والے کرمفرما مزید ستم ڈھا رہے ہیں ایسے مہربانوں کو آج کل دفتری حالت پر رحم فرمانا چاہئے۔ اگر اخبار کی خریداری منظور نہ ہو یا آنجناب عمر پر تشریف نہ رکھتے ہوں تو دفتر میں اطلاع دیدیا کریں تاکہ وی پی نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ واپسی سے جو نقصان ہوتا ہے وہ ہر صورت اخباری اخراجات ہی میں اضافہ کرتا ہے۔

ماہ دسمبر | میں جنکی قیمت اخبار ختم ہے وہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں بصورت انکلیا مہلت بھی اطلاع ضرور دیں۔

(بقیہ متفرقات)

شرکاء اہل حدیث کانفرنس [illegible] عبد الحکیم صاحب [illegible] ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب [illegible] مولوی نور محمد صاحب سہارنپوری [illegible] محمد احمد صاحب [illegible] مولوی محمد عثمان صاحب اجمیری [illegible]۔ پنڈت آنا نند ہے۔

اطلاع | احمد محمد صاحب متفق اپنا پتہ لکھ کر ڈاک کے ذریعہ اپنا فتویٰ منگوا لیں [illegible] فتویٰ وراثت بہت لمبا ہے۔ اخبار میں نہیں آسکتا۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

مولانا احمد سعید صاحب کا جواب | اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء میں ایک مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب کا بعنوان "جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں ایک گذارش" شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون از سرتا پا بالکل غلط ہے۔ نہ تو جمعیۃ علماء کے اجلاس میں کوئی ایسی تجویز پیش کی گئی جس کا مضمون میں ذکر کیا گیا ہے اور نہ مجھ سے کوئی اس قسم کی گفتگو ہوئی جو میری طرف منسوب کی گئی ہے۔ میں قاضی صاحب اور ان کے دو معزز گواہوں کی جرأت پہ اپنی حیرت اور استعجاب کا اظہار کرتا ہوں۔ احمد سعید کان اللہ لہ (نائب صدر جمعیۃ علماء ہند و ناظم مؤتمر المصنفین دہلی)

دعائے صحت | (۱) مولوی ابو سعید شیخ عبد اللہ صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی (۲) مولوی محمد امین صاحب ساکن رحمت آباد ضلع امرتسر بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ اللهم اشفهما بشفائك وداوهما بدوائك

غریب فنڈ | سابقہ بقایا ۱۲ از محترم عبد الرزاق صاحب سکندر آبادی ۱۰ سائل ۶۳ حبیب اللہ بنارس ۶۴ عبد الرؤف دہلی ہے ۶۵ [illegible] نت ہے۔ میزان [illegible]۔ تینوں سائلوں کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا۔ بقایا فنڈ ۲۵

مضامین آمدہ | پنڈت مقصود حسن صاحب۔ حافظ محمد اسحاق صاحب۔ مولوی محمد واجد اللہ صاحب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ

دین بہائی اور دین الٰہی

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایک صحبت میں اہل مجلس سے سوال کیا تھا کہ آپ لوگوں کے نزدیک امام حسینؓ کے بعد بڑا مظلوم کون ہے؟ پھر احباب کے مختلف جوابات سن کر کہا کہ میرے نزدیک امام موصوف کے بعد بڑا مظلوم قرآن مجید ہے۔ اپنے پرائے اس پر جو ظلم کرتے ہیں اسکی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ جس طرح ڈاکٹر مرحوم نے نہایت راستی اور نیک نیتی سے قرآن مجید کی مظلومیت کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح ہم بھی راستی اور نیک نیتی سے کہتے ہیں کہ قرآن مجید پر ظلم کرنے والے اگرچہ پہلے زمانے میں بھی بہت لوگ گزرے ہیں۔ مگر موجودہ زمانے میں دو گروہ قرآن کے حق میں بہت بڑے ظالم ہیں ایک گروہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے پیرو بہائیوں کا ہے۔ دوسرا گروہ مرزا صاحب قادیانی کے اتباع مرزائیوں کا۔ ان دونو گروہوں کی تحریرات متعلقہ قرآن مجید کو دیکھ کر ہمیں صدمہ ہوتا ہے اور ہمارے منہ سے بے اختیار یہ شعر نکل جاتا ہے ؎

دیکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

یہ دونو گروہ قرآن مجید کو الہامی کتاب مانتے ہیں لیکن اس کی تشریحات ایسی من مانی کرتے ہیں کہ اگر اس کو الہامی نہ مانتے تو اچھا ہوتا۔

اس کے ماسوا کلمہ گوؤں کے دو گروہ ہمارے سامنے اور بھی ہیں۔ یعنی شیعہ اور بریلوی خیال کے حنفی۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہ دو گروہ ان کے برابر نہیں پہنچ سکتے۔ ان سب کا مفصل ذکر ہمارے رسالہ تفسیر بالرائے کے پہلے حصے میں ہو چکا ہے۔ اور دوسرے میں بھی ناظرین ملاحظہ کریں گے انشاء اللہ! آج کل کاغذ کی گرانی مانع ہے۔

اخبار اہلحدیث میں بھی ان لوگوں کا بار بار ذکر آتا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ آتا رہیگا یار زندہ صحبت باقی۔ آج بھی ہم اس کا کچھ نمونہ پیش کرتے ہیں۔

شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی موعودیت کل انبیا کے اتباع بہائیوں کا رسالہ پیامبر دہلی ادھار کھائے ہوئے ہے کہ قرآن مجید سے شیخ بہاء اللہ کی بعثت وغیرہ کا ثبوت دے۔ حق تو یہ ہے کہ اگر واقعی اس کا ثبوت ملتا تو ہم منع کرنے والے کون؟ اگر کسی کا حق قرآن سے نکلتا ہو تو ہم کبھی مخالفت نہ کریں بلکہ دل وجان سے اس کو تسلیم کریں۔ لیکن جب قرآن کی آیات میں پورے زور کے ساتھ تحریف ہو رہی ہو تو ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔ ایک مومن کو اس کے نزدیک کا قتل ہوجانا اتنا ناگوار نہیں ہوتا جتنا قرآن میں تحریف کا واقع ہونا۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بہائی لوگ قرآن مجید میں تحریف کرکے اپنا مطلب نکالتے ہیں تو ہم سے رہا نہیں جاتا۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور آج بھی لکھتے ہیں کہ آپ لوگ جو جی چاہے شیخ بہاء اللہ کو مانیں اور لوگوں سے منوائیں مگر قرآن مجید کی تحریف نہ کریں۔ ؎

از غلوت تلخ ہے گوئی سخن
ہرچہ خواہی کن ولے ایں یک مکن

آج ہم جس مضمون کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ دین سے متعلق ہے۔ یعنی قرآن مجید میں دین، دین الحق اور یوم الدین وغیرہ جو الفاظ آئے ہیں۔ ان سے کیا مراد ہے؟ بقول بہائی رسالہ "پیامبر" دین سے مراد ہر نبی کی بعثت ہے۔ جس سے اس کا مقصد شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا ثبوت دینا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"ولئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین ٥

جب آپ فرائینگے کہ تم لوگ مرنے کے بعد اٹھائے گئے ہو تو اہل انکار کہیں گے کہ یہ تو محض کھلا جادو ہے (سورہ ہود ع ۱)

اس آیت میں صاف یہ ارشاد ہے کہ تم لوگ قومی طور پر مرنے کے بعد زندہ کئے گئے ہو۔ تو اس حقیقت کو اہل ایمان خوب جانتے اور مانتے ہیں۔ اہل انکار کہتے ہیں کہ تمہارا اثر تو ضرور ہے لیکن جادو ہے اور باطل چیز کا اثر ہے۔" (پیامبر دہلی بابت نومبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۱)

اہلحدیث | مدیر پیامبر کا مطلب یہ ہے کہ موت سے مراد کفر شرک کی موت ہے اور مبعوثین سے مراد وہ لوگ ہیں جو زمانہ رسالت مآب میں اسلامی تعلیم کے اثر سے روحانی طور پر زندہ ہوگئے تھے۔ مضمون نگار اسی کو سحر کہتے ہیں۔ بقول انکے

آیت کا مطلب یہ ہوا کہ

اے پیغمبر! اگر تم کہو کہ لوگو! تم کفر شرک کے بعد مؤمن ہو گئے ہو تو منکرین کہیں گے کہ ان لوگوں کا مؤمن ہونا تمہارے جادو کا اثر ہے

اس آیت کی تفسیر یا بہائیوں کے جواب کے لئے ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں۔ جس سے کل مراتب طے ہو جائیں گے اور کالشمس فی نصف النہار واضح ہو جائیگا کہ مبعوثین سے مراد کون ہیں۔ غور سے سنئے۔ ارشاد ہے۔

وَقَالُوْٓا ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا (پ ۱۵ ع ۵)

کفار کہتے ہیں کہ بھلا جب ہم مرکر ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش سے مبعوث ہونگے تم ان کو کہہ دیجو کہ تم پتھر یا لوہا بن جاؤ یا کوئی اور مخلوق جو تمہارے خیال میں بہت زیادہ سخت ہو (تو تم ہی مبعوث کئے جاؤ گے) پھر کہیں گے کہ کون ہمیں دوسری پیدائش میں لوٹائیگا تو کہیو کہ جس ذات پاک نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے وہی دوبارہ لوٹائیگا اور وہ کہیں گے کہ ایسا کب ہوگا تم کہہ دیجو کہ یہ کام بہت جلد ہو جائیگا۔

یہ آیہ کریمہ جس طرح مبعوثین کی بعثت کا زمانہ روزِ حشر بتلاتی ہے اسی طرح بہائیوں کی تفسیر کو بھی تحریف کی شکل میں دکھاتی ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مبعوث ہونے سے مراد مُردوں کا حشر نشر ہے۔ جو کہ ان کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد واقع ہوگا نہ کہ کسی کافر کا ایمان لانا۔ اس سے زیادہ وضاحت چاہیں تو اور سنئے! قرآن مجید میں ایک جگہ کفار مکہ کا قول یوں نقل ہوا ہے :-

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۳)

کفار کہتے ہیں کہ یہی دنیاوی زندگانی ہے اسی میں ہم مرتے ہیں اسی میں جیتے ہیں ہم دوبارہ مبعوث نہیں ہونگے۔

اگر بقول بہائی نامہ نگار موت سے مراد کفر اور حیات سے مراد ایمان ہو تو آیت کے معنی یہ ہونگے کہ کافر اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسی زندگی میں کفر کرتے ہیں اور اسی میں ایمان لاتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم مبعوث نہیں ہونگے حالانکہ بقول بہائی نامہ نگار مبعوث ہونا نبی کی بعثت پر ایمان لانا ہے جس کا وہ اقرار کر چکے ہیں۔

بہائی دوستو! جن لوگوں کی تم وکالت کرتے ہو وہ ایسے کم عقل نہ تھے کہ اپنی زبان کو بھی نہ سمجھتے ہوں۔ یہ تو آپ ہی کا خاصہ ہے کہ قرآن مجید کو مان کر بھی آپ ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہیں جیسا نہ ماننے والے بھی نہ کریں۔ جس کے جواب میں قرآن مجید تم لوگوں کو بزبان حال کہتا ہے کہ

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

(باقی)

قادیانی مشن

خلیفہ مرزائیہ کے خواب

نکتہ بعد الوقوع

آج کل قادیانی مشین میں خواب سازی اور الہام بافی بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ دراصل اس خواب کی پیشبندی کے لئے ہے جس میں خلیفہ مرزائیہ نے دیکھا تھا کہ ایک بڑا اژدہا میری طرف آرہا ہے۔ خلیفہ مرزائیہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں اپنی چارپائی کی چوکھٹ پر جھلانگیں لگا رہا ہوں لیکن وہ اژدہا میری طرف برابر بڑھتے چلے آرہا ہے۔ آپ پر اس خواب سے بڑی ہی وحشت طاری ہوئی۔ انہی دنوں لاہوری پارٹی کی طرف سے آواز اٹھ رہی تھی کہ قادیان میں ہمارا ایک مستقل مبلغ رہنا چاہئے ہم نے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی تھی کہ اس اژدہا سے مولوی محمد علی اور ان کی جماعت کے افراد مراد ہیں جو قادیانی خلافت کے قلعہ پر حملہ آور ہوا چاہتے ہیں۔

یہ تعبیر خلیفہ صاحب کے دل میں کچھ ایسی بس گئی کہ اسی دن سے اس کی پیشبندی کرنے کو آپ نے خوابوں اور الہاموں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس سے اپنی بزرگی اور قرب الٰہی کا ثبوت دیکر اس اژدہا کے حملے کو روکنا مقصود تھا۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی وہ خواب ہے جو جنگ لیبیا کے متعلق ظاہر کیا تھا۔ جس کا ذکر اہلحدیث ۱۷ جولائی و ۱۴۔ اگست سن رواں میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں۔ آج ہم ایک دو اور خوابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کو الفضل نے اپنے خلیفہ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے ان خوابوں کے ذکر سے پہلے قادیان کے سرکاری گزٹ الفضل نے ایک تمہید لکھی ہے۔ جو قابلِ دید و شنید ہے۔ لکھتا ہے کہ

• موجودہ جنگ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین (خلیفہ صاحب) کو قبل از وقت کئی ایک نہایت اہم امور سے آگاہ فرمایا اور پھر جیسا کہ حضور کو بتایا گیا تھا۔ ویسا ہی وقوع میں آیا۔ اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی صداقت کے کئی زندہ نشان نہایت ہی قلیل عرصہ میں ظاہر ہوئے۔ اور حضرت امیر المومنین (خلیفہ صاحب) کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہرے تعلق اور قرب کے کئی ثبوت دنیا کے

سامنے آگئے۔ (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۲ء صہ اول)

لاہوری جماعت کے ممبرو! اس تمہید کے متعلق کیا کہتے ہو؟ - آگے چل کر الفضل خلیفہ مرزائیہ کے خوابوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"حضور کا ایک اور رؤیا بھی شاندار طور پر پورا ہوا ہے۔ ۸ دسمبر ۱۹۴۱ء کی صبح کو چھ بجے جاپان نے اچانک بحرالکاہل کے امریکن مقبوضات پر حملہ کر دیا۔ اور اسطرح امریکہ اور برطانیہ کی جاپان سے بھی لڑائی شروع ہو گئی۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء بروز جمعہ حضرت امیرالمومنین (خلیفہ صاحب) نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں اس جنگ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک رویاء کا ذکر فرمایا۔ جو اس جنگ کے آغاز سے پورا ہو گیا" (الفضل مذکور)

اسی خواب کے بعد الفضل مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ء کے حوالہ سے خلیفہ مذکور کا ایک اور خواب لکھا ہے۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ قادیان کے قریب قوموں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ بظاہر چند آدمی رسہ کشی کر رہے ہیں۔ اسی اثنا میں آواز آئی کہ امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی اور بعض علاقوں میں پھیل گئی۔ اس دوسرے خواب کو الفضل شمالی افریقہ میں امریکن فوج کے نزول پر چسپاں کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

"اس رؤیا کو سامنے رکھتے ہوئے اگر شمالی افریقہ میں امریکن فوجوں کے داخلہ کی خبروں کو پڑھا جائے۔ تو انسان کے قلب سے شکوک وشبہات کے تمام زنگ دور ہو کر چشمۂ ہدایت اُبل سکتا ہے۔ بشرطیکہ خدا کا خوف دل میں ہو۔ اور نیت میں فساد نہ ہو۔ حضور نے دیکھا کہ یک دم اعلان ہوا کہ امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی ہے اور بعض علاقوں میں پھیل گئی ہے۔" اب کون اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ شمالی افریقہ میں امریکن فوجوں کے داخلہ کا اعلان "یک دم" ہوا۔ اس سے پہلے کسی کو وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اور کوئی بھی اطلاع اس کے متعلق شائع نہ ہوئی تھی۔ کہ امریکن فوج شمالی افریقہ کی طرف آرہی ہے۔" (الفضل ۱۵ نومبر)

اب ہم مذکورہ بالا دونوں خوابوں کی اصلی عبارت الفضل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ تاکہ مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ الفضل لکھتا ہے :-

"جاپان کی جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ میں نے گذشتہ ہفتہ میں جمعرات یا جمعہ کی رات کو ایک رویاء دیکھا۔ جس کی تعبیر میں تو کچھ اور کرتا رہا۔ مگر بعد میں جب اس جنگ کا آغاز ہوا تو معلوم ہوا کہ اس کی تعبیر اور تھی۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک کوٹھڑی میں ایک شخص بیٹھا ہے اور وہ کچھ کاغذات جلا رہا ہے۔ اور میں رویا میں ہی ایک اور شخص سے کہتا ہوں کہ یہ شخص نہایت ضروری کاغذات جلا رہا ہے۔ خواب سے بیدار ہو کر میں نے اسکی کئی قسم کی تعبیریں کیں۔ مگر جو اصل تعبیر تھی وہ میرے ذہن میں نہ آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی حکومتوں کی آپس میں جنگ چھڑتی ہے تو چونکہ ہر ملک میں دوسرے ملک کے سفیر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ سفیر اس وقت ضروری کاغذات جلا دیتے ہیں۔ تاکہ وہ کاغذات دوسری حکومت کے قبضہ میں نہ آئیں ×× بہرحال اس جنگ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھا کر مجھے بتایا کہ اب کوئی نئی حکومت جنگ میں شامل ہونے والی ہے۔ اور اس کے سفارت خانوں میں ضروری کاغذات جلائے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی طرح جس دن اس جنگ کا آغاز ہوا اور ہم کو اس کی اطلاع آئی۔ اس سے پہلی رات مجھے ایک جنگ کا نظارہ خواب میں دکھایا گیا۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اس نے خواب کا نظارہ مجھے مقامی ماحول میں دکھایا۔ اسی رنگ کے نظارے مجھے پہلے بھی دکھائے جا چکے ہیں۔ مجھے دکھایا گیا کہ ہمارے باغ اور قادیان کے درمیان جو تالاب ہے اسمیں قوموں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر بظاہر چند آدمی رسہ کشی کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی شخص کہتا ہے کہ اگر یہ جنگ یونان تک پہنچ گئی تو اس کے بعد یکدم حالات متغیر ہو جائینگے۔ اور جنگ بہت اہم ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ یک دم اعلان ہوا کہ امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ امریکہ کی فوج بعض علاقوں میں پھیل گئی ہے۔ مگر وہ انگریزی حلقہ اثر میں آنے جانے میں کوئی روکاوٹ نہیں ڈالتی۔" (الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء صہ کالم ۲)

اہلحدیث اس منقولہ عبارت میں خلیفہ مرزائیہ اپنی دو خوابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک خواب میں کچھ ضروری کاغذات جلانے کا ذکر ہے۔ اور دوسرے میں امریکن فوج کے ملک میں داخل ہونے کا ذکر۔ پہلے خواب کا جواب یہ ہے کہ یہ یقیناً بعد الوقوع ہے۔ کیونکہ الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۲ء کی منقولہ عبارت میں صاف اعتراف ہے کہ جاپان نے ۸ دسمبر ۱۹۴۱ء کی صبح کو بحرالکاہل میں امریکن مقبوضات پر حملہ کیا اور ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء کو (جنگ کے پانچویں دن) خلیفہ مرزائیہ نے خطبہ جمعہ میں اس جنگ کے متعلق اپنا خواب بیان کیا کہ جاپان کے امریکن مقبوضات واقع بحرالکاہل پر حملہ کرنے سے میرا وہ خواب پورا ہو گیا۔ جو میں نے اس جنگ کے شروع ہونے سے پہلے دیکھا تھا اور بقول خود جس کی صحیح تعبیر بھی آپ نہیں سمجھ سکے۔ ناظرین! اس خواب کے

نکتہ بعد الوقوع ہونے میں کیا شک ہے۔ کیونکہ ۱۲ دسمبر بلکہ ۸ دسمبر ۱۹۴۱ء (آغاز جنگ ۲) کی تاریخ سے پہلے اس خواب کا کہیں ذکر نہیں ملتا بلکہ وہ در بطن قائل کا مصداق ہے۔

(۲) دوسرا خواب۔ جس میں امریکن فوج کے ملک میں نزول کا ذکر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے ظاہر الفاظ کا تبادر مفہوم یہ ہے کہ یہ خواب اس جنگ کے متعلق ہے۔ جس کا آئندہ کبھی ہندوستان میں واقع ہونے کا احتمال ہے (لاسمح اللہ) کیونکہ قادیان کے قریب جنگ کا نظارہ دکھایا جانا اس کا قرینہ ہے۔

اس کے علاوہ غور طلب بات یہ ہے کہ خلیفہ مرزائیہ کے خواب کے الفاظ میں یہ فقرہ بھی ہے کہ "امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی"

اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہاں ملک سے مراد ملک ہندوستان ہی ہو سکتا ہے نہ کہ کوئی دوسرا ملک۔ لیکن الفضل کی منقولہ بالا عبارت میں اس خواب کو مراکو اور الجیریا واقع شمالی افریقہ میں امریکن فوج کے نزول پر چسپاں کیا گیا ہے جو ہندوستان سے ہزارہا میل دور ہونے کی وجہ سے خلیفہ مرزائیہ کے دوسرے خواب کا مصداق ہرگز نہیں ہو سکتا۔

مختصر یہ ہے کہ یہ خواب اپنے دونوں حصوں میں خود متناقض ہے۔ کیونکہ اس خواب میں ذکر ہے کہ اگر یہ جنگ یونان تک پہنچ گئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ یونان تک ابھی نہیں گئی حالانکہ یونان اس خواب سے بہت پہلے (اپریل ۱۹۴۱ء میں) بڑی سخت جنگ کے بعد مفتوح ہو چکا تھا۔ اس لئے یہ خواب اپنے دونوں حصوں میں متناقض ہے۔

دوسری خرابی امریکن فوج کا ایسے مقام میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ جہاں انگریزوں کے حلقہ اثر میں آنے والوں کو نہ روکے مگر شمالی افریقہ میں اس کا کوئی اثر نہیں ملتا۔

بہرحال یہ خواب خلیفہ صاحب کے دماغ پر جنگی خوف ہونے کی وجہ سے اضغاث احلام کا مصداق ہے

لاہوری ممبرو! ؎

کچھ تو کہئے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

ناظرین! قادیانی جماعت کا یہ فعل کچھ تعجب انگیز نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس میں دراصل اپنے نبی مرزا صاحب قادیانی کے متبع ہے۔ مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ

ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر ۱۵ مہینے کے عرصے میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ (کتاب جنگ مقدس)

امرتسر میں وہ اکیلا رہتا تھا۔ اس کا داماد فیروزپور میں کسی آسامی پر ملازم تھا وہ اسکو وہاں لے گیا۔ جب آتھم پندرہ مہینوں سے قریبًا دو سال مزید تجاوز کر کے مرگیا تو مرزا صاحب نے لکھا کہ امرتسر سے فیروزپور جانا یہی اس کا ہاویہ تھا۔ اسلئے "ہاویہ میں گرنے" کا لفظ اس پر صادق آگیا۔ خدا کا ہاتھ بالا رہا۔ عیسائیت نیچے گری" (رسالہ انوار الاسلام مصنفہ مرزا صاحب)

ناظرین! یہ ہیں ہمارے زمانے کے مسیح موعود اور سلطان القلم۔ جن کے جانشین خلیفہ قادیان ہیں۔ پھر وہ بات بنانے میں اپنے باپ کی روش پر کیوں نہ گامزن ہوں۔ پنجابی مصرع کیا خوب ہے،

ع گرد جہاندے پینے چلیے جاہن شترپ

سچ ہے ؎

مامریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

لیکھرام اور مرزا مرزا صاحب قادیانی متوفی نے پنڈت لیکھرام آریہ کی موت کی بابت پیشگوئی کی تھی۔ مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی کی دھجیاں اڑادی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

سِرَاجًا مُّنِيرًا

(از مولنا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

تمہید حق تعالے نے جہاں ذات اقدس حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم وعالمیان کے لئے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراجًا منیرًا (آفتاب عالمتاب) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہان کے لوگ آپ سے نورِ قلبی حاصل کر سکیں۔ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْن ہونے کی شان دنیا وعاقبت ہر دو جہان کے لئے ہے۔ اور سِرَاجًا مُّنِيرًا کی صفت امورِ عاقبت کے لئے ہے۔ کہ جو آپ سے عقیدت ومحبت رکھتا ہے وہ عاقبت میں درجاتِ عالیہ پاتا ہے۔ اور دنیا میں بھی جو فیض وبرکت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا انجام بھی ثوابِ آخرت ہے۔ لیکن آپ کا رحمۃ للعٰلمین ہونا سو یہ جہان کے لئے امن وامان ہے۔ مومنوں کے لئے بھی اور کافروں کے لئے بھی، مطیعوں فرمانبرداروں کے لئے بھی اور عاصی گنہگاروں کے لئے بھی۔ اور سِرَاجًا مُّنِيرًا صرف مومنین متبعین سنت کیلئے

قرآن شریف میں سِرَاج کا لفظ صرف دو ہستیوں کے لئے وارد ہوا ہے۔ آفتاب عالمتاب کے لئے۔ جیسے کہ فرمایا :- وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (نوح - پ ۲۹) یعنی خدا تعالے نے آسمانوں میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا۔

نیز فرمایا :- تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا (فرقان پ ۱۹) یعنی بہت بلند شان والا ہے، خدا جس نے بنائے آسمان میں ستارے اور بنایا اس میں چراغ (سورج) اور دیگر بنایا چاند روشنی والا"

اسی طرح سورت نبأ میں فرمایا :- وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا یعنی اور بنایا ہم نے چراغ (سورج) چمکتا"

توضیح عربی زبان میں مُنِیْرًا لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے۔ اور متعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسرے کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے۔ یعنی ستاروں کو، چاند کو اور زمین کو۔

اسی طرح حق تعالٰے نے ذات اقدس آنحضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کی نسبت بھی فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

(احزاب پ۲۲) "یعنی اے بزرگ شان والے نبی! ہم نے آپ کو (اپنی توحید کا) شاہد کرکے اور (جنت کی) خوشخبری دینے والا کرکے اور (دوزخ سے) ڈرانے والا کرکے اور خدا کی طرف اسکے اذن سے بلانے والا کرکے اور روشنی دینے والا آفتاب کرکے بھیجا ہے"

تفسیر معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے:

سماه سراجا لانه يهتدى به كالسراج يستضاء به فى الظلمة۔ (معالم جلد ۳)	حق تعالےٰ نے آپ کا نام سراج فرمایا ہے۔ کیونکہ آپ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں

روشنی حاصل ہوتی ہے"

اسیطرح تفسیر کشاف وغیرہ میں کہا ہے:

جلى به ظلمات الشرك واهتدى به الضالون كما يجلى ظلام الليل بالسراج المنير ويهتدى به۔	خدا نے آپ کی ذات سے شرک کے اندھیروں کو آشکارا کر دیا اور ہدایت پائی آپ سے گمراہوں نے جسطرح کہ رات کے اندھیرے آشکارا ہوتے ہیں روشن چراغ سے اور راہ دکھائی دیتا ہے اس سے"
او امدّ الله بنور نبوته نور البصائر كما يمد بنور السراج نور الابصار (کشاف۔ جلد ۲۔ صفحہ ۳۶۶)	یا یہ کہ امداد دی اللہ نے آپ نور نبوت سے باطنی بصیرتوں کی روشنی کو جس طرح کہ چراغ کی روشنی سے ظاہری آنکھوں کو امداد پہنچتی ہے"

الغرض حق تعالےٰ نے آپ کے نور نبوت اور فیض و برکت کو روشن چراغ سے یا آفتاب عالمتاب سے تشبیہ دی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح جسمانیات و مادیات پر روشن چراغ یا آفتاب کی روشنی پڑتی ہے۔ اور ان پر سے ظلمت کے پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ اور چیزوں کی اصلیت و حقیقت بغیر کسی قسم کے اشتباہ کے نمایاں ہو جاتی ہے۔ اور دماغ انسانی وحشت و تردد کی حیرانی و سرگردانی سے آرام پاتا ہے۔ اسیطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور نبوت سے شرک و کفر۔ بدعت و ضلالت، رسوم جاہلیت و توہمات اور نفسانی خواہشات کی کدورتیں اور ظلمتیں دور ہو گئیں۔ اور حق و باطل کی حقیقت غیر مشتبہ طور پر نمایاں ہو گئی۔ اور ہدایت و ضلالت میں واضح طور پر امتیاز ہو گیا۔ جیسا کہ فرمایا:— لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ پ۳) یعنی دین میں جبر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہدایت (و بھلائی) گمراہی (و برائی) سے بلا شبہ متمیز ہو چکی ہے" (باقی)

مرثیہ کاغذ

کاغذ کی گرانی کا ذکر مرثیہ کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ اخبار "ویر بھارت" راوی ہے کہ مختلف سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں نے امتحانات کے پرچوں کیلئے ہم سے کاغذ مانگا۔ ہم نے کہا وزیر تعلیم کاغذ کا انتظام کریں یا تعلیمی یونیورسٹی بند کریں۔

معاصر انقلاب لاہور لکھتا ہے:—

"کاغذ کی ناقابل برداشت گرانی"

جنگ سے پہلے اخبارات کا جو کاغذ سات پیسے پاؤنڈ کے حساب سے ملتا تھا وہ جنگ کے دوران میں گراں ہوتے ہوتے بارہ آنے پونڈ تک پہنچ گیا اخبار کی چیخ و پکار سے متاثر ہو کر حکومت نے پونے سات آنے پاؤنڈ نرخ مقرر کر دیا لیکن کاغذ فروشوں نے مالکان اخبارات کی ضرورتمندی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اکثر مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت وصول کی۔ بہرحال تہ و دریش برجان درویش کسی نہ کسی طرح بسر ہو ہی رہی تھی کہ حکومت ہند نے ایک نیا شوشہ چھوڑا اس نے ملک کے کارخانوں کو حکم دیا کہ تم جتنا کاغذ تیار کرو۔ اس میں سے نوے فیصدی حکومت کے استعمال کے لئے محفوظ رکھو اور صرف دس فیصدی اپنے دوسرے خریداروں کے ہاتھ فروخت کرو۔ بس پھر کیا تھا۔ کاغذ کا قحط پڑ گیا اور سات پیسے پاؤنڈ کا کاغذ آج بازاروں میں ڈیڑھ روپیہ فی پاؤنڈ کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے۔ حالانکہ سرکاری نرخ پونے سات آنے ہے۔ حکومت ہند کے فرمان تعین نرخ کی یہ توہین حکومت ہند ہی کی آورد ہے۔ اور اس میں کسی اور کا قصور نہیں"

(انقلاب لاہور ۶ دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

اہلحدیث ہم پہلے کسی پرچے میں ایک واقعہ صحابہؓ کی جنگ کا بتا چکے ہیں کہ کمی غذا کی وجہ سے مجاہدوں کو ایک ایک کھجور ملنے تک نوبت پہنچ گئی تھی۔ جب وہ بھی نہ رہی تو گٹھلیاں چوس چوس کر گذارہ کرنے لگے۔ آخر خدا کی مدد پہنچی۔ دفتر اہلحدیث بھی تہیہ کر چکا ہے کہ جب تک ایک کاغذ بھی ملیگا اخبار زندہ رکھا جائیگا انشاء اللہ۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جنگ کی بلاء عام کو جلد دفع کرے۔

شکریہ ہم اپنے ناظرین کے شکرگذار ہیں کہ وہ اپنے خادم (اہلحدیث) پر برابر نظر عنایت رکھتے ہیں۔ شکریہ کے ساتھ توجہ بھی دلاتے ہیں کہ وہ اسکی اشاعت میں ترقی دیں تاکہ زندہ رہے۔

فتاویٰ

س ۱۶۴ } زید پانچ کنال اراضی کا مالک ہے۔ جو گروی رکھی ہوئی ہے۔ اور رہائش کا مکان بھی گرو رکھا ہوا ہے۔ اسکے علاوہ تھوڑا سا قرض باقی ہے۔ زید مذکور کام زمیندارہ کرتا ہے۔ اسکی آمدنی غلہ وغیرہ میں عشر واجب ہے یا نہیں؟ اگر واجب نہ ہو تو اپنی خوشی سے ادا کرے۔ تو اسکو ثواب ملیگا۔ (مولوی محمد شریف ساکن چھابڑہ)

ج ۱۶۴ } زمین کی پیداوار میں سے کچھ دینا چاہئے قرآن مجید میں اسکے متعلق صاف حکم وارد ہے۔ اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَ مِمَّا اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (الایۃ) اپنی پاک کمائی میں سے کچھ خرچ کیا کرو اور جو کچھ ہم زمین سے تمہارے لئے پیدا کرتے ہیں اس میں سے بھی اللہ کے راستے میں کچھ دیا کرو۔ شخص مذکور کو چاہئے کہ اس آیت پر عمل کرنے کے لئے نصف عشر (بیسواں حصہ) دیدیا کرے۔ اگر یہ بھی نہ دے سکے تو ربع عشر (چالیسواں حصہ) دیدیا کرے۔ انشاء اللہ کافی ہوگا۔

س ۱۶۵ } قربانی کی کھالیں لوگ امام مسجد کو امامت کے معاوضہ میں دیدیتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟ دینے والا اور لینے والا ثواب کے مستحق ہیں یا عذاب کے؟ اور قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے یا کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۵ } اگر امام مسجد مسکین اور محتاج ہو تو قربانی کی کھال وغیرہ دینے میں مضائقہ نہیں۔ اگر غنی ہے تو نہ دی جائے۔ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے۔ بحکم قرآن مجید وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔

س ۱۶۶ } امام کے لئے مصلیٰ علیحدہ بچھا کر جیسا کہ فی زمانہ دستور ہے۔ حصیر کے ہوتے ہوئے اُسپر الگ مصلیٰ بچھا کر اور رنگین مصلیٰ پر امام نماز پڑھا سکتا ہے یا نہ۔ آنحضورؐ کے زمانہ میں الگ مصلیٰ ہوا کرتا تھا یا نہیں۔ رنگین مصلے پر نماز ہو سکتی ہے یا نہ۔ نیز جمعہ کے دن حصیر کے اوپر رنگین شطرنجی بچھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (محمد عنایت اللہ جیلانی۔ مدراس)

ج ۱۶۶ } رنگین مصلیٰ پر نماز جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دفعہ ایسا مصلیٰ بچھایا گیا۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر اس کو ہٹا دیا بسبب طبعی کراہت کے جو آپ کو زہد و تقدس کی وجہ سے حاصل تھی آپ نے ہٹا دیا۔ فرمایا ابوجہم کی گودڑی مجھے لادو۔ رنگین مصلے کا استعمال بغیر فخر و مباہات کے جائز ہے۔ لقولہ تعالیٰ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ (پ ۸ ع ۱) اللہ اعلم۔ (از براءت عزیب فنڈ وصول)

متفرقات

نسخہ برائے مرض برص | تازہ املی کا بیج (اگر تازہ بیج نہ ملے تو خشک بیج کام میں لائیں) ۵ تولہ۔ مٹی کے برتن میں ڈال کر پانی میں پانچ یوم تک بھگو دیں بعدہ سفید گٹھلی نکال کر اُس کے ہموزن باکچی لیں اور دونوں کو الگ الگ بیج املی کے ترشدہ پانی کے ساتھ سِل پر پیس کر دونوں کو ملالیں اور چینی کے برتن میں رکھ لیں۔ نوٹ:- (۱) دونو دواؤں کو ایک ساتھ ملا کر نہ پیا جائے ورنہ ہاتھوں پر پھنسیاں اور خارش ہوجاویگی۔ (۲) اگر مرہم خشک ہوجائے تو آب لیموں ڈال دیا کریں۔ (۳) آنکھوں کی نازک جگہ پر ضماد نہ کریں۔

ترکیب استعمال :- سفید داغوں پر بطور مرہم ضماد کریں۔ اسکے لگانے سے پانی نکلنا شروع ہوجائے اور سرخی پیدا ہوجاویگی تو انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ اور اگر شاید دوا کے استعمال سے دو ہفتہ میں پانی نکلنا شروع نہ ہو اور سرخی نہ آوے تو حسب ذیل کھانے کی دوا کم ازکم چالیس روز تک کھلائیں اور ضماد بھی لگائیں۔ **دوائی خوردن** :- بوقت صبح باکچی نیم کفتہ شب در آب ترکردہ صبح در زلالش قدرے شکر سفید آمیختہ تولہ بخورند۔ بوقت خواب شب معجون عشبہ ہمراہ آب تازہ بخورند۔ **غذا** :- چنے کی روٹی زیادہ گھی کے ہمراہ ماش خوب کھلائیں۔ **پرہیز** :- لحم گاؤ۔ لال مرچ۔ گڑ۔ تیل۔ اچار کھٹائی سے قطعی پرہیز کریں۔ بعد صحت مرض ایک یا دو غریبوں کے نام پر جس کو میں کہوں گا اخبار "اہلحدیث" جاری کرا دیجئے گا۔ (حکیم) عبد المنان محلہ تکیہ نیا تالاب ڈمراؤں ضلع شاہ آباد۔

دعاء صحت | حاجی عبد الرحمن صاحب محلہ نیاریاں ریاست رام پور عرصہ چھ ماہ سے تپ لرزہ میں مبتلا ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں کہ حق تعالےٰ صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ (حافظ عزیز الدین مرادآبادی)

یادرفتگاں | مولنا محمد فضل اللہ صاحب مدراسی جو جامعہ دار السلام عمرآباد کے ناظم تھے ۳۰ نومبر بروز دوشنبہ رحلت فرما گئے۔ انا للہ! کاکا محمد اسماعیل معتمد جامعہ دار السلام عمرآباد۔

اہلحدیث | افسوس ہے کہ جماعت اہل حدیث کے ایک اور رکن اعظم کی کمی ہو گئی۔ خداوند تعالیٰ صحیح معنوں میں ان کا کوئی جانشین پیدا کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ یکم دسمبر ۱۹۴۱ء کو زیر صدارت جناب حاجی عبد الرزاق صاحب جو جلسہ منعقد ہوا تھا اور اس میں جو تجویز پاس ہوئی تھی۔ اہلحدیث کا عملہ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

(۲) حاجی علی جان سوداگر دہلی کے خاندان میں سے ایک نوجوان صالح عبد الحق ولد حاجی ضمیر الحق فوت ہو گئے۔ انا للہ! خداوند تعالےٰ مرحوم کو بخشے۔

ملکی مطلع

وزیراعظم برطانیہ کی تقریر

(بربنائے اطلاعات اعلم عند اللہ)

مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ نے ۵ دسمبر کو لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ اب سخت شکل مرحلے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شمالی افریقہ میں محاذ ٹیونس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی اور امریکن فوجوں نے صرف بیس میل کا فاصلہ طے کرنا ہے۔ لیکن اس کو عبور کرنے کے لئے سخت جنگ لڑنی پڑیگی۔ مجھے نتیجہ کے بارے میں کوئی شبہ نہیں مگر آپ یہ خیال نہ کریں کہ وہ آسانی سے حاصل ہو جائے گا۔

ابھی محوریوں کی مزاحمت کو توڑا نہیں جا سکا ہمیں اپنی طاقت کو مجتمع کرنا ہے۔ ہم نے بحر اوقیانوس سے لیکر بحیرہ روم کے وسط تک تقریباً نوسو میل کا فاصلہ طے کر لیا ہے مگر ابھی بیس میل اور جانا ہے۔ اس چھوٹے سے علاقے کو طے کرنے کے لئے سخت جنگ لڑنی پڑیگی شمالی افریقہ میں دوسری طرف لیبیا میں ہماری فوجیں پیشقدمی کر رہی ہیں، دشمن کے ہزاروں سپاہیوں کو ہم نے قید کر لیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ انگریز اور امریکن اس بات پر خوش ہیں کہ ہم نے دشمن کو الجھا لیا ہے۔ اب روس پر زیادہ بوجھ نہیں رہا۔ روس اور ہم اپنے اپنے ملک کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہیں مگر ہم سب ایک ایسے مقصد کی حفاظت کیلئے لڑ رہے ہیں جو وطن سے زیادہ عزیز تو نہیں مگر عظیم تر ہے۔ یعنی آزادی اور انصاف زبردست سے کمزور کو بچانا۔ ہم اس مقصد کی طرف آہستہ آہستہ اور تکلیف سے بڑھ رہے ہیں۔ جب فتح حاصل ہوگی تو آپ لوگ اپنے آپکو بہتر دنیا میں پائیں گے۔ ہمارے دشمن بہت زبردست ہیں ان کے پاس لاکھوں سپاہی قیدی ہیں جن کو وہ غلاموں کی طرح استعمال کرتے ہیں انہوں نے زرخیز علاقے فتح کئے ہوئے ہیں۔

ماہ نومبر میں ہماری بڑی بحری اور ہوائی فوج کو فتوحات حاصل ہوئیں۔ ہمارے بہادر اتحادی روس نے مشترکہ دشمن پر زبردست ضرب لگائی ہے۔ ہمارے امریکن اتحادی بحرالکاہل میں آسٹریلیا سے نیوزی لینڈ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو جاپان کے مقابلہ میں کافی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

محاذ افریقہ

شمالی افریقہ میں دو جگہ جنگ ہو رہی ہے۔ ایک لیبیا میں جہاں العقیلہ کے قریب آکر برطانوی فوج رک گئی ہے۔ کیونکہ اس جگہ پہاڑیوں میں جرمنوں نے مضبوط مورچے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے عنقریب یہاں سخت لڑائی ہونے کی توقع ہے دوسری طرف ٹیونس میں محوری فوج اور اتحادی فوج میں رسہ کشی ہو رہی ہے۔ آج کل تو زیادہ تر فضائی جنگ ہو رہی ہے مگر مستقبل قریب میں یہاں بھی ہولناک تصادم ہونے والا ہے۔

جیسا کہ وزیراعظم برطانیہ نے اپنی تقریر میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہمیں بیس میل علاقہ طے کرنے میں سخت جنگ لڑنی پڑیگی۔ اگر ٹیونس کا علاقہ اتحادیوں کے ہاتھ میں آگیا تو شمالی افریقہ کا قریباً سارا ساحل ان کے قبضہ میں آجائے گا۔ جس سے نہ صرف بحیرہ روم پر اتحادیوں کو اقتدار حاصل ہو جائے گا بلکہ جنوبی یورپ (یونان۔ اٹلی اور فرانس وغیرہ) پر ہوائی اور بحری حملے کرنا آسان ہوگا۔ جن سے محوری طاقتوں پر کاری ضرب لگ سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ محوری ٹیونس کے محاذ پر دھڑا دھڑ رسد اور کمک بھیج رہے ہیں۔ ادھر اتحادی بھی پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ الجیریا اور مراکو پر اتحادی قبضہ کے بعد فرانس کی نوآبادیاتی فوج اتحادیوں کے دوش بدوش محوری فوج کے ساتھ لڑ رہی ہے۔ کیونکہ شمالی افریقہ کا فرانسیسی گورنر دارلان مرکز سے علیحدہ ہو کر اتحادیوں کا معاون بن گیا ہے۔

محاذ روس

روس اور جرمنی کی جنگ میں روس کا پلڑا بھاری ہو رہا ہے۔ تمام محاذوں پر روسی فوج پیشقدمی کر رہی ہے اور سٹالن گراڈ کے صنعتی رقبہ سے دشمنوں کو نکال دیا گیا ہے۔ مگر چند روز ہوئے جرمنوں کو مزید کمک پہنچ گئی ہے اور وہ بھی جوابی حملے کر رہے ہیں۔ ماسکو سے ۵ دسمبر کی اطلاع آئی ہے کہ گذشتہ سترہ دن میں جرمنی کے بارہ ڈویژن (دو لاکھ چالیس ہزار) سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں یا قیدی بنائے گئے ہیں۔ زخمیوں کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔ اس کے علاوہ جرمنوں کا سامان جنگ بھی بھاری مقدار میں تباہ ہوا ہے۔ روس میں برفباری شروع ہوگئی ہے جو روسیوں کے لئے قدرتی امداد ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی ڈکٹیٹر سٹالن وسطی محاذ جنگ کی کمان خود کر رہا ہے۔

قانون انتقال اراضی کے متعلق سرکاری اعلان

معلوم ہوتا ہے کہ زمینداروں کو قانون انتقال اراضی پنجاب ۱۹۰۰ء کے ان احکام کا یا تو بالکل علم ہی نہیں ہے۔ یا وہ انہیں بخوبی نہیں سمجھتے۔ جو ایسی اراضیات ملکیتی زراعت پیشہ اقوام کی واپسی کے متعلق ہیں۔ جنہیں قانون مذکور کی دفعہ ۶ (۱) الف کے ماتحت مالکان نے خود کسی غیر زراعت پیشہ فرد کے حق میں رہن یا قبضہ کیا ہو۔ یا جو زیر دفعہ ۱۶ (۳) بروئے حکم عدالت متاجری پر دی گئی ہوں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان احکام کو

موٹی موٹی خصوصیات زمینداروں کے ذہن نشین کرائی جائیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) اگر کوئی اراضی جو زرعی اراضی کی تعریف میں آتی ہے۔ کسی زراعت پیشہ شخص نے کسی غیر زراعت پیشہ کے حق میں رہن با قبضہ کی ہو تو رہن ایکٹ مذکور کی دفعہ (۳) کے ماتحت زر رہن کے اس حصہ کی ادائیگی پر جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تجویز کریں۔ میعاد رہن کے دوران میں اراضی ہر وقت واگزار کرا سکتا ہے۔

(۲) اگر کسی زراعت پیشہ شخص کی اراضی جو زرعی اراضی کی تعریف میں آتی ہے۔ کسی عدالت کے حکم کے ماتحت زیر دفعہ ۱۴ (۲) متاجری پر دی گئی ہو۔ تو میعاد متاجری کے ختم ہونے سے قبل مالک اراضی اس رقم کی ادائیگی پر اسے واگزار کرا سکتا ہے۔ جس کا تناسب اس رقم سے جس کے عوض کہ اراضی متاجری پہ دی گئی تھی۔ وہی ہوگا۔ جو متاجری کی بقیہ میعاد کا اس کل عرصہ سے ہے۔ جس کے لئے کہ متاجری کا حکم دیا گیا تھا۔ یعنی اول صورت میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو وہ رقم مقرر کرنے کا اختیار ہے۔ جسکی ادائیگی پر مالک اپنی اراضی واپس لے سکتا ہے مگر دوسری صورت میں رقم کا تعین محض حساب کا معاملہ ہے۔ ہر دو صورتوں میں اراضی واپس لینے کی کارروائی کرنے کے لئے مالک کو تحریری درخواست صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو دینی ضروری ہے۔ جس پر ایک روپیہ کا کورٹ فیس لگانا چاہئے۔ تمام وہ زراعت پیشہ اشخاص جن کی اراضیات رہن با قبضہ ہیں یا متاجری پر دی ہوئی ہیں۔ ان احکام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔" (انقلاب ۵ دسمبر ۱۹۴۲ء)

سرکاری اطلاع

پنجاب میں ملازمتوں کے لئے اسامیوں کی تخصیص کی اغراض کے لئے "جنگی ملازمت" سے مراد کس نوعیت کی ملازمت ہوگی؟ اس سوال پر صوبائی حکومت نے غور و خوض کرنے کے بعد ایک خاص فیصلہ کیا ہے۔

یاد رہے کہ مارچ میں حکومت پنجاب نے اعلان کیا تھا کہ پی۔سی۔ایس (صیغہ انتظامیہ) کے لئے براہ راست بھرتی (انتخاب اور امتحان دونوں کے ذریعے) کو فی الحال بند رکھا جائیگا اور عین اغلب ہے کہ تمام دوران جنگ کیلئے بند رکھا جائے۔ اور اس طرح خالی ہونیوالی اسامیوں کو "جنگی ملازمت" رکھنے والے اشخاص کے لئے مخصوص رکھا جائیگا۔ تقریباً ایک سال بعد یہ مزید اعلان کیا گیا کہ پی۔سی۔ایس (صیغہ انتظامیہ) کے لئے امتحان مقابلہ کے ذریعے بھرتی کو دوران جنگ کے لئے اور اسکے تین سال

اے خدا مشکل کشا!

جنگ کی بلا کا جلدی خاتمہ فرما

رَبَّنَا اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا۔

بعد کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور اس طرح خالی ہونے والی اسامیوں کو "مصافی خدمات" رکھنے والے امیدواروں میں سے نامزدگی کے ذریعے پُر کیا جائیگا۔ ایسے قواعد پر غور کیا جا رہا ہے جن کی رُو سے حکومت پنجاب کی دوسری ملازمتوں اور محکموں کے لئے بھی۔ اسی طرح جنگی ملازمت اور "مصافی خدمت" رکھنے والے امیدواروں کے لئے اسامیاں مخصوص کی جائیں گی۔

اس اثنا میں حکومت نے ان قواعد کی اغراض کے لئے "جنگی ملازمت" کی حسب ذیل تعریف پر عمل منظور کیا ہے:۔

(الف) کسی سفری یونٹ کے ساتھ ہندوستان سے باہر یا ہندوستان کے ایسے رقبے میں کسی قسم کی ملازمت جس کے متعلق صوبائی حکومت نے اعلان کیا ہو کہ اس رقبے میں جنگی اقدامات رونما ہو چکے ہیں۔

(ب) کسی ایسے یونٹ یا مرتب دستے میں ہندوستان کے اندر ملازمت جس کے سمندر پار نہ جانے کا امکان ہو۔ اس میں فوجی اسلحہ جات اور ذخائر کے حکام کے ماتحت ملازمت بھی شامل ہے۔

(ج) کسی فوجی یونٹ یا مرتب دستے کے ساتھ ایسی تربیت حاصل کرنا جس کے نتیجہ میں ہر وقت سمندر پار ملازمت پر امکان جانے کا ہو۔

(د) بحری، فوجی یا ہوائی فورس کے تحت میں آنے والی دیگر ہر قسم کی ملازمت۔

(ہ) کسی ایسے شہری دفاع کے نظام میں تمام وقت کی ملازمت جس کی تصریح مرکزی یا صوبائی حکومت نے اس بارے میں کی ہو۔ اور

(و) کوئی اور ایسی ملازمت جسے اس تعریف کی اغراض کے لئے بعد ازیں "جنگی ملازمت" قرار دیا جائے۔ صرف شق (الف) مذکورہ بالا کو "مصافی خدمت" شمار کیا جائیگا۔ جنگ کے بعد "جنگی ملازمت" والے امیدواروں کے لئے مخصوص اسامیوں پر سرکاری تقرریوں کیلئے انتخابات کرتے وقت ترجیح اسی ترتیب کے اعتبار سے دی جائے گی جو اوپر دکھائی گئی ہے۔ (لاہور یکم دسمبر ۱۹۴۲ء)

مومیائی

قیمت فی چھٹانک ... ایک پاؤ ...

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران

... روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ... خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ... سل دق - دمہ کھانسی ریزش ... سینہ کو ... کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت ... ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ... ہو ان کیلئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - ...... کے بعد استعمال کر لینے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنی کرشمہ ہے - چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ضعیف العمر ... کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ... پاؤ ... پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک -

تازہ ترین شہادات

جناب محمد سلیمان صاحب تیلنی پاڑہ ... نے مومیائی حضور کے دواخانہ سے منگایا تھا - جس کے استعمال سے بہت فائدہ ہے - تین چھٹانک اور ... کر دیجئے (۲۲ - اکتوبر ...)

جناب ابو الخیر عبد الرب صاحب انگول - آپکی مومیائی سے بفضل خدا مجھے بہت فائدہ ہوا - دو چھٹانک اور ... کریں (... اکتوبر ...)

جناب اللہ دتا صاحب لائن مین ڈلہوزی - آپکے ہاں سے دو دفعہ مومیائی منگا کر استعمال کر چکا ہوں ماشاء اللہ مفید ثابت ہوئی - آدھ پاؤ اور ارسال ... (۷ نومبر ...)

... حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

عربی کتب متعلقہ حدیث صرف نحو اور ادب وغیرہ

قابل توجہ علماء و طلباء

المسوّی - امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مؤطا کی شرح عربی زبان میں - مطبوعہ مکہ مکرمہ جلد اول - قیمت ...

علل الحدیث ہر دو حصہ - علم حدیث کی مشہور و معروف کتاب ہے - عاشقان حدیث نبوی کو توجہ کرنی چاہئے - جلد اول و دوم چھ روپیہ

تخریج ہدایہ عسقلانی - فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں - اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید بتایا گیا ہے - مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی - قیمت ...

بلوغ المرام مصری و محشی ہر دو حصہ علم حدیث میں بے مثل کتاب ہے - احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث ہیں سب کو انتخاب کر کے اس میں درج کیا گیا ہے - قیمت ...

بلوغ المرام مترجم و محشی - عربی عبارت با اعراب مصنفہ ابن حجر عسقلانی - علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے - احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو انتخاب کر کے اس میں درج کیا گیا ہے - اس کتاب کو پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے - ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دئیے ہیں - قیمت ...

مشکوٰۃ شریف مصری - فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے - مطبع مجتبائی کانپور - قیمت ...

مشکوٰۃ شریف غزنوی - اردو ترجمہ بین السطور ہے - حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہل سنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں درج ہیں - چار جلدوں میں - قیمت ...

ربع اول مشکوٰۃ مع تخریج تنقیح الرواۃ عربی - اس میں احادیث مشکوٰۃ شریف کی تنقید کی گئی ہے - قیمت ... محصول علاوہ -

المختصر للقدوری (مع من التوضیح الضروری عربی) فقہ حنفیہ کی نہایت مشہور درسیہ کتاب ہے نہایت صحت و حواشی مفیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے - قیمت ...

التلویح والتوضیح (مع التصریح) جس میں قرآن و حدیث سے مسئلہ اخذ کرنے کے قواعد درج کئے گئے ہیں - قیمت ...

نفحۃ الیمن (عربی) علم ادب میں نہایت مشہور درسی کتاب ہے - قیمت ...

کتب صرف و نحو و منطق

قطبی - منطق کی مشہور درسی کتاب ہے - مطبوعہ کانپور - کتابت اور طباعت اور کاغذ وغیرہ عمدہ ہے - قیمت ...

کافیہ عربی - جو علامہ جلال الدین بن حاجب ... کی تصنیف ہے - جس میں علم نحو کے تمام قواعد اختصار کے ساتھ باضابطہ درج ہیں - ...

ایضاً کافیہ مع شرح فارسی - قیمت ...

شافیہ (عربی) محشی بحواشی مفیدہ جدیدہ - کتاب علم صرف میں بے حد مفید ہے - قیمت ...

ہدایت النحو - مطبوعہ اصح المطابع دہلی کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ - قیمت ...

شرح الاصول الاکبری - عربی علم صرف کی مشہور کتاب ہے - قیمت ...

فصول اکبری - مشہور درسی کتاب ہے قیمت بارہ آنے (۱۲)

شرح مأۃ عامل - مشہور درسی کتاب ہے قیمت چار آنے (۴)

علم الصیغہ - عربی صرف کی مشہور کتاب بزبان فارسی - قیمت ...

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

صرف میر نحو میر اردو مشہور درسی کتابیں قیمت ہر ایک چھ آنے (۶/)

... مع منشعب منثور منشعب منظوم وغیرہ ... قیمت ۳/ ... مع تبصرہ و تکملہ مشہور کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

جامع النحو ۔ نحوی مسائل میں عربی طلبہ کو یہ وقت پیش آتی ہے کہ تنقیح مسائل اور اس کے سمجھنے میں ... کی شانوں کی تطبیق ... ہونے سے اچھی طور پر منکشف نہیں ہوتیں۔ لہذا تمام باقی رہ جاتی ہے۔ ان مسائل کو اس کتاب میں اس طور پر تحقیق کر کے ایسے واضح اور ... ہوئے بیان سے عام فہم زبان میں جو روزمرہ کام آتی ... کر دیا ہے کہ وہ اس کی داد دیں گے۔ قیمت ۸/

عربک ٹیچر ۔ جس میں علم عربی کے تمام مسائل و قواعد کو از ابتدا تا انتہا ایسے پیرایہ میں لکھا گیا ہے کہ طالب علم خود بخود ذوق و شوق سے ان کا مطالعہ کر کے جلد یاد کر سکتا ہے۔ گردانوں کے نقشہ جات بھی علیحدہ دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲/

عربی کا معلم ہر دو حصص ۔ پہلے ہر سبق کے شروع میں کچھ مفردات اور بعض قواعد لکھے ہیں پھر انہی مفردات کو بتلاتے ہوئے قواعد کے ماتحت فقرات میں استعمال کیا گیا ہے۔ بعدہ ہر سبق کے اخیر اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کی مشق دی گئی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ہر دو حصوں کی کلیدیں بھی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے طالب علم اصل کتاب کو بغیر کسی استاد کی مدد کے بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ ملک کے ممتاز اصحاب نے بہت پسند کیا ہے۔ قیمت مکمل سٹ دو روپے

کتاب الصرف ۔ عربی علم صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک اردو میں بیان کر دیئے ہیں۔ قیمت ۱۲/

کتاب النحو ۔ اس کتاب میں نحو کے تمام ضروری اور اہم مسائل کو میزان سے لیکر کافیہ تک نہایت وضاحت سے درج کر دیا ہے ...

عربی بول چال مترجم عربی زبان سیکھنے ... اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل ... قیمت حصہ اول ۱۲/ دوم ۱۲/

تیسیر المنطق ۔ جس میں علم منطق کے مشکل مسائل کو سلیس اردو میں حل کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/

جمال القرآن مکمل ۔ علم قرأت کے متعلق نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴/

عمدۃ لغات قرآن مجید ۔ قیمت ۸/

رحمت باری ۔ قیمت ۳/

کریم اللغات ۔ جس میں اردو، عربی، فارسی الفاظ کے معانی ہیں۔ قیمت ۸/

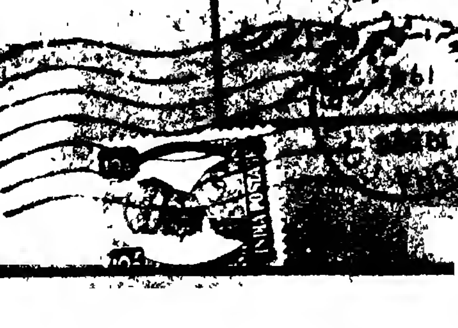
نوٹ ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار علاوہ ہوگا۔

فیروز اللغات اردو ۔ جس میں مستعمل الفاظ ... مشہورہ ۔ ترکی، رومی وغیرہ کے معانی ... درج ہیں۔ قیمت تین روپے

مرقاۃ القرآن ۔ یعنی عربی کی پہلی کتاب جس میں عربی سیکھنے کے لئے چالیس اسباق درج ہیں۔ ہر سبق کے تمام فقرات قرآن مجید سے ہی لئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد طالب علم قرآن مجید اور اس کا ترجمہ بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ قیمت ...

کلید مرقاۃ القرآن ۔ یہ مرقاۃ القرآن کا حل ہے ۔ جسکی مدد سے طالب علم مرقاۃ القرآن خود بخود بلا مدد استاد پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۸/

مفتاح القرآن ۔ قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے۔ قیمت ...



رجسٹرڈ ایل ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹ — نمبر ۱۵



دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹرہ بھائی

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں سے باہم تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے ۵
عام خریداران سے ۴
ششماہی ۲/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر — ۹ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۴۲ء — یوم جمعۃ المبارک

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

(از اظہر علی صاحب اظہر لکھنوی)

خدا کے خزانہ کے نایاب گوہر ‏ — ‏ ریاض پیمبرؐ کے رنگیں گل تر
خلائق میں برتر زمانہ سے بہتر ‏ — ‏ نہ تھا ان کا ثانی نہ ہے ان کا ہمسر
تجلی انوار اللہ اکبر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

جبینیں ہیں نقش وفا سے منور ‏ — ‏ محبت سے ہر ہر نفس ہے معطر
دل نور جمال عقیدت ہے رہبر ‏ — ‏ لپٹ جائیگی آ کے خود موج کوثر
کہیں گے جو ہم تشنہ لب پاس جاکر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

(ماخوذ از الداعی لکھنؤ)

فہرست مضامین

اعلان تعطیل۔ سالانہ تعطیل کی وجہ سے اہلحدیث مورخہ ۲۵ دسمبر شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین نوٹ کرلیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

انتخاب الاخبار

(۱۴ دسمبر ۴۲ء تک)

—— روس کے اخبار پروادا نے لکھا ہے کہ جب سے روس اور جرمنی کی جنگ شروع ہوئی ہے روسیوں نے ۴۰ لاکھ جرمن سپاہیوں کو ہلاک اور زخمی کیا ہے یا قیدی بنایا ہے۔ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں روسیوں نے اپنی مورچہ بندی مضبوط کر لی ہے۔

—— چٹاگانگ میں ضلع کی انجمن بکلا نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے وزیراعظم بنگال کو تجویز پیش کی ہے کہ جاپانی ہوائی حملوں کے خطرہ کے پیش نظر شہر میں عدالتوں اور سکولوں کو بند کر کے انہیں ضلع کے اندر منتقل کر دینا چاہئے۔

—— لندن ۱۳ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں نے معجز الباب کے رقبہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں روک دیا گیا۔

—— کراچی میں سوداگران کاغذ کو قانون دفاع ہند کے ماتحت حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ماہ تک کاغذ فروخت نہ کریں۔ نیز ۱۴ دسمبر سے پہلے پہلے اپنے اپنے سٹاک کے متعلق اطلاع دیں۔ (کاغذ کی وصولی میں مزید تنگی ہو گئی ہے)

—— طہران میں اتحادیوں کے خلاف کچھ فسادات ہو گئی تھی۔ طہران کی اطلاع ہے کہ اب امن بحال ہو گیا ہے۔ شر پسندوں نے قلت گندم کے بہانہ سے شور مچایا تھا لیکن گندم باقاعدہ پہنچ رہی تھی۔

—— لندن ۱۲ دسمبر۔ کل رات شمالی اٹلی کے مشہور صنعتی شہر ٹیورن اور دن کے وقت جنوبی اٹلی کی اہم بندرگاہ نیپلز پر شدید بمباری کی گئی۔

—— واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ جاپانیوں کی طرف سے بونا میں محصور جاپانی فوجوں کو کمک پہنچانے کی کوشش جاری ہے مگر اتحادی اس کام میں سخت رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔

—— نئی دہلی میں حکومت کے ممبر مالیات نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ فوجی ٹھیکیداروں کی ناجائز نفع اندوزی کے سدباب کیلئے مناسب تجاویز سوچی جا رہی ہیں۔

—— واشنگٹن کی سرکاری اطلاع ہے کہ طولون کے ۷۵ فرانسیسی جہازوں میں سے [illegible] غرق ہو چکے ہیں ۴ بھاگ گئے ہیں اور ۲۰ ابھی صحیح سلامت ہیں [illegible]

—— ہندوستان میں مقیم امریکن فورڈ کمپنی نے حکومت [illegible] روپیہ کی وہ رقم واپس کر دی جو اسکے اندازہ سے زیادہ نفع کے طور پر حاصل ہوئی۔

—— چنگ کنگ۔ چین کے فوجی ہیڈکوارٹر کی اطلاع کے مطابق جاپانی چین کے جنوبی صوبہ یونان کے شہروں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

ضروری اعلان!

[illegible] کی وجہ سے اہلحدیث مورخہ ۲۵ دسمبر شائع نہیں ہو گا۔ اس کے بعد یکم جنوری ۴۳ء کو نئی جلد کا پہلا [illegible] شائع ہو گا انشاء اللہ! (منیجر)

—— لندن کی اطلاع ہے کہ شمالی افریقہ کے گورنر جنرل نے اتحادیوں سے معاہدہ کیا ہے کہ اس جنگ میں فرانسیسی افریقہ اتحادیوں کا ساتھ دیگا۔ مغربی افریقہ کی مشہور بندرگاہ ڈاکر میں مقیم فرانسیسی بیڑہ اتحادیوں کے قبضہ میں آ گیا ہے۔

—— پنجاب میں فرقہ وار اتحاد بڑھانے کیلئے ایک بورڈ مقرر ہوا ہے۔ اسکی تجویز ہے کہ پنجاب میں یکم مارچ کو ہر سال یوم اتحاد منایا جائے۔ اس دن سکولوں، کالجوں اور سرکاری دفاتر میں تعطیل ہوا کرے۔

عید اضحیٰ اور مسلمانوں کا فرض جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ خلیل اللہ کی سنت کو تازہ کرنے کی سعی کریں گے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس مبارک سنت کی اصلی روح کو سمجھیں اور قربانی کا حق ادا کریں۔ عید اضحیٰ کے موقع پر خاص چندہ جمع کر کے اور قربانی کی کھالیں فروخت کر کے ان کی قیمت جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کو بھیجیں۔ (سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر پنجاب)

سرکاری اطلاع

مرکزی حکومت کے مشورہ پر پرائس کنٹرولر پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ سوائے اس صورت کے کہ [illegible] حکومت سفارش کرے پنجاب کی حدود سے [illegible] صوبوں اور ریاستوں کو چاول۔ مکی۔ باجرہ یا جوار کی برآمد کے لئے کوئی پرمٹ جاری نہ کئے جائیں۔ اس طرح ان رقبوں کو جہاں ان اشیاء کی کھپت ہوتی ہے اور جو اس صوبہ سے یہ اجناس حاصل کرتے ہیں۔ ان پرمٹوں کے متعلق اطلاعات ملتی رہینگی جو ان کے حق میں جاری کئے جائیں گے۔ نیز [illegible] رقبوں میں جو ذخائر لائے جائیں گے وہ [illegible] نہیں جا سکیں گے۔ اسلئے پرمٹوں کے لئے درخواست کنندگان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ درآمد کرنے والے رقبوں میں پرائس کنٹرولروں سے بات چیت کریں اور اپنی درخواستوں کے متعلق سفارش کرائیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

—— مسٹر جمنا داس مہتہ ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان میں خوراک نہ ملنے کا خوف دن بدن بڑھ رہا ہے۔ کنٹرول شدہ نرخ پر خوراک حاصل کرنا سخت دشوار ہے۔ کپڑے کی قیمت میں اضافہ سے صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔

—— آسام کے جنگلوں میں دو جاپانی جہاز گرائے گئے۔ انہیں کلکتہ لایا گیا ہے جہاں ایک نمائش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۹ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ

دین بہائی اور دین الٰہی

(۲)

اس مضمون کی قسط اول میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے اتباع قرآن مجید سے بڑی بے دردی کا برتاؤ کرتے ہیں جسکی مثال بھی ہم قسط اول میں بتا چکے ہیں کہ یوم الدین کا لفظ جو قرآن مجید میں بارہا آیا ہے یہ لوگ اس سے ہر نبی کی بعثت کا زمانہ مراد لیتے ہیں چنانچہ ان کے واضح تر الفاظ اس بارے میں یہ ہیں

"**یوم الدین** حکومتِ الٰہیہ کا وہ زمانہ جب خدائی احکام نازل ہوتے ہیں اطاعت الٰہی کے سوا انسان کے لئے کچھ مفید نہیں ہوتا! کوئی انسان کسی انسان کے لئے بھلائی کا اختیار نہیں رکھتا۔ کوئی کسی کو ہدایت نہیں کرسکتا × × ہر پیغمبر کے ظہور کا زمانہ خدائی حکومت کا خاص وقت ظہور ہوتا ہے، دین حق نئی شکل میں جلوہ دکھاتا ہے۔ بندوں کو نئی قوت روحانی کے ساتھ اطاعت الٰہی کی طرف بلایا جاتا ہے۔ مذاہب و اقوام کے جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ نیکوں کو ترقی و عروج اور بدوں کو نیچا دکھا کر جزا و سزا دی جاتی ہے" (رسالہ پیامبر دہلی بابت نومبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۰۹)

اہلحدیث مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ یوم الدین سے مراد انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا زمانہ ہے۔ اسی قسم میں شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا زمانہ بھی داخل ہے۔ چنانچہ "پیامبر" کے صفحہ ا پر یوم محمدی لکھا ہے اور صفحہ ۱۲ پر یوم بہائی لکھا ہے۔ بہت خوب! مگر قدرتی تصرف دیکھئے کہ مضمون نگار صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ ہمارے اس بیان پر سخت نقض وارد ہوگا۔ جس کا جواب ساری جماعت بہائیہ مل کر بھی نہیں دے سکیگی پس مضمون نگار صاحب غور سے سنیں۔

بقول اُن کے یوم الدین بہائی سے مراد وہ وقت تھا جب شیخ بہاء اللہ مبعوث ہوئے اور وہی زمانہ بُرے بھلوں کی جزا و سزا کا تھا۔ اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ شیخ بہاء اللہ اپنے یوم بعثت کی ساری مدت میں تکالیف شاقہ برداشت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی اسیری کے زمانہ میں عکہ (فلسطین) کے جیل خانے میں جان دیدی۔ اور آپ کے اتباع بھی یوم الدین کے سارے زمانہ میں تکالیف میں مبتلا رہے لیکن ان کے مخالفوں (ارکان سلطنت ایرانیہ) کو کوئی ایسی تکلیف نہیں پہنچی جس کو سزا کہا جاسکے پھر یہ فقرہ کیونکر صادق آیا کہ

"یوم الدین میں نیکوں کو ترقی و عروج اور بدوں کو نیچا دکھا کر جزا و سزا دی جاتی ہے"

بتلائیے کہ شیخ بہاء اللہ کے دعویٰ رسالت سے اُن کے یوم وفات تک کی مدت میں جو یوم الدین بہائی ہے کیا فیصلہ ہوا۔ بلکہ ہمیں تو آج تک بھی باوجود سو سال سے زیادہ عرصہ گذر جانے کے فیصلہ حقہ کا ظہور نظر نہیں آتا۔

ناظرین! یہ عجیب یوم الدین ہے کہ نیک لوگ (اتباع بہاء اللہ) بیدردی سے قتل کئے جائیں اور ظالم ایرانی مزے اڑائیں۔ اگر یہی انصاف اور یہی یوم الدین ہے تو یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ اندھیر نگری چوپٹ راجہ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا

حیرت افزا جرأت یہ دونوں گروہ (بہائی اور قادیانی) ایسے دلیر اور جری ہیں کتنی ہی صریح کوئی نص ان کے عقیدہ کے خلاف پیش کی جائے تو فوراً اسکی تاویل ہی نہیں بلکہ تحریف کر ڈالتے ہیں۔ قادیانیوں سے جب کہا جائے کہ مسیح موعود کا مقام نزول صریح حدیث میں دمشق آیا ہے۔ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے کیوں؟ اس لئے کہ دمشق سے سیدھا خط کھینچا جائے تو قادیان آسکتا ہے۔ جواب دینے والے بھی غضب کے پرکالے ہوتے ہیں۔ کیا مزے کا جواب دیا ہے کہ قادیان سے سیدھا خط کھینچا جائے تو بحکم اقلیدس جہنم تک بھی جا سکتا ہے۔ لہٰذا قادیان سے مراد جہنم ہے (بہت خوب!)

ناظرین کرام! بہائی مضمون نگار کی اسی قسم کی جرأت ملاحظہ کیجئے۔ پہلے آیت صریحہ سنئے! ارشاد ہے:-

وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝

یعنی کافر کہتے ہیں (یہ حشر کا وعدہ) کھلے جادو کا اثر ہے یعنی مجنونانہ کلام ہے بھلا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم اور ہمارے پہلے باپ دادا اٹھائے جائیں گے۔

اس مضمون کے متعلق کہ مرکر ہڈیاں اور مٹی ہونے کے بعد بعث (حشر نشر) ہوگا۔ یہ آیت کیسی صاف اور صریح ہے۔ کفار اسی کو جادو کا اثر کہتے تھے۔ اس ترجمہ کو ملحوظ رکھ کر بہائی صاحب کا ترجمہ اور تشریح سنئے! لکھتے ہیں کہ :-

انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے کیا جبکہ ہم مر چکے اور صرف مٹی اور ہڈیاں ہو گئے (روح انسانیت مفقود اور صرف ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے) تو کیا اب ہم مبعوث کئے گئے ہیں اور کیا ہمارے بزرگ سردار و علماء بھی مبعوث ہوئے ہیں یا ہونگے ؟

(پیام مذکور ص۱۱)

ناظرین ! اس ترجمہ میں بہائی مضمون نگار نے متعدد کمال دکھائے ہیں۔ ایک کمال تو یہ کیا کہ اس آیت کو ماضی کے معنی میں لیا ہے جیسے الفاظ مر چکے اور ہڈیاں ہو گئے وغیرہ بتا رہے ہیں یہ ترجمہ بالکل غلط ہے بلکہ اس کے معنی مستقبل کے ہیں۔ جیسے آیت اذا جاء نصر اللہ وغیرہ مستقبل کے لئے ہے۔ دوسرا کمال یہ کیا کہ مرکر مٹی اور ہڈیاں ہونے سے مراد مجازی معنی لئے ہیں۔ تیسرا کمال یہ کیا کہ مبعوثیت کا وقوع بھی زمانہ ماضی میں بتایا ہے۔ چوتھا کمال یہ کیا کہ اٰباؤنا الاولون سے مراد سردار اور علماء بتائے ہیں۔

اچھا صاحب ! پھر آیت کا مضمون کیا ہوا؟ یہی نا کہ کفار کہتے ہیں کہ ہم اخلاقی طور پر مر چکے ہیں۔ کیا اخلاقی موت کے بعد ہم پھر ایماندار ہو گئے ہیں۔ گویا ان کو اپنی بعثت یعنی ایمانداری کا علم ہی نہیں۔ اسی لئے استفہام انکاری کے طور پر پوچھتے ہیں کہ کیا ہم ایماندار بن گئے ہیں؟ یہ ہے ان صاحبوں کی تحریف قرآن۔ حق یہ ہے کہ کسی منکر قرآن نے بھی ایسی تحریف نہ کی ہوگی۔ سچ ہے

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

قادیانی مشن۔

مباحثہ سے فرار

کس کی طرف سے ہے؟

نیچے دیکھئے !

اہلحدیث ۲۰ نومبر ۴۱ء میں ہم نے اتباع مرزا کو چیلنج دیا تھا کہ ہمارے تمہارے درمیان ہر قسم کے مباحثے ہو چکے ہیں۔ مرزا صاحب کی مجددیت، مہدویت اور مسیحیت موعودہ ان کے تینوں مناصب خوب جانچے گئے ہیں۔ اُن کا ایک منصب باقی رہ گیا ہے۔ جس پر تم لوگوں کو بڑا فخر ہے کہ مرزا صاحب سلطان القلم تھے۔ ان کا دعویٰ بھی یہی تھا کہ میرے قلم کو روح القدس چلاتا ہے۔ آؤ اس پر بھی بحث کر لیں کہ مرزا صاحب کوئی قابل مصنف بھی تھے؟

ہمارا دعویٰ ہوگا کہ وہ قابل مصنف نہ تھے۔ اس کا ثبوت ہم ان کی تصنیفات سے دینگے۔ کسی بیرونی شہادت سے نہیں۔ یہ مباحثہ اسی طریق پر ہوگا جس طریق پر مرزا صاحب اور ڈپٹی آتھم کا ہوا تھا۔ جن اصحاب کو اس کا علم نہ ہو انکی اطلاع کے لئے ہم بتائے دیتے ہیں کہ ہم خود شریک مناظرہ تھے۔ اسکے علاوہ اس مناظرہ کی مطبوعہ روئداد موسومہ "جنگ مقدس" موجود ہے۔ اس مناظرے کا طریق یہ تھا کہ مجلس میں ہر مناظر زبانی بولتا تھا اور ہر فریق کے دو دو محرر لکھتے جاتے تھے۔ مقررہ وقت ختم ہونے پر پرچوں کا مقابلہ کیا جاتا تھا اور دونوں مناظروں اور دونوں صدروں کے دستخطوں کے بعد دونو فریقوں کے پرچے مجلس عام میں پڑھنے والا پڑھ دیتا تھا۔ اسکے بعد ایک ایک پرچہ فریقین کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ اسکے بعد دوسرا فریق جواب دیتا تھا۔ اس قسم کا مناظرہ بظاہر تقریری مگر دراصل تحریری ہوتا ہے۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ یہ طریق مناظرہ تمہارے پیشوا اور بانی فرقہ مرزا صاحب کا مسلمہ اور معمول بہ ہے۔ اس لئے تمہارے لئے انکار کی کوئی صورت نہیں ہے (اہلحدیث ۲۰ نومبر ۴۱ء) یہ تجویز کیسی صاف اور سیدھی ہے۔ لیکن اسکے باوجود قادیانی رسالہ ریویو کا فاضل اڈیٹر بڑے طعن آمیز اور دلخراش لہجہ میں لکھتا ہے کہ

"مولوی ثناء اللہ تحریری مناظرہ کی طرف نہیں آتے" (ریویو بابت دسمبر ۴۱ء)

اس غلط فقرے کو اس پرچہ میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب مرزا صاحب کے مذکورہ مناظرہ کے بعد پیدا ہوئے ہونگے اس لئے انہوں نے یہ مناظرہ نہیں دیکھا ہوگا۔ بلکہ اس مناظرہ کی مطبوعہ روئداد "جنگ مقدس" بھی نہیں پڑھی ہوگی۔ ورنہ وہ ایسا نہ کہتے۔ اگر یہ مناظرہ تحریری نہ تھا تو روئداد مذکورہ کیسے چھپ گئی اور مناظروں اور صدروں کے دستخط کیونکر ہوئے حقیقت یہ ہے کہ اس مناظرہ کے پرچے روزانہ چھپ جاتے تھے۔

ناظرین ! میری پیشکردہ تجویز اور قادیانی انکار کو دیکھ کر فیصلہ کیجئے کہ فرار کس کی طرف سے ہے؟

قادیانی ممبرو ! سنتے ہو ع

وہ الزام ہم کو دیتا تھا قصور اس کا نکل آیا

یہ ہے سنتِ مرزا جس سے اعراض کرنا مرزائیوں کو کسی طرح جائز نہیں۔ رہیں باقی شروط مثلاً پرچوں کی تعداد اور وقت کی کمی بیشی وغیرہ۔ سو ان باتوں کو آسانی سے طے کیا جا سکتا ہے۔

بڑے مرزا صاحب کا مناظرہ پندرہ روز تک جاری رہا تھا۔ اور ہر فریق غالباً ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ پرچہ لکھواتا تھا۔ باقی رہا مقام مباحثہ۔ اس کے متعلق مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ذمہ لیا ہوا ہے کہ میں سیالکوٹ میں مباحثے کا انتظام کر دونگا۔ اگر فریق ثانی لاہور میں مباحثہ کرنا پسند کرے تو مجھے وہاں پہنچنے میں بھی انکار نہیں بشرطیکہ فریق ثانی مباحثے کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔

اعلانِ تعطیل سالانہ تعطیل کی وجہ سے اہلحدیث مورخہ ۲۵ دسمبر شائع نہیں ہوگا ۔ منیجر اہلحدیث

مرزا صاحب کے مناظرے میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا اور فریقین کے پچاس پچاس آدمی شریک ہوتے تھے۔ ہم باہمی رضامندی سے اسمیں بھی تبدیلی کر سکتے ہیں۔ چونکہ یہ مناظرہ بڑا اہم ہے اور اس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہونگے اس لئے یہ ایسے طریق پر ہونا چاہئے کہ کسی حد تک فیصلہ کن ثابت ہو۔

پس جماعت احمدیہ میں سے جو فریق مناظرہ کرنا پسند کرے اس کا سرگروہ پیش ہونا چاہئے اگر سرگروہ کی نیابت میں بھی کوئی شخص پیش ہو جائے تو مجھے منظور ہوگا۔ بشرطیکہ سرگروہ کی طرف سے نیابت نامہ مناظرہ سے پہلے شائع ہو جائے۔ جیسا کہ خلیفہ مرزائیہ میاں محمود احمد نے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے مولوی اللہ دتہ جالندھری کی نیابت شائع کر دی تھی۔

پس میں جو کچھ لکھنا چاہتا تھا لکھ چکا۔ اس صاف اور سیدھی تحریر کے جواب میں اگر "ہاں" کے سوا کچھ اور جواب آیا تو پبلک میں یہ شعر شائع کر دیا جائے گا ؎

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو کبھی نہیں رہیگا

میرے چیلنج کے جواب میں قادیانی پریس عجیب پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ اخبار الفضل اس مباحثے کو فضول کہہ کر ٹالتا ہے د)

اسکے باوجود وہ میری ایک پرانی تحریر (اصلی یا مصنوعی) اخبار ریاض ہند مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۸۴ء سے نقل کر کے مجھے الزام دیتا ہے کہ

تم نے خود مرزا صاحب کو فخر پنجاب وغیرہ لکھا تھا۔ پھر اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ تم نے مرزا صاحب کو قابل مصنف مانا ہوا ہے۔

اس پر میں نے اپنی تعلیمی ڈائری کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ میں اس زمانے میں ہدایت النحو یا کافیہ پڑھتا تھا۔ اخبار "ریاض ہند" امرتسر سے نکلتا تھا۔ میں اسکے دفتر میں کبھی کبھی جا بیٹھتا تھا ریاض ہند پریس کا مالک بڑا کٹر مرزائی تھا۔ چونکہ براہین احمدیہ کے سرپر مرزا صاحب کو فخر پنجاب لکھا ہوا ہے۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے مراسلہ میں اس نے از خود یہ الفاظ بڑھا لئے۔ بہت ممکن ہے کہ میرے نام سے مراسلہ ہی از خود بنا لیا ہو۔ اس لئے جب تک اخبار ریاض ہند میں مندرجہ مراسلے کا اصل مسودہ پیش نہ ہو میں تصدیق نہیں کر سکتا۔ ہاں مسودہ دیکھنے کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت علمی بلوغ کو نہیں پہنچا تھا۔ اس لئے ایسے دقیق معاملہ میں میرا رائے دینا بچوئے تیر زد کا مصداق ہے۔

تعجب ہے کہ مرزا صاحب مجددیت کے منصب پر پہنچنے کے باوجود براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ و ۴۹۹ پر حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ تسلیم کریں اس کے بعد اسی کو شرک قرار دیں۔ لیکن پھر کبھی مرزائیوں کے نزدیک ان پر کوئی الزام نہ آئے کہ پہلے آپ کیا لکھ چکے ہیں۔ مگر میری زمانہ بالغی کی ایک تحریر سے بزور استنباط کیا جائے کہ تم مرزا صاحب کو قابل مصنف مان چکے ہو اب اس سے انکار کرنے کا حق نہیں ہے چہ خوش!

اڈیٹر صاحب نے بحوالہ اخبار "الفضل" جلسہ لائل پور میں میری تقریر کا ذکر کیا ہے کہ میں نے اس بارے میں بڑی شیخی بگھاری وغیرہ وغیرہ اس کے جواب میں اتنا ہی کہتا ہوں کہ آپکو کسی جابر جعفی[1] کی روایت پہنچی ہے۔ جس کا میں جوابدہ نہیں ہوں۔ اور قادیانی راوی روایت کے فن میں عموماً جابر جعفی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا کوئی گلہ نہیں ہے۔

تعجب پر تعجب | ناظرین کرام! کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ میں تو سنت مرزا پیش کرتا ہوں اڈیٹر صاحب ریویو لکھتے ہیں:-

مولوی ثناء اللہ (اس مباحثہ کو) اکھاڑہ بازی کا رنگ دینا چاہتے ہیں مگر ہم ایسے اہم اور علمی مناظرہ کو اکھاڑہ بازی سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ (ص۵)

اللہ اکبر! | کس قدر اپنے نبی کی توہین کی ہے ہم بار بار لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے طریق سے مناظرہ ہو۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ طریق اکھاڑہ بازی ہے۔ سچ ہے۔ ایسے امتیوں کے ہوتے ہوئے جو اپنے نبی کے طریق عمل کو اکھاڑہ بازی قرار دیکر اظہار نفرت کریں پھر منکروں کی کیا ضرورت ہے ؎ ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

مختصر یہ ہے کہ میں اپنے چیلنج پر پختہ ہوں اور بطریق مرزا صاحب مناظرہ کرنے پر آمادہ ہوں اگر اتباع مرزا کچھ دم خم رکھتے ہیں تو سامنے آئیں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

سِرَاجًا مُّنِيرًا[2]

(از مولنا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاتَمَ النَّبِيِّين ہیں۔ اور اللہ اور اسکے فرشتوں کی طرف سے آپ کے خدا یاد امتیوں پر صلوات و برکات نازل ہوتے رہنے کی خبر ہے[3]

جس سے واضح ہے کہ آپ کے امتیوں میں اصحاب صلاحیت اور ارباب یمن و برکت ہمیشہ قائم رہیں گے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار قدسیہ سے حسب استعداد بہرہ اندوز ہوتے رہیں گے پس آپ کا فیض مثل چشمہ جاری کے تا قیام قیامت جاری رہیگا۔ اور اس پر انقطاع و بندش وارد

[1] مشہور کاذب راوی کا نام ہے۔ (اہلحدیث)

[2] سراجا منیرا والی آیت جو اسوقت زیر تفسیر ہے اس سے پہلے خاتم النبیین والی آیت اور آپکے خدا یاد امتیوں پر خدا کی طرف سے اور اسکے فرشتوں کی طرف سے صلوات و برکات کی بارش ہوتے رہنے کی آیت مذکور ہے۔ (قرآن شریف کھولکر دیکھ لو) پس یہ فائدہ انکے باہمی ربط و ارتباط سے مستفاد ہے ۱۲ منہ غفرلہ

نہیں ہوئی۔ اور چونکہ انبیائے سابقین کی امتوں میں بوجہ ان کے کفر و شرک اور بدعت و ضلالت اور رسوم جاہلیت و توہمات کی ظلمتوں میں پھنس جانے کے ان انبیاء کے انوار حاصل کرنے کی صلاحیت و قابلیت نہیں رہی۔ نیز انکی شریعتیں ایک حد میں تو منسوخ اور ایک حد میں محرف و مبدل اور ایک حد میں مختلط و مشتبہ ہوکر اصلی حالت پر قائم نہیں رہیں۔ اور ان کی حالت مثل چشمہ غیر صافی و مکدر کے ہوگئی ہے۔ اور وہ لوگ اپنے طریق زندگی میں سُنن انبیاء سے منحرف ہوکر مثل ان لوگوں کے ہوگئے ہیں۔ جن کے پاس کوئی کتاب الٰہی یا شریعت نہیں ہے۔ اسلئے اُن پر اُن انبیاء کے انوار منعکس نہیں ہوسکتے۔ اسی امر کے ایک پہلو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے آپ کے سامنے توریت کا مطالعہ کرنے پر فرمایا تھا:۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ حَیًّا وَ اَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاَ تَّبَعَنِیْ رواہ الدارمی (مشکوٰۃ ص۲۴)	قسم ہے اس ذات کی جسکے دستِ (قدرت) میں محمدؐ کی جان ہے، اگر تمہارے سامنے موسٰےؑ ظاہر ہوجائیں اور تم مجھے چھوڑکر اسکے پیچھے ہوجاؤ تو تم (خدا کی) سیدھی راہ سے بہک جاؤگے، اور وہ زندہ ہوں اور میری

نبوت پالیں تو ضرور ضرور میرے پیچھے چلیں"

حاصل کلام یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض تو جاری ہے لیکن اس سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے استعداد و قابلیت شرط ہے یا یوں سمجھو کہ سبب تو موجود ہے۔ لیکن اسکی تاثیر کے لئے جن اسباب و وسائل کی ضرورت ہے۔ ان کو حاصل کرنا چاہئے۔ اور جو امر اس سے مانع و مزاحم ہیں۔ اُن سے بچنا چاہئے۔ واللہ الموفق

(باقی)

عید اضحیٰ

(مرقومہ مولنا احمد اللہ صاحب از دھلی)

عشرہ ذی الحجہ میں عبادتیں اللہ پاک کو بہت محبوب ہیں۔ یہاں تک کہ اور زمانے میں جہاد کرے اُس کی بھی اسقدر نضیلت نہیں جسقدر عشرۂ ذی الحجہ میں ثواب عمل کا ہے۔ مگر وہ مجاہد کہ اور زمانے میں جہاد کے لئے نکلا خود بھی شہید ہوا اور سواری بھی قتل ہوگئی مال بھی لُٹ گیا۔ کوئی چیز نہ بچی اس جہاد اور مجاہد کی نضیلت تو بیشک زیادہ ہے۔

طبرانی میں ہے کہ ان دنوں میں تسبیح و تحمید تہلیل و تکبیر میں کثرت کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی ذکر اللہ میں کثرت ہو۔ نمازوں کے وقت اور غیر وقت نماز تکبیریں پڑھتے رہیں۔ برابر دسں روز تک اور گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں تک گھر میں بازاروں میں چلتے پھرتے ہر وقت ذکر اللہ کی کثرت ہو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشرہ کا روزہ رکھتے تھے اور عرفہ کے دن بھی روزہ رکھتے تھے بعض وقت عشرہ میں عذر کی وجہ سے روزہ رکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ عن حفصۃ قالت اربع لم یکن یدعھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر وثلث ایام من کل شھر والرکعتین قبل الغداۃ رواہ احمد والنسائی۔ یعنی چار باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ترک نہیں کرتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ اور روزہ عشرہ کا۔ اور تین روزے ہرماہ میں اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے یعنی سنت فجر کی۔ عشرہ سے مراد ذالحجہ کی نو تاریخیں ہیں۔ ہر ایک روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات میں عشرہ کی تہجد پڑھنا قیام کرنا عبادت کرنے کا ثواب شب قدر کے ثواب کے برابر ہے۔ (ترمذی)

ابن عباس کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن افضل اللہ کے نزدیک اور نہ عمل صالح کرنا اور دنوں میں زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک ان دنوں سے۔ یعنی عشرہ ذالحجہ سے اللہ کے ذکر کی کثرت کرو ان دنوں میں۔ ہر ایک دن روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور عمل صالح ان دنوں میں ہر ایک عمل کا ثواب سات سو گنا تک ہے بیہقی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں صحابہ میں کہا جاتا تھا کہ عشرہ کا ہر دن ہزار دن کے برابر ہے یعنی ثواب اور درجہ میں یہ روایت بھی بیہقی کی ہے

عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ۔ اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال گذشتہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس مضمون کی حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

جب ذالحجہ کا چاند ہو جائے جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے بال سر کے ہوں یا لبیں ہوں یا زیر ناف کے ہوں نہ مونڈھے نہ تراشے اور نہ ہاتھ پیر کے ناخن تراشے۔ اور ایک روایت میں ہے اپنے بال و ناخن نہ چھوئے۔

جس جانور کا سینگ آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو یا کان کٹا ہوا ہو یا اندھا ہو یا مریض ہو۔ لاغر ہو یا لنگڑا ہو۔ ان عیب دار جانوروں کی قربانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد وغیرہ میں موجود ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دیکھیں ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان اور نہ قربانی کریں ہم اُس جانور کی کہ سامنے سے کان کٹا ہوا ہے یا پیچھے سے کان کٹا ہوا یا کان پھٹا ہوا لمبائی میں یا چوڑان میں یا گول سوراخ ہوگیا ہو (ترمذی)

جب قربانی کا جانور کسی نے خرید لیا اور قربانی کی نیت کر لی۔ اسکے بعد کوئی نقصان ہوگیا۔ یعنی لنگڑا ہوگیا۔ سینگ ٹوٹ گیا یا کان کٹ پھٹ گیا اُس کی قربانی درست ہے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں میں نے خرید کیا ایک دنبہ۔ بھیڑیا حملہ کرکے اُسکی چکی

کاٹ کرنے گیا۔ پس سوال کیا ہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے قربانی کرو۔ اسکی مسند احمد

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی عمل بنی آدم کا زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک یوم النحر یعنی عید کے دن میں خون بہانے سے۔ اور بیشک قربانی کا جانور لایا جاوے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور کھروں اور بالوں کے ساتھ۔ اور بے شک خون اللہ کے نزدیک قبول ہو جاتا ہے زمین پر گرنے سے پہلے۔ پس خوش کرو اپنے نفسوں کو قربانیوں سے۔

روایت ہے زید بن ارقم سے ہیں نے کہا یا صحابہ رضہ نے یا رسول اللہ یہ قربانی کیا چیز ہے فرمایا آپ نے تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے۔ کہا لوگوں نے اس میں ہم کو کیا ثواب ہے۔ فرمایا حضورؐ نے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی۔ کہا لوگوں نے اون کے متعلق فرمایا آپ نے ہر ایک بال اُون سے ایک ایک نیکی ہے۔ روایت ہے ابن عباس رضہ سے فرمایا حضورؐ نے نہیں زیادہ محبوب روپیہ چاندی خرچ کرنا اللہ کے نزدیک قربانی کرنے سے عید کے دن (طبرانی)

قربانی کا دن: اصل دسویں تاریخ ہے۔ جس قدر فضائل قربانی کے آئے ہیں دسویں تاریخ کو آئے ہیں۔ اگرچہ قربانی تیرہ تاریخ تک درست ہے۔

ایک سال کا دنبہ۔ مینڈھا قربانی کرنا درست ہے۔ بکری دو برس کی۔ ایک سال کے بکرے بکری کی قربانی درست نہیں۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ذبح کرو مگر مسنہ۔ مگر یہ کہ دشوار ہو تم پر پس ذبح کرو جذعہ دنبہ سے۔

قربانی کا چمڑا فروخت کرنا درست نہیں۔ چمڑا صدقہ کرنا چاہئے یا اپنے صرف میں لائے۔ مصلے وغیرہ بنا کر۔ قربانی کے چمڑے و گوشت سے اجرت قصاب کو نہ دی جائے۔ اپنے پاس سے اُجرت دیوے۔ گوشت خود بھی کھاوے اور مسلمانوں کو بھی کھلائے۔ فقراء و مساکین کو بھی دے اور گوشت قربانی کا خشک کرکے مہینوں رکھ سکتا ہے یہ کل مسائل احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کئے تھے سب میں سے ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر پکایا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شوربہ پیا۔ اور کچھ کھایا۔ اپنی قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔ روایت ہے بریدہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں کچھ کھا کر جاتے تھے اور عید اضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھاتے۔ نماز کے بعد اپنی قربانی کرتے اور اُس میں سے گوشت کھاتے۔ (ترمذی۔ احمد اور ابن ماجہ)

عورت اپنی قربانی خود بھی کر سکتی ہے۔

عید کی نماز اشراق کے وقت پڑھنی سنت ہے (ابوداؤد)

جو کچھ کپڑا اچھا میسر ہو اُس کو پہنے اور خوشبو تیل لگاوے۔ غسل کرنا بہتر ہے۔ خلاف شرع زینت نہ کرے۔ ریشم سونا مرد نہ پہنے۔ ایک راستہ سے عید کے لئے جاوے دوسرے راستے سے آوے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ بخاری میں موجود ہے۔ قربانی نماز عید کے بعد کرنی چاہئے۔ پہلے قربانی درست نہیں۔ اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی درست نہ ہو گی۔ اُسے دوسری قربانی کرنی ہوگی۔

روایت ہے ام عطیہ سے کہتی ہیں کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ لیجاویں ہم عورتوں کو پردے والیاں ہوں، جوان ہوں یا کنواری یہاں تک کہ حیض والی عورتوں کو بھی نماز عید الفطر اور عید اضحیٰ میں۔ حیض والی کنارے رہیں نماز اور مصلے سے اور حاضر ہوں مسلمانوں کی دعاؤں میں ہیں نے کہا یا رسول اللہ بعض عورتیں ہم میں ہیں کہ ان کے پاس چادریں نہیں ہیں۔ کہ اوڑھ کر جائیں۔ آپ نے فرمایا چاہئے کہ دیوے اپنا چادرہ بہن اُسکی۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد۔

اور ایک روایت مسلم میں ہے حائضہ عورتیں لوگوں سے پیچھے رہیں۔ لوگوں کے ساتھ تکبیریں کہیں۔ عورتیں جب عیدگاہ میں جاویں تو خوشبو کا استعمال نہ کریں۔ سادگی کے ساتھ جاویں۔ چادر اوڑھ کر جائیں پردہ کے ساتھ۔ پردہ کا بہت خیال رکھیں۔

بارہ تکبیروں سے نماز عید پڑھنی سنت ہے سات تکبیریں پہلی رکعت میں فاتحہ کے پہلے دعا کے بعد دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں فاتحہ کے پہلے۔ پھر قراۃ فاتحہ و سورۃ شروع کی جائے۔ مصلے میں تکبیروں کی آوازیں بلند ہوں نماز عید کے پہلے اور نماز کے بعد حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضہ بازار میں نکلتے عشرہ میں تکبیریں کہتے لوگ ان کی تکبیروں کو سن کر تکبیریں کہتے تھے۔ (محمدی دہلی ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ)

فلوس! ہائے فلوس!!

جنگ کے اثرات کئی قسم کے رونما ہو رہے ہیں۔ پیسہ پر جو اثر پہنچا ہے اس کا ان گمان بھی نہ تھا۔ بازار میں پیسہ نہیں ملتا۔ بہت سے روزگار ایسے ہیں جن میں سارا کام پیسہ ہی سے چلتا ہے۔ مثلاً پان فروش، گنڈیریاں فروش، سبزی فروش وغیرہ۔ سب سے خستہ حال گداگروں کا ہے۔ دوکاندار کہتا ہے باقی پیسے دو یا آنہ لے لو۔ گاہک منہ تکتا ہوا آگے چلا جاتا ہے۔ غرض عجیب پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے معلوم نہیں حکومت تک خبر نہیں پہنچی یا حکومت کسی اہم کام میں مشغول ہے۔ تکلیف حد سے متجاوز ہو رہی ہے حکومت کو چاہئے کہ اس طرف جلد توجہ فرمائے۔ (ابوالوفاء)

شرکاء اہلحدیث ایجنسی

اے۔ آر کمپنی لاہور ۱۲-۱۴-۶ روپے۔ مولوی عبد المجید لاہور ۸-۱۰ روپے

فتاوی

س ۱۶۷ } مرے ہوئے بچے جو پیدا ہوئے ہوں ان کی بھی نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے ؟ اسی طرح چار ماہ سے زائد جو بچہ اسقاط حمل سے مُردہ پیدا ہو یا زندہ اسکی نماز پڑھنی بھی جائز ہے ؟ حدیث کا حوالہ ضرور دیں۔ (شیخ محمد الیاس ضلع بالیسر ملک الاتیہ)

ج ۱۶۷ } مُردہ بچے کی نماز جنازہ نہیں ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی یستھل رواہ الترمذی (مشکوۃ باب المشی بالجنازۃ) مُردہ بچے پر نہ نماز پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ کوئی اس کا وارث ہوتا ہے یہاں تک کہ پیدا ہونے کیوقت آواز کرے۔

س ۱۶۸ } جواب طلب امر یہ ہے کہ آیا زید کا نکاح رحیمہ خاتون سے ہوسکتا ہے۔ دلیل کا حوالہ دیں (سائل مذکور)

حبیب اللہ
محمد فقیر — محمد
عبدالرحمن — زید
رحیمہ خاتون

ج ۱۶۸ } جبکہ چچا کی لڑکی سے نکاح جائز ہے تو پوتی سے بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ حضرت علی رضہ اور حضرت فاطمہ رضہ کا یہی رشتہ تھا۔

س ۱۶۹ } ایک شخص کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ (اس کا شوہر اپنی زندگی میں اس سے دین مہر معاف کرا نہ سکا۔ زن متوفی کی ایک لڑکی ہے اب دین مہر کس طرح ادا کیا جائے ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۹ } متوفی عورت کے مہر میں خاوند اور لڑکی دونوں وارث ہونگے۔ مہر کو عورت متوفی کا ترکہ شمار کیا جائے گا۔

س ۱۷۰ } ایک آدمی اپنے کنبہ اور اپنے والد مرحوم کی طرف سے ایک ہی گائے قربانی کرنا چاہتا ہے کیا ایسا ہوسکتا ہے ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۰ } ایک گھر کی طرف سے ایک گائے کی قربانی جائز ہے۔

س ۱۷۱ } مُردے کے حق میں ایصال ثواب کا بہترین طریقہ کیا ہے ؟

ج ۱۷۱ } صدقہ جاریہ جیسا مسجد بنوانا اور کنواں لگوانا وغیرہ ہے۔ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سعد کے لئے کنواں لگوا کر فرمایا تھا ھذہ لام سعد۔

س ۱۷۲ } زید گائے یا بکری چرا کر لے آیا ہے۔ اسکے اہل بیت یا احباب کو درصورت علم یا عدم علم۔ اس کا گوشت کھانا یا دودھ پینا یا اس کی قربانی کرنا کیسا ہے ؟ (ابو عبدالغنی ولی محمد فیض پوری)

ج ۱۷۲ } مسروقہ گائے بکری کی قربانی جائز نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے انما یتقبل اللہ من المتقین (پ ۶-ع ۶) حدیث شریف میں آیا ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اس کا دودھ پینا بھی حرام ہے۔ یہ حکم درصورت علم کے ہے۔ عدم علم میں گناہ نہیں ہے اور قربانی کرنے میں ثواب بھی نہیں ہے۔ بحکم حدیث مذکور۔ واللہ اعلم!

متفرقات

ریویوز (شہاب ثاقب) شیطان۔ فرشتے اور خدا کی گفتگو بصورت نظم ربی کُلّ قدرا ذا فتنیون کا نمونہ۔ قیمت ۵ر پتہ حکیم عبداللہ رشید خطیب جامع مسجد رنگون۔ (راجتا دیار)

تصنیفات المہدی اظہار المہدی۔ جماعت احمدیہ سے خطاب۔ مذاہب عالم۔ یہ تین رسالے سید بشیر احمد المہدی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی نے شائع کئے ہیں۔ آپ مرزا صاحب قادیانی کے معتقد ہیں۔ اس لئے جماعت مرزائیہ کو اپنی مہدویت کی دعوت دیتے ہیں۔ پتہ منگووال متصل کنجاہ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

دائمی لائحہ عمل اسلام کی حمایت کے پردہ میں اہل اسلام کی تردید۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ شجاع مشرقی گوجر ضلع جہلم۔

پتہ تبدیل ہوگیا مسلمان کمپنی لاہور کا دفتر اب سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں منتقل ہوگیا ہے اور مولوی عبدالمجید صاحب خادم ایڈیٹر مسلمان بھی اب مستقل طور پر سوہدرہ تشریف لے آئے ہیں لہٰذا آئندہ تمام خط وکتابت سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ (منیجر)

درسگاہ نومسلمین سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں مولوی عبدالمجید صاحب ایڈیٹر مسلمان کے زیر اہتمام ایک درسگاہ کھولی گئی ہے۔ جس میں صرف نومسلمین ہی کی تعلیم وتربیت کا کام ہوگا اور مقررہ نصاب کے ماتحت انہیں سال دو سال کے اندر اس قابل کردیا جائیگا کہ وہ معاشی حیثیت سے اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہونے کے علاوہ اسلامی اور تبلیغی خدمات بھی سرانجام دیتے رہیں۔ پس جملہ احباب کرام اپنے اپنے علاقہ سے نومسلمین کو یہاں بھیج دیا کریں مگر پہلے بذریعہ خط ہمیں اطلاع ضرور دیدیں۔ پتہ ناظم درسگاہ نومسلمین سوہدرہ براستہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

ضرورت رشتہ ایک چودہ سالہ نوجوان خوبصورت سلیقہ مند تعلیم یافتہ امور خانہ داری سے واقف موحدہ لڑکی کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ حاجتمند حضرات پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔ (نوٹ) ضرورتمندوں میں اس کو ترجیح دی جائے گی جو عقیدتاً اہل حدیث ہو۔
م ی معرفت منشی عبدالمجید مکتبہ اسلامیہ عربیہ نائی منڈی آگرہ۔

ضروری تصحیح اہلحدیث ۲۷ نومبر اور ۴ دسمبر دونوں کا مسلسل نمبر ۴ لکھا گیا ہے۔ ۴ دسمبر کے پرچے کا صحیح نمبر ۵ سمجھنا چاہیئے۔ ۱۱ دسمبر کے پرچے

اعلان تعطیل سالانہ تعطیل کی وجہ سے اہلحدیث مورخہ ۲۵ دسمبر شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

جاپانی و اتحادی جنگ کی سالگرہ

(بہ بجائے اخبارات العلم عند اللہ)

۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جبکہ جاپانی نمایندے امریکہ میں بیٹھے امور متنازعہ کے متعلق باہم مصالحانہ گفتگو کر رہے تھے جاپان نے بحرالکاہل میں واقع امریکن بندرگاہ "پرل ہاربر" پر اچانک حملہ کر دیا یہ حملہ ایک گھنٹہ پچاس منٹ تک جاری رہا۔ اس میں ایک سو پانچ جاپانی جہازوں نے حصہ لیا۔ لیکن اس قلیل مدت میں امریکہ کے ۱۷۷ ہوائی جہاز تباہ ہو گئے ۱۹ جنگی جہاز ڈوب گئے یا انہیں نقصان پہنچا۔ چار ہزار سے زیادہ افسر اور سپاہی مقتول یا مجروح ہوئے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے دو بڑے بحری جہاز بھی اس جنگ کے ابتدائی ایام میں جاپانی حملے کی وجہ سے غرق ہو گئے تھے۔ امریکہ کو اس حملہ سے جو سخت کاری ضرب لگی اگر کوئی اور حکومت ہوتی تو اس نقصان کی تلافی نہ کر سکتی مگر امریکہ کو اس کاری ضرب نے بیدار کر دیا۔ آج یہ حالت ہے کہ ایک جنگی جہاز کے سوا تمام غرق شدہ یا نقصان رسیدہ جہاز مرمت کے بعد قابل استعمال بنا لئے گئے ہیں۔ بہت سے نئے جنگی جہاز مکمل ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار حیرت انگیز ہے۔ ایک سال پیشتر جنگی کارخانوں میں ستر لاکھ آدمی کام کرتے تھے اب ان کی تعداد پونے دو کروڑ ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ سال رواں کے اخیر تک امریکہ ۴۹ ہزار ہوائی جہاز، تیس ہزار ٹینک سترہ ہزار طیارہ شکن توپیں اور بیاسی لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز بنا لیگا۔ ۱۹۴۳ء میں اسلحہ سازی کا پروگرام اس سے زیادہ وسیع ہے۔

جاپانی حملہ کے وقت اتحادیوں کی طاقت بحرالکاہل میں کافی نہیں تھی۔ برطانیہ کی زیادہ طاقت وسط مشرق میں جمع ہو رہی تھی۔ مشرق بعید میں امریکن طاقت بھی کچھ زیادہ نہ تھی کیونکہ اس وقت تک جاپان کے ساتھ مصالحانہ گفتگو جاری تھی۔ اور تازہ کمک اور رسد کا امریکہ اور برطانیہ سے مشرق بعید میں جلد پہنچ جانا بھی آسان نہ تھا اسکے علاوہ کچھ اور موانع بھی تھے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوا کہ ابتدائی ۹ ماہ کے عرصہ میں جاپان کو کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ امریکن جزائر فلپائن ولندیزی جزائر جاوا سماٹرا اور بورنیو وغیرہ برطانوی مقبوضات ملایا سنگاپور اور برما وغیرہ یکے بعد دیگرے سب جاپان نے ہتھیا لئے۔ ان ممالک کا رقبہ ۱۴ لاکھ ۵۴ ہزار مربع میل کے قریب ہے۔ لیکن اس عرصہ میں اتحادی سنبھل گئے۔ ہندوستان میں کافی سامان جنگ اور فوج پہنچ گئی۔ سقوط برما کے بعد عام خیال تھا کہ ہندوستان پر عنقریب حملہ ہونیوالا ہے۔ مگر جاپانی فوج کا رُخ ہندوستان کی بجائے چین کی طرف ہو گیا۔ جس سے اتحادیوں کو مزید تیاری کا موقع مل گیا۔

اس اثنا میں جاپانی بحری بیڑے کی امریکن بیڑے سے دو تین دفعہ زبردست ٹکر ہوئی جس سے جاپانی بیڑے کو سخت نقصان پہنچا۔ اخباری بیانات کے مطابق جاپان کے ۱۴۱ جنگی جہاز تباہ یا ناکارہ ہو چکے ہیں۔ جزائر سلیمان اور نیوگنی کی لڑائیوں میں پچاس ہزار جاپانی ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے چار سو ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں ہیں۔ یہ نقصان کچھ معمولی نہیں ہے۔ سلیمان جزائر سے جاپان نکل چکا ہے۔ جزیرہ نیوگنی میں جاپانی فوج محصور ہو گئی ہے۔ گاہے گاہے جاپانی جہاز چٹاگانگ وغیرہ پر بمباری کر جاتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ بمباری کسی بڑے بری یا بحری حملے کا پیش خیمہ نہیں ہے۔ کیونکہ جاپان چین میں بھی الجھا ہوا ہے اور مقبوضہ ممالک میں بھی اس کی طاقت منتشر ہو چکی ہے۔ ادھر اتحادی بھی پہلے سے بہت زیادہ تیار ہو گئے ہیں۔ اندریں حالات ہندوستان پر کوئی بڑا بری یا بحری حملہ جاپان کے لئے بہت سی مشکلات کا باعث ہو گا۔

محاذ شمالی افریقہ

طرابلس میں العقیلہ کے قریب برطانیہ کی آٹھویں فوج کی مزید پیشقدمی کچھ عرصہ سے رکی ہوئی ہے فریقین کے گشتی دستوں کی معمولی جھڑپیں اور ہوائی سرگرمیاں جاری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مستقبل قریب میں یہاں بھی فریقین کے درمیان زبردست تصادم ہو گا — ٹیونس کے متعلق لندن کی تازہ اطلاع یہ ہے کہ تبربہ سے ۱۸ میل دور مجز الباب پر محوریوں کے دو طرفہ حملوں کو ناکام بنا دیا گیا۔ دشمن نے یہ حملہ اتحادیوں کے میسرہ پر کیا تھا دشمن بے پناہ نقصان اٹھا کر پسپا ہو گیا۔ مزید کہا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں زبردست طاقت فراہم کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی راہ میں اگلے مورچوں پر فضائی اڈوں کی کمی حائل ہے۔ دشمن کو کافی رسد و کمک پہنچ چکی ہے۔ وقت آنے پر اتحادی ایک وسیع اور فیصلہ کن حملہ کریں گے۔

روسی محاذ

کے متعلق ماسکو کی اطلاع مورخہ ۱۲ دسمبر بالفاظ "انقلاب" لاہور درج ذیل ہے:۔

"روس کے دونوں محاذوں پر جرمنوں کو مال و جان کا بھاری نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور ان کے مقبوضہ علاقے دھڑا دھڑ نکل رہے ہیں۔ کل سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں ایک جگہ روسی فوجیں جرمنوں کے دفاعی خطوط کو توڑ کر اندر گھس گئیں اور بہت سا مال غنیمت حاصل کرنے کے علاوہ ۳۰۰ جرمنوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ روسیوں کو دشمن کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں اور خاردار تاروں کے باڑ کو عبور کرنا پڑا۔ اس علاقہ میں محصور

جرمنوں کے گرد روسیوں کا حلقہ تنگ ہوتا جا رہا ہے

سٹالن گراڈ کے جنوب مغرب میں جرمنوں نے دو شدید جوابی حملے کئے۔ مگر دونوں ناکام بنا دئیے گئے۔ ایک جرمن گھوڑ سوار دستے کا بھی صفایا کر دیا گیا ــــ ماسکو کا ایک بیان مظہر ہے کہ موسم کی خوشگواری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جرمنوں نے فضائی کمک پہنچانے کا سلسلہ تیز کر دیا ہے۔ جمعرات کے روز روسیوں نے جرمنوں کے ساٹھ فوج بردار طیارے گرا لئے۔ جو دریائے ڈان اور والگا کے علاقوں میں محصور جرمن افواج کی امداد کے لئے کمک لا رہے تھے۔ سٹالن گراڈ کے شمال و جنوب میں روسیوں نے اپنی حالت پہلے سے کچھ زیادہ بہتر بنا لی ہے۔ کارخانہ کے علاقہ میں مزید مقامات پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔ کوٹل نیکوف کو جانے والی ریلوے کے ساتھ ساتھ سٹالن گراڈ سے ۱۰۰ میل کے فاصلے پر جرمنوں کی مزاحمت سخت سے سخت تر ہوتی جا رہی ہے۔ مرکزی محاذ پر روسی اپنے قدم مضبوط کر رہے ہیں۔ اور آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہاتھوں سے نکلے ہوئے مقامات پر از سر نو قبضہ کے لئے دشمن کی زبردست کوششیں ضائع ہو گئیں۔ ایک جگہ سرخ فوج نے نازی خط دفاع میں شگاف پیدا کر دیا روسیوں نے ۱۵۰ چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور بیسیوں توپیں برباد کر دیں۔ ویلکی لوکی کے مقام پر سرخ فوجیں توپوں کی زبردست گولہ باری کے باوجود اپنی جگہ پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ رژیف اور ویلکی لوکی کے درمیان روسیوں نے ایک مقام پر زبردست حملہ شروع کر رکھا ہے۔

قفقاز میں توآپسے کے پاس جرمنوں نے روسی مورچوں پر دراڑ ڈالنے کے لئے پیشقدمی کرنا چاہی۔ مگر روسیوں نے یہ کوشش سخت نقصان پہنچا کر ناکام بنا دی۔ (انقلاب ۱۴ دسمبر ۴۲ء)

اہلحدیث: اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

مرثیہ کاغذ

گرانی کاغذ کی شکایت اب کچھ ایسی عام ہو گئی ہے کہ اس کا ذکر ضروری نہیں رہا۔ یہاں تک کہ لاہور کے بڑے بڑے روزانہ اخباروں میں سے بعض نے قیمت بڑھا دی ہے، بعض نے ضخامت کم کر دی ہے۔ معاصر پیغام لاہور لکھتا ہے:۔

"کاغذ نایاب ہے

کاغذ پہلے ہی سے بہت گراں تھا اور اس گرانی کی وجہ سے اخبارات کے لئے جو مشکلات پیدا ہو چکی تھیں انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا لیکن اب حکومت نے ہندوستانی کارخانوں کی کل پیداوار کا نوے فیصدی سرکاری ضروریات کے لئے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے کاغذ کی گرانی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اس گرانی کے علاوہ کاغذ نایاب ہو رہا ہے۔ اگر یہی صورت رہی تو اخبارات پر بہت ہی برا اثر پڑے گا اور بعید نہیں کہ متعدد اخبارات بند ہو جائیں۔ اخبارات کے بند ہونے سے حکومت کو بھی نقصان رہے گا اور جنگی حالات و کوائف کی اشاعت نہ ہو سکے گی۔ ایسے حالات کے پیش نظر حکومت کو چاہئے کہ کاغذ کی درآمد کا خاطر خواہ بندوبست کرے تاکہ ملکی پریس اس خطرہ سے بچ جائے۔"

(پیغام صلح لاہور۔ ۱۰ دسمبر ۴۲ء ص ۲)

افراد اہل حدیث سے پُرزور اپیل

برادران ملت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ضلع الہ آباد یوپی میں ایک چھوٹا سا مقام قصبہ مئو ائمہ ہے جہاں کچھ غریب اہل حدیث بھی رہتے ہیں۔ اصلی مالی حالت مجموعی حیثیت سے بہت کمزور ہے لیکن دینی شوق مذہبی جوش ابھی تک کسی قدر باقی ہے۔ اس غریب جماعت نے عرصہ تقریباً سات آٹھ سال سے ایک انجمن محمدیہ قائم کر رکھی ہے۔ یہ انجمن ہر سال سالانہ جلسہ کیا کرتی ہے۔ اب انجمن مذکورہ نے ایسی ہوشربا گرانی کے زمانہ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو دعوت دی ہے جس کو اراکین کانفرنس نے قبول فرما لیا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اوائل اپریل ۴۳ء میں کانفرنس کا اجلاس ہوگا۔ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ یہاں کی یہ چھوٹی سی جماعت اس بار گراں کی کسی طرح متحمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اعیان اہل حدیث کی کافی امداد اسکے شامل حال نہ ہو۔ اس لئے آپ حضرات کی خدمت میں ایک وفد حاضر ہوگا۔ امید ہے کہ اصحاب خیر اُس کے ساتھ نہایت دریادلی سے پیش آئیں گے۔

نوٹ:۔ اراکین وفد کے پاس انجمن محمدیہ مئو ائمہ کی رسید بک ہوگی۔ امداد کرنے والے حضرات رسید ضرور حاصل کریں۔ چرم قربانی سے بھی امداد دی جا سکتی ہے۔

(حاجی عبدالرؤف صدر انجمن محمدیہ محلہ کوٹ قصبہ مئو آئمہ ضلع الہ آباد۔ یوپی)

جاپانیوں نے چین میں پھر پلیگ کے جراثیم پھینکے

لندن ۸ دسمبر۔ چین کے وزیر اطلاعات کے بیان کے مطابق جاپانیوں نے ہوائی جہازوں سے پھر پلیگ پھیلانے والے جراثیم کے بم گرائے ہیں۔ جنکی وجہ سے صوبہ ہونن میں شہر چنگ تاہ میں پلیگ پھوٹ پڑی ہے۔ چینی وزیر اطلاعات نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے ۱۱ نومبر کو حملہ کیا تھا۔ اسکے ایک ہفتہ کے بعد اس شہر میں یہ وبا پھوٹ پڑی ہے اور عام طور پر وبا پھیلنے میں اتنی مدت ہی درکار ہوتی ہے۔ چنگ تاہ کے اردگرد اور کسی شہر یا قصبے میں پلیگ کی وبا نہیں۔ کہ یہ شک کیا جا سکے۔ کسی اور شہر سے اس کے جراثیم آ گئے ہوں۔

اس سے قبل چند مرتبہ جاپانی پلیگ کے جراثیم پھیلا چکے ہیں۔ اس تازہ حملے سے پہلے ۴۔ اگست کو تین جاپانی ہوائی جہازوں نے نانیانگ پر بمقدار کثیر دانے پھینکے۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ یہ پلیگ کے جراثیم والے دانے تھے۔

(سرکاری اطلاع)

[illegible] شبلی مرحوم - حضرت [illegible] رضی [illegible] مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی [illegible] فتوحات اسلامی کا سیلاب [illegible] شجاعت - غیر قوموں سے سلوک کا بیان - عدل و انصاف اور خدمت خلق کے نظارے - قیمت ۸؎

ذوالنورین - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال - قیمت ۱؎

اسد اللہ - حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری اور عہد حیدری کے واقعات قلمبند کئے ہیں - قیمت ۸؎

سیف اللہ - حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اسلام (افواج اسلامیہ) کی مفصل سوانحعمری جس کے پڑھنے سے بدن میں خون گرم ہونے لگ جاتا ہے جو قابل دید ہے - قیمت ۸؎

سیرۃ صدیقہ - حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل [illegible]

ازواج النبی [illegible] کی سوانحعمریاں - از حکیم سردار [illegible] امرتسری - قیمت ۱۲؎

تاریخ الخلفاء - علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف کا اردو ترجمہ - جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے - قیمت ۶؎

البارون - خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج ہیں - قیمت ۸؎

المامون - خلیفہ مامون الرشید کے حالات اخلاق و عادات کی تفصیل درج ہے - قیمت ۸؎

سیرۃ النعمان - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری - قیمت ۸؎ از مولانا شبلی مرحوم

حسن البیان - مصنفہ مولانا عبد العزیز [illegible] [illegible] میں مولانا شبلی مرحوم [illegible]

[illegible] ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری و دیگر محدثین پر خوب دل کھول کر جرح کی ہے - اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول سے مقدم ثابت کیا ہے - مولانا رحیم آبادی نے تمام اعتراضات کے مدلل مسکت جواب دئیے ہیں - جس کو مولانا شبلی مرحوم نے تسلیم کر لیا تھا - [illegible] قیمت ۸؎

سوانح مولانا روم - آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ - قیمت ۱۲؎

تاریخ المشاہیر جلد - دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، فلاسفروں، حکیموں، بادشاہوں، مدبروں، جرنیلوں کے مختصر حالات - از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم - قابل دید ہے - قیمت ۶؎

حیات حافظ - یعنی خواجہ حافظ شیرازی کے حالات زندگی - قیمت ۶؎

حیات خسرو - حضرت ابو الحسن امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی - قیمت ۶؎

حیات طیبہ - جدید (ایڈیشن) مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی مکمل سوانحعمری - مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب بریلوی - مولانا شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں - سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد اور لڑائیوں کا حال - مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم - قابل دید ہے - قیمت ۸؎

سیرت سید احمد شہید - حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابو الحسن علی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد یہ کتاب حال میں تصنیف فرمائی ہے - جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے - ضخامت ۴۴۴ صفحات - قیمت ۲؎ روپیہ -

ملنے کا پتہ :- [illegible]

پچاس فیصدی رعایت

مندرجہ ذیل کتب میں پچاس فیصدی رعایت کی گئی ہے - رعایت شدہ قیمت تحریر ہے - جلد طلب کر لیجئے - ورنہ ختم ہونے پر [illegible] نہیں ملے گا -

تاریخ [illegible] - [illegible] اسلام کی خوبیاں [illegible] - [illegible] - تعلیم الاسلام [illegible] [illegible] کا بیان [illegible] [illegible] شہادت کے [illegible] ۳ - [illegible] ازالۃ الاوہام [illegible] عالم کتاب ہے دا ۱۲؎

فتنہ خلق قرآن (اموریہ [illegible]) کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن کا بڑا شور تھا - چنانچہ امام احمد [illegible] علماء کے ساتھ خلیفہ کے سامنے [illegible] کئی [illegible] مسئلہ خلق قرآن پر [illegible] نادر تحفہ ہے - مگر چند نسخے باقی ہیں - قیمت ۱۲؎

نوٹ :- ایک روپیہ سے کم کی وی پی نہیں کیا جائے گا - محصول ڈاک بذمہ خریدار -

پتہ :- مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر - شہنشاہ عالمگیر کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں متعصب غیر مسلموں نے جو بعض بے بنیاد الزامات عوام میں مشہور کر رکھے ہیں ان کا مدلل جواب دیا ہے - از مولانا شبلی مرحوم - قیمت ۶؎

پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۹

نمبر ۷

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائی

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عنہ

رؤساء جاگیرداران سے ؍ ۱۲

عام خریداران سے ؍ ۵

؍ ؍ ؍ ششماہی ۲/۱۲

اہل برما سے سالانہ ۶

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

قیمت فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر | ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء | یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

نعت شریف

از مولوی مصطفیٰ خان صاحب ناؔدم از اجمیر راجپوتانہ

جو محبوب خدا تشریف لائے بزم امکاں میں
تو رحمت روح بنکر آگئی مخلوق یزداں میں

زمین مُردہ میں جاں آگئی روحیں پھڑک اٹھیں
بہار آئی جہاں بھر میں شمیم آئی گلستاں میں

رسول اللہ نے ایسا دیا پیغام جاں افزا
کہ بھر دی جانِ تازہ ایک کلمہ نے رگِ جاں میں

یہ طیارے، یہ موٹر، ریل گاڑی اور یہ بجلی
علیٰ ہذا کبھی کچھ بن گیا اُجڑے بیاباں میں

یہ اس دنیا میں جو کچھ ہو چکا اور ہو رہا ہے اب
یہ سارے فیصلے ناطق ہیں سب لکھے ہیں قرآں میں

محمدؐ والے ہی اللہ والے ہیں حقیقت میں
یہ سچی بات ہے یہ بات ہی داخل ہے ایماں میں

تجھے مطلب ہی کیا ہر قصہ باطل سے اے ناؔدم
بصیرت سے نظر کر دیکھ جو لکھا ہے فرقاں میں